قال اللہ تعالیٰ

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

”اور جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم کو دیں وہ قبول کیا کرو اور جس سے وہ روکیں اس سے رک جایا کرو“

(سورۃ الحشر ۷)

مشکوٰۃ المصابیح

للشیخ الامام ولی الدین ابی عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الخطیب العمری التبریزی رحمہ اللہ

جلد سوم

ترجمہ وتشریح

مولانا محمد صادق خلیل رحمہ اللہ

تحقیق ونظر ثانی

حافظ ناصر محمود انور

فاضل مدینہ یونیورسٹی المدینۃ المنورۃ

ناشر

مکتبہ محمدیہ

چک چیچہ وطنی ضلع ساہیوال

واحد تقسیم کار

ادارۃ الترجمۃ والتالیف السنۃ

رحمت آباد، حاجی آباد، فیصل آباد، پاکستان

نام کتاب	----------	مشکوٰۃ المصابیح
تالیف	----------	شیخ ولی الدین الخطیب التبریزی رحمہ اللہ
ترجمہ و تشریح	----------	استاذ العلماء مولانا محمد صادق خلیل رحمہ اللہ
نظرثانی	----------	حافظ ناصر محمود انور
طابع	----------	عبدالرحمان عابد
مطبع	----------	موٹروے پرنٹرز
طبع اول	----------	جنوری 2005
تعداد	----------	600
ناشر	----------	مکتبہ محمدیہ
قیمت	----------	/- روپے

اسٹاکسٹ

دارالکتب السلفیہ ○ شیش محل روڈ ○ لاہور
Ph.: 0092-042-7237184
7230271- 7213032

مکتبہ اسلامیہ
غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
Ph.: 0092-042-7244973

ملنے کے پتے

اردو بازار لاہور	اسلامی اکیڈمی الفضل مارکیٹ فون نمبر: 7357587 ⊛ مکتبہ قدوسیہ رحمن مارکیٹ - غزنی سٹریٹ - نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ فون: 7321865 ⊛ محمدی پبلشنگ ہاؤس الفضل مارکیٹ دارالفرقان الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور فون 042-7231602 ⊛ حذیفہ اکیڈمی الفضل مارکیٹ
فیصل آباد	مکتبہ اسلامیہ - بیرون امین پور بازار بالمقابل شیل پٹرول پمپ ⊛ رحمانیہ دارالکتب امین پور بازار مکتبہ اہل حدیث، بالمقابل مرکز جامع مسجد اہل حدیث امین پور بازار ⊛ ملک سنز - کارخانہ بازار
گوجرانوالہ	والی کتاب گھر اردو بازار 233089 ⊛ مدینہ کتاب گھر اردو بازار ⊛ مکتبہ نعمانیہ اردو بازار
ملتان	فاروقی کتب خانہ بیرون بوہڑ گیٹ 541809 ⊛ مکتبہ دارالسلام تنگ گلیاں والی مسجد تھانہ بوہڑ گیٹ 541229
اوکاڑہ	مکتبہ تفہیم السنہ شیر ربانی ٹاؤن - غازی روڈ 528621
چیچہ وطنی	اسلامی کتب خانہ ڈاکخانہ بازار نزد پانی والی ٹینکی ضلع ساہیوال

بسم اللہ الرحمن الرحیم
اللّٰھم
صل علی محمد وعلی آل محمد
کما صلیت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم
انک حمید مجید
اللّٰھم
بارک علی محمد وعلی آل محمد
کما بارکت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم
انک حمید مجید

رَبِّ أَوْزِعْنِيٓ أَنْ أَشْكُرَ
نِعْمَتَكَ الَّتِيٓ أَنْعَمْتَ عَلَيَّ
وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ
صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَأَصْلِحْ لِي
فِي ذُرِّيَّتِيٓ ۚ إِنِّي تُبْتُ إِلَيْكَ
وَإِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ○ أُولٰٓئِكَ
الَّذِينَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ أَحْسَنَ
مَا عَمِلُوا وَنَتَجَاوَزُ عَنْ
سَيِّاٰتِهِمْ فِيٓ أَصْحٰبِ الْجَنَّةِ ۖ
وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِي كَانُوا
يُوعَدُونَ ○ (سورۃ الاحقاف)

فہرست عنوانات

كِتَابُ النِّكَاحِ
(نکاح کے مسائل)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۰۸۰ - (۱) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْـهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «یَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمُ الْبَاءَةَ — فَلْیَتَزَوَّجْ؛ فَاِنَّهٗ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ، وَمَنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ — فَعَلَیْهِ بِالصَّوْمِ؛ فَاِنَّهٗ لَهٗ وِجَاءٌ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

پہلی فصل: ۳۰۸۰: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' نوجوانو! تم میں سے جو شخص نکاح (کے اخراجات) کی استطاعت پائے وہ نکاح کرے اس لئے کہ نکاح نظر کو نیچا کرتا ہے اور شرمگاہ کو تحفظ عطا کرتا ہے اور جو شخص اخراجات برداشت نہ کر سکے وہ روزے رکھے اس لئے کہ روزے اس کی جنسی شہوت کو کچل دیں گے (بخاری' مسلم)

۳۰۸۱ - (۲) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْـهُ، قَالَ: رَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰی عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ التَّبَتُّلَ — وَلَوْ اَذِنَ لَهٗ لَاخْتَصَیْنَا. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۳۰۸۱: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن مظعون کو (نکاح سے) کنارہ کش رہنے کی اجازت نہ دی' اگر آپ اس کو اجازت عطا کر دیتے تو ہم خصی ہو جاتے (بخاری' مسلم)

وضاحت: اسلام میں کسی شخص کے لئے خود کو خصی کرنے کی اجازت نہیں' اسلام نے اس کو حرام قرار دیا ہے حدیث کے یہ الفاظ کہ ہم خصی ہو جاتے' کو ظاہر پر محمول نہ کیا جائے بلکہ اس سے مقصود یہ ہے کہ ہم عورتوں سے کنارہ کش رہتے اور تنہائی کی زندگی بسر کرتے۔ معلوم ہوا کہ اسلام میں نکاح کرنا مستحب ہے لیکن اگر شہوت پر کنٹرول نہ ہو سکے تو فرض ہے (واللہ اعلم)

۳۰۸۲ - (۳) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «تُنْکَحُ الْمَرْاَةُ لِاَرْبَعٍ: لِمَالِهَا، وَلِحَسَبِهَا، وَلِجَمَالِهَا، وَلِدِیْنِهَا؛ فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّیْنِ تَرِبَتْ — یَدَاكَ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۳۰۸۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' چار باتوں کی وجہ سے کسی عورت سے نکاح کی رغبت کی جاتی ہے۔ اس کے مالدار ہونے کی بنا پر' اس کی خاندانی شرافت کے سبب' اس کی خوبصورتی کے پیش نظر اور اس کی دینداری کی وجہ سے۔ (نیز فرمایا اگر) تو دیندار عورت کو نکاح میں لائے گا تو اللہ تجھے

بھلائی عطا کرے گا (بخاری، مسلم)

وضاحت : دیندار بیوی اولاد کو دینی تعلیم سے آراستہ و پیراستہ کر سکے گی، خاوند کے مال کی حفاظت کرے گی، پاکدامنی سے ہم کنار رہے گی، گھر کے ماحول کو پاکیزہ رکھے گی، انشاء اللہ اس طرح گھر امن و سکون کا گہوارہ بنا رہے گا۔

٣٠٨٣ - (٤) **وَعَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «الدُّنْيَا كُلُّهَا مَتَاعٌ، وَخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۰۸۳: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دنیا ساری کی ساری فائدہ اٹھانے کی چیز ہے اور دنیا کا بہترین سامان صالحہ بیوی ہے (مسلم)

٣٠٨٤ - (٥) **وَعَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ صَالِحُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ أَحْنَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِيْ صِغَرِهِ، وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِيْ ذَاتِ يَدِهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۰۸۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اونٹ کی سواری کرنے والی عورتیں یعنی عرب عورتوں میں سے بہترین عورتیں قریش کی نیک عورتیں ہیں جو چھوٹی اولاد پر نہایت درجہ شفیق ہوتی ہیں اور خاوند کے مال کی حفاظت بہت اچھی طرح کرتی ہیں (بخاری، مسلم)

٣٠٨٥ - (٦) **وَعَنْ** أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَا تَرَكْتُ بَعْدِيْ فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۰۸۵: اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے، میں اپنے دنیا سے رخصت ہونے کے بعد مردوں کے حق میں شدید ترین ضرر رساں فتنہ، عورتوں کے فتنہ کو سمجھتا ہوں (بخاری، مسلم)

٣٠٨٦ - (٧) **وَعَنْ** أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ، وَإِنَّ اللهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيْهَا فَيَنْظُرُ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ، فَاتَّقُوا الدُّنْيَا، وَاتَّقُوا النِّسَاءَ فَإِنَّ أَوَّلَ فِتْنَةِ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ كَانَتْ فِي النِّسَاءِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۰۸۶: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے، بلاشبہ دنیا شیریں اور ہری بھری ہے اور بلاشبہ اللہ نے تمہیں زمین میں خلیفہ بنایا ہے، وہ دیکھ رہا ہے کہ تم کیا عمل کر رہے ہو؟ پس تم دنیا اور عورتوں کے فتنہ سے بچے رہنا کیوں کہ بنی اسرائیل میں سب سے پہلے فتنے عورتوں کے سبب رونما ہوئے۔ (مسلم)

٣٠٨٧ - (٨) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «الشُّؤْمُ فِي الْمَرْأَةِ وَالدَّارِ، وَالْفَرَسِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِيْ رِوَايَةٍ: «الشُّؤْمُ فِيْ ثَلَاثَةٍ: فِي الْمَرْأَةِ،

وَالْمَسْكَنِ وَالدَّابَّةِ.

۳۰۸۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے "نحوست" عورت، گھر اور گھوڑے میں ہے (بخاری، مسلم) اور ایک روایت میں ہے کہ تین چیزوں میں نحوست ہے۔ وہ عورت، گھر اور جانور ہے ہیں۔

وضاحت: بداخلاق عورت، ایسا گھر جس کا پڑوسی بداخلاق ہو اور وہ جانور جس کو نمائش کے لیے رکھا گیا ہو اور اس سے فائدہ نہ اٹھایا جاتا ہو، منحوس ہیں (واللہ اعلم)

۳۰۸۸ - (۹) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَزْوَةٍ، فَلَمَّا قَفَلْنَا - كُنَّا قَرِيبًا مِّنَ الْمَدِينَةِ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي حَدِيثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ. قَالَ: «تَزَوَّجْتَ؟» قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: «أَبِكْرٌ أَمْ ثَيِّبٌ؟» قُلْتُ: بَلْ ثَيِّبٌ - قَالَ: «فَهَلَّا بِكْرًا تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ». فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ، فَقَالَ: «أَمْهِلُوا حَتَّى نَدْخُلَ لَيْلًا أَيْ عِشَاءً لِكَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ - وَتَسْتَحِدَّ - الْمُغِيبَةُ». . . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۰۸۸: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک جنگ میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں تھے جب ہم واپسی میں مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میرا ابھی نکاح ہوا ہے۔ آپؐ نے مجھ سے دریافت کیا' نکاح ہو گیا ہے؟ میں نے اثبات میں جواب دیا۔ آپؐ نے دریافت کیا' کنواری لڑکی ہے یا بیوہ ہے؟ میں نے عرض کیا' جی! بیوہ ہے۔ آپؐ نے فرمایا' کنواری لڑکی سے کیوں نہ کیا؟ تو اس سے کھیلتا اور وہ تجھ سے کھیلتی۔ تو جب ہم نے مدینہ منورہ میں داخل ہونا چاہا تو آپؐ نے فرمایا' ابھی رک جاؤ ہم عشاء (کی نماز) کے وقت داخل ہوں گے تاکہ پراگندہ بالوں والی عورتیں اپنے بالوں کو سنوار لیں اور جن عورتوں کے خاوند سفر میں رہے ہیں وہ اپنی صفائی کر لیں یعنی بال صاف کرنے کے لوازمات استعمال کر لیں (بخاری، مسلم)

وضاحت: کنواری لڑکی سے نکاح کرنا مستحب ہے اس لیے کہ اس کا دل کسی شخص کے ساتھ متعلق نہیں ہوتا جب کہ بیوہ اور مطلقہ کے بارے میں خیال گزرتا ہے کہ شاید اس کا دل پہلے خاوند کے ساتھ متعلق ہو نیز جو شخص لمبے سفر سے لوٹے' وہ اپنے گھر میں اچانک نہ آئے بلکہ پیشگی اطلاع دے اور اگر سفر مختصر ہے تو اچانک گھر میں آنا درست ہے نیز خاوند کے لیے عورت کا بناؤ سنگھار کرنا اور صاف ستھرا لباس زیب تن کرنا مستحسن عمل ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲)

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

۳۰۸۹ - (۱۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «ثَلَاثَةٌ حَقٌّ عَلَى اللهِ عَوْنُهُمْ: اَلْمُكَاتَبُ الَّذِي يُرِيدُ الْأَدَاءَ -، وَالنَّاكِحُ - الَّذِي يُرِيدُ الْعَفَافَ، وَالْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

دوسری فصل: ۳۰۸۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تین شخص ایسے ہیں جن کی اللہ عزّوجل ضرور مدد فرماتا ہے ایک وہ (غلام) جس نے (آزاد ہونے کے لیے اپنے آقا سے) مکاتبت کر رکھی ہے اور وہ مکاتبت کی رقم ادا کرنا چاہتا ہے' دوسرا وہ جو زنا سے بچاؤ کے لیے نکاح کرتا ہے اور تیسرا وہ جو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا ہے (ترمذی' نسائی' ابن ماجہ)

۳۰۹۰ - (۱۱) **وَعَنْهُ** قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِذَا خَطَبَ اِلَيْكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِيْنَهُ وَخُلُقَهُ فَزَوِّجُوْهُ؛ اِنْ لاَ تَفْعَلُوْا تَكُنْ فِتْنَةٌ فِى الْاَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِيْضٌ» ... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .

۳۰۹۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تمہاری جانب ایسا شخص (کسی لڑکی کے بارے میں) منگنی کا پیغام بھیجے جس کی دینی اور اخلاقی حالت تم کو پسند ہو تو تم (اس لڑکی کا) اس سے نکاح کر دو اگر اس طرح نہیں کرو گے تو زمین پر فتنے اور بڑے فسادات رونما ہوں گے (ترمذی)

وضاحت: امام بخاریؒ نے عبدالحمید راوی کی وجہ سے حدیث کو غیر محفوظ قرار دیا ہے (الجرح والتعدیل جلد۶ صفحہ۴۶' میزان الاعتدال جلد۲ صفحہ۵۴۰' طبقات ابن سعد جلد۹ صفحہ۲۴۰' تقریب التہذیب جلد۱ صفحہ۴۶۷' تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۳)

۳۰۹۱ - (۱۲) **وَعَنْ** مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «تَزَوَّجُوا الْوَدُوْدَ الْوَلُوْدَ - ؛ فَاِنِّيْ مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْاُمَمَ» . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ .

۳۰۹۱: معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' محبت کرنے والی اور بچے جننے والی عورتوں سے نکاح کرو تاکہ میں دیگر امتوں پر تمہاری (کثرت کی) وجہ سے فخر کر سکوں (ابوداؤد' نسائی)

وضاحت: کسی لڑکی کے بارے میں یہ معلوم کرنے کے لئے کہ وہ بچے جنے گی اور خاوند کے ساتھ محبت کرے گی' اس کے قریبی رشتہ داروں کے احوال سے پتا لگایا جا سکتا ہے (واللہ اعلم)

۳۰۹۲ - (۱۳) **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَالِمِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ عُوَيْمِ بْنِ سَاعِدَةَ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «عَلَيْكُمْ بِالْاَبْكَارِ؛ فَاِنَّهُنَّ اَعْذَبُ اَفْوَاهًا، وَاَنْتَقُ اَرْحَامًا _ ، وَاَرْضٰى بِالْيَسِيْرِ» . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ مُرْسَلًا .

۳۰۹۲: عبدالرحمان اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کنواری لڑکیوں سے نکاح کرو اس لئے کہ وہ شیریں زبان ہوتی ہیں اور ان سے اولاد زیادہ ہوتی ہے اور وہ قلیل عطیہ پر خوش ہو جاتی ہیں۔ ابن ماجہ نے اس حدیث کو مرسل بیان کیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٣٠٩٣ - (١٤) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَمْ تَرَ لِلْمُتَحَابَّيْنِ مِثْلَ النِّكَاحِ».

تیسری فصل: ۳۰۹۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' نکاح کے رشتہ سے بڑھ کر کوئی چیز محبت کرنے والوں کے درمیان تعلقات کو بڑھانے والی نہیں ہے (ابن ماجہ)

٣٠٩٤ - (١٥) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ أَرَادَ أَنْ يَلْقَى اللهَ طَاهِرًا مُطَهَّرًا؛ فَلْيَتَزَوَّجِ الْحَرَائِرَ».

۳۰۹۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص چاہتا ہے کہ جب وہ اللہ سے ملاقات کرے تو وہ پاکیزہ ہو' اسے چاہیے کہ وہ آزاد عورت سے نکاح کرے (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں سلام بن سلیمان اور کثیر بن سلیم ضعیف راوی ہیں (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳)

٣٠٩٥ - (١٦) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ يَقُوْلُ: «مَا اسْتَفَادَ الْمُؤْمِنُ بَعْدَ تَقْوَى اللهِ خَيْرًا لَّهُ مِنْ زَوْجَةٍ صَالِحَةٍ، إِنْ أَمَرَهَا أَطَاعَتْهُ، وَإِنْ نَظَرَ إِلَيْهَا سَرَّتْهُ، وَإِنْ أَقْسَمَ عَلَيْهَا أَبَرَّتْهُ، وَإِنْ غَابَ عَنْهَا نَصَحَتْهُ فِي نَفْسِهَا وَمَالِهِ». رَوَى ابْنُ مَاجَةَ الْأَحَادِيْثَ الثَّلَاثَةَ.

۳۰۹۵: ابوامامہ رضی اللہ عنہ' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا' مومن اللہ کے بعد جو کچھ پاتا ہے اس میں سے کوئی چیز نیک بیوی سے بہتر نہیں' جب اس کو حکم دیتا ہے تو وہ اس کی اطاعت کرتی ہے' جب اس کی جانب دیکھتا ہے تو وہ اس کو خوش کر دیتی ہے' جب کسی کام کے لئے اس کے بھروسہ پر قسم کھاتا ہے تو وہ اس کی قسم کو پورا کرتی ہے اور جب اس کا خاوند اس کے پاس موجود نہیں ہوتا تو وہ اپنے جسم اور خاوند کے مال کے بارے میں خاوند کی خیرخواہی کرتی ہے (ابن ماجہ)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں عثمان بن ابی عاتکہ اور ان کے استاد علی بن یزید بن ابی زیاد دونوں ضعیف ہیں (الجرح والتعدیل جلد ۶ صفحہ ۸۹۶' الضعفاء والمتروکین صفحہ ۲۲۱' ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۱۴۳' میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۴۰' تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۱۰)

٣٠٩٦ - (١٧) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِذَا تَزَوَّجَ الْعَبْدُ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ نِصْفَ الدِّيْنِ، فَلْيَتَّقِ اللهَ فِي النِّصْفِ الْبَاقِيْ».

۳۰۹۶ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب بندہ نکاح کرتا ہے تو اس کا آدھا دین مکمل ہو جاتا ہے' اسے چاہیے کہ وہ باقی دین کے بارے میں اللہ سے خوف کھائے (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں یزید رقاشی اور جابر جعفی دونوں راوی ضعیف ہیں (الجرح والتعدیل جلد ۳ صفحہ ۴۹۳' میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۳۷۹' تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۱۲۳' تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۴) نیز یہ حدیث تعدد طرق کی وجہ سے حسن ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۹۳۰)

۳۰۹۷ - (۱۸) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ أَعْظَمَ النِّكَاحِ بَرَكَةً أَيْسَرُهُ مُؤْنَةً» ... رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ».

۳۰۹۷ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ وہ نکاح بہت برکت والا ہے جس میں اخراجات کم ہوں۔ (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں حارث بن شبل راوی ضعیف ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۴' میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۴۳۵)

بَابُ النَّظَرِ إِلَى الْمَخْطُوْبَةِ وَبَيَانِ الْعَوْرَاتِ

(جس لڑکی سے منگنی کرنے کا ارادہ ہے اس کو دیکھنے اور ستر کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۳۰۹۸ - (۱) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنِّيْ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِّنَ الْأَنْصَارِ. قَالَ: «فَانْظُرْ إِلَيْهَا فَإِنَّ فِيْ أَعْيُنِ الْأَنْصَارِ شَيْئًا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل : ۳۰۹۸ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور بیان کیا کہ میں انصار (قبیلہ) کی ایک لڑکی سے نکاح کا ارادہ رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا' اسے دیکھ لینا اس لئے کہ انصار کی آنکھوں میں عیب ہے۔ یعنی چھوٹی ہیں (مسلم)

۳۰۹۹ - (۲) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا تُبَاشِرِ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ فَتَنْعَتَهَا لِزَوْجِهَا كَأَنَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۰۹۹: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' عورت دوسری عورت کے ساتھ (ایک کپڑے) میں جسم کو جسم کے ساتھ نہ ملائے اور نہ (اس کے جسم کو دیکھ کر) اس کے جسم کے اوصاف اس طرح اپنے خاوند سے بیان کرے گویا اس کا خاوند اس کا مشاہدہ کر رہا ہے (بخاری' مسلم)

۳۱۰۰ - (۳) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «لَا یَنْظُرُ الرَّجُلُ اِلٰی عَوْرَۃِ الرَّجُلِ، وَلَا الْمَرْاَۃُ اِلٰی عَوْرَۃِ الْمَرْاَۃِ، وَلَا یُفْضِی الرَّجُلُ اِلَی الرَّجُلِ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ، وَلَا تُفْضِی الْمَرْاَۃُ اِلَی الْمَرْاَۃِ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ» . رَوَاہُ مُسْلِمٌ.

۳۱۰۰: ابوسعید (خدری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کوئی مرد دوسرے مرد کی شرمگاہ نہ دیکھے اور کوئی عورت دوسری عورت کی شرمگاہ نہ دیکھے۔ کوئی مرد دوسرے مرد کے ساتھ ایک کپڑے میں برہنہ نہ لیٹے اور کوئی عورت دوسری عورت کے ساتھ ایک کپڑے میں برہنہ نہ لیٹے (مسلم)

۳۱۰۱ - (۴) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «اَلَا لَا یَبِیْتَنَّ رَجُلٌ عِنْدَ امْرَاَۃٍ ثَیِّبٍ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ نَاکِحًا - اَوْ ذَا مَحْرَمٍ» . رَوَاہُ مُسْلِمٌ.

۳۱۰۱: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کوئی مرد کسی بیوہ عورت کے پاس تنہائی میں نہ بیٹھے البتہ خاوند یا اس کے محرم کو اجازت ہے (مسلم)

۳۱۰۲ - (۵) وَعَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «اِیَّاکُمْ وَالدُّخُوْلَ عَلَی النِّسَآءِ» فَقَالَ رَجُلٌ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! اَرَاَیْتَ الْحَمْوَ؟ قَالَ: «اَلْحَمْوُ الْمَوْتُ» . مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ.

۳۱۰۲: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے' عورتوں کے پاس تنہائی میں جانے سے بچو۔ ایک شخص نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! آپ دیور کے بارے میں بتائیں؟ آپ نے جواب دیا' دیور تو موت ہے یعنی اس کا تنہائی میں بھاوج کے پاس بیٹھنا منع ہے (بخاری' مسلم)

۳۱۰۳ - (۶) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، اَنَّ اُمَّ سَلَمَۃَ اِسْتَاْذَنَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ فِی الْحِجَامَۃِ، فَاَمَرَ اَبَا طَیْبَۃَ اَنْ یَّحْجُمَھَا، قَالَ: حَسِبْتُ اَنَّہٗ کَانَ اَخَاھَا مِنَ الرَّضَاعَۃِ، اَوْ غُلَامًا لَّمْ یَحْتَلِمْ. رَوَاہُ مُسْلِمٌ.

۳۱۰۳: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سینگی (پچھنے) لگوانے کی اجازت طلب کی۔ آپ نے ابوطیبہ کو حکم دیا کہ وہ اس کو سینگی (پچھنے) لگائے۔ جابرؓ نے بیان کیا' میرا خیال ہے کہ ابوطیبہ اُمّ سلمہؓ کا رضاعی بھائی تھا یا ابھی بالغ نہ تھا (مسلم)

وضاحت: ڈاکٹر حکیم وغیرہ سے علاج کرانے میں عورتیں پردہ اتار سکتی ہیں (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۵)

۳۱۰۴ - (۷) وَعَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ نَظَرِ الْفُجَاءَةِ، فَأَمَرَنِي أَنْ أَصْرِفَ بَصَرِيْ ... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۱۰۴: جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اچانک نظر کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے مجھے نظر پھیر لینے کا حکم دیا (مسلم)

وضاحت: عورتوں کو ننگے منہ گھر سے باہر نہیں نکلنا چاہیے یا غرض اگر وہ ننگے منہ بازاروں میں پھر رہی ہیں تو مردوں کے لئے ضروری ہے کہ ارادتاً ان کی جانب نظر نہ اٹھائیں لیکن اچانک نظر معاف ہے (واللہ اعلم)

۳۱۰۵ - (۸) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ الْمَرْأَةَ تُقْبِلُ فِيْ صُوْرَةِ شَيْطَانٍ، وَتُدْبِرُ فِيْ صُوْرَةِ شَيْطَانٍ. إِذَا أَحَدُكُمْ أَعْجَبَتْهُ الْمَرْأَةُ فَوَقَعَتْ فِيْ قَلْبِهِ فَلْيَعْمِدْ إِلَى امْرَأَتِهِ فَلْيُوَاقِعْهَا فَإِنَّ ذٰلِكَ يَرُدُّ مَا فِيْ نَفْسِهِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۱۰۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" بلاشبہ عورت جب سامنے سے آتی ہے تو شیطان کی صورت میں آتی ہے اور جب منہ پھیر کر جاتی ہے تو شیطان کی صورت میں ہوتی ہے۔ تم میں سے کسی شخص کو جب کوئی عورت اچھی معلوم ہو تو وہ اپنی بیوی کے ہاں جائے اس سے ہم بستر ہو۔ اس طرح اس کے دل سے اس عورت کا خیال نکل جائے گا (مسلم)

وضاحت: یعنی عورت کا آنا جانا اور مرد کا اس کو تاڑنا شیطان کو بہکانے کا موقع دیتا ہے (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۳۱۰۶ - (۹) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِذَا خَطَبَ أَحَدُكُمُ الْمَرْأَةَ فَإِنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى مَا يَدْعُوْهُ إِلَى نِكَاحِهَا فَلْيَفْعَلْ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

دوسری فصل: ۳۱۰۶: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" جب تم میں سے کوئی شخص کسی عورت کے بارے میں منگنی کا پیغام بھیجے تو اگر وہ اس کو دیکھ کر یہ اطمینان حاصل کر سکتا ہے کہ اس عورت میں نکاح کے لئے کوئی پرکشش بات موجود ہے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے ضرور دیکھ لے (ابوداؤد)

۳۱۰۷۔(۱۰) وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: خَطَبْتُ امْرَأَةً، فَقَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «هَلْ نَظَرْتَ إِلَيْهَا؟» قُلْتُ: لَا. قَالَ: «فَانْظُرْ إِلَيْهَا؛ فَإِنَّهُ أَحْرٰى أَنْ يُؤْدَمَ بَيْنَكُمَا». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۳۱۰۷: مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک عورت کی جانب منگنی کا پیغام بھیجا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا کیا تو نے اس کو دیکھا ہے ؟ میں نے نفی میں جواب دیا۔ آپؐ نے حکم دیا' اس کو دیکھ لو' اس طرح زیادہ توقع ہے کہ تم میں الفت پیدا ہو (اور بعد میں پچھتانا نہ پڑے) (احمد' ترمذی' نسائی' ابن ماجہ' دارمی)

۳۱۰۸۔ (۱۱) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ امْرَأَةً فَأَعْجَبَتْهُ، فَأَتَى سَوْدَةَ وَهِيَ تَصْنَعُ طِيْبًا وَعِنْدَهَا نِسَاءٌ فَأَخْلَيْنَهُ، فَقَضَى حَاجَتَهُ، ثُمَّ قَالَ: «أَيُّمَا رَجُلٍ رَأَى امْرَأَةً تُعْجِبُهُ فَلْيَقُمْ إِلَى أَهْلِهِ؛ فَإِنَّ مَعَهَا مِثْلَ الَّذِيْ مَعَهَا». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۳۱۰۸: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک عورت پر اچانک نظر پڑی وہ آپؐ کو اچھی لگی تو آپؐ اپنی زوجہ محترمہ سودہؓ کے ہاں گئے وہ خوشبو بنا رہی تھیں اور ان کے ہاں عورتیں تھیں۔ انہوں نے آپؐ کے لئے خلوت مہیا کر دی آپؐ نے اپنی شہوت کو پورا کیا۔ اس کے بعد آپؐ نے فرمایا' جس شخص کو کوئی عورت پسند آئے تو وہ اپنی بیوی کے ہاں جائے بلاشبہ اس کے ہاں وہی کچھ ہے جو اس کے ہاں ہے (دارمی)

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے' عبداللہ بن حلام راوی معروف نہیں ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵' تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۵)

۳۱۰۹۔ (۱۲) وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «الْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ، فَإِذَا خَرَجَتْ اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۱۰۹: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' عورت چھپانے کی چیز ہے جب وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان اس کو گھور گھور کر دیکھتا ہے (ترمذی)

وضاحت : یعنی اس کو اور اس کے ذریعہ سے مردوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

۳۱۱۰۔(۱۳) وَعَنْ بُرَيْدَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِعَلِيٍّ: «يَا عَلِيُّ! لَا تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ، فَإِنَّ لَكَ الْأُوْلٰى وَلَيْسَتْ لَكَ الْآخِرَةُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ.

۳۱۱۰: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا' اے علی! ایک نظر کے بعد دوسری نظر نہ ڈالو' اس لئے کہ پہلی نظر تو تیرے لئے معاف ہے اور دوسری نظر معاف نہیں ہے (احمد' ترمذی' نسائی' ابن ماجہ' دارمی)

۳۱۱۱ - (۱٤) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا زَوَّجَ أَحَدُكُمْ عَبْدَهُ أَمَتَهُ فَلَا يَنْظُرَنَّ إِلَى عَوْرَتِهَا». وَفِي رِوَايَةٍ: «فَلَا يَنْظُرَنَّ إِلَى مَا دُونَ السُّرَّةِ وَفَوْقَ الرُّكْبَةِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۳۱: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص اپنے غلام کا اپنی لونڈی سے نکاح کرے تو پھر وہ اس لونڈی کی شرمگاہ نہ دیکھے اور ایک روایت میں ہے کہ ناف سے نیچے اور گھٹنے سے اوپر نہ دیکھے (ابوداؤد)

۳۱۱۲ - (۱۵) وَعَنْ جَرْهَدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْفَخِذَ عَوْرَةٌ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۳۳۲: جرہد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تجھے معلوم نہیں کہ ران ستر ہے۔ (ترمذی' ابوداؤد)

۳۱۱۳ - (۱٦) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَهُ: «يَا عَلِيُّ! لَا تُبْرِزْ فَخِذَكَ، وَلَا تَنْظُرْ إِلَى فَخِذِ حَيٍّ وَلَا مَيِّتٍ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۳۳: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا' اے علی! اپنی ران عریاں نہ کر اور کسی زندہ یا فوت شدہ کی ران نہ دیکھ (ابوداؤد' ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں انقطاع ہے۔ حبیب نے عاصم سے نہیں سنا (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ۱)

۳۱۱٤ - (۱۷) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَحْشٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى مَعْمَرٍ، وَفَخِذَاهُ مَكْشُوفَتَانِ، قَالَ: «يَا مَعْمَرُ! غَطِّ فَخِذَيْكَ؛ فَإِنَّ الْفَخِذَيْنِ عَوْرَةٌ». رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۳۳٤: محمد بن جحش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر معمر کے پاس سے ہوا اور اس کی دونوں رانیں برہنہ تھیں۔ آپ نے فرمایا' اے معمر! اپنی رانوں کو ڈھانپ اس لیے کہ رانیں تو شرمگاہ ہے (شرح السنۃ)

وضاحت: علامہ ناصرالدین البانی نے ۳۳۲ - ۳۳۳ - ۳۳٤ تینوں احادیث کو ضعیف قرار دیا ہے البتہ احادیث ایک دوسری کو تقویت دے رہی ہیں (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۹۳۴)

۳۱۱۵ - (۱۸) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِيَّاكُمْ وَالتَّعَرِّيَ؛ فَإِنَّ مَعَكُمْ مَنْ لَا يُفَارِقُكُمْ إِلَّا عِنْدَ الْغَائِطِ، وَحِيْنَ يُفْضِي الرَّجُلُ إِلَى أَهْلِهِ، فَاسْتَحْيُوْهُمْ — وَأَكْرِمُوْهُمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۲۸۵: ابن عمر رضی اللہ عنھا بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' برہنہ ہونے سے پرہیز کرو کیوں کہ تمہارے ساتھ (فرشتے) ہیں جو تم سے صرف اس وقت الگ ہوتے ہیں جب تم قضائے حاجت کے لئے بیٹھتے ہو اور جب خاوند اپنی بیوی سے ہم بستر ہوتا ہے پس تم ان سے شرم کرو اور ان کی عزت کرو (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۳۳۲)

۳۱۱۶ - (۱۹) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَمَيْمُوْنَةَ، إِذْ أَقْبَلَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «احْتَجِبَا مِنْهُ»، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! أَلَيْسَ هُوَ أَعْمَى لَا يُبْصِرُنَا؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «أَفَعَمْيَاوَانِ أَنْتُمَا؟ أَلَسْتُمَا تُبْصِرَانِهِ؟». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ.

۳۲۸۶: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھیں کہ اچانک عبداللہ بن ام مکتوم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم اس سے پردہ کرو۔ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! یہ شخص تو نابینا ہے ہمیں دیکھتا نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کیا تم بھی اندھی ہو؟ کیا تم اسے نہیں دیکھ رہی ہو؟ (احمد' ترمذی' ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کے لئے جائز نہیں کہ وہ اجنبی مرد کی جانب نگاہ اٹھائے اور اسے دیکھے جبکہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے آپ نے فرمایا تھا کہ تو عبداللہ بن ام مکتوم کے ہاں عدت گزار' اس لئے کہ وہ نابینا شخص ہے تو وہاں اپنے کپڑے بھی اتار سکتی ہے ان دونوں میں مطابقت کی صورت یہ ہے کہ عام عورتوں کے لئے جواز ہے کہ وہ مردوں کی جانب نگاہ اٹھا سکتی ہیں جبکہ کسی فتنے کا اندیشہ نہ ہو لیکن ازواج مطہرات کے لئے جائز نہیں' ان کی یہ خصوصیت ہے اگر یہ حکم عام ہوتا تو پھر عورتوں کی طرح مردوں کے لئے بھی ضروری ہوتا کہ وہ خود کو پردے میں رکھیں حالانکہ یہ حکم نہیں ہے نیز حدیث فاطمہؓ بنت قیس میں بھی فاطمہؓ کے لئے نظر اٹھا کر ابن ام مکتوم کو دیکھنے کا ذکر نہیں یا حدیث ام سلمہؓ کو فضیلت اور حدیث فاطمہؓ کو جواز پر محمول کیا جا سکتا ہے۔ (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ' ضعیف ترمذی صفحہ ۳۳۳' ضعیف ابوداؤد صفحہ ۴۰۸)

۳۱۱۷ - (۲۰) وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «احْفَظْ عَوْرَتَكَ — إِلَّا مِنْ زَوْجَتِكَ أَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ»، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! أَفَرَأَيْتَ إِذَا — كَانَ الرَّجُلُ خَالِيًا؟ — قَالَ: «فَاللهُ أَحَقُّ أَنْ يُسْتَحْيَى مِنْهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۱۱۷ : بہزبن حکیم رضی اللہ عنہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اپنی شرمگاہ کو بیوی یا لونڈی کے علاوہ چھپا کر رکھو۔ میں نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! آپ بتائیں اگر کوئی شخص تنہا ہو تو؟ آپ نے جواب دیا' تو اللہ زیادہ لائق ہے کہ اس سے شرم کی جائے (ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ)

وضاحت : اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ تنہائی میں بھی برہنہ ہونا جائز نہیں حالانکہ امام بخاریؒ نے موسیٰ علیہ السلام اور ایوب علیہ السلام کے غسل کرنے سے استدلال کیا ہے کہ خلوت میں برہنہ ہو کر نہانا درست ہے۔ مزید برآں ارشاد ربانی ہے۔ "فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ" یعنی پیغمبروں کی سیرت کی اقتداء کرو ان دونوں میں مطابقت کی صورت یہ ہے کہ افضل یہی ہے کہ تنہائی میں بھی تمام کپڑے نہ اتارے' البتہ جواز ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۷)

۳۱۱۸ - (۲۱) **وَعَنْ** عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ - إِلَّا كَانَ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۱۱۸ : عمر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' کوئی مرد جب بھی کسی غیر محرم عورت کے ساتھ تنہائی میں ہوتا ہے تو ان کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے (ترمذی)

۳۱۱۹ - (۲۲) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «لَا تَلِجُوا عَلَى الْمُغِيبَاتِ - ؛ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنْ أَحَدِكُمْ مَجْرَى الدَّمِ». قُلْنَا: وَمِنْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: «وَمِنِّي، وَلٰكِنَّ اللّٰهَ أَعَانَنِي عَلَيْهِ؛ فَأَسْلَمُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۱۱۹ : جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جن عورتوں کے خاوند گھر میں موجود نہیں ہوتے ان کے ہاں نہ جایا کرو۔ بلاشبہ شیطان تم میں سے ہر شخص کے ساتھ اس طرح گھل مل جاتا ہے جیسے خون جسم میں جاری و ساری رہتا ہے ہم نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! آپؐ کے ساتھ بھی شیطان اسی طرح ہے؟ آپؐ نے جواب دیا' ہاں! میرے ساتھ بھی ہے البتہ اللہ تعالیٰ نے اس کے خلاف میری اعانت کی ہے' پس میں اس سے محفوظ رہتا ہوں (ترمذی)

۳۱۲۰ - (۲۳) **وَعَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَتَى فَاطِمَةَ بِعَبْدٍ قَدْ وَهَبَهُ لَهَا، وَعَلَى فَاطِمَةَ ثَوْبٌ إِذَا قَنَّعَتْ بِهِ رَأْسَهَا لَمْ يَبْلُغْ رِجْلَيْهَا، وَإِذَا غَطَّتْ بِهِ رِجْلَيْهَا لَمْ يَبْلُغْ رَأْسَهَا، فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا تَلْقَى قَالَ: «إِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكِ بَأْسٌ، إِنَّمَا هُوَ أَبُوكِ وَغُلَامُكِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۱۲۰ : انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم' فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے ہاں ایک غلام لے کر آئے' جس کو آپؐ نے اس کے نیچے ہبہ کیا تھا اور فاطمہؓ پر ایک چادر تھی جب وہ اس کے ساتھ اپنا سر ڈھانپتیں تو چادر ان کے پاؤں تک نہ پہنچتی اور جب پاؤں ڈھانپتیں تو ان کے سر تک نہ پہنچتی چنانچہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی پریشانی کو محسوس کیا تو آپؐ نے فرمایا' فاطمہ! کچھ حرج نہیں' صرف تیرا والد اور تیرا غلام

ہے یعنی ان دونوں سے پردہ نہیں ہے (ابوداؤد)

وضاحت : غلام اپنی مالکہ کو دیکھ سکتا ہے' اس سے پردہ نہیں لیکن اس کی مالکہ اس کی محرم نہیں جب غلام آزاد ہو جائے تو وہ اپنی سابقہ مالکہ سے نکاح کر سکتا ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۸)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۱۲۱ - (۲۴) وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا : اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ عِنْدَهَا ، وَفِي الْبَيْتِ مُخَنَّثٌ ، فَقَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اُمَيَّةَ اَخِيْ اُمِّ سَلَمَةَ : يَا عَبْدَ اللّٰهِ! اِنْ فَتَحَ اللّٰهُ لَكُمْ غَدًا الطَّائِفَ فَاِنِّيْ اَدُلُّكَ عَلٰى اِبْنَةِ غَيْلَانَ فَاِنَّهَا تُقْبِلُ بِاَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ . فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «لَا يَدْخُلَنَّ هٰؤُلَاءِ عَلَيْكُمْ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

تیسری فصل : ۳۱۲۱ : ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تھے جب کہ گھر میں ایک مخنث تھا اس نے ام سلمہؓ کے بھائی عبداللہ بن ابی امیہ سے کہا' اے عبداللہ! اگر اللہ تعالیٰ نے کل کو تمہارے لئے طائف فتح کر دیا تو میں تمہیں غیلان کی بیٹی دکھاؤں گا' جو پیٹ کی چار شکنوں کے ساتھ آتی ہے اور آٹھ شکنوں کے ساتھ جاتی ہے یعنی خوب موٹی تازی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مخنث تمہارے ہاں نہ آئیں (بخاری' مسلم)

وضاحت : مخنث سے مقصود وہ لوگ ہیں جو پیدائشی طور پر نہ مرد ہیں نہ عورتیں بلکہ اخلاق' گفتگو' حرکات و سکنات میں عورتوں کے ساتھ مشابہت رکھتے ہیں اور کبھی تکلف کے ساتھ عورتوں کا لباس پہن لیتے ہیں اور معاشرے میں بگاڑ پیدا کرتے ہیں اس لئے آپؐ نے انہیں گھروں میں آنے سے روک دیا (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۸)

۳۱۲۲ - (۲۵) وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ : حَمَلْتُ حَجَرًا ثَقِيْلًا ، فَبَيْنَا اَنَا اَمْشِيْ سَقَطَ عَنِّيْ ثَوْبِيْ ، فَلَمْ اَسْتَطِعْ اَخْذَهُ ، فَرَآنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ، فَقَالَ لِيْ : «خُذْ عَلَيْكَ ثَوْبَكَ ؛ وَلَا تَمْشُوْا عُرَاةً» رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۳۱۲۲ : مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے بھاری پتھر اٹھایا میں چل رہا تھا کہ میری چادر نیچے گر گئی میں اس کو اٹھا نہ سکا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا اور مجھ سے کہا' چادر پہن لو ننگے بدن نہ چلو (مسلم)

۳۱۲۳ - (۲۶) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، قَالَتْ : مَا نَظَرْتُ ـ اَوْ مَا رَاَيْتُ ـ فَرْجَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَطُّ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ .

۳۱۲۳ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے کبھی بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شرمگاہ نہیں دیکھی

(ابن ماجہ)

وضاحت: ابن ماجہ کی سند میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی لونڈی مجہول ہے اسی لئے بوصیری نے اس کی سند کو زوائد میں ضعیف قرار دیا ہے پس خاوند اور بیوی ایک دوسرے کی شرمگاہ کو دیکھ سکتے ہیں۔ تفصیل کیلئے دیکھیں (آداب الزفاف علامہ البانی صفحہ ۳۳-۳۵، ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۵۰)

۳۱۲٤ - (۲۷) وَعَنْ اَبِی اُمَامَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ، قَالَ: «مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَنْظُرُ اِلٰی مَحَاسِنِ اِمْرَاَةٍ اَوَّلَ مَرَّةٍ ثُمَّ یَغُضُّ بَصَرَهُ اِلَّا اَحْدَثَ اللهُ لَهُ عِبَادَةً یَجِدُ حَلَاوَتَهَا». رَوَاهُ اَحْمَدُ.

۳۳۴: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو مسلمان پہلی نظر میں اچانک کسی اجنبی عورت کے محاسن دیکھتا ہے اس کے بعد نظر نیچی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو ایسی عبادت کی توفیق عطا فرمائے گا جس کی مٹھاس کو وہ محسوس کرے گا (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۹۳۲)

۳۱۲۵ - (۲۸) وَعَنِ الْحَسَنِ، مُرْسَلًا، قَالَ: بَلَغَنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَعَنَ اللهُ النَّاظِرَ وَالْمَنْظُوْرَ اِلَیْهِ». رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ «شُعَبِ الْاِیْمَانِ».

۳۳۵: حسنؒ سے مرسل روایت ہے اس نے بیان کیا' مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' دیکھنے والے اور جس کی جانب دیکھا گیا ہے' دونوں پر اللہ کی لعنت ہے (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں اسحاق بن نجیح ملطی راوی کذاب ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۸' الاحادیث الضعیفہ رقم ۳۰۵)

بَابُ الْوَلِيِّ فِي النِّكَاحِ وَاسْتِئْذَانِ الْمَرْأَةِ

(نکاح میں ولی اور عورت سے اجازت طلب کرنے کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٣١٢٦ - (١) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تُنْكَحُ الْأَيِّمُ حَتّٰى تُسْتَأْمَرَ، وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتّٰى تُسْتَأْذَنَ». قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! وَكَيْفَ إِذْنُهَا؟ قَالَ: «أَنْ تَسْكُتَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ۳۱۲۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' شوہر دیدہ عورت کا نکاح نہ کرایا جائے جب تک اس سے صریح زبانی اجازت نہ لے لی جائے اور کنواری عورت کا نکاح نہ کرایا جائے جب تک اس سے اجازت طلب نہ کی جائے۔ صحابہؓ نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! اس سے اجازت حاصل کرنا کس طرح ہے؟ آپؐ نے فرمایا' اس کا خاموش رہنا اجازت ہے (بخاری' مسلم)

٣١٢٧ - (٢) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «اَلْأَيِّمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا، وَالْبِكْرُ تُسْتَأْذَنُ فِي نَفْسِهَا وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا». وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ: «اَلثَّيِّبُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا، وَالْبِكْرُ تُسْتَأْمَرُ، وَإِذْنُهَا سُكُوْتُهَا». وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ: «اَلثَّيِّبُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ يَسْتَأْذِنُهَا أَبُوْهَا فِي نَفْسِهَا، وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۱۲۷: ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' شوہر دیدہ عورت اپنے نفس کی اپنے ولی سے زیادہ حقدار ہے اور کنواری عورت سے اس کے نفس کے بارے میں اجازت طلب کی جائے اور اس کا خاموشی اختیار کرنا اس کی اجازت ہے اور ایک روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا' بیوہ عورت اپنے نفس کے بارے میں اپنے ولی سے زیادہ حقدار ہے اور کنواری لڑکی سے اس کے نفس کے بارے میں اس کا والد اجازت طلب کرے اور اس کا خاموشی اختیار کرنا اس کی اجازت ہے (مسلم)

٣١٢٨ - (٣) وَعَنْ خَنْسَاءَ بِنْتِ خِذَامٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ ثَيِّبٌ، فَكَرِهَتْ ذٰلِكَ، فَأَتَتْ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، فَرَدَّ نِكَاحَهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ مَاجَةَ: نِكَاحَ أَبِيْهَا.

۳۱۲۸: خنساء بنتِ خذام رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں' اس کے والد نے اس کا نکاح کر دیا جب کہ وہ بیوہ تھی۔ اس نے اس کو ناپسند کیا چنانچہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ آپؐ نے اس کے نکاح کو فسخ کر دیا (بخاری) اور ابن ماجہ میں ہے کہ اس کے والد کے (کیئے ہوئے) نکاح کو فسخ کر دیا۔

۳۱۲۹ - (٤) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا، اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ تَزَوَّجَهَا وَهِیَ بِنْتُ سَبْعِ سِنِیْنَ، وَزُفَّتْ اِلَیْهِ وَهِیَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِیْنَ، وَلُعَبُهَا مَعَهَا، وَمَاتَ عَنْهَا وَهِیَ بِنْتُ ثَمَانِیَ عَشْرَةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۱۲۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے نکاح کیا' تو وہ سات برس کی تھی اور جب اس کی رخصتی ہوئی تب اس کی عمر نو برس تھی اور اس کی گڑیاں اس کے ساتھ تھیں اور جب آپؐ فوت ہوئے تو اس کی عمر اٹھارہ برس تھی (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۳۱۳۰ - (٥) عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: «لَا نِکَاحَ اِلَّا بِوَلِیٍّ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِیُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِیُّ.

دوسری فصل: ۳۱۳۰: ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' ولی کے بغیر نکاح نہیں ہے (احمد' ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ' دارمی)

وضاحت: ولی کی اجازت کے بغیر نکاح صحیح نہیں۔ ولی سے مراد وہ شخص ہے جو عورت کے عصبات سے اس کے زیادہ قریب ہے۔ ذوی الارحام ولی نہیں بن سکتے اور کوئی عورت بھی اپنا نکاح ولی کی اجازت کے بغیر نہیں کرا سکتی نیز عورت سے بھی اجازت ضروری ہے بلکہ اس کا استحقاق مقدم ہے اور ولی کو چاہیے کہ وہ اس کے ساتھ اتفاق کرے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۹)

۳۱۳۱ - (٦) عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: «اَیُّمَا امْرَاَةٍ نَکَحَتْ بِغَیْرِ اِذْنِ وَلِیِّهَا فَنِکَاحُهَا بَاطِلٌ، فَنِکَاحُهَا بَاطِلٌ، فَنِکَاحُهَا بَاطِلٌ، فَاِنْ دَخَلَ بِهَا فَلَهَا الْمَهْرُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا، فَاِنِ اشْتَجَرُوْا — فَالسُّلْطَانُ وَلِیُّ مَنْ لَا وَلِیَّ لَهٗ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِیُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِیُّ.

۳۱۳۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو عورت اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرے اس کا نکاح باطل ہے' اس کا نکاح باطل ہے' اس کا نکاح باطل ہے۔ اگر وہ اس کے ساتھ ہم بستر ہو

گیا تو عورت حق مہر کی مستحق ہے کیونکہ اس خاوند نے اس عورت سے مباشرت کر لی اور اگر عورت اور اس کے اولیاء میں اختلاف رونما ہو جائے تو حاکم وقت ایسی عورت کا ولی ہے' جس کا کوئی ولی نہیں ہے (احمد' ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ' دارمی)

٣١٣٢ - (٧) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «الْبَغَايَا اللَّاتِيْ يُنْكِحْنَ أَنْفُسَهُنَّ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ». وَالْأَصَحُّ أَنَّهُ مَوْقُوفٌ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

٣١٣٢: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' وہ عورتیں زانیہ ہیں جو گواہوں کے بغیر نکاح کراتی ہیں۔ زیادہ صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث موقوف ہے (ترمذی)

٣١٣٣ - (٨) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «الْيَتِيْمَةُ تُسْتَأْمَرُ فِيْ نَفْسِهَا، فَإِنْ صَمَتَتْ فَهُوَ إِذْنُهَا، وَإِنْ أَبَتْ فَلَا جَوَازَ عَلَيْهَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ.

٣١٣٣: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کنواری یتیم بچی کے نکاح کے بارے میں اس سے اجازت لی جائے اگر وہ خاموش رہے تو یہ اس کی اجازت ہے اور اگر وہ انکار کر دے تو اس پر زیادتی نہ کی جائے (ترمذی' ابوداؤد' نسائی)

٣١٣٤ - (٩) وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى.

٣١٣٤: نیز دارمی نے اس حدیث کو ابوموسیٰ سے روایت کیا ہے۔

٣١٣٥ - (١٠) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَيُّمَا عَبْدٍ تَزَوَّجَ بِغَيْرِ إِذْنِ سَيِّدِهِ فَهُوَ عَاهِرٌ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ.

٣١٣٥: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو غلام اپنے آقا کی اجازت کے بغیر نکاح کرتا ہے وہ زانی ہے (ترمذی' ابوداؤد' دارمی)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٣١٣٦ - (١١) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: إِنَّ جَارِيَةً بِكْرًا أَتَتْ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَذَكَرَتْ أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ، فَخَيَّرَهَا النَّبِيُّ ﷺ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

تیسری فصل: ۳۱۳۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک کنواری بالغ لڑکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور بتایا کہ اس کے والد نے اس کا نکاح کر دیا ہے جبکہ وہ اس نکاح کو بنظر کراہت دیکھتی ہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اختیار دے دیا (ابوداؤد)

۳۱۳۷ - (۱۲) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تُزَوِّجِ الْمَرْاَةُ الْمَرْاَةَ، وَلَا تُزَوِّجِ الْمَرْاَةُ نَفْسَهَا، فَاِنَّ الزَّانِیَةَ هِیَ الَّتِیْ تُزَوِّجُ نَفْسَهَا». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۳۱۳۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کوئی عورت کسی عورت کا نکاح نہ کرائے نیز اپنا نکاح بھی نہ کرائے۔ وہ عورت زانیہ ہے جو خود (بلا ولی) اپنا نکاح کراتی ہے (ابن ماجہ)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے (ضعیف ابن ماجہ علامہ البانی صفحہ ۱۴۵)

۳۱۳۸ - (۱۳) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ، وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ وُلِدَ لَهٗ وَلَدٌ فَلْیُحْسِنِ اسْمَهٗ وَاَدَبَهٗ، فَاِذَا بَلَغَ فَلْیُزَوِّجْهُ، فَاِنْ بَلَغَ وَلَمْ یُزَوِّجْهُ فَاَصَابَ اِثْمًا، فَاِنَّمَا اِثْمُهٗ عَلٰی اَبِیْهِ».

۳۱۳۸: ابوسعید اور ابن عباس رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص کے ہاں لڑکا پیدا ہو وہ اس کا بہترین نام رکھے اور اس کو ادب سکھائے اور جب وہ بلوغت کو پہنچے تو اس کا نکاح کرے اگر بلوغت کے بعد اس نے اس کا نکاح نہیں کیا اور اس سے گناہ ہو گیا تو گناہ اس کے والد پر ہو گا (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: علامہ البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (الاحادیث الضعیفہ جلد ۲ صفحہ ۶۳)

۳۱۳۹ - (۱٤) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «فِی التَّوْرَاةِ مَكْتُوْبٌ: مَنْ بَلَغَتْ اِبْنَتُهٗ اثْنَتَیْ عَشْرَةَ سَنَةً وَلَمْ یُزَوِّجْهَا فَاَصَابَتْ اِثْمًا، فَاِثْمُ ذٰلِكَ عَلَیْهِ». رَوَاهُمَا الْبَیْهَقِیُّ فِیْ «شُعَبِ الْاِیْمَانِ».

۳۱۳۹: عمر اور انس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تورات" میں تحریر ہے کہ جس شخص کی بیٹی ۱۲ سال کی ہو گئی اور اس نے اس کا نکاح نہیں کیا اور وہ گناہ کی مرتکب ہوئی تو گناہ اس کے والد پر ہو گا (بیہقی شعب الایمان)

بَابُ إِعْلَانِ النِّكَاحِ وَالْخُطْبَةِ وَالشَّرْطِ

(نکاح کے اعلان، خطبہ اور شرائط کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٣١٤٠ - (١) عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَآءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَدَخَلَ حِيْنَ بُنِيَ عَلَيَّ، فَجَلَسَ عَلَى فِرَاشِيْ كَمَجْلِسِكَ مِنِّيْ، فَجَعَلَتْ جُوَيْرِيَاتٌ لَنَا يَضْرِبْنَ بِالدُّفِّ وَيَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ آبَائِيْ يَوْمَ بَدْرٍ، إِذْ قَالَتْ إِحْدَاهُنَّ: وَفِيْنَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِيْ غَدٍ. فَقَالَ: «دَعِيْ هٰذِهِ، وَقُوْلِيْ بِالَّذِيْ كُنْتِ تَقُوْلِيْنَ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل: ۳۱۴۰: ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب میری رخصتی ہوئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور میرے بستر پر تشریف فرما ہوئے جیسے تم مجھ سے (دور) بستر پر بیٹھے ہو تو ہماری چھوٹی عمر والی لڑکیوں نے دف بجانی شروع کر دی اور جنگ بدر میں میرے جو باپ دادا قتل ہو گئے تھے ان کے اوصاف بیان کرنا شروع کر دیئے۔ اچانک ان میں سے ایک لڑکی نے کہہ دیا، ہم میں اللہ کا پیغمبر ہے جو کل کی باتیں جانتا ہے۔ آپؐ نے اس کو حکم دیا کہ ان کلمات کو نہ کہیں اور جو کلمات پہلے کہہ رہی تھیں وہی کہیں (بخاری)

وضاحت: دف کے ساتھ گھنگرو نہ تھے نیز یہ انصاری لڑکیاں بالغ نہ تھیں اور فوت شدہ لوگوں کے محاسن کے ذکر میں کچھ قباحت نہیں اور جب انہوں نے نبیؐ کے بارے میں اس خیال کا اظہار کیا کہ آپؐ کل کی باتوں کا علم رکھتے ہیں تو آپؐ نے روک دیا اس لئے کہ غیب کا علم تو صرف اللہ تعالیٰ کے لئے خاص ہے نیز دف کے ساتھ نکاح کا اعلان کیا جا سکتا ہے اور موسیقی کے بغیر جائز اشعار بھی گائے جا سکتے ہیں نیز امام بھی شادی بیاہ کی تقریبات میں شرکت کر سکتا ہے۔ ربیع بنت معوذ نے خالدؓ بن ذکوان کو حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ جس طرح تم میرے بستر پر بیٹھے ہو اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے۔ کرمانیؒ کہتے ہیں کہ ربیع بنت معوذ نے خالدؓ بن ذکوان سے یہ حکایت پردے میں کی یا پردے کا حکم نازل ہونے سے پہلے کی تھی۔ (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ)

٣١٤١ - (٢) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: زُفَّتْ امْرَأَةٌ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ: «مَا كَانَ مَعَكُمْ لَهْوٌ؟ فَإِنَّ الْأَنْصَارَ يُعْجِبُهُمُ اللَّهْوُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۱۴۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ایک عورت کی ایک انصاری مرد کے ساتھ رخصتی ہوئی تو نبیؐ نے فرمایا، کیا تمہارے ساتھ گانے بجانے والی نہیں تھی کیونکہ انصار دف بجانے اور اشعار کہنے کو پسند کرتے ہیں (بخاری)

وضاحت: باجے، سارنگی، ہارمونیم اور ناجائز آلات بجانا جائز نہیں۔ عشقیہ اور فحش اشعار کہنا بھی جائز نہیں

البتہ نکاح کا اعلان کرنا ضروری ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ۱)

۳۱۴۲ - (۳) وَعَنْهَا ، قَالَتْ : تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي شَوَّالٍ ، وَبَنَى بِيْ فِي شَوَّالٍ ، فَأَيُّ نِسَاءِ رَسُولِ اللهِ ﷺ كَانَ أَحْظَى عِنْدَهُ مِنِّي ؟ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۳۱۴۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ شوال میں نکاح کیا اور میری رخصتی بھی شوال میں ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں میں سے کون سی بیوی تھی جو مجھ سے زیادہ حضور کے ہاں خوش نصیب ہو؟ (مسلم)

وضاحت: زمانہ جاہلیت میں شوال کے مہینہ میں نکاح کرنے کو بے برکت سمجھا جاتا تھا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا اس کا رد کر رہی ہیں اور اس کو غلط قرار دے رہی ہیں۔ عائشہؓ کا مقصود یہ ہے کہ اگر شوال میں نکاح کرنا منحوس ہوتا تو مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں اتنی قدر و منزلت حاصل نہ ہوتی (واللہ اعلم)

۳۱۴۳ - (٤) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : « أَحَقُّ الشُّرُوطِ أَنْ تُوفُوا بِهِ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ » . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۳۱۴۳: عقبہ بن عامر رضی اللہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تمام شروط میں سے سب سے زیادہ پورا کرنے کی لائق وہ شروط ہیں جن کے سبب تم نے شرمگاہوں کو حلال کیا یعنی نکاح کے موقع پر طے کی گئیں شرائط (بخاری' مسلم)

وضاحت: البتہ وہ شرطیں جو حلال کو حرام بنائیں یا حرام کو حلال بنائیں انہیں پورا نہ کیا جائے "کتاب البیوع" میں ابوداؤد کے حوالہ سے صحیح حدیث ذکر ہو چکی ہے جس میں وضاحت ہے کہ مسلمان اپنی شرائط پر ہیں البتہ وہ شرائط جائز نہیں جو حلال کو حرام بنائیں یا حرام کو حلال بنائیں۔

۳۱۴٤ - (٥) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : « لَا يَخْطُبِ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَنْكِحَ أَوْ يَتْرُكَ » . . . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۳۱۴۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کوئی شخص اپنے بھائی کی منگنی پر منگنی کا پیغام نہ بھیجے یہاں تک کہ پہلے منگنی کا پیغام بھیجنے والا نکاح کرے یا منگنی کو ختم کر دے (بخاری' مسلم)

وضاحت: اگر پہلے شخص نے نکاح کر لیا تو دوسرے انسان کی امید ختم ہو گئی اور اگر پہلا منگنی کو ختم کر دے تو دوسرے انسان کے لئے منگنی کا پیغام بھجوانا درست ہے اگر پہلے شخص کی منگنی ابھی تکمیل پذیر نہیں ہوئی تو اس کے علاوہ لوگ بھی منگنی کا پیغام بھجوا سکتے ہیں۔ ہاں! اگر منگنی پختہ ہو جائے تو پھر دوسرے انسان کے لئے منگنی کا پیغام بھیجنا شرعاً درست نہیں (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ۱)

۳۱۴۵ - (۶) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا تَسْأَلِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ صَحْفَتَهَا، وَلْتَنْكِحْ فَإِنَّ لَهَا مَا قُدِّرَ لَهَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۱۴۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کوئی عورت اپنی بہن یعنی کسی بیوی کی طلاق کا مطالبہ اس نیت سے نہ کرے کہ اس کے حصہ کا رزق بھی اسے مل جائے بلکہ اس کی موجودگی میں نکاح کرے کیونکہ اس کو بس وہی کچھ ملے گا جو اس کی تقدیر میں ہے (بخاری' مسلم)

۳۱۴۶ - (۷) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنِ الشِّغَارِ وَالشِّغَارُ: أَنْ يُزَوِّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ عَلَى أَنْ يُزَوِّجَهُ الْآخَرُ ابْنَتَهُ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: قَالَ: «لَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ».

۳۱۴۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح بٹہ سے منع کیا اور نکاح بٹہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی بیٹی کا نکاح اس شرط پر کسی کے ساتھ کرے کہ وہ دوسرا شخص اس کو اپنی بیٹی کا نکاح دے اور دونوں نکاحوں میں حق مہر نہ ہو (بخاری' مسلم) اور مسلم کی روایت میں ہے کہ "اسلام میں نکاح بٹہ نہیں ہے" (بخاری' مسلم)

وضاحت: حدیث میں موجود لفظ "شِغار" کی تشریح ابن عمر یا نافع نے کی ہے بہرحال یہ نکاح جائز نہیں کیونکہ اس سے بچیاں مہر سے محروم رہتی ہیں اگر مہر متعین ہو اور اس میں کمی بیشی ہو تب بھی نکاح درست نہیں اس لیے کہ ایک شخص اس شرط پر اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح دیتا ہے کہ دوسرا شخص اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح اس کے بیٹے کو دے (واللہ اعلم)

۳۱۴۷ - (۸) **وَعَنْ** عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ، وَعَنْ أَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۱۴۷: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کے ساتھ "متعہ" کرنے اور گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے خیبر کے دن منع فرمایا (بخاری' مسلم)

وضاحت: نکاح متعہ سے مراد نکاح موقت ہے فتح مکہ کے موقع پر آپ نے اس کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے حرام قرار دے دیا جمہور صحابہؓ بھی اس کی حرمت کے قائل ہیں (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲)

۳۱۴۸ - (۹) **وَعَنْ** سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: رَخَّصَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَامَ أَوْطَاسٍ فِي الْمُتْعَةِ ثَلَاثًا ثُمَّ نَهَى عَنْهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٣١٤٨ : سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جنگ اوطاس کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن نکاح متعہ کی رخصت دی' پھر آپ نے اس سے منع فرمایا (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

٣١٤٩ - (١٠) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَلتَّشَهُّدَ فِي الصَّلَاةِ، وَالتَّشَهُّدَ فِي الْحَاجَةِ، قَالَ: اَلتَّشَهُّدُ فِي الصَّلَاةِ: «اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِيْنَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ». وَالتَّشَهُّدُ فِي الْحَاجَةِ: «إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ، نَسْتَعِيْنُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوْذُ بِاللهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، وَيَقْرَأُ ثَلَاثَ آيَاتٍ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوْتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ﴾. ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَاءً وَاتَّقُوا اللهَ الَّذِيْ تَسَاءَلُوْنَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا﴾. ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ. وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَمَنْ يُطِعِ اللهَ وَرَسُوْلَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا﴾». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ، وَفِيْ جَامِعِ التِّرْمِذِيِّ فَسَّرَ الْآيَاتِ الثَّلَاثَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، وَزَادَ ابْنُ مَاجَةَ بَعْدَ قَوْلِهِ: «إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ» وَبَعْدَ قَوْلِهِ: «مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا» وَالدَّارِمِيُّ بَعْدَ قَوْلِهِ: ﴿عَظِيْمًا﴾ ثُمَّ يَتَكَلَّمُ بِحَاجَتِهِ وَرَوٰى فِي شَرْحِ السُّنَّةِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فِيْ خُطْبَةِ الْحَاجَةِ مِنَ النِّكَاحِ وَغَيْرِهِ.

دوسری فصل : ٣١٤٩ : عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں "نماز کے تشہد" اور "تشہد فی الحاجۃ" کی تعلیم دی۔ آپ نے فرمایا' نماز کا تشہد یہ ہے "تمام قولی' بدنی اور مالی عبادات اللہ کے لئے ہیں۔ اے پیغمبر! تجھ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں ہوں' ہم پر اور اس کے صالح بندوں پر سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود برحق نہیں' سوائے اللہ کے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے پیغمبر ہیں" اور تشہد فی الحاجۃ "یعنی خطبہ حاجت" یہ ہے "تمام حمد و ثناء اللہ کے لئے ہے' ہم اس سے مدد مانگتے ہیں اور اسی سے مغفرت طلب کرتے ہیں اور ہم اللہ کے ساتھ اپنے نفسوں کے شر سے پناہ مانگتے ہیں جس شخص کو اللہ ہدایت عطا کرے اس کو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جس کو وہ گمراہ کرے اس کو کوئی ہدایت دینے والا

نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے پیغمبر ہیں" اور تین آیات تلاوت کرے پہلی آیت (جس کا ترجمہ ہے) "اے مومنو! اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور مرنا تو مسلمان ہی مرنا۔ دوسری آیت (جس کا ترجمہ ہے) "اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو، جس نے تم کو ایک شخص یعنی آدم علیہ السلام سے پیدا کیا، اس سے اس کا جوڑا بنایا پھر ان دونوں سے کثرت سے مرد و عورت پیدا کر کے روئے زمین پر پھیلا دیئے اور اللہ سے، جس کے نام کو تم اپنی حاجت براری کا ذریعہ بناتے ہو، ڈرو اور قطع رحمی سے بچو۔ کچھ شک نہیں کہ اللہ تمہیں دیکھ رہا ہے تیسری آیت (جس کا ترجمہ ہے) "اے مومنو! اللہ سے ڈرو اور بات سیدھی کیا کرو وہ تمہارے اعمال درست کر دے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے گا تو بے شک بڑی مراد پائے گا" (احمد، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، دارمی) اور جامع ترمذی میں سفیان ثوری نے تین آیات کی نشاندہی کی ہے اور ابن ماجہ نے "إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ" کے بعد "نَحْمَدُهُ" اور "مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا" کے بعد "وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا" زیادہ بیان کیا ہے اور دارمی نے "عَظِيْمًا" کے بعد اضافہ کیا ہے کہ بعد ازاں ضرورت کے مطابق کلام کرے اور "شرح السنہ" میں ابن مسعودؓ کی روایت میں ہے کہ نکاح یا کسی اور ضرورت کے موقع پر یہ خطبہ پڑھے۔

وضاحت : علامہ البانی نے خطبہ الحاجہ کے عنوان سے ایک مستقل رسالہ تحریر کیا ہے جس میں اس کے جملہ طرق اور الفاظ کو بیان کیا ہے۔

٣١٥٠ - (١١) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «كُلُّ خُطْبَةٍ لَيْسَ فِيهَا تَشَهُّدٌ فَهِيَ كَالْيَدِ الْجَذْمَاءِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

٣١٥٠: ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس خطبہ میں تشہد کا ذکر نہیں ہے وہ خطبہ کٹے ہوئے ہاتھ کی مانند ہے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے

٣١٥١ - (١٢) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «كُلُّ أَمْرٍ ذِي بَالٍ — لَا يُبْدَأُ فِيْهِ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ فَهُوَ أَقْطَعُ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

٣١٥١: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر وہ اہم کام جس کے آغاز میں "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" نہیں ہے وہ کام برکت سے خالی ہے (ابن ماجہ)

وضاحت : اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ارواء الغلیل صفحہ ۲۹، ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۳۶)

٣١٥٢ - (١٣) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «أَعْلِنُوْا هٰذَا النِّكَاحَ، وَاجْعَلُوْهُ فِي الْمَسَاجِدِ، وَاضْرِبُوْا عَلَيْهِ بِالدُّفُوْفِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۳۱۵۲ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' نکاح کا اعلان کرو اور نکاح مسجدوں میں کرو اور نکاح کے موقع پر دف بجاؤ (ترمذی) امام ترمذیؒ نے بیان کیا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

وضاحت : اس حدیث کی سند میں عیسیٰ بن میمون انصاری کو امام ترمذیؒ نے ضعیف اور امام بخاریؒ نے منکرالحدیث قرار دیا ہے (میزان الاعتدال' جلد ۳ صفحہ ۳۲۴' تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳)

۳۱۵۳ - (۱٤) **وَعَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ الْجُمَحِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «فَصْلُ مَا بَيْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ: اَلصَّوْتُ وَالدُّفُّ فِي النِّكَاحِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۱۵۳ : محمد بن حاطب جمحی رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' حلال اور حرام کے درمیان امتیاز' نکاح کا اعلان کرنے اور نکاح کے وقت دف بجانے سے ہوتا ہے (احمد' ترمذی' نسائی' ابن ماجہ)

وضاحت : اس حدیث میں "صوت" سے مقصود یہ ہے کہ معاشرہ میں اس کی شہرت کی جائے نیز دف بجا کر اعلان کرنا درست ہے' ڈھول بجانا ناجائز ہے۔ ڈھول کی حدیث کا ذکر صحیح نہیں۔

۳۱۵٤ - (۱٥) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَتْ عِنْدِي جَارِيَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ زَوَّجْتُهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «يَا عَائِشَةُ! أَلَا تُغَنِّينَ؟ فَإِنَّ هٰذَا الْحَيَّ مِنَ الْأَنْصَارِ يُحِبُّونَ الْغِنَاءَ». رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي صَحِيحِهِ.

۳۱۵۴ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میری تولیت میں انصاری لڑکی تھی' میں نے اس کا نکاح کرا دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے عائشہ! گانے کا انتظام کیوں نہیں کرتی' قبیلہ انصار کے لوگ تو گانے کو پسند کرتے ہیں (صحیح ابن حبان)

۳۱۵٥ - (۱٦) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَنْكَحَتْ عَائِشَةُ ذَاتَ قَرَابَةٍ لَهَا مِنَ الْأَنْصَارِ -، فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: «أَهْدَيْتُمُ الْفَتَاةَ؟» — قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: «أَرْسَلْتُمْ مَعَهَا مَنْ تُغَنِّي؟» قَالَتْ: لَا. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ الْأَنْصَارَ قَوْمٌ فِيهِمْ غَزَلٌ، فَلَوْ بَعَثْتُمْ مَعَهَا مَنْ يَقُولُ:

أَتَيْنَاكُمْ أَتَيْنَاكُمْ فَحَيَّانَا وَحَيَّاكُمْ» رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۳۱۵۵ : ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنی قرابت دار انصاری لڑکی کا نکاح کرایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپؐ نے دریافت کیا' تم نے لڑکی کی رخصتی کر دی ہے؟ انہوں نے

اثبات میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا' کیا تم نے اس کے ساتھ گانے والیوں کو بھیجا ہے؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نفی میں جواب دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ترغیب دلاتے ہوئے) فرمایا' انصاریوں کا گانے کی جانب میلان ہے' کاش! تم اس کے ہمراہ ایسی جماعت کو بھیجتیں جو یہ گیت گاتی۔ ہم تمہارے پاس آئے ہیں' ہم تمہارے پاس آئے ہیں' ہمیں بھی مبارک ہو اور تمہیں بھی مبارک ہو (ابن ماجہ)

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے' اجلح اور ابو زبیر کا ابن عباسؓ سے سماع ثابت نہیں۔ (ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۱۴۱' ارواء الغلیل ۱۹۹۵' احادیث ضعیفہ ۲۹۸۲)

۳۱۵۶ - (۱۷) وَعَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اَيُّمَا امْرَأَةٍ زَوَّجَهَا وَلِيَّانِ، فَهِيَ لِلْاَوَّلِ مِنْهُمَا وَمَنْ بَاعَ بَيْعًا مِنْ رَجُلَيْنِ؛ فَهُوَ لِلْاَوَّلِ مِنْهُمَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.

۳۱۵۶: سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس عورت کا نکاح دو ولی کرا دیں تو وہ پہلے نکاح والے کی ہو گی اور جو شخص کسی چیز کو دو شخصوں کے پاس بیچتا ہے تو وہ پہلے خریدار کی ہو گی۔ (ترمذی' ابوداؤد' نسائی' دارمی)

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے' سمرہؓ سے حسنؒ روایت کرتے ہیں جبکہ حسنؒ کا سمرہؓ سے سماع ثابت نہیں (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳' ضعیف ابو داؤد صفحہ ۲۰۳)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۱۵۷ - (۱۸) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا نَغْزُوْ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ لَيْسَ مَعَنَا نِسَاءٌ، فَقُلْنَا: اَلَا نَخْتَصِيْ؟ فَنَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ، ثُمَّ رَخَّصَ لَنَا اَنْ نَسْتَمْتِعَ، فَكَانَ اَحَدُنَا يَنْكِحُ الْمَرْاَةَ بِالثَّوْبِ اِلٰى اَجَلٍ، ثُمَّ قَرَاَ عَبْدُ اللهِ: ﴿يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبَاتِ مَا اَحَلَّ اللهُ لَكُمْ﴾ . . . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل : ۳۱۵۷: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں جہاد کرتے' ہمارے ساتھ ہماری عورتیں نہیں ہوتی تھیں۔ ہم نے آپؐ سے پوچھا؟ کیا ہم خصی نہ ہو جائیں؟ آپؐ نے ہمیں اس سے منع کیا بعد ازاں آپؐ نے ہمیں متعہ کرنے کی اجازت دی چنانچہ ہم میں سے بعض لوگ معین وقت تک کے لئے کپڑا بطور مہر دے کر ایک عورت سے نکاح کرتے پھر آپؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی (جس کا ترجمہ ہے) "اے مومنو! جو عمدہ چیزیں اس نے تمہارے لئے حلال کی ہیں ان کو حرام نہ سمجھو" (بخاری' مسلم)

۳۱۵۸ - (۱۹) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، قَالَ: إِنَّمَا كَانَتِ الْمُتْعَةُ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ ، كَانَ الرَّجُلُ يَقْدَمُ الْبَلْدَةَ لَيْسَ لَهُ بِهَا مَعْرِفَةٌ ، فَيَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ بِقَدْرِ مَا يُرٰى أَنَّهُ يُقِيْمُ ، فَتَحْفَظُ لَهُ مَتَاعَهُ ، وَتُصْلِحُ لَهُ شَيْئَهُ — حَتّٰى إِذَا نَزَلَتِ الْآيَةُ ﴿إِلَّا عَلٰى أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ﴾ . قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : فَكُلُّ فَرْجٍ سِوَاهُمَا فَهُوَ حَرَامٌ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .

۳۱۵۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ شروع اسلام میں متعہ جائز تھا' ایک شخص کسی شہر میں آتا وہاں اس کی جان پہچان نہ ہوتی تو وہ کسی عورت سے اتنے عرصہ کے لئے نکاح کر لیتا جب تک وہ وہاں اقامت پذیر رہنے کا خیال کرتا چنانچہ عورت اس کے سامان کی حفاظت کرتی اور اس کے لئے کھانے پکانے کا اہتمام کرتی جب یہ آیت نازل ہوئی (جس کا ترجمہ ہے) "مگر بیویاں اور لونڈیاں جائز ہیں" تو ابن عباسؓ نے کہا کہ ان دونوں کے علاوہ سب شرمگاہیں حرام ہیں (ترمذی)

وضاحت ۱: یہ روایت ضعیف ہے' اس کی سند میں موسیٰ بن عبیدہ راوی ضعیف ہے نیز فتح مکہ کے موقع پر آپ نے متعہ کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے حرام قرار دے دیا (احادیث صحیحہ صفحہ ۲۸۱' تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۳' ضعیف ترمذی صفحہ ۱۳۰)

۳۱۵۹ - (۲۰) وَعَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى قَرَظَةَ بْنِ كَعْبٍ وَأَبِي مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيِّ فِي عُرْسٍ ، وَإِذَا جَوَارٍ يُغَنِّيْنَ ، فَقُلْتُ: أَيْ صَاحِبَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَأَهْلَ بَدْرٍ! يُفْعَلُ هٰذَا عِنْدَكُمْ؟ فَقَالَا : اِجْلِسْ إِنْ شِئْتَ فَاسْمَعْ مَعَنَا ، وَإِنْ شِئْتَ فَاذْهَبْ ؛ فَإِنَّهُ قَدْ رُخِّصَ لَنَا فِي اللَّهْوِ عِنْدَ الْعُرْسِ . رَوَاهُ النَّسَائِيُّ .

۳۱۵۹: عامر بن سعد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک نکاح کی مجلس میں قرظہ بن کعب اور ابو مسعودؓ انصاری کے ہاں جانا ہوا وہاں کچھ لڑکیاں گانا گا رہی تھیں میں نے ان سے کہا' آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی ہونے کا شرف اور غزوہ بدر میں بھی شرکت کا اعزاز حاصل ہے' یہ آپ کے سامنے کیا ہو رہا ہے؟ ان دونوں نے مجھ سے کہا' اگر آپ پسند کریں تو ہمارے ساتھ بیٹھ جائیں اور گانا سنیں اور اگر جانا پسند کریں تو چلے جائیں اس لئے کہ ہمیں نکاح کے موقع پر گانے بجانے کی اجازت عطا کی گئی ہے (نسائی)

وضاحت: اچھے اشعار کے ساتھ بغیر موسیقی کے گانا جائز ہے۔ عشقیہ اشعار جن میں حسن و جمال کے مناظر کی عکاسی ہو اور فسق و فجور کی جانب میلان ہو اور جن کے سننے سے شہوت میں اشتعال رونما ہو وہ ناجائز ہیں (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳)

بَابُ الْمُحَرَّمَاتِ

(ان عورتوں کا بیان جن سے نکاح حرام ہے)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۱۶۰ - (۱) **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا یُجْمَعُ بَیْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَلَا بَیْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا» . مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

پہلی فصل: ۳۱۶۰: ابوھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' عورت اور اس کی پھوپھی' عورت اور اس کی خالہ بیک وقت نکاح میں اکٹھی نہیں ہو سکتیں (بخاری' مسلم)

وضاحت: معلوم ہوا کہ قرآن پاک کے عموم کو خبر واحد کے ساتھ خاص کرنا درست ہے اس لئے کہ قرآن پاک میں جن محرمات کا ذکر ہے ان میں خالہ' بھانجی کے جمع کرنے کی حرمت کا ذکر نہیں ہے (فتح الباری جلد ۹ صفحہ ۱۶۲)

۳۱۶۱ - (۲) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «یَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا یَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ» . رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

۳۱۶۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو رشتے نسب سے حرام ہیں وہ رضاعت سے بھی حرام ہیں (بخاری)

وضاحت: نسب کی وجہ سے ماں' بیٹی' بہن' پھوپھی' خالہ' بھتیجی اور بھانجی سے نکاح حرام ہے اور قرآن پاک کی نص کے لحاظ سے رضاعی ماں اور رضاعی بہن سے بھی نکاح حرام ہے ان کے ساتھ ساتھ رضاعی بیٹی' رضاعی پھوپھی' رضاعی خالہ' رضاعی بھتیجی اور رضاعی بھانجی سے بھی نکاح حرام ہے نیز خیال رہے' حرمت کا تعلق رضاعی ماں کے اقارب کے ساتھ ہے وہ رضاعی بچے کے بھی اقارب ہیں جبکہ رضاعی بچے کے نسبی اقارب کا رضاعی ماں کے ساتھ حرمت کا تعلق نہیں ہے اور قرآن پاک کی نص کے مطابق خوشدامن' بیوی کی پہلے خاوند سے لڑکی' صلبی بیٹوں کی بیویوں اور دو بہنوں کو ایک نکاح میں جمع کرنا بھی محرمات میں سے ہے (واللہ اعلم)

۳۱۶۲ - (۳) **وَعَنْهَا** قَالَتْ: جَاءَ عَمِّیْ مِنَ الرَّضَاعَةِ، فَاسْتَأْذَنَ عَلَیَّ، فَأَبَیْتُ اَنْ آذَنَ لَهُ حَتّٰی أَسْأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: «إِنَّهُ عَمُّكِ فَأْذَنِیْ لَهُ». قَالَتْ: فَقُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّمَا أَرْضَعَتْنِی الْمَرْأَةُ وَلَمْ یُرْضِعْنِی الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّهُ عَمُّكِ فَلْیَلِجْ عَلَیْكِ» وَذٰلِكَ بَعْدَ مَا ضُرِبَ عَلَیْنَا الْحِجَابُ. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۳۱۶۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے رضاعی چچا نے میرے ہاں آنے کی اجازت طلب کی، میں نے اس کو اجازت دینے سے انکار کیا جب تک کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت نہ لے لوں چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، میں نے یہ مسئلہ آپؐ سے دریافت کیا۔ آپؐ نے فرمایا، بلاشبہ وہ تیرا چچا ہے اس کو اجازت دے۔ میں نے عرض کیا کہ مجھے دودھ عورت یعنی اس کی بھاوج نے پلایا ہے، مرد یعنی اس کے بھائی نے نہیں پلایا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ تیرا چچا ہے تیرے پاس آ سکتا ہے۔ یہ واقعہ پردہ کی آیت نازل ہونے کے بعد کا ہے (بخاری، مسلم)

وضاحت: ابوداؤد میں وضاحت ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب میرا رضاعی چچا "افلح" میرے گھر آیا تو میں نے اس سے پردہ کیا۔ اس نے کہا آپؓ مجھ سے پردہ کرتی ہیں جب کہ میں آپ کا چچا ہوں۔ میں نے دریافت کیا، کیسے؟ اس نے بتایا کہ میرے بھائی کی بیوی نے تجھے دودھ پلایا ہے۔ عائشہؓ نے کہا، مجھے عورت نے دودھ پلایا ہے اس کے خاوند نے تو دودھ نہیں پلایا (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳)

٣١٦٣ - (٤) **وَعَنْ** عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! هَلْ لَكَ فِي بِنْتِ عَمِّكَ حَمْزَةَ؟ فَإِنَّهَا أَجْمَلُ فَتَاةٍ فِي قُرَيْشٍ. فَقَالَ لَهُ: «أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ حَمْزَةَ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ؟ وَإِنَّ اللهَ حَرَّمَ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا حَرَّمَ مِنَ النَّسَبِ؟» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۱۶۳: علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! کیا آپؐ اپنے چچا حمزہ کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہیں گے، وہ قریش کی خوبصورت ترین جوان لڑکی ہے؟ آپؐ نے اس سے کہا، کیا تجھے علم نہیں کہ حمزہ میرا رضاعی بھائی ہے (اور وہ میری رضاعی بھتیجی ہے) اور اللہ نے رضاعت سے وہ رشتے حرام کر دیے ہیں جو نسب سے حرام ہیں (مسلم)

وضاحت: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حمزہؓ کو ابوجہل کی لونڈی ثویبہ نے دودھ پلایا تھا (واللہ اعلم)

٣١٦٤ - (٥) **وَعَنْ** أُمِّ الْفَضْلِ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: إِنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تُحَرِّمُ الرَّضْعَةُ أَوِ الرَّضْعَتَانِ».

۳۱۶۴: امّ الفضل رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک بار دودھ پینے (یا) دو بار دودھ پینے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی (مسلم)

٣١٦٥ - (٦) وَفِي رِوَايَةِ عَائِشَةَ، قَالَ: «لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَالْمَصَّتَانِ».

۳۱۶۵: اور عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا، ایک بار دودھ پلانا اور دو بار دودھ پلانا حرام نہیں کرتا (مسلم)

۳۱۶۶ - (۷) وَفِي أُخْرَى لِأُمِّ الْفَضْلِ، قَالَ: «لَا تُحَرِّمُ الْإِمْلَاجَةُ وَالْإِمْلَاجَتَانِ». هٰذِهِ رِوَايَاتٌ لِمُسْلِمٍ.

۳۱۶۶: اور ام الفضل رضی اللہ عنہا کی دوسری روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا' ایک بار دودھ پلانا اور دو بار دودھ پلانا حرام نہیں کرتا (مسلم)

وضاحت: قرآن پاک میں مطلق رضاعت کا ذکر ہے یعنی ایک بار چوسنے سے بھی حرمت ثابت ہوتی ہے لیکن حدیث نے اس کی تخصیص کر دی ہے کہ ایک بار یا دو بار چوسنے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی البتہ دوسری حدیث میں پانچ رضعات سے حرمت ثابت ہونے کا ذکر ہے۔ معلوم ہوا کہ تین یا چار بار چوسنے سے بھی حرمت ثابت نہ ہو گی۔ (نیل الاوطار جلد ۶ صفحہ ۳۱۱)

۳۱۶۷ - (۸) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ فِيمَا أُنْزِلَ مِنَ الْقُرْآنِ: «عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ يُحَرِّمْنَ». ثُمَّ نُسِخْنَ بِخَمْسٍ مَعْلُومَاتٍ فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَهِيَ فِيمَا يُقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۱۶۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ قرآن پاک میں نازل ہوا تھا کہ "واضح طور پر دس بار چوسنے سے حرمت ثابت ہوتی ہے" بعد ازاں اس کو منسوخ کر کے حکم دیا گیا کہ پانچ بار چوسنے سے حرمت ثابت ہوتی ہے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت پانچ رضعات کی تلاوت قرآن پاک میں ہوتی تھی (مسلم)

وضاحت: اس کی تلاوت وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب منسوخ ہوئی اور حکم باقی رہا بعض لوگوں کو اس آیت کی تلاوت کے منسوخ ہونے کا علم نہ ہو سکا اس لئے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت اس کو تلاوت کرتے تھے (واللہ اعلم)

۳۱۶۸ - (۹) وَعَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا رَجُلٌ، فَكَأَنَّهُ كَرِهَ ذٰلِكَ فَقَالَتْ: إِنَّهُ أَخِي. فَقَالَ: «انْظُرْنَ مَنْ إِخْوَانُكُنَّ؟ فَإِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۱۶۸: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لائے تو وہاں ایک شخص تھا' یوں محسوس ہوا کہ آپؐ نے اس کی موجودگی کو اچھا نہ جانا' عائشہؓ نے وضاحت کی کہ یہ میرا بھائی ہے آپؐ نے فرمایا' اچھی طرح غور کیا کرو کہ تمہارے بھائی کون ہیں؟ اس لئے کہ دودھ سے حرمت اس دور میں ثابت ہوتی ہے جب بھوک دور کرنے کے لئے صرف دودھ پر گزارا ہو (بخاری' مسلم)

وضاحت: مقصود یہ ہے کہ اس رضاعت سے حرمت ثابت ہوتی ہے جو رضاعت کی مدت میں ہو جب دودھ

سے بھوک جاتی رہتی ہو اور جب اس کی خوراک دودھ نہیں ہے تو دودھ سے بھوک دور نہیں ہوتی پس آپ اچھی طرح معلوم کریں کہ دودھ کی رضاعت اس وقت ہوتی ہے جب بچہ دودھ پیتا ہے۔ معلوم ہوا کہ بڑی عمر والے انسان کو اگر دودھ پلایا جائے تو رضاعت ثابت نہیں ہو گی (نیل الاوطار جلد ۶ صفحہ ۳۰۹)

۳۱۶۹ - (۱۰) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ تَزَوَّجَ ابْنَةً لِأَبِي إِهَابِ بْنِ عَزِيزٍ، فَأَتَتِ امْرَأَةٌ، فَقَالَتْ: قَدْ أَرْضَعْتُ عُقْبَةَ وَالَّتِي تَزَوَّجَ بِهَا. فَقَالَ لَهَا عُقْبَةُ: مَا أَعْلَمُ أَنَّكِ قَدْ أَرْضَعْتِنِي وَلَا أَخْبَرْتِنِي. فَأَرْسَلَ إِلَى آلِ أَبِي إِهَابٍ، فَسَأَلَهُمْ، فَقَالُوا: مَا عَلِمْنَا أَرْضَعَتْ صَاحِبَتَنَا، فَرَكِبَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِالْمَدِينَةِ، فَسَأَلَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «كَيْفَ وَقَدْ قِيلَ؟» فَفَارَقَهَا عُقْبَةُ، وَنَكَحَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ. . . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۱۶۹: عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے ابو اہاب بن عزیز کی بیٹی سے نکاح کیا' ایک عورت آئی۔ اس نے کہا' میں نے عقبہؓ اور جس عورت کے ساتھ عقبہؓ نے نکاح کیا ہے (دونوں) کو دودھ پلایا ہے۔ عقبہؓ نے اس عورت سے کہا' مجھے علم نہیں کہ تو نے مجھے دودھ پلایا ہے اور نہ ہی تو نے مجھے بتایا ہے۔ اس پر عقبہؓ نے آل ابی اہاب کی جانب پیغام بھیجا (اور) ان سے دریافت کیا انہوں نے بتایا' ہمیں علم نہیں کہ اس عورت نے ہماری اس لڑکی کو دودھ پلایا ہے۔ اس پر وہ مدینہ منورہ گیا اور آپؐ سے دریافت کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تو اس کو کیسے اپنے نکاح میں برقرار رکھ سکتا ہے؟ جب کہ کہا گیا ہے (کہ تم دونوں کو ایک عورت نے دودھ پلایا ہے) چنانچہ عقبہؓ نے اس سے مفارقت اختیار کر لی اور اس لڑکی نے کسی دوسرے مرد کے ساتھ نکاح کر لیا (بخاری)

وضاحت : معلوم ہوا کہ دودھ پلانے والی اکیلی عورت کی گواہی کو قبول کیا جائے گا۔ امام بخاریؒ نے "کتاب الشھادات" میں اس مفہوم کا باب منعقد کر کے اس کے تحت اس حدیث کو ذکر کیا ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۵)

۳۱۷۰ - (۱۱) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ بَعَثَ جَيْشًا إِلَى أَوْطَاسٍ — ، فَلَقُوا عَدُوًّا، فَقَاتَلُوهُمْ، فَظَهَرُوا عَلَيْهِمْ، وَأَصَابُوا لَهُمْ سَبَايَا، فَكَانَ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ تَحَرَّجُوا مِنْ غِشْيَانِهِنَّ مِنْ أَجْلِ أَزْوَاجِهِنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى فِي ذٰلِكَ ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ﴾ — أَيْ فَهُنَّ لَهُمْ حَلَالٌ إِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهُنَّ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۱۷۰: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جنگِ حُنین کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر اوطاس (مقام) کی جانب بھیجا۔ وہ دشمن سے ملے' ان سے جنگ کی' ان پر غالب آ گئے اور ان کی عورتوں کو قیدی بنایا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ کرامؓ نے ان سے مجامعت کو گناہ سمجھا اس لیے کہ ان کے

مشرک خاوند موجود ہیں۔ اللہ پاک نے یہ آیت نازل کی (جس کا ترجمہ ہے) "اور وہ عورتیں جو شادی شدہ ہیں (تم پر حرام ہیں) مگر جو تمہاری مملوک ہو جائیں۔" یعنی ان کے لیے وہ عورتیں حلال ہیں جب ان کی عدت ختم ہو جائے (مسلم)

وضاحت : اگر وہ حاملہ ہیں تو ان کی عدت وضع حمل ہے اور اگر انہیں حیض آتا ہے تو ان کی عدت ایک حیض ہے اس کے بعد ان سے مجامعت درست ہے ان کا پہلا نکاح فسخ ہو گیا جب وہ دارالاسلام میں پہنچ گئیں (تنقیح الرواۃ جلد۲ صفحہ۱۵۔۱۶)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۳۱۷۱ - (۱۲) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى اَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا، اَوِ الْعَمَّةُ عَلٰى بِنْتِ اَخِيْهَا، وَالْمَرْأَةُ عَلٰى خَالَتِهَا، اَوِ الْخَالَةُ عَلٰى بِنْتِ اُخْتِهَا، لَا تُنْكَحُ الصُّغْرٰى عَلَى الْكُبْرٰى، وَلَا الْكُبْرٰى عَلَى الصُّغْرٰى. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَرِوَايَتُهُ اِلٰى قَوْلِهِ : بِنْتِ اُخْتِهَا.

دوسری فصل : ۳۱۷۱ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ کسی عورت سے اس کی پھوپھی سے نکاح ہوتے ہوئے نکاح کیا جائے یا پھوپھی سے اس کی بھتیجی سے نکاح ہوتے ہوئے نکاح کیا جائے یا خالہ سے اس کی بھانجی سے نکاح ہوتے ہوئے نکاح کیا جائے یا چھوٹی سے بڑی کی موجودگی میں اور بڑی سے چھوٹی کی موجودگی میں نکاح کیا جائے (ترمذی' ابوداؤد' دارمی' نسائی) البتہ نسائی کی روایت اس کے قول "بھانجی" تک ہے۔

۳۱۷۲ - (۱۳) وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ : مَرَّ بِيْ خَالِيْ اَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ، وَمَعَهُ لِوَاءٌ، فَقُلْتُ : اَيْنَ تَذْهَبُ؟ قَالَ : بَعَثَنِيَ النَّبِيُّ ﷺ اِلٰى رَجُلٍ تَزَوَّجَ اِمْرَاَةَ اَبِيْهِ اٰتِيْهِ بِرَأْسِهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ وَلِلنَّسَائِيِّ وَابْنِ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيِّ : فَاَمَرَنِيْ اَنْ اَضْرِبَ عُنُقَهُ وَآخُذَ مَالَهُ. وَفِيْ هٰذِهِ الرِّوَايَةِ قَالَ : عَمِّيْ بَدَلَ : خَالِيْ.

۳۱۷۲ : براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میرے پاس سے میرا ماموں ابوبردہ بن نیار گزرا اور اس کے پاس جھنڈا تھا' میں نے اس سے دریافت کیا' تو کہاں جاتا ہے؟ اس نے جواب دیا' مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کی جانب بھیجا ہے جس نے اپنے والد کی عورت سے نکاح کیا ہے کہ میں آپ کے پاس اس کا سر قلم کر کے لاؤں (ترمذی' ابوداؤد) اور ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ اور دارمی کی روایت میں ہے کہ آپ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اس کی

گردن اتاروں اور اس سے مال چھین لوں اور اس روایت میں ماموں کے بجائے چچا کا ذکر ہے۔

وضاحت: چونکہ اس شخص نے نص شرعی کی مخالفت کی تھی اور حرام کو حلال گردانا تھا اور عملاً اس کا مرتکب ہوا اور مرتد ہو گیا اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص کے قتل کا حکم دیا۔ جس نے علانیہ محرمات کو حلال گردانا بلکہ مزید اس کو سزا دیتے ہوئے اس کے مال کو بھی ضبط کر لیا (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۷)

۳۱۷۳ - (۱۴) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعِ إِلَّا مَا فَتَقَ الْأَمْعَاءَ فِي الثَّدْيِ، وَكَانَ قَبْلَ الْفِطَامِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۱۷۳: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' صرف پستانوں کی اس رضاعت سے حرمت ثابت ہو گی جس سے بچے کی انتڑیوں میں پھیلاؤ نمودار ہو جبکہ یہ رضاعت دودھ پلانے کی مدت میں ہو (ترمذی)

۳۱۷۴ - (۱۵) وَعَنْ حَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ الْأَسْلَمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا يُذْهِبُ عَنِّي مَذَمَّةَ الرَّضَاعِ؟ فَقَالَ: «غُرَّةٌ: عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.

۳۱۷۴: حجاج بن حجاج اسلمی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں' اس نے پوچھا' اے اللہ کے رسول! دودھ پلانے والی کا حق کیسے ادا ہو سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا' غلام یا لونڈی دینے سے (ترمذی' ابوداؤد' نسائی' دارمی)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۱۳۳' ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۰۱)

۳۱۷۵ - (۱۶) وَعَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ الْغَنَوِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ أَقْبَلَتِ امْرَأَةٌ، فَبَسَطَ النَّبِيُّ ﷺ رِدَاءَهُ حَتَّى قَعَدَتْ عَلَيْهِ، فَلَمَّا ذَهَبَتْ، قِيلَ: هٰذِهِ أَرْضَعَتِ النَّبِيَّ ﷺ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۱۷۵: ابوالطفیل غنوی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا اچانک ایک عورت آئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر بچھائی وہ اس پر بیٹھ گئی جب وہ چلی گئی تو کہا گیا' اس عورت نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلایا تھا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں جعفر بن یحییٰ راوی مجہول ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۱۶' تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۳)

۳۱۷۶ - (۱۷) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ غَيْلَانَ بْنَ سَلَمَةَ الثَّقَفِيَّ أَسْلَمَ وَلَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَأَسْلَمْنَ مَعَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَمْسِكْ أَرْبَعًا، وَفَارِقْ سَائِرَهُنَّ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۱۷۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ غیلان بن سلمہ ثقفی جب مسلمان ہوا تو دورِ جاہلیت میں اس کے نکاح میں دس عورتیں تھیں، وہ سب اس کے ساتھ مسلمان ہو گئیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، چار عورتوں کو روک رکھو اور باقی کو اپنے سے جدا کر دے (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

۳۱۷۷ - (۱۸) وَعَنْ نَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: أَسْلَمْتُ وَتَحْتِي خَمْسُ نِسْوَةٍ، فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: «فَارِقْ وَاحِدَةً، وَأَمْسِكْ أَرْبَعًا» فَعَمَدْتُ إِلَى أَقْدَمِهِنَّ صُحْبَةً عِنْدِي: عَاقِرٍ مُنْذُ سِتِّينَ سَنَةً، فَفَارَقْتُهَا. رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۳۱۷۷: نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں مسلمان ہوا تو میرے نکاح میں پانچ عورتیں تھیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ آپؐ نے فرمایا، ایک عورت سے جدا ہو جا اور چار کو اپنے ہاں رکھ لے چنانچہ ان میں سے ایک بانجھ عورت جو تقریباً ساٹھ سال سے میری رفاقت میں تھی، میں نے اس کو جدا کر دیا۔ (شرح السنہ)

۳۱۷۸ - (۱۹) وَعَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ فَيْرُوزَ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنِّي أَسْلَمْتُ وَتَحْتِي أُخْتَانِ، قَالَ: «اخْتَرْ أَيَّتَهُمَا شِئْتَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۱۷۸: ضحاک بن فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میں مسلمان ہوا تو میرے نکاح میں دو بہنیں تھیں۔ آپؐ نے فرمایا، ان میں سے جس کو چاہو رکھ لو اور دوسری کو طلاق دے دو (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

۳۱۷۹ - (۲۰) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَسْلَمَتِ امْرَأَةٌ، فَتَزَوَّجَتْ، فَجَاءَ زَوْجُهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ، وَعَلِمَتْ بِإِسْلَامِي. فَانْتَزَعَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ زَوْجِهَا الْآخَرِ، وَرَدَّهَا إِلَى زَوْجِهَا الْأَوَّلِ — وَفِي رِوَايَةٍ: إِنَّهُ قَالَ: إِنَّهَا أَسْلَمَتْ مَعِي، فَرَدَّهَا عَلَيْهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

٣١٧٩: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' ایک عورت مسلمان ہو گئی اس نے نکاح کر لیا اس کا خاوند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اس نے عرض کی' اے اللہ کے رسول! میں مسلمان ہو چکا تھا اور اس کو میرے اسلام لانے کا علم تھا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو دوسرے خاوند سے چھین لیا اور پہلے خاوند کی طرف لوٹایا اور ایک روایت میں ہے اس نے بتایا' وہ میرے ساتھ مسلمان ہوئی۔ آپؐ نے اس کو اس کی طرف لوٹا دیا (ابوداؤد)

٣١٨٠ - (٢١) وَرُوِيَ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ»: اَنَّ جَمَاعَةً مِّنَ النِّسَآءِ رَدَّهُنَّ النَّبِيُّ ﷺ بِالنِّكَاحِ الْاَوَّلِ عَلٰى اَزْوَاجِهِنَّ، عِنْدَ اِجْتِمَاعِ الْاِسْلَامَيْنِ بَعْدَ اِخْتِلَافِ الدِّيْنِ وَالدَّارِ، مِنْهُنَّ بِنْتُ الْوَلِيْدِ بْنِ مُغِيْرَةَ، كَانَتْ تَحْتَ صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ، فَاَسْلَمَتْ يَوْمَ الْفَتْحِ، وَهَرَبَ زَوْجُهَا مِنَ الْاِسْلَامِ، فَبَعَثَ اِلَيْهِ [رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ] - اِبْنَ عَمِّهٖ وَهْبَ بْنَ عُمَيْرٍ بِرِدَآءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَمَانًا لِصَفْوَانَ، فَلَمَّا قَدِمَ جَعَلَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَسْيِيْرَ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ — حَتّٰى اَسْلَمَ، فَاسْتَقَرَّتْ عِنْدَهٗ، وَاَسْلَمَتْ اُمُّ حَكِيْمٍ بِنْتُ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، اِمْرَاَةُ عِكْرِمَةَ بْنِ اَبِيْ جَهْلٍ يَوْمَ الْفَتْحِ بِمَكَّةَ، وَهَرَبَ زَوْجُهَا مِنَ الْاِسْلَامِ، حَتّٰى قَدِمَ الْيَمَنَ، فَارْتَحَلَتْ اُمُّ حَكِيْمٍ، حَتّٰى قَدِمَتْ عَلَيْهِ الْيَمَنَ، فَدَعَتْهُ اِلَى الْاِسْلَامِ، فَاَسْلَمَ، فَثَبَتَا عَلٰى نِكَاحِهِمَا. رَوَاهُ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ مُرْسَلًا.

٣١٨٠: شرحُ السُّنّۃ میں مروی ہے' عورتوں کی ایک جماعت کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے نکاح کے ساتھ ان کے خاوندوں کے ہاں واپس کر دیا جب کہ دونوں اسلام لائے بعد اس کے کہ پہلے ان دونوں میں اسلام اور رہائش کا اختلاف تھا (یعنی وہ دارُ الاسلام میں تھیں اور ان کے خاوند مسلمان نہ تھے) ان میں ولید بن مغیرہ کی بیٹی صفوان بن اُمیّہ کے نکاح میں تھی وہ فتحِ مکہ کے روز مسلمان ہوئی اور اس کا خاوند اسلام لانے سے بھاگ گیا چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی جانب اس کے چچیرے بھائی وھب بن عمیر کو اپنی چادر دے کر بھیجا۔ صفوان بن امیہ کو امان دی جب وہ آیا تو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو چار ماہ چلنے پھرنے کی اجازت دی یہاں تک کہ وہ مسلمان ہو گیا چنانچہ اس کی بیوی اس کے ہاں برقرار رہی اور اُمِّ حکیم بنت حارث' عکرمہ بن ابی جہل کی بیوی فتح مکہ کے روز مکہ مکرمہ میں مسلمان ہوئی اور اس کا خاوند اسلام سے بھاگ کر یمن چلا گیا چنانچہ ام حکیم یمن کا سفر کر کے وہاں پہنچی اور اس کو اسلام کی دعوت دی وہ مسلمان ہو گیا وہ دونوں اپنے (پہلے) نکاح پر قائم رہے (مالک نے ابنِ شہاب سے مرسل بیان کیا ہے)

وضاحت: اس حدیث کو امام بغویؒ نے شرح السنہ میں بلا اسناد بیان کیا ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۷)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۱۸۱ - (۲۲) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: حُرِّمَ مِنَ النَّسَبِ سَبْعٌ، وَمِنَ الصِّهْرِ سَبْعٌ، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ﴾.. اَلْآيَة. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

تیسری فصل: ۳۱۸۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نسب اور نکاح دونوں سے سات' سات رشتے حرام ہوتے ہیں۔ بعدازاں انہوں نے یہ آیت تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) "تم پر حرام کی گئیں تمہاری مائیں......" (بخاری)

وضاحت: نسب سے ذیل کے رشتے حرام ہوتے ہیں۔

۱۔ ماں ۲۔ بیٹی ۳۔ بہن ۴۔ پھوپھی ۵۔ خالہ ۶۔ بھتیجی ۷۔ بھانجی

اور نکاح سے ذیل کے رشتے حرام ہوتے ہیں۔

۱۔ ساس ۲۔ بیوی کے پہلے خاوند سے بیٹی لیکن جب بیوی کے ساتھ جماع کیا ہو ۳۔ بیٹے کی بیوی ۴۔ شادی شدہ عورت ۵۔ بیوی کی دادی ۶۔ بیوی کے پہلے خاوند کی بیٹی کی بیٹی ۷۔ عورت اور اس کی پھوپھی یا عورت اور اس کی خالہ یا عورت کی بہن کو جمع کرنا نیز رضاعی ماں اور رضاعی بہن کو بھی مجازاً" نکاح کے رشتوں میں شامل کیا گیا ہے نیز نسب اور نکاح سے مزید رشتے بھی حرام ہوتے ہیں تفصیل کے لیے دیکھئے۔ (فتح الباری جلد ۹ صفحہ ۱۵۳ - ۱۵۵)

۳۱۸۲ - (۲۳) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «أَيُّمَا رَجُلٍ نَكَحَ امْرَأَةً فَدَخَلَ بِهَا، فَلَا يَحِلُّ لَهُ نِكَاحُ ابْنَتِهَا. وَإِنْ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا فَلْيَنْكِحِ ابْنَتَهَا، وَأَيُّمَا رَجُلٍ نَكَحَ امْرَأَةً، فَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَنْكِحَ أُمَّهَا، دَخَلَ بِهَا أَوْ لَمْ يَدْخُلْ»... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ لَا يَصِحُّ مِنْ قِبَلِ إِسْنَادِهِ، إِنَّمَا رَوَاهُ ابْنُ لَهِيعَةَ، وَالْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، وَهُمَا يُضَعَّفَانِ فِي الْحَدِيثِ.

۳۱۸۲: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے کسی عورت سے نکاح کیا اور اس کے ساتھ مجامعت کی' اس کیلئے اس کی بیٹی سے نکاح جائز نہیں اور اگر اس کے ساتھ مجامعت نہیں کی تو اس کی بیٹی سے نکاح درست ہے اور جس شخص نے کسی عورت سے نکاح کیا اس کیلئے اس کی ماں سے نکاح جائز نہیں چاہے بیوی کے ساتھ مجامعت کی یا نہیں (ترمذی) امام ترمذیؒ نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث سند کے لحاظ سے صحیح نہیں ہے۔ اس حدیث کو ابن لہیعہ اور مثنی بن صباح نے عمرو بن شعیب سے روایت کیا ہے اور ان دونوں کو فن حدیث میں ضعیف سمجھا جاتا ہے۔

بَابُ الْمُبَاشَرَةِ

(بیویوں کے ساتھ صحبت کرنے کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۱۸۳ - (۱) **عَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَتِ الْيَهُوْدُ تَقُوْلُ: إِذَا أَتَى الرَّجُلُ اِمْرَأَتَهُ مِنْ دُبُرِهَا فِي قُبُلِهَا، كَانَ الْوَلَدُ أَحْوَلَ، فَنَزَلَتْ: ﴿نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوْا حَرْثَكُمْ أَنّٰى شِئْتُمْ﴾... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ۳۱۸۳: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں' یہودی کہا کرتے تھے کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی سے اندام نہانی میں پیچھے کی جانب سے مجامعت کرے گا تو بچہ بھینگا پیدا ہو گا۔ اس پر یہ آیت اتری: "تمہاری عورتیں تمہاری کھیتی ہیں تم اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو جاؤ" (بخاری' مسلم)

وضاحت: مجامعت صرف عورت کی شرمگاہ میں جائز ہے خواہ کوئی بھی طریقہ اختیار کیا جائے البتہ پیچھے کی جانب یعنی پاخانہ کی جگہ میں لواطت ہے اور یہ حرام ہے (واللہ اعلم)

۳۱۸٤ - (۲) **وَعَنْهُ** كُنَّا نَعْزِلُ وَالْقُرْاٰنُ يَنْزِلُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَزَادَ مُسْلِمٌ: فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَلَمْ يَنْهَنَا.

۳۱۸۴: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں' ہم عزل کرتے تھے اور قرآن پاک اترتا تھا (بخاری' مسلم) اور مسلم میں اضافہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا علم ہوا لیکن آپؐ نے ہمیں اس سے نہ روکا

وضاحت: عزل سے مقصود یہ ہے کہ انزال کے وقت عضوِ تناسل کو عورت کی شرمگاہ سے نکال لیا جائے اور "منی" کو عورت کی شرمگاہ سے باہر گرایا جائے۔ آئندہ ذکر ہونے والی احادیث کے مفہوم سے معلوم ہوتا ہے کہ عزل نہ کیا جائے اس سے کچھ فائدہ حاصل نہیں ہوتا' اس لیے اس سے بچنا چاہیے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۸۸)

۳۱۸٥ - (۳) **وَعَنْهُ**، قَالَ: إِنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: إِنَّ لِيْ جَارِيَةً هِيَ خَادِمَتُنَا، وَأَنَا أَطُوْفُ عَلَيْهَا، وَأَكْرَهُ أَنْ تَحْمِلَ فَقَالَ: «اِعْزِلْ عَنْهَا إِنْ شِئْتَ، فَإِنَّهُ سَيَأْتِيْهَا مَا قُدِّرَ لَهَا»... فَلَبِثَ الرَّجُلُ، ثُمَّ أَتَاهُ، فَقَالَ: إِنَّ الْجَارِيَةَ قَدْ حَبِلَتْ. فَقَالَ: «قَدْ أَخْبَرْتُكَ أَنَّهُ سَيَأْتِيْهَا مَا قُدِّرَ لَهَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۱۸۵ : جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس نے کہا میری ایک لونڈی ہے وہ ہماری خادمہ ہے اور میں اس سے صحبت کرتا ہوں اور میں اس کے حاملہ ہونے کو پسند نہیں کرتا۔ آپؐ نے فرمایا' تو چاہے تو اس سے عزل کر' لیکن جو تقدیر میں لکھا جا چکا ہے وہ ہو کر رہے گا (یعنی اگر اس کا حاملہ ہونا تقدیر میں لکھا جا چکا ہے تو تیرے عزل کرنے سے تقدیر بدل نہیں سکتی اس لئے عزل کی ضرورت نہیں) کچھ عرصہ بعد وہی شخص آیا اور بتایا کہ لونڈی تو حاملہ ہو چکی ہے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا' میں نے تجھے بتا دیا تھا کہ اس کے حق میں جو تقدیر میں لکھا جا چکا ہے وہ ہو کر رہے گا (مسلم)

۳۱۸۶ - (٤) وَعَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ، فَاَصَبْنَا سَبْيًا مِّنْ سَبْيِ الْعَرَبِ، فَاشْتَهَيْنَا النِّسَآءَ، وَاشْتَدَّتْ عَلَيْنَا الْعُزْبَةُ ـ، وَاَحْبَبْنَا الْعَزْلَ، فَاَرَدْنَا اَنْ نَعْزِلَ، وَقُلْنَا: نَعْزِلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ اَظْهُرِنَا قَبْلَ اَنْ نَسْاَلَهُ؟ فَسَاَلْنَاهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ: «مَا عَلَيْكُمْ اَلَّا تَفْعَلُوْا، مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَائِنَةٍ ـ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، اِلَّا وَهِيَ كَائِنَةٌ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۱۸۶ : ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ بنی المصطلق میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں نکلے ہمیں عرب قیدی دستیاب ہوئے ہم نے عورتوں (کے ساتھ مجامعت) کی رغبت کی' مجامعت سے دور رہنا ہمارے لئے مشکل ہو گیا چنانچہ ہم نے عزل کو اچھا سمجھا ہم نے چاہا کہ ہم عزل کریں (لیکن) ہم نے خیال کیا کہ ہم کیسے عزل کریں؟ جبکہ ہم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں کیوں نہ ہم آپؐ سے دریافت کریں چنانچہ ہم نے آپؐ سے اس کے بارے میں دریافت کیا' آپؐ نے فرمایا' اگر تم عزل نہ کرو تو تمہیں کیا ہے؟ اس لئے کہ جو روح قیامت تک وجود میں آنے والی ہے وہ ضرور آکر رہے گی (بخاری' مسلم)

وضاحت : اس حدیث میں بھی عزل کو مستحسن قرار نہیں دیا گیا بلکہ اس کے نہ کرنے کی ترغیب موجود ہے۔

۳۱۸۷ - (٥) وَعَنْهُ، قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْعَزْلِ. فَقَالَ: «مَا مِنْ كُلِّ الْمَاءِ يَكُوْنُ الْوَلَدُ، وَاِذَا اَرَادَ اللّٰهُ خَلْقَ شَيْءٍ لَمْ يَمْنَعْهُ شَيْءٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۱۸۷ : ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عزل کے بارے میں دریافت کیا گیا؟ آپؐ نے فرمایا' منی سے ہر وقت تو بچہ پیدا نہیں ہوتا اور جب اللہ تعالیٰ کسی چیز کو پیدا فرمانا چاہتا ہے تو کوئی اس کو روک نہیں سکتا (مسلم)

۳۱۸۸ - (٦) **وَعَنْ** سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَجُلًا جَآءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ، فَقَالَ: اِنِّيْ اَعْزِلُ عَنْ اِمْرَاَتِيْ. فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لِمَ تَفْعَلُ ذٰلِكَ؟» فَقَالَ الرَّجُلُ: اُشْفِقُ عَلٰى وَلَدِهَا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَوْ كَانَ ذٰلِكَ ضَارًّا ضَرَّ فَارِسَ وَالرُّوْمَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۱۸۸: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اس نے بیان کیا کہ میں اپنی عورت سے عزل کرتا ہوں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا' تو عزل کس لئے کرتا ہے؟ اس شخص نے کہا' اس کے بچے کا ڈر ہے (جو دودھ پی رہا ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اگر دودھ (پلانے کے دوران حمل ہو جانے سے) کچھ ضرر ہوتا تو فارس اور روم کے لوگوں کو اس سے ضرر ہوتا (مسلم)

۳۱۸۹ - (۷) **وَعَنْ** جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِيْ اُنَاسٍ وَهُوَ يَقُوْلُ: «لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَنْهٰى عَنِ الْغِيْلَةِ، فَنَظَرْتُ فِي الرُّوْمِ وَفَارِسَ، فَاِذَا هُمْ يُغِيْلُوْنَ اَوْلَادَهُمْ، فَلَا يَضُرُّ اَوْلَادَهُمْ ذٰلِكَ شَيْئًا». ثُمَّ سَاَلُوْهُ عَنِ الْعَزْلِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «ذٰلِكَ الْوَاْدُ الْخَفِيُّ وَهِيَ ﴿وَاِذَا الْمَوْءُوْدَةُ سُئِلَتْ﴾». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۱۸۹: جدامہ بنت وہب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ چند لوگوں کی موجودگی میں' میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھی۔ آپ فرما رہے تھے' میں نے ارادہ کیا کہ دودھ پلانے کے زمانہ میں عورت سے جماع کو روک دوں لیکن جب میں نے رومیوں اور فارسیوں کو دیکھا کہ وہ اپنی عورتوں سے دودھ پلانے کے زمانہ میں جماع کرتے ہیں اور اس سے ان کی اولاد کو کچھ نقصان نہیں ہوتا (تو میں نے نہ روکا) اس کے بعد لوگوں نے آپ سے عزل کے بارہ میں سوال کیا۔ آپ نے فرمایا' یہ تو پوشیدہ طور پر زندہ انسان کو دفن کرنا ہے اور اس آیت میں اس کا ذکر ہے "اور جب اس لڑکی سے جو زندہ دفن کی گئی تھی پوچھا جائے گا"

۳۱۹۰ - (۸) **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ اَعْظَمَ الْاَمَانَةِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» - وَفِيْ رِوَايَةٍ -: «اِنَّ مِنْ اَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ الرَّجُلُ يُفْضِيْ اِلٰى امْرَاَتِهِ وَتُفْضِيْ اِلَيْهِ ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۱۹۰: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت کے دن اللہ کے نزدیک بہت بڑی امانت اور ایک روایت میں ہے کہ قیامت کے دن اللہ کے نزدیک بدترین مقام اس شخص کا ہے جو اپنی بیوی سے مباشرت کرتا ہے اور وہ اس کے ساتھ اس میں شریک ہوتی ہے پھر وہ اس کی پوشیدہ باتوں کو پھیلاتا ہے (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۳۱۹۱ ـ (۹) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أُوْحِيَ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ: ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوْا حَرْثَكُمْ﴾ ـ اَلْآيَةَ: «أَقْبِلْ وَأَدْبِرْ، وَاتَّقِ الدُّبُرَ وَالْحَيْضَةَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل: ۳۱۹۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی کی گئی "تمہاری عورتیں تمہاری کھیتی ہیں تم اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو جاؤ۔" اگلی جانب سے آؤ (یا) پچھلی جانب سے آؤ (البتہ) پیٹھ سے اور حیض کی حالت میں (اندام نہانی سے بھی) احتراز کرو (ترمذی' ابن ماجہ)

۳۱۹۲ ـ (۱۰) وَعَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللهَ لَا يَسْتَحْيِيْ مِنَ الْحَقِّ، لَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِيْ أَدْبَارِهِنَّ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۳۱۹۲: خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ اللہ حق کے بیان کرنے سے شرم نہیں کرتا' تم عورتوں کی (پیٹھ) میں جماع نہ کرو (احمد' ترمذی' ابن ماجہ' دارمی)

۳۱۹۳ ـ (۱۱) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَلْعُوْنٌ مَنْ أَتَى امْرَأَتَهُ فِيْ دُبُرِهَا». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُوْ دَاوُدَ.

۳۱۹۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' وہ شخص ملعون ہے جو اپنی بیوی (کی پیٹھ) میں جماع کرتا ہے (احمد' ابوداؤد)

۳۱۹۴ ـ (۱۲) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ الَّذِيْ يَأْتِيْ امْرَأَتَهُ فِيْ دُبُرِهَا لَا يَنْظُرُ اللهُ إِلَيْهِ». رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۳۱۹۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص اپنی بیوی کی پیٹھ میں جماع کرتا ہے اللہ اس شخص کی جانب نظر (رحمت) نہیں فرمائے گا (شرح السنۃ)

۳۱۹۵ ـ (۱۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا يَنْظُرُ اللهُ إِلَى رَجُلٍ أَتَى رَجُلًا أَوِ امْرَأَةً فِي الدُّبُرِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۱۹۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ اس شخص کی جانب نہیں دیکھے گا جو کسی مرد یا کسی عورت کی پیٹھ میں جماع کرتا ہے (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۱۳۸)

۳۱۹۶ - (۱٤) وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «لَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ سِرًّا، فَاِنَّ الْغَيْلَ يُدْرِكُ الْفَارِسَ فَيُدَعْثِرُهُ عَنْ فَرَسِهِ» . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۳۱۹۶: اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپؐ نے فرمایا' تم اپنی اولاد کو پوشیدہ طریقے سے قتل نہ کرو اس لئے کہ بچے کو دودھ پلانے کے دوران اس کی والدہ سے ہم بستر ہونا بچے کے جوان ہونے پر اس کو گھوڑے سے گرا دیتا ہے (ابوداؤد)

وضاحت: بچے کے دودھ پینے کے زمانے میں اس کی والدہ سے ہم بستر ہونے سے بچے کی صحت متاثر ہو سکتی ہے اور بچہ جواں سال ہونے کی عمر میں گھوڑے کی سواری پر کنٹرول نہیں کر پائے گا اور گھوڑا تیز رفتاری کے عالم میں اس کو نیچے گرا دے گا۔ اس لئے آپؐ نے اس خدشہ کے پیش نظر اس سے روکا ہے اور یہ نہی تنزیہی ہے اسی باب کی پہلی فصل میں جذامہ بنت وھب سے مروی حدیث میں ذکر ہے کہ آپؐ نے اس سے روکنے کا ارادہ فرمایا لیکن جب آپؐ نے روم و فارس کے لوگوں کا جائزہ لیا کہ ان کی صحت متاثر نہیں ہوتی تو آپؐ نے اس کو حرام قرار نہ دیا مقصود یہ ہے کہ جذامہ کی حدیث میں نہی تحریمی کا ارادہ ترک فرمایا اور اس حدیث میں نہی تنزیہی ہے دونوں میں تضاد نہیں ہے۔ مناسب یہی ہے کہ اس سے بچاؤ اختیار کیا جائے البتہ مباح ہے (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۱۹۷ - (۱۵) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَنْ يُعْزَلَ عَنِ الْحُرَّةِ اِلَّا بِاِذْنِهَا. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

تیسری فصل: ۳۱۹۷: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' آزاد عورت سے اس کی اجازت کے بغیر عزل نہ کیا جائے (ابن ماجہ)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں عبداللہ بن لھیعہ راوی میں مقال ہے (الضعفاء الصغیر صفحہ۱۴۰' الجرح والتعدیل جلد ۵ صفحہ۱۴۲' المجروحین جلد ۲ صفحہ۱۱' الضعفاء والمتروکین صفحہ۳۳۶' التاریخ الکبیر جلد ۵ صفحہ۱۸۲' میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ۴۷۵' تقریب التہذیب جلد۱ صفحہ۴۴۴' ضعیف ابن ماجہ صفحہ۱۴۸)

بَابُ خِيَارِ الْمَمْلُوْكَيْنِ

(غلام اور لونڈی کو آزاد کرنے کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۱۹۸-(۱) عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَهَا فِيْ بَرِيْرَةَ —: «خُذِيْهَا فَاَعْتِقِيْهَا» وَكَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا، فَخَيَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا، وَلَوْ كَانَ حُرًّا لَمْ يُخَيِّرْهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ۳۱۹۸: عروہ' عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بریرہ (لونڈی) کے بارے میں فرمایا کہ آپ بریرہ کو آزاد کر دیں جب کہ اس وقت اس کا خاوند غلام تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کو اختیار دیا تو اس نے اپنا نکاح ختم کر دیا لیکن اگر اس کا خاوند آزاد ہوتا تو آپ اس کو اختیار نہ دیتے (بخاری' مسلم)

۳۱۹۹-(۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ زَوْجُ بَرِيْرَةَ عَبْدًا اَسْوَدَ، يُقَالُ لَهُ مُغِيْثٌ، كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ يَطُوْفُ خَلْفَهَا فِيْ سِكَكِ الْمَدِيْنَةِ — يَبْكِيْ وَدُمُوْعُهُ تَسِيْلُ عَلٰى لِحْيَتِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِلْعَبَّاسِ: «يَا عَبَّاسُ! اَلَا تَعْجَبُ مِنْ حُبِّ مُغِيْثٍ بَرِيْرَةَ؟ وَمِنْ بُغْضِ بَرِيْرَةَ مُغِيْثًا؟» فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَوْ رَاجَعْتِيْهِ» — فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! تَاْمُرُنِيْ؟ قَالَ: «اِنَّمَا اَشْفَعُ» قَالَتْ: لَا حَاجَةَ لِيْ فِيْهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۱۹۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ بریرہ کا خاوند سیاہ فام غلام تھا اس کو مغیث کہہ کر پکارا جاتا تھا' اب بھی میری آنکھوں کے سامنے وہ منظر دکھائی دے رہا ہے کہ جب وہ مدینہ منورہ کی گلیوں میں روتے ہوئے بریرہ کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا اور اس کے آنسو اس کی داڑھی پر بہہ رہے تھے اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عباس رضی اللہ عنہ سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا' اے عباس! تجھے تعجب لاحق نہیں ہو رہا ہے کہ مغیث کو بریرہ سے کس قدر محبت ہے؟ اور بریرہ کو اس سے کتنی نفرت ہے؟ (یہ منظر دیکھ کر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا' اگر ممکن ہو تو اس سے (دوبارہ) رابطہ قائم کر لو۔ اس نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! کیا آپ مجھے حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا' میں تو سفارش کرتا ہوں۔ اس نے کہا' مجھے اس کی ضرورت نہیں (بخاری)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۳۲۰۰ ـ (۳) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تُعْتِقَ مَمْلُوْكَيْنِ لَهَا، زَوْجٌ ــ، فَسَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ، فَأَمَرَهَا أَنْ تَبْدَأَ بِالرَّجُلِ قَبْلَ الْمَرْأَةِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

دوسری فصل: ۳۲۰۰: عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارادہ کیا کہ وہ غلام اور لونڈی دونوں کو آزاد کرے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا' آپ نے انہیں حکم دیا کہ وہ غلام (خاوند) کو بیوی لونڈی سے پہلے آزاد کرے (ابوداؤد' نسائی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن عبدالرحمان ضعیف راوی ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۰' تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۰)

۳۲۰۱ ـ (٤) وَعَنْهَا، أَنَّ بَرِيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عُتِقَتْ وَهِيَ عِنْدَ مُغِيْثٍ، فَخَيَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنْ قَرِبَكِ فَلَا خِيَارَ لَكِ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۳۲۰۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ بریرہ جب آزاد ہوئی تو وہ مغیث کے نکاح میں تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اختیار عطا فرمایا البتہ وضاحت کی کہ اگر اس اختیار کے دوران مغیث تیرے ساتھ ہم بستر ہو گیا تو تیرا اختیار ختم ہو جائے گا (ابوداؤد)

یہ باب تیسری فصل سے خالی ہے۔

بَابُ الصَّدَاقِ
(حق مہر کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۲۰۲ - (۱) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ جَاءَتْهُ اِمْرَاَةٌ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اِنِّي وَهَبْتُ نَفْسِيْ لَكَ. فَقَامَتْ طَوِيْلاً، فَقَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! زَوِّجْنِيْهَا اِنْ لَمْ تَكُنْ لَكَ فِيْهَا حَاجَةٌ. فَقَالَ: «وَهَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ تُصْدِقُهَا؟» — قَالَ: مَا عِنْدِيْ اِلاَّ اِزَارِيْ هٰذَا. قَالَ: «فَالْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيْدٍ» فَالْتَمَسَ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ شَيْءٌ؟» قَالَ: نَعَمْ، سُوْرَةُ كَذَا وَسُوْرَةُ كَذَا. فَقَالَ: «زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ». وَفِيْ رِوَايَةٍ، قَالَ: «اِنْطَلِقْ فَقَدْ زَوَّجْتُكَهَا، فَعَلِّمْهَا مِنَ الْقُرْاٰنِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ۳۲۰۲: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں نے خود کو آپؐ کے لئے ھبہ کر دیا ہے وہ کافی دیر کھڑی رہی تو ایک صحابی اٹھا' اس نے عرض کی' اے اللہ کے رسول! اگر آپؐ کو اس کی ضرورت نہیں ہے تو آپؐ میرا اس عورت سے نکاح کرا دیں۔ آپؐ نے دریافت کیا' تیرے پاس حق مہر دینے کے لئے کوئی چیز ہے؟ اس نے جواب دیا' میرے پاس تو صرف میری یہ چادر ہے۔ آپؐ نے فرمایا' تلاش کر! اگرچہ لوہے کی انگوٹھی ہی کیوں نہ ہو۔ اس نے تلاش کیا لیکن اسے کچھ نہ مل سکا اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا' اچھا تجھے کچھ قرآن یاد ہے؟ اس نے کہا' ہاں! مجھے فلاں فلاں سورتیں یاد ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' میں نے اس کے ساتھ تیرا نکاح کر دیا۔ حق مہر قرآن پاک کی سورتیں ہیں (اسے یاد کرا دے) اور ایک روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا' جا! میں نے اس کے ساتھ تیرا نکاح کر دیا ہے چنانچہ اس نے اس کو قرآن پاک پڑھایا (بخاری' مسلم)

وضاحت: حق مہر کم از کم کتنا ہو؟ شرعاً" اس کا تعین نہیں ہے' حق مہر ایک درہم بلکہ اس سے بھی کم رکھا جا سکتا ہے' جس پر خاوند بیوی کا اتفاق ہو جائے۔ اس حدیث میں ایک عورت نے خود کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ھبہ کیا ہے یہ آپؐ کے ساتھ خاص ہے اس میں عمومیت نہیں ہے۔ بعض محدثین نے سورہ احزاب کی اس آیت سے (جس کا ترجمہ ہے کہ) "نبی مومنوں پر ان کی جانوں سے بھی زیادہ حق رکھتے ہیں" سے استدلال کیا ہے کہ آپؐ بلااجازت بھی کسی عورت کا نکاح کسی مرد سے کرا سکتے ہیں۔ تفصیل کے لئے دیکھیں (فتح الباری جلد ۹ صفحہ ۲۱۰)

۳۲۰۳ - (۲) وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ: كَمْ كَانَ صَدَاقُ النَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَتْ: كَانَ صَدَاقُهُ لِأَزْوَاجِهِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ أُوقِيَّةً وَنَشًّا. قَالَتْ: أَتَدْرِي مَا النَّشُّ؟ قُلْتُ: لَا. قَالَتْ: نِصْفُ أُوقِيَّةٍ، فَتِلْكَ خَمْسُمِائَةِ دِرْهَمٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَنَشٌّ بِالرَّفْعِ فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ» وَفِي جَمِيعِ الْأُصُولِ.

۳۲۰۳: ابو سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے عائشہؓ سے دریافت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حق مہر کتنا تھا؟ انہوں نے بیان کیا' آپ کی بیویوں کا حق مہر بارہ "اوقیہ" اور ایک "نش" تھا۔ (پھر) انہوں نے پوچھا' کیا تو جانتا ہے کہ "نش" کیا ہے؟ (ابو سلمہ کہتے ہیں) میں نے نفی میں جواب دیا (تو) انہوں نے بتایا' ایک "نش" نصف اوقیہ کے برابر ہے' اس طرح کل پانچ سو درہم ہوئے (مسلم) شرح السنہ اور دیگر تمام نسخوں میں لفظ "نش" پیش کے ساتھ ہے۔

وضاحت: آپ کی تمام بیویوں کا حق مہر پانچ سو درہم نہ تھا' البتہ اکثر بیویوں کا حق مہر اتنا تھا جبکہ نجاشی نے ام حبیبہؓ کو (۴۰۰۰) چار ہزار درہم حق مہر دیا اور صفیہؓ کا حق مہر ان کو آزاد کرنا تھا نیز اوقیہ سے مراد "حجازی اوقیہ" ہے جو قریباً چالیس درہم کے برابر ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۱)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۳۲۰٤ - (۳) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَلَا لَا تُغَالُوا صَدُقَةَ النِّسَاءِ، فَإِنَّهَا لَوْ كَانَتْ مَكْرُمَةً فِي الدُّنْيَا وَتَقْوَى عِنْدَ اللّٰهِ، لَكَانَ أَوْلَاكُمْ بِهَا نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ مَا عَلِمْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَكَحَ شَيْئًا مِنْ نِسَائِهِ، وَلَا أَنْكَحَ شَيْئًا مِنْ بَنَاتِهِ عَلَى أَكْثَرَ مِنْ اِثْنَتَيْ عَشْرَةَ أُوقِيَّةً. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ.

دوسری فصل: ۳۲۰۴: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' عورتوں کو زیادہ مقدار میں حق مہر نہ دو' اس لئے کہ اگر زیادہ مقدار میں دینا (اس) دنیا میں عزت کا باعث ہوتا اور اللہ کے ہاں پرہیزگاری (کا کام) ہوتا تو سب سے زیادہ اس کے مستحق نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہوتے' مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں علم نہیں کہ آپ نے کسی عورت سے نکاح کرتے ہوئے یا اپنی صاحبزادیوں کا نکاح کرتے وقت بارہ "اوقیہ" سے زیادہ مہر دیا ہو (احمد' ترمذی' ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ' دارمی)

وضاحت: شریعت میں حق مہر مقرر نہیں' آپ جس قدر چاہیں' حق مہر دیں۔ جہاں تک عمر رضی اللہ عنہ کے بیان کا تعلق ہے تو انہوں نے اس سے رجوع کر لیا تھا۔ جس کا ثبوت یہ ہے کہ ایک عورت نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ یہ پابندی نہیں لگا سکتے جب کہ سورت نساء میں اللہ پاک کا فرمان ہے کہ "تم نے پہلی بیوی کو بہت سا سامان

دے رکھا ہو" عمرؓ نے فرمایا ایک عورت مجھ پر غالب آگئی۔ اے اللہ! مجھے معاف فرما' سب لوگ عمرؓ سے زیادہ سمجھ دار ہیں بعد ازاں عمرؓ واپس آئے' منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا' اے لوگو! میں نے تمہیں چار سو درہم سے زیادہ حق مہر دینے سے روکا تھا اب میں اعلان کرتا ہوں کہ تم لوگ جس قدر چاہو' حق مہر دو (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۲)

۳۲۰۵ - (٤) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَعْطَى فِيْ صَدَاقِ امْرَأَتِهِ مِلْءَ كَفَّيْهِ سَوِيْقًا أَوْ تَمْرًا فَقَدِ اسْتَحَلَّ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۳۲۰۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے اپنی عورت کو دونوں ہاتھ بھر کر ستو یا کھجور بطور مہر دیا اس نے اس کو حلال کر لیا (ابوداؤد)

وضاحت: حافظ ابن حجرؒ نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔ اس حدیث سند میں موسیٰ بن مسلم راوی ضعیف ہے (فتح الباری جلد ۹ صفحہ ۲۱۴' ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۰۶)

۳۲۰٦ - (٥٥) وَعَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ امْرَأَةً مِنْ بَنِيْ فَزَارَةَ تَزَوَّجَتْ عَلَى نَعْلَيْنِ. فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «أَرَضِيْتِ مِنْ نَفْسِكِ وَمَالِكِ بِنَعْلَيْنِ؟» قَالَتْ: نَعَمْ؛ فَأَجَازَهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۲۰٦: عامر بن ربیعہ بیان کرتے ہیں کہ بنو فزارہ کی ایک عورت نے حق مہر میں جوتا لے کر نکاح کر لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا' کیا تو خود کو اور اپنے مال کو جوتے کے بدلے دینے پر رضامند ہے' اس نے اثبات میں جواب دیا' (تب) آپؐ نے اس نکاح کو نافذ فرمایا (ترمذی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں عاصم بن عبیداللہ راوی منکر الحدیث ہے (العلل ومعرفۃ الرجال جلد ۱ صفحہ ۲۹۹' المجروحین جلد ۲ صفحہ ۲۷' الجرح والتعدیل جلد ۱ صفحہ ۳۵' میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۵۳' تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۳۸۳' ارواء الغلیل جلد ۶ صفحہ ۳۴۶)

۳۲۰۷ - (٦) وَعَنْ عَلْقَمَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا شَيْئًا، وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا حَتّٰى مَاتَ. فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: لَهَا مِثْلُ صَدَاقِ نِسَائِهَا، لَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ، وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ، وَلَهَا الْمِيْرَاثُ. فَقَامَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانٍ الْأَشْجَعِيُّ، فَقَالَ: قَضٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِيْ بِرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ امْرَأَةٍ مِنَّا بِمِثْلِ مَا قَضَيْتَ. فَفَرِحَ بِهَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.

۳۲۰۷: علقمہ' ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ آپؓ سے ایک شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جس نے کسی عورت سے نکاح کیا (اور) حق مہر کا تعین نہیں ہوا نیز خاوند نے اس سے مجامعت بھی نہیں کی' وہ پہلے ہی فوت ہو گیا؟ ابن مسعودؓ نے فرمایا' اس عورت کو اس کی (رشتہ دار) عورتوں کے برابر حق مہر ملے گا' کمی بیشی نہ ہو گی۔ وہ عورت عدت گزارے نیز اس کو وراثت میں سے بھی حصہ ملے گا۔ (یہ سن کر) معقلؓ بن سنان کھڑا ہوا' اس نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم میں سے ایک عورت بروع بنت واشق کے بارے میں (بھی) اسی طرح کا فیصلہ فرمایا تھا۔ اس پر ابن مسعودؓ نے مسرت کا اظہار کیا (ترمذی' ابوداؤد' نسائی' دارمی)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۲۰۸ - (۷) وَعَن أُمِّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَحْشٍ، فَمَاتَ بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ، فَزَوَّجَهَا النَّجَاشِيُّ النَّبِيَّ ﷺ وَأَمْهَرَهَا عَنْهُ أَرْبَعَةَ آلَافٍ. وَفِي رِوَايَةٍ: أَرْبَعَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ، وَبَعَثَ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ مَعَ شُرَحْبِيلَ بْنِ حَسَنَةَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

تیسری فصل: ۳۲۰۸: ام حبیبہ رضی اللہ عنہا عبداللہؓ بن جحش کے نکاح میں تھی۔ حبشہ کی سرزمین میں اس کا انتقال ہو گیا تو نجاشی نے اس کا نکاح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کر دیا اور آپؐ کی جانب سے اس کو چار ہزار حق مہر دیا۔ ایک روایت میں چار ہزار درہم ہے اور شرجیل بن حسنہ کی معیت میں اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب بھیجا (ابوداؤد' نسائی)

وضاحت: مشکوٰۃ کے نسخوں میں ام حبیبہ کے پہلے شوہر کا نام عبداللہ بن جحش مذکور ہے جو غلط ہے۔ اس کا نام عبیداللہ بن جحش تھا جو حبشہ میں نصرانی ہو کر مر گیا تھا (واللہ اعلم)

۳۲۰۹ - (۸) وَعَن أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: تَزَوَّجَ أَبُو طَلْحَةَ أُمَّ سُلَيْمٍ، فَكَانَ صَدَاقُ مَا بَيْنَهُمَا الْإِسْلَامَ، أَسْلَمَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ قَبْلَ أَبِي طَلْحَةَ، فَخَطَبَهَا فَقَالَتْ: إِنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ، فَإِنْ أَسْلَمْتَ نَكَحْتُكَ. فَأَسْلَمَ، فَكَانَ صَدَاقَ مَا بَيْنَهُمَا. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

۳۲۰۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ابو طلحہؓ نے ام سلیم سے نکاح کیا' حق مہر اسلام تھا۔ ام سلیمؓ ابو طلحہؓ سے پہلے مشرف بہ اسلام ہوئیں تو ابو طلحہؓ نے اس کی جانب منگنی کا پیغام بھجوایا۔ اس نے بتایا کہ میں مسلمان ہو گئی ہوں اگر تو مسلمان ہو جائے تو میں تیرے ساتھ نکاح کر لیتی ہوں چنانچہ وہ مسلمان ہو گیا تو اسلام ہی ان کے درمیان حق مہر تھا (نسائی)

بَابُ الْوَلِيْمَةِ

(ولیمہ کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۲۱۰ ـ (۱) عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَاٰى عَلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَثَرَ صُفْرَةٍ، فَقَالَ: «مَا هٰذَا؟» قَالَ: اِنِّيْ تَزَوَّجْتُ اِمْرَاَةً عَلٰى وَزْنِ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ. قَالَ: «بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ، اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ۳۲۱۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمان بن عوف پر زرد رنگ کا نشان دیکھا' دریافت کیا' یہ کیا ہے؟ انہوں نے بتایا' میں نے ایک عورت سے (کھجور کی) گٹھلی کے برابر سونا حق مہر دے کر نکاح کیا ہے آپؐ نے فرمایا' تجھے مبارک ہو' ولیمہ کر' اگرچہ ایک بکری ہی ہو (بخاری' مسلم)

۳۲۱۱ ـ (۲) وَعَنْهُ، قَالَ: مَا اَوْلَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْ نِسَائِهٖ مَا اَوْلَمَ عَلٰى زَيْنَبَ، اَوْلَمَ بِشَاةٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۲۱۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی بیوی کا ولیمہ اس طرح کا نہیں کیا جس طرح کا زینب کا کیا' آپؐ نے اس کے ولیمہ پر بکری ذبح کی (بخاری' مسلم)

۳۲۱۲ ـ (۳) وَعَنْهُ، قَالَ: اَوْلَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ بَنٰى بِزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَاَشْبَعَ النَّاسَ خُبْزًا وَلَحْمًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۲۱۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب زینب بنت جحش کے ساتھ نکاح کیا' اسے لائے اور اس کا ولیمہ کیا تو حاضرین کو گوشت اور روٹی سے سیر کر دیا (بخاری)

۳۲۱۳ ـ (۴) وَعَنْهُ، قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَتَزَوَّجَهَا، وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا وَاَوْلَمَ عَلَيْهَا بِحَيْسٍ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۲۱۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ کو آزاد کر کے اس سے نکاح

کیا اور اس کے آزاد کرنے کو اس کا حق مہر قرار دیا (تو) اس کے ولیمہ میں کھانا (کھجور' پنیر اور گھی سے) تیار کروایا (بخاری' مسلم)

٣٢١٤ - (٥) وَعَنْهُ، قَالَ: اَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ خَيْبَرَ وَالْمَدِيْنَةِ ثَلَاثَ لَيَالٍ يُبْنٰى عَلَيْهِ بِصَفِيَّةَ، فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِيْنَ اِلٰى وَلِيْمَتِهِ، وَمَا كَانَ فِيْهَا مِنْ خُبْزٍ وَّلَا لَحْمٍ، وَمَا كَانَ فِيْهَا اِلَّا اَنْ اَمَرَ بِالْاَنْطَاعِ فَبُسِطَتْ فَاُلْقِيَ عَلَيْهَا التَّمْرُ وَالْاَقِطُ وَالسَّمْنُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۲۱۴: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر اور مدینہ منورہ کے درمیان تین رات اقامت پذیر رہے۔ صفیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ آپؐ کا نکاح ہوا تھا چنانچہ میں نے دعوتِ ولیمہ کے لیے لوگوں کو مدعو کیا (لیکن) دعوت میں گوشت روٹی (کا اہتمام) نہ تھا (بلکہ) اس میں آپؐ کے ارشاد کے مطابق چمڑے کا دسترخوان بچھایا گیا اس پر کھجور' پنیر اور گھی رکھ دیا گیا (بخاری)

٣٢١٥ - (٦) وَعَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اَوْلَمَ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى بَعْضِ نِسَائِهِ بِمُدَّيْنِ مِنْ شَعِيْرٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۲۱۵: صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعض بیویوں کا ولیمہ دو "مد" جو سے کیا (بخاری)

وضاحت: "مد" ایک پیمانہ ہے جس میں پونے کلو چھٹانک وغیرہ سماتے ہیں (واللہ اعلم)

٣٢١٦ - (٧) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ ﷺ قَالَ: «اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ اِلَى الْوَلِيْمَةِ فَلْيَأْتِهَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: «فَلْيُجِبْ، عُرْسًا كَانَ اَوْ نَحْوَهُ».

۳۲۱۶: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کسی شخص کو ولیمہ کی دعوت دی جائے تو اسے چاہیے کہ وہ دعوت ولیمہ میں شریک ہو (بخاری' مسلم) اور مسلم کی روایت میں ہے کہ وہ دعوت قبول کرے خواہ نکاح کی دعوت ہو یا اس کے علاوہ کوئی اور دعوت ہو (البتہ غیر شرعی اجتماع نہ ہو)

٣٢١٧ - (٨) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ اِلٰى طَعَامٍ فَلْيُجِبْ، فَاِنْ شَاءَ طَعِمَ وَاِنْ شَاءَ تَرَكَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۲۱۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کسی شخص کو کھانے کی دعوت دی جائے تو اسے چاہیے کہ قبول کرے (یعنی شریک ہونا چاہیے) پھر چاہے کھائے یا نہ کھائے (مسلم)

٣٢١٨ - (٩) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ يُدْعَى لَهَا الْأَغْنِيَاءُ وَيُتْرَكُ الْفُقَرَاءُ، وَمَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُولَهُ». متفق عليه.

٣٢١٨: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سب سے برا کھانا' اس ولیمہ کا کھانا ہے جس میں مالدار لوگوں کو دعوت طعام دی گئی ہو اور فقیروں کو چھوڑ دیا گیا ہو اور جس شخص نے دعوت کو قبول نہ کیا اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی (بخاری' مسلم)

٣٢١٩ - (١٠) وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُكْنَى أَبَا شُعَيْبٍ، كَانَ لَهُ غُلَامٌ لَحَّامٌ، فَقَالَ: اِصْنَعْ لِي طَعَامًا يَكْفِي خَمْسَةً، لَعَلِّي أَدْعُو النَّبِيَّ ﷺ خَامِسَ خَمْسَةٍ، فَصَنَعَ لَهُ طُعَيِّمًا، ثُمَّ أَتَاهُ فَدَعَاهُ فَتَبِعَهُمْ رَجُلٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَا أَبَا شُعَيْبٍ! إِنَّ رَجُلًا تَبِعَنَا، فَإِنْ شِئْتَ أَذِنْتَ لَهُ، وَإِنْ شِئْتَ تَرَكْتَهُ» قَالَ: لَا، بَلْ أَذِنْتُ لَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٣٢١٩: ابومسعود انصاری بیان کرتے ہیں' ایک انصاری شخص کی کنیت ابوشعیب تھی اس کا غلام گوشت بنانے کا کام کرتا تھا اس نے اس سے کہا' پانچ آدمیوں کا کھانا تیار کر' شاید میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے پر مدعو کروں آپ پانچویں ہوں گے۔ اس نے مختصر سا کھانا تیار کیا۔ بعدازاں وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ کو کھانے کے لئے بلایا۔ آپ کے ساتھ ایک شخص (زائد) ہو لیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے (معذرت خواہانہ انداز میں) ذکر کیا کہ ایک شخص (بلا دعوت) ہمارے ساتھ آ گیا ہے اگر آپ پسند کریں تو اسے اجازت دیں اگر نہ اجازت دینا چاہیں تو جیسے آپ پسند کریں؟ اس نے عرض کیا' کوئی بات نہیں' میں اس کو اجازت دیتا ہوں (بخاری' مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

٣٢٢٠ - (١١) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَوْلَمَ عَلَى صَفِيَّةَ بِسَوِيقٍ وَتَمْرٍ. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

دوسری فصل: ٣٢٢٠: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ رضی اللہ عنہا کے ولیمہ پر ستو اور کھجوروں کا انتظام فرمایا (احمد' ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ)

٣٢٢١ - (١٢) وَعَنْ سَفِينَةَ — أَنَّ رَجُلًا ضَافَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ —، فَصَنَعَ لَهُ

طَعَامًا، فَقَالَتْ فَاطِمَةُ: لَوْ دَعَوْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَأَكَلَ مَعَنَا، فَدَعَوْهُ، فَجَآءَ، فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى عِضَادَتَيِ الْبَابِ، فَرَأَى الْقِرَامَ — قَدْ ضُرِبَ — فِيْ نَاحِيَةِ الْبَيْتِ، فَرَجَعَ. قَالَتْ فَاطِمَةُ: فَتَبِعْتُهُ — ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا رَدَّكَ؟ — قَالَ: «إِنَّهُ لَيْسَ لِيْ أَوْ لِنَبِيٍّ أَنْ يَدْخُلَ بَيْتًا مُزَوَّقًا». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۲۲۱: سفینہ (ام سلمہ کا غلام) بیان کرتا ہے کہ ایک شخص علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا مہمان بنا انہوں نے اس کے لئے کھانا تیار کیا۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے خیال کیا اگر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے پر مدعو کریں (تو) وہ بھی ہمارے ساتھ (کھانے میں) شریک ہو جائیں چنانچہ انہوں نے آپؐ کو کھانے کی دعوت دی' آپؐ تشریف لائے۔ ابھی آپؐ نے اپنے ہاتھ دروازے کی چوکھٹ پر رکھے ہی تھے کہ آپؐ کی نظر گھر کے کونے میں ایک منقش پردے کے کپڑے پر پڑی تو آپؐ واپس لوٹ گئے فاطمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا (اس پر) میں آپؐ کے پیچھے گئی اور میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! آپؐ واپس کیوں آ گئے؟ آپؐ نے فرمایا' میرے لئے یا کسی پیغمبر کے لئے مناسب نہیں کہ وہ نقش و نگار والے گھر میں داخل ہو (احمد' ترمذی' ابن ماجہ)

۳۲۲۲ - (۱۳) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ دُعِيَ فَلَمْ يُجِبْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ، وَمَنْ دَخَلَ عَلَى غَيْرِ دَعْوَةٍ دَخَلَ سَارِقًا وَخَرَجَ مُغِيْرًا». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۳۲۲۲: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص کو (کسی دعوت میں) مدعو کیا جائے وہ دعوت قبول نہ کرے تو اس نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی اور جو شخص بن بلائے (دعوت میں) شریک ہو گیا' وہ چور (بن کر) داخل ہوا اور (کھانا) لوٹ کر واپس چلا گیا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابان بن طارق بصری مجہول راوی ہے نیز درست بن زیاد راوی کی بیان کردہ حدیث قابل حجت نہیں ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۲۴' تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۳' ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۶۸)

۳۲۲۳ - (۱۴) وَعَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا اجْتَمَعَ الدَّاعِيَانِ — فَأَجِبْ أَقْرَبَهُمَا بَابًا، وَإِنْ سَبَقَ أَحَدُهُمَا فَأَجِبِ الَّذِيْ سَبَقَ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُوْ دَاوُدَ.

۳۲۲۳: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ میں سے کسی شخص کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب دو دعوت دینے (والے) اکٹھے آ جائیں تو جس کا دروازہ قریب ہو' اس کی دعوت قبول کی جائے اور اگر

ایک پہلے آ جائے تو پہلے آنے والے کی دعوت قبول کی جائے (احمد' ابوداؤد)

وضاحت : اس حدیث کو حافظ ابن حجر نے اپنی کتاب تلخیص الحبیر میں ضعیف کہا ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۷۰)

۳۲۲۴ - (۱۵) **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «طَعَامُ أَوَّلِ يَوْمٍ — حَقٌّ، وَطَعَامُ يَوْمِ الثَّانِيْ سُنَّةٌ، وَطَعَامُ يَوْمِ الثَّالِثِ سُمْعَةٌ، وَمَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهِ» . . . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۲۲۴ : ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' پہلے روز (ولیمہ کی) دعوت کرنا لازم ہے اور دوسرے دن سنت ہے اور تیسرے دن ریاکاری ہے اور جو شخص شہرت چاہتا ہے اللہ اس کو رسوا کر دیتا ہے (ترمذی)

وضاحت : امام ترمذیؒ حدیث ذکر کرنے کے بعد کہتے ہیں کہ یہ حدیث صرف زیاد بن عبداللہ بکائی سے مروی ہے اور وہ کثرت کے ساتھ غریب اور منکر روایات بیان کرتا ہے اور اگر اس حدیث کو صحیح باور کر لیا جائے تو تیسرے روز اور اس کے بعد دیگر دنوں میں دعوت کو حرام قرار دینا پڑے گا اس لئے بھی یہ حدیث قابل قبول نہیں ہے جبکہ امام بخاریؒ نے صحیح بخاری میں بیان کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یا دو دن کا تعین نہیں فرمایا۔ انہوں نے ترمذی کی ذکر کردہ حدیث کے ضعف کی جانب اشارہ کیا ہے اور مسند ابو یعلیٰ میں حسن سند کے ساتھ مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ رضی اللہ عنہا کا ولیمہ تین دن تک جاری رکھا (فتح الباری جلد ۹ صفحہ ۱۵۰)

۳۲۲۵ - (۱۶) **وَعَنْ** عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ طَعَامِ الْمُتَبَارِيَيْنِ — أَنْ يُؤْكَلَ، رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَقَالَ مُحْيِي السُّنَّةِ: وَالصَّحِيْحُ أَنَّهُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلًا.

۳۲۲۵ : عکرمہ' ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آپس میں بطور فخریہ دعوت کرانے والوں کا کھانا تناول کرنے سے منع فرمایا (ابوداؤد) امام محی السنہ نے بیان کیا' صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث عکرمہ' نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل بیان کر رہا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۲۲۶ - (۱۷) **عَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْمُتَبَارِيَانِ لَا يُجَابَانِ —، وَلَا يُؤْكَلُ طَعَامُهُمَا». قَالَ الْإِمَامُ أَحْمَدُ: يَعْنِي الْمُتَعَارِضَيْنِ بِالضِّيَافَةِ فَخْرًا وَرِيَاءً.

تیسری فصل : ۳۲۲۶ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' نہ دو شخصوں کے درمیان ہونے والی فخریہ دعوت کو قبول کیا جائے اور نہ ہی ان کا کھانا تناول کیا جائے۔ امام احمدؒ فرماتے ہیں مقصود وہ دو شخص ہیں جو فخر اور ریاکاری کے ساتھ دعوت میں مقابلہ کرتے ہیں (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت : امام احمد سے مراد احمد بیہقی ہیں' احمد بن حنبل نہیں۔ نیز یہ حدیث مرسل ہے اور اس کی سند صحیح ہے (احادیث صحیحہ جلد ۲ صفحہ ۲۰۳)

۳۲۲۷ ـ (۱۸) **وَعَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ إِجَابَةِ الْفَاسِقِيْنَ.

۳۲۲۷ : عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاسقوں کی دعوت کھانے سے منع فرمایا ہے (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت : سند میں ابومروان واسطی راوی کے حالات معلوم نہیں ہو سکے ہیں اور ابوعبدالرحمان سلمی حدیثیں وضع کیا کرتا تھا بہرحال حدیث کی سند ضعیف ہے (فیض القدیر صفحہ ۳۲۶)

۳۲۲۸ ـ (۱۹) **وَعَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ عَلٰى أَخِيْهِ الْمُسْلِمِ، فَلْيَأْكُلْ مِنْ طَعَامِهِ، وَلَا يَسْأَلْ، وَيَشْرَبْ مِنْ شَرَابِهِ وَلَا يَسْأَلْ».

رَوَى الْأَحَادِيْثَ الثَّلَاثَةَ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ» وَقَالَ: هٰذَا إِنْ صَحَّ فَلِأَنَّ الظَّاهِرَ أَنَّ الْمُسْلِمَ لَا يُطْعِمُهُ وَلَا يَسْقِيْهِ إِلَّا مَا هُوَ حَلَالٌ عِنْدَهُ.

۳۲۲۸ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں سے کوئی شخص جب اپنے مسلمان بھائی کے پاس جائے تو (دعوت دینے پر) اس کے کھانے میں شریک ہو جائے' دریافت نہ کرے۔ (اسی طرح) اس کے مشروب میں بھی شریک ہو جائے اور دریافت نہ کرے (بیہقی شعب الایمان)

نیز بیہقی نے وضاحت کی ہے کہ اگر یہ حدیث صحیح ہے تو اسے ظاہر پر محمول کیا جائے گا کہ مسلمان شخص اپنے بھائی کو جو کچھ کھلائے اور پلائے گا وہ حلال ہی ہو گا (کیونکہ مومن کے بارے میں یہ بدگمانی ہرگز نہیں ہو سکتی کہ وہ حرام مال کھلائے گا اور کھائے گا)

بَابُ الْقَسْمِ

(بیویوں کے ہاں شب باشی میں باری کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۲۲۹ - (۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قُبِضَ عَنْ تِسْعِ نِسْوَةٍ، وَكَانَ يَقْسِمُ مِنْهُنَّ لِثَمَانٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ۳۲۲۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نو بیویاں (چھوڑ کر) فوت ہوئے ان میں آٹھ بیویوں کی باری مقرر تھی (بخاری، مسلم)

وضاحت: آپؐ کے انتقال کے وقت آپؐ کی جو ازواج مطہرات بقید حیات تھیں، وہ عائشہ، حفصہ، سودہ، ام سلمہ، صفیہ، میمونہ، ام حبیبہ، زینب اور جویریہ رضی اللہ عنھن تھیں۔ ان میں سودہؓ نے اپنی باری عائشہؓ کو ہبہ کر دی تھی (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۶)

۳۲۳۰ - (۲) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ سَوْدَةَ لَمَّا كَبِرَتْ قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَدْ جَعَلْتُ يَوْمِيْ مِنْكَ لِعَائِشَةَ. فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْسِمُ لِعَائِشَةَ يَوْمَيْنِ: يَوْمَهَا وَيَوْمَ سَوْدَةَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۲۳۰: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ جب سودہ رضی اللہ عنہا بوڑھی ہو گئیں تو انہوں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میں نے آپؐ کی جانب سے اپنی باری عائشہؓ کو ہبہ کر دی ہے چنانچہ آپؐ عائشہؓ کے ہاں دو دن، ان کی اپنی باری اور سودہؓ کی باری کے دن رہا کرتے تھے (بخاری، مسلم)

۳۲۳۱ - (۳) وَعَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَسْاَلُ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ: «اَيْنَ اَنَا غَدًا؟ اَيْنَ اَنَا غَدًا؟» يُرِيْدُ يَوْمَ عَائِشَةَ، فَاَذِنَ لَهُ اَزْوَاجُهُ يَكُوْنُ حَيْثُ شَاءَ، فَكَانَ فِيْ بَيْتِ عَائِشَةَ حَتّٰى مَاتَ عِنْدَهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۲۳۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرض الموت میں دریافت فرماتے کہ کل میری کس کے ہاں شب باشی ہے؟ کل میں کس کے ہاں رات بسر کروں گا؟ آپؐ کا مقصد عائشہؓ کی باری تھا چنانچہ آپؐ کی بیویوں نے آپؐ کو اجازت عطا کر دی کہ آپؐ جہاں پسند کریں رہیں تو (پھر) آپؐ وفات تک عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رہے (بخاری)

۳۲۳۲ - (٤) وَعَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ، فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۲۳۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر پر جانے کا ارادہ فرماتے تو بیویوں کی قرعہ اندازی فرماتے' جس بیوی کا قرعہ نکل آتا' اس کو اپنے ساتھ لے جاتے۔ (بخاری' مسلم)

۳۲۳۳ - (٥) وَعَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: مِنَ السُّنَّةِ إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْبِكْرَ عَلَى الثَّيِّبِ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَقَسَمَ، وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَسَمَ — قَالَ أَبُوْ قِلَابَةَ: وَلَوْ شِئْتُ لَقُلْتُ: إِنَّ أَنَسًا رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۲۳۳: ابوقلابہ' انس رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا' سنت یہ ہے کہ جب کوئی شخص بیوہ کے نکاح میں ہوتے ہوئے باکرہ عورت سے نکاح کرے تو اس کے ہاں سات (راتیں) رہے پھر باری (کا آغاز) کرے اور جب بیوہ سے نکاح کرے تو اس کے ہاں تین رات رہے' پھر باری چلائے۔ ابوقلابہ نے بیان کیا کہ اگر میں چاہوں تو کہہ سکتا ہوں کہ انس رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوع بیان کیا ہے (بخاری' مسلم)

وضاحت: صحابی کا کسی بات کو "من السنۃ" کہہ کر بیان کرنے سے مقصود مرفوع حدیث ہوتی ہے۔ (واللہ اعلم)

۳۲۳٤ - (٦) وَعَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ حِيْنَ تَزَوَّجَ أُمَّ سَلَمَةَ، وَأَصْبَحَتْ عِنْدَهُ قَالَ لَهَا: «لَيْسَ بِكِ عَلَى أَهْلِكِ هَوَانٌ، إِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ عِنْدَكِ وَسَبَّعْتُ عِنْدَهُنَّ، وَإِنْ شِئْتِ ثَلَّثْتُ عِنْدَكِ وَدُرْتُ» قَالَتْ: ثَلِّثْ. وَفِيْ رِوَايَةٍ: أَنَّهُ قَالَ لَهَا: «لِلْبِكْرِ سَبْعٌ وَلِلثَّيِّبِ ثَلَاثٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۲۳۴: ابوبکر بن عبدالرحمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ام سلمہؓ سے نکاح کیا اور وہ آپؐ کے ہاں قیامت گزیں ہو گئیں تو آپؐ نے اس سے کہا کہ تو اپنے اہل خانہ یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک ذلیل نہیں ہے اگر تو چاہے تو میں سات راتیں تیرے ہاں مقیم رہتا ہوں' پھر مجھے دوسری بیویوں کے ہاں بھی سات راتیں بسر کرنا ہوں گی اور اگر تجھے پسند ہو تو میں تیرے ہاں تین راتیں گزاروں؟ پھر باری شروع کروں گا۔ انہوں نے کہا' آپؐ تین راتیں گزاریں (مسلم) اور ایک روایت میں ہے' آپؐ نے اس سے فرمایا' کنواری کا حق سات اور بیوہ کا حق تین راتیں ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

۳۲۳۵ ـ (۷) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْسِمُ بَيْنَ نِسَائِهِ فَيَعْدِلُ، وَيَقُولُ: «اَللّٰهُمَّ هٰذَا قَسْمِي فِيْمَا أَمْلِكُ، فَلَا تَلُمْنِي فِيْمَا تَمْلِكُ وَلَا أَمْلِكُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ.

دوسری فصل: ۳۲۳۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں کی باریاں مقرر فرماتے اور انصاف کیا کرتے اور فرماتے' اے اللہ! اپنی بساط کے مطابق میں نے باریاں مقرر کی ہیں پس جس چیز پر تیرا اختیار ہے میرا نہیں ہے' اس پر مجھے ملامت نہ کرنا (ترمذی' ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ' دارمی)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۱۰)

۳۲۳۶ ـ (۸) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا كَانَتْ عِنْدَ الرَّجُلِ امْرَأَتَانِ فَلَمْ يَعْدِلْ بَيْنَهُمَا، جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَشِقُّهُ سَاقِطٌ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۳۲۳۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا' اگر کسی شخص کے نکاح میں دو عورتیں ہیں اور وہ ان کے درمیان عدل نہیں کرتا تو وہ قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا کہ اس کا ایک پہلو ناکارہ ہو گا (ترمذی' ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۲۳۷ ـ (۹) عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: حَضَرْنَا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ جَنَازَةَ مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، بِسَرِفَ ـ فَقَالَ: هٰذِهِ زَوْجَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَإِذَا رَفَعْتُمْ نَعْشَهَا فَلَا تُزَعْزِعُوْهَا ـ وَلَا تُزَلْزِلُوْهَا ـ وَارْفُقُوْا بِهَا ـ، فَإِنَّهُ كَانَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تِسْعُ نِسْوَةٍ كَانَ يَقْسِمُ مِنْهُنَّ لِثَمَانٍ، وَلَا يَقْسِمُ لِوَاحِدَةٍ. قَالَ عَطَاءٌ: الَّتِي كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَقْسِمُ لَهَا بَلَغَنَا أَنَّهَا صَفِيَّةُ، وَكَانَتْ آخِرَهُنَّ مَوْتًا، مَاتَتْ بِالْمَدِيْنَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَقَالَ رَزِيْنٌ: قَالَ غَيْرُ عَطَاءٍ هِيَ سَوْدَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، وَهُوَ أَصَحُّ، وَهَبَتْ يَوْمَهَا لِعَائِشَةَ حِيْنَ أَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ طَلَاقَهَا، فَقَالَتْ لَهُ: أَمْسِكْنِي، قَدْ وَهَبْتُ يَوْمِي لِعَائِشَةَ، لَعَلِّي أَكُوْنُ مِنْ نِسَائِكَ فِي الْجَنَّةِ.

تیسری فصل : ۳۲۲۷ : عطاء بیان کرتے ہیں ہم کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی معیت میں سرف (مقام) میں میمونہؓ کے جنازے میں شریک ہوئے۔ ابن عباسؓ نے کہا' یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ (محترمہ) ہے جب تم اس کی میت کو کندھا دو تو تم عجلت سے کام نہ لینا اور نہ ہی اس کی نعش کو حرکت دینا (بلکہ) آرام کے ساتھ لے جانا۔ اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں نو بیویاں تھیں' ان میں سے آٹھ بیویوں کی باریاں مقرر تھیں ایک بیوی کی باری نہ تھی (عطاء نے بیان کیا) جس عورت کی باری نہ تھی ہمیں معلوم ہوا کہ وہ صفیہؓ تھیں۔ وہ سب سے آخر میں فوت ہوئیں ان کی وفات مدینہ منورہ میں ہوئی (بخاری' مسلم)

رزین نے بیان کیا کہ عطاء کے علاوہ (رواۃ) کہتے ہیں' وہ سودہؓ تھیں اور یہی صحیح ہے۔ انہوں نے اپنی باری عائشہ رضی اللہ عنہا کو ہبہ کر دی تھی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو طلاق دینے کا ارادہ کیا تو اس نے کہا' مجھے اپنے ہاں رکھیں میں نے اپنا دن عائشہؓ کو ہبہ کر دیا ہے تاکہ شاید میں جنت میں آپؐ کی بیویوں میں شمار کی جاؤں۔

وضاحت : خیال رہے کہ جس عورت کی باری مقرر نہ تھی وہ سودہؓ تھیں صفیہؓ نہ تھیں۔ ابن جریج راوی جو عطاء سے بیان کرتا ہے اس کو وہم لاحق ہوا ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۷)

بَابُ عِشْرَةِ النِّسَآءِ
وَمَا لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنَ الْحُقُوْقِ

(بیویوں کے ساتھ رہنے سہنے اور ہر ایک کے حقوق کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٣٢٣٨ - (١) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِسْتَوْصُوْا بِالنِّسَآءِ خَیْرًا فَاِنَّهُنَّ خُلِقْنَ مِنْ ضِلَعٍ، وَاِنَّ اَعْوَجَ شَیْءٍ فِی الضِّلَعِ اَعْلَاهُ — فَاِنْ ذَهَبْتَ تُقِیْمُهُ كَسَرْتَهُ — وَاِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ یَزَلْ اَعْوَجَ، فَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَآءِ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

پہلی فصل: ٣٢٣٨: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' عورتوں کے ساتھ بھلائی کا خیال کرو کیونکہ ان کی پیدائش پسلی سے ہوئی ہے اور پسلی کا سب سے زیادہ ٹیڑھا حصہ اس کے اوپر کا حصہ ہے اگر آپ اس کو درست کرنا چاہیں گے تو توڑ دیں گے اور اگر اس کی حالت پر چھوڑ دیں تو اس کا ٹیڑھا پن باقی رہے گا پس عورتوں کے ساتھ بھلائی کا خیال کیا کرو (بخاری' مسلم)

٣٢٣٩ - (٢) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ الْمَرْاَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ، لَنْ تَسْتَقِیْمَ لَكَ عَلٰی طَرِیْقَةٍ، فَاِنِ اسْتَمْتَعْتَ بِهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَبِهَا عِوَجٌ، وَاِنْ ذَهَبْتَ تُقِیْمُهَا كَسَرْتَهَا، وَكَسْرُهَا طَلَاقُهَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٣٢٣٩: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ عورت پسلی سے پیدا ہوئی ہے وہ آپ کے ساتھ کبھی ایک انداز پر قائم نہیں رہتی۔ اگر آپ اس سے فائدہ اٹھانا پسند کریں تو اس کے ٹیڑھے پن کے ہوتے ہوئے فائدہ اٹھاتے رہیں اور اگر آپ اس کے ٹیڑھے پن کو سیدھا کرنا چاہیں گے تو اس کو توڑ دیں گے اور اس کا توڑنا اس کو طلاق دینا ہے (مسلم)

وضاحت: عورت کی تخلیق پسلی سے ہوئی ہے اس سے مقصود مائی حوا ہیں جو آدم علیہ السلام کی پسلی سے پیدا کی گئیں۔

٣٢٤٠ - (٣) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا یَفْرَكْ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً، اِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَضِیَ مِنْهَا آخَرَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۲۴۰ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کوئی مومن شخص اپنی مومنہ (بیوی) سے بغض نہ رکھے۔ اگر اس کی ایک عادت ناپسند ہو گی' تو اس کی کسی دوسری عادت کو وہ پسند بھی کرے گا (مسلم)

۳۲٤۱ - (٤) وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَوْلَا بَنُوْ إِسْرَائِيلَ لَمْ يَخْنَزِ اللَّحْمُ، وَلَوْلَا حَوَّاءُ لَمْ تَخُنْ أُنْثَى زَوْجَهَا الدَّهْرَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۲۴۱ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اگر بنو اسرائیل نہ ہوتے تو گوشت بدبودار نہ ہوتا اور اگر حوا (آدم علیہ السلام کی بیوی) نہ ہوتیں تو کوئی عورت اپنے خاوند کی کبھی بھی خیانت نہ کرتی (بخاری' مسلم)

وضاحت : بنو اسرائیل نے سلویٰ یعنی گوشت کا ذخیرہ کیا' زیادہ عرصہ گزرنے کی وجہ سے اس سے بدبو آنے لگی۔ انہیں گوشت کو محفوظ نہیں کرنا چاہیے تھا۔

۳۲٤۲ - (٥) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَمْعَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا يَجْلِدُ أَحَدُكُمْ امْرَأَتَهُ جَلْدَ الْعَبْدِ ثُمَّ يُجَامِعُهَا فِي آخِرِ الْيَوْمِ». وَفِيْ رِوَايَةٍ: «يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ فَيَجْلِدُ امْرَأَتَهُ جَلْدَ الْعَبْدِ، فَلَعَلَّهُ يُضَاجِعُهَا فِيْ آخِرِ يَوْمِهِ». ثُمَّ وَعَظَهُمْ فِيْ ضَحِكِهِمْ مِنَ الضَّرْطَةِ، فَقَالَ: «لِمَ يَضْحَكُ أَحَدُكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ؟». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۲۴۲ : عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں سے کوئی شخص اپنی عورت کو غلاموں کی مانند کوڑے نہ لگائے بعد ازاں دن کے آخری حصہ میں اس سے مجامعت کرے اور ایک روایت میں ہے' تم میں سے ایک شخص اپنی بیوی کو کوڑے لگاتا ہے جیسے غلام کو کوڑے لگتے ہیں شاید اسے دن کے آخر میں اس سے مجامعت کرنا پڑے بعد ازاں آپؐ نے ان کو "گوز" کی وجہ سے ہنسنے پر نصیحت کرتے ہوئے فرمایا' تم ایسے فعل پر کیوں ہنستے ہو؟ جو فعل تم خود بھی کرتے ہو (بخاری' مسلم)

وضاحت : حاتم اصمؒ ایک صالح انسان گزرے ہیں' وہ بیان کرتے ہیں کہ میں بہرہ نہ تھا۔ ایک دن میری بیوی نے مجھ سے کوئی بات دریافت کی' جب وہ گفتگو کر رہی تھی تو اس کی ہوا آواز کے ساتھ خارج ہو گئی۔ حاتم کہتے ہیں کہ میں نے اپنی بیوی کی شرمندگی کا ازالہ کرتے ہوئے کہا کہ مجھے تمہاری بات سنائی نہیں دے رہی ہے' تم بلند آواز سے بات کرو گویا انہوں نے اپنی بیوی کو باور کرانا چاہا کہ تیری ہوا خارج ہونے کی آواز مجھے سنائی نہیں دی۔

(مرقات شرح مشکوٰۃ ملا علی قاریؒ)

٣٢٤٣ - (٦) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كُنْتُ أَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ — عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، وَكَانَ لِي صَوَاحِبُ يَلْعَبْنَ مَعِيَ، فَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، إِذَا دَخَلَ يَنْقَمِعْنَ — فَيُسَرِّبُهُنَّ إِلَيَّ —، فَيَلْعَبْنَ مَعِيَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۲۴۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں گڑیوں کے ساتھ کھیل رہی ہوتی تھی اور میری سہیلیاں بھی میرے ساتھ کھیلا کرتی تھیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف لاتے تو مارے شرم کے چھپ جاتیں تو آپؐ انہیں میری جانب بھیج دیتے (اور) وہ میرے ساتھ کھیلتیں (بخاری' مسلم)

٣٢٤٤ - (٧) **وَعَنْهَا**، قَالَتْ: وَاللهِ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، يَقُوْمُ عَلَى بَابِ حُجْرَتِيْ، وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُوْنَ بِالْحِرَابِ فِي الْمَسْجِدِ، وَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَسْتُرُنِيْ بِرِدَائِهِ، لِأَنْظُرَ إِلَى لَعِبِهِمْ بَيْنَ أُذُنِهِ وَعَاتِقِهِ، ثُمَّ يَقُوْمُ مِنْ أَجْلِيْ حَتَّى أَكُوْنَ أَنَا الَّتِيْ أَنْصَرِفُ —، فَاقْدُرُوْا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيْثَةِ السِّنِّ الْحَرِيْصَةِ عَلَى اللَّهْوِ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۲۴۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' اللہ کی قسم! میں نے دیکھا' نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے حجرہ کے دروازے میں کھڑے تھے اور حبشی لوگ مسجد (کے صحن) میں نیزوں کے ساتھ کھیل رہے تھے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنی چادر کے ساتھ ڈھانپ رکھا تھا تاکہ میں آپؐ کے کان اور کندھے کے درمیان سے ان کا کھیل دیکھوں' آپؐ میری وجہ سے کھڑے رہتے۔ آخرکار میں ہی کھیل دیکھنے سے (سیر ہو کر) واپس ہوتی' ذرا اندازہ لگائیں ایک کم عمر کھیل تماشہ کی شوقین لڑکی کی شان ... (بخاری' مسلم)

وضاحت: معلوم ہوا کہ عورت' اجنبی انسان کی جانب نظر اٹھا کر دیکھ سکتی ہے شرط یہ ہے کہ نظر شہوت سے خالی ہو' اسی طرح کھیل دیکھنا بھی جائز ہے اور مسجد کے صحن میں جہاد کی پریکٹس کے لئے اسلحہ لے جانا بھی درست ہے (واللہ اعلم)

٣٢٤٥ - (٨) **وَعَنْهَا** قَالَتْ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِنِّيْ لَأَعْلَمُ إِذَا كُنْتِ عَنِّيْ رَاضِيَةً، وَإِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبَى». فَقُلْتُ: مِنْ أَيْنَ تَعْرِفُ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ: «إِذَا كُنْتِ عَنِّيْ رَاضِيَةً؛ فَإِنَّكِ تَقُوْلِيْنَ: لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ، وَإِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبَى؛ قُلْتِ: لَا وَرَبِّ إِبْرَاهِيْمَ». قَالَتْ: قُلْتُ: أَجَلْ وَاللهِ يَا رَسُوْلَ اللهِ! مَا أَهْجُرُ إِلَّا اسْمَكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۲۴۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے (مخاطب کرتے ہوئے) فرمایا' بلاشبہ مجھے علم ہے' جب تو مجھ پر خوش ہوتی ہے اور جب تو مجھ پر ناراض ہوتی ہے۔ میں نے عرض کیا' آپؐ کیسے پہچان

لیتے ہیں؟ آپؐ نے جواب دیا' جب تو مجھ پر خوش ہوتی ہے تو (گفتگو کے دوران) تو کہتی ہے' نہیں! محمد کے رب کی قسم' اور جب تو مجھ پر ناراض ہوتی ہے تو (دوران گفتگو) تو کہتی ہے' نہیں! ابراہیم کے رب کی قسم۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے کہا' اللہ کی قسم' اے اللہ کے رسول! آپؐ درست کہتے ہیں لیکن میں صرف آپؐ کا نام ہی چھوڑتی ہوں (بخاری' مسلم)

٣٢٤٦ـ(٩) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَأَبَتْ، فَبَاتَ غَضْبَانَ؛ لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تُصْبِحَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا، قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، مَا مِنْ رَجُلٍ يَدْعُوْ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَتَأْبَى عَلَيْهِ، إِلَّا كَانَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ سَاخِطًا عَلَيْهَا حَتَّى يَرْضَى عَنْهَا».

٣٢٤٦: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب خاوند اپنی بیوی کو اپنے بستر پر آنے کی دعوت دے (اور) وہ انکار کر دے اور خاوند اس سے ناراض ہو کر رات بسر کرے تو صبح تک اس پر فرشتے لعنت بھیجتے رہتے ہیں (بخاری' مسلم)

اور ان دونوں کی ایک روایت میں ہے۔ آپؐ نے فرمایا' اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جو خاوند اپنی بیوی کو اپنے بستر پر (آنے کی) دعوت دیتا ہے (اور) وہ انکار کر دیتی ہے تو جو آسمانوں میں ہے (یعنی اللہ پاک) اس پر' اس وقت تک ناراض رہتے ہیں جب تک خاوند اس سے ناراض رہتا ہے۔

وضاحت: بیوی کے لیے ہرگز جائز نہیں کہ جب اس کا خاوند اسے جماع کے لیے بلائے تو وہ بلاعذر شرعی انکار کرے اور خاوند کو بھی چاہئے کہ وہ حدِ اعتدال سے کام لے (واللہ اعلم)

٣٢٤٧ـ(١٠) وَعَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! إِنَّ لِي ضَرَّةً، فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ أَنْ تَشَبَّعْتُ مِنْ زَوْجِي غَيْرَ الَّذِي يُعْطِيْنِي؟ — فَقَالَ: «الْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ، كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُوْرٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٣٢٤٧: اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک عورت نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! بے شک میری ایک سوکن ہے' کیا مجھ پر گناہ ہو گا' اگر میں اپنے خاوند کے بارے میں غلط بیانی کرتے ہوئے (اپنی سوکن کے سامنے) اپنے خاوند کے ایسے عطیات کا ذکر کروں جو اس نے مجھے نہیں دیئے ہیں؟ آپؐ نے جواب دیا' وہ شخص جو ایسے عطیات کے ملنے کا اظہار کرتا ہے جو درحقیقت اسے نہیں ملے ہیں تو وہ اس شخص کی مانند گنہگار ہے جو سرتاپا جھوٹا ہو۔

(بخاری' مسلم)

٣٢٤٨ - (١١) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: آلَى - رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ نِسَائِهِ شَهْرًا، وَكَانَتْ انْفَكَّتْ رِجْلُهُ -، فَأَقَامَ فِيْ مَشْرُبَةٍ - تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ لَيْلَةً، ثُمَّ نَزَلَ. فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! آلَيْتَ شَهْرًا. فَقَالَ: «إِنَّ الشَّهْرَ يَكُوْنُ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

٣٢٤٨: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواج مطہرات سے ایک ماہ کے لئے قسم کھائی (کہ آپؐ ان سے الگ تھلگ رہیں گے) جب کہ آپؐ کے پاؤں (کا جوڑ) نکل گیا تھا۔ آپؐ اپنے بالاخانہ میں ۲۹ راتیں اقامت گزیں رہے بعد ازاں آپؐ (نیچے) اترے، صحابہ کرامؓ نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! آپؐ نے تو ایک ماہ کے لئے قسم اٹھائی تھی آپؐ نے فرمایا، مہینہ کبھی ۲۹ (دن) کا بھی ہوتا ہے (بخاری)

٣٢٤٩ - (١٢) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلَ أَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَسْتَأْذِنُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَوَجَدَ النَّاسَ جُلُوْسًا بِبَابِهِ لَمْ يُؤْذَنْ لِأَحَدٍ مِّنْهُمْ. قَالَ: فَأُذِنَ لِأَبِيْ بَكْرٍ، فَدَخَلَ، ثُمَّ أَقْبَلَ عُمَرُ، فَاسْتَأْذَنَ، فَأُذِنَ لَهُ، فَوَجَدَ النَّبِيَّ ﷺ جَالِسًا حَوْلَهُ نِسَاؤُهُ، وَاجِمًا سَاكِتًا -، قَالَ: فَقُلْتُ: لَأَقُوْلَنَّ شَيْئًا أُضْحِكُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لَوْ رَأَيْتَ بِنْتَ خَارِجَةَ - سَأَلَتْنِي النَّفَقَةَ، فَقُمْتُ إِلَيْهَا فَوَجَأْتُ عُنُقَهَا -، فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، وَقَالَ: «هُنَّ حَوْلِيْ كَمَا تَرٰى، يَسْأَلْنَنِي النَّفَقَةَ». فَقَامَ أَبُوْبَكْرٍ إِلٰى عَائِشَةَ يَجَأُ عُنُقَهَا وَقَامَ عُمَرُ إِلٰى حَفْصَةَ يَجَأُ عُنُقَهَا -، كِلَاهُمَا يَقُوْلُ: تَسْأَلِيْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَا لَيْسَ عِنْدَهُ؟! فَقُلْنَ: وَاللّٰهِ لَا نَسْأَلُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا أَبَدًا لَيْسَ عِنْدَهُ، ثُمَّ اعْتَزَلَهُنَّ شَهْرًا، أَوْ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ، ثُمَّ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ﴾ حَتّٰى بَلَغَ ﴿لِلْمُحْسِنَاتِ مِنْكُنَّ أَجْرًا عَظِيْمًا﴾ - قَالَ: فَبَدَأَ بِعَائِشَةَ، فَقَالَ: «يَا عَائِشَةُ! إِنِّيْ أُرِيْدُ أَنْ أَعْرِضَ عَلَيْكِ أَمْرًا، أُحِبُّ أَنْ لَا تَعْجَلِيْ فِيْهِ حَتّٰى تَسْتَشِيْرِيْ أَبَوَيْكِ». قَالَتْ: وَمَا هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَتَلَا عَلَيْهَا الْآيَةَ. قَالَتْ: أَفِيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَسْتَشِيْرُ أَبَوَيَّ؟ بَلْ أَخْتَارُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ، وَأَسْأَلُكَ أَنْ لَا تُخْبِرَ امْرَأَةً مِنْ نِسَائِكَ بِالَّذِيْ قُلْتُ. قَالَ: «لَا تَسْأَلُنِيْ امْرَأَةٌ مِّنْهُنَّ - إِلَّا أَخْبَرْتُهَا إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَبْعَثْنِيْ مُعَنِّتًا -، وَلَا مُتَعَنِّتًا -، وَلٰكِنْ بَعَثَنِيْ مُعَلِّمًا مُيَسِّرًا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٣٢٤٩: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی اجازت طلب کرنے آئے تو انہوں نے آپؐ کے دروازے پر کچھ صحابہ کرامؓ کو پایا کہ انہیں آپؐ سے ملاقات کی اجازت نہیں ملی (راوی نے بیان کیا) جب ابوبکرؓ صدیق کو اجازت ملی تو وہ اندر تشریف لے گئے بعد ازاں عمرؓ اجازت طلب کرنے

آنے کی ان کو بھی اجازت مل گئی (جب وہ اندر داخل ہوئے) تو انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو غمگین پایا آپؐ خاموش تھے' آپؐ کے ارد گرد آپؐ کی بیویاں (بیٹھی) تھیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے (دل میں) سوچا کہ میں ایسی گفتگو کروں' جس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑیں چنانچہ انہوں نے کہا' اے اللہ کے رسول! اگر خارجہ کی بیٹی (یعنی عمرؓ کی بیوی) مجھ سے اخراجات کا مطالبہ کرتی تو میں اٹھ کر اس کی گردن پر پاؤں رکھ دیتا یا گھونسا مارتا (اس جملہ کو سن کر) آپؐ مسکرائے اور بتایا کہ یہ میری بیویاں ہیں' انہوں نے میرے گرد گھیرا ڈال رکھا ہے۔ جیسا کہ آپ ملاحظہ کر رہے ہیں' مجھ سے اخراجات کا مطالبہ کر رہی ہیں چنانچہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ عائشہؓ کی گردن دبانے کے لئے اٹھے اور عمر رضی اللہ عنہ حفصہؓ کی گردن دبانے کے لئے اٹھے وہ دونوں (ناراضگی کے عالم میں) کہہ رہے تھے' تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی چیزیں طلب کر رہی ہو جو آپؐ کے پاس نہیں ہیں تو انہوں نے کہا' اللہ کی قسم! ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی چیز کا مطالبہ نہیں کریں گی جو آپؐ کے پاس نہ ہو گی بعد ازاں آپؐ ان سے ایک ماہ یا انتیس دن الگ رہے اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی (جس کا ترجمہ ہے) اے نبی! اپنی بیویوں سے کہہ دو' اگر تم دنیا اور اس کی زینت چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں کچھ دے دلا کر بھلے طریقے سے رخصت کر دوں اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول اور دار آخرت کی طالب ہو تو جان لو کہ تم میں سے جو نیکوکار ہیں اللہ نے ان کے لئے بڑا اجر مہیا کر رکھا ہے۔

چنانچہ آپؐ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے آغاز کیا' آپؐ نے فرمایا' عائشہ! میں تیرے سامنے ایک تجویز رکھتا ہوں' میں چاہتا ہوں کہ تجھے اس بارے میں جلدی نہیں کرنا چاہیے' جب تک تو اپنے والدین سے مشورہ نہ کر لے اس نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! وہ تجویز کیا ہے؟ آپؐ نے مذکورہ آیت تلاوت فرمائی۔ عائشہؓ نے جواب دیا' اے اللہ کے رسول! بھلا میں آپؐ کے بارے میں اپنے والدین سے مشورہ کروں؟ میں تو یقیناً اللہ' اس کے رسول اور آخرت کو ترجیح دیتی ہوں' نیز میں آپؐ سے گزارش کرتی ہوں کہ آپؐ اپنی بیویوں میں سے کسی کو یہ بات نہ بتائیں کہ میں نے کیا کہا ہے۔ آپؐ نے فرمایا' اگر کوئی بیوی مجھ سے دریافت کرے گی تو میں اس کو ضرور بتاؤں گا۔ مجھے اللہ نے (لوگوں کو اور اپنے آپ کو) تکلیف میں ڈالنے کے لئے نہیں بھیجا بلکہ مجھے ایسا معلم بنا کر بھیجا ہے جو (لوگوں کے لئے) آسانیاں کرنے والا ہے (مسلم)

۳۲۵۰ - (۱۳) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كُنْتُ أَغَارُ مِنَ اللَّاتِي وَهَبْنَ أَنْفُسَهُنَّ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَقُلْتُ: أَتَهَبُ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا؟ فَلَمَّا أَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ، وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ، وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ﴾ - قُلْتُ: مَا أَرَى رَبَّكَ إِلَّا يُسَارِعُ فِي هَوَاكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَحَدِيثُ جَابِرٍ: «اتَّقُوا اللّٰهَ فِي النِّسَاءِ» ذُكِرَ فِي «قِصَّةِ حَجَّةِ الْوَدَاعِ».

۳۲۵۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں ان عورتوں پر غصہ کرتی تھی جو خود کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہبہ کرتی تھیں۔ میں سوچتی تھی' بھلا عورت خود کو ہبہ کر سکتی ہے؟ جب اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی

جس کا ترجمہ ہے) "اور تمہیں یہ بھی اختیار ہے کہ جس بیوی کو چاہو علیحدہ رکھو اور جسے چاہو اپنے پاس رکھو اور جس کو
سے علیحدہ کر دیا ہو' (اور) اگر اس کو دوبارہ سے اپنے پاس بلا لو' تو تم پر کوئی گناہ نہیں" (عائشہؓ فرماتی ہیں) تو میں نے
لا کہا' میں محسوس کرتی ہوں کہ آپؐ کا پروردگار آپؐ کو خوش رکھنے کو پسند فرماتا ہے (بخاری' مسلم)
اور جابر سے مروی حدیث جس میں ہے کہ "عورتوں کے (حقوق کے) بارے میں اللہ سے ڈرو" حجۃ الوداع کے واقعہ
ا ذکر کی گئی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٣٢٥١ ـ (١٤) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَنَّهَا كَانَتْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سَفَرٍ. الَتْ: فَسَابَقْتُهُ فَسَبَقْتُهُ عَلَى رِجْلَيَّ، فَلَمَّا حَمَلْتُ اللَّحْمَ، سَابَقْتُهُ فَسَبَقَنِيْ. قَالَ: «هٰذِهِ بِتِلْكَ السَّبْقَةِ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

وسری فصل: ٣٢٥١: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ وہ ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
فاقت میں تھیں۔ انہوں نے بیان کیا' میں نے آپؐ سے دوڑ میں مقابلہ کیا تو میں آپؐ سے سبقت لے گئی جب میں
ربہ ہو گئی تو میں نے پھر آپؐ سے دوڑ میں مقابلہ کیا تو آپؐ مجھ سے سبقت لے گئے۔ آپؐ نے فرمایا' یہ اس کا بدلہ ہو
یا (ابوداؤد)

٣٢٥٢ ـ (١٥) وَعَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ، وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِيْ، وَإِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ فَدَعُوْهُ»... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.

٣٢٥٢: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں سے وہ شخص بہت اچھا
ہے جو اپنے گھر والوں کے (حق میں) اچھا ہے اور میں اپنے اہل والوں کے لئے تم سب سے اچھا ہوں اور جب تمہارا
وئی ساتھی فوت ہو جائے تو اس کے عیوب بیان نہ کیا کرو (ترمذی' دارمی)

٣٢٥٣ ـ (١٦) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِلَى قَوْلِهِ: «لِأَهْلِيْ».

٣٢٥٣: نیز ابن ماجہ نے اس حدیث کو ابن عباس رضی اللہ عنہما سے "لاھلی" کے لفظ تک بیان کیا ہے۔

٣٢٥٤ ـ (١٧) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْمَرْأَةُ إِذَا صَلَّتْ خَمْسَهَا، وَصَامَتْ شَهْرَهَا، وَأَحْصَنَتْ فَرْجَهَا، وَأَطَاعَتْ بَعْلَهَا، فَلْتَدْخُلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَتْ». رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ فِي «الْحِلْيَةِ».

۳۲۵۴ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب کوئی عورت پانچوں نمازیں ادا کرے' ماہ رمضان کے روزے رکھے' اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے اور اپنے خاوند کی اطاعت کرے تو وہ جنت کے جس دروازے سے داخل ہونا چاہے داخل ہو جائے (ابونعیم فی الحلیہ)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں یزید بن ابان رقاشی راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۰' تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۰)

۳۲۵۵ - (۱۸) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَوْ كُنْتُ اٰمُرُ اَحَدًا اَنْ يَّسْجُدَ لِاَحَدٍ، لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا» . . . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .

۳۲۵۵ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اگر کسی (شخص) کو حکم ہوتا کہ وہ کسی شخص کو سجدہ کرے تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے (ترمذی)

۳۲۵٦ - (۱۹) **وَعَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَيُّمَا امْرَاَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ ، دَخَلَتِ الْجَنَّةَ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .

۳۲۵۶ : ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو عورت فوت ہوئی اور اس کا خاوند اس سے خوش تھا تو وہ جنت میں داخل ہو گی (ترمذی)

۳۲۵۷ - (۲۰) **وَعَنْ** طَلْقِ بْنِ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا الرَّجُلُ دَعَا زَوْجَتَهُ لِحَاجَتِهِ ، فَلْتَاْتِهِ وَاِنْ كَانَتْ عَلَى التَّنُّوْرِ» . . . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .

۳۲۵۷ : طلق بن علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب خاوند اپنی بیوی کو جماع کے لئے بلائے تو اسے اس کے پاس جانا چاہیے اگرچہ وہ تنور پر ہو (ترمذی)

۳۲۵۸ - (۲۱) **وَعَنْ** مُعَاذٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ، قَالَ: «لَا تُؤْذِی امْرَاَةٌ زَوْجَهَا — فِی الدُّنْيَا، اِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُهُ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ: لَا تُؤْذِيْهِ قَاتَلَكِ اللّٰهُ، فَاِنَّمَا هُوَ عِنْدَكِ دَخِيْلٌ — يُوْشِكُ اَنْ يُّفَارِقَكِ اِلَيْنَا» ، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ، وَابْنُ مَاجَةَ ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ : هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ .

۳۲۵۸ : معاذ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' جو بیوی اپنے خاوند کو دنیا میں تکلیف پہنچاتی ہے تو اس کی بیوی کو حوریں کہتی ہیں اس کو تکلیف نہ دے وہ تیرے پاس مہمان ہے' جلد ہی تجھ سے جدا ہو کر ہمارے پاس آئے گا (ترمذی' ابن ماجہ) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب کہا ہے۔

۳۲۵۹ ـ (۲۲) وَعَنْ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْقُشَيْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَا حَقُّ زَوْجَةِ أَحَدِنَا عَلَيْهِ؟ قَالَ: «أَنْ تُطْعِمَهَا إِذَا طَعِمْتَ، وَتَكْسُوهَا إِذَا اكْتَسَيْتَ، وَلَا تَضْرِبِ الْوَجْهَ، وَلَا تُقَبِّحْ، وَلَا تَهْجُرْ إِلَّا فِي الْبَيْتِ» رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۲۵۹ : حکیم بن معاویہ القشیری اپنے والد سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا' میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ہماری بیویوں کے ہم پر کیا حقوق ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' جب تو کھائے اس کو بھی کھلائے' جب تو اپنے لئے لباس تیار کرے تو اس کے لئے بھی لباس سلوائے' اس کے چہرے پر نہ مارے' نہ اسے گالیاں دے اور اگر وہ ناراض بھی ہو تو اسے گھر سے نہ نکالے (احمد' ابوداؤد' ابن ماجہ)

وضاحت : خاوند مناسب سمجھے تو اس گھر کی سکونت چھوڑ کر دوسرے گھر میں چلا جائے اس کا بھی جواز ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ازواج مطہرات سے قسم کھائی تھی تو بالا خانے میں منتقل ہو گئے تھے نیز جب چہرے پر مارنے سے منع کیا ہے تو معلوم ہوا کہ چہرے کے علاوہ دوسرے بدن پر مارنا درست ہے نیز اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۰۷)

۳۲۶۰ ـ (۲۳) وَعَنْ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّ لِي امْرَأَةً فِي لِسَانِهَا شَيْءٌ ـ يَعْنِي الْبَذَاءَ ـ قَالَ: «طَلِّقْهَا». قُلْتُ: إِنَّ لِي مِنْهَا وَلَدًا، وَلَهَا صُحْبَةٌ. قَالَ: «فَمُرْهَا» يَقُولُ عِظْهَا «فَإِنْ يَكُ فِيهَا خَيْرٌ فَسَتَقْبَلُ، وَلَا تَضْرِبَنَّ ظَعِينَتَكَ ضَرْبَكَ أُمَيَّتَكَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۲۶۰ : لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے آپؐ سے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! میری بیوی کی زبان میں فحش کلامی ہے؟ آپؐ نے فرمایا' اس کو طلاق دے دے۔ میں نے عرض کیا' اس سے میری اولاد ہے اور اس کے ساتھ دیرینہ رفاقت بھی ہے؟ آپؐ نے فرمایا' اس کو نصیحت کر' اگر اس میں خیر کا پہلو ہوا تو وہ تیری نصیحت کو قبول کرلے گی اور اپنی بیوی کو لونڈی کی طرح نہ مار (ابوداؤد)

۳۲۶۱ ـ (۲۴) وَعَنْ إِيَاسِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ:

«لَا تَضْرِبُوا إِمَاءَ اللهِ» فَجَاءَ عُمَرُ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: ذَئِرْنَ النِّسَاءُ عَلَى أَزْوَاجِهِنَّ —. فَرَخَّصَ فِي ضَرْبِهِنَّ، فَأَطَافَ بِآلِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ نِسَاءٌ كَثِيْرٌ يَشْكُوْنَ أَزْوَاجَهُنَّ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَقَدْ طَافَ بِآلِ مُحَمَّدٍ نِسَاءٌ كَثِيْرٌ، يَشْكُوْنَ أَزْوَاجَهُنَّ —، لَيْسَ أُولٰئِكَ بِخِيَارِكُمْ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۳۲۶۱: ایاس بن عبداللہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ کی بندیوں (یعنی اپنی بیویوں) کو مت مارو تو عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے اور بیان کیا' بیویاں اپنے خاوندوں پر غالب آگئی ہیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پیٹنے کی اجازت عطا کی۔ چنانچہ عورتیں کثرت کے ساتھ آپ' کی ازواج مطہرات کے پاس پہنچیں وہ اپنے خاوندوں کا شکوہ کر رہی تھیں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بیویوں کے پاس کثرت کے ساتھ عورتیں جمع ہو گئی ہیں وہ اپنے خاوندوں کا شکوہ کر رہی ہیں' تم میں ایسے لوگ (جو ظالم ہیں) اچھے اخلاق والے نہیں ہیں (ابوداؤد' ابن ماجہ' دارمی)

٣٢٦٢ - (٢٥) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَيْسَ مِنَّا مَنْ خَبَّبَ — امْرَأَةً عَلَى زَوْجِهَا، أَوْ عَبْدًا عَلَى سَيِّدِهِ» . . . رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۳۲۶۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' وہ شخص (ہمارے تابعداروں) میں سے نہیں ہے جو کسی عورت کو اس کے خاوند کے خلاف یا کسی غلام کو اس کے مالک کے خلاف بھڑکاتا ہے (ابوداؤد)

٣٢٦٣ - (٢٦) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ مِنْ أَكْمَلِ الْمُؤْمِنِيْنَ إِيْمَانًا أَحْسَنَهُمْ خُلُقًا، وَأَلْطَفَهُمْ بِأَهْلِهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۲۶۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ ان لوگوں کا ایمان کامل ہے جن کے اخلاق اچھے ہیں اور جو اپنے اہل و عیال کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرتے ہیں (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں انقطاع ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۲۷۳)

٣٢٦٤ - (٢٧) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ إِيْمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا، وَخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، وَرَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ إِلَى قَوْلِهِ «خُلُقًا».

۳۲۶۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جن لوگوں کے اخلاق اچھے ہیں ان کا ایمان کامل ہے اور تم میں بہترین لوگ وہ ہیں جو اپنی بیویوں کے ساتھ اچھے ہیں (ترمذی) امام ترمذیؒ نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوداؤد نے اس حدیث کو اس کے قول "خلقا" تک بیان کیا ہے۔

٣٢٦٥ - (٢٨) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مِنْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ، اَوْ خَيْبَرَ، وَفِيْ سَهْوَتِهَا — سِتْرٌ، فَهَبَّتْ رِيْحٌ فَكَشَفَتْ نَاحِيَةَ السِّتْرِ عَنْ بَنَاتٍ لِعَائِشَةَ لُعَبٍ، فَقَالَ: «مَا هٰذَا يَا عَائِشَةُ؟» قَالَتْ: بَنَاتِيْ. وَرَاٰى بَيْنَهُنَّ فَرَسًا لَهُ جَنَاحَانِ مِنْ رِقَاعٍ، فَقَالَ: «مَا هٰذَا الَّذِيْ اَرٰى وَسْطَهُنَّ؟» قَالَتْ: فَرَسٌ. قَالَ: «وَمَا الَّذِيْ عَلَيْهِ؟» قَالَتْ: جَنَاحَانِ. قَالَ: «فَرَسٌ لَهُ جَنَاحَانِ؟» قَالَتْ: اَمَا سَمِعْتَ اَنَّ لِسُلَيْمَانَ خَيْلًا لَهَا اَجْنِحَةٌ؟. قَالَتْ: فَضَحِكَ حَتّٰى رَاَيْتُ نَوَاجِذَهُ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۳۲۶۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ تبوک یا جنگ حنین سے واپس ہوئے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کے طاق پر پردہ پڑا ہوا تھا۔ ہوا چلی' تو اس سے پردے کا کنارا سرکا تو عائشہ رضی اللہ عنہا کی گڑیاں نظر آئیں۔ آپؐ نے دریافت کیا' اے عائشہؓ! یہ کیا ہیں؟ انہوں نے کہا' میری گڑیاں ہیں۔ اس دوران آپؐ نے ان کے درمیان ایک گھوڑا دیکھا جس کے کپڑے کے ٹکڑوں سے بنے ہوئے دو پر تھے۔ آپؐ نے پوچھا' گڑیوں کے درمیان یہ کیا ہے؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا یہ گھوڑا ہے' آپؐ نے دریافت کیا' گھوڑے کے اوپر کیا ہے؟ انہوں نے بتایا' دو پر ہیں۔ عائشہؓ نے کہا' کیا آپؐ نے نہیں سنا کہ سلیمان علیہ السلام کے پاس دو گھوڑے تھے جن کے پر تھے۔ یہ سن کر آپؐ ہنس پڑے یہاں تک کہ میں نے آپؐ کی کچلیوں کا مشاہدہ کیا (ابوداؤد)

وضاحت: جن گڑیوں کے ساتھ چھوٹی بچیاں کھیلتی ہیں ان کی تصویریں واضح نہیں ہوتیں اور نہ ہی ان کا احترام ہوتا ہے بلکہ استخفاف ہوتا ہے۔ اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع نہیں کیا اس لئے ان کا تیار کرنا اور نابالغ بچیوں کا ان کے ساتھ کھیلنا جائز ہے (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٣٢٦٦ - (٢٩) عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَتَيْتُ الْحِيْرَةَ — فَرَاَيْتُهُمْ يَسْجُدُوْنَ لِمَرْزُبَانٍ — لَهُمْ، فَقُلْتُ: لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَحَقُّ اَنْ يُسْجَدَ لَهُ، فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ: اِنِّيْ اَتَيْتُ الْحِيْرَةَ، فَرَاَيْتُهُمْ يَسْجُدُوْنَ لِمَرْزُبَانٍ لَهُمْ، فَاَنْتَ اَحَقُّ بِاَنْ يُسْجَدَ لَكَ. فَقَالَ لِيْ: «اَرَاَيْتَ لَوْ مَرَرْتَ بِقَبْرِيْ اَكُنْتَ تَسْجُدُ لَهُ؟» فَقُلْتُ: لَا. فَقَالَ: «لَا تَفْعَلُوْا، لَوْ كُنْتُ آمِرًا اَحَدًا اَنْ يَسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ النِّسَاءَ اَنْ يَسْجُدْنَ لِاَزْوَاجِهِنَّ، لِمَا جَعَلَ

اللهُ لَهُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ حَقٍّ ۔ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

تیسری فصل : ۳۲۶۶ : قیس بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں "حیرہ" شہر میں گیا' میں نے (وہاں) لوگوں کو دیکھا کہ وہ اپنے سردار کو سجدہ کرتے ہیں' میں نے محسوس کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ حقدار ہیں کہ انہیں سجدہ کیا جائے چنانچہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے بیان کیا کہ میں حیرہ شہر گیا تھا میں نے دیکھا کہ لوگ اپنے سردار کو سجدہ کرتے ہیں چنانچہ آپؐ زیادہ حقدار ہیں کہ آپؐ کو سجدہ کیا جائے آپؐ نے مجھے مخاطب کیا اور فرمایا' تو یہ بتا کہ جب کبھی (میری وفات کے بعد) تیرا گزر میری قبر کے پاس سے ہو تو کیا تو (میری) قبر کو سجدہ کرے گا؟ میں نے نفی میں جواب دیا' آپؐ نے فرمایا' (اب بھی) مجھے سجدہ نہ کرو' اگر میں کسی شخص کو حکم دیتا کہ وہ کسی شخص کو سجدہ کرے تو میں عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوندوں کو سجدہ کریں۔ اس لئے کہ اللہ نے خاوندوں کو عورتوں پر ایک مقام عطا کیا ہے (ابوداؤد)

وضاحت : حدیث کی سند میں شریک بن عبداللہ راوی کا حافظہ صحیح نہ تھا (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۹۷۲)

۳۲۶۷ ـ (۳۰) وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ.

۳۲۶۷ : نیز احمد نے اس حدیث کو معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۳۲۶۸ ـ (۳۱) **وَعَنْ** عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يُسْأَلُ الرَّجُلُ فِيمَا ضَرَبَ امْرَأَتَهُ عَلَيْهِ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۲۶۸ : عمر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے حکم دیا' خاوند سے دریافت نہ کیا جائے کہ اس نے اپنی بیوی کو کیوں پیٹا ہے؟ (ابوداؤد' ابن ماجہ)

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں عبدالرحمان مسلی کوئی راوی ضعیف ہے (ارواء الغلیل ۲۰۳۴' الاحادیث الضعیفۃ ۴۷۷۲' ضعیف الجامع الصغیر ۶۲۱۸' ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۱۸)

۳۲۶۹ ـ (۳۲) **وَعَنْ** أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَنَحْنُ عِنْدَهُ، فَقَالَتْ: زَوْجِي صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ يَضْرِبُنِي إِذَا صَلَّيْتُ، وَيُفَطِّرُنِي إِذَا صُمْتُ ـ، وَلَا يُصَلِّي الْفَجْرَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ. قَالَ: وَصَفْوَانُ عِنْدَهُ: قَالَ: فَسَأَلَهُ عَمَّا قَالَتْ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! أَمَّا قَوْلُهَا: يَضْرِبُنِي إِذَا صَلَّيْتُ، فَإِنَّهَا تَقْرَأُ بِسُوْرَتَيْنِ وَقَدْ نَهَيْتُهَا، قَالَ: فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَوْ كَانَتْ سُوْرَةً وَاحِدَةً لَكَفَتِ النَّاسَ». قَالَ: وَأَمَّا قَوْلُهَا:

يُفَطِّرُنِي إِذَا صُمْتُ ؛ فَإِنَّهَا تَنْطَلِقُ تَصُوْمُ وَأَنَا رَجُلٌ شَابٌّ ؛ فَلاَ أَصْبِرُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : «لاَ تَصُوْمُ امْرَأَةٌ إِلاَّ بِإِذْنِ زَوْجِهَا». وَأَمَّا قَوْلُهَا: إِنِّي لاَ أُصَلِّي حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ؛ فَإِنَّا أَهْلُ بَيْتٍ قَدْ عُرِفَ لَنَا ذَاكَ، لاَ نَكَادُ نَسْتَيْقِظُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ـ قَالَ: «فَإِذَا اسْتَيْقَظْتَ يَا صَفْوَانُ! فَصَلِّ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۲۶۹: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچی جب کہ ہم آپؐ کے پاس تھے' اس نے (اپنے خاوند) صفوان بن معطل کی شکایت کی کہ جب میں نماز ادا کرتی ہوں تو وہ مجھے مارتا ہے اور جب میں روزے سے ہوتی ہوں تو وہ میرا روزہ افطار کرا دیتا ہے اور سورج نکلنے کے بعد صبح کی نماز پڑھتا ہے (راوی بیان کرتا ہے) کہ اس کا خاوند صفوان بھی مجلس میں ہی تھا آپؐ نے اس کی بیوی کی شکایت کے بارے میں اس سے دریافت کیا؟ اس نے بتایا' اے اللہ کے رسول! یہ جو کہتی ہے کہ جب (وہ) نماز پڑھتی ہے تو میں اسے پیٹتا ہوں تو اس کا سبب یہ ہے کہ یہ (لمبی) سورتیں تلاوت کرتی ہے۔ جب کہ میں نے اس کو اس سے منع کیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اگر ایک ہی سورت ہوتی تو لوگوں کو کافی ہوتی یعنی تجھے لمبی سورتوں کی تلاوت سے احتراز کرنا چاہیے۔ صفوان نے کہا' یہ جو کہتی ہے کہ جب میں روزہ رکھتی ہوں تو میرا روزہ افطار کرا دیتا ہے' اس کا سبب یہ ہے کہ یہ مسلسل روزے رکھنے لگ جاتی ہے جب کہ میں جوان آدمی ہوں' مجھ سے صبر نہیں ہو سکتا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کوئی عورت اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر (نفلی) روزے نہیں رکھ سکتی اور یہ جو کہتی ہے کہ میں سورج طلوع ہونے کے بعد صبح کی نماز پڑھتا ہوں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے خاندان کے بارہ میں یہ بات معروف ہے کہ جب تک سورج طلوع نہ ہو جائے ہم بیدار ہی نہیں ہوتے۔ آپؐ نے فرمایا' اے صفوان! جب تو بیدار ہو تب نماز پڑھ لیا کر (ابوداؤد' ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی صحت پر بحث کرتے ہوئے حافظ ابن حجرؒ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ اس حدیث کے اس جملہ کہ "آپؐ نے اس کی معذرت قبول کرتے ہوئے فرمایا' جب تم نیند سے بیدار ہو جاؤ تو اس وقت نماز ادا کرو" اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ اب ہر شخص کو اجازت دی جائے جس کا معاملہ اس کے مشابہ ہے۔ دراصل خاص مصلحت کے پیش نظر اس شخص کو وقتی طور پر اجازت دی گئی تھی اور اس طرح کے واقعہ کو جس میں احتمالات کی گنجائش ہو' کو عموم پر محمول نہیں کرنا چاہیے (فتح الباری جلد ا صفحہ ۷۵ - ۷۶)

۳۲۷۰ - (۳۳) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ فِيْ نَفَرٍ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ، فَجَاءَ بَعِيْرٌ فَسَجَدَ لَهُ، فَقَالَ أَصْحَابُهُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! تَسْجُدُ لَكَ الْبَهَائِمُ وَالشَّجَرُ، فَنَحْنُ أَحَقُّ أَنْ نَسْجُدَ لَكَ. فَقَالَ: «اعْبُدُوْا رَبَّكُمْ، وَأَكْرِمُوْا أَخَاكُمْ، وَلَوْ كُنْتُ آمِرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا، وَلَوْ أَمَرَهَا أَنْ تَنْقُلَ مِنْ جَبَلٍ أَصْفَرَ إِلٰى جَبَلٍ أَسْوَدَ، وَمِنْ جَبَلٍ أَسْوَدَ إِلٰى جَبَلٍ أَبْيَضَ؛ كَانَ يَنْبَغِيْ لَهَا أَنْ تَفْعَلَهُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۳۲۷۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرین اور انصار (صحابہ کرامؓ) کی جماعت میں تھے ایک اونٹ آیا' اس نے آپؐ کو سجدہ کیا۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! جب آپؐ کو چارپائے اور درخت سجدہ کرتے ہیں تو ہم زیادہ لائق ہیں کہ آپؐ کو سجدہ کریں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اپنے رب کی عبادت کرو اور اپنے بھائی کی عزت کرو۔ اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ وہ کسی شخص کو سجدہ کرے تو بھی عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے اور اگر خاوند اس کو حکم دے کہ وہ زرد رنگ (کے پتھروں کے) پہاڑ سے سیاہ رنگ (کے پتھروں کے) پہاڑ کی جانب اور سیاہ رنگ (کے پتھروں کے) پہاڑ سے سفید رنگ (کے پتھروں کے) پہاڑ کی جانب پتھر منتقل کرے تو اس کے یہی لائق تھا کہ وہ یہ کام سرانجام دے (احمد)

وضاحت: اونٹ کا آپؐ کو سجدہ کرنا قدرت الٰہیہ کی تسخیر کے ساتھ ہے اور یہ آپؐ کا معجزہ ہے۔ (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۴)

۳۲۷۱ - (۳٤) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «ثَلَاثَةٌ لَا تُقْبَلُ لَهُمْ صَلَاةٌ، وَلَا يُصْعَدُ لَهُمْ حَسَنَةٌ: اَلْعَبْدُ الْاٰبِقُ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلٰى مَوَالِيْهِ فَيَضَعَ يَدَهُ فِيْ اَيْدِيْهِمْ، وَالْمَرْاَةُ السَّاخِطُ عَلَيْهَا زَوْجُهَا، وَالسَّكْرَانُ حَتّٰى يَصْحُوَ» رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

۳۲۷۱: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تین شخص ہیں جن کی نماز قبول نہیں ہوتی نہ ان کے نیک اعمال آسمان کی جانب چڑھتے ہیں۔ ایک وہ غلام جو اپنے آقا سے بھاگ گیا ہے جب تک واپس نہ لوٹے اور اپنے آپ کو اپنے آقا کے حوالہ نہ کر دے دوسری وہ عورت جس سے اس کا خاوند ناراض ہے اور تیسرا وہ شخص جو نشہ میں ہو جب تک ہوش میں نہ آئے (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند معلوم نہیں ہو سکی البتہ طبرانی اوسط میں عبداللہ بن محمد بن عقیل سے روایت مروی ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۴)

۳۲۷۲ - (۳۵) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: اَيُّ النِّسَاءِ خَيْرٌ؟ قَالَ: «اَلَّتِيْ تَسُرُّهُ اِذَا نَظَرَ، وَتُطِيْعُهُ اِذَا اَمَرَ، وَلَا تُخَالِفُهُ فِيْ نَفْسِهَا وَلَا مَالِهَا بِمَا يَكْرَهُ». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

۳۲۷۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا' کونسی عورت بہتر ہے؟ آپؐ نے فرمایا' وہ عورت جو اپنے خاوند کو خوش کرے جب وہ اس کی جانب نظر اٹھائے' اس کے حکم کی اطاعت کرے جب وہ اس کو (شریعت کے مطابق) حکم دے اور اپنے وجود اور خاوند کے مال میں خاوند کی مرضی کے خلاف ایسا کام نہ کرے جو اس کے خاوند کو ناپسند ہو (نسائی' بیہقی شعب الایمان)

۳۲۷۳ ـ (۳٦) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «أَرْبَعٌ مَنْ أُعْطِيَهُنَّ، فَقَدْ أُعْطِيَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ: قَلْبٌ شَاكِرٌ، وَلِسَانٌ ذَاكِرٌ، وَبَدَنٌ عَلَى الْبَلَاءِ صَابِرٌ، وَزَوْجَةٌ لَا تَبْغِيْهِ خَوْنًا فِيْ نَفْسِهَا وَلَا مَالِهِ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ».

۳۲۷۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جسے چار چیزیں مل گئیں اسے دنیا و آخرت کی خیر و برکت مل گئی۔ ایسا دل جو اللہ کا شکریہ ادا کرنے والا ہے' ایسی زبان جو اللہ کے ذکر میں محو ہے' ایسا بدن جو مصائب پر صبر کرنے والا ہے اور ایسی بیوی جو اپنے جسم اور خاوند کے مال میں خیانت کرنے والی نہیں ہے (بیہقی شعب الایمان)

بَابُ الْخُلْعِ وَالطَّلَاقِ

(خلع اور طلاق کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٣٢٧٤ - (١) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ امْرَاَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ اَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ مَا اَعْتِبُ عَلَيْهِ فِيْ خُلُقٍ وَلَا دِيْنٍ، وَلٰكِنِّيْ اَكْرَهُ الْكُفْرَ فِي الْاِسْلَامِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَتَرُدِّيْنَ عَلَيْهِ حَدِيْقَتَهُ؟». قَالَتْ: نَعَمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِقْبَلِ الْحَدِيْقَةَ وَطَلِّقْهَا تَطْلِيْقَةً». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل: ۳۲۷۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ثابت بن قیس کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ثابت بن قیس کی عادات اور اس کے دیندار ہونے پر مجھے کچھ اعتراض نہیں البتہ میں اسلام میں کفر (یعنی خلاف اسلام امور) کو اچھا نہیں سمجھتی۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا' تو (حق مہر میں دیا گیا) اس کا باغ واپس کر دے گی؟ اس نے اثبات میں جواب دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے خاوند کو حکم دیا' تم باغ واپس لے لو اور اس کو ایک طلاق دے دو (بخاری)

وضاحت: اسلام میں کفر سے مراد یہ ہے کہ مسلمان ہونے کے باوجود انسان ایسے امور کا مرتکب ہو جو دین کے منافی ہوں۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ میں اپنے خاوند سے اس قدر بیزار ہوں کہ میں اس کے حقوق ادا نہیں کر سکوں گی۔ اسلام میں زندگی کے تمام شعبوں کے بارے میں راہ نمائی ملتی ہے عائلی زندگی کو بہتر بنانے اور پرسکون زندگی بسر کرنے کے ذرائع سے خبردار کیا گیا ہے لیکن خاوند بیوی اگر باہم زندگی گزارنے اور اتفاق کی فضا قائم رکھنے سے قاصر ہوں تو شریعت اسلامیہ انہیں اجازت دیتی ہے کہ وہ رشتہ ازدواج کو ختم کر سکتے ہیں اگر بیوی کا خیال ہے کہ اس کا اپنے خاوند کے ساتھ زندگی گزارنا مشکل ہے اور اس سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہتی ہے تو حق مہر واپس لوٹائے اور خاوند اس کو ایک طلاق دے اس کا نام خلع ہے۔ اس سے نکاح فسخ ہو جائے گا اور رجوع کا اختیار بھی سلب ہو جائے گا۔ اسی طرح اگر خاوند کا اپنی بیوی سے نباہ مشکل ہے تو وہ اس کو سنت کے مطابق ایک طلاق رجعی حالت طہر میں دے کر فارغ کر دے خیال رہے کہ اس طہر میں اس سے مجامعت نہ کرے اور تین حیض عدت گزارنے کے بعد عورت کو اختیار ہے کہ وہ جس شخص سے چاہے نکاح کر سکتی ہے بلکہ پہلے خاوند کے ساتھ اگر نکاح کرنا چاہے اور پہلا خاوند بھی اس کو دوبارہ بیوی بنانے اور اکٹھی زندگی گزارنے پر آمادہ ہو تو وہ بھی نکاح کر سکتا ہے لیکن بیوی کو بحالت حیض طلاق دینا اور ایک ہی مجلس میں تین طلاق دینا بدعت ہے (واللہ اعلم)

۳۲۷۵ - (۲) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّهُ طَلَّقَ امْرَاَةً لَهُ وَهِيَ حَائِضٌ، فَذَكَرَ عُمَرُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَتَغَيَّظَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: «لِيُرَاجِعْهَا ثُمَّ يُمْسِكْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ، ثُمَّ تَحِيْضَ فَتَطْهُرَ، فَاِنْ بَدَا لَهُ اَنْ يُّطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا قَبْلَ اَنْ يَّمَسَّهَا، فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِيْ اَمَرَ اللّٰهُ اَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ». وَفِيْ رِوَايَةٍ: «مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا، ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا اَوْ حَامِلًا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۲۷۵: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اس نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دی۔ ان کے والد عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا تذکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ آپؐ نے اس کے اس فعل پر ناراضگی کا اظہار کیا اور حکم دیا کہ وہ اس سے رجوع کرے اور اس کو اپنے ہاں روکے رکھے پھر جب وہ حیض سے پاک ہو جائے اس کے بعد پھر اسے حیض آئے اور وہ حیض سے فارغ ہو جائے تو اگر اس کا خیال اس کو طلاق دینے کا ہے تو اس کو پاک حالت میں بلامجامعت طلاق دے کیوں کہ یہی وہ عدت ہے جس میں عورتوں کو طلاق دینے کا اللہ نے حکم دیا ہے اور ایک روایت میں ہے' آپؐ نے فرمایا' اس کو کہیں کہ وہ اس سے رجوع کرے بعد ازاں اس کو اس کے پاک ہونے کی حالت یا حمل کی حالت میں طلاق دے (بخاری' مسلم)

وضاحت: حالت حیض میں طلاق دینا بدی ہے البتہ صحیح احادیث کی روشنی میں وہ طلاق شمار ہو گی چنانچہ احمد' ابوداؤد اور نسائی میں ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طلاق کو شمار کیا نیز یہ حدیث صحیح ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھیں (سنن نسائی شرح سیوطی جلد ۶ صفحہ ۱۴۱' صحیح مسلم مع مختصر شرح نووی جلد ۲ صفحہ ۴۷۶)

۳۲۷۶ - (۳) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: خَيَّرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، فَاخْتَرْنَا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ، فَلَمْ يَعُدَّ ذٰلِكَ عَلَيْنَا شَيْئًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۲۷۶: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار دیا لیکن ہم نے اللہ اور اس کے رسول کو پسند کیا آپؐ نے اس اختیار کو کچھ شمار نہیں فرمایا یعنی اختیار طلاق نہیں ہے۔

وضاحت: خاوند کے اختیار دینے کے بعد اگر بیوی خاوند کو پسند کرتی ہے تو طلاق نہ ہو گی (واللہ اعلم)

۳۲۷۷ - (٤) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: فِي الْحَرَامِ يُكَفِّرُ — ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۲۷۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا' بیوی کو حرام قرار دینے میں کفارہ ہے۔ ارشاد ربانی ہے "بلاشبہ تمہارے لئے اللہ کا رسول اچھا نمونہ ہیں" (بخاری' مسلم)

۳۲۷۸ - (۵) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ، وَشَرِبَ عِنْدَهَا عَسَلًا، فَتَوَاصَيْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ أَنَّ أَيَّتَنَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ فَلْتَقُلْ: إِنِّي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ مَغَافِيرَ — أَكَلْتَ مَغَافِيرَ؟ فَدَخَلَ عَلَى إِحْدَاهُمَا، فَقَالَتْ لَهُ ذٰلِكَ. فَقَالَ: «لَا بَأْسَ، شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ، فَلَنْ أَعُودَ لَهُ، وَقَدْ حَلَفْتُ، لَا تُخْبِرِي بِذٰلِكَ أَحَدًا». يَبْتَغِي مَرْضَاةَ أَزْوَاجِهِ. فَنَزَلَتْ: ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ ﷺ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ تَبْتَغِي مَرْضَاةَ أَزْوَاجِكَ﴾ اَلْآيَة. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۲۷۸: عائشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں' نبی صلی اللہ علیہ وسلم زینب بنت جحش کے ہاں رکتے اور وہاں شہد نوش فرماتے چنانچہ میں نے اور حفصہؓ نے اس بات پر اتفاق کیا کہ ہم میں سے جس کے ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں وہ کہے کہ مجھے آپؐ سے مغافیر (گوند) کی بدبو آ رہی ہے' کیا آپؐ نے مغافیر کا استعمال کیا ہے؟ چنانچہ آپؐ ان میں سے ایک کے ہاں تشریف لے گئے۔ اس نے آپؐ سے یہی جملہ کہا آپؐ نے فرمایا' کوئی بات نہیں' میں نے تو بس زینب بنت جحش کے ہاں شہد نوش کیا تھا اب میں قسم کھاتا ہوں کہ دوبارہ اس کے ہاں شہد نوش نہیں کروں گا (لیکن) اس بات کا کسی سے ذکر نہ کرنا (دراصل) آپؐ اپنی بیویوں کی رضامندی کے خواہاں تھے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (جس کا ترجمہ ہے) "اے پیغمبر علیہ السلام! آپ ایسی چیز کو کیوں حرام قرار دے رہے ہیں جس کو اللہ نے آپؐ کے لئے حلال قرار دیا ہے آپؐ اپنی بیویوں کی رضامندی تلاش کرتے ہیں؟" (بخاری' مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

۳۲۷۹ - (۶) عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «أَيُّمَا امْرَأَةٍ سَأَلَتْ زَوْجَهَا طَلَاقًا — فِي غَيْرِ مَا بَأْسٍ — فَحَرَامٌ عَلَيْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ.

دوسری فصل: ۳۲۷۹: ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو عورت اپنے خاوند سے بغیر کسی وجہ کے طلاق کا مطالبہ کرے اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے (احمد' ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ' دارمی)

وضاحت: اس حدیث میں بڑی سخت وعید ہے جب کہ کبیرہ گناہوں کے مرتکب اپنے گناہوں کی سزا کاٹنے کے بعد جنت میں داخل کئے جائیں گے۔ حدیث کے ان الفاظ کو کہ بغیر وجہ کے طلاق کا مطالبہ کرنے والی عورت پر جنت کی خوشبو حرام ہو گی' کو سختی پر محمول کیا جائے گا کہ ایسا کرنے والی عورت اس سلوک کی مستحق ہے لیکن اگر اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے معاف فرما دیں تو الگ بات ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۰۶)

۳۲۸۰ - (۷) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَبْغَضُ الْحَلَالِ اِلَى اللّٰهِ الطَّلَاقُ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۳۲۸۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' حلال کاموں میں سے اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ فعل طلاق دینا ہے (ابوداؤد)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے (ارواء الغلیل ۲۰۴۰' ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳)

۳۲۸۱ - (۸) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «لَا طَلَاقَ قَبْلَ نِكَاحٍ، وَلَا عِتَاقَ اِلَّا بَعْدَ مِلْكٍ، وَلَا وِصَالَ فِيْ صِيَامٍ، وَلَا يُتْمَ بَعْدَ اِحْتِلَامٍ، وَلَا رِضَاعَ بَعْدَ فِطَامٍ، وَلَا صَمْتَ يَوْمٍ اِلَى اللَّيْلِ». رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۳۲۸۱: علی رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' نکاح سے پہلے طلاق نہیں' ملکیت میں آنے سے پہلے آزاد کرنا نہیں' روزوں میں وصال نہیں' بلوغت کے بعد یتیمی نہیں' دودھ چھڑانے کے بعد رضاعت (ثابت) نہیں ہوتی اور تمام دن رات تک خاموش رہنا جائز نہیں (شرح السنہ)

وضاحت: ۱۳۹۷ نمبر حدیث کی موافقت کی وجہ سے یہ حدیث صحیح ہے (ارواء الغلیل جلد ۷ صفحہ ۱۵۲)

۳۲۸۲ - (۹) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا نَذْرَ لِابْنِ آدَمَ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ، وَلَا عِتْقَ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ، وَلَا طَلَاقَ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَزَادَ اَبُوْ دَاوُدَ: «وَلَا بَيْعَ اِلَّا فِيْمَا يَمْلِكُ».

۳۲۸۲: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' آدم کا بیٹا اس چیز کی نذر نہ مانے جو اس کی ملکیت میں نہیں اور جس چیز پر ملکیت نہیں اس کو آزاد نہ کرے اور جس پر اس کا حق نہیں اس کو طلاق نہ دے (ترمذی) اور ابوداؤد میں اضافہ ہے کہ جس چیز پر حق نہیں اس کو فروخت نہ کرے۔

۳۲۸۳ - (۱۰) وَعَنْ رُكَانَةَ بْنِ عَبْدِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ طَلَّقَ اِمْرَاَتَهُ سُهَيْمَةَ الْبَتَّةَ، فَاَخْبَرَ النَّبِيَّ ﷺ، وَقَالَ: وَاللّٰهِ مَا اَرَدْتُ اِلَّا وَاحِدَةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «وَاللّٰهِ مَا اَرَدْتَ اِلَّا وَاحِدَةً؟» فَقَالَ رُكَانَةُ: وَاللّٰهِ مَا اَرَدْتُ اِلَّا وَاحِدَةً، فَرَدَّهَا اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، فَطَلَّقَهَا الثَّانِيَةَ فِيْ زَمَانِ عُمَرَ، وَالثَّالِثَةَ فِيْ زَمَانِ عُثْمَانَ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ، اِلَّا اَنَّهُمْ لَمْ يَذْكُرُوا الثَّانِيَةَ، وَالثَّالِثَةَ.

۳۲۸۳ : رکانہ بن عبد یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے اپنی بیوی سہیمہ کو "بتہ" (ایسی طلاق جس کے بعد تعلق منقطع ہو جاتا ہے) طلاق دی۔ اس کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلع کیا گیا آپؐ نے دریافت کیا' کیا تو نے ایک طلاق کا ارادہ کیا تھا؟ رکانہؓ نے بتایا' اللہ کی قسم! میں نے بس ایک طلاق کا ارادہ کیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بیوی کو اس کے ہاں واپس کر دیا پھر اس نے عمرؓ کے دور میں اس کو دوسری طلاق دی اور عثمانؓ کے دور میں تیسری طلاق دی (ابوداؤد' ترمذی' ابن ماجہ' دارمی) البتہ انہوں نے دوسری اور تیسری طلاق کا ذکر نہیں کیا۔

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے امام بخاریؒ نے اس حدیث کو مضطرب قرار دیا ہے' سند میں زبیر بن سعید ہاشمی (راوی) ضعیف ہے۔ البتہ مسند احمد میں ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رکانہؓ نے اپنی بیوی کو ایک مجلس میں تین طلاقیں دیں اس پر اسے شدید غم لاحق ہوا اس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تو نے کیسے طلاق دی؟ تو اس نے بتایا' ایک مجلس میں تین طلاقیں دی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' یہ ایک طلاق ہے' اگر تو پسند کرے تو اس سے رجوع کر۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ ابن القیمؒ اور استاذ احمد شاکرؒ نے بھی اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۷' ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۱۸)

اسی طرح صحیح مسلم میں ابن عباسؓ سے مروی حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیقؓ کے زمانہ میں اور خلافت عمرؓ کے پہلے دو سالوں میں تین طلاقیں ایک ہی شمار کی جاتی تھیں۔

۳۲۸٤ ـ (۱۱) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «ثَلَاثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ، وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ: اَلنِّكَاحُ، وَالطَّلَاقُ، وَالرَّجْعَةُ». . . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۳۲۸٤ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تین باتیں ایسی ہیں کہ جنہیں اگر سنجیدگی سے کہا جائے تو بھی نافذ ہیں اور مذاق کے انداز میں بھی ان کو کہنا سنجیدگی ہے' وہ تین باتیں نکاح' طلاق اور رجوع کرنا ہیں۔ (ترمذی' ابوداؤد) امام ترمذیؒ نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

وضاحت : علامہ البانیؒ نے اس حدیث کی سند کو ضعیف کہا ہے البتہ اس حدیث کے شواہد کی وجہ سے اسے قوی قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۹۷۹)

۳۲۸۵ ـ (۱۲) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «لَا طَلَاقَ وَلَا عِتَاقَ فِي إِغْلَاقٍ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ قِيْلَ: مَعْنَى الْإِغْلَاقِ: اَلْإِكْرَاهُ.

۳۲۸۵ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا'

مجبوری میں طلاق دینا (اور) آزاد کرنا وقوع پذیر نہیں ہوتا (ابوداؤد' ابن ماجہ) کہا جاتا ہے "اغلاق" سے مقصود مجبور کرنا ہے۔

وضاحت: کسی شخص کو مجبور کیا جائے کہ وہ طلاق دے' وگرنہ اسے قتل کر دیا جائے گا اور وہ طلاق دے ڈالے تو ایسی طلاق واقع نہیں ہو گی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے اِلَّا مَنۡ اُكۡرِهَ وَقَلۡبُهٗ مُطۡمَئِنٌّۢ بِالۡاِيۡمَانِ (جس کا ترجمہ ہے) "البتہ جس شخص پر جبر کیا گیا (لیکن) اس کا دل ایمان (کی نعمت) سے مطمئن ہے"

۳۲۸۶ - (۱۳) وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «كُلُّ طَلَاقٍ جَائِزٌ إِلَّا طَلَاقَ الْمَعْتُوْهِ، وَالْمَغْلُوْبِ عَلٰى عَقْلِهٖ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ، وَعَطَاءُ بْنُ عَجْلَانَ الرَّاوِيُّ ضَعِيْفٌ، ذَاهِبُ الْحَدِيْثِ.

۳۲۸۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہر طرح سے طلاق دینا نافذ ہو جاتا ہے البتہ دیوانے اور فاترالعقل کا طلاق دینا درست نہیں (ترمذی)

امام ترمذیؒ نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے' سند میں عطاء بن عجلان راوی ضعیف اور ذاہب الحدیث ہے۔

۳۲۸۷ - (۱۴) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ: عَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ، وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتّٰى يَبْلُغَ، وَعَنِ الْمَعْتُوْهِ حَتّٰى يَعْقِلَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ.

۳۲۸۷: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تین شخص مرفوع القلم ہیں یعنی سزا کے مستحق نہیں۔ سونے والا جب تک بیدار نہ ہو جائے' بچہ جب تک بالغ نہ ہو جائے اور دیوانہ جب تک (اس کے) ہوش ٹھکانے نہ آ جائیں (ترمذی' ابوداؤد)

۳۲۸۸ - (۱۵) وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ عَائِشَةَ، وَابْنُ مَاجَةَ عَنْهُمَا.

۳۲۸۸: نیز دارمی نے اس حدیث کو عائشہؓ سے اور ابن ماجہ نے عائشہؓ اور علیؓ سے روایت کیا ہے۔

۳۲۸۹ - (۱۶) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «طَلَاقُ الْاَمَةِ تَطْلِيْقَتَانِ، وَعِدَّتُهَا حَيْضَتَانِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۳۲۸۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' لونڈی دو طلاق کی مستحق ہے اور اس کی عدت دو حیض ہے (ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ' دارمی)

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۲۷ ٬ ارواء الغلیل جلد ۷ صفحہ ۱۵۰ ٬ ضعیف ترمذی صفحہ ۱۳۱ ٬ ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۲۱) امام ابوداؤد نے اس حدیث کو مجہول کہا ہے۔ سند میں مزاحم راوی ضعیف ہے تفصیل کیلئے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۸) کا مطالعہ کریں۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۲۹۰ - (۱۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «اَلْمُنْتَزِعَاتُ — وَالْمُخْتَلِعَاتُ — هُنَّ الْمُنَافِقَاتُ». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

تیسری فصل : ۳۲۹۰ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٬ وہ عورتیں جو اپنے آپ کو خاوند کے نکاح سے نکالنا چاہتی ہیں اور خلع کرنا چاہتی ہیں وہ عورتیں منافق ہیں (نسائی)

۳۲۹۱ - (۱۸) وَعَنْ نَافِعٍ، عَنْ مَوْلَاةٍ لِصَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ، أَنَّهَا اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا بِكُلِّ شَيْءٍ لَهَا —، فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ. رَوَاهُ مَالِكٌ.

۳۲۹۱ : نافع رحمہ اللہ ٬ صفیہ بنت ابی عبید رضی اللہ عنہا کی آزاد کردہ لونڈی سے بیان کرتے ہیں کہ اس نے اپنے خاوند سے اپنی ہر چیز دے کر خلع حاصل کیا تو عبداللہ بن عمرؓ نے اس کو غلط نہیں ٹھہرایا (مالک)

۳۲۹۲ - (۱۹) وَعَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أُخْبِرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثَ تَطْلِيقَاتٍ جَمِيعًا، فَقَامَ غَضْبَانَ، ثُمَّ قَالَ: «أَيُلْعَبُ بِكِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَنَا بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ!؟» حَتّٰى قَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَلَا أَقْتُلُهُ؟. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

۳۲۹۲ : محمود بن لبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک شخص کے بارے میں بتایا گیا جس نے اپنی بیوی کو یکبارگی تین طلاقیں دیں چنانچہ آپؐ ناراضگی کی حالت میں کھڑے ہوئے اور فرمایا (تعجب ہے) اللہ کی کتاب کے ساتھ مذاق کیا جا رہا ہے جبکہ میں تم میں موجود ہوں۔ اس پر ایک صحابی کھڑا ہوا اس نے کہا ٬ اے اللہ کے رسولؐ! کیا میں اس کو قتل نہ کر دوں؟ (نسائی)

وضاحت : ایک مجلس میں تین طلاقیں دینا بدعت ہے اور تین طلاقیں واقع نہ ہوں گی بلکہ ایک طلاق ہو گی۔ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ عہد رسالتؐ ٬ خلافت صدیقیؓ اور خلافت فاروقیؓ کے پہلے دو سالوں میں تین طلاقوں کو ایک شمار کیا جاتا تھا اس پر عمرؓ نے فرمایا ٬ جس کام میں لوگوں کو تیزی نہیں دکھانا چاہیے تھی اس میں وہ تیزی دکھا رہے ہیں

اس بناء پر میں چاہتا ہوں کہ ایک مجلس کی تین طلاق واقع کر دوں چنانچہ انہوں نے اس کو واقع کر دیا پس یہ ان کا سیاسی فیصلہ تھا اور پھر اس فیصلہ پر انہیں ندامت ہوئی اور انہوں نے اس سے رجوع کر لیا۔ تفصیل کیلئے دیکھیے (نیل الاوطار جلد ۷ صفحہ ۱۵' اغاثۃ اللہفان من مکائد الشیطان جلد ۱ صفحہ ۳۲۹' ایک مجلس کی تین طلاق حکیم محمد اسرائیل سلفی صفحہ ۳۶) نیز اس حدیث کی سند منقطع ہے۔ مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۹۸۱)

۳۲۹۳ ـ (۲۰) وَعَنْ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: بَلَغَهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ: إِنِّي طَلَّقْتُ امْرَأَتِي بِمِائَةِ تَطْلِيقَةٍ، فَمَاذَا تَرَى عَلَيَّ؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: طَلُقَتْ مِنْكَ بِثَلَاثٍ، وَسَبْعٌ وَتِسْعُونَ اتَّخَذْتَ بِهَا آيَاتِ اللهِ هُزُوًا. رَوَاهُ فِي «الْمُوَطَّأِ».

۳۲۹۳ : امام مالک کی بلاغات میں سے ہے کہ ایک شخص نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو سو بار طلاق دی ہے' آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے؟ ابن عباسؓ نے جواب دیا' تین طلاق واقع ہو گئیں اور ستانوے طلاقیں اللہ کی آیات کے ساتھ مذاق ہے (موطا امام مالک)

۳۲۹۴ ـ (۲۱) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا مُعَاذُ! مَا خَلَقَ اللهُ شَيْئًا عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الْعَتَاقِ، وَلَا خَلَقَ اللهُ شَيْئًا عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَبْغَضَ إِلَيْهِ مِنَ الطَّلَاقِ». رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ.

۳۲۹۴ : معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا' اے معاذ! اللہ نے زمین کی سطح پر کسی چیز کو پیدا نہیں کیا جو آزاد کرنے سے زیادہ اللہ کو محبوب ہو اور اللہ نے سطح زمین پر کوئی ایسی چیز پیدا نہیں کی ہے جو طلاق سے زیادہ (اللہ کو) ناپسند ہو (دار قطنی)
وضاحت : اس حدیث کی سند میں حمید بن مالک راوی ضعیف ہے۔ نیز مکحول کی معاذؓ سے ملاقات ثابت نہیں ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۰۹' تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۹)

بَابُ الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا

(اس عورت کے بارے میں جس کو تین طلاقیں دی گئی ہیں)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۲۹۵ - (۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: جَاءَتِ امْرَأَةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَقَالَتْ: إِنِّي كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِيْ، فَبَتَّ طَلَاقِيْ فَتَزَوَّجْتُ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الزَّبِيْرِ، وَمَا مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ. فَقَالَ: «أَتُرِيْدِيْنَ أَنْ تَرْجِعِيْ إِلَى رِفَاعَةَ؟» قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَ: «لَا، حَتّٰى تَذُوْقِيْ عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوْقَ عُسَيْلَتَكِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ۳۲۹۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رفاعہ قرظی کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور بتایا کہ میں رفاعہ کے نکاح میں تھی' اس نے مجھے تین طلاقیں دیں۔ اس کے بعد میں نے عبدالرحمان بن زبیر کے ساتھ نکاح کر لیا اور اس کا آلہ تناسل چادر کے پھندنے جیسا تھا یعنی اس میں ڈھیلا پن تھا انتشار نہ تھا آپ نے استفسار کیا' کیا تو رفاعہ کی جانب واپس جانے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اس نے اثبات میں جواب دیا۔ آپ نے فرمایا' تو اس وقت تک واپس نہیں جا سکتی جب تک کہ تو اس سے جماع کا لطف نہ پائے اور وہ تجھ سے لطف اندوز نہ ہو پائے (بخاری' مسلم)

وضاحت: تین مختلف اوقات میں سنت کے مطابق جب تین طلاقیں واقع ہو جائیں تو عورت عدت گزارنے کے بعد اس شخص سے نکاح کرے جس میں مجامعت کی طاقت ہو اس سے لطف اندوز ہونے کے بعد اگر وہ دونوں آپس میں میاں بیوی کی حیثیت سے نہیں رہنا چاہتے تو جب خاوند اس کو سنت کے مطابق طلاق دے تو عدت کے بعد اس عورت سے پہلے خاوند کا نکاح ہو سکتا ہے (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۳۲۹۶ - (۲) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَلْمُحِلَّ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

دوسری فصل: ۳۲۹۶: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلالہ کرنے والے اور جس کے لئے حلالہ کیا گیا ہے' دونوں پر لعنت فرمائی (دارمی)

وضاحت : مطلقہ ثلاثہ کا نکاح اگر کسی شخص سے عارضی طور پر کیا جائے کہ وہ اس کے ساتھ مجامعت کرنے کے بعد اس کو طلاق دے تاکہ وہ عورت پہلے خاوند کے لئے حلال ہو جائے تو ایسا شخص ملعون ہے اور جس نے حلال کرنے کے لئے اس کو سانڈ بنایا وہ بھی ملعون ہے اور یہ فعل زنا ہے۔ علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ (ارواء الغلیل جلد ۶ صفحہ ۳۰۰) اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے حلالہ کے نکاح کو قوی دلائل کے ساتھ باطل قرار دیا ہے نیز حافظ ابن القیمؒ نے اس مسئلہ کا رد "اقامۃ الدلیل علی ابطال التحلیل" اور "اغاثۃ اللھفان عن مکائد الشیطان" اور "اعلام الموقعین" وغیرہ میں کیا ہے

۳۲۹۷ - (۳) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَلِيٍّ، وَابْنِ عَبَّاسٍ، وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ.

۳۲۹۷ : نیز ابن ماجہ نے اس حدیث کو علی بن عباسؓ اور عقبہ بن عامر سے روایت کیا ہے۔

۳۲۹۸ - (٤) **وَعَنْ** سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: أَدْرَكْتُ بِضْعَةَ عَشَرَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ **كُلُّهُمْ يَقُوْلُ**: يُوْقَفُ الْمُوْلِيْ... رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۳۲۹۸ : سلیمان بن یسار رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ میں سے دس سے کچھ زائد کو پایا' ان سب کا کہنا ہے کہ (بیوی سے صحبت نہ کرنے کی) قسم اٹھانے والے کو کھڑا کیا جائے۔ (شرح السنہ)

وضاحت : ابن عمرؓ سے منقول ہے کہ بیوی سے قسم اٹھانے والے پر کہ میں اس سے مجامعت نہیں کروں گا' جب چار ماہ گزر جائیں تو اس سے کہا جائے گا کہ وہ اپنی بیوی کو طلاق دے اور یہ طلاق رجعی ہو گی پس یہ کہنا کہ چار ماہ گزرنے کے ساتھ ایک طلاق خود بخود واقع ہو جائے گی درست نہیں (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۰)

۳۲۹۹ - (۵) **وَعَنْ** أَبِيْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ سَلْمَانَ بْنَ صَخْرٍ - وَيُقَالُ لَهُ: سَلَمَةُ بْنُ صَخْرٍ الْبَيَاضِيُّ جَعَلَ امْرَأَتَهُ عَلَيْهِ كَظَهْرِ أُمِّهِ - حَتّٰى يَمْضِيَ رَمَضَانُ، فَلَمَّا مَضٰى نِصْفٌ مِنْ رَمَضَانَ وَقَعَ عَلَيْهَا لَيْلًا، فَأَتٰى رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «أَعْتِقْ رَقَبَةً» قَالَ: لَا أَجِدُهَا. قَالَ: «فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ» قَالَ: لَا أَسْتَطِيْعُ. قَالَ: «أَطْعِمْ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا» قَالَ: لَا أَجِدُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِفَرْوَةَ بْنِ عَمْرٍو: «أَعْطِهِ ذٰلِكَ الْعَرَقَ» - وَهُوَ مِكْتَلٌ يَأْخُذُ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا أَوْ سِتَّةَ عَشَرَ صَاعًا «لِيُطْعِمَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۲۹۹ : ابوسلمہ بیان کرتے ہیں کہ سلمان بن صخر رضی اللہ عنہ جسے سلمہ بن صخر بیاضی بھی کہا جاتا ہے' نے اپنی بیوی کو خود پر حرام قرار دیتے ہوئے یعنی اس سے ظہار کرتے ہوئے اس کی پیٹھ کو رمضان المبارک کے ختم ہونے تک اپنی والدہ کی مانند قرار دیا۔ جب نصف رمضان گزر گیا' تو رات کے وقت بیوی سے مجامعت کی' اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے اس کا ذکر کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حکم دیا کہ وہ ایک غلام آزاد کرے اس نے (معذرت کے انداز میں) کہا' مجھ میں غلام آزاد کرنے کی طاقت نہیں ہے آپ نے حکم دیا کہ تو مسلسل دو ماہ روزے رکھ' اس نے کہا' اس کی بھی مجھ میں استطاعت نہیں (پھر) آپ نے حکم دیا کہ تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا۔ اس نے عرض کیا' مجھ میں اس کی بھی طاقت نہیں (اس پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فروہ بن عمرو سے کہا' اس کو وہ "عرق" دے دے یعنی وہ ٹوکرا جس میں پندرہ یا سولہ صاع کھجور ہوتی ہے تاکہ وہ ساٹھ مسکینوں کو کھلائے (ترمذی)

۳۳۰۰ ـ (٦) وَرَوَى أَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ نَحْوَهُ، قَالَ: كُنْتُ امْرَأً أُصِيبُ مِنَ النِّسَاءِ مَا لَا يُصِيبُ غَيْرِيْ. وَفِيْ رِوَايَتِهِمَا ـ أَعْنِيْ أَبَا دَاوُدَ، وَالدَّارِمِيَّ ـ: «فَأَطْعِمْ وَسْقًا ـ مِنْ تَمْرٍ بَيْنَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا».

۳۳۰۰ : نیز ابوداؤد' ابن ماجہ' دارمی نے سلیمان بن یسار سے اس نے سلمہ بن صخر سے اس کی مثل روایت کیا ہے۔ اس میں ہے کہ (وہ) ایسا انسان تھا جسے عورتوں کے ساتھ اتنا لگاؤ تھا جو دوسروں کو نہ تھا اور ان دونوں یعنی ابوداؤد اور دارمی کی روایت میں ہے کہ تو ساٹھ مسکینوں کو کھجوروں کا (ایک) ایک وسق دے (یعنی ساٹھ وسق دے یعنی جب کہ ایک صاع پونے تین کلو وزن کا ہوتا ہے)

۳۳۰۱ ـ (٧) وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمُظَاهِرِ يُوَاقِعُ قَبْلَ أَنْ يُكَفِّرَ، قَالَ: «كَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۳۰۱ : سلیمان بن یسار' سلمہ بن صخر سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتا ہے کہ ظہار کرنے والا جب کفارہ ادا کرنے سے پہلے اپنی بیوی سے مجامعت کرے تو ایک ہی کفارہ کافی ہے (ترمذی' ابن ماجہ)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۳۰۲ ـ (٨) عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلًا ظَاهَرَ مِنِ امْرَأَتِهِ فَغَشِيَهَا قَبْلَ أَنْ يُكَفِّرَ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ. فَقَالَ: «مَا حَمَلَكَ عَلٰى ذٰلِكَ؟» قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! رَأَيْتُ بَيَاضَ حِجْلَيْهَا ـ فِي الْقَمَرِ ـ، فَلَمْ أَمْلِكْ نَفْسِيْ أَنْ وَقَعْتُ

عَلَيْهَا. فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَمَرَهُ أَنْ لَا يَقْرَبَهَا حَتَّى يُكَفِّرَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ. وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

وَرَوَى أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ نَحْوَهُ مُسْنَدًا وَمُرْسَلًا. وَقَالَ النَّسَائِيُّ: اَلْمُرْسَلُ أَوْلَى بِالصَّوَابِ مِنَ الْمُسْنَدِ.

تیسری فصل: ۳۳۰۲: عکرمہ' ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے اپنی بیوی سے ظہار کیا' پھر کفارہ ادا کرنے سے پہلے اس کے ساتھ ہم بستر ہو گیا۔ پھر وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ واقعہ ذکر کیا۔ آپؐ نے اس سے استفسار کیا! تجھے ہم بستر ہونے پر کس چیز نے ابھارا؟ اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں نے (جب) چاندنی رات میں اس کی پازیبوں کی چمک دمک کا نظارہ کیا تو مجھ سے رہا نہ گیا اور میں اس سے ہم بستر ہو گیا (اس کا جواب سن کر) آپؐ مسکرا دیئے اور اس کو حکم دیا کہ وہ کفارہ ادا کرنے سے پہلے اس کے ساتھ جماع نہ کرے (ابن ماجہ) ترمذی نے اس کی مثل بیان کیا اور اس نے اس حدیث کو حسن صحیح غریب قرار دیا ہے اور ابوداؤد' نسائی نے اس کی مثل' مسند اور مرسل بیان کیا ہے اور نسائی نے واضح کیا ہے کہ حدیث کا مرسل ہونا مسند ہونے سے زیادہ صحیح ہے۔

بَابٌ (فِيْ وُجُوْبِ كَوْنِ الرَّقَبَةِ الْمُعْتَقَةِ كَفَّارَةً مُؤْمِنَةً)

(کفارہ میں مومن غلام یا لونڈی کے آزاد کرنے کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۳۰۳ - (۱) **عَنْ** مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اِنَّ جَارِيَةً كَانَتْ لِيْ تَرْعٰى غَنَمًا لِيْ فَجِئْتُهَا وَقَدْ فَقَدَتْ شَاةً مِنَ الْغَنَمِ، فَسَاَلْتُهَا عَنْهَا. فَقَالَتْ: اَكَلَهَا الذِّئْبُ. فَاَسِفْتُ عَلَيْهَا وَكُنْتُ مِنْ بَنِيْ آدَمَ، فَلَطَمْتُ وَجْهَهَا ــ، وَعَلَيَّ رَقَبَةٌ ــ، اَفَاُعْتِقُهَا ــ؟ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَيْنَ اللهُ؟» فَقَالَتْ: فِي السَّمَاءِ ــ فَقَالَ: «مَنْ اَنَا؟» فَقَالَتْ: اَنْتَ رَسُوْلُ اللهِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَعْتِقْهَا». رَوَاهُ مَالِكٌ.

وَفِيْ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ، قَالَ: كَانَتْ لِيْ جَارِيَةٌ تَرْعٰى غَنَمًا لِيْ قِبَلَ اُحُدٍ ــ وَالْجَوَّانِيَّةِ ــ، فَاطَّلَعْتُ ذَاتَ يَوْمٍ فَاِذَا الذِّئْبُ قَدْ ذَهَبَ بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِنَا، وَاَنَا رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ آدَمَ آسَفُ كَمَا يَاْسَفُوْنَ ــ، لٰكِنْ صَكَكْتُهَا ــ صَكَّةً، فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، فَعَظَّمَ ذٰلِكَ عَلَيَّ. قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اَفَلَا اُعْتِقُهَا؟ قَالَ: «اِئْتِنِيْ بِهَا؟» فَاَتَيْتُهُ بِهَا. فَقَالَ لَهَا: «اَيْنَ اللهُ؟» قَالَتْ: فِي السَّمَاءِ. قَالَ: «مَنْ اَنَا؟» قَالَتْ: اَنْتَ رَسُوْلُ اللهِ. قَالَ: «اَعْتِقْهَا فَاِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ».

پہلی فصل: ۳۳۰۳: معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میری ایک لونڈی میری بکریوں چرانے کے لئے لے جاتی تھی۔ ایک روز اس نے ایک بکری کو گم کر دیا۔ میں اس کے ہاں گیا اور میں نے اس سے (بکری کے گم ہو جانے کے بارے میں) دریافت کیا۔ اس نے جواب دیا کہ اسے بھیڑیا اٹھا کر لے گیا ہے چنانچہ مجھے اس پر غصہ آیا اور میں انسان تھا میں نے اس کے چہرے پر طمانچہ مارا اور (ویسے) میرے ذمہ گردن (آزاد کرنا) ہے کیا میں اس کو آزاد کر دوں؟ آپؐ نے لونڈی سے دریافت کیا' اللہ کہاں ہے؟ اس نے بتایا' اللہ آسمانوں میں ہے۔ پھر آپ نے دریافت کیا' میں کون ہوں؟ اس نے جواب دیا' آپؐ اللہ کے پیغمبر ہیں (یہ جواب سن کر) آپؐ نے فرمایا' اس کو آزاد کر دے (مالک) اور مسلم کی روایت میں ہے اس نے بیان کیا' میری ایک لونڈی تھی جو احد پہاڑ اور جوانیہ (مقام کی طرف) میری بکریوں چرایا کرتی تھی میں نے ایک روز جائزہ لیا تو معلوم ہوا کہ ہماری بکریوں میں سے ایک بکری کو بھیڑیا اٹھا کر لے گیا ہے اور میں انسان تھا جیسے دوسرے انسانوں کو غصہ آتا ہے' مجھے بھی غصہ آ گیا اس پر میں نے اس کو ایک طمانچہ دے مارا۔ پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا چنانچہ آپؐ نے اسے میرا بڑا جرم قرار دیا میں نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! کیا

میں اسے آزاد کر دوں؟ آپؐ نے حکم دیا کہ تو اسے میرے پاس لا۔ چنانچہ میں اسے آپؐ کی خدمت میں لے گیا آپؐ نے اس سے دریافت کیا' اللہ کہاں ہے؟ اس نے جواب دیا' اللہ آسمانوں میں ہے (پھر) آپؐ نے دریافت کیا' میں کون ہوں؟ اس نے جواب دیا' آپؐ اللہ کے پیغمبر ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' اسے آزاد کر دے' یہ ایمان دار ہے۔

بَابُ اللِّعَانِ

(لعان کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۳۰۴ - (۱) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اِنَّ عُوَيْمِرَ الْعَجْلَانِيَّ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَاَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا اَيَقْتُلُهٗ فَيَقْتُلُوْنَهٗ — ؟ اَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «قَدْ اُنْزِلَ فِيْكَ وَفِيْ صَاحِبَتِكَ —، فَاذْهَبْ فَأْتِ بِهَا». قَالَ سَهْلٌ: فَتَلَاعَنَا فِي الْمَسْجِدِ، وَاَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَلَمَّا فَرَغَا قَالَ عُوَيْمِرٌ: كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ اَمْسَكْتُهَا، فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا —، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اُنْظُرُوْا —، فَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَسْحَمَ —، اَدْعَجَ الْعَيْنَيْنِ —، عَظِيْمَ الْاَلْيَتَيْنِ، خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ — فَلَا اَحْسِبُ عُوَيْمِرًا اِلَّا قَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا —، وَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ اُحَيْمِرَ — كَاَنَّهٗ وَحَرَةٌ — فَلَا اَحْسِبُ عُوَيْمِرًا اِلَّا قَدْ كَذَبَ عَلَيْهَا. فَجَاءَتْ بِهٖ عَلَى النَّعْتِ الَّذِيْ نَعَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ تَصْدِيْقِ عُوَيْمِرٍ، فَكَانَ بَعْدُ يُنْسَبُ اِلٰى اُمِّهٖ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ۳۳۰۴: سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' عویمر عجلانی نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! آپ بتائیں کہ (اگر) کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی (اجنبی) شخص کو پائے تو کیا وہ اسے قتل کر دے؟ اس صورت میں (اس کے وارث) اس کو قتل کر دیں گے یا اسے کیا کرنا چاہیے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تمہاری بیوی اور تمہارے بارے میں حکم نازل ہو گیا ہے۔ تم جاؤ (اور) اسے لے آؤ۔ سہلؓ نے بیان کیا' (چنانچہ) خاوند بیوی نے مسجد میں لعان کیا۔ میں (اس واقعہ میں دیگر) لوگوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا۔ جب خاوند بیوی (لعان سے) فارغ ہوئے تو عویمرؓ نے کہا' اے اللہ کے رسول! اگر میں اس کو (بیوی بنا کر) رکھوں تو میں جھوٹا ہوں تو اس نے اپنی بیوی کو (آپؐ کے حکم کے بغیر) تین طلاقیں دے دیں۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' (پیدا ہونے والے بچے کا) جائزہ لینا' اگر وہ سیاہ رنگ کا ہوا (اور) اس کی آنکھیں بڑی بڑی اور بہت زیادہ سیاہ ہوئیں' اس کے چوتڑ بڑے بڑے ہوئے اور اس کی پنڈلیاں موٹی ہوئیں تو عویمرؓ سچا ہے اور اگر وہ سرخ رنگ کا ہوا گویا کہ وہ کچھوا ہے تو پھر میرا گمان یہی ہے کہ عویمرؓ جھوٹا ہے۔ جب بچہ ان اوصاف کا پیدا ہوا جن اوصاف کا ذکر

کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عویمرؓ کو سچا قرار دیا تھا۔ تو اس کے بعد بچے کو اس کی ماں کی جانب منسوب کیا جاتا تھا (بخاری، مسلم)

وضاحت : جب خاوند اپنی بیوی کو کسی مرد کے ساتھ قابل اعتراض حالت میں پائے تو چونکہ اس کے لئے چار گواہ لانے مشکل ہیں اور بیوی کو قتل کرنا شرعاً ناجائز ہے اور بیوی کے ساتھ ان حالات میں زندگی بسر کرنا بے عزتی ہے تو شریعت نے ان حالات میں لعان کا حکم دیا ہے۔ مرد چار بار کہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ میں سچا ہوں میں نے اپنی بیوی کو فلاں مرد کے ساتھ قابل اعتراض حالت میں پایا ہے اور پانچویں بار کہے 'اگر میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر اللہ کی لعنت ہو۔ خاوند کی طرح بیوی بھی چار بار گواہی دے گی کہ میں سچی ہوں میرا خاوند جھوٹا ہے اور اگر میں جھوٹ کہتی ہوں تو مجھ پر اللہ کی لعنت ہو اس کے بعد اسلامی حکومت ان کے درمیان جدائی کرا دے گی اور یہ جدائی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہو گی وہ کبھی زندگی میں خاوند بیوی کی حیثیت سے نہیں رہ سکتے اس صورت میں خاوند کو طلاق دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کو لعان کہا جاتا ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھیے (سورت النور آیت ۶۔۱۰)

۳۳۰۵ ـ (۲) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ لَاعَنَ بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَأَتِهٖ، فَانْتَفٰى مِنْ وَلَدِهَا، فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا، وَاَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْمَرْاَةِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِىْ حَدِيْثِهٖ لَهُمَا ـــــ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَعَظَهٗ، وَذَكَّرَهٗ وَاَخْبَرَهٗ اَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا اَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ ـــ، ثُمَّ دَعَاهَا فَوَعَظَهَا، وَذَكَّرَهَا، وَاَخْبَرَهَا اَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا اَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ .

۳۳۰۵ : ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص اور اس کی بیوی کے درمیان لعان کا حکم دیا۔ اس (شخص) نے اس عورت سے پیدا شدہ بچے کا انکار کیا تھا تو ان دونوں کے درمیان جدائی کرا دی گئی اور بچے کو عورت کے ساتھ ملا دیا (بخاری، مسلم) نیز ابن عمرؓ کی روایت میں ان دونوں کے نزدیک ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کو وعظ و نصیحت فرمائی اور اسے خبردار کیا کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے بہت کم ہے۔ پھر عورت کو بلا کر اس کو نصیحت کی اور اسے خبردار کیا کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے بہت کم ہے۔

۳۳۰۶ ـ (۳) **وَعَنْهُ**، اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ قَالَ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ : «حِسَابُكُمَا عَلَى اللّٰهِ، اَحَدُكُمَا كَاذِبٌ، لَا سَبِيْلَ لَكَ عَلَيْهَا» قَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَالِىْ . قَالَ : «لَا مَالَ لَكَ، اِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا، وَاِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَاكَ اَبْعَدُ وَاَبْعَدُ لَكَ مِنْهَا» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۳۳۰۶ : ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں (خاوند بیوی) لعان کرنے والوں کو خبردار کیا کہ اللہ تمہارا محاسبہ کرے گا، تم میں سے ایک (ضرور) جھوٹا ہے (اور خاوند سے کہا) تیرا (اب) اس کے ساتھ

کچھ تعلق نہیں۔ اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میرا مال! آپؐ نے فرمایا' تیرا مال تجھے نہیں ملے گا اگر تو سچا ہے تب بھی تیرا مال تجھے نہیں ملے گا کیونکہ تو اس سے جماع کر چکا ہے اور اگر تو جھوٹا ہے تو مال کا ملنا تجھے ممکن نہیں (بلکہ) اب تو تجھ کو اس سے زیادہ دوری حاصل ہو گئی ہے (بخاری' مسلم)

٣٣٠٧ - (٤) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ هِلَالَ بْنَ اُمَيَّةَ، قَذَفَ امْرَاَتَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ بِشَرِيكِ بْنِ سَحْمَاءَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «الْبَيِّنَةَ — اَوْ حَدًّا فِيْ ظَهْرِكَ». فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِذَا رَاٰى اَحَدُنَا عَلٰى امْرَاَتِهِ رَجُلًا يَنْطَلِقُ يَلْتَمِسُ الْبَيِّنَةَ؟! فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُوْلُ: «الْبَيِّنَةَ، وَاِلَّا حَدٌّ فِيْ ظَهْرِكَ» فَقَالَ هِلَالٌ: وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ اِنِّيْ لَصَادِقٌ، فَلَيُنْزِلَنَّ اللّٰهُ مَا يُبَرِّئُ ظَهْرِيْ مِنَ الْحَدِّ، فَنَزَلَ جِبْرِيْلُ، وَاَنْزَلَ عَلَيْهِ: ﴿وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ﴾ فَقَرَاَ حَتّٰى بَلَغَ ﴿اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ﴾ ، فَجَاءَ هِلَالٌ فَشَهِدَ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَقُوْلُ: «اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ اَنَّ اَحَدَكُمَا كَاذِبٌ، فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ؟» ثُمَّ قَامَتْ، فَشَهِدَتْ فَلَمَّا كَانَتْ عِنْدَ الْخَامِسَةِ وَقَّفُوْهَا — ، وَقَالُوْا: اِنَّهَا مُوْجِبَةٌ — ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : فَتَلَكَّاَتْ وَنَكَصَتْ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهَا تَرْجِعُ، ثُمَّ قَالَتْ: لَا اُفْضِحُ قَوْمِيْ سَائِرَ الْيَوْمِ ، فَمَضَتْ. وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اَبْصِرُوْهَا، فَاِنْ جَاءَتْ بِهِ اَكْحَلَ الْعَيْنَيْنِ سَابِغَ الْاَلْيَتَيْنِ ، خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ؛ فَهُوَ لِشَرِيْكِ بْنِ سَحْمَاءَ» ، فَجَاءَتْ بِهِ كَذٰلِكَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «لَوْلَا مَا مَضٰى مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ؛ لَكَانَ لِيْ وَلَهَا شَاْنٌ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

۳۳۰۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر کے شریک بن سحماء (نامی مرد) کے ساتھ متہم کر دیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' گواہ (پیش کر) یا تیری کمر پر کوڑے لگیں گے۔ اس نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! جب ہم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی پر کسی مرد کو پائے تو کیا وہ گواہ ڈھونڈنے شروع کر دے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' گواہ (پیش کر) یا تیری کمر پر کوڑے لگیں گے اس پر ہلال نے (برجستہ) کہا' اس ذات کی قسم! جس نے آپؐ کو حق و صداقت کے ساتھ (پیغمبر بنا کر) بھیجا ہے' بلاشبہ میں سچا ہوں اور یقیناً اللہ اب (واضح) حکم اتارے گا جو میری کمر کو کوڑوں سے بچا دے گا اس کے بعد جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور آپؐ پر یہ آیات نازل کیں (جن کا ترجمہ یہ ہے) "اور جو لوگ اپنی بیویوں پر تہمت لگاتے ہیں" آپؐ نے مکمل آیت ("اگر وہ سچا ہے") تک تلاوت کی اس کے بعد ہلال آیا' اس نے اپنی صداقت کی گواہی دی۔ جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے بلاشبہ اللہ جانتا ہے کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے تو کیا تم میں سے کوئی ایک توبہ کرنے کے لئے تیار ہے۔ پھر (اس کی) بیوی کھڑی ہوئی اور اس نے اپنی صداقت پر گواہی دی۔ جب وہ پانچویں بار گواہی دینے لگی تو صحابہؓ نے اس کو روکا اور بتایا کہ پانچویں بار کی گواہی (اللہ کے عذاب کو) واجب کرنے والی

ہے۔ ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ عورت جھجکی اور پیچھے ہٹ گئی۔ ہم نے محسوس کیا کہ وہ (اپنے قول سے) پھر جائے گی لیکن اس نے کہا' میں اپنی قوم کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رسوا نہیں کر سکتی چنانچہ اس نے (پانچویں گواہی کو) مکمل کر دیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس عورت کا خیال رکھنا۔ اگر اس نے بچہ سرمگیں آنکھوں والا' بھاری بھرکم چوتڑوں والا' موٹی پنڈلیوں والا جنا تو بچہ شریک بن سحماء کا ہے چنانچہ ان اوصاف کا بچہ پیدا ہوا اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اگر کتاب اللہ کا حکم نازل نہ ہو چکا ہوتا تو میں اس سے نپٹتا (بخاری)

۳۳۰۸-(۵) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ: لَوْ وَجَدْتُ مَعَ اَهْلِیْ رَجُلًا لَمْ اَمَسَّهُ حَتّٰی آتِیَ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «نَعَمْ». قَالَ: كَلَّا، وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ اِنْ كُنْتُ لَاُعَاجِلُهُ بِالسَّيْفِ قَبْلَ ذٰلِكَ. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِسْمَعُوْا اِلٰی مَا يَقُوْلُ سَيِّدُكُمْ، اِنَّهُ لَغَيُوْرٌ، وَاَنَا اَغْيَرُ مِنْهُ، وَاللّٰهُ اَغْيَرُ مِنِّیْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۳۰۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا' اگر میں اپنی بیوی کے پاس کسی مرد کو پاؤں تو کیا میں اس کو قتل نہ کر دوں' بلکہ چار گواہ تلاش کروں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اثبات میں جواب دیا۔ اس نے (جوش میں آ کر) کہا ہرگز نہیں' اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق و صداقت کے ساتھ بھیجا ہے میں تو (گواہ ڈھونڈنے سے) پہلے ہی' تلوار کے ساتھ اس کا کام تمام کر دوں گا (اس پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سنو! تمہارا سردار کیا کہہ رہا ہے؟ یہ شخص بہت غیرت مند ہے حالانکہ میں اس سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ مجھ سے (بھی) زیادہ غیرت والا ہے (مسلم)

۳۳۰۹-(۶) وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ: لَوْ رَاَيْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَاَتِیْ لَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ غَيْرَ مُصْفِحٍ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: «اَتَعْجَبُوْنَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ؟ وَاللّٰهِ لَاَنَا اَغْيَرُ مِنْهُ، وَاللّٰهُ اَغْيَرُ مِنِّیْ، وَمِنْ اَجْلِ غَيْرَةِ اللّٰهِ حَرَّمَ اللّٰهُ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ، وَلَا اَحَدَ اَحَبُّ اِلَيْهِ الْعُذْرُ مِنَ اللّٰهِ، مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ بَعَثَ الْمُنْذِرِيْنَ وَالْمُبَشِّرِيْنَ، وَلَا اَحَدَ اَحَبُّ اِلَيْهِ الْمِدْحَةُ مِنَ اللّٰهِ، وَمِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ وَعَدَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۰۹: مغیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں سعدؓ بن عبادہ نے تذکرہ کیا کہ اگر میں اپنی بیوی کے پاس کسی مرد کو پاؤں گا تو میں اس کو تلوار (کی دھار) کے ساتھ قتل کر دوں گا۔ تلوار کی الٹی طرف نہیں ماروں گا۔ اس کی یہ بات جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپؐ نے فرمایا' تم سعدؓ کی غیرت مندی پر تعجب کا اظہار کر رہے ہو؟ اللہ کی قسم! میں اس سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ مجھ سے (بھی) زیادہ غیرت والا ہے اور اللہ نے غیرت کی وجہ سے ظاہری اور

باطنی (تمام قسم کی) بے حیائیوں کو حرام قرار دیا ہے اور اللہ سے بڑھ کر کوئی نہیں جس کو مذمت زیادہ پسند ہو اسی وجہ سے اللہ نے پیغمبروں کو مبعوث فرمایا ہے جو ڈرانے اور خوشخبری دینے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو تعریف سے بڑھ کر کوئی چیز پسند نہیں' اسی وجہ سے اللہ نے تعریف کرنے والوں کے لئے جنت کا وعدہ فرمایا ہے (بخاری' مسلم)

۳۳۱۰ - (۷) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یَغَارُ، وَاِنَّ الْمُؤْمِنَ یَغَارُ، وَغَیْرَةُ اللّٰهِ اَنْ لَا یَاْتِیَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۳۳۱۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ اللہ تعالیٰ غیرت والا ہے اور بلاشبہ مومن بھی غیرت مند ہے اور اللہ تعالیٰ کی غیرت (کا تقاضا) ہے کہ ایماندار شخص محرمات کا ارتکاب نہ کرے (بخاری' مسلم)

۳۳۱۱ - (۸) **وَعَنْهُ**، اَنَّ اَعْرَابِیًّا اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: اِنَّ اِمْرَاَتِیْ وَلَدَتْ غُلَامًا اَسْوَدَ وَاِنِّیْ اَنْكَرْتُهُ. فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «هَلْ لَكَ مِنْ اِبِلٍ؟» قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: «فَمَا اَلْوَانُهَا؟» قَالَ: حُمْرٌ. قَالَ: «هَلْ فِیْهَا مِنْ اَوْرَقَ؟» — قَالَ: اِنَّ فِیْهَا لَوُرْقًا. قَالَ: «فَاَنّٰی تُرٰی ذٰلِكَ جَآءَهَا؟» . قَالَ: عِرْقٌ نَزَعَهَا. قَالَ: «فَلَعَلَّ هٰذَا عِرْقٌ نَزَعَهٗ» وَلَمْ یُرَخِّصْ لَهٗ فِی الْاِنْتِفَاءِ مِنْهُ. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۳۳۱۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک بدوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور بتایا کہ میری بیوی نے سیاہ رنگ کے بچے کو جنم دیا ہے اور مجھے یہ بات ناپسند ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے استفسار کیا' کیا تیرے پاس اونٹ ہیں؟ اس نے اثبات میں جواب دیا۔ آپؐ نے دریافت کیا' ان کا رنگ کیا ہے؟ اس نے جواب دیا وہ سرخ رنگ کے ہیں۔ آپؐ نے دریافت کیا' ان میں کوئی خاکستری رنگ کا بھی ہے؟ اس نے جواب دیا' بے شک ان میں خاکستری رنگ کے (بھی) ہیں آپؐ نے دریافت کیا' اس رنگ کے کہاں سے آ گئے؟ اس نے کہا نسب نے ان کو اس رنگ کا بنا دیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا' شاید یہاں بھی نسب کی وجہ سے اس بچے نے یہ رنگ اختیار کر لیا ہے اور آپؐ نے اس کو بچے کی نفی کی اجازت نہ دی (بخاری' مسلم)

۳۳۱۲ - (۹) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ عُتْبَةُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَهِدَ اِلٰی اَخِیْهِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ: اَنَّ ابْنَ وَلِیْدَةِ زَمْعَةَ مِنِّیْ، فَاقْبِضْهُ اِلَیْكَ. فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ اَخَذَهٗ سَعْدٌ، فَقَالَ: اِنَّهُ ابْنُ اَخِیْ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ: اَخِیْ، فَتَسَاوَقَا — اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ سَعْدٌ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ اَخِیْ كَانَ عَهِدَ اِلَیَّ فِیْهِ. وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ:

أَخِيْ وَابْنُ وَلِيْدَةِ أَبِيْ، وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِهِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ بْنَ زَمْعَةَ، اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ، وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ» ثُمَّ قَالَ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ: «اِحْتَجِبِيْ مِنْهُ» لِمَا رَاٰى مِنْ شَبَهِهِ بِعُتْبَةَ، فَمَا رَاٰهَا حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ. وَفِيْ رِوَايَةٍ: قَالَ: «هُوَ أَخُوْكَ يَا عَبْدَ بْنَ زَمْعَةَ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِ أَبِيْهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں عتبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی سعدؓ بن ابی وقاص کو وصیت کی کہ زمعہ کی لونڈی کا بچہ میرا ہے' اسے اپنے قبضہ میں لے لینا۔ چنانچہ فتح مکہ کے سال سعدؓ بن ابی وقاص نے اس لڑکے کو اپنے قبضہ میں لے لیا اور اعلان کیا کہ یہ بچہ میرا بھتیجا ہے اور زمعہ کے بیٹے عبد نے کہا (یہ بچہ) میرا بھائی ہے۔ چنانچہ وہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے سعد نے بیان کیا' اے اللہ کے رسول! میرے بھائی نے اس بچے کے بارے میں مجھے وصیت کی تھی اور عبد بن زمعہ نے عرض کیا (یہ بچہ) میرا بھائی ہے اور میرے والد کی لونڈی کا بیٹا ہے' اس کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے عبدبن زمعہ! بچہ تجھے ملے گا بچہ اس کا ہے جس کے بستر پر پیدا ہوا اور زانی محروم ہو گا۔ لیکن زمعہ کی بیٹی سودہ کو حکم دیا کہ تجھے اس سے پردہ کرنا چاہیے۔ کیونکہ بچے میں آپؐ کو عتبہ سے مشابہت نظر آئی۔ چنانچہ اس نے تازندگی سودہ کو نہ دیکھا اور ایک روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا' اے عبدبن زمعہ! وہ تیرا بھائی ہے۔ یہ آپؐ نے اس لئے فرمایا' کیونکہ وہ عبد کے باپ (زمعہ) کے بستر پر پیدا ہوا تھا (بخاری' مسلم)

۳۳۱۳ - (۱۰) **وَعَنْهَا**، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ مَسْرُوْرٌ، فَقَالَ: «أَيْ عَائِشَةُ! أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ مُجَزِّزًا الْمُدْلِجِيَّ دَخَلَ، فَلَمَّا رَاٰى أُسَامَةَ وَزَيْدًا وَعَلَيْهِمَا قَطِيْفَةٌ قَدْ غَطَّيَا رُؤُوْسَهُمَا وَبَدَتْ أَقْدَامُهُمَا، فَقَالَ: إِنَّ هٰذِهِ الْأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ» — مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو خوش و خرم دکھائی دے رہے تھے۔ آپؐ نے فرمایا' اے عائشہؓ! کیا تجھے معلوم نہیں کہ مجزز مدلجی آیا ہوا ہے' جب اس نے اسامہؓ اور اس کے والد زیدؓ کو دیکھا' ان دونوں نے ایک چادر کے ساتھ اپنے سروں کو ڈھانپ رکھا تھا جبکہ ان کے پاؤں چادر سے باہر تھے تو اس نے (برملا) کہا یہ پاؤں ایک دوسرے کے مشابہ ہیں (بخاری' مسلم)

وضاحت: امام ابوداودؒ فرماتے ہیں کہ اسامہؓ کے والد کا رنگ سفید تھا جبکہ خود اسامہؓ سیاہ رنگ کے تھے کیونکہ اسامہؓ کی والدہ ام ایمن سیاہ فام حبشی عورت تھی۔ عوام الناس انہیں مشتبہ سمجھتے تھے اور ان کے خلاف زبانی طعن درازی کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سبب سے کبیدہ خاطر رہتے تھے جب فن قیافہ کے ایک ممتاز ماہر نے ان دونوں کے پاؤں ملاحظہ کر کے کہا کہ یہ دونوں باپ بیٹا ہیں تو آپؐ اس سے بہت خوش ہوئے بالخصوص جبکہ دور جاہلیت میں قیافہ گری کے فن پر اعتماد کیا جاتا تھا اور اس کو صحیح سمجھا جاتا تھا (تنقیح الرواۃ جلد ۲ صفحہ ۲۵)

۳۳۱۴ - (۱۱) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، وَأَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنِ ادَّعٰى إِلٰى غَيْرِ أَبِيْهِ وَهُوَ يَعْلَمُ — فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۱۴: سعد بن ابی وقاص اور ابوبکرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے اپنے والد کے علاوہ کسی دوسرے کی جانب (خود) کو منسوب کیا جبکہ اسے یقین ہے کہ وہ اس کا والد نہیں ہے تو جنت اس پر حرام ہے (بخاری' مسلم)

۳۳۱۵ - (۱۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا تَرْغَبُوْا عَنْ آبَائِكُمْ — ، فَمَنْ رَغِبَ عَنْ أَبِيْهِ فَقَدْ كَفَرَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَذُكِرَ حَدِيْثُ عَائِشَةَ «مَا مِنْ أَحَدٍ أَغْيَرُ مِنَ اللهِ» فِي «بَابِ صَلَاةِ الْخُسُوْفِ».

۳۳۱۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اپنے باپوں سے اعراض نہ کرو جس شخص نے اپنے باپ سے اعراض کیا' اس نے کفر کیا (بخاری' مسلم) اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی حدیث "اللہ سے زیادہ غیرت والی ذات کوئی نہیں۔" نمازِ خسوف کے باب میں ذکر ہو چکی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۳۳۱٦ - (۱۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ لَمَّا نَزَلَتْ آيَةُ الْمُلَاعَنَةِ: «أَيُّمَا امْرَأَةٍ أَدْخَلَتْ عَلٰى قَوْمٍ مَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ؛ فَلَيْسَتْ مِنَ اللهِ فِي شَيْءٍ — ، وَلَنْ يُدْخِلَهَا اللهُ جَنَّتَهُ، وَأَيُّمَا رَجُلٍ جَحَدَ وَلَدَهُ وَهُوَ يَنْظُرُ إِلَيْهِ — ، اِحْتَجَبَ اللهُ مِنْهُ وَفَضَحَهُ عَلٰى رُؤُوْسِ الْخَلَائِقِ فِي الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.

دوسری فصل: ۳۳۱٦: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جب لعان کی آیت نازل ہوئی تو آپؐ نے فرمایا' جو عورت کسی قوم میں ایسے شخص کو داخل کرتی ہے جو ان میں سے نہیں ہے تو اس کا اللہ سے کوئی تعلق نہیں اور اللہ کبھی اس کو جنت میں داخل نہ کرے گا اور جو شخص اپنے بیٹے کا انکار کرتا ہے حالانکہ (وہ بچہ پیار سے) اس کی طرف دیکھتا ہے تو اللہ اس سے پردے میں ہوگا اور اس کو تمام مخلوقات اولین و آخرین کے سامنے رسوا کرے گا (ابوداؤد' نسائی' دارمی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن یونس راوی متفرد ہے اور اس کا ذکر صرف اسی حدیث میں ہے پس اس حدیث کا صحیح ہونا محل نظر ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵۱۳' تنقیح الرواۃ جلد ۲ صفحہ ۳۱۳' ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۲۲)

۳۳۱۷ - (۱٤) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ لِي امْرَأَةً لَا تَرُدُّ يَدَ لَامِسٍ — فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «طَلِّقْهَا» قَالَ: إِنِّي أُحِبُّهَا. قَالَ: «فَأَمْسِكْهَا إِذًا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ النَّسَائِيُّ: رَفَعَهُ أَحَدُ الرُّوَاةِ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، وَأَحَدُهُمْ لَمْ يَرْفَعْهُ. قَالَ: وَهٰذَا الْحَدِيثُ لَيْسَ بِثَابِتٍ.

۳۳۱۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا' ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میری بیوی کسی ہاتھ لگانے والے کے ہاتھ کو نہیں روکتی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حکم دیا کہ وہ اس کو طلاق دے دے اس نے عرض کیا' مجھے اس سے محبت ہے آپؐ نے فرمایا' تو پھر اس کو روکے رکھ (ابوداؤد' نسائی) اور نسائی نے کہا ہے' اس حدیث کو ایک راوی نے ابن عباسؓ سے مرفوعاً ذکر کیا ہے اور دوسرے راوی نے مرفوعاً ذکر نہیں کیا۔ اس نے بیان کیا کہ یہ حدیث ثابت نہیں ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبدالکریم راوی قوی نہیں ہے اور اس عورت کے بارے میں یہ کہنا بالکل درست نہیں کہ وہ عورت اس شخص کے ہاتھ کو روکتی نہ تھی جو اس کے ساتھ بے حیائی کا ارتکاب کرنا چاہتا۔ اس لئے کہ ایسی عورت کے بارے میں آپؐ ہرگز حکم نہیں دے سکتے تھے کہ وہ اسے اپنے پاس رکھے دراصل یہ عورت جس کھلے مزاج کی تھی جو شخص اس سے باتیں شروع کرتا وہ اس کے ساتھ گھل مل جاتی تھی (تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۳۶)

۳۳۱۸ - (۱۵) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى أَنَّ كُلَّ مُسْتَلْحَقٍ اسْتُلْحِقَ بَعْدَ أَبِيهِ الَّذِي يُدْعَى لَهُ ادَّعَاهُ وَرَثَتُهُ فَقَضَى أَنَّ كُلَّ مَنْ كَانَ مِنْ أَمَةٍ يَمْلِكُهَا يَوْمَ أَصَابَهَا فَقَدْ لَحِقَ بِمَنِ اسْتَلْحَقَهُ وَلَيْسَ لَهُ مِمَّا قُسِمَ قَبْلَهُ مِنَ الْمِيرَاثِ شَيْءٌ، وَمَا أَدْرَكَ مِنْ مِيرَاثٍ لَمْ يُقْسَمْ فَلَهُ نَصِيبُهُ، وَلَا يُلْحَقُ إِذَا كَانَ أَبُوهُ الَّذِي يُدْعَى لَهُ أَنْكَرَهُ، فَإِنْ كَانَ مِنْ أَمَةٍ لَمْ يَمْلِكْهَا أَوْ مِنْ حُرَّةٍ عَاهَرَ — بِهَا فَإِنَّهُ لَا يُلْحَقُ بِهِ وَلَا يَرِثُ، وَإِنْ كَانَ الَّذِي يُدْعَى لَهُ هُوَ الَّذِي ادَّعَاهُ فَهُوَ وَلَدُ زِنْيَةٍ مِنْ حُرَّةٍ كَانَ أَوْ أَمَةٍ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۳۱۸: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر اس (بچہ) کے بارے میں' جس کو اس کے والد (کی وفات) کے بعد جس کی طرف اس کا (حقیقی) نسب ہے کسی اور نے اپنے نسب میں شامل کر لیا اور اس کے وارثوں نے دعویٰ کیا' یہ فیصلہ دیا کہ ہر وہ بچہ جو اس لونڈی سے ہے' جس سے جس روز کوئی شخص ہم بستر ہوا اور وہ لونڈی اس کے قبضہ میں تھی تو بچہ اس شخص کو ملے گا جس نے اس کے ملانے کا مطالبہ کیا اور جو مال اس کے ملانے سے پہلے تقسیم ہوا اس کو اس سے کچھ نہیں ملے گا اور جو مال ابھی تقسیم نہیں ہوا اس سے اس کو حصہ ملے گا اور بچے کو نہیں ملایا جائے گا جب اس کے والد نے جس کی طرف اس کو منسوب کیا جاتا ہے' اس کا انکار کیا

تھا پس اگر بچہ اس لونڈی سے ہے جو اس کی ملک میں نہ تھی یا آزاد عورت سے ہے جس کے ساتھ اس نے زنا کیا تھا تو بچے کو اس کے ساتھ نہ ملایا جائے گا اور نہ وہ وارث ہو گا اور اگر بچہ جس کی طرف منسوب ہے اس نے اس کا دعویٰ کیا ہے تو وہ بچہ "ولد الزنا" ہے خواہ آزاد عورت کے بطن سے پیدا ہو یا لونڈی کے بطن سے پیدا ہو (ابوداؤد)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں محمد بن راشد راوی منکرالحدیث ہے۔ (الجرح والتعدیل جلد ۷ صفحہ ۱۳۸۵، العلل ومعرفۃ الرجال۔ رقم ۲۷۳۷، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۵۴۳، تقریب التھذیب جلد ۲ صفحہ ۱۲۰، تاریخ بغداد جلد ۵ صفحہ ۲۷۳، تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۶)

۳۳۱۹ - (۱۶) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «مِنَ الْغَيْرَةِ مَا يُحِبُّ اللّٰهُ، وَمِنْهَا مَا يُبْغِضُ اللّٰهُ؛ فَأَمَّا الَّتِي يُحِبُّهَا اللّٰهُ فَالْغَيْرَةُ فِي الرِّيبَةِ، وَأَمَّا الَّتِي يُبْغِضُهَا اللّٰهُ فَالْغَيْرَةُ فِي غَيْرِ رِيبَةٍ، وَإِنَّ مِنَ الْخُيَلَاءِ مَا يُبْغِضُ اللّٰهُ، وَمِنْهَا مَا يُحِبُّ اللّٰهُ؛ فَأَمَّا الْخُيَلَاءُ الَّتِي يُحِبُّ اللّٰهُ فَاخْتِيَالُ الرَّجُلِ عِنْدَ الْقِتَالِ، وَاخْتِيَالُهُ عِنْدَ الصَّدَقَةِ، وَأَمَّا الَّتِي يُبْغِضُ اللّٰهُ فَاخْتِيَالُهُ فِي الْفَخْرِ». وَفِي رِوَايَةٍ: «فِي الْبَغْيِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۳۳۱۹: جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' غیرت (کی ایک قسم) وہ ہے جس کو اللہ محبوب جانتا ہے اور ایک غیرت وہ ہے جس کو اللہ ناپسند کرتا ہے جس غیرت کو اللہ پسند کرتا ہے وہ ہے جو تہمت کے مقام میں کی جائے اور جس غیرت کو اللہ ناپسند کرتا ہے وہ ہے جو تہمت کے مقام میں نہیں (صرف سوء ظن ہے) اور تکبر کی ایک قسم وہ ہے جس کو اللہ ناپسند جانتا ہے جبکہ ایک تکبر وہ ہے جس کو اللہ پسند کرتا ہے پس وہ تکبر جس کو اللہ پسند فرماتا ہے وہ مجاہد کا جہاد اور صدقات کے وقت اترانا ہے اور جس تکبر کو اللہ ناپسند جانتا ہے وہ اس کا فخر کے ساتھ اکڑ کر چلنا ہے اور ایک روایت میں ہے' فسق و فجور کرتے ہوئے اترا کر چلنا ہے (احمد' ابوداؤد' نسائی)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۳۲۰ - (۱۷) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّ فُلَانًا ابْنِي؛ عَاهَرْتُ بِأُمِّهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا دِعْوَةَ فِي الْإِسْلَامِ، ذَهَبَ أَمْرُ الْجَاهِلِيَّةِ، الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ، وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

تیسری فصل: ۳۳۲۰: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں ایک شخص کھڑا ہوا۔ اس نے کہا' اے اللہ کے رسول! فلاں شخص میرا بیٹا ہے۔ جاہلیت میں' میں نے اس کی والدہ کے ساتھ زنا کیا تھا رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اسلام میں (اس طرح) دعویٰ کرنا درست نہیں۔ دور جاہلیت کے طور طریقے ختم ہو چکے ہیں۔ بچہ اس شخص کا ہے جس کے بستر پر پیدا ہوا اور زانی محروم ہو گا (ابوداؤد)

۳۳۲۱ - (۱۸) وَعَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «اَرْبَعٌ مِّنَ النِّسَآءِ لَا مُلَاعَنَةَ بَيْنَهُنَّ — النَّصْرَانِيَّةُ تَحْتَ الْمُسْلِمِ —، وَالْيَهُوْدِيَّةُ تَحْتَ الْمُسْلِمِ —، وَالْحُرَّةُ تَحْتَ الْمَمْلُوْكِ — وَالْمَمْلُوْكَةُ تَحْتَ الْحُرِّ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۳۳۲۱: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' چار (قسم کی) عورتیں ہیں ان کے (اور ان کے خاوندوں) کے درمیان لعان نہیں ہے۔ عیسائی عورت جو مسلمان کے نکاح میں ہے' یہودی عورت جو مسلمان کے نکاح میں ہے' آزاد عورت جو غلام کے نکاح میں ہے اور لونڈی جو آزاد (انسان) کے نکاح میں ہے (ابن ماجہ)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں عثمان بن عطاء الخراسانی راوی کے ضعیف ہونے پر اتفاق کیا گیا ہے (الجرح والتعدیل جلد ۶ صفحہ ۸۸۷' میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۴۸' المجروحین جلد ۲ صفحہ ۱۰۰' تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۱۲' تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۷۴' ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۱۵۸)

۳۳۲۲ - (۱۹) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَمَرَ رَجُلًا حِيْنَ اَمَرَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ اَنْ يَتَلَاعَنَا اَنْ يَضَعَ يَدَهٗ عِنْدَ الْخَامِسَةِ عَلٰى فِيْهِ —، وَقَالَ: «اِنَّهَا مُوْجِبَةٌ». رَوَاهُ النَّسَآئِيُّ.

۳۳۲۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو حکم دیا (جب آپ نے دو لعان کرنے والوں کو لعان کا حکم دیا) کہ وہ پانچویں بار میں اپنا ہاتھ مرد کے منہ پر رکھے اور (اسے) بتائے کہ (پانچویں بار کا) اقرار واجب کرنے والا ہے (نسائی)

۳۳۲۳ - (۲۰) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا لَيْلًا، قَالَتْ: فَغِرْتُ عَلَيْهِ، فَجَآءَ، فَرَاٰى مَا اَصْنَعُ. فَقَالَ: «مَا لَكِ يَا عَائِشَةُ! اَغِرْتِ؟» فَقُلْتُ: وَمَا لِيْ؟ لَا يَغَارُ مِثْلِيْ عَلٰى مِثْلِكَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَقَدْ جَآءَكِ شَيْطَانُكِ» قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَمَعِيَ شَيْطَانٌ؟ قَالَ: «نَعَمْ». قُلْتُ: وَمَعَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: «نَعَمْ! وَلٰكِنْ اَعَانَنِيَ اللّٰهُ عَلَيْهِ حَتّٰى اَسْلَمَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۳۲۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت اس کے پاس سے نکلے'
ائشہؓ نے بیان کیا کہ مجھے (آپؐ کے باہر جانے پر) غیرت ہوئی پھر آپؐ تشریف لائے اور آپؐ نے ملاحظہ فرمایا' جو میں کر
ہی تھی تو آپؐ نے فرمایا' عائشہ! کیا بات ہے؟ کیا تو نے غیرت کی ہے؟ میں نے عرض کیا' مجھے کیا ہے کہ میرے جیسی
وی آپ جیسے خاوند پر غیرت نہ کرے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تیرے پاس تیرا شیطان آ گیا۔ عائشہؓ نے
پؐ سے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! کیا میرے ساتھ شیطان ہے۔ آپؐ نے اثبات میں جواب دیا۔(عائشہؓ فرماتی
ہیں) میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! آپؐ کے ساتھ بھی ہے؟ آپؐ نے اثبات میں فرمایا' (اور وضاحت کی) البتہ
لہ نے اس کے خلاف میری معاونت کی ہے۔ چنانچہ میں اس کے وسوسہ سے محفوظ رہتا ہوں (مسلم)

بَابُ العِدَّةِ

(عورت کے عدت گزارنے کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۳۲۴-(۱) عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَیْسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ اَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصٍ طَلَّقَهَا الْبَتَّةَ — وَهُوَ غَائِبٌ، فَاَرْسَلَ اِلَیْهَا وَکِیْلُهُ الشَّعِیْرَ فَسَخِطَتْهُ —، فَقَالَ: وَاللّٰهِ، مَا لَكِ عَلَیْنَا مِنْ شَیْءٍ. فَجَاءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، فَذَکَرَتْ ذٰلِكَ لَهٗ. فَقَالَ: «لَیْسَ لَكِ نَفَقَةٌ». فَاَمَرَهَا اَنْ تَعْتَدَّ فِیْ بَیْتِ اُمِّ شَرِیْكٍ، ثُمَّ قَالَ: «تِلْكَ امْرَاَةٌ یَغْشَاهَا اَصْحَابِیْ، اِعْتَدِّیْ عِنْدَ ابْنِ اُمِّ مَکْتُوْمٍ، فَاِنَّهٗ رَجُلٌ اَعْمٰی، تَضَعِیْنَ ثِیَابَكِ فَاِذَا حَلَلْتِ — فَاٰذِنِیْنِیْ —». قَالَتْ: فَلَمَّا حَلَلْتُ ذَکَرْتُ لَهٗ اَنَّ مُعَاوِیَةَ بْنَ اَبِیْ سُفْیَانَ وَاَبَا جَهْمٍ خَطَبَانِیْ. فَقَالَ: «اَمَّا اَبُو الْجَهْمِ فَلَا یَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهٖ —، وَاَمَّا مُعَاوِیَةُ فَصُعْلُوْكٌ — لَا مَالَ لَهٗ؛ اِنْکِحِیْ اُسَامَةَ بْنَ زَیْدٍ» فَکَرِهْتُهٗ، ثُمَّ قَالَ: «اِنْکِحِیْ اُسَامَةَ» فَنَکَحْتُهٗ، فَجَعَلَ اللّٰهُ فِیْهِ خَیْرًا وَاغْتُبِطْتُ. وَفِیْ رِوَایَةٍ عَنْهَا: «فَاَمَّا اَبُوْ جَهْمٍ فَرَجُلٌ ضَرَّابٌ لِلنِّسَآءِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَفِیْ رِوَایَةٍ: اَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا، فَاَتَتِ النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ: «لَا نَفَقَةَ لَكِ اِلَّا اَنْ تَکُوْنِیْ حَامِلًا».

پہلی فصل: ۳۳۲۴: ابوسلمہؓ فاطمہؓ بنت قیس سے بیان کرتے ہیں کہ ابو عمرو بن حفص نے اس کو بتہ یعنی آخری طلاق دی جب کہ وہ (یمن) میں تھا تو ابو عمرو کے وکیل نے فاطمہؓ بنت قیس کی جانب "جو" بھیجے (اس نے ان کو معمولی سمجھا) اور اس پر ناراض ہو گئی۔ اس نے کہا، اللہ کی قسم! تیرا ہم پر کچھ حق نہیں ہے چنانچہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے آپؐ کے پاس اس کا ذکر کیا آپؐ نے فرمایا، تیرا خرچ (اس کے ذمہ) نہیں ہے۔ اس کے بعد آپؐ نے اس کو حکم دیا کہ وہ ام شریک کے گھر میں عدت بسر کرے، لیکن آپؐ نے واضح کیا کہ وہ ایسی خاتون ہے جس کے پاس میرے صحابہ کرامؓ کا آنا جانا ہے۔ تجھے ابن ام مکتومؓ کے پاس عدت گزارنی چاہیے۔ وہ نابینا انسان ہے تو (وہاں) کپڑے بھی اتار سکتی ہے جب تیری عدت ختم ہو جائے تو مجھے اطلاع دینا اس نے بیان کیا، جب میں حلال ہو گئی تو میں نے آپؐ سے عرض کیا کہ معاویہؓ بن ابی سفیان اور ابوجہمؓ نے میری جانب منگنی کا پیغام بھجوایا ہے آپؐ نے مشورہ دیا کہ ابوجہمؓ تو لاٹھی اپنے کندھے سے نیچے نہیں رکھتا (یعنی عورتوں کو مارتا ہے یا ہمیشہ سفر پر رہتا ہے) اور معاویہؓ مفلس ہے اس کے پاس مال نہیں ہے (البتہ) تجھے اسامہؓ بن زید سے نکاح کر لینا چاہیے لیکن میں نے اس کو ناپسند جانا۔ آپؐ نے دوبارہ فرمایا، اسامہؓ سے نکاح کر چنانچہ میں نے اس سے نکاح کیا اللہ نے اس میں خیر و برکت عطا کی اور (اس نکاح کی وجہ سے) مجھ پر رشک کیا گیا۔ اور ایک روایت میں ہے البتہ ابوجہمؓ عورتوں کی بہت زیادہ پٹائی کرنے والا ہے (مسلم) اور ایک روایت میں ہے کہ اس کے خاوند نے اس کو تیسری (آخری) طلاق دی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

حاضر ہوئی۔ آپؐ نے فرمایا' تجھے خرچ نہیں ملے گا اگر تو حاملہ ہوتی تو پھر تجھے خرچ دیا جاتا۔

وضاحت: اس حدیث میں طلاق بتہ سے مقصود تیسری طلاق ہے۔ جس کے بعد تعلق منقطع ہو جاتا ہے قبل ازیں وہ دو طلاقیں دے چکا تھا اور اس طلاق سے تعلق ختم ہو گیا اور اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ نابینا انسان کی موجودگی میں اگر پردے کا کپڑا سر سے اتر جائے تو کچھ حرج نہیں لیکن ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپؐ کی ازواج مطہراتؓ نے جب نابینا کی موجودگی میں پردے کا خیال نہ کیا اور یہ کہا کہ وہ نابینا ہے ہمیں دیکھ نہیں رہا ہے تو آپؐ نے فرمایا' وہ نابینا ہے۔ تم تو دیکھ رہی ہو' تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ازواجِ مطہرات کے لیے زیادہ احتیاط مدِ نظر تھی (واللہ اعلم)

۳۳۲۵-(۲) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: إِنَّ فَاطِمَةَ كَانَتْ فِي مَكَانٍ وَحْشٍ، فَخِيفَ عَلَى نَاحِيَتِهَا، فَلِذٰلِكَ رَخَّصَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ - تَعْنِي فِي النُّقْلَةِ - وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَتْ: مَا لِفَاطِمَةَ؟ أَلَا تَتَّقِي اللهَ؟ تَعْنِي فِي قَوْلِهَا: لَا سُكْنَى وَلَا نَفَقَةَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۳۲۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ فاطمہؓ بنت قیس غیر آباد مکان میں اقامت پذیر تھیں ان کے بارے میں خطرہ محسوس کیا گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو وہاں سے منتقل ہونے کی اجازت عطا کی اور ایک روایت میں ہے کہ عائشہؓ نے کہا' فاطمہؓ کو کیا ہو گیا ہے؟ وہ اللہ سے ڈرتی نہیں ہے جب وہ کہتی ہے' مطلقہ ثلاثہ کے لئے رہائش ہے نہ خرچ (بخاری)

وضاحت: فاطمہؓ بنت قیس کا موقف درست ہے وہ صاحب واقعہ ہے آپؐ نے اس کا نان ونفقہ اور مکان وغیرہ کی ذمہ داری طلاق ثلاثہ کے بعد اس کے خاوند پر نہیں ڈالی' جس نے اس کو آخری تیسری طلاق دی تھی۔ جبکہ عائشہؓ کا موقف درست نہیں۔ اسی طرح عمرؓ کا موقف بھی عائشہؓ جیسا تھا وہ صاف کہتے تھے کہ ہم اللہ کی کتاب کو ایک عورت کے کہنے پر کیسے چھوڑ دیں؟ ہم نہیں جانتے کہ وہ سچ کہتی ہے یا جھوٹ بول رہی ہے۔ جبکہ فاطمہؓ کا موقف بالکل صحیح ہے وہ صاحب واقعہ ہے اور آپؐ نے کھلے لفظوں میں فرمایا' تیسری طلاق کے بعد چونکہ خاوند کو رجوع کا اختیار نہیں ہے اس لئے نان ونفقہ اور مکان کی ذمہ داری اس پر نہیں ہے (واللہ اعلم)

۳۳۲۶-(۳) **وَعَنْ** سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّمَا نُقِلَتْ فَاطِمَةُ لِطُولِ لِسَانِهَا عَلَى أَحْمَائِهَا. رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۳۳۲۶: سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں کہ فاطمہؓ کو اس لئے اس کے خاوند کے مسکن سے منتقل کیا گیا کہ وہ اپنے خاوند کے بھائیوں سے زبان درازی کرنے سے نہ رکتی تھی (شرح السنہ)

۳۳۲۷-(٤) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: طُلِّقَتْ خَالَتِي ثَلَاثًا، فَأَرَادَتْ أَنْ تَجُدَّ نَخْلَهَا، فَزَجَرَهَا رَجُلٌ أَنْ تَخْرُجَ، فَأَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: «بَلَى، فَجُدِّي نَخْلَكِ، فَإِنَّهُ عَسَى أَنْ تَصَدَّقِي أَوْ تَفْعَلِي مَعْرُوفًا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۳۲۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میری خالہ کو تین طلاقیں ہو گئیں۔ اس نے چاہا کہ وہ اپنی کھجور کے درختوں سے کھجوریں اتارے۔ تو ایک شخص نے اس کو باہر نکلنے سے روکا چنانچہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی آپؐ نے فرمایا کیوں نہیں! تو کھجوریں اتار سکتی ہے کیونکہ ممکن ہے تو (ان سے) صدقہ کرے یا کوئی اچھا کام کرے (مسلم)

وضاحت: معلوم ہوا کہ مطلقہ ثلاثہ ایام عدت میں ذاتی ضرورت کیلئے گھر سے باہر جا سکتی ہے (واللہ اعلم)

۳۳۲۸ - (۵) **وَعَنِ** الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ سُبَيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةَ نُفِسَتْ — بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ، فَجَاءَتِ النَّبِيَّ ﷺ، فَاسْتَأْذَنَتْهُ أَنْ تَنْكِحَ، فَأَذِنَ لَهَا، فَنَكَحَتْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۳۲۸: مسور بن مخرمہ بیان کرتے ہیں کہ "سبیعہ اسلمیہ" اپنے خاوند کی وفات کے چند روز بعد نفاس والی ہو گئی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپؐ سے نکاح کی اجازت طلب کی آپؐ نے اس کو اجازت عطا کی چنانچہ اس نے نکاح کر لیا (بخاری)

وضاحت: بچے کے تولد کے بعد شرعاً وہ نکاح کر سکتی تھی اسے چار ماہ دس دن عدت گزارنے کی ضرورت نہ تھی اس لئے کہ وہ حاملہ تھی لیکن اس کی جانب منگنی کا پیغام بھیجنے والوں میں ابو السنابل بھی تھا اس نے کہا ابھی تیری عدت ختم نہیں ہوئی تو وہ آپؐ کی خدمت میں پہنچی آپؐ نے فرمایا "ابو السنابل جھوٹ کہتا ہے تیری عدت ختم ہو چکی ہے معلوم ہوا کہ صحابی کی رائے غلط ہو سکتی ہے وہ معصوم عن **الخطاء** نہیں۔ (واللہ اعلم)

۳۳۲۹ - (٦) **وَعَنْ** أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ ابْنَتِي تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا، وَقَدِ اشْتَكَتْ عَيْنُهَا، أَفَنَكْحُلُهَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا» مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، كُلَّ ذَلِكَ يَقُولُ: «لَا». قَالَ: «إِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ، وَقَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۲۹: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں "ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے دریافت کیا "اے اللہ کے رسول! میری بیٹی کا خاوند فوت ہو گیا ہے اور اس کی آنکھوں میں درد ہے کیا ہم اس کی آنکھوں میں سرمہ لگا سکتے ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبار یا تین بار نفی میں جواب دیا ہر دفعہ آپؐ نے منع کیا (اور) فرمایا "اب تو عدت چار ماہ دس دن ہے جبکہ دور جاہلیت میں عورت سال کے اختتام پر اونٹ کی مینگنی پھینکتی تھی یعنی ایک سال بعد اس کی عدت ختم ہوتی تھی (بخاری، مسلم)

۳۳۳۰ - (۷) **وَعَنْ** أُمِّ حَبِيبَةَ، وَزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ: «لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ أَنْ — تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ

ثَلاثِ لَيَالٍ ، إِلاَّ عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا »۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۳۳۳۰: ام حبیبہ اور زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتی ہیں۔ آپ نے فرمایا کسی عورت کے لئے جائز نہیں جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہے کہ وہ کسی فوت شدہ پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے البتہ خاوند پر چار ماہ دس دن (سوگ) کرے (بخاری، مسلم)

۳۳۳۱ - (۸) وَعَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ : «لَا تُحِدُّ امْرَأَةٌ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلاَّ عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ، وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا إِلاَّ ثَوْبَ عَصْبٍ ، وَلَا تَكْتَحِلُ ، وَلَا تَمَسُّ طِيبًا ، إِلاَّ إِذَا طَهُرَتْ نُبْذَةً مِنْ قُسْطٍ أَوْ أَظْفَارٍ »۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔ وَزَادَ أَبُو دَاوُدَ : «وَلَا تَخْتَضِبُ».

۳۳۳۱: ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی عورت کسی فوت شدہ پر تین دن سے زیادہ سوگ نہ کرے البتہ خاوند پر چار ماہ دس دن سوگ کرے اور رنگین لباس زیب تن نہ کرے البتہ یمنی سادہ چادریں (زیب تن کرے) نہ سرمہ لگائے نہ خوشبو لگائے۔ البتہ پاک ہونے پر قسط یا اظفار (خوشبو) لگائے (بخاری، مسلم) ابوداؤد میں اضافہ ہے کہ وہ مہندی نہ لگائے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

۳۳۳۲ - (۹) عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا : أَنَّ الْفُرَيْعَةَ بِنْتَ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ - وَهِيَ أُخْتُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ - أَخْبَرَتْهَا أَنَّهَا جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ تَسْأَلُهُ أَنْ تَرْجِعَ إِلَى أَهْلِهَا فِي بَنِي خُدْرَةَ ، فَإِنَّ زَوْجَهَا خَرَجَ فِي طَلَبِ أَعْبُدٍ لَهُ أَبَقُوا فَقَتَلُوهُ . قَالَتْ : فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَنْ أَرْجِعَ إِلَى أَهْلِي فَإِنَّ زَوْجِي لَمْ يَتْرُكْنِي فِي مَنْزِلٍ يَمْلِكُهُ وَلَا نَفَقَةٍ . فَقَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «نَعَمْ». فَانْصَرَفْتُ حَتَّى إِذَا كُنْتُ فِي الْحُجْرَةِ أَوْ فِي الْمَسْجِدِ ، دَعَانِي ، فَقَالَ : «امْكُثِي فِي بَيْتِكِ حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ». قَالَتْ : فَاعْتَدَدْتُ فِيهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا . رَوَاهُ مَالِكٌ ، وَالتِّرْمِذِيُّ ، وَأَبُو دَاوُدَ ، وَالنَّسَائِيُّ ، وَابْنُ مَاجَةَ ، وَالدَّارِمِيُّ .

دوسری فصل: ۳۳۳۲: زینب بنت کعب بیان کرتی ہیں کہ فریعہ بنت مالک بن سنان ابوسعید خدری کی ہمشیرہ نے زینب کو بتایا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی آپ سے دریافت کر رہی تھی کہ وہ بنو خدرہ (قبیلہ) میں اپنے گھر والوں کی جانب واپس چلی جائے اس لئے کہ اس کا خاوند اپنے غلاموں کی تلاش میں نکلا تو جو بھاگ گئے تھے اور اس کے غلاموں نے

اس کو قتل کر دیا تھا اس نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا' میں اپنے گھر والوں کے ہاں واپس چلی جاؤں؟ اس لئے کہ میرے خاوند نے میرے لئے کوئی ایسا گھر نہیں چھوڑا' جس پر اس کا قبضہ ہوا اور نہ اخراجات کے لئے (کچھ مال) چھوڑا ہے اس نے بیان کیا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اثبات میں جواب دیا۔ چنانچہ میں واپس لوٹی لیکن ابھی میں حجرا میں یا مسجد میں تھی۔ آپ نے مجھے بلایا اور فرمایا' اپنے گھر میں عدت گزار یہاں تک کہ عدت ختم ہو جائے اس نے بیان کیا' میں نے وہاں چار ماہ دس دن عدت بسر کی (مالک' ترمذی' ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ' دارمی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں زینب بنت کعب بن محمد ہے اس لئے یہ روایت ضعیف ہے (ارواء الغلیل جلد ۷ صفحہ ۲۰۶-۲۰۷' میزان الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۶۰۸)

۳۳۳۳ - (۱۰) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ حِيْنَ تُوُفِّيَ أَبُوْ سَلَمَةَ وَقَدْ جَعَلْتُ عَلَيَّ صَبِرًا ـ. فَقَالَ: «مَا هٰذَا يَا أُمَّ سَلَمَةَ؟!». قُلْتُ: إِنَّمَا هُوَ صَبِرٌ لَيْسَ فِيْهِ طِيْبٌ. فَقَالَ: «إِنَّهُ يَشُبُّ الْوَجْهَ ـ فَلَا تَجْعَلِيْهِ إِلَّا بِاللَّيْلِ، وَتَنْزِعِيْهِ بِالنَّهَارِ، وَلَا تَمْتَشِطِي بِالطِّيْبِ وَلَا بِالْحِنَّاءِ فَإِنَّهُ خِضَابٌ». قُلْتُ: بِأَيِّ شَيْءٍ أَمْتَشِطُ؟ يَا رَسُوْلَ اللهِ! قَالَ: «بِالسِّدْرِ ـ تُغَلِّفِيْنَ بِهِ رَأْسَكِ» رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۳۳۳۳: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے جب (میرے خاوند) ابوسلمہ فوت ہوئے اور میں نے صبر لگایا ہوا تھا آپ نے دریافت کیا' ام سلمہ! یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا' یہ صبر ہے اس میں خوشبو نہیں ہے آپ نے فرمایا' یہ چہرے کو خوبصورت کرتا ہے۔ تو اسے رات کو لگا اور دن کو اتار دے نیز خوشبو اور مہندی وغیرہ (بھی) نہ لگا۔ اس لئے کہ وہ بھی خضاب ہے۔ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں کس طرح (سر کے بالوں کو) صاف کروں؟ آپ نے فرمایا' بیری (درخت کے پتوں) کے ساتھ اپنے سر کے بالوں کو لیپ (اور صاف کر) (ابوداؤد' نسائی)

وضاحت: سند میں مغیرہ اور اس سے اوپر والے رواۃ مجہول ہیں نیز درایتہ" یہ حدیث ام سلمہؓ سے مروی حدیث کے مفہوم کے خلاف ہے' جس میں وضاحت ہے کہ وہ عورت جس کا خاوند فوت ہو گیا ہو' عدت گزارنے کے دوران آنکھوں میں سرمہ نہ لگائے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۵۰)

۳۳۳۴ - (۱۱) وَعَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا لَا تَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ ـ مِنَ الثِّيَابِ، وَلَا الْمُمَشَّقَةَ ـ، وَلَا الْحُلِيَّ، وَلَا تَخْتَضِبُ، وَلَا تَكْتَحِلُ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۳۳۳۴: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے وہ کسنبہ رنگ اور گیرو رنگ کا لباس زیب تن نہ کرے' نہ زیور پہنے' نہ مہندی لگائے اور نہ سرمہ لگائے (ابوداؤد' نسائی)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٣٣٣٥ - (١٢) عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ الْاَحْوَصَ هَلَكَ بِالشَّامِ حِيْنَ دَخَلَتِ امْرَاَتُهُ فِي الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ، وَقَدْ كَانَ طَلَّقَهَا، فَكَتَبَ مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ اِلٰى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ يَسْاَلُهُ عَنْ ذٰلِكَ. فَكَتَبَ اِلَيْهِ زَيْدٌ: اَنَّهَا اِذَا دَخَلَتْ فِي الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ - فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ وَبَرِئَ مِنْهَا، لَا يَرِثُهَا وَلَا تَرِثُهُ. رَوَاهُ مَالِكٌ.

تیسری فصل: ٣٣٣٥: سلیمان بن یسار رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ "احوص" شام (کے علاقے) میں فوت ہو گیا جب کہ اس کی بیوی جس کو اس نے طلاق دی تھی' تیسرے حیض میں تھی تو معاویہؓ بن ابوسفیان نے زیدؓ بن ثابت کی جانب تحریر کیا کہ وہ اس مسئلہ کے بارے میں بتائے؟ تو زیدؓ نے جواب دیا کہ جب وہ تیسرے حیض میں داخل ہو گئی تو وہ اپنے خاوند سے الگ ہے اور اس کا خاوند اس سے اجنبی ہو گیا نہ وہ اس کا وارث ہو گا اور نہ وہ اس کی وارث ہو گی (مالک)

وضاحت: معلوم ہوا کہ عدت اطہار کے ساتھ شمار کی جائے حیض کے ساتھ نہیں (تنقیح الرواۃ جلد ٣ صفحہ ٥٠)

٣٣٣٦ - (١٣) وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَيُّمَا امْرَاَةٍ طُلِّقَتْ فَحَاضَتْ حَيْضَةً اَوْ حَيْضَتَيْنِ، ثُمَّ رَفَعَتْهَا حَيْضَتُهَا - ؛ فَاِنَّهَا تَنْتَظِرُ تِسْعَةَ اَشْهُرٍ. فَاِنْ بَانَ بِهَا حَمْلٌ فَذٰلِكَ، وَاِلَّا اعْتَدَّتْ بَعْدَ التِّسْعَةِ الْاَشْهُرِ ثَلَاثَةَ اَشْهُرٍ ثُمَّ حَلَّتْ. رَوَاهُ مَالِكٌ.

٣٣٣٦: سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں عمرؓ بن خطاب نے بیان کیا کہ جس عورت کو طلاق ہو جائے اور وہ ایک حیض یا دو حیض گزارے اس کے بعد اس کو حیض آنا بند ہو جائے تو وہ نو ماہ انتظار کرے اگر حمل نمایاں ہو جائے تو معاملہ واضح ہے وگرنہ نو ماہ کے بعد تین ماہ عدت گزارنے کے بعد حلال ہو گی۔

وضاحت: چونکہ جب حیض آنا رک گیا ہے تو حمل کا شبہ ہے اس لئے عدت وضع حمل ہے (تنقیح الرواۃ جلد ٣ صفحہ ٥٠)

بَابُ الْاِسْتِبْرَاءِ

(لونڈی کے استبراء رحم کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۳۳۷ - (۱) عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ، قَالَ: مَرَّ النَّبِیُّ ﷺ بِامْرَاَۃٍ مُجِحٍّ، فَسَاَلَ عَنْهَا. فَقَالُوْا: اَمَۃٌ لِفُلَانٍ... قَالَ: «اَیُلِمُّ بِهَا؟» قَالُوْا: نَعَمْ. قَالَ: «لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَلْعَنَهٗ لَعْنًا یَدْخُلُ مَعَهٗ فِیْ قَبْرِهٖ، کَیْفَ یَسْتَخْدِمُهٗ وَهُوَ لَا یَحِلُّ لَهٗ؟ اَمْ کَیْفَ یُوَرِّثُهٗ وَهُوَ لَا یَحِلُّ لَهٗ؟». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل: ۳۳۳۷: ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت کے پاس سے گزرے جو ولادت کے قریب تھی آپؐ نے اس کے بارے میں دریافت کیا؟ صحابہ کرامؓ نے بتایا کہ وہ فلاں شخص کی لونڈی ہے آپؐ نے دریافت کیا "کیا وہ اس سے مجامعت کرتا ہے؟ صحابہ کرامؓ نے اثبات میں جواب دیا آپؐ نے فرمایا" میں چاہتا ہوں کہ اس پر لعنت کروں جو اس کے ساتھ قبر تک جائے وہ اس بچہ سے کیسے خدمت لے گا جب کہ اس کے لئے اس سے خدمت لینا جائز نہیں یا اس کو کیسے وارث بنائے گا جب کہ اس کے لئے ایسا کرنا حلال نہیں ہے (مسلم)

وضاحت: مقصود یہ ہے کہ جب لونڈی مالِ غنیمت سے ہاتھ آئے تو لونڈی کا ایک حیض سے استبراء رحم کیا جائے تاکہ ثابت ہو جائے کہ وہ حاملہ نہیں ہے اور اگر حاملہ ہے تو اس کا استبراء رحم وضع حمل سے کیا جائے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۵)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۳۳۳۸ - (۲) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، رَفَعَهٗ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ، قَالَ فِیْ سَبَایَا اَوْطَاسٍ: «لَا تُوْطَاُ حَامِلٌ حَتّٰی تَضَعَ، وَلَا غَیْرُ ذَاتِ حَمْلٍ حَتّٰی تَحِیْضَ حَیْضَةً». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَاَبُوْ دَاوٗدَ، وَالدَّارِمِیُّ.

دوسری فصل: ۳۳۳۸: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے (جنگ) اوطاس کے قیدیوں کے بارے میں مرفوعاً بیان کیا کہ کسی حاملہ لونڈی سے جماع نہ کیا جائے جب تک کہ وہ حمل وضع نہ کر دے اور غیر حاملہ لونڈی سے جماع نہ کیا جائے جب تک کہ اس کو ایک بار حیض نہ آ جائے (احمد، ابوداؤد، دارمی)

۳۳۳۹ - (۴) وَعَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ: «لَا يَحِلُّ لِامْرِىءٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَسْقِيَ مَاءَهُ زَرْعَ غَيْرِهِ» يَعْنِي إِتْيَانَ الْحَبَالَى «وَلَا يَحِلُّ لِامْرِىءٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَقَعَ عَلَى امْرَأَةٍ مِنَ السَّبْيِ حَتّٰى يَسْتَبْرِئَهَا، وَلَا يَحِلُّ لِامْرِىءٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَبِيْعَ مَغْنَمًا حَتّٰى يُقْسَمَ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ. وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ إِلٰى قَوْلِهٖ: «زَرْعَ غَيْرِهٖ».

۳۳۳۹: رویفع بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ حنین کے دن فرمایا "کسی شخص کے لئے جائز نہیں جس کا اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان ہے کہ وہ اپنے غیر کی کھیتی کو پانی پلائے (یعنی حاملہ لونڈی سے جماع کرے) اور کسی شخص کے لئے جائز نہیں جس کا اللہ اور آخرت (کے دن) پر ایمان ہے کہ وہ کسی قیدی عورت کے ساتھ مجامعت کرے جب تک کہ اس کا استبراء رحم نہ کرے اور کسی شخص کے لئے جائز نہیں جس کا اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان ہے کہ وہ (مال) غنیمت کو فروخت کرے جب تک کہ اس کو تقسیم نہ کیا جائے (ابوداؤد) اور ترمذی نے "غیر کی کھیتی" تک بیان کیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۳۴۰ - (۵) عَنْ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، بَلَغَنِيْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُ بِاسْتِبْرَاءِ الْإِمَاءِ بِحَيْضَةٍ إِنْ كَانَتْ مِمَّنْ تَحِيْضُ، وَثَلَاثَةِ أَشْهُرٍ إِنْ كَانَتْ مِمَّنْ لَا تَحِيْضُ، وَيَنْهٰى عَنْ سَقْيِ مَاءِ الْغَيْرِ.

تیسری فصل: ۳۳۴۰: مالک کے بلاغات سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حیض والی لونڈیوں کے بارے میں ایک حیض گزارنے کے ساتھ استبراء رحم کا حکم فرماتے اور اگر حیض والی نہ ہوتیں تو تین ماہ کے ساتھ استبراء رحم کا حکم فرماتے اور دوسرے شخص کے نطفہ کو پانی پلانے سے منع فرماتے۔

وضاحت: صاحب تنقیح الرواۃ نے ذکر کیا ہے کہ مجھے اس حدیث کی سند معلوم نہیں ہو سکی تاہم اس کا مفہوم دیگر صحیح احادیث کے موافق ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۲ صفحہ ۱۵)

۳۳۴۱ - (۶) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ قَالَ: إِذَا وُهِبَتِ الْوَلِيْدَةُ الَّتِيْ تُوْطَأُ، أَوْ بِيْعَتْ، أَوْ أُعْتِقَتْ فَلْتَسْتَبْرِئْ رَحِمَهَا بِحَيْضَةٍ وَلَا تُسْتَبْرَأُ الْعَذْرَاءُ. رَوَاهُمَا رَزِيْنٌ.

۳۳۴۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب لونڈی کو ہبہ کیا جائے یا اسے فروخت کیا جائے یا اسے آزاد کیا جائے تو اس کے استبراء رحم کی مدت ایک حیض ہے (لیکن) کنواری لڑکی کے استبراء رحم کی ضرورت نہیں۔ (ان دونوں حدیثوں کو رزین نے بیان کیا ہے)

بَابُ النَّفَقَاتِ وَحَقِّ الْمَمْلُوكِ

(اخراجات اور غلام کے حقوق کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٣٣٤٢ - (١) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: اِنَّ هِنْدًا بِنْتَ عُتْبَةَ، قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيْحٌ، وَلَيْسَ يُعْطِيْنِيْ مَا يَكْفِيْنِيْ وَوَلَدِيْ، اِلَّا مَا اَخَذْتُ مِنْهُ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ. فَقَالَ: «خُذِيْ مَا يَكْفِيْكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوْفِ» ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ۳۳۴۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہندہ بنت عتبہ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! بلاشبہ ابوسفیان بخیل انسان ہے اور وہ مجھے اور میری اولاد کو حسب ضرورت خرچ نہیں دیتے۔ اگر میں اس کے علم میں لائے بغیر اس کے مال میں سے (کچھ) حاصل کر لوں۔ آپ نے فرمایا' معروف انداز کے ساتھ تو اتنا خرچ لے سکتی ہے جو تجھے اور تیری اولاد کو کافی ہو۔ (بخاری' مسلم)

٣٣٤٣ - (٢) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا اَعْطَى اللّٰهُ اَحَدَكُمْ خَيْرًا فَلْيَبْدَأْ بِنَفْسِهِ وَاَهْلِ بَيْتِهِ» ... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۳۴۳: جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ارشاد نبوی ہے' جب اللہ پاک تم میں سے کسی شخص کو مال و دولت سے نوازے تو وہ سب سے پہلے (اس مال کو) اپنے اور اپنے اہل و عیال پر صرف کرے (مسلم)

٣٣٤٤ - (٣) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لِلْمَمْلُوْكِ طَعَامُهُ وَكِسْوَتُهُ، وَلَا يُكَلَّفُ مِنَ الْعَمَلِ اِلَّا مَا يُطِيْقُ» ... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۳۴۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' غلام کو خوراک اور لباس دیا جائے اور اس کی طاقت کے مطابق اس سے کام لیا جائے (مسلم)

٣٣٤٥ - (٤) وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ اَيْدِيْكُمْ، فَمَنْ جَعَلَ اللّٰهُ اَخَاهُ تَحْتَ يَدَيْهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَاْكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ، وَلَا يُكَلِّفْهُ مِنَ الْعَمَلِ مَا يَغْلِبُهُ، فَاِنْ كَلَّفَهُ مَا يَغْلِبُهُ فَلْيُعِنْهُ عَلَيْهِ» ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۴۵: ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تمہارے غلام تمہارے بھائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو تمہارے زیردست کر رکھا ہے۔ پس جس شخص کے بھائی کو اللہ نے اس کے ماتحت کیا ہے' تو وہ اس کو وہی کچھ کھلائے جو وہ خود کھاتا ہے' اور اسی طرح کا پہنائے جیسا وہ خود پہنتا ہے اور اس سے اتنا کام نہ لے' جس کو کرنا اس کے لیے دشوار ہو۔ اگر اس سے دشوار کام لے تو اس کام میں اس کی اعانت کرے۔
(بخاری' مسلم)

۳۳۴۶ - (۵) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، جَاءَهُ قَهْرَمَانٌ – لَهُ، فَقَالَ لَهُ: أَعْطَيْتَ الرَّقِيقَ قُوتَهُمْ؟ قَالَ: لَا. قَالَ: فَانْطَلِقْ فَأَعْطِهِمْ، فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «كَفَى بِالرَّجُلِ إِثْمًا أَنْ يَحْبِسَ عَمَّنْ يَمْلِكُ قُوتَهُ». وَفِي رِوَايَةٍ: «كَفَى بِالْمَرْءِ إِثْمًا أَنْ يُضَيِّعَ مَنْ يَقُوتُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۳۴۶: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ان کے پاس ان کا کارندہ آیا تو انہوں نے (اپنے کارندے سے) پوچھا' کیا تو نے غلاموں کو ان کے کھانے کا سامان دے دیا ہے؟ اس نے نفی میں جواب دیا۔ تب انہوں نے حکم دیا کہ جاؤ اور انہیں کھانے کا سامان دو۔ اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہے "کسی شخص کے لئے یہی گناہ کافی ہے کہ وہ اپنے ماتحت لوگوں سے ان کی خوراک کو روک رکھے" اور ایک روایت میں ہے کہ "ایک شخص کے لئے یہی گناہ کچھ کم نہیں کہ وہ ان لوگوں کے لئے خوراک کا انتظام نہ کرے جن کی خوراک کا انتظام اس کے ذمہ تھا" (مسلم)

۳۳۴۷ - (۶) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «إِذَا صَنَعَ لِأَحَدِكُمْ خَادِمُهُ طَعَامَهُ، ثُمَّ جَاءَهُ بِهِ وَقَدْ وَلِيَ حَرَّهُ وَدُخَانَهُ – فَلْيُقْعِدْهُ مَعَهُ فَلْيَأْكُلْ، وَإِنْ كَانَ الطَّعَامُ مَشْفُوهًا قَلِيلًا – فَلْيَضَعْ فِي يَدِهِ مِنْهُ أُكْلَةً أَوْ أُكْلَتَيْنِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۳۴۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ارشاد نبوی ہے' جب تم میں سے کسی شخص کے لئے اس کا خادم کھانا تیار کرے اور کھانا اس کے سامنے پیش کرے (چونکہ) وہ شخص (کھانا تیار کرتے وقت) گرمی اور دھوئیں سے ہم کنار رہا' اس لئے اس کو اپنے ساتھ بٹھا کر کھانا کھلائے لیکن اگر کھانا کم مقدار میں ہو تو اسے چاہیے کہ اس کے ہاتھ پر کھانے سے ایک یا دو لقمے رکھے (مسلم)

۳۳۴۸ - (۷) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا نَصَحَ لِسَيِّدِهِ، وَأَحْسَنَ عِبَادَةَ اللّٰهِ، فَلَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۴۸: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ارشاد نبوی ہے' جب غلام اپنے آقا کی خیر خواہی کرے اور اچھے انداز سے اللہ کی عبادت میں مصروف رہے تو اس کو دگنا ثواب حاصل ہو گا (بخاری' مسلم)

۳۳۴۹ - (۸) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «نِعِمَّا لِلْمَمْلُوْكِ أَنْ يَتَوَفَّاهُ اللهُ بِحُسْنِ عِبَادَةِ رَبِّهِ وَطَاعَةِ سَيِّدِهِ، نِعِمَّا لَهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۴۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ارشاد نبوی ہے 'غلام کے لئے یہ بات کتنی اچھی ہے کہ جب اللہ اس کو فوت کرے تو وہ اپنے پروردگار کی عبادت میں اچھے انداز سے مصروف ہو اور اپنے آقا کی اطاعت میں بخوشی لگا رہتا ہو۔ اس کے لئے (یہ بات) کتنی اچھی ہے!(بخاری، مسلم)

۳۳۵۰ - (۹) وَعَنْ جَرِيْرٍ، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِذَا أَبَقَ الْعَبْدُ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ». وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ: «أَيُّمَا عَبْدٍ أَبَقَ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ». وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ: «أَيُّمَا عَبْدٍ أَبَقَ مِنْ مَوَالِيْهِ فَقَدْ كَفَرَ حَتّٰى يَرْجِعَ إِلَيْهِمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۳۵۰: جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ارشاد نبوی ہے 'جب غلام بھاگ جائے تو اس کی نماز قبول نہ ہو گی اور اس سے ایک روایت میں ہے آپ نے فرمایا' جو غلام بھاگ جائے تو وہ اسلام کی ذمہ داری سے نکل گیا اور انہی سے ایک روایت میں یوں ہے آپ نے فرمایا' جو غلام اپنے آقاؤں (کی تحویل) سے بھاگ جائے جب تک وہ ان کے ہاں واپس نہ لوٹے اس وقت تک اس پر کفر کا اطلاق ہو گا (مسلم)

وضاحت: اگر بھاگنے کے بعد مرتد ہو جائے تو اس کو قتل کرنا درست ہے بصورت دیگر بطور تشدید کے اس پر کفر کا اطلاق ہو گا اور یہ کفر دون کفر ہے احوال و ظروف کی روشنی میں اس کے بارے میں فیصلہ کیا جائے گا (واللہ اعلم)

۳۳۵۱ - (۱۰) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَنْ قَذَفَ مَمْلُوْكَهُ وَهُوَ بَرِيْءٌ مِمَّا قَالَ؛ جُلِدَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ــ إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ كَمَا قَالَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۵۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا' جو شخص اپنے غلام پر زنا وغیرہ کی تہمت لگائے حالانکہ وہ اس سے بری ہے تو تہمت لگانے والے کو قیامت کے دن کوڑے لگائے جائیں گے بجز اس کے کہ وہ اسی طرح ہے جیسا کہ تہمت لگانے والے نے اس کو متہم کیا (بخاری، مسلم)

۳۳۵۲ - (۱۱) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَنْ ضَرَبَ غُلَامًا لَهُ حَدًّا لَمْ يَأْتِهِ ــ، أَوْ لَطَمَهُ؛ فَإِنَّ كَفَّارَتَهُ أَنْ يُعْتِقَهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۳۵۲: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ نے فرمایا' جس شخص نے

اپنے غلام کو حد لگائی جب کہ اس نے حد کا کام نہیں کیا یا اس کے منہ پر طمانچہ رسید کیا تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ وہ اس کو آزاد کرے (مسلم)

وضاحت: بلا سبب مارنے کی صورت میں آزاد کرنا مستحب ہے فرض نہیں جبکہ کسی سبب سے سزا دینا درست ہے۔ (واللہ اعلم)

۳۳۵۳ - (۱۲) وَعَنْ اَبِي مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِيِّ ، قَالَ: كُنْتُ اَضْرِبُ غُلَامًا لِي ، فَسَمِعْتُ مِنْ خَلْفِي صَوْتًا: «اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ! اَللّٰهُ اَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَيْهِ» فَالْتَفَتُّ فَاِذَا هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هُوَ حُرٌّ لِوَجْهِ اللّٰهِ . فَقَالَ: «اَمَا لَوْ لَمْ تَفْعَلْ لَلَفَحَتْكَ النَّارُ ، اَوْ لَمَسَّتْكَ النَّارُ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۳۳۵۳: ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے غلام کو پیٹ رہا تھا تو میں نے اپنے پیچھے سے سنا "ابو مسعود! خیال کر! بلاشبہ اللہ کو جس قدر تجھ پر قدرت حاصل ہے اس قدر تجھ کو اس پر قدرت نہیں ہے میں نے چہرہ پھیرا تو (یہ جملہ کہنے والے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ میں نے عرض کیا "اے اللہ کے رسول! اس کو میں اللہ کی رضا کے لئے آزاد کرتا ہوں آپ نے فرمایا "اگر تو آزاد نہ کرتا تو تجھے دوزخ کی آگ اپنی لپیٹ میں لے لیتی یا تجھے دوزخ کی آگ لگتی (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۳۳۵٤ - (۱۳) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ اَبِيْهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: اِنَّ لِيْ مَالًا ، وَاِنَّ وَالِدِيْ يَحْتَاجُ اِلٰى مَالِيْ . قَالَ: «اَنْتَ وَمَالُكَ لِوَالِدِكَ ، اِنَّ اَوْلَادَكُمْ مِنْ اَطْيَبِ كَسْبِكُمْ ، كُلُوْا مِنْ كَسْبِ اَوْلَادِكُمْ» رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ ، وَابْنُ مَاجَةَ .

دوسری فصل: ۳۳۵۴: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا "میرے پاس مال ہے جبکہ میرا والد میرے مال کی ضرورت محسوس کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا "تو اور تیرا مال تیرے والد کا ہے" بلاشبہ تمہاری اولاد تمہاری بہترین کمائی ہے۔ تم اپنی اولاد کی کمائی اپنے استعمال میں لا سکتے ہو۔

(ابوداؤد' ابن ماجہ)

وضاحت: مشکوٰۃ کے نسخوں میں (یحتاج) حاجت سے ہے جب کہ ابوداؤد میں (یجتاح) ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ وہ میرا مال ختم کر دیتا ہے میرے لئے کچھ باقی نہیں رہتا اور صحیح ابوداؤد (علامہ البانی) میں بھی "یجتاح" ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ والد جس طرح چاہے اولاد کے مال سے تصرف کر سکتا ہے (صحیح ابوداؤد علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۳۰)

٣٣٥٥ - (١٤) وَعَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ: أَنَّ رَجُلاً أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي فَقِيرٌ لَيْسَ لِي شَيْءٌ، وَلِي يَتِيمٌ، فَقَالَ: «كُلْ مِنْ مَالِ يَتِيمِكَ غَيْرَ مُسْرِفٍ وَلَا مُبَادِرٍ - وَلَا مُتَأَثِّلٍ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

٣٣٥٥: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا' میں ضرورت مند ہوں میرے پاس کچھ نہیں اور میری کفالت میں یتیم ہے آپ نے اجازت دی کہ تم اپنے (ماتحت) یتیم کے مال میں سے صرف کر سکتے ہو لیکن فضول خرچی نہ ہو ضرورت سے زیادہ جلدی جلدی صرف نہ کیا جائے اور نہ اس سے جائیداد بنائی جائے (ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ)

٣٣٥٦ - (١٥) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي مَرَضِهِ: «الصَّلَاةَ. وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

٣٣٥٦: ام سلمہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتی ہیں' آپ مرض الموت میں فرماتے تھے' نماز قائم کرنے کا اہتمام کرو اور اپنے غلاموں کا خیال رکھو (بیہقی شعب الایمان)

٣٣٥٧ - (١٦) وَرَوَى أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ عَنْ عَلِيٍّ نَحْوَهُ.

٣٣٥٧: نیز احمد اور ابوداؤد نے علی رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل بیان کیا۔

٣٣٥٨ - (١٧) وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَيِّءُ الْمَلَكَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

٣٣٥٨: ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ جنت میں بداخلاق شخص داخل نہیں ہو گا (ترمذی' ابن ماجہ)

وضاحت: سند میں فرقد سبخی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۴۵' تنقیح الرغیب جلد ۳ صفحہ ۱۶۱' ضعیف سنن ابن ماجہ صفحہ ۲۹۸)

٣٣٥٩ - (١٨) وَعَنْ رَافِعِ بْنِ مَكِيثٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «حُسْنُ الْمَلَكَةِ يُمْنٌ، وَسُوءُ الْخُلُقِ شُؤْمٌ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ. وَلَمْ أَرَ فِي غَيْرِ «الْمَصَابِيحِ» مَا زَادَ عَلَيْهِ فِيهِ مِنْ قَوْلِهِ: «وَالصَّدَقَةُ تَمْنَعُ مِيتَةَ السُّوءِ، وَالْبِرُّ زِيَادَةٌ فِي الْعُمْرِ».

۳۳۵۹ : رافع بن مکیث بیان کرتے ہیں ارشاد نبویؐ ہے' ماتحتوں کے ساتھ حسن سلوک' باعث برکت اور برے اخلاق' باعث نحوست ہیں (ابوداؤد) اور مشکوٰۃ کے مصنف کا کہنا ہے کہ مصابیح کے سوا کسی دوسری کتاب میں وہ زائد الفاظ نہیں ہیں جو صاحب المصابیح نے بیان کئے ہیں یعنی آپؐ کا یہ قول کہ صدقہ کرنا بری موت کو روکتا ہے اور نیکی کرنے سے عمر میں اضافہ ہوتا ہے۔

وضاحت : اس حدیث کی سند میں ایک روای کا نام معلوم نہیں ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۵۴)

۳۳۶۰ - (۱۹) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا ضَرَبَ أَحَدُكُمْ خَادِمَهُ فَذَكَرَ اللهَ، فَارْفَعُوا أَيْدِيكُمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ» لٰكِنْ عِنْدَهُ «فَلْيُمْسِكْ» بَدَلَ «فَارْفَعُوا أَيْدِيكُمْ».

۳۳۶۰ : ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ارشاد نبویؐ ہے' جب تم میں سے کوئی شخص اپنے خادم کو مارے اور وہ اللہ کا واسطہ دے تو تم اس سے اپنا ہاتھ اٹھالو (ترمذی' بیہقی شعب الایمان) البتہ بیہقی میں "تم اپنا ہاتھ اٹھالو" کی بجائے "تم اپنا ہاتھ روک لو" کے الفاظ ہیں۔

وضاحت : اس حدیث کی سند میں ابوھارون عبدی ضعیف متروک راوی ہے (الضعفاء الصغیر صفحہ ۲۸۴' الضعفاء والمتروکین صفحہ ۲۷۴' الجرح والتعدیل جلد ۶ صفحہ ۲۰۰۵' میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۷۳' تقریب التھذیب جلد ۲ صفحہ ۴۹' تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۵۵)

۳۳۶۱ - (۲۰) وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ وَالِدَةٍ وَوَلَدِهَا — فَرَّقَ اللهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَحِبَّتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.

۳۳۶۱ : ابوایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' جس شخص نے ماں اور اس کی اولاد کے درمیان تفریق ڈالی۔ قیامت کے دن اللہ اس کے اور اس کے محبوبوں کے درمیان تفریق ڈالے گا۔ (ترمذی' دارمی)

وضاحت : جب چارپایوں کے بچے دودھ پی رہے ہوں تو ان کو ان کی ماں سے الگ کرنا جائز نہیں (واللہ اعلم)

۳۳۶۲ - (۲۱) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: وَهَبَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: غُلَامَيْنِ أَخَوَيْنِ، فَبِعْتُ أَحَدَهُمَا، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا عَلِيُّ! مَا فَعَلَ غُلَامُكَ؟» فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: «رُدَّهُ رُدَّهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۳۶۲: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دو غلام ہبہ کئے جو دونوں بھائی تھے میں نے ان دونوں میں سے ایک کو فروخت کر دیا تو مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا "اے علی! تیرا غلام کہاں گیا؟" میں نے آپؐ کو بتایا۔ آپؐ نے فرمایا "اس کو واپس لے" اس کو واپس لے (ترمذی' ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں میمون بن ابی شبیب کی علیؓ سے ملاقات ثابت نہیں نیز یہ روایت منقطع ہے۔ (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۵۵' ضعیف ترمذی صفحہ ۱۵۰' ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۱۷۳)

۳۳۶۳ - (۲۲) وَعَنْهُ، أَنَّهُ فَرَّقَ بَيْنَ جَارِيَةٍ وَوَلَدِهَا، فَنَهَاهُ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ، فَرَدَّ الْبَيْعَ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ مُنْقَطِعًا.

۳۳۶۳: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے لونڈی اور اس کی اولاد کے درمیان تفریق ڈالی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس سے منع کیا اور بیع کو فسخ کر دیا۔ ابوداؤد نے اس حدیث کو منقطع بیان کیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں میمون بن ابی شبیب اور علیؓ کے درمیان انقطاع ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۵۵)

۳۳۶٤ - (۲۳) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ يَسَّرَ اللّٰهُ حَتْفَهُ، وَأَدْخَلَهُ جَنَّتَهُ: رِفْقٌ بِالضَّعِيفِ، وَشَفَقَةٌ عَلَى الْوَالِدَيْنِ، وَإِحْسَانٌ إِلَى الْمَمْلُوكِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۳۳۶٤: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص میں تین خصلتیں ہوں گی اللہ اس کی موت آسان کرے گا اور اس کو اپنی جنت میں داخل کرے گا۔ کمزور لوگوں کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرنا' والدین پر شفقت کرنا اور غلاموں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا (ترمذی) اور ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن ابراہیم غفاری متہم راوی ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵۵' تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۵۵)

۳۳۶۵ - (۲٤) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَهَبَ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - غُلَامًا، فَقَالَ: «لَا تَضْرِبْهُ فَإِنِّي نُهِيتُ عَنْ ضَرْبِ أَهْلِ الصَّلَاةِ، وَقَدْ رَأَيْتُهُ يُصَلِّي». هٰذَا لَفْظُ «الْمَصَابِيحِ».

۳۳۶۵: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کو ایک غلام ہبہ کیا اور اسے وصیت کی کہ اس کو مارنا نہیں اس لئے کہ میں نمازیوں کو مارنے سے منع کیا گیا ہوں اور میں نے اسے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے (یہ الفاظ مصابیح کے ہیں)

۳۳۶۶ - (۲۵) وَفِي «الْمُجْتَبٰى» لِلدَّارَقُطْنِيِّ : أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ : نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ضَرْبِ الْمُصَلِّيْنَ .

۳۳۶۶: دار قطنی کی کتاب مجتبیٰ میں ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازیوں کو مارنے سے روکا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں موسیٰ بن عبیدہ راوی متکلم فیہ ہے (الضعفاء الصغیر صفحہ ۲۰ الجرح والتعدیل جلد ۲ صفحہ ۲۷ الضعفاء والمتروکین صفحہ ۵۰ المجروحین جلد ۱ صفحہ ۳۱ تہذیب الکمال جلد ۲ صفحہ ۳۷۶ میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۱۱۳ تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۵۹) نیز عمر بن عطیہ راوی منکر الروایہ ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۵۱۶ تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۵۲)

۳۳۶۷ - (۲۶) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ : جَآءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! كَمْ نَعْفُوْ عَنِ الْخَادِمِ ؟ فَسَكَتَ، ثُمَّ أَعَادَ عَلَيْهِ الْكَلَامَ، فَصَمَتَ، فَلَمَّا كَانَتِ الثَّالِثَةُ قَالَ : «اُعْفُوْا عَنْهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعِيْنَ مَرَّةً» . رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ .

۳۳۶۷: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! خادم کو ہم کتنی بار معاف کریں؟ آپؐ خاموش رہے پھر اس نے اسی سوال کو دہرایا' آپؐ خاموش رہے۔ جب تیسری بار دریافت کیا' تو آپؐ نے فرمایا' اسے ہر روز ستر (۷۰) بار معاف کیا کرو (ابوداؤد)

۳۳۶۸ - (۲۷) وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو .

۳۳۶۸: نیز ترمذی نے اس حدیث کو عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے۔

۳۳۶۹ - (۲۸) وَعَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : «مَنْ لَاءَمَكُمْ مِنْ مَمْلُوْكِيْكُمْ، فَأَطْعِمُوْهُ مِمَّا تَأْكُلُوْنَ، وَاكْسُوْهُ مِمَّا تَكْسُوْنَ، وَمَنْ لَا يُلَائِمُكُمْ مِنْهُمْ فَبِيْعُوْهُ، وَلَا تُعَذِّبُوْا خَلْقَ اللّٰهِ» . رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُوْ دَاوُدَ .

۳۳۶۹: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تمہارے غلاموں میں سے جو غلام تمہاری موافقت کریں انہیں وہی کچھ کھلاؤ جو تم خود کھاتے ہو اور وہی کچھ پہناؤ جو تم خود پہنتے ہو اور جو غلام تمہاری موافقت نہ کریں انہیں فروخت کر دو اور اللہ کی مخلوق کو عذاب نہ دو (احمد' ابوداؤد)

۳۳۷۰ - (۲۹) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ : مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

بِبَعِيرٍ، قَدْ لَحِقَ ظَهْرُهُ بِبَطْنِهِ، فَقَالَ: «اتَّقُوا اللّٰهَ فِي هٰذِهِ الْبَهَائِمِ الْمُعْجَمَةِ، فَارْكَبُوهَا صَالِحَةً وَاتْرُكُوهَا صَالِحَةً». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۳۷۰: سہل بن حنظلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک اونٹ کے پاس سے گزرے جس کی کمر اس کے پیٹ کے ساتھ لگی ہوئی تھی۔ آپ نے فرمایا "ان چارپایوں کے بارے میں اللہ کا خوف کرو جو بول نہیں سکتے۔ ان پر اس وقت سواری کرو جب وہ سواری کے قابل ہوں اور ان کو اس حال میں چھوڑ دو کہ وہ اچھے ہوں (ابوداؤد)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۳۷۱ - (۳۰) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا نَزَلَ قَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ﴾، وَقَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَىٰ ظُلْمًا﴾ — الْآيَةَ انْطَلَقَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ يَتِيمٌ فَعَزَلَ طَعَامَهُ مِنْ طَعَامِهِ، وَشَرَابَهُ مِنْ شَرَابِهِ، فَإِذَا فَضَلَ مِنْ طَعَامِ الْيَتِيمِ وَشَرَابِهِ شَيْءٌ حُبِسَ لَهُ حَتَّىٰ يَأْكُلَهُ أَوْ يَفْسُدَ، فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ، فَذَكَرُوا ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْيَتَامَىٰ قُلْ إِصْلَاحٌ لَهُمْ خَيْرٌ، وَإِنْ تُخَالِطُوهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ﴾. فَخَلَطُوا طَعَامَهُمْ بِطَعَامِهِمْ، وَشَرَابَهُمْ بِشَرَابِهِمْ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

تیسری فصل: ۳۳۷۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب اللہ کا یہ قول (جس کا ترجمہ ہے) "کہ تم یتیم کے مال کے نزدیک نہ جاؤ البتہ اچھے انداز سے" اور اللہ کا یہ قول (جس کا ترجمہ ہے) "بے شک وہ لوگ جو یتیموں کا مال ظلم سے کھاتے ہیں" آخر آیت تک نازل ہوا تو جس شخص کی سرپرستی میں کوئی یتیم تھا اس نے اپنا کھانا پینا اس یتیم کے کھانے پینے سے الگ کر دیا۔ پس جب یتیم کے کھانے پینے سے کوئی چیز بچ جاتی تو اس کے لئے اس چیز کو رکھ دیا جاتا وہ اسے کھاتا یا وہ خراب ہو جاتی' یہ مسئلہ ان (یتیم پالنے والوں) پر خاصا دشوار ہو گیا۔ تب انہوں نے اس کا تذکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی (جس کا ترجمہ ہے) "وہ آپ سے یتیم بچوں کے بارے میں سوال کرتے ہیں آپ انہیں بتائیں کہ ان کے کاموں کو سنوارنا بہتر ہے اور اگر تم ان کے مال کو اپنے مال کے ساتھ خلط ملط کر لو تو وہ تمہارے بھائی ہیں چنانچہ انہوں نے ان کے کھانے پینے کو اپنے کھانے پینے کے ساتھ اکٹھا کر لیا (ابوداؤد' نسائی)

۳۳۷۲ - (۳۱) وَعَنْ أَبِي مُوسَىٰ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الْوَالِدِ وَوَلَدِهِ، وَبَيْنَ الْأَخِ وَبَيْنَ أَخِيهِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارَقُطْنِيُّ.

۳۳۷۲: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص پر لعنت کی ہے جو والد اس کی اولاد اور دو بھائیوں کے درمیان تفریق ڈالے (ابن ماجہ' دارقطنی)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔ (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۱۰۰۵) جبکہ اس کا مفہوم صحیح احادیث کے موافق ہے (واللہ اعلم)

۳۳۷۳ - (۳۲) **وَعَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أُتِيَ بِالسَّبْيِ أَعْطَى أَهْلَ الْبَيْتِ جَمِيعًا، كَرَاهِيَةَ أَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَهُمْ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۳۳۷۳: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب قیدی لائے جاتے تو ایک گھر کے قیدیوں کو اکٹھا کر دیتے۔ آپؐ ان کے درمیان تفریق ڈالنے کو مکروہ جانتے (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں جابر جعفی راوی ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد ۲ صفحہ ۴۹۷' میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵۳' تقریب التہذیب جلد ا صفحہ ۱۲۳' تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۵۷' ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۱۷۳)

۳۳۷۴ - (۳۳) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِشِرَارِكُمْ؟ اَلَّذِيْ يَأْكُلُ وَحْدَهُ، وَيَجْلِدُ عَبْدَهُ، وَيَمْنَعُ رِفْدَهُ». رَوَاهُ رَزِيْنٌ.

۳۳۷۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ارشاد نبویؐ ہے "کیا میں تمہیں بدترین انسانوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہ شخص جو اکیلا کھاتا ہے اور اپنے غلام کو کوڑے مارتا ہے اور اپنے عطیہ کو روکے رکھتا ہے (رزین)

وضاحت: حدیث کی سند معلوم نہیں ہو سکی۔ البتہ طبرانی اور حکیم ترمذی نے "نوادر الاصول" میں اس کو ابن عباسؓ سے ضعیف سند کے ساتھ ذکر کیا ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۵۷)

۳۳۷۵ - (۳۴) **وَعَنْ** أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَيِّئُ الْمَلَكَةِ». قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! أَلَيْسَ أَخْبَرْتَنَا أَنَّ هٰذِهِ الْأُمَّةَ أَكْثَرُ الْأُمَمِ مَمْلُوْكِيْنَ وَيَتَامٰى؟ قَالَ: «نَعَمْ، فَأَكْرِمُوْهُمْ كَكَرَامَةِ أَوْلَادِكُمْ، وَأَطْعِمُوْهُمْ مِمَّا تَأْكُلُوْنَ». قَالُوْا: فَمَا تَنْفَعُنَا الدُّنْيَا؟ قَالَ: «فَرَسٌ تَرْتَبِطُهُ، تُقَاتِلُ عَلَيْهِ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ، وَمَمْلُوْكٌ يَكْفِيْكَ، فَإِذَا صَلّٰى فَهُوَ أَخُوْكَ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۳۳۷۵: ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بداخلاق شخص جنت میں داخل نہیں ہو گا۔ انہوں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! کیا آپؐ نے ہمیں مطلع نہیں کیا کہ یہ امت دوسری امتوں کے مقابلہ میں زیادہ غلاموں اور یتیموں پر مشتمل ہو گی؟ آپؐ نے اثبات میں جواب دیا (اور فرمایا) تم اپنی اولاد کی

طرح ان کی عزت کرو اور انہیں وہی کچھ کھلاؤ جو تم خود کھاتے ہو۔ انہوں نے عرض کیا' ہمارے لئے دنیا میں کون سی چیز نفع بخش ہے؟ آپ نے فرمایا' گھوڑا جس کو تو تیار رکھتا ہے جس پر (سوار ہو کر) تو اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے اور وہ غلام جو تیرے (دنیوی معاملات) کے لئے کافی ہے' پس جب وہ نماز پڑھے تو وہ تیرا بھائی ہے (ابن ماجہ)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں فرقد سبخی راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۴۵' تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۵۷)

بَابُ بُلُوْغِ الصَّغِيْرِ وَحِضَانَتِهِ فِي الصِّغَرِ

(بچوں کے بالغ ہونے اور بچپن میں ان کی نگہداشت کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۳۷۶ - (۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: عُرِضْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَامَ
[أُحُ]دٍ وَاَنَا ابْنُ اَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً، فَرَدَّنِيْ، ثُمَّ عُرِضْتُ عَلَيْهِ عَامَ الْخَنْدَقِ وَاَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ
[سَنَ]ةً، فَاَجَازَنِيْ. فَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ — هٰذَا فَرْقُ مَا بَيْنَ الْمُقَاتِلَةِ وَالذُّرِّيَّةِ . مُتَّفَقٌ
[عَلَ]يْهِ.

وضاحت: ۳۳۷۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں جنگ احد کے سال جب میں چودہ برس کا تھا، مجھے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا تو آپ نے مجھے واپس کر دیا۔ اس کے بعد جنگ خندق کے سال جب میں [پندرہ] برس کا تھا مجھے آپ کے سامنے (دوبارہ) پیش کیا گیا تو آپ نے مجھے اجازت عطا کی۔ (اس فیصلے کی روشنی میں) عمر [بن] عبدالعزیز رحمہ اللہ نے "جنگ جو" جوانوں اور کم عمر والوں کے درمیان فرق کیا۔ (بخاری، مسلم)

وضاحت: امام بیہقیؒ فرماتے ہیں چونکہ عبداللہ بن عمرؓ جنگ احد میں چودھویں برس کے آغاز میں تھے اس لئے [ان]ہوں نے مکمل چودہ برس کا کہہ دیا اور جنگ احزاب میں پندرہ برس مکمل کر لئے تھے اس لئے پندرہ سال کہہ دیا ورنہ جنگ [احد] ۳ھ اور جنگ خندق ۵ھ میں دو سال کا فرق ہے (فتح الباری جلد ۷ صفحہ ۳۹۳)

۳۳۷۷ - (۲) وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: صَالَحَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ
[الْ]حُدَيْبِيَةِ عَلٰى ثَلَاثَةِ اَشْيَاءَ: عَلٰى اَنَّ مَنْ اَتَاهُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ رَدَّهُ اِلَيْهِمْ، وَمَنْ اَتَاهُمْ مِنَ
[الْمُ]سْلِمِيْنَ لَمْ يَرُدُّوْهُ، وَعَلٰى اَنْ يَدْخُلَهَا — مِنْ قَابِلٍ وَيُقِيْمَ بِهَا ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ، فَلَمَّا دَخَلَهَا —
[وَمَ]ضَى الْاَجَلُ خَرَجَ، فَتَبِعَتْهُ ابْنَةُ حَمْزَةَ تُنَادِيْ: يَا عَمِّ! يَا عَمِّ! فَتَنَاوَلَهَا عَلِيٌّ، فَاَخَذَ بِيَدِهَا،
[فَا]خْتَصَمَ فِيْهَا عَلِيٌّ وَزَيْدٌ وَجَعْفَرٌ. قَالَ عَلِيٌّ: اَنَا اَخَذْتُهَا وَهِيَ بِنْتُ عَمِّيْ. وَقَالَ جَعْفَرٌ: بِنْتُ
[عَ]مِّيْ وَخَالَتُهَا تَحْتِيْ. وَقَالَ زَيْدٌ: بِنْتُ اَخِيْ فَقَضٰى بِهَا النَّبِيُّ ﷺ لِخَالَتِهَا، وَقَالَ: «اَلْخَالَةُ
[بِمَ]نْزِلَةِ الْاُمِّ». وَقَالَ لِعَلِيٍّ: «اَنْتَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْكَ». وَقَالَ لِجَعْفَرٍ: «اَشْبَهْتَ خَلْقِيْ وَخُلُقِيْ».
[وَقَ]الَ لِزَيْدٍ: «اَنْتَ اَخُوْنَا وَمَوْلَانَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۷۷ : براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صلح حدیبیہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شرائط پر صلح کی۔ اس پر کہ جو مشرک آپ کے ہاں پہنچ جائے آپ اسے ان کی جانب واپس کریں گے اور جو مسلمان کفار کے ہاں پہنچ جائیں گے وہ اسے واپس نہیں کریں گے اور آئندہ سال آپ مکہ مکرمہ میں داخل ہوں گے اور وہاں تین دن اقامت اختیار کریں گے۔ جب آپ مکہ مکرمہ پہنچے اور مدت ختم ہو گئی' آپ (وہاں سے) روانہ ہوئے تو حمزہ بن عبدالمطلب کی بیٹی آپ کا تعاقب کرتے ہوئے آوازیں دینے لگی۔ چچا! چچا! چنانچہ حمزہؓ کی بیٹی کا علیؓ نے ہاتھ پکڑا اور اپنے ساتھ کر لیا (اس دوران) حمزہ کی بیٹی کے بارے میں علیؓ' زیدؓ اور جعفرؓ کا اختلاف رونما ہوا۔ علیؓ نے (اپنا حق جتاتے ہوئے) کہا میں نے اس کو اپنے ساتھ اس لئے لیا ہے کہ یہ میرے چچا کی بیٹی ہے اور جعفرؓ نے کہا' یہ میرے چچا کی بیٹی ہے نیز اس کی خالہ میرے نکاح میں ہے اور زیدؓ بن حارث نے (اپنا حق ثابت کرتے ہوئے) کہا کہ یہ میرے بھائی کی بیٹی ہے لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس کی خالہ کے حق میں) فیصلہ دیتے ہوئے (لڑکی کو جعفرؓ کی سرپرستی میں دے دیا) اور فرمایا' خالہ ماں کے مرتبہ میں ہوتی ہے' اور علیؓ کی پریشانی دور فرماتے ہوئے کہا تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں اور جعفرؓ کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا' آپ تو خلقت اور عادات میں میرے مشابہ ہیں اور زیدؓ بن حارث کو خاموش کراتے ہوئے فرمایا' آپ ہمارے بھائی اور ہمارے دوست ہیں (بخاری' مسلم)

وضاحت : زیدؓ بن حارث نے حمزہؓ بن عبدالمطلب کو اپنا بھائی قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ میرے بھائی کی بیٹی ہے حالانکہ حمزہؓ بن عبدالمطلب نسباً ان کے بھائی نہ تھے البتہ اس مؤاخات کے سبب بھائی تھے جس کا آپؐ نے مدینہ منورہ میں آ کر نفاذ فرمایا تھا (نیل الاوطار جلد۶ صفحہ۳۲۸) نیز حمزہؓ کی بیٹی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو چچا کہہ رہی ہے حالانکہ حمزہؓ کی بیٹی ہونے کے لحاظ سے وہ آپؐ کی بہن ہے اس لئے کہ آپؐ عبداللہ بن عبدالمطلب کے بیٹے ہیں اور عبداللہ اور حمزہؓ نسباً دونوں بھائی ہیں۔ چونکہ آپؐ حمزہؓ بن عبدالمطلب کے رضاعی بھائی بھی تھے اس لئے لڑکی آپؐ کو چچا کہہ کر پکار رہی ہے (تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۵۸)

اور فیصلے کی بنیاد یہ ہے کہ خالہ بمنزلہ ماں کے ہوتی ہے اس لئے فیصلہ جعفرؓ کے حق میں ہوا اور آپؐ نے حمزہؓ کی لڑکی کو اس کی تحویل میں دے دیا (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۳۳۷۸ - (۳) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ ابْنِي هٰذَا كَانَ بَطْنِي لَهُ وِعَاءً، وَثَدْيِي لَهُ سِقَاءً، وَحِجْرِي لَهُ حِوَاءً، وَإِنَّ أَبَاهُ طَلَّقَنِي، وَأَرَادَ أَنْ يَنْتَزِعَهُ مِنِّي. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَنْتِ أَحَقُّ بِهِ مَا لَمْ تَنْكِحِي». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ.

دوسری فصل: ۳۳۷۸: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! یہ میرا بیٹا ہے' میرا پیٹ اس کا تھیلا تھا اور میرے دونوں پستان اس کا مشکیزہ تھے اور میری گود اس کو سمیٹے رہی' اب اس کے والد نے مجھے طلاق دے دی ہے اور وہ اس کو مجھ سے چھیننا چاہتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تو اس کی زیادہ حقدار ہے جب تک تو نکاح نہ کرے (احمد' ابوداؤد)

۳۳۷۹ - (٤) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَیَّرَ غُلَامًا بَیْنَ اَبِیْهِ وَاُمِّهِ . رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ.

۳۳۷۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لڑکے کو اس کے والد اور والدہ (کسی ایک کے ساتھ رہنے) کا اختیار دے دیا (ترمذی)

وضاحت: خاوند اور بیوی کے درمیان مفارقت کی صورت میں اگر بچہ سن تمیز کو نہیں پہنچا تو اس کی کفالت کی حق دار والدہ ہے اور اگر بچہ سن تمیز کو پہنچ گیا ہے تو بچے کو اختیار حاصل ہو گا کہ وہ دونوں میں سے جس کے پاس رہنا چاہے رہ سکتا ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۵۸)

۳۳۸۰ - (٥) وَعَنْهُ، قَالَ: جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ: اِنَّ زَوْجِیْ یُرِیْدُ اَنْ یَّذْهَبَ بِابْنِیْ، وَقَدْ سَقَانِیْ وَنَفَعَنِیْ -- فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: هٰذَا اَبُوْكَ، وَهٰذِهٖ اُمُّكَ، فَخُذْ بِیَدِ اَیِّهِمَا شِئْتَ. فَاَخَذَ بِیَدِ اُمِّهٖ، فَانْطَلَقَتْ بِهٖ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِیُّ، وَالدَّارِمِیُّ.

۳۳۸۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' اس نے بیان کیا' میرا خاوند چاہتا ہے کہ وہ میرے بیٹے کو مجھ سے الگ کر دے جب کہ میرا بیٹا میرے لئے پانی لاتا ہے اور میری خدمت کرتا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (بچے کو مخاطب کرتے ہوئے) فرمایا' یہ تیرا والد ہے اور یہ تیری والدہ ہے ان میں سے جس کے پاس تو جانا چاہے' چلا جا چنانچہ اس نے اپنی والدہ کا ہاتھ پکڑا (پھر) وہ اس کو اپنے ساتھ لے گئی (ابوداؤد' نسائی' دارمی)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۳۸۱ - (٦) عَنْ هِلَالِ بْنِ اُسَامَةَ، عَنْ اَبِیْ مَیْمُوْنَةَ سُلَیْمَانَ مَوْلًی لِاَهْلِ الْمَدِیْنَةِ، قَالَ: بَیْنَمَا اَنَا جَالِسٌ مَعَ اَبِیْ هُرَیْرَةَ جَاءَتْهُ امْرَاَةٌ فَارِسِیَّةٌ، مَعَهَا ابْنٌ لَهَا، وَقَدْ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا، فَادَّعَیَاهُ، فَرَطَنَتْ -- لَهٗ تَقُوْلُ: یَا اَبَا هُرَیْرَةَ! زَوْجِیْ یُرِیْدُ اَنْ یَّذْهَبَ بِابْنِیْ. فَقَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ:

اسْتَهِمَا عَلَيْهِ — رَطَنَ لَهَا بِذٰلِكَ. فَجَآءَ زَوْجُهَا، وَقَالَ: مَنْ يُحَاقُّنِي — فِي ابْنِي؟ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي لَا أَقُولُ هٰذَا إِلَّا أَنِّي كُنْتُ قَاعِدًا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّ زَوْجِي يُرِيدُ أَنْ يَذْهَبَ بِابْنِي، وَقَدْ نَفَعَنِي، وَسَقَانِي مِنْ بِئْرِ أَبِي عِنَبَةَ — وَعِنْدَ النَّسَائِيِّ: مِنْ عَذْبِ الْمَاءِ — فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اسْتَهِمَا عَلَيْهِ. فَقَالَ زَوْجُهَا مَنْ يُحَاقُّنِي فِي وَلَدِي؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: هٰذَا أَبُوكَ وَهٰذِهِ أُمُّكَ، فَخُذْ بِيَدِ أَيِّهِمَا شِئْتَ، فَأَخَذَ بِيَدِ أُمِّهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ [وَالدَّارِمِيُّ] — لٰكِنَّهُ ذَكَرَ الْمُسْنَدَ.

تیسری فصل: ۳۳۲۸: ہلال بن اسامہ، ابو میمونہ سلیمان اہل مدینہ کے غلام سے روایت کرتا ہے کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں ابو ہریرہؓ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے پاس ایک فارسی عورت آئی اس کی رفاقت میں اس کا بیٹا تھا جبکہ عورت کو اس کے خاوند نے طلاق دی ہوئی تھی (چنانچہ) خاوند، بیوی دونوں نے بچے پر اپنا حق جتایا۔ عورت نے فارسی زبان میں ابو ہریرہؓ کے پاس بیان کیا کہ میرا خاوند مجھ سے میرا بیٹا چھیننا چاہتا ہے۔ ابو ہریرہؓ نے فارسی زبان میں فیصلہ دیتے ہوئے فرمایا، تم بچے پر قرعہ اندازی کرو لیکن اس کا خاوند آیا اور اس نے کہا کہ میرے بیٹے کے بارے میں مجھ سے کون جھگڑا کر سکتا ہے؟ یہ سن کر ابو ہریرہؓ نے کہا، اے اللہ! میں یہ فیصلہ صرف اس لئے دے رہا ہوں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا، آپؐ کے پاس ایک عورت آئی، اس نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میرا خاوند چاہتا ہے کہ مجھ سے میرا بیٹا چھین لے حالانکہ وہ مجھے فائدہ پہنچاتا ہے اور ابو عنبہ کے کنویں سے میرے لئے پانی لاتا ہے اور نسائی کی روایت میں ہے کہ میٹھا پانی لاتا ہے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس کے بارے میں قرعہ اندازی کرو۔ اس کے خاوند نے کہا، میرے بچے کے بارے میں مجھ سے کون اختلاف کر سکتا ہے؟ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ تیرا والد ہے اور یہ تیری والدہ ہے، ان میں سے تو جس کا ہاتھ چاہے پکڑ لے، تو اس نے اپنی ماں کا ہاتھ پکڑ لیا (ابوداؤد، نسائی) البتہ نسائی نے مسند ذکر کیا ہے یعنی صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا واقعہ بیان کیا ہے ابو ہریرہؓ کے فیصلہ کا ذکر نہیں کیا اور دارمی نے ہلال بن اسامہ سے ذکر کیا ہے۔

كِتَابُ الْعِتْقِ

(غلاموں کو آزاد کرنے کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۳۸۲ - (۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ اَعْتَقَ رَقَبَةً مُسْلِمَةً اَعْتَقَ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا ــــ مِنَ النَّارِ حَتّٰی فَرْجَهُ بِفَرْجِهِ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ۳۳۸۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص کسی مسلمان غلام یا لونڈی کو آزاد کرے تو اللہ اس کے ہر عضو کے بدلے اس کے ہر عضو کو یہاں تک کہ اس کی شرمگاہ کو اس کی شرمگاہ کے عوض آزاد فرمائے گا (بخاری' مسلم)

۳۳۸۳ - (۲) وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَاَلْتُ النَّبِیَّ ﷺ: اَیُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ؟ قَالَ. «اِیْمَانٌ بِاللّٰهِ، وَجِهَادٌ فِیْ سَبِيْلِهٖ» قَالَ: قُلْتُ: فَاَیُّ الرِّقَابِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: «اَغْلَاهَا ثَمَنًا، وَاَنْفَسُهَا عِنْدَ اَهْلِهَا» . قُلْتُ: فَاِنْ لَّمْ اَفْعَلْ؟ قَالَ: «تُعِيْنُ صَانِعًا اَوْ تَصْنَعُ لِاَخْرَقَ» ــ قُلْتُ: فَاِنْ لَّمْ اَفْعَلْ؟ قَالَ: «تَدَعُ النَّاسَ مِنَ الشَّرِّ، فَاِنَّهَا صَدَقَةٌ تَصَدَّقُ بِهَا عَلٰی نَفْسِكَ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۸۳: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کونسا عمل افضل ہے؟ آپؐ نے فرمایا' اللہ پر ایمان لانا اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ میں نے دریافت کیا' کون سی گردن کو آزاد کرنا افضل ہے؟ آپؐ نے فرمایا' جس کی قیمت زیادہ ہو اور جو اپنے لوگوں کے نزدیک زیادہ عمدہ ہو۔ میں نے عرض کیا' اگر میں یہ کام نہ کر سکوں؟ آپؐ نے فرمایا' تو کسی بھی کام کرنے والے کی اعانت کر یا جو شخص کسی چیز کو بنانا نہ جانتا ہو اس کو وہ چیز بنا دے۔ میں نے عرض کیا' اگر میں یہ کام نہ کر سکوں؟ آپؐ نے فرمایا' تو اپنے شر سے لوگوں کو محفوظ رکھ' یہ بھی صدقہ ہے تجھے اس کا بھی ثواب حاصل ہو گا (بخاری' مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۳۳۸٤ - (۳) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ: عَلِّمْنِیْ عَمَلًا يُدْخِلُنِیْ الْجَنَّةَ. قَالَ: «لَئِنْ كُنْتَ اَقْصَرْتَ الْخُطْبَةَ — لَقَدْ اَعْرَضْتَ

الْمَسْأَلَةَ. أَعْتِقِ النَّسَمَةَ وَفُكَّ الرَّقَبَةَ» . قَالَ: أَوَلَيْسَا وَاحِدًا؟ قَالَ: «لَا؛ عِتْقُ النَّسَمَةِ: أَنْ تَفَرَّدَ بِعِتْقِهَا. وَفَكُّ الرَّقَبَةِ: أَنْ تُعِينَ فِي ثَمَنِهَا، وَالْمِنْحَةَ الْوَكُوفَ، وَالْفَيْءَ عَلَى ذِي الرَّحِمِ الظَّالِمِ، فَإِنْ لَمْ تُطِقْ ذٰلِكَ فَأَطْعِمِ الْجَائِعَ، وَاسْقِ الظَّمْآنَ، وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ، وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ، فَإِنْ لَمْ تُطِقْ ذٰلِكَ فَكُفَّ لِسَانَكَ إِلَّا مِنْ خَيْرٍ» . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ» .

دوسری فصل: ۳۳۸۴: براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بدوی (دیہاتی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کیا' آپؐ مجھے ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں لے جائے۔ آپؐ نے فرمایا' بلاشبہ تو نے مختصر بات کی ہے لیکن بڑی اہم بات پوچھی ہے۔ تو غلام یا لونڈی کو آزاد کر نیز گردن کی گلوخلاصی کرا۔ اس نے پوچھا' کیا یہ دونوں ایک ہی نہیں ہیں؟ آپؐ نے نفی میں جواب دیتے ہوئے فرمایا' غلام یا لونڈی کو آزاد کرنے سے مقصود یہ ہے کہ تو تنہا اس کو آزاد کرے اور گردن کی گلوخلاصی سے مقصود یہ ہے کہ تو اس کو آزاد کرانے میں معاونت کرے اور زیادہ دودھ دینے والے جانور کا عطیہ دے اور ظالم رشتہ دار شخص کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔ اگر اس کی استطاعت نہ ہو تو بھوکے کو کھانا کھلائے اور پیاسے کو پانی پلائے' اچھے کام کی تلقین کرے اور برے کام سے روکے۔ اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو سوائے اچھے کام کے اپنی زبان کو روک رکھے (بیہقی شعب الایمان)

۳۳۸۵ - (٤) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ بَنَى مَسْجِدًا لِيُذْكَرَ اللّٰهُ فِيهِ، بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ، وَمَنْ أَعْتَقَ نَفْسًا مُسْلِمَةً، كَانَتْ فِدْيَتَهُ مِنْ جَهَنَّمَ. وَمَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ» . رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ» .

۳۳۸۵: عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے مسجد کی تعمیر اس لئے کی کہ اس میں اللہ کا ذکر ہو تو اس کے لئے جنت میں گھر تعمیر ہو جاتا ہے اور جس شخص نے کسی مسلمان شخص کو آزاد کیا تو (اس کا یہ عمل اس کیلئے) دوزخ سے فدیہ ہو گا اور جو شخص اللہ کے راستہ میں بوڑھا ہو گیا تو قیامت کے دن اس کا بڑھاپا اس کیلئے روشنی کا باعث ہو گا (شرح السنہ)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۳۸٦ - (٥) عَنِ الْغَرِيفِ بْنِ عَيَّاشٍ الدَّيْلَمِيِّ قَالَ: أَتَيْنَا وَاثِلَةَ بْنَ الْأَسْقَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقُلْنَا: حَدِّثْنَا حَدِيثًا لَيْسَ فِيهِ زِيَادَةٌ وَلَا نُقْصَانٌ، فَغَضِبَ وَقَالَ: إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَقْرَأُ وَمُصْحَفُهُ مُعَلَّقٌ فِي بَيْتِهِ فَيَزِيدُ وَيَنْقُصُ. فَقُلْنَا: إِنَّمَا أَرَدْنَا حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ: أَتَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِي صَاحِبٍ لَنَا أَوْجَبَ - يَعْنِي: النَّارَ - بِالْقَتْلِ - فَقَالَ: «أَعْتِقُوا عَنْهُ يُعْتِقِ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنَ النَّارِ» . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

تیسری فصل : ۳۳۸۶ : غریف بن عیاش دیلمیؒ بیان کرتے ہیں کہ ہم واثلہؓ بن اسقع کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہم نے عرض کیا' آپ ہمیں ایسی حدیث بیان کریں جس میں کمی زیادتی نہ ہو وہ ناراض ہو گئے اور انہوں نے اعتراض کیا کہ تم قرآن پاک کی تلاوت کرتے ہو اور قرآن پاک تمہارے گھر میں موجود ہوتا ہے اس کے باوجود تم کمی بیشی کرتے ہو۔ ہم نے عرض کیا' ہمارا مقصود یہ ہے کہ آپ ایسی حدیث بیان کریں جس کو آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ انہوں نے بیان کیا' ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے ایک ساتھی کے سلسلہ میں حاضر ہوئے جس نے کسی شخص کو قتل کر کے اپنے لئے دوزخ کو واجب کر لیا تھا۔ آپؐ نے فرمایا' تم اس کی جانب سے کسی غلام کو آزاد کرو اللہ اس کے ہر عضو کے بدلے میں اس کے ہر عضو کو دوزخ سے آزادی عطا کرے گا۔

(ابوداؤد' نسائی)

وضاحت : اس حدیث کی سند ضعیف ہے' غریف جس کا نام عبداللہ ہے مجہول راوی ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۱۰۱۲' ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۹۱)

۳۳۸۷ - (٦) وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ؛ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ الشَّفَاعَةُ - بِهَا تُفَكُّ الرَّقَبَةُ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

۳۳۸۷ : سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ارشادِ نبویؐ ہے' افضل صدقہ کسی کے لئے سفارش کرنا ہے جس کی وجہ سے کسی کی گردن کو آزادی نصیب ہو (بیہقی شُعَب الایمان)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں مذکور راوی' مروان بن جعفر سمری کو امام ذہبیؒ نے ضعیف راویوں میں شمار کیا ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۰)

بَابُ إِعْتَاقِ الْعَبْدِ الْمُشْتَرَكِ وَشِرَاءِ الْقَرِيبِ ......

(مشترک غلام کو آزاد کرنے، قرابت دار کو خریدنے اور بیماری میں آزاد کرنے کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۳۸۸ - (۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِيْ عَبْدٍ -، وَكَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ، قُوِّمَ الْعَبْدُ عَلَيْهِ قِيمَةَ عَدْلٍ، فَأُعْطِيَ شُرَكَاؤُهُ حِصَصَهُمْ، وَعَتَقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ، وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ۳۳۸۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ارشاد نبویؐ ہے' جس شخص نے کسی (مشترک) غلام میں سے اپنے حصہ کو آزاد کیا اور آزاد کرنے والے کے پاس مال ہو' جس سے غلام کی قیمت ادا ہو سکتی ہے تو اس کے ذمہ غلام کی عادلانہ قیمت کا تعین کیا جائے گا اس سے اس کے شرکاء کو ان کے حصے دیئے جائیں گے اور غلام اس کی جانب سے آزاد ہو گا اور اگر (غلام کی قیمت ادا کرنے کے لئے) اتنا مال نہیں ہے تو غلام کا اتنا ہی حصہ آزاد ہو گا تو اس کے بقدر حصہ آزاد ہو گا۔

وضاحت: اگر مشترک غلام کا ایک حصہ آزاد ہو چکا ہے اور آزاد کرنے والا صاحب حیثیت نہیں ہے تب غلام کو مکاتب کی حیثیت دے کر اس سے کہا جائے گا کہ تم محنت کر کے اتنی رقم اپنے آقا کو ادا کرو تمہیں آزاد کر دیا جائے گا۔ (واللہ اعلم)

۳۳۸۹ - (۲) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَعْتَقَ شِقْصًا - فِيْ عَبْدٍ أُعْتِقَ كُلُّهُ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ اُسْتُسْعِيَ الْعَبْدُ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۸۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے کسی غلام میں سے اپنے حصہ کو آزاد کر دیا' اگر آزاد کرنے والے کے پاس مال ہے تو تمام غلام آزاد کر دیا جائے گا اگر اس کے پاس مال نہیں ہے تو غلام سے محنت کروائی جائے گی (یہ اس کی مرضی سے ہو گا) اس پر جبر نہیں کیا جائے گا (بخاری' مسلم)

۳۳۹۰ - (۳) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ سِتَّةَ مَمْلُوكِيْنَ لَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ، فَدَعَا بِهِمْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَجَزَّأَهُمْ أَثْلَاثًا، ثُمَّ أَقْرَعَ بَيْنَهُمْ، فَأَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَأَرَقَّ أَرْبَعَةً، وَقَالَ لَهُ قَوْلًا شَدِيْدًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْهُ

وَذَكَرَ: «لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ لَا اُصَلِّيَ عَلَيْهِ» بَدَلَ: وَقَالَ لَهُ قَوْلًا شَدِيدًا. وَفِي رِوَايَةِ اَبِي دَاوُدَ: قَالَ: «لَوْ شَهِدْتُهُ قَبْلَ اَنْ يُدْفَنَ لَمْ يُدْفَنْ فِي مَقَابِرِ الْمُسْلِمِينَ».

۳۳۹۰: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے موت کے وقت اپنے چھ غلاموں کو آزاد کر دیا ان کے علاوہ اس کے پاس کوئی مال نہ تھا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب غلاموں کو طلب کیا ان کو تین حصوں میں تقسیم کر کے قرعہ اندازی کی تو دو غلاموں کو آزاد کر دیا اور چار کو غلام ہی رکھا اور اسے ڈانٹ پلائی (مسلم)

اور نسائی نے عمران بن حصین سے روایت کیا ہے اور بیان کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا' میں نے ارادہ کر لیا تھا کہ اس کی نماز جنازہ نہ پڑھاؤں گا (یہ الفاظ) آپؐ کے اس قول کی جگہ میں ہیں "کہ آپؐ نے اس کو ڈانٹ پلائی" اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا' اگر اس کے دفن کے وقت میں وہاں ہوتا تو وہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ ہوتا۔

وضاحت: ابوداؤد کی روایت کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۰۴)

۳۳۹۱ - (٤) وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَجْزِي وَلَدٌ وَالِدَهُ اِلَّا اَنْ يَجِدَهُ مَمْلُوكًا فَيَشْتَرِيَهُ فَيُعْتِقَهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۳۹۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ارشاد نبویؐ ہے' لڑکا اپنے والد کے حقوق کا بدلہ نہیں دے سکتا۔ سوائے اس صورت کے کہ اگر وہ اس کو غلام پائے تو اس کو خرید کر آزاد کر دے (مسلم)

۳۳۹۲ - (٥) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ دَبَّرَ مَمْلُوكًا - وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ، فَبَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: «مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي؟» فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ النَّحَّامِ بِثَمَانِمِائَةِ دِرْهَمٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْعَدَوِيُّ بِثَمَانِمِائَةِ دِرْهَمٍ، فَجَاءَ بِهَا اِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَدَفَعَهَا اِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: «اِبْدَاْ بِنَفْسِكَ فَتَصَدَّقْ عَلَيْهَا، فَاِنْ فَضَلَ شَيْءٌ فَلِاَهْلِكَ، فَاِنْ فَضَلَ عَنْ اَهْلِكَ شَيْءٌ فَلِذِي قَرَابَتِكَ، فَاِنْ فَضَلَ عَنْ ذِي قَرَابَتِكَ شَيْءٌ فَهٰكَذَا وَهٰكَذَا» يَقُولُ: فَبَيْنَ يَدَيْكَ وَعَنْ يَمِينِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ.

۳۳۹۲: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک انصاری شخص نے اپنے غلام کو "مدبر" کر دیا (کہ تو میرے مرنے کے بعد آزاد ہے) حالانکہ اس کے پاس اس کے علاوہ کچھ مال نہ تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر پہنچی تو آپؐ نے فرمایا' اس کو مجھ سے کون خریدے گا؟ چنانچہ نعیم بن نحام نے (اس کو) آٹھ سو درہم میں خرید لیا (بخاری' مسلم) اور

مسلم کی روایت میں ہے کہ اس کو نعیم بن عبداللہ نے آٹھ سو درہم میں خریدا پھر وہ رقم لے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے۔ آپؐ نے وہ رقم (انصاری) مالک کے سپرد کر دی اور فرمایا' پہلے (تو یہ جان) یہ درہم اپنے پر خرچ کر' اگر کچھ باقی بچیں تو اپنے اہل و عیال پر خرچ کر' اگر اہل و عیال پر خرچ کرنے کے بعد کچھ بچ جائیں تو اپنے قرابت داروں پر خرچ کر' اگر قرابت داروں سے کچھ بچ رہے تو ادھر ادھر خرچ کر یعنی آگے' دائیں' بائیں خرچ کر۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۳۳۹۳ ـ (۶) عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: وَمَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

دوسری فصل: ۳۳۹۳: حسنؒ سمرۃ رضی اللہ عنہ سے' وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا' جو شخص "محرم رشتہ دار" کا مالک ہو جائے تو وہ رشتہ دار آزاد ہو گا (ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ)

وضاحت: امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو محدثین کے نزدیک خطاء کہا ہے خلاصہ یہ ہے کہ حدیث مرسل ہے' علی بن مدینیؒ نے حدیث کو منکر کہا ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۵) علامہ البانی نے حدیث کو صحیح قرار دیا ہے (ارواء الغلیل جلد ۶ صفحہ ۱۶۹)

۳۳۹۴ ـ (۷) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا وَلَدَتْ أَمَةُ الرَّجُلِ مِنْهُ فَهِيَ مُعْتَقَةٌ عَنْ دُبُرٍ مِنْهُ ـ أَوْ بَعْدَهُ ـ». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۳۳۹۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں' آپؐ نے فرمایا' جب ایک شخص کی لونڈی اپنے آقا سے بچہ جنے تو وہ آقا کے فوت ہونے کے بعد آزاد ہے (دارمی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں حسین بن عبداللہ ہاشمی راوی حد درجہ ضعیف ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۹' ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۱۹۹' ارواء الغلیل صفحہ ۱۷۷)

۳۳۹۵ ـ (۸) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: بِعْنَا أُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَأَبِيْ بَكْرٍ، فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ نَهَانَا عَنْهُ، فَانْتَهَيْنَا. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۳۳۹۵: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ کے عہد میں "اُمّہاتُ الاولاد" کو فروخت کیا جب عمرؓ کا دور آیا (اور) انہوں نے ہمیں منع کیا تو ہم رک گئے (ابوداؤد)

وضاحت : "امہات الاولاد" وہ لونڈیاں ہیں' جن کے ساتھ ان کے آقا مجامعت کرتے تھے اور ان سے بچے پیدا ہوئے۔ (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۲)

٣٣٩٦ - (٩) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ أَعْتَقَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ، فَمَالُ الْعَبْدِ لَهُ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ السَّيِّدُ» . . . رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۳۹۶ : ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ارشاد نبوی ہے' جس شخص نے غلام کو آزاد کیا جب کہ غلام کی ملکیت میں مال ہے تو غلام کا مال غلام کا ہی ہے البتہ (اگر) آقا شرط عائد کر دے (تو وہ مال شرط کے مطابق ہو گا)
(ابو داؤد' ابن ماجہ)

٣٣٩٧ - (١٠) **وَعَنْ** أَبِي الْمَلِيْحِ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ شِقْصًا مِنْ غُلَامٍ، فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: «لَيْسَ لِلّٰهِ شَرِيْكٌ» فَأَجَازَ عِتْقَهُ . . . رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۳۳۹۷ : ابو الملیح اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے غلام کے ایک حصہ کو آزاد کر دیا چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس کا ذکر ہوا آپ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں (اور) آپ نے اسے آزاد کرنے کا حکم دیا (ابوداؤد)

٣٣٩٨ - (١١) **وَعَنْ** سَفِيْنَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ مَمْلُوْكًا لِأُمِّ سَلَمَةَ، فَقَالَتْ: أُعْتِقُكَ وَأَشْتَرِطُ عَلَيْكَ أَنْ تَخْدُمَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ مَا عِشْتَ فَقُلْتُ: إِنْ لَمْ تَشْتَرِطِيْ عَلَيَّ مَا فَارَقْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ مَا عِشْتُ، فَأَعْتَقَتْنِيْ وَاشْتَرَطَتْ عَلَيَّ . . . رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۳۹۸ : سفینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا غلام تھا انہوں نے کہا کہ میں تجھے آزاد کرتی ہوں اور تجھ پر شرط عائد کرتی ہوں کہ تو زندگی بھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرے۔ میں نے ان سے کہا کہ اگر آپ مجھ پر شرط عائد نہ کریں تو تب بھی میں زندگی بھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا نہ ہوتا۔ چنانچہ انہوں نے مجھے اس شرط کے ساتھ آزاد کر دیا (ابو داؤد' ابن ماجہ)

٣٣٩٩ - (١٢) **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْمُكَاتَبُ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ مُكَاتَبَتِهِ دِرْهَمٌ» . . . رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۳۳۹۹ : عمرو بن شعیب اپنے والد سے' وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں' ارشاد نبویؐ ہے کہ مکاتب اس وقت تک غلام ہے جب تک اس کی کتابت کا ایک درہم بھی اس کے ذمہ ہے (ابوداؤد)

۳۴۰۰ - (۱۳) وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِذَا كَانَ عِنْدَ مُكَاتَبِ إِحْدَاكُنَّ وَفَاءٌ فَلْتَحْتَجِبْ مِنْهُ» . . . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۴۰۰ : امّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ جب تک تم میں سے کسی کے مکاتب غلام کے پاس (کتابت کی) ادائیگی کی رقم باقی ہے' تب تک وہ اس سے پردہ کرے (ابن ماجہ)

وضاحت : اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۲۰۰)

۳۴۰۱ - (۱٤) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ كَاتَبَ عَبْدَهُ عَلٰى مِائَةِ اُوْقِيَةٍ فَاَدَّاهَا اِلَّا عَشْرَ اَوَاقٍ - اَوْ قَالَ: عَشْرَةَ دَنَانِيْرَ - ثُمَّ عَجَزَ فَهُوَ رَقِيْقٌ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۴۰۱ : عمرو بن شعیب اپنے والد سے' وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ جس شخص نے اپنے غلام سے سو اوقیہ کے بدلے کتابت کی ہے اور اس نے دس (۱۰) اوقیہ یا دس (۱۰) دینار کے سوا تمام رقم ادا کر دی بعد ازاں (ادائیگی سے) عاجز آگیا تو وہ غلام رہے گا (ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ)

۳۴۰۲ - (۱۵) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «إِذَا اَصَابَ الْمُكَاتَبُ حَدًّا اَوْ مِيْرَاثًا وَرِثَ بِحِسَابِ مَا عَتَقَ مِنْهُ» . . . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ. وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ قَالَ: «يُؤَدِّي الْمُكَاتَبُ بِحِصَّةِ مَا اَدّٰى دِيَةَ حُرٍّ، وَمَا بَقِيَ دِيَةَ عَبْدٍ» . وَضَعَّفَهُ.

۳۴۰۲ : ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے' جب مکاتب (غلام) کوئی قابل حد جرم کرتا ہے یا وراثت کا (حقدار) ہوتا ہے تو اس کی آزادی کے مطابق اس کو ورثہ ملے گا (ابوداؤد' ترمذی) اور ترمذی کی دوسری روایت میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مکاتب غلام کی دیت' کتابت کی ادائیگی کے برابر آزاد انسان کی دیت والی ہے اور جس قدر کتابت کی ادائیگی باقی ہے' اس کی دیت غلام کی دیت والی ہے۔
امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔

وضاحت : یہ حدیث' اس حدیث کے معارض نہیں ہے جس میں ذکر ہے کہ مکاتب غلام ہے جب کہ اس کے

ذمہ ایک درہم بھی باقی ہے اور اس لیے کہ اس حدیث میں بھی اس کے غلام ہونے کی نفی نہیں کی گئی ہے البتہ اس کا کچھ حصہ بلحاظ عدم ادائیگی کاتب غلام ہے اور جس قدر کتابت ادا ہو چکی ہے اس قدر اس پر آزاد شخص کا حکم لگایا جائے گا۔ حد' دیت' وراثت وغیرہ میں اس کی دونوں حیثیتوں کو ملحوظ رکھا جائے گا۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۴۰۳ - (۱۶) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ عَمْرَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ أُمَّهُ أَرَادَتْ أَنْ تُعْتِقَ، فَأَخَّرَتْ ذٰلِكَ إِلَى أَنْ تُصْبِحَ، فَمَاتَتْ. قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: فَقُلْتُ لِلْقَاسِمِ ابْنِ مُحَمَّدٍ: أَيَنْفَعُهَا أَنْ أُعْتِقَ عَنْهَا؟ فَقَالَ الْقَاسِمُ: أَتَى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ أُمِّيْ هَلَكَتْ، فَهَلْ يَنْفَعُهَا أَنْ أُعْتِقَ عَنْهَا؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «نَعَمْ» رَوَاهُ مَالِكٌ.

تیسری فصل: ۳۴۰۳: عبدالرحمان بن ابی عمرو انصاریؓ بیان کرتے ہیں کہ ان کی والدہ نے غلام آزاد کرنے کا ارادہ کیا' لیکن صبح تک اس میں تاخیر کی اور (وہ) فوت ہو گئیں۔ عبدالرحمان نے بیان کیا کہ میں نے قاسم بن محمدؒ سے استفسار کیا کہ اگر میں ان کی طرف سے (غلام) آزاد کروں تو کیا ان کو فائدہ ہو گا؟ قاسم بن محمدؒ نے کہا' سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی' میری والدہ فوت ہو گئی ہیں کیا ان کی جانب سے (غلام) آزاد کرنے سے انہیں فائدہ ہو گا؟ آپؐ نے اثبات میں جواب دیا (مالک)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں انقطاع ہے' قاسم بن محمدؒ کی سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ثابت نہیں ہے البتہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کا یہ واقعہ متعدد اسانید سے مروی ہے اور فوت شدہ انسان کی جانب سے صدقہ کیا جائے تو اس کا ثواب اسے ملتا ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۶۳)

۳۴۰۴ - (۱۷) وَعَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ: تُوُفِّيَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِيْ بَكْرٍ فِيْ نَوْمٍ نَامَهُ... فَأَعْتَقَتْ عَنْهُ عَائِشَةُ أُخْتُهُ رِقَابًا كَثِيْرَةً. رَوَاهُ مَالِكٌ.

۳۴۰۴: یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں ' عبدالرحمان بن ابوبکر رضی اللہ عنہ نیند کی حالت میں فوت ہو گئے تو عائشہ رضی اللہ عنہا' ان کی بہن نے ان کی جانب سے بہت سے غلاموں کو آزاد کیا۔ (مالک)

۳۴۰۵ - (۱۸) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنِ اشْتَرَى عَبْدًا فَلَمْ يَشْتَرِطْ مَالَهُ فَلَا شَيْءَ لَهُ». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۳۴۰۵: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں' ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے' جس شخص نے غلام خریدا اور اس کے "مال" کی شرط نہ لگائی تو خریدار کو "مال" نہیں ملے گا (دارمی)

كِتَابُ الْاَيْمَانِ وَالنُّذُوْرِ

(قسمیں کھانے اور نذریں ماننے کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۴۰۶ - (۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَكْثَرُ مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَحْلِفُ: «لَا، وَمُقَلِّبِ الْقُلُوْبِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل: ۳۴۰۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قسم کھاتے وقت اکثر بیشتر فرماتے' (ایسے) نہیں! اس ذات کی قسم جو دلوں کو پھیرنے والا ہے (بخاری)

۳۴۰۷ - (۲) وَعَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «اِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِآبَائِكُمْ — مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ اَوْ لِيَصْمُتْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۴۰۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں' ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمہیں اس بات سے روکتا ہے کہ تم اپنے باپ' دادا کے نام کی قسمیں کھاؤ۔ جس شخص نے قسم کھانی ہے' وہ اللہ کے نام کی قسم کھائے یا خاموش رہے (بخاری' مسلم)

وضاحت: اللہ تعالیٰ کے ناموں اور اس کے اوصاف کے ساتھ قسم کھانا جائز ہے کیوں کہ جس کے نام کے ساتھ قسم کھائی جائے' اس کی تعظیم مقصود ہوتی ہے اس لیے غیراللہ کی قسم کھانے سے روکا گیا ہے (واللہ اعلم)

۳۴۰۸ - (۳) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تَحْلِفُوْا بِالطَّوَاغِيْ - وَلَا بِآبَائِكُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۴۰۸: عبدالرحمان بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ بتوں اور اپنے آباؤ اجداد کے ناموں کی قسمیں نہ کھاؤ (مسلم)

۳۴۰۹ - (۴) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِيْ حَلْفِهِ: بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى؛ فَلْيَقُلْ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ. وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ: تَعَالَ اُقَامِرْكَ؛ فَلْيَتَصَدَّقْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۰۹ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں' آپؐ نے فرمایا' جس شخص نے لات و عزیٰ کی قسم کھائی وہ "لا الٰہ الا اللہ" کہے اور جس شخص نے اپنے ساتھی سے کہا' آؤ! جوا کھیلیں تو وہ صدقہ کرے (بخاری' مسلم)

وضاحت : قبیلہ بنو ثقیف کے بت کا نام "لات" تھا اور قبیلہ بنو سلیم غطفان کے بت کا نام "عزّیٰ" تھا اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ برائی کے بعد نیک کام کئے جائیں تاکہ ان کا کفارہ ہو۔ ارشاد الٰہی ہے (جسکا ترجمہ ہے) "بلاشبہ نیک کام برے کاموں کو ختم کر دیتے ہیں" (سورت ہود : ۱۱۴)

۳۴۱۰ - (۵) **وَعَنْ** ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْـهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ حَلَفَ عَلٰى مِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ كَاذِبًا -، فَهُوَ كَمَا قَالَ. وَلَيْسَ عَلَى ابْنِ آدَمَ نَذْرٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ فِي الدُّنْيَا عُذِّبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ -، وَمَنْ لَعَنَ مُؤْمِنًا فَهُوَ كَقَتْلِهِ، وَمَنْ قَذَفَ مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهِ، وَمَنِ ادَّعٰى دَعْوٰى كَاذِبَةً لِيَتَكَثَّرَ بِهَا -، لَمْ يَزِدْهُ اللّٰهُ إِلَّا قِلَّةً» . . . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۱۰ : ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جو شخص اسلام کے علاوہ کسی دوسرے دین کی جھوٹی قسم اٹھاتا ہے تو وہ اسی طرح ہو جائے گا جیسے اس نے کہا' اور جس چیز کا کوئی شخص مالک نہیں اس کی نذر ماننا درست نہیں اور جس شخص نے خود کو دنیا میں جس چیز کے ساتھ قتل کیا تو قیامت کے دن اس کے ساتھ اس کو عذاب میں گرفتار رہنا ہو گا اور جو شخص کسی ایمان دار شخص پر لعنت بھیجتا ہے تو اس کا لعنت بھیجنا اس کے قتل کے مترادف ہے اور جو شخص کسی مومن کو کافر کہتا ہے' یہ اس کے قتل کے برابر ہے اور جو شخص جھوٹا دعویٰ کرتا ہے' تاکہ اس کے ساتھ زیادہ مال جمع کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے مال میں کمی کر دے گا (بخاری' مسلم)

۳۴۱۱ - (٦) **وَعَنْ** أَبِي مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنِّي وَاللّٰهِ إِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَا أَحْلِفُ عَلٰى يَمِيْنٍ فَأَرٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا، إِلَّا كَفَّرْتُ عَنْ يَمِيْنِي وَأَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۱۱ : ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے بلاشبہ' اللہ کی قسم! اگر اللہ کی مشیت شامل حال ہو تو جس کام پر میں قسم اٹھاتا ہوں' پھر میں اس کے علاوہ (کسی دوسرے کام) کو بہتر سمجھتا ہوں تو قسم کا کفارہ ادا کرتا ہوں اور وہ کام سرانجام دیتا ہوں جو بہتر ہوتا ہے (بخاری' مسلم)

۳۴۱۲ - (۷) **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ سَمُرَةَ! لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ، فَإِنَّكَ إِنْ أُوْتِيْتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا، وَإِنْ

أُوتِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا، وَإِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَكَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ وَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ». وَفِي رِوَايَةٍ: «فَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۳: عبدالرحمان بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے (مخاطب کرتے ہوئے) فرمایا "اے عبدالرحمان! آپ امارت کا مطالبہ نہ کریں" اس لیے کہ اگر آپ کے مطالبہ پر آپ کو امارت دے دی جائے تو آپ کو اس کے سپرد کر دیا جائے گا۔ لیکن اگر بلا مطالبہ آپ کو امارت مل جائے تو اس پر آپ کی اعانت کی جائے گی۔ اور جب آپ کسی کام پر قسم اٹھائیں لیکن اس کے خلاف (کسی اور) کام کو اس سے اچھا سمجھیں تو قسم کا کفارہ ادا کریں اور جو کام بہتر ہے اسے سرانجام دیں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ جو کام اچھا ہے اسے سرانجام دیں اور قسم کا کفارہ ادا کریں (بخاری، مسلم)

۳۴۱۳ - (۸) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى خَيْرًا مِنْهَا فَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِينِهِ، وَلْيَفْعَلْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۴۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے جو شخص کسی کام پر قسم اٹھاتا ہے اور اس کے سوا (کام) کو اس سے بہتر سمجھتا ہے تو وہ اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے اور وہ کام کرے۔ جس کے نہ کرنے پر قسم اٹھائی تھی (مسلم)

۳۴۱٤ - (۹) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَاللهِ لَأَنْ يَلِجَّ - أَحَدُكُمْ بِيَمِينِهِ فِي أَهْلِهِ آثَمُ لَهُ عِنْدَ اللهِ مِنْ أَنْ يُعْطِيَ كَفَّارَتَهُ الَّتِي افْتَرَضَ اللهُ عَلَيْهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۴۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے' تم میں سے کوئی شخص اگر اپنے اہل کے بارے میں اپنی قسم پر اصرار کرے تو وہ اللہ تعالی کے نزدیک اس سے زیادہ گناہگار ہے کہ وہ قسم کا کفارہ دے' جس کو اللہ نے اس پر فرض کیا ہے (بخاری، مسلم)

۳۴۱۵ - (۱۰) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَمِينُكَ عَلَى مَا يُصَدِّقُكَ عَلَيْهِ صَاحِبُكَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۴۱۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے' تیری قسم کا وہی مطلب معتبر ہو گا جس کی تصدیق قسم اٹھوانے والا کرے (مسلم)

وضاحت: قسم اٹھوانے والے کی نیت کے مطابق قسم اٹھائی جائے گی۔ اس کی تائید آگے ذکر ہونے والی حدیث سے ہو رہی ہے۔

٣٤١٦ - (١١) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَلْيَمِيْنُ عَلٰى نِيَّةِ الْمُسْتَحْلِفِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۴۱۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے، قسم اٹھوانے والے کی نیت کے مطابق قسم ہوتی ہے۔ (مسلم)

وضاحت: قسم اٹھانے والا اپنے ذہن میں اگر کوئی دوسرا معنی مراد لے تو اس سے وہ گناہ سے نہیں بچ سکے گا۔ (واللہ اعلم)

٣٤١٧ - (١٢) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللهُ بِاللَّغْوِ فِيْ أَيْمَانِكُمْ﴾ - فِيْ قَوْلِ الرَّجُلِ: لَا وَاللهِ، وَبَلٰى وَاللهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. وَفِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ» لَفْظُ «الْمَصَابِيْحِ» وَقَالَ: رَفَعَهُ بَعْضُهُمْ عَنْ عَائِشَةَ ــ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا.

۳۴۱۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، یہ آیت (جس کا ترجمہ ہے) کہ "تمہاری لغو قسموں کا اللہ تعالیٰ تم سے مواخذہ نہیں کرتا" اس شخص کے بارے میں نازل ہوئی جو کہتا ہے "نہیں، اللہ کی قسم! ضرور اللہ کی قسم!" (بخاری)
اور شرح السنہ میں مصابیح کے ہی الفاظ ہیں اور اس نے بیان کیا کہ بعض راویوں نے اس حدیث کو عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً بیان کیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٣٤١٨ - (١٣) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا تَحْلِفُوْا بِآبَائِكُمْ، وَلَا بِأُمَّهَاتِكُمْ، وَلَا بِالْأَنْدَادِ ــ، وَلَا تَحْلِفُوْا بِاللهِ إِلَّا وَأَنْتُمْ صَادِقُوْنَ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

دوسری فصل: ۳۴۱۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! والدین کے نام کی قسمیں نہ کھاؤ نیز بتوں کی قسمیں نہ کھاؤ۔ اور اللہ تعالیٰ کی قسم تب کھاؤ جب تم سچے ہو۔ (ابو داؤد)

٣٤١٩ - (١٤) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللهِ فَقَدْ أَشْرَكَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۴۱۹: ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، جس شخص نے اللہ کے سوا کسی کے نام کی قسم کھائی اس نے شرک کیا۔ (ترمذی)

٣٤٢٠ ـ (١٥) **وَعَنْ** بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ حَلَفَ بِالْأَمَانَةِ فَلَيْسَ مِنَّا». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

٣٤٢٠: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے 'جس شخص نے امانت کی قسم اٹھائی وہ ہم میں سے نہیں ہے (ابوداؤد)

وضاحت: امانت کا اطلاق' عبادات اور فرائض پر بھی ہوتا ہے چونکہ عبادات اور فرائض اللہ کے اسماء و صفات میں سے نہیں ہیں اس لیے ان کے ساتھ حلف اٹھانا جائز نہیں۔ (واللہ اعلم)

٣٤٢١ ـ (١٦) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ قَالَ: إِنِّي بَرِيْءٌ مِّنَ الْإِسْلَامِ؛ فَإِنْ كَانَ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ، وَإِنْ كَانَ صَادِقًا فَلَنْ يَرْجِعَ إِلَى الْإِسْلَامِ سَالِمًا». . . رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

٣٤٢١: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے 'جس شخص نے قسم اٹھاتے ہوئے کہا کہ اگر معاملہ یوں ہو تو میں اسلام سے دور ہوا۔ پس اگر وہ جھوٹا ہے تو وہ (یقیناً) اسلام سے دور ہوا اور اگر وہ سچا ہے تو پھر بھی اسلام کی جانب صحیح سالم نہیں پہنچے گا۔ (ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ)

٣٤٢٢ ـ (١٧) **وَعَنْ** أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا اجْتَهَدَ فِي الْيَمِيْنِ قَالَ: «لَا، وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي الْقَاسِمِ بِيَدِهِ». . . رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

٣٤٢٢: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پختہ قسم اٹھاتے تو واضح کرتے' نہیں! اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں ابوالقاسم کی جان ہے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ٣٢٨)

٣٤٢٣ ـ (١٨) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَتْ يَمِيْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِذَا حَلَفَ: «لَا، وَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

٣٤٢٣: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب قسم اٹھاتے تو کہتے "نہیں! اور میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں (ابوداؤد' ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۲ صفحہ۱۰۲۳، ضعیف ابن ماجہ صفحہ۱۶۸، ضعیف ابوداؤد صفحہ۳۲۸)

۳۴۲۴۔ (۱۹) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَقَالَ: اِنْ شَآءَ اللّٰهُ فَلَا حِنْثَ عَلَيْهِ» ... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ، وَذَكَرَ التِّرْمِذِيُّ جَمَاعَةً وَقَفُوْهُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ.

۳۴۲۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص قسم اٹھاتے ہوئے "ان شاء اللہ" کہے اس کی قسم نہیں ٹوٹی (ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، دارمی) اور ترمذی نے ایک جماعت کا ذکر کیا جنہوں نے اس حدیث کو ابن عمرؓ سے موقوف بیان کیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۴۲۵۔ (۲۰) عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَاَيْتَ ابْنَ عَمٍّ لِيْ آتِيْهِ اَسْاَلُهُ فَلَا يُعْطِيْنِيْ وَلَا يَصِلُنِيْ، ثُمَّ يَحْتَاجُ اِلَيَّ فَيَاْتِيْنِيْ فَيَسْاَلُنِيْ، وَقَدْ حَلَفْتُ اَنْ لَّا اُعْطِيَهُ وَلَا اَصِلَهُ، فَاَمَرَنِيْ اَنْ آتِيَ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ وَاُكَفِّرَ عَنْ يَمِيْنِيْ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ. وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! يَاْتِيْنِي ابْنُ عَمِّيْ فَاَحْلِفُ اَنْ لَّا اُعْطِيَهُ وَلَا اَصِلَهُ قَالَ: «كَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِكَ».

تیسری فصل: ۳۴۲۵: ابوالاحوص عوف بن مالک اپنے والد سے بیان کرتے ہیں اس نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! آپ مجھے بتائیں کہ میں اپنے چچا زاد بھائی کے پاس جاتا ہوں (اور) اس سے مانگتا ہوں، وہ مجھے نہ دیتا ہے اور نہ صلہ رحمی کرتا ہے، اس کے بعد (جب) اسے میری ضرورت لاحق ہوتی ہے تو وہ میرے پاس آتا ہے اور مجھ سے مانگتا ہے جب کہ میں نے قسم اٹھا رکھی ہے کہ میں اس کو نہ دوں گا اور نہ اس کے ساتھ صلہ رحمی کروں گا تو آپ نے مجھے حکم دیا کہ وہ کام کروں جو بہتر ہے اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کروں (نسائی، ابن ماجہ) نیز ابن ماجہ کی روایت میں ہے، اس نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میرے پاس میرا چچا زاد بھائی آتا ہے، میں قسم اٹھاتا ہوں کہ اس کو نہ دوں گا اور نہ اس کے ساتھ صلہ رحمی کروں گا آپؐ نے فرمایا، اپنی قسم کا کفارہ ادا کر۔

بَابُ فِي النُّذُوْرِ

(نذروں کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٣٤٢٦ - (١) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا تَنْذُرُوْا؛ فَإِنَّ النَّذْرَ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْقَدَرِ شَيْئًا، وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيْلِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ۳۴۲۶: ابوہریرہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم نذر نہ مانو اس لئے کہ نذر تقدیر کو ہرگز رد نہیں کر سکتی۔ اس طرح صرف بخیل سے کچھ نہ کچھ مال نکلوایا جاتا ہے۔ (بخاری' مسلم)

وضاحت: جو شخص یہ اعتقاد رکھتے ہوئے نذر مانتا ہے کہ اس سے تقدیر بدل سکتی ہے تو اس کا نذر ماننا ناجائز ہے اور جو شخص یہ اعتقاد نہیں رکھتا اس کیلئے درست نہیں کہ وہ نذر مانے۔ (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۱)

٣٤٢٧ - (٢) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيْعَ اللهَ فَلْيُطِعْهُ، وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَهُ فَلَا يَعْصِهِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۴۲۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص اللہ کی اطاعت کی نذر مانے وہ اللہ کی اطاعت کرے اور جو شخص اللہ کی نافرمانی کی نذر مانے وہ اس کی نافرمانی نہ کرے۔ (بخاری)

٣٤٢٨ - (٣) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِيْ مَعْصِيَةٍ وَلَا فِيْمَا لَا يَمْلِكُ الْعَبْدُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَفِيْ رِوَايَةٍ: «لَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةِ اللهِ».

۳۴۲۸: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "نافرمانی کی نذر کو پورا نہ کیا جائے اور جو چیز انسان کے قبضہ میں نہیں ہے اس کی نذر نہ مانی جائے۔ (مسلم) اور ایک روایت میں ہے اللہ کی نافرمانی میں نذر نہیں ہے۔

٣٤٢٩ - (٤) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، قَالَ: «كَفَّارَةُ النَّذْرِ كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۴۲۹: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' نذر کا کفارہ (وہی) ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔ (مسلم)

۳٤۳۰ - (٥) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَائِمٍ، فَسَأَلَ عَنْهُ، فَقَالُوْا: أَبُو إِسْرَائِيلَ نَذَرَ أَنْ يَقُوْمَ وَلَا يَقْعُدَ، وَلَا يَسْتَظِلَّ وَلَا يَتَكَلَّمَ وَيَصُوْمَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مُرُوْهُ فَلْيَتَكَلَّمْ وَلْيَسْتَظِلَّ وَلْيَقْعُدْ وَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۴۳۰: ابن عباس رضی اللہ عنھما بیان کرتے ہیں ایک دفعہ کا ذکر ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے تو ایک شخص کھڑا تھا' آپ نے اس کے بارے میں دریافت کیا؟ صحابہ کرام نے بتایا' یہ شخص ابو اسرائیل ہے اس نے نذر مان رکھی ہے کہ وہ کھڑا رہے گا' بیٹھے گا نہیں اور نہ سائے میں جائے گا' نیز کلام نہیں کرے گا اور روزے سے رہے گا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس کو کہیں کہ وہ کلام کرے اور سائے میں بھی رہے اور بیٹھ جائے لیکن روزہ پورا کرے۔ (بخاری)

وضاحت: اچھے کاموں کی نذر ماننے کی صورت میں اگر اچھے کام سرانجام دے تو درست ہے ورنہ کفارہ ادا کرے اور غلط کاموں کی نذر ماننے کی صورت میں جیسے دھوپ میں رہے گا' سواری پر سوار نہ ہو گا' کھڑا رہے گا' ان صورتوں میں وہ نذر پوری نہ کرے اور کفارہ بھی نہیں ہے' چنانچہ آپ نے ابو اسرائیل کو کفارہ ادا کرنے کا حکم نہیں دیا (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۶۷)

۳٤۳۱ - (٦) وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى شَيْخًا يُهَادَى بَيْنَ ابْنَيْهِ، فَقَالَ: «مَا بَالُ هٰذَا؟» قَالُوْا: نَذَرَ أَنْ يَمْشِيَ. قَالَ: «إِنَّ اللهَ تَعَالَى عَنْ تَعْذِيْبِ هٰذَا نَفْسَهُ لَغَنِيٌّ». وَأَمَرَهُ أَنْ يَرْكَبَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۴۳۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بوڑھے شخص کو دیکھا جو اپنے دو بیٹوں کے درمیان ان کا سہارا لے کر چل رہا تھا' آپ نے دریافت کیا' اس کا کیا حال ہے؟ صحابہ کرام نے بتایا' اس نے نذر مانی ہے کہ وہ بیت اللہ پیدل جائے گا۔ آپ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ اس سے بے پرواہ ہے کہ یہ اپنے آپ کو عذاب میں مبتلا کرے اور آپ نے اس کو سوار ہو کر جانے کا حکم دیا۔ (بخاری' مسلم)

۳٤۳۲ - (۷) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: «ارْكَبْ أَيُّهَا الشَّيْخُ! فَإِنَّ اللهَ غَنِيٌّ عَنْكَ وَعَنْ نَذْرِكَ».

۳۴۳۲: اور صحیح مسلم کی روایت میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے' اے بوڑھے شخص! اللہ تجھ سے اور تیری نذر سے بے پرواہ ہے۔

۳۴۳۳ - (۸) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِسْتَفْتَى النَّبِيَّ ﷺ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلَى أُمِّهِ فَتُوُفِّيَتْ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ فَأَفْتَاهُ أَنْ يَقْضِيَهُ عَنْهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۴۳۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس نذر کے بارے میں جو ان کی والدہ کے ذمہ لازم تھی لیکن وہ نذر پوری کرنے سے پہلے فوت ہو گئیں' فتویٰ طلب کیا تو آپ نے اس کو فتویٰ دیا کہ وہ اپنی والدہ کی طرف سے نذر پوری کرے۔ (بخاری' مسلم)

۳۴۳۴ - (۹) وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللّٰهِ وَإِلَى رَسُولِهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «أَمْسِكْ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ». قُلْتُ: فَإِنِّي أُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِي بِخَيْبَرَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَهٰذَا طَرَفٌ مِنْ حَدِيثٍ مُطَوَّلٍ.

۳۴۳۴: کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میری توبہ میں یہ بھی شامل ہے کہ میں اپنا سارا مال اللہ اور اس کے رسول کیلئے صدقہ کروں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اپنا کچھ مال اپنے قبضے میں رکھ اس میں تیری بھلائی ہے۔ (اس پر) میں عرض کیا کہ میں خیبر والے مال کو اپنی ملکیت میں رکھتا ہوں۔ (بخاری' مسلم) یہ حدیث طویل حدیث کا ایک حصہ ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۳۴۳۵ - (۱۰) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ، وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ الْيَمِينِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ.

دوسری فصل: ۳۴۳۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' نافرمانی کی نذر جائز نہیں اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔ (ابوداؤد' ترمذی' نسائی)

۳۴۳۶ - (۱۱) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَمْ يُسَمِّهِ؛ فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ، وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَا يُطِيقُهُ؛ فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا فِي مَعْصِيَةٍ فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ —. وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا أَطَاقَهُ فَلْيَفِ بِهِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ —، وَوَقَفَهُ بَعْضُهُمْ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ.

۳۴۳۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس شخص نے معین نذر نہ مانی اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے اور جس شخص نے ایسی نذر مانی جس (کے پورا کرنے) کی اس میں طاقت نہیں تو اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے اور جس شخص نے ایسی نذر مانی جس کی اس میں طاقت ہے تو وہ اس کو پورا کرے۔ (ابوداؤد' ابن ماجہ) اور بعض محدثین نے اس حدیث کو ابن عباس رضی اللہ عنہما سے موقوفاً بیان کیا ہے

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۳۳)

۳٤۳۷ ـ (۱۲) **وَعَنْ** ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: نَذَرَ رَجُلٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَنْحَرَ اِبِلاً بِبُوَانَةَ، فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، فَاَخْبَرَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «هَلْ كَانَ فِيْهَا وَثَنٌ مِنْ اَوْثَانِ الْجَاهِلِيَّةِ يُعْبَدُ؟» قَالُوْا: لَا قَالَ: «فَهَلْ كَانَ فِيْهِ عِيْدٌ مِنْ اَعْيَادِهِمْ؟» قَالُوْا: لَا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَوْفِ بِنَذْرِكَ، فَاِنَّهُ لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ، وَلَا فِيْمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۳۴۳۷: ثابت بن ضحاک بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک شخص نے نذر مانی کہ وہ "بوانہ" مقام میں اونٹ ذبح کرے گا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو بتایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا' بھلا! وہاں جاہلیت کے بتوں میں سے کوئی بت تھا؟ جس کی پوجا ہوتی رہی ہو اس نے نفی میں جواب دیا۔ آپ نے دریافت کیا بھلا! وہاں جاہلیت کے میلوں میں سے کوئی میلہ بھی لگتا تھا۔ اس نے نفی میں جواب دیا (یہ سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تو نذر پوری کر۔ اس نذر کو پورا نہ کیا جائے' جس میں اللہ کی نافرمانی ہوتی ہو اور نہ اس نذر کو پورا کیا جائے' جس کو انسان پورا کرنے سے قاصر ہو (ابوداؤد)

۳٤۳۸ ـ (۱۳) **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ اَنَّ امْرَاَةً قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّيْ نَذَرْتُ اَنْ اَضْرِبَ عَلٰى رَاْسِكَ بِالدُّفِّ. قَالَ: «اَوْفِيْ بِنَذْرِكِ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَزَادَ رَزِيْنٌ: قَالَتْ: وَنَذَرْتُ اَنْ اَذْبَحَ بِمَكَانِ كَذَا وَكَذَا، مَكَانٌ يَذْبَحُ فِيْهِ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ، فَقَالَ: «هَلْ كَانَ بِذٰلِكَ الْمَكَانِ وَثَنٌ مِنْ اَوْثَانِ الْجَاهِلِيَّةِ يُعْبَدُ؟» قَالَتْ: لَا قَالَ: «هَلْ كَانَ فِيْهِ عِيْدٌ مِنْ اَعْيَادِهِمْ؟» قَالَتْ: لَا. قَالَ: «اَوْفِيْ بِنَذْرِكِ».

۳۴۳۸: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں نے نذر مانی تھی کہ آپ کے سر پر دف بجاؤں گی۔ آپ نے فرمایا' اپنی نذر پوری کر۔ (ابوداؤد) اور رزین میں اضافہ ہے اس نے بیان کیا' میں نے نذر مانی تھی کہ فلاں فلاں مقام پر (جانور) ذبح کروں گی' وہ ایسی جگہ تھی جہاں جاہلیت کے لوگ ذبح کرتے تھے۔ آپ نے دریافت کیا' کیا وہاں جاہلیت کے بتوں میں سے کوئی بت تھا جس کی پوجا ہوتی ہو؟ اس نے نفی میں جواب دیا۔ آپ نے دریافت کیا' وہاں ان کے میلوں میں سے کوئی میلہ ہوتا تھا؟ اس نے نفی میں جواب دیا آپ نے فرمایا (پھر) تو اپنی نذر پوری کر۔

۳۴۳۹ - (۱۴) وَعَنْ اَبِیْ لُبَابَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّهٗ قَالَ لِلنَّبِیِّ ﷺ: اِنَّ مِنْ تَوْبَتِیْ اَنْ اَهْجُرَ دَارَ قَوْمِیَ الَّتِیْ اَصَبْتُ فِیْهَا الذَّنْبَ، وَاَنْ اَنْخَلِعَ مِنْ مَالِیْ کُلِّهٖ صَدَقَةً قَالَ: «یُجْزِیءُ عَنْكَ الثُّلُثُ». رَوَاهُ رَزِیْنٌ.

۳۴۳۹: ابولبابہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ میری توبہ کا تقاضہ یہ ہے کہ میں اپنی قوم کے اس علاقہ کو خیرباد کہوں جہاں میں گناہ کا مرتکب ہوا اور میں اپنے تمام مال سے بے دخل ہوتا ہوں (اور) اس کا صدقہ کرتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا' مال کے تیسرے حصے کا صدقہ تجھے کفایت کرے گا۔ (رزین)

وضاحت: ابولبابہؓ کا تعلق اس قبیلے سے ہے جو بنو قریظہ کا حلیف تھا۔ جنگ احزاب کے اختتام پر جب بنو قریظہ کا محاصرہ کیا گیا اور وہ محاصرہ کے باعث سخت پریشان تھے تو انہوں نے ابولبابہؓ سے مشورہ کیا کہ ہمیں کیا کرنا چاہیے۔ کیا ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کو تسلیم کریں؟ اس پر ابولبابہؓ نے گردن کی طرف اشارہ کر کے انہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے سے آگاہ کیا کہ آپ کی گردنیں کاٹ دی جائیں گی۔ ابولبابہؓ نے راز افشاء کر دیا' اس پر نادم ہوا' اور خود کو ایک ستون کے ساتھ باندھ لیا اور توبہ کی۔ چنانچہ اللہ نے ان کی توبہ کو قبول فرمایا (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۸)

۳۴۴۰ - (۱۵) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَجُلًا قَامَ یَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّیْ نَذَرْتُ لِلّٰهِ - عَزَّ وَجَلَّ - اِنْ فَتَحَ اللّٰهُ عَلَیْكَ مَكَّةَ اَنْ اُصَلِّیَ فِیْ بَیْتِ الْمَقْدِسِ رَكْعَتَیْنِ قَالَ: «صَلِّ هٰهُنَا» ثُمَّ اَعَادَ عَلَیْهِ، فَقَالَ: «صَلِّ هٰهُنَا» ثُمَّ اَعَادَ عَلَیْهِ فَقَالَ: «شَاْنَكَ اِذًا». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ، وَالدَّارِمِیُّ.

۳۴۴۰: جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص فتح مکہ کے دن کھڑا ہوا اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں نے اللہ کے لئے نذر مان رکھی ہے کہ اگر اللہ نے آپؐ کو فتح مکہ سے نوازا' تو میں بیت المقدس میں دو رکعت (نفل) ادا کروں گا۔ آپؐ نے فرمایا' (بجائے بیت المقدس کے) یہیں نفل ادا کر۔ بعد ازاں اس نے پھر اس سوال کو دہرایا' آپؐ نے فرمایا' یہیں ادا کر۔ اس نے پھر اس سوال کو دہرایا' اس پر آپؐ نے فرمایا' جیسے تجھے پسند ہو کر (ابوداؤد' دارمی)

۳۴۴۱ - (۱۶) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ اُخْتَ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، نَذَرَتْ اَنْ تَحُجَّ مَاشِیَةً، وَاَنَّهَا لَا تُطِیْقُ ذٰلِكَ. فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: «اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِیٌّ عَنْ مَشْیِ اُخْتِكَ، فَلْتَرْكَبْ وَلْتُهْدِ بَدَنَةً». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ، وَالدَّارِمِیُّ. وَفِیْ رِوَایَةٍ لِاَبِیْ دَاوٗدَ: فَاَمَرَهَا النَّبِیُّ ﷺ اَنْ تَرْكَبَ وَتُهْدِیَ هَدْیًا. وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهٗ: فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: «اِنَّ اللّٰهَ لَا یَصْنَعُ بِشَقَاءِ اُخْتِكَ شَیْئًا، فَلْتَرْكَبْ وَلْتَحُجَّ رَاكِبَةً — وَتُكَفِّرْ یَمِیْنَهَا».

۳۴۴۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ عقبہ بن عامر کی ہمشیرہ نے پیدل چل کر حج ادا کرنے کی نذر مانی جبکہ اس میں یہ استطاعت نہ تھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (عقبہ بن عامر سے) کہا' بیشک اللہ تیری بہن کے پیدل چل کر حج کرنے سے بے پرواہ ہے' اسے چاہیے کہ وہ حج کیلئے سواری پر جائے اور ایک اونٹ کی قربانی دے۔
(ابوداؤد' دارمی)

اور ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حکم دیا کہ وہ سواری پر جائے اور قربانی کرے۔ نیز اس کی روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ اللہ تیری بہن کو تکلیف میں ڈال کر کیا کرے گا؟ وہ (سواری پر) سوار ہو کر حج کرنے جائے اور اپنی قسم کا کفارہ دے۔

وضاحت: اس حدیث کا اصل بخاری اور مسلم میں موجود ہے البتہ اس میں قربانی کرنے کا جملہ درست نہیں ہے۔
(تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۶۹)

٣٤٤٢ - (١٧) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ أُخْتٍ لَهُ نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ حَافِيَةً غَيْرَ مُخْتَمِرَةٍ — فَقَالَ: «مُرُوهَا فَلْتَخْتَمِرْ وَلْتَرْكَبْ وَلْتَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۳۴۴۲: عبداللہ بن مالک رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ عقبہ بن عامر نے اپنی ہمشیرہ کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا' جس نے نذر مانی تھی کہ پا پیادہ ننگے سر حج کرے گی۔ آپؐ نے فرمایا' اسے کہو کہ وہ (سر پر) دوپٹہ رکھے اور سواری پر جائے البتہ تین روزے رکھے (ابوداؤد' ترمذی' نسائی' ابن ماجہ' دارمی)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۱۸۱' ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۳۲)

٣٤٤٣ - (١٨) وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ أَخَوَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ بَيْنَهُمَا مِيرَاثٌ، فَسَأَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ الْقِسْمَةَ، فَقَالَ: إِنْ عُدْتَ تَسْأَلُنِي الْقِسْمَةَ فَكُلُّ مَالِي فِي رِتَاجِ — الْكَعْبَةِ. فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: إِنَّ الْكَعْبَةَ غَنِيَّةٌ عَنْ مَالِكَ، كَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ، وَكَلِّمْ أَخَاكَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَمِينَ عَلَيْكَ وَلَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةِ الرَّبِّ، وَلَا فِي قَطِيعَةِ الرَّحِمِ، وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ». . . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۴۴۳: سعید بن مسیب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ دو انصاری بھائیوں کے درمیان وراثت کا مال (مشترک) تھا ان میں سے ایک نے اپنے بھائی سے تقسیم کرنے کا مطالبہ کیا۔ اس نے کہا' اگر تو مجھ سے دوبارہ تقسیم کرنے کا مطالبہ کرے گا تو میرا تمام مال کعبہ کیلئے (وقف) ہو گا۔ اس پر عمرؓ نے اسے آگاہ کیا اور کہا کہ کعبہ کو تیرے مال کی ضرورت نہیں ہے۔ اپنی قسم کا کفارہ ادا کر اور اپنے بھائی سے بول چال رکھ' اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے

ہے اور قطع رحمی کرنے سے اور جو چیز ملکیت میں نہیں ہے کے بارے میں قسم اٹھانا اور نذر ماننا صحیح نہیں (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے سعید بن مسیب نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا لہٰذا سند منقطع ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۴۹، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۲۰)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٣٤٤٤ - (١٩) **عَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: وَالنَّذْرُ نَذْرَانِ: فَمَنْ كَانَ نَذَرَ فِيْ طَاعَةٍ فَذٰلِكَ لِلّٰهِ فِيْهِ الْوَفَاءُ، وَمَنْ كَانَ نَذَرَ فِيْ مَعْصِيَةٍ فَذٰلِكَ لِلشَّيْطَانِ وَلَا وَفَاءَ فِيْهِ. وَيُكَفِّرُهُ مَا يُكَفِّرُ الْيَمِيْنَ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

تیسری فصل: ۳۴۴۴: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا' نذر دو قسم کی ہے' جس شخص نے اللہ کی اطاعت کی نذر مانی تو یہ اللہ کی خوشنودی کے لئے ہے' اس کو پورا کرنا چاہیے اور جس شخص نے نافرمانی کی نذر مانی تو (اس کی) یہ نذر شیطان کے لئے ہے۔ اسے پورا نہ کیا جائے بلکہ کفارہ ادا کیا جائے اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے (نسائی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ایک راوی مجہول ہے البتہ اس باب میں عائشہؓ اور عقبہ بن عامر سے مروی حدیثیں اس حدیث کے معنی کی تائید کر رہی ہیں (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۴۹)

٣٤٤٥ - (٢٠) **وَعَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ، قَالَ: إِنَّ رَجُلًا نَذَرَ أَنْ يَنْحَرَ نَفْسَهُ إِنْ نَجَّاهُ اللّٰهُ مِنْ عَدُوِّهِ. فَسَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقَالَ لَهُ: سَلْ مَسْرُوْقًا، فَسَأَلَهُ، فَقَالَ لَهُ: لَا تَنْحَرْ نَفْسَكَ، فَإِنَّكَ إِنْ كُنْتَ مُؤْمِنًا قَتَلْتَ نَفْسًا مُؤْمِنَةً، وَإِنْ كُنْتَ كَافِرًا تَعَجَّلْتَ إِلَى النَّارِ، وَاشْتَرِ كَبْشًا فَاذْبَحْهُ لِلْمَسَاكِيْنِ، فَإِنَّ إِسْحَاقَ - خَيْرٌ مِنْكَ، وَفُدِيَ بِكَبْشٍ. فَأَخْبَرَ ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: هٰكَذَا كُنْتُ أَرَدْتُ أَنْ أُفْتِيَكَ. رَوَاهُ رَزِيْنٌ.

۳۴۴۵: محمد بن منتشر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے اپنے آپ کو ذبح کرنے کی نذر مانی کہ اگر اللہ نے اس کو اس کے دشمن سے نجات بخشی (تو وہ اپنے آپ کو ذبح کرے گا) اس نے ابن عباسؓ سے دریافت کیا؟ ابن عباسؓ نے اسے مشورہ دیا کہ تو مسروق سے دریافت کر' چنانچہ اس نے اس سے دریافت کیا' اس نے اس کو بتایا' تو خود کو ذبح نہ کر اس لئے کہ اگر تو ایماندار ہے تو تو نے ایک ایماندار جان کو قتل کیا اور اگر تو کافر ہے تو تو جلدی دوزخ میں جائے گا۔ البتہ ایک مینڈھا خرید اور اسے مسکینوں کے لئے ذبح کر۔ اس لئے کہ اسحاق علیہ السلام تجھ سے بہتر تھے اور ان کا فدیہ مینڈھا بھیجا گیا محمدؒ نے ابن عباسؓ کو بتایا تو ابن عباسؓ نے (وضاحت کرتے ہوئے) فرمایا' میں اسی طرح تجھے فتویٰ دینے کا ارادہ رکھتا تھا (رزین)

وضاحت: اس حدیث کی سند تو معلوم نہیں ہو سکی البتہ اس حدیث میں اسحاق علیہ السلام کو ذبیح اللہ کہنا درست نہیں۔ یہ یہودیوں کی سازش ہے جبکہ اسماعیل علیہ السلام ذبیح اللہ ہیں۔ اس لئے کہ ابراہیم علیہ السلام کو جس بیٹے کی پہلے خوشخبری دی گئی وہ اسماعیل علیہ السلام تھے۔ اس بات پر تمام مسلمانوں کا اور اہل کتاب کا اتفاق ہے کہ اسماعیل علیہ السلام' اسحاق علیہ السلام سے عمر میں بڑے تھے اور پھر اللہ نے اسماعیل علیہ السلام کا ذکر فرماتے ہوئے ان کا وصف حلیم ذکر کیا ہے اور انہی کو ذبح کرنے کا آگے ذکر ہے جبکہ اسحاق علیہ السلام کی بشارت کا ذکر بعد میں کیا گیا ہے۔ تفصیل کے لئے "سورت صافات" کا مطالعہ کریں۔

(تفسیر ابن کثیر جلد ۴ صفحہ ۱۴)

كِتَابُ الْقِصَاصِ

(قصاص کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

٣٤٤٦ - (١) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ إِلَّا بِإِحْدٰى ثَلَاثٍ: اَلنَّفْسُ بِالنَّفْسِ ــ، وَالثَّيِّبُ الزَّانِيْ ــ، وَالْمَارِقُ لِدِيْنِهِ التَّارِكُ لِلْجَمَاعَةِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ۳۴۴۶: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کسی مسلمان شخص کا خون حلال نہیں' جو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ صرف اللہ معبود برحق ہے اور میں اللہ کا رسول ہوں البتہ تین باتوں میں سے ایک بات کی وجہ سے حلال ہے۔ نفس کو نفس کے بدلے (قصاصاً)' شادی شدہ زنا کرنے والے' دین اسلام سے نکل جانے والے اور مسلمانوں کی جماعت کو چھوڑنے والے کا خون مباح ہے (بخاری' مسلم)

٣٤٤٧ - (٢) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَنْ يَزَالَ الْمُؤْمِنُ فِيْ فُسْحَةٍ مِنْ دِيْنِهِ مَا لَمْ يُصِبْ دَمًا حَرَامًا». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۴۴۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مومن (شخص) ہمیشہ فراخی میں رہتا ہے یعنی اس کو نیک اعمال کی توفیق ملتی ہے۔ جب تک وہ ناحق خون نہیں بہاتا (بخاری)

وضاحت: اس حدیث میں مذکور ہے کہ جب وہ کسی شخص کو ناجائز قتل کر دیتا ہے تو اس کی دینی حالت خراب ہو جاتی ہے' یہاں تک کہ اگر رحمت الٰہی اس کے شامل حال نہ ہو تو وہ دین اسلام سے نکل جاتا ہے۔ (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۷)

٣٤٤٨ - (٣) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «أَوَّلُ مَا يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الدِّمَاءِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۴۴۸: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت کے دن سب سے پہلے لوگوں کے درمیان خونوں کا فیصلہ ہو گا (بخاری' مسلم)

وضاحت: ایک دوسری حدیث میں ذکر ہے کہ سب سے پہلے نمازوں کا محاسبہ ہو گا پس ان دونوں حدیثوں کے درمیان تعارض اس طرح ختم کیا جائے گا کہ حقوق اللہ میں سے سب سے پہلے نمازوں کا فیصلہ ہو گا اور حقوق العباد میں سے سب سے پہلے خونوں کا فیصلہ ہو گا (واللہ اعلم)

۳۴۴۹ - (٤) وَعَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَرَأَيْتَ إِنْ لَقِيْتُ رَجُلًا مِنَ الْكُفَّارِ فَاقْتَتَلْنَا، فَضَرَبَ إِحْدٰى يَدَيَّ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا، ثُمَّ لَاذَ مِنِّيْ بِشَجَرَةٍ، فَقَالَ: أَسْلَمْتُ لِلّٰهِ - وَفِيْ رِوَايَةٍ: فَلَمَّا أَهْوَيْتُ لِأَقْتُلَهُ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ. أَأَقْتُلُهُ بَعْدَ أَنْ قَالَهَا؟ قَالَ: «لَا تَقْتُلْهُ». فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّهُ قَطَعَ إِحْدٰى يَدَيَّ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تَقْتُلْهُ، فَإِنْ قَتَلْتَهُ فَإِنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ، وَإِنَّكَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَقُوْلَ كَلِمَتَهُ الَّتِيْ قَالَ»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۴۴۹: مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ نے آپؐ سے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! آپؐ بتائیں اگر میری کسی کافر سے مڈبھیڑ ہو جائے' ہم دونوں ایک دوسرے پر حملہ آور ہو جائیں' وہ میرے ایک ہاتھ پر تلوار کا (وار) کر کے اسے کاٹ دے پھر وہ مجھ سے ایک درخت کی (اوٹ میں) ہو کر مجھ سے بچاؤ اختیار کرے اور کہے' میں اللہ (کی رضا) کے لئے اسلام لے آیا اور ایک روایت میں ہے کہ جب میں اسے قتل کرنے کا ارادہ کروں تو وہ "لا الٰہ الا اللہ" کہہ دے تو کیا اس کلمہ کے کہنے کے بعد میں اس قتل کر سکتا ہوں؟ آپؐ نے فرمایا' تو اسے قتل نہ کر۔ اس نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! اس نے تو میرا ایک ہاتھ کاٹ دیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تو اسے قتل نہیں کر سکتا' اگر تو اسے قتل کرے گا تو وہ تیرے اس مقام میں ہو گا جو اس کے قتل کرنے سے پہلے تھا اور تو اس کے اس مقام میں ہو گا جو اس کا اس کلمہ کے کہنے سے پہلے تھا (بخاری' مسلم)

وضاحت: اسلام لانے کے بعد کسی شخص کے قتل کو جائز سمجھنا کفر ہے۔ اسے جائز سمجھ کر جو قتل کرے گا وہ کافر ہو گا۔ مقصود یہ ہے کہ "لا الٰہ الا اللہ" کہنے کے بعد اس کو قتل کرنا حرام ہو گیا اس لئے کہ وہ مسلمان ہو چکا ہے اور اسلام لانے کے بعد اس کو قتل کرنے والا اپنے خون کو حلال قرار دے رہا ہے چنانچہ قصاصاً اسے قتل کر دیا جائے گا (واللہ اعلم)

۳۴۵۰ - (٥) وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلٰى أُنَاسٍ مِنْ جُهَيْنَةَ، فَأَتَيْتُ عَلٰى رَجُلٍ مِنْهُمْ، فَذَهَبْتُ أَطْعَنُهُ، فَقَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، فَطَعَنْتُهُ فَقَتَلْتُهُ، فَجِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: «أَقَتَلْتَهُ وَقَدْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ؟» قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّمَا فَعَلَ ذٰلِكَ تَعَوُّذًا. قَالَ: «فَهَلَّا شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِهِ؟!»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۴۵۰: اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہینہ (قبیلہ) کے چند لوگوں کی طرف بھیجا چنانچہ میں ایک شخص کے پاس گیا میں نے اسے نیزہ مارنا چاہا' اس نے "لا الٰہ الا اللہ" کہہ دیا۔ میں نے (پھر بھی) نیزہ مار کر اسے قتل کر دیا' پھر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم (کی خدمت میں) حاضر ہوا۔ میں نے آپؐ کو سارا واقعہ کہہ سنایا۔ آپؐ نے فرمایا' تعجب ہے! تو نے اسے قتل کر دیا حالانکہ وہ گواہی دیتا تھا کہ صرف اللہ معبود برحق ہے۔ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! اس نے تو بچاؤ کے لئے ایسا کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا' کیا تو نے اس کے دل کو چیر کر معلوم کر لیا تھا (بخاری' مسلم)

۳٤٥١ - (٦) وَفِي رِوَايَةِ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «كَيْفَ تَصْنَعُ بِلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ إِذَا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟» قَالَهُ مِرَارًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۳۵۱: اور جندب بن عبداللہ بجلی کی روایت میں ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بار بار فرمایا' جب قیامت کے دن وہ "لا الٰہ الا اللہ" کہتا آئے گا تو تو اس کا کیا کرے گا؟ (مسلم)

۳٤٥٢ - (۷) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا — لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ؛ وَإِنَّ رِيحَهَا تُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ خَرِيفًا» — رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۳۵۲: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے (ناحق) ذمی کافر قتل کر دیا تو وہ جنت کی خوشبو محسوس نہیں کرے گا جبکہ جنت کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے محسوس کی جائے گی (بخاری)

وضاحت: ذمی کافر سے مراد وہ کفار ہیں جو اسلامی مملکت سے معاہدہ کیے ہوئے ہیں اور وہ جزیہ ادا کرتے ہیں تو ان کے جان و مال کی حفاظت کرنا اسلامی حکومت کی ذمہ داری ہے (واللہ اعلم)

۳٤٥۳ - (۸) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ تَرَدَّى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ — فَهُوَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ يَتَرَدَّى فِيهَا خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا. وَمَنْ تَحَسَّى سَمًّا — فَقَتَلَ نَفْسَهُ؛ فَسَمُّهُ فِي يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا. وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ؛ فَحَدِيدَتُهُ فِي يَدِهِ يَتَوَجَّأُ بِهَا فِي بَطْنِهِ — فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۵۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے پہاڑ (کی بلندی) سے خود کو گرا کر خودکشی کی' وہ ہمیشہ ہمیشہ دوزخ کی آگ میں خود کو گراتا رہے گا اور جس شخص نے زہر (کا پیالہ) پی کر خودکشی کی تو زہر کا پیالہ اس کے ہاتھ میں ہو گا' وہ دوزخ میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے زہر کے پیالے سے گھونٹ گھونٹ پیتا رہے گا اور جس شخص نے خود کو نیزہ مار کر خودکشی کی' تو نیزہ اس کے ہاتھ میں ہو گا' اور وہ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے جہنم کی آگ میں اپنے پیٹ میں اس نیزہ کو مارتا رہے گا (بخاری' مسلم)

وضاحت: خودکشی کرنا کبیرہ گناہ ہے اور جمہور اہل سنت علماء کا بالاتفاق یہ موقف ہے کہ کبیرہ گناہوں کا مرتکب سزا پانے کے بعد جنت میں داخل ہو جائے گا' ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں نہیں رہے گا اور اس حدیث میں جو یہ ذکر ہے کہ وہ ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا اس سے مقصود لمبا عرصہ ہے نیز اس حدیث کے مفہوم کو شدید وعید پر محمول کیا جائے گا۔

٣٤٥٤ - (٩) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «الَّذِيْ يَخْنُقُ نَفْسَهُ يَخْنُقُهَا فِي النَّارِ، وَالَّذِيْ يَطْعَنُهَا يَطْعَنُهَا فِي النَّارِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۴۵۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ جو شخص اپنا گلا گھونٹ کر (خود کشی) کرتا ہے تو وہ اسی طرح دوزخ میں (بھی) اپنا گلا گھونٹتا رہے گا اور جو شخص خود کو نیزہ مار کر قتل کرتا ہے وہ جہنم میں بھی خود کو نیزہ مارتا رہے گا (بخاری)

٣٤٥٥ - (١٠) **وَعَنْ** جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «كَانَ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ بِهِ جُرْحٌ، فَجَزِعَ — فَأَخَذَ سِكِّيْنًا، فَحَزَّ بِهَا يَدَهُ فَمَا رَقَأَ الدَّمُ — حَتّٰى مَاتَ. قَالَ اللهُ تَعَالٰى: بَادَرَنِيْ عَبْدِيْ بِنَفْسِهِ — فَحَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۴۵۵: جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ تم سے پہلے دور میں ایک زخمی شخص تھا اس نے گھبراہٹ (کے عالم) میں چھری کے ساتھ اپنا ہاتھ کاٹ دیا (اور) خون نہ رکنے کے سبب وہ فوت ہو گیا تو اللہ نے اس کے بارے میں فیصلہ فرمایا کہ میرے بندے نے خود کو (قتل کر کے) مرنے کے لئے مجھ سے جلدی کی یعنی طبعی موت کے بجائے خود کشی کی ہے۔ اس لئے میں نے اس پر جنت کو حرام کر دیا ہے۔ (بخاری، مسلم)

وضاحت: ایسا شخص شروع میں جنت میں داخل نہیں ہو گا بلکہ اپنے گناہوں کی سزا بھگت کر آخرکار جنت میں داخل کیا جائے گا۔ (واللہ اعلم)

٣٤٥٦ - (١١) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ الطُّفَيْلَ بْنَ عَمْرٍو الدَّوْسِيَّ لَمَّا هَاجَرَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْمَدِيْنَةِ هَاجَرَ إِلَيْهِ، وَهَاجَرَ مَعَهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ، فَمَرِضَ فَجَزِعَ، فَأَخَذَ مَشَاقِصَ — لَهُ، فَقَطَعَ بِهَا بَرَاجِمَهُ —، فَشَخَبَتْ يَدَاهُ —، حَتّٰى مَاتَ، فَرَآهُ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو فِيْ مَنَامِهِ وَهَيْئَتُهُ حَسَنَةٌ وَرَآهُ مُغَطِّيًا يَدَيْهِ، فَقَالَ لَهُ: مَا صَنَعَ بِكَ رَبُّكَ؟ فَقَالَ: غَفَرَ لِيْ بِهِجْرَتِيْ إِلٰى نَبِيِّهِ ﷺ. فَقَالَ: مَا لِيْ أَرَاكَ مُغَطِّيًا يَدَيْكَ؟ قَالَ: قِيْلَ لِيْ: لَنْ نُصْلِحَ مِنْكَ مَا أَفْسَدْتَ، فَقَصَّهَا الطُّفَيْلُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اللّٰهُمَّ وَلِيَدَيْهِ فَاغْفِرْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۴۵۶ : جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مدینہ منورہ کی جانب ہجرت فرمائی تو طفیل بن عمرو دوسی اور اس کی قوم کے ایک آدمی نے آپؐ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے ہجرت کی (وہاں جا کر) وہ بیمار ہو گیا (اور) اس نے گھبراہٹ کے عالم میں اپنے ہاتھ کی انگلیوں کے جوڑوں کو کاٹ دیا' اس کے دونوں ہاتھوں سے خون بہہ نکلا اور وہ فوت ہو گیا۔ چنانچہ طفیل بن عمرو نے اس شخص کو خواب میں دیکھا کہ اس کی شکل و صورت نہایت اچھی ہے اس نے دونوں ہاتھوں کو چھپا رکھا ہے (طفیل بن عمرو) نے اس سے دریافت کیا' تیرے پروردگار نے تیرے ساتھ کیسا سلوک کیا؟ اس نے بتایا' میرے پروردگار نے مجھے نبیؐ کی جانب ہجرت کرنے کی وجہ سے معاف کر دیا ہے۔ انہوں نے (مزید) دریافت کیا' میں دیکھ رہا ہوں کہ تو نے اپنے ہاتھوں کو چھپایا ہوا ہے' یہ کیوں؟ اس نے بتایا' مجھے کہا گیا کہ ہم تیرے جسم کے اس حصے کو درست نہیں کریں گے جس کو تو نے خود بگاڑا ہے (طفیل بن عمرو) نے اس خواب کو نبیؐ کے سامنے بیان کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ اے اللہ! اس کے ہاتھوں کو بھی معاف فرما (مسلم)

۳٤٥٧ - (١٢) وَعَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ: «ثُمَّ أَنْتُمْ يَا خُزَاعَةُ! قَدْ قَتَلْتُمْ هٰذَا الْقَتِيلَ مِنْ هُذَيْلٍ، وَأَنَا وَاللهِ عَاقِلُهُ، مَنْ قَتَلَ بَعْدَهُ قَتِيلًا فَأَهْلُهُ بَيْنَ خِيَرَتَيْنِ: إِنْ أَحَبُّوا قَتَلُوا، وَإِنْ أَحَبُّوا أَخَذُوا الْعَقْلَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالشَّافِعِيُّ.

۳۴۵۷ : ابو شریح رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' اے بنو خزاعہ! تم نے ھذیل قبیلے کے ایک شخص کو موت کے گھاٹ اتار دیا اللہ کی قسم! میں اس کی دیت ادا کروں گا۔ اس کے بعد جو شخص کسی شخص کو قتل کرے گا تو مقتول کے ورثاء کو اختیار ہے' اگر وہ قصاصاً قاتل کو قتل کرنا چاہیں تو قتل کریں اگر پسند کریں تو دیت لے لیں (ترمذی' شافعی)

وضاحت : آپؐ نے بنو خزاعہ کی جانب سے اس لئے دیت دی تھی کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر ایک معاہدہ قرار پایا تھا کہ جو قبیلہ کفار مکہ کے ساتھ شامل ہونا چاہتا ہے وہ ان کے ساتھ اور جو قبیلہ مسلمانوں کے ساتھ شامل ہونا چاہتا ہے وہ ان کے ساتھ شامل ہو جائے۔ چنانچہ بنو خزاعہ آپؐ کے ساتھ شامل ہوئے۔ (واللہ اعلم)

٣٤٥٨ - (١٣) وَفِي «شَرْحِ السُّنَّةِ» بِإِسْنَادِهِ وَصَرَّحَ: بِأَنَّهُ لَيْسَ فِي «الصَّحِيحَيْنِ» عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ، وَقَالَ. وَأَخْرَجَاهُ مِنْ رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ، يَعْنِي بِمَعْنَاهُ.

۳۴۵۸ : اور شرح السنہ میں اس حدیث کو بیان کرتے ہوئے علامہ بغوی نے وضاحت کی ہے کہ بخاری' مسلم میں یہ حدیث ابو شریح سے مروی نہیں ہے البتہ بخاری اور مسلم نے اس حدیث کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے معناً بیان کیا ہے۔

٣٤٥٩ - (١٤) وَعَنْ أَنَسٍ : أَنَّ يَهُودِيًّا رَضَّ رَأْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ — فَقِيلَ لَهَا : مَنْ فَعَلَ بِكِ هٰذَا؟ أَفُلَانٌ؟ أَفُلَانٌ؟ حَتّٰى سُمِّيَ الْيَهُودِيُّ فَأَوْمَأَتْ بِرَأْسِهَا . فَجِيءَ بِالْيَهُودِيِّ ، فَاعْتَرَفَ ، فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَرُضَّ رَأْسُهُ بِالْحِجَارَةِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۳۴۵۹ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی نے ایک لڑکی کے سر کو دو پتھروں کے درمیان کچل دیا۔ لڑکی سے دریافت کیا گیا کہ کس شخص نے تیرا سر کچلا ہے؟ کیا فلاں فلاں نے . . . . جب یہودی کا نام لیا گیا تو اس نے سر کے اشارے سے بتایا (کہ اس نے کچلا ہے) چنانچہ یہودی کو لایا گیا' اس نے اقرار کیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اس کے سر کو (بھی) پتھر کے ساتھ کچل دیا جائے (بخاری' مسلم)

وضاحت : معلوم ہوا کہ عورت کے بدلے مرد کو قصاصاً" قتل کیا جا سکتا ہے اور جس طرح اس نے قتل کیا اسی طرح قتل کرنا درست ہے۔ ارشاد ربانی ہے (جس کا ترجمہ ہے) "اور اگر تم ان کو تکلیف دینی چاہو تو اتنی ہی دو جتنی تکلیف تم کو ان سے پہنچی" باقی رہا اس مضمون کی حدیث کا مسئلہ کہ قصاص صرف تلوار سے لیا جائے تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس کے تمام طرق قابت درجہ ضعیف ہیں (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ۷)

٣٤٦٠ - (١٥) وَعَنْهُ، قَالَ : كَسَرَتِ الرُّبَيِّعُ - وَهِيَ عَمَّةُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ - ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَأَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ ، فَأَمَرَ بِالْقِصَاصِ ، فَقَالَ أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ عَمُّ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ : لَا وَاللهِ لَا تُكْسَرُ ثَنِيَّتُهَا يَا رَسُولَ اللهِ ! فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «يَا أَنَسُ ! كِتَابُ اللهِ الْقِصَاصُ» . فَرَضِيَ الْقَوْمُ وَقَبِلُوا الْأَرْشَ — فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۳۴۶۰ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ربیع (بنت نضر انصاریہ رضی اللہ عنہا)' انس بن مالک کی پھوپھی نے ایک انصاری لڑکی کا دانت توڑ دیا چنانچہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' آپؐ نے قصاص کا حکم دیا۔ انس بن نضر جو انس بن مالک کے چچا ہیں انہوں نے کہا' نہیں' اللہ کی قسم! اے اللہ کے رسول! ربیع کا دانت قصاصاً" نہیں توڑا جائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے انس! اللہ کی کتاب میں قصاص ہے لیکن لڑکی والوں نے دیت لینا قبول کر لیا اور اس پر راضی ہو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' یقیناً اللہ کے بندوں میں سے کچھ بندے ایسے بھی ہیں کہ جب وہ اللہ کے بھروسہ پر قسم اٹھا لیتے ہیں تو اللہ ان کو قسم میں سچا کر دیتا ہے (بخاری' مسلم)

وضاحت : کتاب اللہ میں قصاص کا ذکر ہے اس لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قصاص کا فیصلہ صادر فرمایا لیکن انسؓ بن نضر نے جب اللہ کی ذات پر اعتماد کرتے ہوئے قسم اٹھائی کہ ربیع کا دانت نہیں توڑا جائے گا تو اللہ تعالیٰ نے انسؓ بن نضر کی دلیری کی لاج رکھتے ہوئے لڑکی کے ورثاء کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ وہ قصاص کا مطالبہ نہ کریں اور دیت لینے پر رضامند ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے اور دلوں پر اللہ کا قبضہ ہے وہ جیسے چاہتا ہے ان کو پھیر دیتا ہے

۳۴۶۱ - (۱۶) وَعَنْ أَبِیْ جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ لَيْسَ فِي الْقُرْآنِ؟ فَقَالَ: وَالَّذِيْ فَلَقَ الْحَبَّةَ، وَبَرَأَ النَّسَمَةَ، مَا عِنْدَنَا إِلَّا مَا فِي الْقُرْآنِ، إِلَّا فَهْمًا يُعْطَى رَجُلٌ فِيْ كِتَابِهِ وَمَا فِي الصَّحِيْفَةِ. قُلْتُ: وَمَا فِي الصَّحِيْفَةِ؟ قَالَ: اَلْعَقْلُ، وَفِكَاكُ الْأَسِيْرِ، وَأَنْ لَا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

وَذُكِرَ حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ: «لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا» فِيْ «كِتَابِ الْعِلْمِ».

۳۴۶۱: ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا تمہارے پاس کچھ ایسا علم بھی ہے جو قرآن پاک میں نہیں ہے؟ انہوں نے جواب دیا' اس ذات کی قسم! جس نے دانے کو پھاڑا اور روح کو پیدا کیا ہمارے پاس وہی علم ہے جو قرآن پاک میں ہے' البتہ دین کا فہم جو کسی انسان کو اللہ کی کتاب سے عطا کیا جائے نیز جو اس صحیفہ میں ہے۔ میں نے دریافت کیا' اس صحیفہ میں کیا علم ہے؟ انہوں نے بتایا (اس میں) دیت اور قیدیوں کو آزاد کرانے کے مسائل ہیں نیز اس بات کی وضاحت ہے کہ کسی مسلمان کو کافر کے بدلے قتل نہیں کیا جا سکتا (بخاری) اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کہ کسی شخص کو ظلماً قتل نہ کیا جائے کتاب العلم میں ذکر ہو چکی ہے۔

وضاحت: اس حدیث میں شیعہ کے اس نظریہ کا رد ہے کہ اہل بیت کو کچھ خاص باتیں بتائی گئی تھیں جو دیگر مسلمانوں کو نہیں بتائی گئیں۔ (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۳۴۶۲ - (۱۷) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَزَوَالُ الدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ قَتْلِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ. وَوَقَفَهُ بَعْضُهُمْ، وَهُوَ الْأَصَحُّ.

دوسری فصل: ۳۴۶۲: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' دنیا کا برباد ہو جانا اللہ کے ہاں نہایت معمولی ہے بہ نسبت کسی مسلمان کے قتل ہونے کے (ترمذی' نسائی) اور بعض نے اس حدیث کو موقوف بیان کیا ہے اور اس حدیث کا موقوف ہونا ہی صحیح ہے۔

۳۴۶۳ - (۱۸) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

۳۴۶۳: نیز ابن ماجہ نے اس حدیث کو براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔

۳۴۶۴ - (۱۹) وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ، وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ،

قَالَ: وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ اشْتَرَكُوْا فِيْ دَمِ مُؤْمِنٍ لَاَكَبَّهُمُ اللّٰهُ فِي النَّارِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۳۴۶۴: ابوسعید اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں' آپ نے فرمایا' اگر آسمان اور زمین والے سب کسی ایمان دار شخص کے خون (بہانے) میں شریک ہو جائیں تو اللہ ان کو جہنم میں منہ کے بل گرائے گا (ترمذی) امام ترمذیؒ نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۳۴٦۵ - (۲۰) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «يَجِيْءُ الْمَقْتُوْلُ بِالْقَاتِلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، نَاصِيَتُهُ وَرَاْسُهُ بِيَدِهِ، وَاَوْدَاجُهُ تَشْخَبُ دَمًا، يَقُوْلُ: يَا رَبِّ! قَتَلَنِيْ، حَتّٰى يُدْنِيَهُ مِنَ الْعَرْشِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۴٦۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا' مقتول قیامت کے دن قاتل کو لے کر آئے گا اس کی پیشانی اور اس کا سر اس کے ہاتھ میں ہو گا اور اس کی رگوں سے خون بہتا ہو گا اور کہے گا' اے میرے پروردگار! یہ میرا قاتل ہے یہاں تک کہ وہ اس کو عرش کے قریب لے جائے گا (ترمذی' نسائی' ابن ماجہ)

۳۴٦٦ - (۲۱) وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَشْرَفَ يَوْمَ الدَّارِ، فَقَالَ: اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلَاثٍ: زِنًا بَعْدَ اِحْصَانٍ، اَوْ كُفْرٌ بَعْدَ اِسْلَامٍ، اَوْ قَتْلُ نَفْسٍ بِغَيْرِ حَقٍّ فَقُتِلَ بِهِ»؟ فَوَاللّٰهِ مَا زَنَيْتُ فِيْ جَاهِلِيَّةٍ وَلَا اِسْلَامٍ، وَلَا ارْتَدَدْتُ مُنْذُ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، وَلَا قَتَلْتُ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ فَبِمَ تَقْتُلُوْنَنِيْ؟ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ وَلِلدَّارِمِيِّ لَفْظُ الْحَدِيْثِ.

۳۴٦٦: ابوامامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ جب گھر میں (محصور تھے) تو آپ نے چھت پر آ کر کہا' میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کیا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نہیں جانتے کہ کسی مسلمان آدمی کا خون صرف تین صورتوں میں سے کسی ایک صورت میں بہانا حلال ہے۔ شادی شدہ ہونے کے باوجود زنا کرنے یا اسلام لانے کے بعد کفر اختیار کرنے یا بلاجواز کسی شخص کو قتل کرنے کی صورت میں قتل کیا جائے گا۔ لیکن اللہ کی قسم! میں نے جاہلیت میں اور نہ ہی اسلام میں کبھی زنا کیا اور جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی ہے' میں مرتد نہیں ہوا اور میں نے کسی ایسے نفس کو قتل بھی نہیں کیا جس کے قتل کو اللہ نے حرام قرار دیا۔ تو تم مجھے کیوں قتل کرتے ہو؟ (ترمذی' نسائی' ابن ماجہ) اور دارمی میں صرف حدیث کے الفاظ ہیں' عثمان

۳۴۶۷-(۲۲) وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: «لَا یَزَالُ الْمُؤْمِنُ مُعْنِقًا - صَالِحًا، مَا لَمْ یُصِبْ دَمًا حَرَامًا، فَاِذَا اَصَابَ دَمًا حَرَامًا بَلَّحَ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۳۴۶۷: ابودرداء رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں، آپؐ نے فرمایا' مومن ہمیشہ (اطاعت میں) تیز رفتار اور صالح رہتا ہے جبکہ وہ کسی حرام خون کا مرتکب نہ ہو لیکن جب حرام خون کا مرتکب ہوتا ہے تو وہ سست رفتار ہو جاتا ہے (ابوداؤد)

۳۴۶۸-(۲۳) وَعَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: «کُلُّ ذَنْبٍ عَسَی اللّٰهُ اَنْ یَّغْفِرَهٗ اِلَّا مَنْ مَاتَ مُشْرِکًا اَوْ مَنْ یَّقْتُلُ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۳۴۶۸: ابودرداء رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' ہر گناہگار کو اللہ معاف کر دے گا سوائے اس کے جو شرک کرتا ہوا فوت ہوا یا جس نے کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کیا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کو تشدید پر محمول کیا جائے گا۔ اس لئے کہ تمام اہلسنت اس بات کے قائل ہیں کہ قاتل کی توبہ قبول ہو جاتی ہے۔ جس کی مثال یہ ہے کہ وہ اسرائیلی انسان جس نے ننانوے انسانوں کو قتل کیا تھا اسے اللہ نے معاف کر دیا۔ یہ حدیث اس کتاب کے "استغفار اور توبہ" کے باب میں گزر چکی ہے (واللہ اعلم)

۳۴۶۹-(۲۴) وَرَوَاهُ النَّسَائِیُّ عَنْ مُعَاوِیَةَ.

۳۴۶۹: نیز نسائی نے اس حدیث کو معاویہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔

۳۴۷۰-(۲۵) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تُقَامُ الْحُدُوْدُ فِی الْمَسَاجِدِ، وَلَا یُقَادُ بِالْوَلَدِ الْوَالِدُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَالدَّارِمِیُّ.

۳۴۷۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مسجدوں میں حدود کا نفاذ نہ کیا جائے اور نہ ہی لڑکے کا اس کے والد سے قصاص لیا جائے (ترمذی' دارمی)

وضاحت: یہ حدیث حسن درجہ ہے اس کی سند میں اسماعیل بن مسلم کی راوی ضعیف ہے' (العلل ومعرفۃ الرجال جلد ۱ صفحہ ۳۷۲' الجرح والتعدیل جلد ۲ صفحہ ۱۹۸' الضعفاء والمتروکین صفحہ ۳۱' میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۲۴۸' تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۷۲' ارواء الغلیل جلد ۷ صفحہ ۲۶۷)

۳٤۷۱ - (۲٦) وَعَنْ أَبِي رِمْثَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَعَ أَبِي، فَقَالَ: «مَنْ هٰذَا الَّذِيْ مَعَكَ؟» قَالَ: اِبْنِيْ، اشْهَدْ بِهِ. قَالَ: «أَمَا إِنَّهُ لَا يَجْنِيْ عَلَيْكَ وَلَا تَجْنِيْ عَلَيْهِ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ. وَزَادَ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ» فِيْ أَوَّلِهِ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ أَبِيْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَرَاٰى أَبِي الَّذِيْ بِظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: دَعْنِيْ أُعَالِجِ الَّذِيْ بِظَهْرِكَ فَإِنِّيْ طَبِيْبٌ. فَقَالَ: «أَنْتَ رَفِيْقٌ وَاللّٰهُ الطَّبِيْبُ».

۳۳۷۱: ابورمثہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے والد کی معیت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ نے دریافت کیا' تیرے ساتھ یہ کون شخص ہے؟ انہوں نے کہا' میرا بیٹا ہے۔ آپؐ اس پر گواہ بن جائیں۔ آپؐ نے فرمایا' خبردار! تمہارے بیٹے کے جرم کی سزا تمہیں نہیں ملے گی اور تمہارے جرم کی سزا اس کو نہیں ملے گی (ابوداؤد' نسائی) اور شرح السنہ میں حدیث کے آغاز میں (کچھ) زائد الفاظ ہیں۔ وہ یہ ہیں کہ اس کے بیٹے نے بیان کیا کہ میں اپنے والد کی معیت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میرے والد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کمر مبارک کا ملاحظہ کیا اور ختم نبوت کے نشان کو جو بظاہر غدود کی شکل میں تھا' کے بارے میں عرض کیا کہ مجھے اجازت دیں' میں آپؐ کی کمر مبارک کا علاج کروں اس لئے کہ میں طبیب ہوں۔ آپؐ نے فرمایا' تو رفیق ہے یعنی لوگوں پر شفقت کرتا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ طبیب ہے۔

وضاحت: اس حدیث سے یہ فائدہ حاصل ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام بیماریوں کا علم رکھتا ہے اور ان کے علاج پر بھی قادر ہے۔ بیماری اور تندرستی اللہ کی جانب سے ہے۔ اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ "طبیب" اللہ کا نام ہے اس لئے کہ یہ نام اللہ پاک کے ننانوے ناموں میں سے نہیں ہے۔ طبیب سے مراد شفاء دینے والا ہے' ظاہر ہے کہ اللہ کے نام توقیفی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے تمام نام اچھے اچھے ہیں۔ ادب کا تقاضا یہی ہے کہ اللہ کو ان کے ناموں کے ساتھ ہی پکارا جائے۔ مثال کے طور پر اللہ کا نام معلم نہیں حالانکہ "عَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ" ترجمہ' (اس نے آدم کو نام سکھائے) اور "اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْآنَ" ترجمہ' (رحمان نے قرآن کی تعلیم دی) سے معلم نام اخذ کر کے اللہ تعالیٰ پر اس کا اطلاق ہونا چاہیے' لیکن ایسا نہیں ہوتا (مرقات شرح مشکوٰۃ جلد ۷ صفحہ ۳۳)

۳٤۷۲ - (۲۷) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُقِيْدُ الْأَبَ مِنْ اِبْنِهٖ، وَلَا يُقِيْدُ الْاِبْنَ مِنْ أَبِيْهِ... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَضَعَّفَهُ.

۳۳۷۲: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے وہ سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں' اس نے بتایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا۔ آپؐ نے والد کو اس کے بیٹے سے قصاص دلوایا اور بیٹے کو والد سے قصاص نہیں دلوایا (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔

٣٤٧٣ - (٢٨) وَعَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ قَتَلْنَاهُ، وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهُ جَدَعْنَاهُ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ. وَزَادَ النَّسَائِيُّ فِيْ رِوَايَةٍ أُخْرَى: «وَمَنْ خَصَى عَبْدَهُ خَصَيْنَاهُ» .

۳۴۷۳: حسن رحمہ اللہ سمرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے' جو شخص اپنے غلام کو قتل کرے گا ہم اسے قتل کر دیں گے اور جو شخص اپنے غلام کے ناک' کان وغیرہ کو کاٹے گا ہم اس کے ناک' کان کو کاٹ دیں گے (ابوداؤد' ترمذی' ابن ماجہ' دارمی) اور نسائی کی روایت میں اضافہ ہے کہ جو شخص اپنے غلام کو خصی کر دے گا ہم اس کو خصی کر دیں گے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے حسنؒ کا سمرہؓ سے سماع ثابت نہیں ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۴۵۲' ضعیف ترمذی صفحہ ۱۴۱' ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۲۱۳)

٣٤٧٤ - (٢٩) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ قَتَلَ مُتَعَمِّدًا دُفِعَ إِلَى أَوْلِيَاءِ الْمَقْتُوْلِ، فَإِنْ شَاءُوْا قَتَلُوْا، وَإِنْ شَاءُوْا أَخَذُوا الدِّيَةَ: وَهِيَ ثَلَاثُوْنَ حِقَّةً، وَثَلَاثُوْنَ جَذَعَةً، وَأَرْبَعُوْنَ خَلِفَةً - وَمَا صَالَحُوْا عَلَيْهِ فَهُوَ لَهُمْ» ... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۴۷۴: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص کسی کو ارادتاً قتل کرے گا تو قاتل کو مقتول کے ورثاء کے سپرد کر دیا جائے گا اگر وہ چاہیں تو اسے قتل کر دیں اور چاہیں تو اس سے دیت لے لیں (اور دیت سو اونٹوں پر مشتمل ہو گی' جس میں سے) تیس اونٹنیاں (ایسی ہوں) جو چوتھے سال میں داخل ہوں اور تیس اونٹنیاں (ایسی ہوں) جو پانچویں سال میں داخل ہوں اور چالیس حاملہ اونٹنیاں ہوں اور جتنے مال پر (مقتول کے ورثاء) مصالحت کر لیں وہ مقتول کے ورثاء کے لئے ہو گا (ابوداؤد)

وضاحت: مقتول کے ورثاء اگر قصاص لینا چاہیں تو قصاص لیں اور اگر دیت لینا چاہیں تو دیت لے لیں اور اگر معاف کرنا چاہیں تو معاف بھی کر سکتے ہیں نیز اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۴۴۸)

٣٤٧٥ - (٣٠) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «اَلْمُسْلِمُوْنَ تَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ، وَيَسْعَى بِذِمَّتِهِمْ أَدْنَاهُمْ، وَيَرُدُّ عَلَيْهِمْ أَقْصَاهُمْ، وَهُمْ يَدٌ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ، أَلَا لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ، وَلَا ذُوْ عَهْدٍ فِيْ عَهْدِهِ» . رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۳۴۷۵: علی رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' مسلمانوں کے خون مساوی ہیں۔ ادنیٰ درجے کا مسلمان (بھی) غیر مسلموں کو پناہ دے سکتا ہے اور ان کا دور دراز والا انسان غنیمت کے مال کو ان

کے نزدیک والے پر لوٹائے گا اور تمام مسلمان دوسروں کے مقابلہ میں اکٹھے ہیں۔ خبردار! کسی مسلمان کو کافر کے بدلے اور کسی ذمی کافر کو بوجہ اس کے ذمی ہونے کے قتل نہیں کیا جائے گا (ابوداؤد' نسائی)

وضاحت : تمام مسلمانوں کے حقوق برابر ہیں اور ان کے خون بھی برابر ہیں۔ اگر معمولی حیثیت کا مسلمان کسی کافر کو پناہ دیتا ہے تو اس کی پناہ سبھی کو تسلیم کرنا ہو گی۔ اور اگر بڑے لشکر میں سے چھوٹا لشکر کسی دور دراز سرحدی علاقے کے دشمنوں پر حملہ آور ہو اور مال غنیمت حاصل کرے تو غنیمت کا حصہ لشکر کے دوسرے فوجیوں کو بھی ملے گا۔ (واللہ اعلم)

٣٤٧٦ - (٣١) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

۳۴۷۶: نیز اس حدیث کو ابن ماجہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

٣٤٧٧ -*(٣٢) وَعَنْ اَبِيْ شُرَيْحٍ ۔الْخُزَاعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَنْ أُصِيْبَ بِدَمٍ اَوْ خَبْلٍ ـ وَالْخَبْلُ: الْجُرْحُ ـ فَهُوَ بِالْخِيَارِ بَيْنَ إِحْدٰى ثَلَاثٍ: فَإِنْ أَرَادَ الرَّابِعَةَ ـ فَخُذُوْا عَلٰى يَدَيْهِ ـ: بَيْنَ اَنْ يَقْتَصَّ اَوْ يَعْفُوَ، اَوْ يَاْخُذَ الْعَقْلَ فَإِنْ اَخَذَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا؛ ثُمَّ عَدَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهُ النَّارُ خَالِدًا فِيْهَا مُخَلَّدًا اَبَدًا». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۳۴۷۷: ابو شریح خزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا' جس شخص کا رشتہ دار قتل یا زخمی کر دیا جائے' اسے تین باتوں میں سے ایک بات کا اختیار ہے اگر وہ چوتھی بات کا ارادہ کرے تو اس کا ہاتھ روک لو۔ وہ قصاص لے سکتا ہے' معاف کر سکتا ہے' یا دیت لے سکتا ہے۔ اگر اس نے تین باتوں میں سے ایک بات کو تسلیم کر لیا اور پھر اس کے بعد زیادتی کی تو وہ شخص دوزخی ہے اور ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں رہے گا (دارمی)

وضاحت : اس حدیث کی سند ضعیف ہے اس میں محمد بن اسحاق راوی مدلس ہے۔ (الجرح والتعدیل جلد۷ صفحہ۱۹۸' طبقات ابن سعد جلد۷ صفحہ۳۲۱' الضعفاء والمتروکین صفحہ۲۰۵' میزان الاعتدال جلد۳ صفحہ۴۶۸' ضعیف ابن ماجہ صفحہ۲۰۹' ارواء الغلیل' جلد۷ صفحہ۲۷۸)

٣٤٧٨ - (٣٣) وَعَنْ طَاؤُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ قُتِلَ فِيْ عِمِّيَّةٍ ـ فِيْ رَمْيٍ يَكُوْنُ بَيْنَهُمْ بِالْحِجَارَةِ، اَوْ جَلْدٍ بِالسِّيَاطِ، اَوْ ضَرْبٍ بِعَصًا؛ فَهُوَ خَطَأٌ، وَعَقْلُهُ عَقْلُ الْخَطَأِ. وَمَنْ قَتَلَ عَمْدًا فَهُوَ قَوَدٌ وَمَنْ حَالَ دُوْنَهُ ـ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَغَضَبُهُ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۳۴۷۸: طاؤس رحمہ اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے' وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص اندھا دھند لڑائی میں قتل ہو گیا (جبکہ لڑنے والے) آپس میں ایک دوسرے پر پتھر پھینک رہے تھے' کوڑے مار

رہے تھے' یا لاٹھیاں برسا رہے تھے تو یہ قتل "قتل خطا" ہے۔ اس کی دیت بھی قتل خطا کی دیت ہو گی اور جس شخص کو ارادۃً قتل کیا گیا تو اس کا قصاص ہے اور جو شخص اس سے قصاص لینے میں حائل ہو گیا اس پر اللہ کی لعنت اور ناراضگی ہے۔ اس کا فرض (یا) نفل (کوئی عمل) اللہ کے نزدیک مقبول نہیں (ابوداؤد' نسائی)

۳۴۷۹ - (۳٤) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا أُعْفِيْ مَنْ قَتَلَ بَعْدَ أَخْذِ الدِّيَةِ». . . رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۳۴۷۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص دیت لینے کے بعد قاتل کو قتل کرے گا تو میں اسے معاف نہیں کر سکتا۔ (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے اور اس کی سند میں مطر وراق راوی ضعیف ہے۔ اور یہ روایت منقطع بھی ہے' کیونکہ حسن بصری نے جابر رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا۔ (میزان الاعتدال جلد۴ صفحہ۱۲۶' تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۱۲۶' ضعیف ابوداؤد صفحہ۴۵۵)

۳۴۸۰ - (۳۵) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَا مِنْ رَجُلٍ يُصَابُ بِشَيْءٍ فِيْ جَسَدِهِ، فَتَصَدَّقَ بِهِ - إِلَّا رَفَعَهُ اللهُ بِهِ دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ خَطِيئَةً». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۴۸۰: ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپؐ نے فرمایا' جس شخص کے جسم کو کوئی تکلیف پہنچی اور اس نے تکلیف پہنچانے والے کو معاف کر دیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک درجہ بلند اور ایک غلطی دور فرمائیں گے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابن ماجہ صفحہ۲۱۳)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۴۸۱ - (۳٦) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَتَلَ نَفَرًا خَمْسَةً أَوْ سَبْعَةً بِرَجُلٍ وَاحِدٍ قَتَلُوْهُ قَتْلَ غِيْلَةٍ، وَقَالَ عُمَرُ: لَوْ تَمَالَأَ عَلَيْهِ أَهْلُ صَنْعَاءَ لَقَتَلْتُهُمْ جَمِيْعًا. رَوَاهُ مَالِكٌ.

تیسری فصل: ۳۴۸۱: سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے پانچ یا سات انسانوں کو ایک شخص کے قتل کرنے کے جرم کی پاداش میں قتل کر دیا۔ انہوں نے اسے خفیہ طور پر قتل کیا تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا' اگر اس شخص کے قتل پر صنعاء (یمن کے ایک شہر کا نام ہے) کے تمام باشندے بھی جمع ہو جاتے تو میں ان سب کو قتل کر دیتا۔ (مالک)

۳۴۸۲ - (۳۷) وَرَوَى الْبُخَارِيُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَهُ .

۳۴۸۲: اور امام بخاریؒ نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل بیان کیا ہے۔

۳۴۸۳ - (۳۸) وَعَنْ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: حَدَّثَنِي فُلَانٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «يَجِيءُ الْمَقْتُوْلُ بِقَاتِلِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُوْلُ: سَلْ هٰذَا فِيْمَ قَتَلَنِي؟ فَيَقُوْلُ: قَتَلْتُهُ عَلٰى مُلْكِ فُلَانٍ». قَالَ جُنْدُبٌ: فَاتَّقِهَا. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ .

۳۴۸۳: جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے فلاں نے حدیث سنائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مقتول قیامت کے دن اپنے قاتل کو لائے گا اور کہے گا' اس سے پوچھ کہ اس نے مجھے کیوں قتل کیا تھا؟ وہ کہے گا' میں نے اس کو فلاں شخص کی حکومت کی مدد کرتے ہوئے قتل کیا تھا۔ جندب نے بیان کیا کہ اس قسم کی مدد سے بچیں (نسائی)

وضاحت: یہ حدیث نسائی مجتبیٰ میں نہیں ہے' شاید سنن کبریٰ میں ہو۔ (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۷)

۳۴۸۴ - (۳۹) وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ اَعَانَ عَلٰى قَتْلِ مُؤْمِنٍ شَطْرَ كَلِمَةٍ — لَقِيَ اللّٰهَ، مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ آيِسٌ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ .

۳۴۸۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص کسی مومن کے قتل میں آدھا جملہ بول کر معاونت کرتا ہے (تو جب) اس کی اللہ سے ملاقات ہو گی تو اس کی پیشانی پر لکھا ہو گا کہ یہ شخص اللہ کی رحمت سے ناامید ہے (ابن ماجہ)

وضاحت: یہ حدیث انتہائی درجہ ضعیف ہے اس کی سند میں یزید بن ابی زیاد راوی ضعیف ہے (ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۲۰۹)

۳۴۸۵ - (۴۰) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اِذَا اَمْسَكَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ وَقَتَلَهُ الْآخَرُ، يُقْتَلُ الَّذِي قَتَلَ وَيُحْبَسُ الَّذِي اَمْسَكَ». رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ .

۳۴۸۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں' آپؐ نے فرمایا' جب ایک شخص کسی شخص کو پکڑتا ہے اور دوسرا اسے قتل کرتا ہے تو قتل کرنے والے کو قتل کیا جائے گا اور پکڑنے والے کو جیل میں ڈال دیا جائے گا۔ (دار قطنی)

وضاحت: اس حدیث کا مرسل ہونا صحیح ہے اور پکڑنے والے کو کب تک جیل میں رکھا جائے گا اس کا تعین حاکم وقت کرے گا (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۷)

بَابُ الدِّيَاتِ

(دیتوں کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۴۸۶ - (۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «هٰذِهٖ وَهٰذِهٖ سَوَآءٌ» يَعْنِي: الْخِنْصَرَ وَالْاِبْهَامَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل: ۳۴۸۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں' آپ نے فرمایا' یہ (انگلی) اور یہ (انگلی) برابر ہیں۔ یعنی چھنگلیا اور انگوٹھے کی دیت برابر ہے اور ہر ایک کی دیت دس اونٹ ہے۔ (بخاری)

۳۴۸۷ - (۲) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ جَنِيْنِ امْرَاَةٍ مِّنْ بَنِيْ لِحْيَانَ سَقَطَ مَيِّتًا بِغُرَّةٍ: عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ، ثُمَّ اِنَّ الْمَرْاَةَ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا بِالْغُرَّةِ تُوُفِّيَتْ، فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِاَنَّ مِيْرَاثَهَا لِبَنِيْهَا وَزَوْجِهَا، وَالْعَقْلَ عَلٰى عَصَبَتِهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۴۸۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "بنو لحیان" کی عورت کے حمل کے بارے میں فیصلہ فرمایا' جو مرا ہوا (پیٹ سے) باہر گرا۔ اس کی دیت غلام یا لونڈی ہے' پھر وہ عورت' جس کو آپ نے حکم دیا تھا کہ وہ غلام یا لونڈی بطور دیت دے۔ فوت ہو گئی' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا کہ عورت کا ورثہ اس کے بیٹوں اور اس کے خاوند کو ملے گا اور دیت اس کے عصبہ (رشتہ دار) ادا کریں گے۔
(بخاری' مسلم)

وضاحت: مغیرہ بن شعبہ کی روایت میں ہے کہ ایک عورت نے اپنی سوکن کو لاٹھی ماری' جس سے اس کا حمل ساقط ہو گیا اور حمل ساقط ہونے کے بعد وہ عورت بھی فوت ہو گئی چونکہ یہ قتل کرنا ارادۃً نہ تھا۔ اس لئے' اس میں دیت کا فیصلہ فرمایا اور دیت بھی حمل اور عورت کے عصبہ رشتہ دار مل کر ادا کریں گے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ)

۳۴۸۸ - (۳) وَعَنْهُ، قَالَ: اِقْتَتَلَتِ امْرَاَتَانِ مِنْ هُذَيْلٍ فَرَمَتْ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرٰى بِحَجَرٍ، فَقَتَلَتْهَا وَمَا فِيْ بَطْنِهَا، فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ دِيَةَ جَنِيْنِهَا غُرَّةٌ: عَبْدٌ اَوْ وَلِيْدَةٌ، وَقَضٰى بِدِيَةِ الْمَرْاَةِ عَلٰى عَاقِلَتِهَا، وَوَرَّثَهَا وَلَدَهَا وَمَنْ مَّعَهُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۴۸۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہُذیل (قبیلہ) کی دو عورتیں آپس میں لڑ پڑیں۔ ان میں سے ایک نے دوسری کو پتھر دے مارا۔ (جس کی وجہ) سے وہ عورت اور اس کے پیٹ میں جو بچہ تھا (دونوں) مارے گئے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ صادر فرمایا کہ بچے کی دیت ایک غُرّہ (لونڈی یا غلام) ہے اور عورت کی دیت قاتلہ کے عصبہ رشتہ دار ادا کریں اور بچے اور دیگر وارثوں کو اس (مرنے والی عورت) کا وارث بنایا (بخاری' مسلم)

۳۴۸۹-(٤) وَعَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: اَنَّ امْرَاَتَيْنِ كَانَتَا ضَرَّتَيْنِ، فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ أَوْ عَمُودِ فُسْطَاطٍ، فَأَلْقَتْ جَنِينَهَا، فَقَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الْجَنِينِ غُرَّةً: عَبْدًا أَوْ أَمَةً، وَجَعَلَهُ عَلَى عَصَبَةِ الْمَرْأَةِ. هٰذِهِ رِوَايَةُ التِّرْمِذِيِّ، وَفِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ: قَالَ: ضَرَبَتِ امْرَأَةٌ ضَرَّتَهَا بِعَمُودِ فُسْطَاطٍ وَهِيَ حُبْلَى، فَقَتَلَتْهَا. قَالَ: وَإِحْدَاهُمَا لِحْيَانِيَّةٌ. قَالَ: فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ دِيَةَ الْمَقْتُولَةِ عَلَى عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ وَغُرَّةً لِمَا فِي بَطْنِهَا.

۳۴۸۹: مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دو سوکنوں میں سے ایک نے دوسری کو پتھر یا خیمے کا بانس دے مارا' جس کی وجہ سے اس کا حمل ساقط ہوگیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ساقط ہونے والے) حمل کے بارے میں فیصلہ فرمایا کہ غرہ (غلام یا لونڈی) دی جائے اور دیت قاتلہ کے عصبہ رشتہ دار پر ڈال دی (ترمذی)

اور مسلم کی روایت میں ہے اس نے بیان کیا کہ ایک عورت نے اپنی سوکن کو خیمے کا بانس مار کر اسے قتل کر دیا (جب) کہ وہ حاملہ تھی۔ راوی نے بیان کیا کہ ان میں سے ایک عورت "لحیان" (قبیلہ) سے تھی۔ راوی نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتولہ کی دیت قاتلہ کے عصبہ رشتہ داروں پر ڈال دی اور حمل کی دیت غلام یا لونڈی قرار دی۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۳۴۹۰-(٥) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «أَلَا إِنَّ دِيَةَ الْخَطَإِ شِبْهِ الْعَمْدِ مَا كَانَ بِالسَّوْطِ وَالْعَصَا، مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ: مِنْهَا أَرْبَعُونَ فِي بُطُونِهَا أَوْلَادُهَا». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ.

دوسری فصل: ۳۴۹۰: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' خبردار! قتل خطاء شبہ عمد جو کوڑے اور لاٹھی کے ساتھ ہو' کی دیت سو اونٹ ہے' ان میں سے (۴۰) چالیس اونٹنیاں حاملہ ہوں گی (نسائی' ابن ماجہ' دارمی)

۳۴۹۱-(٦) وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ عَنْهُ، وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ.

وَفِي «شَرْحِ السُّنَّةِ» لَفْظُ «الْمَصَابِيحِ» عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

۳۳۹: ابوداؤد نے اس حدیث کو ابن عمروؓ اور ابن عمرؓ (دونوں) سے روایت کیا ہے اور شرح السنہ میں مصابیح کے لفظ صرف ابن عمرؓ سے مروی ہیں۔

۳۴۹۲ - (۷) وَعَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ جَدِّهٖ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ کَتَبَ اِلٰی اَهْلِ الْیَمَنِ، وَکَانَ فِیْ کِتَابِهٖ: «اِنَّ مَنِ اعْتَبَطَ مُؤْمِنًا قَتْلًا، فَاِنَّهٗ قَوَدُ یَدِهٖ اِلَّا اَنْ یَّرْضٰی اَوْلِیَاءُ الْمَقْتُوْلِ»، وَفِیْهِ: «اِنَّ الرَّجُلَ یُقْتَلُ بِالْمَرْاَةِ» وَفِیْهِ: «فِی النَّفْسِ الدِّیَةُ مِائَةٌ مِّنَ الْاِبِلِ، وَعَلٰی اَهْلِ الذَّهَبِ اَلْفُ دِیْنَارٍ، وَفِی الْاَنْفِ اِذَا اُوْعِبَ جَدْعُهٗ الدِّیَةُ مِائَةٌ مِّنَ الْاِبِلِ، وَفِی الْاَسْنَانِ الدِّیَةُ، وَفِی الشَّفَتَیْنِ الدِّیَةُ، وَفِی الْبَیْضَتَیْنِ الدِّیَةُ، وَفِی الذَّکَرِ الدِّیَةُ، وَفِی الصُّلْبِ الدِّیَةُ، وَفِی الْعَیْنَیْنِ الدِّیَةُ، وَفِی الرِّجْلِ الْوَاحِدَةِ نِصْفُ الدِّیَةِ، وَفِی الْمَاْمُوْمَةِ ثُلُثُ الدِّیَةِ، وَفِی الْجَائِفَةِ ثُلُثُ الدِّیَةِ، وَفِی الْمُنَقِّلَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ مِنَ الْاِبِلِ، وَفِیْ کُلِّ اِصْبَعٍ مِّنْ اَصَابِعِ الْیَدِ وَالرِّجْلِ عَشْرٌ مِّنَ الْاِبِلِ، وَفِی السِّنِّ خَمْسٌ مِّنَ الْاِبِلِ» رَوَاهُ النَّسَائِیُّ، وَالدَّارِمِیُّ. وَفِیْ رِوَایَةِ مَالِكٍ: «وَفِی الْعَیْنِ خَمْسُوْنَ، وَفِی الْیَدِ خَمْسُوْنَ، وَفِی الرِّجْلِ خَمْسُوْنَ، وَفِی الْمُوْضِحَةِ خَمْسٌ».

۳۴۰: ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن والوں کی جانب خط بھیجا۔ اس میں تحریر تھا "جو شخص کسی ایماندار شخص کو بغیر کسی قصور کے جان سے مار ڈالے (تو) اس سے قصاص لیا جائے" ہاں! اگر مقتول کے وارث (دیت پر یا معاف کرنے پر) رضامند ہو جائیں تو الگ بات ہے۔ نیز اس میں تحریر تھا کہ مرد کو عورت کے بدلے قتل کیا جائے گا۔ اس تحریر میں یہ (بھی) تھا کہ جان کے بدلے سو اونٹ ہیں اور سونے کے حساب سے ایک ہزار دینار (دیت) ہے اور جب کسی شخص کی ناک جڑ سے کاٹ دی جائے تو (اس کی) دیت سو اونٹ ہیں۔ دانتوں' ہونٹوں' خصیتین' آلہ تناسل' کمر اور دونوں آنکھوں کی مکمل دیت ہے۔ ایک پاؤں میں نصف دیت ہے اور دماغ کے زخم نیز پیٹ کے زخم میں دیت کا تیسرا حصہ ہے۔ ہڈی منتقل ہونے میں پندرہ اونٹ ہیں۔ ہاتھ پاؤں کی ہر انگلی میں دس (۱۰) اونٹ ہیں اور ایک دانت کی دیت پانچ اونٹ ہیں۔ (نسائی' دارمی) اور مالک کی روایت میں ہے کہ ایک آنکھ' ایک ہاتھ' ایک پاؤں میں پچاس (۵۰) اونٹ ہیں اور اگر زخم سے ہڈی نظر آنے لگے تو اس میں پانچ اونٹ ہیں۔

۳۴۹۳ - (۸) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ جَدِّهٖ قَالَ: قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِی الْمَوَاضِحِ خَمْسًا خَمْسًا مِّنَ الْاِبِلِ، وَفِی الْاَسْنَانِ خَمْسًا خَمْسًا مِّنَ الْاِبِلِ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ، وَالنَّسَائِیُّ، وَالدَّارِمِیُّ. وَرَوَی التِّرْمِذِیُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، اَلْفَصْلَ الْاَوَّلَ.

۳۳۹۳: عمرو بن شعیب اپنے والد سے' وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان زخموں میں' جن میں ہڈی ننگی ہو جائے پانچ' پانچ اونٹ اور دانتوں میں پانچ' پانچ اونٹ دیت مقرر فرمائی (ابوداؤد' نسائی' دارمی) البتہ ترمذی' ابن ماجہ نے پہلا جملہ ذکر کیا ہے۔

وضاحت: ابن ماجہ میں مذکور روایت ضعیف ہے (ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۲۱۱)

۳۴۹۴ - (۹) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: جَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَصَابِعَ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ سَوَاءً. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۳۳۹۴: ابن عباس رضی اللہ عنھما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں کی انگلیوں کی دیت کو برابر قرار دیا ہے۔ (ابوداؤد' ترمذی)

۳۴۹۵ - (۱۰) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «الْأَصَابِعُ سَوَاءٌ، وَالْأَسْنَانُ سَوَاءٌ، الثَّنِيَّةُ وَالضِّرْسُ سَوَاءٌ، هٰذِهِ وَهٰذِهِ سَوَاءٌ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۳۹۵: ابن عباس رضی اللہ عنھما بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تمام انگلیاں برابر ہیں' تمام دانت برابر ہیں۔ اگلے اوپر کے دو دانت اور نیچے کے دو دانت اور داڑھ برابر ہے۔ چھنگلی اور انگوٹھا برابر ہے۔ (ابوداؤد)

۳۴۹۶ - (۱۱) **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: خَطَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ ثُمَّ قَالَ: «أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّهُ لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ، وَمَا كَانَ مِنْ حِلْفٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَإِنَّ الْإِسْلَامَ لَا يَزِيدُهُ إِلَّا شِدَّةً، الْمُؤْمِنُونَ يَدٌ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ، يُجِيرُ عَلَيْهِمْ أَدْنَاهُمْ، وَيَرُدُّ عَلَيْهِمْ أَقْصَاهُمْ، يَرُدُّ سَرَايَاهُمْ عَلَى قَعِيدَتِهِمْ، لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ، دِيَةُ الْكَافِرِ نِصْفُ دِيَةِ الْمُسْلِمِ، لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ، وَلَا تُؤْخَذُ صَدَقَاتُهُمْ إِلَّا فِي دُورِهِمْ». وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ: «دِيَةُ الْمُعَاهِدِ نِصْفُ دِيَةِ الْحُرِّ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۳۹۶: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے سال خطبہ دیا' آپ نے اعلان فرمایا' اے لوگو! اسلام میں (کوئی نیا) معاہدہ نہیں ہے' البتہ جاہلیت کے معاہدات کو اسلام تقویت دیتا ہے' تمام مومن دوسرے کے مقابلے میں ایک جیسے ہیں۔ معمولی درجے کا مومن' مومنوں کی جانب سے پناہ دے سکتا ہے اور مومنوں میں سے دور دراز والا شخص دوسروں پر (غنیمت کا) حصہ لوٹائے گا۔ مومنوں کا (حملہ آور) لشکر بیٹھنے والے فوجیوں پر حصہ لوٹائے گا۔ کسی مومن کو کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے۔ کافر کی دیت مسلمان کی دیت

سے آدھی ہے۔ جَلَب (یا) جَنَب نہیں ہے۔ اور زکوٰۃ وصول کرنے کیلئے لوگوں کے ڈیروں پر جایا جائے' اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا' ذمّی کی دیت آزاد کی دیت سے آدھی ہے۔ (ابوداؤد)

۳٤۹۷ - (۱۲) وَعَنْ خِشْفِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ دِيَةِ الْخَطَإِ عِشْرِيْنَ بِنْتَ مَخَاضٍ، وَعِشْرِيْنَ ابْنَ مَخَاضٍ ذُكُوْرٍ، وَعِشْرِيْنَ بِنْتَ لَبُوْنٍ، وَعِشْرِيْنَ جَذَعَةً، وَعِشْرِيْنَ حِقَّةً. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَالصَّحِيْحُ اَنَّهُ مَوْقُوْفٌ عَلَى ابْنِ مَسْعُوْدٍ، وَخِشْفٌ مَجْهُوْلٌ لَا يُعْرَفُ اِلَّا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ. وَرَوٰى فِيْ «شَرْحِ السنةِ» اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَدٰى قَتِيْلَ خَيْبَرَ بِمِائَةٍ مِنْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ وَلَيْسَ فِيْ اَسْنَانِ اِبِلِ الصَّدَقَةِ اِبْنُ مَخَاضٍ اِنَّمَا فِيْهَا ابْنُ لَبُوْنٍ.

۳۴۹۷: خشف بن مالک' ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت خطا میں بیس (۲۰) بنت مخاض (جو دوسرے سال میں داخل ہوں) اور بیس (۲۰) ابن مخاض اونٹ (جو دوسرے سال میں داخل ہوں) اور بیس (۲۰) بنت لبون (ایسی اونٹنیاں جو تیسرے سال میں داخل ہوں) اور بیس ۲۰ جذعہ (جو پانچویں سال میں داخل ہوں) اور بیس (۲۰) حقہ (جو چوتھے سال میں داخل ہوں' کل سو اونٹ) مقرر فرمائے۔ (ترمذی' ابوداؤد' نسائی) صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث ابن مسعودؓ پر موقوف ہے اور خشف راوی مجہول ہے۔ اس کا ذکر صرف اسی حدیث میں ہے اور شرح السنۃ میں مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے مقتول کی صدقہ کے اونٹوں سے سو (۱۰۰) اونٹ دیت دی' جبکہ صدقہ کے اونٹوں میں دو سال کے اونٹ نہیں ہوتے البتہ ان میں تین سال کے ہوتے ہیں۔

۳٤۹۸ - (۱۳) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ قَالَ: كَانَتْ قِيْمَةُ الدِّيَةِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثَمَانَمِائَةِ دِيْنَارٍ، اَوْ ثَمَانِيَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ وَدِيَةُ اَهْلِ الْكِتَابِ يَوْمَئِذٍ النِّصْفُ مِنْ دِيَةِ الْمُسْلِمِيْنَ. قَالَ: فَكَانَ كَذٰلِكَ حَتّٰى اسْتُخْلِفَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَامَ خَطِيْبًا، فَقَالَ: اِنَّ الْاِبِلَ قَدْ غَلَتْ. قَالَ: فَفَرَضَهَا عُمَرُ عَلٰى اَهْلِ الذَّهَبِ اَلْفَ دِيْنَارٍ، وَعَلٰى اَهْلِ الْوَرِقِ اِثْنَيْ عَشَرَ اَلْفًا، وَعَلٰى اَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتَيْ بَقَرَةٍ، وَعَلٰى اَهْلِ الشَّاءِ اَلْفَيْ شَاةٍ، وَعَلٰى اَهْلِ الْحُلَلِ مِائَتَيْ حُلَّةٍ. قَالَ: وَتَرَكَ دِيَةَ اَهْلِ الذِّمَّةِ لَمْ يَرْفَعْهَا فِيْمَا رَفَعَ مِنَ الدِّيَةِ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۳۴۹۸: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دیت کی قیمت آٹھ سو (۸۰۰) دینار یا آٹھ ہزار درہم تھی اور ان دنوں اہل کتاب کی دیت مسلمانوں کی دیت سے نصف تھی۔ انہوں نے بیان کیا' کہ دیت (کا معاملہ) اسی طرح رہا' یہاں تک کہ عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنائے گئے۔ چنانچہ

انہوں نے خطبہ دیا۔ جس میں انہوں نے وضاحت کی کہ اونٹوں کی قیمت گراں ہو گئی ہے چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے سونے (Gold) والوں پر ایک ہزار دینار اور چاندی والوں پر بارہ ہزار اور گائے والوں پر دو سو (۲۰۰) گائیں اور بکری والوں پر دو ہزار (۲۰۰۰) بکریاں اور کپڑے والوں پر دو سو جوڑے دیت مقرر کی' لیکن ذمیوں کی دیت کو ان کے حال پر چھوڑ دیا' ان کی دیت میں اضافہ نہ کیا۔ (ابوداؤد)

وضاحت : واضح رہے کہ عبداللہ بن عمر کو عمرو بن حزم کی تحریر پر اطلاع نہیں مل سکی ورنہ وہ یہ نہ کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں (دیت) آٹھ سو (۸۰۰) دینار تھی جبکہ عمرو بن حزم کی تحریر میں ایک ہزار (۱۰۰۰) دینار کا ذکر ہے۔ سند میں ابو بکر عبدالرحمان بن عثمان راوی ضعیف ہے۔ (میزان الاعتدال جلد۲ صفحہ۵۷۷' تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۸۷)

۳۴۹۹ - (۱٤) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، اَنَّهُ جَعَلَ الدِّيَةَ اِثْنَى عَشَرَ اَلْفًا . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ .

۳۴۹۹ : ابن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے بارہ ہزار (۱۲۰۰۰) درہم دیت مقرر فرمائی (ترمذی' ابوداؤد' نسائی' دارمی)

۳۵۰۰ - (۱۵) **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُقَوِّمُ دِيَةَ الْخَطَاِ عَلٰى اَهْلِ الْقُرٰى اَرْبَعَمِائَةِ دِيْنَارٍ اَوْ عِدْلَهَا مِنَ الْوَرِقِ، وَيُقَوِّمُهَا عَلٰى اَثْمَانِ الْاِبِلِ ، فَاِذَا غَلَتْ رَفَعَ فِيْ قِيْمَتِهَا، وَاِذَا هَاجَتْ رُخْصٌ — نَقَصَ مِنْ قِيْمَتِهَا، وَبَلَغَتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَا بَيْنَ اَرْبَعِمِائَةِ دِيْنَارٍ اِلٰى ثَمَانِمِائَةِ دِيْنَارٍ، وَعِدْلُهَا مِنَ الْوَرِقِ ثَمَانِيَةَ اٰلَافِ دِرْهَمٍ . قَالَ: وَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى اَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتَيْ بَقَرَةٍ، وَعَلٰى اَهْلِ الشَّاءِ اَلْفَيْ شَاةٍ، وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ الْعَقْلَ مِيْرَاثٌ بَيْنَ وَرَثَةِ الْقَتِيْلِ» . وَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ عَقْلَ الْمَرْاَةِ بَيْنَ عَصَبَتِهَا، وَلَا يَرِثُ الْقَاتِلُ شَيْئًا . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ .

۳۵۰۰ : عمرو بن شعیب اپنے والد سے' وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ دیہاتیوں پر (قتل) خطاء کی دیت چار سو (۴۰۰) دینار یا اس کے برابر چاندی مقرر فرماتے تھے اور اونٹوں کی قیمت کے مطابق دیت کی قیمت مقرر فرماتے۔ جب اونٹ مہنگے ہو جاتے تو قیمت میں اضافہ فرماتے اور جب ارزاں ہو جاتے تو دیت کی قیمت میں کمی فرماتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دیت کی قیمت چار سو (۴۰۰) دینار سے آٹھ سو (۸۰۰) دینار تک رہی' اور اس کے برابر چاندی سے آٹھ ہزار درہم تک رہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گائے والوں پر دو سو (۲۰۰) گائیں اور بکری والوں پر دو ہزار بکریاں مقرر فرمائیں نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' دیت مقتول کے ورثاء کے درمیان قانون وراثت کے مطابق تقسیم ہوگی اور قاتل کو وراثت سے کچھ نہیں ملے گا۔ (ابوداؤد' نسائی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن راشد مکحولی راوی متکلم فیہ (الجرح والتعدیل جلد ۷ صفحہ ۳۱۵' العلل ومعرفۃ الرجال۔ رقم ۲۷۳۲' میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۵۴۳) اور سلیمان بن موسیٰ راوی ضعیف ہیں۔ (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۲۵)

۳۵۰۱ - (۱۶) **وَعَنْهُ** عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «عَقْلُ شِبْهِ الْعَمْدِ مُغَلَّظٌ — ، مِثْلُ عَقْلِ الْعَمْدِ، وَلَا يُقْتَلُ صَاحِبُهُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۵۰۱: عمرو بن شعیب اپنے والد سے' وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قتل شبہ عمد کی دیت' قتل عمد کی مانند شدید ہے۔ البتہ قاتل کو قتل نہیں کیا جائے گا۔ (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن راشد مکحولی متکلم فیہ ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۵۴۳)

۳۵۰۲ - (۱۷) **وَعَنْهُ**، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الْعَيْنِ الْقَائِمَةِ السَّادَّةِ — لِمَكَانِهَا بِثُلُثِ الدِّيَةِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۳۵۰۲: عمرو بن شعیب اپنے والد سے' وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آنکھ کے بارے میں جو اپنی جگہ قائم ہے اور صحیح ہے (لیکن نظر جاتی رہی ہے) کے لئے دیت کے تیسرے حصے کا فیصلہ فرمایا (ابوداؤد' نسائی)

۳۵۰۳ - (۱۸) **وَعَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الْجَنِينِ بِغُرَّةٍ: عَبْدٍ، أَوْ أَمَةٍ أَوْ فَرَسٍ، أَوْ بَغْلٍ، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَقَالَ: رَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَخَالِدٌ الْوَاسِطِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَلَمْ يَذْكُرَا: أَوْ فَرَسٍ أَوْ بَغْلٍ.

۳۵۰۳: محمد بن عمرو' ابوسلمہ سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچے کے بارے میں جو پیٹ میں تھا (اور مارا گیا) غرہ یعنی غلام' لونڈی' گھوڑے یا خچر کا فیصلہ فرمایا (ابوداؤد)

اور ابوداؤد نے بیان کیا کہ اس حدیث کو حماد بن سلمہ اور خالد واسطی نے محمد بن عمرو سے روایت کیا اور ان دونوں نے گھوڑے یا خچر کا ذکر نہیں کیا۔

وضاحت: گھوڑے یا خچر کا ذکر صحیح نہیں ہے۔ عیسیٰ بن یونس راوی کو وہم ہوا ہے اور وہ کبھی کبھی غلطی کر جاتا تھا (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۷۹)

٣٥٠٤ - (١٩) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ تَطَبَّبَ وَلَمْ يُعْلَمْ مِنْهُ طِبٌّ فَهُوَ ضَامِنٌ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۳۵۰۴: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے (کسی کا) علاج کیا جبکہ وہ علاج کرنے میں ماہر نہیں ہے تو وہ (نقصان کا) ضامن ہو گا (ابوداؤد' نسائی)

وضاحت: اس حدیث کو صرف ولید بن مسلم نے بیان کیا ہے اور صحیح یہ ہے کہ یہ روایت مرسل ہے۔ نیز اگر ماہر طبیب سے نادانستہ طور پر مریض کو نقصان پہنچے تو وہ ضامن نہیں ہو گا۔ (واللہ اعلم)

٣٥٠٥ - (٢٠) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ غُلَامًا لِاُنَاسٍ فُقَرَاءَ قَطَعَ اُذُنَ غُلَامٍ لِاُنَاسٍ اَغْنِيَاءَ، فَاَتٰى اَهْلُهُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالُوْا: اِنَّا اُنَاسٌ فُقَرَاءُ، فَلَمْ يَجْعَلْ عَلَيْهِمْ شَيْئًا. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۳۵۰۵: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ فقیر لوگوں کے غلام نے مالدار لوگوں کے غلام کا کان کاٹ دیا تو اس کے مالک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے' انہوں نے بیان کیا کہ ہم فقیر لوگ ہیں تو آپ نے ان پر (دیت) نہیں لگائی (ابوداؤد' نسائی)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٣٥٠٦ - (٢١) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ قَالَ: دِيَةُ شِبْهِ الْعَمْدِ اَثْلَاثًا ثَلَاثٌ وَّثَلَاثُوْنَ حِقَّةً، وَثَلَاثٌ وَّثَلَاثُوْنَ جَذَعَةً، وَاَرْبَعٌ وَّثَلَاثُوْنَ ثَنِيَّةً اِلٰى بَازِلِ عَامِهَا كُلُّهَا خَلِفَاتٌ. وَفِيْ رِوَايَةٍ: قَالَ: فِي الْخَطَاِ اَرْبَاعًا: خَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ حِقَّةً، وَخَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ جَذَعَةً، وَخَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ بَنَاتِ لَبُوْنٍ، وَخَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ بَنَاتِ مَخَاضٍ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

تیسری فصل: ۳۵۰۶: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ شبہ عمد کی دیت تین قسم کی ہے تینتیس (۳۳) وہ اونٹنیاں جو چوتھے سال میں داخل ہوں اور تینتیس (۳۳) جو پانچویں سال میں داخل ہوں اور چونتیس (۳۴) چھٹے سال سے نویں سال تک کی عمر کی ہوں اور یہ تمام کی تمام حاملہ ہوں اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا' قتل خطاء کی دیت چار انواع پر (مشتمل) ہے۔ پچیس (۲۵) اونٹنیاں جو چوتھے سال میں داخل ہوں اور پچیس (۲۵) جو پانچویں سال میں داخل ہوں اور پچیس (۲۵) جو تیسرے سال میں داخل ہوں اور پچیس (۲۵) اونٹنیاں' جو دوسرے سال میں داخل ہوں (ابوداؤد)

۳۵۰۷-(۲۲) **وَعَنْ** مُجَاهِدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَضٰی عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، فِیْ شِبْهِ الْعَمْدِ ثَلَاثِیْنَ حِقَّةً، وَثَلَاثِیْنَ جَذَعَةً، وَاَرْبَعِیْنَ خَلِفَةً، مَا بَیْنَ ثَنِیَّةٍ اِلٰی بَازِلِ عَامِهَا. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ.

۳۵۰۷: مجاہد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں' عمر رضی اللہ عنہ نے شبہ عمد میں فیصلہ دیا کہ تیس (۳۰) اونٹنیاں جو چوتھے سال میں داخل ہوں اور تیس (۳۰) اونٹنیاں جو پانچویں سال میں داخل ہوں اور چالیس (۴۰) اونٹنیاں جو چھٹے سال سے نویں سال تک کی عمر کی ہوں اور یہ تمام کی تمام حاملہ ہوں (ابوداؤد)

وضاحت: مجاہد رحمہ اللہ نے عمر رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۷)

۳۵۰۸-(۲۳) **وَعَنْ** سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ رَحِمَہُ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَضٰی فِی الْجَنِیْنِ یُقْتَلُ فِیْ بَطْنِ اُمِّهٖ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ وَلِیْدَةٍ. فَقَالَ الَّذِیْ قَضٰی عَلَیْهِ: کَیْفَ اَغْرَمُ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا اَکَلَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَّ -، وَمِثْلُ ذٰلِكَ یُطَلُّ -. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّمَا هٰذَا مِنْ اِخْوَانِ الْکُهَّانِ». رَوَاهُ مَالِكٌ، وَالنَّسَائِیُّ مُرْسَلًا.

۳۵۰۸: سعید بن مسیب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچے کے بارے میں فیصلہ فرمایا' جس کو اس کی ماں کے پیٹ میں قتل کیا گیا کہ اس میں ایک فرد' غلام یا لونڈی ہے لیکن جس کے خلاف آپ نے فیصلہ صادر فرمایا تھا' اس نے کہا' میں ایسے بچے کا جرمانہ کیسے ادا کروں' جس نے کھایا نہ پیا۔ جس نے بات کی' نہ چلایا۔ ایسے (بچے) کا خون رائیگاں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' یہ شخص کاہنوں کا ساتھی ہے (مالک اور نسائی نے اسے مرسلاً بیان کیا ہے)

۳۵۰۹-(۲۴) وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ عَنْهُ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ مُتَّصِلًا

۳۵۰۹: ابوداؤد نے اس حدیث کو سعید بن مسیب سے اور اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے موصولاً بیان کیا ہے

بَابُ مَا لَا يُضْمَنُ مِنَ الْجِنَايَاتِ

(جن جرائم پر کچھ جرمانہ نہیں' ان کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۵۱۰ - (۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْعَجْمَاءُ ــ جُرْحُهَا جُبَارٌ ــ، وَالْمَعْدِنُ ــ جُبَارٌ، وَالْبِئْرُ ــ جُبَارٌ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ۳۵۱۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جانور کے زخمی کرنے پر کچھ جرمانہ نہیں اور کان میں (مزدور کے دب کر مرجانے کی صورت میں مالک پر) کچھ جرمانہ نہیں اور کنویں میں (گر کر ہلاک ہو جانے والے انسان) کی کچھ دیت نہیں (بخاری' مسلم)

وضاحت: اس حدیث کی وضاحت یوں ہے کہ جب کسی جانور کا پاؤں کسی بچے وغیرہ پر آ گیا اور اس سے بچہ زخمی ہو گیا تو جانور کے مالک پر کچھ جرمانہ نہیں۔ اسی طرح اگر کان کے مالک نے چند مزدوروں کو کان سے نمک نکالنے کے لئے لگا رکھا ہے اور اچانک نمک کی پٹی کسی مزدور پر آ گرے' جس سے اس کی موت واقع ہو جائے تو اس صورت میں کان کے مالک پر اس کی موت کی ذمہ داری عائد نہیں ہو گی۔ اسی طرح اگر کسی شخص نے جنگل میں مسافروں کے لئے کنواں کھدوایا اور اس میں کوئی انسان گر کر مر گیا تو کنویں کے مالک پر کچھ ذمہ داری عائد نہیں ہو گی (واللہ اعلم)

۳۵۱۱ - (۲) وَعَنْ یَعْلَی بْنِ اُمَیَّةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ جَیْشَ الْعُسْرَةِ ــ، وَكَانَ لِیْ اَجِیْرٌ، فَقَاتَلَ اِنْسَانًا فَعَضَّ اَحَدُهُمَا یَدَ الْآخَرِ، فَانْتَزَعَ الْمَعْضُوْضُ یَدَهُ مِنْ فِی الْعَاضِّ، فَاَنْدَرَ ثَنِیَّتَهُ ــ فَسَقَطَتْ، فَانْطَلَقَ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ، فَاَهْدَرَ ثَنِیَّتَهُ ــ، وَقَالَ: «اَیَدَعُ یَدَهُ فِیْ فِیْكَ تَقْضَمُهَا كَالْفَحْلِ ــ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۵۱۱: یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں غزوہ تبوک کے لشکر میں شریک ہوا اور میرے (ساتھ) میرا ایک خادم تھا' وہ ایک انسان سے لڑ پڑا۔ ان میں سے ایک نے دوسرے کے ہاتھ پر (اپنے دانت) گاڑ دیے۔ (جس کے ہاتھ میں) دانت گڑے ہوئے تھے اس نے اپنے ہاتھ کو دانت گاڑنے والے کے منہ سے زور سے کھینچا اور اس کا اگلا دانت نکال دیا۔ پھر وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ نے اس کے دانتوں (کی دیت کو) باطل قرار دیا اور فرمایا' کیا وہ شخص اپنا ہاتھ تیرے دانتوں کے حوالے کیے رکھتا اور تو سانڈ کی طرح چباتا رہتا (بخاری' مسلم)

۳۵۱۲ - (۳) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: «مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِیْدٌ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۵۲: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتا ہوا قتل ہو گیا' وہ شہید ہے (بخاری' مسلم)

وضاحت: جب کوئی شخص اپنے اہل' مال یا عزت وغیرہ کی حفاظت کے لئے لڑتا ہوا مارا جاتا ہے تو وہ شہید ہے اگر وہ مال کی حفاظت کرتا ہوا حملہ آور انسان کو قتل کر دیتا ہے یا زخمی کر دیتا ہے تو وہ انہوں مجرم نہیں ہے۔ مسلم شریف میں ابوہریرۃؓ سے مروی حدیث ہے کہ آپؐ سے دریافت کیا گیا کہ اگر ایک شخص مجھ سے میرا مال چھیننا چاہتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' تو مدافعت کر ..... اگر مدافعت کرتے ہوئے (حملہ آور شخص) قتل ہو جاتا ہے تو وہ دوزخی ہے اور اگر تو مارا جائے تو شہید ہے (فتح الباری جلد۶ صفحہ۱۲۳)

۳۵۱۳ ـ (٤) **وَعَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَرَأَيْتَ إِنْ جَاءَ رَجُلٌ يُرِيْدُ أَخْذَ مَالِيْ؟ قَالَ: «فَلَا تُعْطِهِ مَالَكَ» قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ قَاتَلَنِيْ؟ قَالَ: «قَاتِلْهُ». قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ قَتَلَنِيْ؟ قَالَ: «فَأَنْتَ شَهِيْدٌ». قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ قَتَلْتُهُ؟ قَالَ: «هُوَ فِي النَّارِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۵۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آیا اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! آپؐ بتائیں کہ اگر ایک شخص مجھ سے میرا مال چھیننے کا ارادہ کرتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' تو اسے اپنا مال نہ لینے دے۔ اس نے عرض کیا' آپؐ بتائیں کہ اگر وہ مجھ سے لڑائی پر اتر آئے؟ آپؐ نے فرمایا' تب تو بھی اس سے لڑائی کر۔ اس نے عرض کیا' آپؐ بتائیں کہ اگر وہ مجھے قتل کر دے؟ آپؐ نے فرمایا' پھر تو شہید ہے۔ اس نے عرض کیا' آپؐ بتائیں کہ اگر میں اسے قتل کر دوں؟ آپؐ نے فرمایا' وہ جہنمی ہے (مسلم)

۳۵۱٤ ـ (٥) **وَعَنْهُ**، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «لَوِ اطَّلَعَ فِيْ بَيْتِكَ أَحَدٌ ـ وَلَمْ تَأْذَنْ لَهُ، فَخَذَفْتَهُ ـ بِحَصَاةٍ، فَفَقَأْتَ عَيْنَهُ؛ مَا كَانَ عَلَيْكَ مِنْ جُنَاحٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۵۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' اگر کوئی شخص تیرے گھر میں جھانکے جبکہ تو نے اجازت نہیں دی اور تو اس پر کنکر پھینکے اور اس کی آنکھ پھوڑ دے تو تجھ پر کوئی گناہ نہیں ہے (بخاری' مسلم)

۳۵۱۵ ـ (٦) **وَعَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ فِيْ جُحْرٍ فِيْ بَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَمَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِدْرًى ـ يَحُكُّ بِهِ رَأْسَهُ، فَقَالَ: «لَوْ أَعْلَمُ أَنَّكَ تَنْظُرُنِيْ لَطَعَنْتُ بِهِ فِيْ عَيْنَيْكَ، إِنَّمَا جُعِلَ الْاِسْتِئْذَانُ مِنْ أَجْلِ الْبَصَرِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۵۱۵ : سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے (گھر) کے دروازے کی درازوں میں سے جھانکا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے (ہاتھ میں) جسم کو کھجلانے والی لکڑی تھی' جس کے ساتھ آپ اپنے سر کو کھجلا رہے تھے۔ آپ نے فرمایا' اگر مجھے اس بات کا علم ہوتا کہ تو مجھے دیکھ رہا ہے تو میں لکڑی تیری آنکھوں میں مارتا۔ اجازت طلب کرنا اس لئے مقرر کیا گیا ہے کہ (گھر کی چار دیواری میں بیٹھے ہوؤں پر) نظر نہ پڑے (بخاری' مسلم)

٣٥١٦ - (٧) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّهُ رَأَى رَجُلاً يَخْذِفُ، فَقَالَ: لَا تَخْذِفْ فَإِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْخَذْفِ، وَقَالَ: «إِنَّهُ لَا يُصَادُ بِهٖ صَيْدٌ، وَلَا يُنْكَأُ بِهٖ عَدُوٌّ، وَلٰكِنَّهَا قَدْ تَكْسِرُ السِّنَّ وَتَفْقَأُ الْعَيْنَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۵۱۶ : عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' انہوں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ کنکر مار رہا ہے انہوں نے (اس سے) کہا کہ تو کنکر نہ مار اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکر مارنے سے روکا ہے اور آپ نے فرمایا ہے کہ کنکر مارنے سے نہ تو کسی (پرندے کا) شکار ہوتا ہے اور نہ ہی اس سے دشمن زخمی ہوتا ہے البتہ کنکر دانتوں کو توڑ دیتا ہے اور آنکھ کو پھوڑ دیتا ہے (بخاری' مسلم)

٣٥١٧ - (٨) وَعَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ فِيْ مَسْجِدِنَا وَفِيْ سُوْقِنَا وَمَعَهُ نَبْلٌ فَلْيُمْسِكْ عَلٰى نِصَالِهَا أَنْ يُصِيْبَ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْهَا بِشَيْءٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۵۱۷ : ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص ہماری مسجد اور ہمارے بازار سے گزرے اور اس کے (ہاتھ میں) تیر ہو تو وہ تیروں کے نوک دار حصے کو (ہاتھ میں) پکڑے رکھے' کہیں کسی مسلمان کو اس سے تکلیف نہ پہنچ جائے (بخاری' مسلم)

٣٥١٨ - (٩) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا يُشِيْرُ أَحَدُكُمْ عَلٰى أَخِيْهِ بِالسِّلَاحِ، فَإِنَّهُ لَا يَدْرِيْ لَعَلَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ فِيْ يَدِهٖ فَيَقَعُ فِيْ حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۵۱۸ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کی طرف (ازراہ مذاح) ہتھیار سے اشارہ نہ کرے' لاعلمی میں ممکن ہے کہ کہیں شیطان اس کے ہاتھ سے ہتھیار اس کے بھائی پر گرا کر اس کو زخمی نہ کر دے' اس طرح وہ دوزخ کے گڑھے میں گر جائے (بخاری' مسلم)

۳۵۱۹ـ(۱۰) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ أَشَارَ إِلَى أَخِيْهِ بِحَدِيْدَةٍ، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَلْعَنُهُ حَتَّى يَضَعَهَا وَإِنْ كَانَ أَخَاهُ لِأَبِيْهِ وَأُمِّهِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۵۱۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص اپنے بھائی کی طرف نیزہ سے اشارہ کرتا ہے' جب تک وہ نیزے کو نیچے نہیں رکھ دیتا' اس وقت تک فرشتے اس پر لعنت بھیجتے رہتے ہیں۔ اگرچہ وہ اس کا حقیقی بھائی ہی کیوں نہ ہو (بخاری)

۳۵۲۰ـ(۱۱) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. وَزَادَ مُسْلِمٌ: «وَمَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا».

۳۵۲۰: ابن عمرؓ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' جو شخص (ہمارے خلاف بغاوت کرتا ہوا) ہم پر تلوار اٹھاتا ہے وہ ہم میں سے نہیں ہے (بخاری) اور مسلم میں اضافہ ہے کہ جو شخص ہمیں دھوکہ دیتا ہے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

۳۵۲۱ـ(۱۲) وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ سَلَّ عَلَيْنَا السَّيْفَ فَلَيْسَ مِنَّا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۵۲۱: سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے (ہمارے خلاف بغاوت) کرتے ہوئے ہم پر تلوار کو (میان سے) نکالا' وہ ہمارے طریقہ پر نہیں ہے (مسلم)

۳۵۲۲ـ(۱۳) وَعَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، أَنَّ هِشَامَ بْنَ حَكِيْمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، مَرَّ بِالشَّامِ عَلَى أُنَاسٍ مِنَ الْأَنْبَاطِ، وَقَدْ أُقِيْمُوْا فِي الشَّمْسِ وَصُبَّ عَلَى رُؤُوْسِهِمُ الزَّيْتُ، فَقَالَ: مَا هَذَا؟ قِيْلَ: يُعَذَّبُوْنَ فِي الْخَرَاجِ. فَقَالَ هِشَامٌ: أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «إِنَّ اللهَ يُعَذِّبُ الَّذِيْنَ يُعَذِّبُوْنَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۵۲۲: ہشام بن عروہ رحمہ اللہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ ہشام بن حکیم کا شام کے علاقے میں چند عجمی کاشتکاروں پر سے گزر ہوا' جب کہ انہیں دھوپ میں کھڑا کیا گیا تھا اور ان کے سروں پر زیتون کا تیل ڈالا جا رہا تھا (ہشام بن حکیم) نے دریافت کیا کہ معاملہ کیا ہے؟ انہیں بتایا گیا کہ ان کو ٹیکس کی (عدم ادائیگی کی وجہ سے) اس تکلیف میں مبتلا کیا گیا ہے۔ ہشام بن حکیم نے بیان کیا' میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے' آپؐ نے فرمایا' بے شک اللہ ان لوگوں کو عذاب میں مبتلا کرے گا جو دنیا میں لوگوں کو تکلیف میں مبتلا کرتے ہیں

۳۵۲۳ - (۱۴) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «یُوْشِكُ اِنْ طَالَتْ بِكَ مُدَّةٌ اَنْ تَرٰی قَوْمًا، فِیْ اَیْدِیْهِمْ مِثْلُ اَذْنَابِ الْبَقَرِ، یَغْدُوْنَ فِیْ غَضَبِ اللّٰهِ، وَیَرُوْحُوْنَ فِیْ سَخَطِ اللّٰهِ». وَفِیْ رِوَایَةٍ: «وَیَرُوْحُوْنَ فِیْ لَعْنَةِ اللّٰهِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۵۲۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' عنقریب اگر تیری زندگی کچھ دراز ہوئی' تو تو ایسے لوگوں کا مشاہدہ کرے گا جن کے ہاتھوں میں بیل کی دموں کی مانند (کوڑے) ہوں گے وہ صبح و شام اللہ کی ناراضگی میں رہیں گے اور ایک روایت میں ہے کہ وہ شام کے وقت اللہ کی لعنت کے مستحق ہوں گے (مسلم)

وضاحت: ان سے مراد وہ لوگ ہیں جو بادشاہوں اور امراء کے دروازوں پر مقرر ہوتے ہیں اور عوام الناس کو بادشاہوں اور امراء کے پاس نہیں جانے دیتے (واللہ اعلم)

۳۵۲۴ - (۱۵) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «صِنْفَانِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَمْ اَرَهُمَا: قَوْمٌ مَعَهُمْ سِیَاطٌ كَاَذْنَابِ الْبَقَرِ یَضْرِبُوْنَ بِهَا النَّاسَ، وَنِسَاءٌ كَاسِیَاتٌ عَارِیَاتٌ مُمِیْلَاتٌ مَائِلَاتٌ، رُؤُوْسُهُنَّ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ، لَا یَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ، وَلَا یَجِدْنَ رِیْحَهَا، وَاِنَّ رِیْحَهَا لَتُوْجَدُ مِنْ مَسِیْرَةِ كَذَا وَكَذَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۵۲۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' دو گروہ ایسے ہیں جنہیں میں نے (ابھی تک) نہیں دیکھا ہے (ایک گروہ) وہ لوگ ہیں جن کے (ہاتھوں میں) بیل کی دموں کی مانند کوڑے ہوں گے اور وہ ان کوڑوں کے ساتھ (ناجائز) لوگوں کو ماریں گے اور (دوسرا گروہ) وہ عورتیں ہیں جنہوں نے (بظاہر) لباس پہنا ہوا ہے (لیکن) درحقیقت (اپنے بدن) ننگے ہیں' وہ (لوگوں کو اپنی جانب) مائل کرنے والی ہیں' مٹک مٹک کر چلنے والی ہیں ان کے سر لمبی گردنوں والے اونٹوں کی کوہانوں کی طرح اٹھے ہوئے ہوں گے۔ وہ عورتیں جنت میں داخل نہ ہوں گی (بلکہ) جنت کی خوشبو کو بھی نہ پا سکیں گی جبکہ جنت کی خوشبو بہت دور کی مسافت سے محسوس کی جا سکے گی (مسلم)

۳۵۲۵ - (۱۶) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا قَاتَلَ اَحَدُكُمْ فَلْیَجْتَنِبِ الْوَجْهَ؛ فَاِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ آدَمَ عَلٰی صُوْرَتِهٖ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۳۵۲۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص کسی سے برسرپیکار ہو تو اس کے چہرے پر نہ مارے کیوں کہ اللہ تعالٰی نے آدم علیہ السلام کو اپنی شکل پر پیدا فرمایا ہے (بخاری' مسلم)

وضاحت: چہرے پر مارنے سے اس لئے منع فرمایا کہ چہرہ نہایت نازک اور لطیف عضو ہے چہرے کے محاسن ہے

شمار ہیں کہیں ایسا نہ ہو کہ چہرے پر مارنے سے چہرہ بدصورت یا عیب ناک ہو جائے جبکہ دوسرا معنی ضبط السطور بھی ہو سکتا ہے کہ انسان کی تخلیق اللہ کی صورت پر ہے اس ترجمہ کے لحاظ سے مزید تشریح کرنا مناسب نہیں اس لئے کہ ہمارا اعتقاد یہ ہے کہ اللہ کو مشابہت سے پاک قرار دیا جائے اور ہر قسم کی تاویل سے گریز کیا جائے (فتح الباری جلد ۱۰ صفحہ ۱۸۳)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۳۵۲۶ - (۱۷) عَنْ اَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ كَشَفَ سِتْرًا فَاَدْخَلَ بَصَرَهُ فِي الْبَيْتِ قَبْلَ اَنْ يُؤْذَنَ لَهُ، فَرَاٰى عَوْرَةَ اَهْلِهِ فَقَدْ اَتٰى حَدًّا لَا يَحِلُّ لَهُ اَنْ يَّاْتِيَهُ، وَلَوْ اَنَّهُ حِيْنَ اَدْخَلَ بَصَرَهُ، فَاسْتَقْبَلَهُ رَجُلٌ فَفَقَاَ عَيْنَهُ، مَا عَيَّرْتُ عَلَيْهِ، وَاِنْ مَرَّ الرَّجُلُ عَلٰى بَابٍ لَا سِتْرَ لَهُ غَيْرَ مُغْلَقٍ، فَنَظَرَ، فَلَا خَطِيْئَةَ عَلَيْهِ، اِنَّمَا الْخَطِيْئَةُ عَلٰى اَهْلِ الْبَيْتِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

دوسری فصل: ۳۵۲۶: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص پردہ اٹھائے اور اجازت سے پہلے گھر میں اپنی نظر دوڑائے اور اس گھر والوں میں سے کسی کی شرمگاہ پر اس کی نظر پڑ جائے تو وہ شخص حد کا مرتکب ہوا جبکہ اس کیلئے جائز نہ تھا کہ وہ حد کا مرتکب ہوتا اور اگر جب اس نے گھر میں نظر کو دوڑایا اور سامنے سے ایک آدمی آیا اس نے اس کی آنکھ پھوڑ دی تو میں اس پر عیب نہیں لگاتا اور اگر کوئی شخص دروازے (کے سامنے) سے گزرے جبکہ دروازے پر پردہ نہ ہو۔ (اور دروازہ) بند بھی نہ ہو اور وہ گھر میں نظر دوڑائے تو اس کی کچھ غلطی نہیں البتہ گھر والوں کی غلطی ہے۔ (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب کہا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن لہیعہ راوی ضعیف ہے۔ (الجرح والتعدیل جلد ۵ صفحہ ۱۴۷' المجروحین جلد ۲ صفحہ ۱۱' الضعفاء والمتروکین صفحہ ۱۴۴' التاریخ الکبیر جلد ۵ صفحہ ۱۸۲' میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۴۷۵' تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۴۴۴' تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۸' ضعیف ترمذی صفحہ ۳۲۲)

۳۵۲۷ - (۱۸) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُّتَعَاطَى السَّيْفُ مَسْلُوْلًا... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ.

۳۵۲۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تلوار کو (میان سے) باہر نکال کر پکڑنے سے منع فرمایا ہے (ترمذی' ابوداؤد)

۳۵۲۸ - (۱۹) وَعَنِ الْحَسَنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ سَمُرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى اَنْ يُّقَدَّ السَّيْرُ بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ... رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۳۵۲۸: حسن رضی اللہ عنہ، سمرۃ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چمڑے کو طولاً دو انگلیوں کے درمیان کاٹنے سے منع فرمایا (مبادا کہیں انگلیاں آلے کی تیز دھار سے زخمی نہ ہو جائیں) (ابوداؤد)
وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۵۰)

۳۵۲۹ - (۲۰) وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ قُتِلَ دُوْنَ دِيْنِهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ دَمِهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ أَهْلِهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۳۵۲۹: سعید بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص اپنے دین کی حفاظت کرتا ہوا مارا گیا وہ شہید ہے اور جو شخص اپنی جان کی حفاظت کرتا ہوا مارا گیا وہ بھی شہید ہے اور جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتا ہوا مارا گیا وہ بھی شہید ہے اور جو شخص اپنے گھر والوں کی حفاظت کرتا ہوا مارا گیا وہ بھی شہید ہے (ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

۳۵۳۰ - (۲۱) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لِجَهَنَّمَ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ: بَابٌ مِنْهَا لِمَنْ سَلَّ السَّيْفَ عَلَى أُمَّتِيْ - أَوْ قَالَ: عَلَى أُمَّةِ مُحَمَّدٍ -». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

وَحَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: «الرِّجْلُ جُبَارٌ» ذُكِرَ فِيْ «بَابِ الْغَصْبِ».

۳۵۳۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا، جہنم کے سات دروازے ہیں ایک دروازہ ان لوگوں کیلئے خاص ہے جنہوں نے میری امت پر یا امت محمدیہ پر تلوار چلائی (ترمذی)
امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے اور ابوہریرہ رضی اللہ کی حدیث کہ جانور کے پاؤں کا نقصان پہنچانا باطل ہے باب الغصب میں ذکر ہو چکی ہے۔
وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۳۸)
اور یہ باب تیسری فصل سے خالی ہے۔

بَابُ الْقَسَامَةِ

(قسامہ کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۵۳۱ - (۱) عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ وَسَهْلِ بْنِ أَبِيْ حَثْمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُمَا حَدَّثَا أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُوْدٍ أَتَيَا خَيْبَرَ، فَتَفَرَّقَا فِي النَّخْلِ، فَقُتِلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ، فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ وَحُوَيِّصَةُ وَمُحَيِّصَةُ ابْنَا مَسْعُوْدٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَتَكَلَّمُوْا فِيْ أَمْرِ صَاحِبِهِمْ، فَبَدَأَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، وَكَانَ أَصْغَرَ الْقَوْمِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «كَبِّرِ الْكُبْرَ» — قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ: يَعْنِيْ لِيَلِيَ — الْكَلَامَ الْأَكْبَرُ - فَتَكَلَّمُوْا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اسْتَحِقُّوْا قَتِيْلَكُمْ - أَوْ قَالَ صَاحِبَكُمْ — بِأَيْمَانِ خَمْسِيْنَ مِنْكُمْ». قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَمْرٌ لَمْ نَرَهُ. قَالَ: «فَتُبْرِئُكُمْ يَهُوْدُ فِيْ أَيْمَانِ خَمْسِيْنَ مِنْهُمْ؟» قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَوْمٌ كُفَّارٌ — فَفَدَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ قِبَلِهِ ... وَفِيْ رِوَايَةٍ: «تَحْلِفُوْنَ خَمْسِيْنَ يَمِيْنًا، وَتَسْتَحِقُّوْنَ قَاتِلَكُمْ - أَوْ صَاحِبَكُمْ -» فَوَدَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ عِنْدِهِ بِمِائَةِ نَاقَةٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ۳۵۳۱: رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ نے بیان کیا کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ بن مسعود خیبر میں آئے (وہاں) کھجوروں کے باغات میں الگ الگ ہو گئے۔ ناگہانی طور پر عبداللہ بن سہل قتل ہو گئے چنانچہ عبدالرحمان بن سہل اور مسعود کے دو بیٹے حویصہ اور محیصہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے ان تینوں نے اپنے مقتول کے بارے میں گفتگو کی' عبدالرحمان بن سہل نے (گفتگو کا) آغاز کیا' یہ شخص ان سے عمر میں چھوٹا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حکم دیا کہ بڑے کو بات کرنے دو۔ یحییٰ بن سعید نے بیان کیا کہ آپؐ کا مقصد یہ تھا کہ وہ شخص کلام کرے جو عمر میں بڑا ہے چنانچہ اس نے گفتگو کی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم اپنے مقتول یا اپنے ساتھی کے حق دار بن سکتے ہو بشرطیکہ تم میں سے پچاس افراد قسم اٹھائیں۔ انہوں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! (یہ ایسا) معاملہ ہے جس میں ہم حاضر نہ تھے' آپؐ نے فرمایا' تو پھر یہودیوں سے پچاس افراد قسم اٹھا کر تمہارے سامنے بری ہو جائیں گے (اس پر) انہوں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! یہ لوگ کافر ہیں (وہ فوراً قسم اٹھانے پر آمادہ ہو جائیں گے) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنی جانب سے (مقتول کا) خون بہا ادا فرمایا اور ایک روایت میں ہے کہ تم پچاس قسمیں اٹھاؤ اور اپنے قاتل سے (قصاص لینے کے) یا اپنے ساتھی کا (فدیہ حاصل کرنے) کے حق دار بن سکتے ہو لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے اس کی دیت سو اونٹنیاں ادا فرمائیں۔ (بخاری' مسلم)

وضاحت: ایک شخص کسی عام گزرگاہ میں قتل ہو جائے باوجود تحقیق کرنے کے اس کے قاتل کا پتہ نہ چل سکے

تو ایسی صورت میں مقتول کے ورثاء میں سے اگر پچاس اشخاص قسمیں اٹھائیں کہ فلاں شخص ہمارے مقتول کا قاتل ہے جبکہ ان کے پاس کوئی بھی شاہد موجود نہیں تو ان کے قسمیں اٹھانے سے ان لوگوں پر دیت دینا فرض ہو جائے گا' جن کے بارے میں قسمیں اٹھائی گئی ہیں اور اگر کسی شخص کو قاتل نامزد کیا گیا ہے اور اس کے خاندان کے پچاس افراد قسمیں اٹھاتے ہیں کہ ہم نے اس شخص کو قتل نہیں کیا تو ایسی صورت میں اسلامی حکومت ان کی دیت ادا کرے گی اس لئے کہ کسی مسلمان کا خون رائیگاں نہیں جانا چاہیے۔ (واللہ علم)

اور یہ باب دوسری فصل سے خالی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۵۳۲ - (۲) عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: أَصْبَحَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ مَقْتُوْلًا بِخَيْبَرَ، فَانْطَلَقَ أَوْلِيَاؤُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: «أَلَكُمْ شَاهِدَانِ يَشْهَدَانِ عَلٰى قَاتِلِ صَاحِبِكُمْ؟» قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! لَمْ يَكُنْ ثَمَّ أَحَدٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ـــ، وَإِنَّمَا هُمْ يَهُوْدُ، وَقَدْ يَجْتَرِئُوْنَ عَلٰى أَعْظَمَ مِنْ هٰذَا، قَالَ: «فَاخْتَارُوْا مِنْهُمْ خَمْسِيْنَ فَاسْتَحْلِفُوْهُمْ» فَأَبَوْا، فَوَدَاهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنْ عِنْدِهٖ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

تیسری فصل: ۳۵۳۲: رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری خیبر میں قتل ہو گیا اس کے ورثاء نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور آپ سے اس کا تذکرہ کیا' آپ نے دریافت فرمایا' کیا تمہارے پاس دو گواہ ہیں؟ جو تمہارے مقتول کے قاتل پر گواہی دیں۔ انہوں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! وہاں کوئی بھی مسلمان نہیں وہاں تو سب یہودی ہیں اور وہ اس سے بڑا کام کرنے کی بھی جرات رکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا' تم ان سے پچاس انسانوں کا انتخاب کرو اور ان سے قسم لو۔ انہوں نے (آپ کی بات کو ماننے سے) انکار کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی جانب سے ان کو دیت ادا کی۔ (ابوداؤد)

بَابُ قَتْلِ اَهْلِ الرِّدَّةِ وَالسُّعَاةِ بِالْفَسَادِ

(مرتدین اور مفسدین کو قتل کرنے کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۵۳۳ - (۱) عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: أُتِيَ عَلِيٌّ بِزَنَادِقَةٍ، فَأَحْرَقَهُمْ ـ فَبَلَغَ ذٰلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَقَالَ: لَوْ كُنْتُ اَنَا لَمْ اُحْرِقْهُمْ لِنَهْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تُعَذِّبُوْا بِعَذَابِ اللّٰهِ» وَلَقَتَلْتُهُمْ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهُ فَاقْتُلُوْهُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل: ۳۵۳۳: عکرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ کے پاس کچھ (زندیق) مرتد لوگوں کو لایا گیا انہوں نے ان کو جلا دیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کو (جب) یہ خبر پہنچی تو ابن عباسؓ نے (تنقید کرتے ہوئے) اظہار کیا کہ اگر (علیؓ کی جگہ) پر میں ہوتا تو میں ان کو نہ جلاتا۔ اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "تم کسی کو اللہ کے عذاب کے ساتھ عذاب نہ دو" اور میں انہیں قتل کر دیتا' اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے "جو شخص دین اسلام کو تبدیل کرے تم اسے قتل کر دو" (بخاری)

وضاحت: لفظ زنادقہ زندیق کی جمع ہے' یہ لفظ فارسی زبان سے عربی میں آیا ہے اس کا اصل "زندہ کردے ہے" یہ لوگ زمانے کو دائم مانتے ہیں۔ اور زمانے کے عمل کو موثر سمجھتے ہیں یعنی اللہ کا انکار کرتے ہیں۔

(تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۸۳)

۳۵۳۴ - (۲) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ النَّارَ لَا يُعَذِّبُ بِهَا إِلَّا اللّٰهُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۵۳۴: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' آگ کے ساتھ صرف اللہ ہی عذاب دے سکتا ہے (بخاری)

۳۵۳۵ - (۳) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «سَيَخْرُجُ قَوْمٌ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ حُدَّاثُ الْاَسْنَانِ ـ، سُفَهَاءُ الْاَحْلَامِ ـ، يَقُوْلُوْنَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ ـ، لَا يُجَاوِزُ إِيْمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ، يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَأَيْنَمَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ، فَإِنَّ فِيْ قَتْلِهِمْ اَجْرًا لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۵۳۵ : علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا' عنقریب آخری زمانے میں ایسے لوگ ظہور پذیر ہوں گے جو کم سن ہوں گے ان کی عقل کمزور ہو گی' وہ مخلوق کی باتوں میں سے بہترین باتیں زبان پر لائیں گے جبکہ ان کا ایمان ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین اسلام سے (یوں) نکل جائیں گے جیسا کہ تیر نشانے سے نکل جاتا ہے۔ جہاں کہیں تم ان کو پاؤ انہیں قتل کر دو اس لئے کہ ان کو قتل کرنے میں قیامت کے دن وہ لوگ اجر و ثواب کے مستحق ہوں گے جو انہیں قتل کریں گے (بخاری' مسلم)

وضاحت : ان سے مقصود خوارج' معتزلہ اور ان جیسے نظریات رکھنے والے لوگ ہیں۔ (واللہ اعلم)

۳۵۳۶ - (٤) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَكُونُ أُمَّتِي فِرْقَتَيْنِ، فَيَخْرُجُ مِنْ بَيْنِهِمَا مَارِقَةٌ يَلِي قَتْلَهُمْ أَوْلاَهُمْ بِالْحَقِّ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۵۳۶ : ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میری امت دو جماعتوں میں تقسیم ہو جائے گی ان دونوں میں سے ایک جماعت نکلے گی' ان کو وہ لوگ قتل کریں گے جو حق سے زیادہ قریب ہوں گے (مسلم)

وضاحت : دونوں جماعتوں سے مراد علی رضی اللہ عنہ اور معاویہ رضی اللہ عنہ کی جماعتیں ہیں ان دونوں جماعتوں میں سے حق و صداقت کے زیادہ قریب علی رضی اللہ عنہ کی جماعت تھی جنہوں نے خارجیوں کے خلاف اعلان جنگ کیا اور معاویہ رضی اللہ عنہ کے رفقاء کو متاولین باغی کہا جائے گا (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۸۲)

۳۵۳۷ - (٥) وَعَنْ جَرِيرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ: «لاَ تَرْجِعُنَّ بَعْدِي كُفَّارًا، يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۵۳۷ : جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کا (خطبہ) دیتے ہوئے فرمایا' تم میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ تم ایک دوسرے کی گردنوں پر تلواریں چلاؤ۔ (بخاری' مسلم)

۳۵۳۸ - (٦) وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «إِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ حَمَلَ أَحَدُهُمَا عَلَى أَخِيهِ السِّلاَحَ؛ فَهُمَا فِي جُرُفِ جَهَنَّمَ، فَإِذَا قَتَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ، دَخَلاَهَا جَمِيعًا». وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ: قَالَ: «إِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا، فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ». قُلْتُ: هَذَا الْقَاتِلُ، فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ؟ قَالَ: «إِنَّهُ كَانَ حَرِيصًا عَلَى قَتْلِ صَاحِبِهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۵۳۸ : ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' جب دو مسلمان (آپس میں) جنگ و جدل کریں (اور) ان میں سے ایک شخص اپنے بھائی پر کسی ہتھیار سے حملہ کرے تو وہ دونوں دوزخ کے کنارے پر ہیں اور جب ایک شخص دوسرے کو قتل کر دے تو وہ دونوں دوزخ میں داخل ہوں گے اور اس کی ایک روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا' جب دو مسلمان تلواریں لے کر (ایک دوسرے پر) حملہ آور ہو جائیں تو قاتل اور مقتول دونوں جہنم میں ہوں گے۔ میں نے دریافت کیا قاتل کا (دوزخی ہونا تو سمجھ میں آتا ہے) لیکن مقتول (کے دوزخی ہونے) کا کیا سبب ہے؟ آپؐ نے واضح فرمایا' اس لئے کہ وہ بھی اپنے ساتھی کو قتل کرنے کا متمنی تھا (بخاری' مسلم)

۳۵۳۹ - (۷) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ نَفَرٌ مِنْ عُكْلٍ، فَأَسْلَمُوا، فَاجْتَوَوُا الْمَدِينَةَ —، فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَأْتُوا إِبِلَ الصَّدَقَةِ، فَيَشْرَبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا، فَفَعَلُوا فَصَحُّوا، فَارْتَدُّوا، وَقَتَلُوا رُعَاتَهَا، وَاسْتَاقُوا الْإِبِلَ، فَبَعَثَ فِي آثَارِهِمْ، فَأُتِيَ بِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ، وَأَرْجُلَهُمْ، وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ، ثُمَّ لَمْ يَحْسِمْهُمْ — حَتَّى مَاتُوا . . . وَفِي رِوَايَةٍ: فَسَمَّرُوا أَعْيُنَهُمْ، وَفِي رِوَايَةٍ: أَمَرَ بِمَسَامِيرَ فَأُحْمِيَتْ فَكَحَلَهُمْ بِهَا، وَطَرَحَهُمْ بِالْحَرَّةِ يَسْتَسْقُونَ فَمَا يُسْقَوْنَ حَتَّى مَاتُوا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۵۳۹ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' عُکْل (قبیلہ) کے کچھ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور اسلام لے آئے (لیکن) انہوں نے مدینہ منورہ کی آب و ہوا کو موافق نہ پایا آپؐ نے انہیں حکم دیا کہ وہ زکوٰۃ کے اونٹوں میں جائیں اور ان کا پیشاب اور دودھ استعمال کریں چنانچہ انہوں نے (ایسا ہی) کیا (اور) وہ صحت یاب ہو گئے پھر وہ مرتد ہو گئے۔ (انہوں نے) اونٹوں کے چرواہوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا اور اونٹوں کو ہانک کر لے گئے۔ آپؐ نے ان کے تعاقب میں (چند صحابہ کرام کو) بھیجا' انہیں (واپس) لایا گیا۔ آپؐ نے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹنے کا حکم دیا اور ان کی آنکھوں میں (لوہے کی) گرم سلائیاں پھیری گئیں اور ان کے (بہتے ہوئے) خون کو بند نہ کیا' یہاں تک کہ وہ فوت ہو گئے اور ایک روایت میں ہے کہ ان کی آنکھوں پر گرم سلائیاں پھیری گئیں اور ایک روایت میں ہے آپؐ نے حکم دیا کہ لوہے کی سلائیوں کو گرم کیا جائے اور ان کی آنکھوں میں انہیں پھیرا جائے نیز آپؐ نے انہیں تپتے ہوئے پتھریلے میدان میں پھینکنے کا حکم دیا وہ (پیاس کی شدت کی وجہ سے) پانی طلب کرتے رہے لیکن انہیں پانی نہ دیا گیا یہاں تک کہ وہ موت کی آغوش میں چلے گئے (بخاری' مسلم)

وضاحت : مسلم کی روایت میں ہے کہ آپؐ نے ان کی آنکھوں میں گرم سلائیوں کے پھیرنے کا حکم اس لئے دیا تھا کہ انہوں نے چرواہوں کی آنکھوں میں گرم سلائیاں پھیری تھیں یعنی آپؐ نے قصاصاً ایسا کیا۔ اس واقعہ کے بعد ذیل کی آیات نازل ہوئیں جس کا ترجمہ یہ ہے کہ "بلاشبہ ان لوگوں کا بدلہ جو اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرتے ہیں اور زمین میں فساد (ڈالنے) کی کوشش کرتے ہیں۔ انہیں موت کے گھاٹ اتارا جائے یا صلیب پر لٹکایا جائے یا انہیں جلاوطن کیا جائے" (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۸۴)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٣٥٤٠ - (٨) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَحُثُّنَا عَلَى الصَّدَقَةِ، وَيَنْهَانَا عَنِ الْمُثْلَةِ . . . رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

دوسری فصل ٣٥٤٠: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں صدقہ (دینے) کی رغبت دلاتے اور ہمیں مثلہ کرنے (یعنی ناک' کان' ہونٹ وغیرہ کاٹنے) سے روکتے تھے (ابوداؤد)

٣٥٤١ - (٩) وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ اَنَسٍ.

٣٥٤١: نیز نسائی نے اس حدیث کو انس رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔

٣٥٤٢ - (١٠) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سَفَرٍ، فَانْطَلَقَ لِحَاجَتِهِ، فَرَاَيْنَا حُمَرَةً مَعَهَا فَرْخَانِ، فَاَخَذْنَا فَرْخَيْهَا. فَجَاءَتِ الْحُمَرَةُ، فَجَعَلَتْ تُفَرِّشُ. فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ: «مَنْ فَجَعَ هٰذِهِ بِوَلَدِهَا؟ رُدُّوْا وَلَدَهَا اِلَيْهَا». وَرَاٰى قَرْيَةَ نَمْلٍ قَدْ حَرَّقْنَاهَا، قَالَ: «مَنْ حَرَّقَ هٰذِهِ؟» فَقُلْنَا نَحْنُ، قَالَ: «اِنَّهُ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُعَذِّبَ بِالنَّارِ اِلَّا رَبُّ النَّارِ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

٣٥٤٢: عبدالرحمان بن عبداللہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں انہوں نے بتایا کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ قضاء حاجت کے لئے تشریف لے گئے ہم نے ایک چڑیا کو پایا' اس کے ساتھ اس کے دو بچے تھے۔ ہم نے اس کے دونوں بچوں کو پکڑا تو چڑیا آئی' وہ اپنے پروں کو پھیلا رہی تھی (اسی اثناء میں) نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے' آپ نے دریافت کیا' اس چڑیا کو اس کے بچوں کے بارے میں کس نے پریشان کیا ہے؟ اس کے بچے اس کے سپرد کرو نیز آپ نے چیونٹیوں کے مسکن کا ملاحظہ فرمایا' جسے ہم نے جلا دیا تھا۔ آپ نے دریافت کیا' ان کو کس نے جلایا ہے؟ ہم نے عرض کیا' ہم نے (جلایا ہے) آپ نے فرمایا' بلاشبہ ہرگز درست نہیں کہ آگ کے مالک کے علاوہ (کوئی اور کسی کو) آگ کے عذاب میں مبتلا کرے (ابوداؤد)

٣٥٤٣ - (١١) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «سَيَكُوْنُ فِيْ اُمَّتِيْ اخْتِلَافٌ وَفُرْقَةٌ، قَوْمٌ يُحْسِنُوْنَ الْقِيْلَ وَيُسِيْئُوْنَ الْفِعْلَ، يَقْرَاُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ، لَا

يَرْجِعُوْنَ حَتّٰى يَرْتَدَّ السَّهْمُ عَلٰى فُوْقِهٖ ـ ، هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيْقَةِ، طُوْبٰى لِمَنْ قَتَلَهُمْ وَقَتَلُوْهُ، يَدْعُوْنَ إِلٰى كِتَابِ اللّٰهِ وَلَيْسُوْا مِنَّا فِىْ شَىْءٍ، مَنْ قَاتَلَهُمْ كَانَ أَوْلٰى بِاللّٰهِ مِنْهُمْ» قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا سِيْمَاهُمْ؟ قَالَ: «التَّحْلِيْقُ»... رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۳۵۴۳: ابو سعید خدری اور انس بن مالک رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' مستقبل میں میری امت میں اختلاف اور تفرقہ (رونما) ہو گا کچھ لوگ اچھی باتیں کریں گے۔ (جبکہ) ان کے اعمال برے ہوں گے۔ قرآن پاک کی تلاوت کریں گے' (لیکن) قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا' وہ اسلام سے (یوں) خارج ہوں گے جیسا کہ تیر نشانے سے پار ہو جاتا ہے۔ وہ (اسلام) کی طرف اس وقت تک واپس نہیں لوٹیں گے جب تک کہ تیر وہاں واپس نہ آ جائے جہاں سے چلایا گیا تھا (تعلیق بالمحال ہے یعنی ہرگز اسلام کی جانب واپس نہیں آئیں گے) یہ لوگ انسانوں بلکہ چارپایوں سے بھی بدتر ہوں گے۔ وہ لوگ مبارکباد کے لائق ہیں' جو انہیں قتل کریں گے نیز وہ لوگ بھی جنہیں یہ قتل کریں گے' یہ لوگ کتاب اللہ کی جانب دعوت دیں گے جب کہ ان کا ہمارے ساتھ کچھ تعلق نہیں ہو گا جو شخص ان کے ساتھ لڑائی کرے گا وہ ان کی نسبت اللہ سے قریب تر ہو گا۔ انہوں نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! ان کی علامت کیا ہو گی؟ آپؐ نے فرمایا' وہ سر منڈائے ہوں گے (ابوداؤد)

۳۵۴۴ - (۱۲) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِىءٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، إِلَّا بِإِحْدٰى ثَلَاثٍ، زِنًا بَعْدَ إِحْصَانٍ فَإِنَّهُ يُرْجَمُ، وَرَجُلٌ خَرَجَ مُحَارِبًا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَإِنَّهُ يُقْتَلُ أَوْ يُصْلَبُ أَوْ يُنْفٰى مِنَ الْأَرْضِ أَوْ يَقْتُلُ نَفْسًا فَيُقْتَلُ بِهَا». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۳۵۴۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے' ایسے مسلمان شخص کا خون حلال نہیں جو یہ گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ البتہ تین اسباب میں سے کوئی ایک ہو تب (ان کا خون) حلال ہے۔ شادی شدہ ہونے کے بعد زنا کرنے والے کو رجم کیا جائے اور جو شخص اللہ اور اس کے پیغمبر کے ساتھ لڑائی کرے اسے قتل کیا جائے یا صلیب پر لٹکایا جائے یا اسے جلاوطن کر دیا جائے اور جو شخص کسی (مسلمان) شخص کو قتل کرے تو اسے بدلے میں قتل کیا جائے (ابوداؤد)

۳۵۴۵ - (۱۳) وَعَنِ ابْنِ أَبِىْ لَيْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ أَنَّهُمْ كَانُوْا يَسِيْرُوْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَنَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ، فَانْطَلَقَ بَعْضُهُمْ إِلٰى حَبْلٍ مَعَهُ، فَأَخَذَهُ، فَفَزِعَ ـ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يُرَوِّعَ مُسْلِمًا». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۳۵۴۵: ابن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں ہمیں صحابہ کرامؓ نے بتایا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں رات کے وقت چل رہے تھے' ان میں سے ایک شخص سو گیا تو کسی شخص نے اپنی رسی لی اور (اس کی طرف) چل دیا اور اسے رسی کے ساتھ باندھنا چاہا' وہ انسان گھبرا گیا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی دوسرے مسلمان کو اس طرح گھبراہٹ میں ڈالے (ابوداؤد)

۳۵۴٦ - (١٤) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: «مَنْ أَخَذَ أَرْضًا بِجِزْيَتِهَا فَقَدِ اسْتَقَالَ هِجْرَتَهُ، وَمَنْ نَزَعَ صَغَارَ كَافِرٍ مِنْ عُنُقِهِ فَجَعَلَهُ فِي عُنُقِهِ فَقَدْ وَلَّى الْإِسْلَامَ ظَهْرَهُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۵۴٦: ابوالدرداء رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' جس شخص نے خراج والی زمین کو حاصل کیا' اس نے اپنی ہجرت کو خیرباد کہہ دیا اور جس شخص نے کفر کی ذلت کو کافر کی گردن سے اتار کر اپنی گردن پر ڈال لیا اس نے اسلام سے روگردانی کی (ابوداؤد)

وضاحت: کافر ذمی سے خراجی زمین خریدنا یا ٹھیکے پر لینا مسلم کے لئے ناجائز ہے کیونکہ اس طرح خراج کی ادائیگی جو غیر مسلموں کی ذلت کی علامت ہے' مسلم پر لازم ہوگی نیز اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔
(ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۷۰)

۳۵۴۷ - (١٥) وَعَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سَرِيَّةً إِلَى خَثْعَمَ، فَاعْتَصَمَ نَاسٌ مِنْهُمْ بِالسُّجُودِ، فَأَسْرَعَ فِيهِمُ الْقَتْلَ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَأَمَرَ لَهُمْ بِنِصْفِ الْعَقْلِ، وَقَالَ: «أَنَا بَرِيءٌ مِنْ كُلِّ مُسْلِمٍ مُقِيمٍ بَيْنَ أَظْهُرِ الْمُشْرِكِينَ». قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! لِمَ؟ قَالَ: «لَا تَتَرَاءَى نَارَاهُمَا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۵۴۷: جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خثعم (قبیلہ) کی جانب ایک لشکر بھیجا ان میں سے کچھ لوگوں نے سجدہ کر کے جان بچانے کی کوشش کی لیکن لشکر والوں نے انہیں تیزی کے ساتھ قتل کرنا شروع کر دیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس واقعہ کا علم ہوا تو آپؐ نے ان کے بارے میں آدھی دیت کا حکم دیا۔ نیز فرمایا' میں ایسے مسلمان سے برائت کا اظہار کرتا ہوں جو مشرکوں میں اقامت پذیر ہے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! یعنی مسلم کو غیر مسلموں کے ہمراہ دارالکفر میں آباد نہیں ہونا چاہیے۔ آپؐ نے فرمایا' تاکہ ان کی آگ ایک دوسرے کو نظر نہ آئے (ابوداؤد)

۳۵۴۸ - (١٦) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «اَلْإِيمَانُ قَيَّدَ

اَلْفَتْكَ — ، لَا يَفْتِكُ مُؤْمِنٌ» . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۳۵۴۸ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ایمان اچانک قتل کرنے سے روکتا ہے' ایماندار شخص کسی کو اچانک قتل نہ کرے (ابوداؤد)

۳۵۴۹ - (۱۷) وَعَنْ جَرِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «إِذَا اَبَقَ الْعَبْدُ إِلَى الشِّرْكِ — فَقَدْ حَلَّ دَمُهُ» . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۳۵۴۹ : جریر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا' جب غلام شرک کے علاقے کی جانب بھاگ جائے تو اس کا خون مباح ہو جاتا ہے (ابوداؤد)

۳۵۵۰ - (۱۸) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ يَهُوْدِيَّةً كَانَتْ تَشْتِمُ النَّبِيَّ ﷺ وَتَقَعُ فِيْهِ، فَخَنَقَهَا رَجُلٌ حَتّٰى مَاتَتْ، فَاَبْطَلَ النَّبِيُّ ﷺ دَمَهَا. . . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۳۵۵۰ : علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیا کرتی اور آپ میں عیب نکالا کرتی تھی' ایک شخص نے اس کا اتنا گلا دبایا کہ وہ فوت ہو گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے خون کو باطل قرار دیا (ابوداؤد)

وضاحت : نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والا' آپ کو گالی دینے والا اور آپ کو برا بھلا کہنے والا واجب القتل ہے اس موضوع پر شیخ الاسلام ابن تیمیہ کی کتاب "الصارم المسلول علی شاتم الرسول" نہایت مدلل اور علمی کتاب ہے' اس کا مطالعہ کریں (واللہ اعلم)

۳۵۵۱ - (۱۹) وَعَنْ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «حَدُّ السَّاحِرِ ضَرْبَةٌ بِالسَّيْفِ» . . . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۵۵۱ : جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جادوگر کی حد (اسے) تلوار کے ساتھ مارنا ہے (ترمذی)

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے۔ اس کی سند میں اسماعیل بن مسلم کی راوی ضعیف ہے۔ نیز علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جادوگر کو حداً تلوار سے قتل کیا جائے گا (میزان الاعتدال جلد۱ صفحہ۲۴۸' ضعیف ترمذی صفحہ۱۷۹' تیسیر العزیز الحمید صفحہ۳۹۱)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٣٥٥٢ - (٢٠) عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «أَيُّمَا رَجُلٍ خَرَجَ يُفَرِّقُ بَيْنَ أُمَّتِيْ فَاضْرِبُوْا عُنُقَهُ». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

تیسری فصل: ۳۵۵۲: اسامہ بن شریک بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص میری امت میں تفرقہ پیدا کرنے کے لئے نکلتا ہے اس کا سر قلم کیا جائے (نسائی)

٣٥٥٣ - (٢١) وَعَنْ شَرِيْكِ بْنِ شِهَابٍ، قَالَ: كُنْتُ أَتَمَنَّى أَنْ أَلْقَى رَجُلًا مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَسْأَلُهُ عَنِ الْخَوَارِجِ، فَلَقِيْتُ أَبَا بَرْزَةَ فِيْ يَوْمِ عِيْدٍ فِيْ نَفَرٍ مِّنْ أَصْحَابِهِ، فَقُلْتُ لَهُ: هَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَذْكُرُ الْخَوَارِجَ؟ قَالَ: نَعَمْ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ بِأُذُنِيْ، وَرَأَيْتُهُ بِعَيْنِيْ: أُتِيَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِمَالٍ فَقَسَمَهُ، فَأَعْطَى مَنْ عَنْ يَّمِيْنِهِ وَمَنْ عَنْ شِمَالِهِ، وَلَمْ يُعْطِ مَنْ وَّرَاءَهُ شَيْئًا. فَقَامَ رَجُلٌ مِّنْ وَّرَائِهِ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! مَا عَدَلْتَ فِي الْقِسْمَةِ. رَجُلٌ أَسْوَدُ مَطْمُوْمُ الشَّعْرِ، عَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَبْيَضَانِ، فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ غَضَبًا شَدِيْدًا وَقَالَ: «وَاللهِ لَا تَجِدُوْنَ بَعْدِيْ رَجُلًا هُوَ أَعْدَلُ مِنِّيْ» ثُمَّ قَالَ: «يَخْرُجُ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ كَأَنَّ هٰذَا مِنْهُمْ، يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، سِيْمَاهُمُ التَّحْلِيْقُ، لَا يَزَالُوْنَ يَخْرُجُوْنَ، حَتّٰى يَخْرُجَ آخِرُهُمْ مَعَ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ، فَإِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ، هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيْقَةِ»... رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

۳۵۵۳: شریک بن شہاب بیان کرتے ہیں' میں چاہتا تھا کہ میری ملاقات کسی صحابی سے ہو جائے اور میں اس سے خوارج کے بارے میں دریافت کروں چنانچہ عید کے روز میری ملاقات ابو برزہ صحابی سے ہوئی' ان کے پاس ان کے چند رفقاء بھی تھے۔ میں نے عرض کیا' کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے خوارج کا تذکرہ کیا ہو؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا اور بتایا کہ میں نے اپنے کانوں سے سنا اور میری آنکھوں نے آپ کا مشاہدہ کیا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ مال لایا گیا' آپ نے اپنے دائیں بائیں لوگوں میں اس کو تقسیم کیا اور جو لوگ آپ کے پیچھے تھے انہیں کچھ نہ دیا (اسی اثناء میں) پیچھے بیٹھے ہوئے (لوگوں میں) سے ایک شخص کھڑا ہوا اس نے (گستاخی کی اور) کہا' اے محمد! تو نے تقسیم میں انصاف نہیں کیا؟ وہ شخص سیاہ فام تھا (اس کے) سر کے بال منڈے ہوئے تھے (اس نے) دو سفید چادریں پہن رکھی تھیں (اس کا گستاخانہ کلمہ سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سخت ناراض ہوئے اور فرمایا' اللہ کی قسم! تم میرے بعد مجھ سے زیادہ عدل و انصاف کے ساتھ موصوف کسی شخص کو نہیں پاؤ

گے بعد ازاں آپؐ نے فرمایا' آخری دور میں ایسے لوگ ظہور پذیر ہوں گے گویا کہ یہ شخص بھی ان سے ہے۔ وہ قرآن تو پڑھیں گے جبکہ قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا' وہ اسلام سے اس طرح خارج ہوں گے جیسا کہ تیر نشانے سے باہر چلا جاتا ہے۔ ان کی علامت سر منڈانا ہو گی وہ ہمیشہ خروج کرتے رہیں گے یہاں تک کہ ان کا آخری گروہ مسیح دجال کی معیت میں خروج کرے گا جب تمہیں ان کے ساتھ واسطہ پڑے تو انہیں موت کے گھاٹ اتار دو وہ تمام انسانوں اور جانوروں سے بدتر ہیں (نسائی)

۳۵۵٤ - (۲۲) وَعَنْ أَبِيْ غَالِبٍ رَأَى أَبُوْ أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، رُؤُوْسًا مَنْصُوْبَةً عَلٰى دَرَجِ دِمَشْقَ، فَقَالَ أَبُوْ أُمَامَةَ: كِلَابُ النَّارِ، شَرُّ قَتْلٰى تَحْتَ أَدِيْمِ السَّمَآءِ، خَيْرُ قَتْلٰى مَنْ قَتَلُوْهُ، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ﴾ .. الْآيَةَ. قِيْلَ لِأَبِيْ أُمَامَةَ: أَنْتَ سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: لَوْ لَمْ أَسْمَعْهُ إِلَّا مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا حَتّٰى عَدَّ سَبْعًا مَا حَدَّثْتُكُمُوْهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۳۵۵۴: ابوغالب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں' ابوامامہؓ نے دیکھا کہ چند کھوپڑیاں دمشق کی سیڑھیوں پر لٹک رہی ہیں (انہیں دیکھ کر) کہا' یہ دوزخ کے کتے ہیں' آسمان کی چھت کے نیچے یہ بدترین مقتول ہیں اور بہترین مقتول وہ ہیں جنہیں انہوں نے قتل کیا بعد ازاں انہوں نے یہ آیت تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) "اس روز کچھ چہرے چمکدار اور کچھ چہرے سیاہ ہوں گے" ابوامامہؓ سے دریافت کیا گیا' کیا آپ نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ انہوں نے جواب دیا' اگر میں نے اس بات کو صرف ایک بار یا دوبار یا تین بار بلکہ سات بار سنا ہوتا تو میں تمہیں یہ بات ہرگز نہ بتاتا (ترمذی' ابن ماجہ) ترمذی نے اس حدیث کو حسن قرار دیا۔

كِتَابُ الْحُدُوْدِ

(حدود کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۵۵۵-(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اَحَدُهُمَا: اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ، وَقَالَ الْاٰخَرُ: اَجَلْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ، وَائْذَنْ لِيْ اَنْ اَتَكَلَّمَ. قَالَ: «تَكَلَّمْ» قَالَ: اِنَّ ابْنِيْ كَانَ عَسِيْفًا عَلٰى هٰذَا، فَزَنٰى بِامْرَاَتِهِ، فَاَخْبَرُوْنِيْ اَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ، فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَبِجَارِيَةٍ لِّيْ، ثُمَّ اِنِّيْ سَاَلْتُ اَهْلَ الْعِلْمِ، فَاَخْبَرُوْنِيْ اَنَّ عَلَى ابْنِيْ جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبَ عَامٍ، وَاِنَّمَا الرَّجْمُ عَلَى امْرَاَتِهِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَمَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ، لَاَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ، اَمَّا غَنَمُكَ وَجَارِيَتُكَ فَرَدٌّ عَلَيْكَ، وَاَمَّا ابْنُكَ؛ فَعَلَيْهِ جَلْدُ مِائَةٍ، وَتَغْرِيْبُ عَامٍ، وَاَمَّا اَنْتَ يَا اُنَيْسُ! فَاغْدُ عَلَى امْرَاَةِ هٰذَا، فَاِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا» فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ۳۵۵۵: ابوہریرہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' دو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جھگڑا لائے ان میں سے ایک نے کہا' ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے موافق فیصلہ فرمائیں۔ دوسرے نے کہا' جی ہاں! اے اللہ کے رسول! ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے موافق فیصلہ فرمائیں اور مجھے بات کرنے کی اجازت دیں' آپ نے اجازت دی کہ بات کرو۔ اس نے بیان کیا' میرا بیٹا اس کے ہاں مزدور تھا' اس نے اس کی بیوی سے زنا کر لیا مجھے بتایا گیا کہ میرے بیٹے (کی سزا) رجم ہے لیکن میں نے اس کے بدلے سو بکریاں اور اپنی لونڈی دی' بعد ازاں میں نے علماء سے دریافت کیا' انہوں نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے کو سو کوڑے (بطور حد) لگائے جائیں اور ایک سال کے لئے جلاوطن کر دیا جائے البتہ اس کی بیوی کو رجم کیا جائے (یہ سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' خبردار! اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے' میں تمہارے درمیان اللہ کی کتاب کے موافق فیصلہ کروں گا' بکریاں اور لونڈی تجھے واپس کی جائیں البتہ تیرے بیٹے کو سو کوڑے لگائے جائیں اور ایک سال کے لئے جلاوطن کر دیا جائے اور اے انیس! آپ علی الصبح اس کی بیوی کے پاس جائیں اگر وہ (زنا کا) اقرار کرے تو اسے رجم کر دیں چنانچہ اس نے اقرار کیا تو اسے رجم کر دیا گیا (بخاری' مسلم)

۳۵۵۶-(۲) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَاْمُرُ فِيْمَنْ

زَنٰی وَلَمْ یُحْصِنْ، جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِیْبَ عَامٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

۳۵۵۶: زید بن خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے غیر شادی شدہ زنا کرنے والے کو سو (کوڑے) لگانے اور ایک سال کی جلاوطنی کا حکم دیا (بخاری)

۳۵۵۷ - (۳) وَعَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ اللّٰہَ بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ، وَأَنْزَلَ عَلَیْهِ الْکِتَابَ، فَکَانَ مِمَّا أَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی آیَةُ الرَّجْمِ — ، رَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ، وَالرَّجْمُ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ حَقٌّ عَلٰی مَنْ زَنٰی إِذَا أُحْصِنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ، إِذَا قَامَتِ الْبَیِّنَةُ —، أَوْ کَانَ الْحَبَلُ —، أَوِ الْاِعْتِرَافُ. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۳۵۵۷: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق و صداقت کے ساتھ مبعوث فرمایا اور ان پر قرآن پاک کو نازل فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے رجم کی آیت نازل فرمائی (اس پر عمل کرتے ہوئے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم فرمایا اور ہم نے آپؐ کے بعد رجم کیا اور رجم کا حکم اللہ کی کتاب میں اس شخص پر لازم ہے جو شخص شادی شدہ ہو کر زنا کرے بشرطیکہ شہادتیں موجود ہوں یا عورت حاملہ ہو جائے یا (زنا کا) اقرار کرے (بخاری، مسلم)

وضاحت: وہ آیت جس کی تلاوت منسوخ ہو چکی ہے وہ یہ ہے۔
اَلشَّیْخُ وَالشَّیْخَةُ إِذَا زَنَیَا فَارْجُمُوْهُمَا الْبَتَّةَ نَکَالًا مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ ○
(ترجمہ) شادی شدہ مرد اور شادی شدہ عورت جب زنا کریں تو ان کو رجم کرو، یہ اللہ کی جانب سے سزا ہے اور اللہ غالب حکمت والا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۱۰۵۷)

۳۵۵۸ - (٤) وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: «خُذُوْا عَنِّیْ، خُذُوْا عَنِّیْ، قَدْ جَعَلَ اللّٰہُ لَهُنَّ سَبِیْلًا: اَلْبِکْرُ بِالْبِکْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِیْبُ عَامٍ، وَالثَّیِّبُ بِالثَّیِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ وَالرَّجْمُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۵۵۸: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھ سے (مسائل) معلوم کرو، مجھ سے (مسائل) معلوم کرو اللہ نے ان کے لئے راستہ نکال دیا ہے۔ غیر شادی شدہ مرد، غیر شادی شدہ عورت کے ساتھ زنا کرے تو سو کوڑے لگائے جائیں اور سال بھر کے لئے جلاوطن کیا جائے اور شادی شدہ مرد، شادی شدہ عورت کے ساتھ زنا کرے تو سو کوڑے لگائے جائیں اور رجم کیا جائے (مسلم)

وضاحت: غیر شادی شدہ زانی مرد کو ایک سال جلاوطن کرنے کا حکم متعدد احادیث سے ثابت ہے اور عمر رضی

اللہ عنہ نے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے اس کا اعلان فرمایا اور خلفاء راشدین کا اس پر عمل بھی ثابت ہے اور اس کا انکار صحابہ کرامؓ سے ثابت نہیں ہے گویا اس پر اجماع ہے اس سے انکار کرنا درست نہیں اور شادی شدہ مرد عورت دونوں کو رجم سے پہلے سو کوڑے لگائے جائیں گے (نیل الاوطار جلد ۷ صفحہ ۲۵۰)

۳۵۵۹ - (۵) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ الْيَهُوْدَ جَاءُوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَذَكَرُوْا لَهُ اَنَّ رَجُلًا مِنْهُمْ وَامْرَاَةً زَنَيَا، فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا تَجِدُوْنَ فِي التَّوْرَاةِ فِيْ شَاْنِ الرَّجْمِ؟» قَالُوْا: نَفْضَحُهُمْ وَيُجْلَدُوْنَ. قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ: كَذَبْتُمْ، اِنَّ فِيْهَا الرَّجْمَ. فَاَتَوْا بِالتَّوْرَاةِ فَنَشَرُوْهَا، فَوَضَعَ اَحَدُهُمْ يَدَهُ عَلٰى آيَةِ الرَّجْمِ، فَقَرَاَ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ: ارْفَعْ يَدَكَ فَرَفَعَ، فَاِذَا فِيْهَا آيَةُ الرَّجْمِ — فَقَالُوْا: صَدَقَ يَا مُحَمَّدُ! فِيْهَا آيَةُ الرَّجْمِ. فَاَمَرَ بِهِمَا النَّبِيُّ ﷺ فَرُجِمَا. وَفِيْ رِوَايَةٍ: قَالَ: ارْفَعْ يَدَكَ، فَرَفَعَ فَاِذَا فِيْهَا آيَةُ الرَّجْمِ تَلُوْحُ، فَقَالُوْا: يَا مُحَمَّدُ! اِنَّ فِيْهَا آيَةَ الرَّجْمِ، وَلٰكِنَّا نَتَكَاتَمُهُ بَيْنَنَا، فَاَمَرَ بِهِمَا فَرُجِمَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۵۵۹: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے انہوں نے آپؐ کو بتایا کہ ان میں ایک مرد نے ایک عورت سے زنا کیا ہے۔ آپؐ نے ان سے دریافت کیا' تم رجم کے بارے میں تورات میں کیا پاتے ہو؟ انہوں نے بتایا' (تورات میں ہے کہ) ہم ان کو ذلیل کریں اور انہیں کوڑے لگائیں۔ عبداللہ بن سلام نے کہا' تم جھوٹ کہتے ہو تورات میں رجم کا حکم ہے چنانچہ وہ تورات لائے انہوں نے اسے کھولا تو ان میں سے ایک شخص نے رجم کی آیت پر اپنا ہاتھ رکھا اور آیت کے ماقبل اور مابعد کو پڑھا یعنی رجم کی آیت کو نہ پڑھا عبداللہ بن سلام نے کہا' تم اپنا ہاتھ اٹھاؤ چنانچہ اس نے (ہاتھ) اٹھایا تو وہاں رجم کی آیت تھی اس پر انہوں نے اقرار کیا' اے محمدؐ! سچ ہے' تورات میں رجم کی آیت ہے۔ چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے بارے میں رجم کا حکم فرمایا اور ایک روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا' اپنا ہاتھ اٹھا۔ اس نے اٹھایا تو وہاں رجم کی آیت نمایاں تھی اس نے اقرار کیا' اے محمدؐ! یقیناً تورات میں رجم کی آیت ہے لیکن ہم باہم (مشورہ کر کے) اس کو چھپاتے رہے ہیں چنانچہ آپؐ نے ان دونوں کے بارے میں حکم دیا (اور) انہیں رجم کیا گیا (بخاری' مسلم)

۳۵۶۰ - (۶) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّيْ زَنَيْتُ، فَاَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِيُّ ﷺ فَتَنَحّٰى لِشِقِّ وَجْهِهِ الَّذِيْ اَعْرَضَ قِبَلَهُ — فَقَالَ: اِنِّيْ زَنَيْتُ، فَاَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِيُّ ﷺ، فَلَمَّا شَهِدَ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَاهُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «اَبِكَ جُنُوْنٌ؟» قَالَ: لَا. فَقَالَ: «اَحْصَنْتَ؟» قَالَ: نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: «اذْهَبُوْا بِهِ فَارْجُمُوْهُ» قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَاَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ:

فَرَجَمْنَاهُ بِالْمَدِيْنَةِ، فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ هَرَبَ حَتّٰى أَدْرَكْنَاهُ بِالْحَرَّةِ، فَرَجَمْنَاهُ حَتّٰى مَاتَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ: عَنْ جَابِرٍ بَعْدَ قَوْلِهِ: قَالَ: نَعَمْ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ بِالْمُصَلّٰى، فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ فَرَّ فَأُدْرِكَ، فَرُجِمَ حَتّٰى مَاتَ. فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ خَيْرًا وَصَلّٰى عَلَيْهِ.

۳۵۶۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا' آپ مسجد میں تھے۔ اس نے آپ کو آواز دیتے ہوئے کہا' اے اللہ کے پیغمبر! میں نے زنا کیا ہے۔ آپ نے اس سے چہرا پھیر لیا' وہ آپ کے چہرے کی جانب پھر گیا جس طرف آپ نے چہرا پھیرا تھا اور اقرار کیا' میں نے زنا کیا ہے۔ آپ نے اس سے چہرا پھیر لیا جب وہ چار بار گواہی دے چکا تو آپ نے اس کو بلایا اور دریافت کیا' کیا تو پاگل ہے؟ اس نے کہا نہیں! آپ نے فرمایا' تو شادی شدہ ہے؟ اس نے کہا' ہاں! اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا' اسے لے جاؤ اور رجم کرو۔ ابن شہاب نے بیان کیا' مجھے اس شخص نے بتایا' جس نے جابرؓ بن عبداللہ سے سنا اس نے کہا' ہم نے اس کو مدینہ منورہ میں رجم کیا اور جب اس پر پتھر گرنے لگے تو وہ بھاگ گیا یہاں تک کہ ہم نے اس کو پتھریلے میدان میں جا لیا اور اس کو رجم کیا اور وہ فوت ہو گیا (بخاری' مسلم) اور بخاری کی ایک روایت میں جابر رضی اللہ عنہ سے ہے کہ اس کے اقرار کرنے کے بعد آپ نے اسے رجم کرنے کا حکم دیا (اور) اسے عیدگاہ میں رجم کیا گیا جب اس پر پتھروں (کی بارش) ہونے لگی تو وہ بھاگ گیا' لیکن اسے پکڑ لیا گیا اور اسے رجم کیا گیا یہاں تک کہ وہ فوت ہو گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے حق میں اچھے کلمات فرمائے اور اس کی نماز جنازہ ادا کی۔

۳۵۶۱-(۷) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا أَتٰى مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لَهُ: «لَعَلَّكَ قَبَّلْتَ أَوْ غَمَزْتَ أَوْ نَظَرْتَ؟» قَالَ: لَا يَا رَسُوْلَ اللهِ! قَالَ: «أَنِكْتَهَا؟» لَا يَكْنِيْ — قَالَ: نَعَمْ، فَعِنْدَ ذٰلِكَ أَمَرَ بِرَجْمِهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۵۶۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب ماعز بن مالک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے اس سے دریافت کیا' شاید تو نے بوس و کنار کیا ہو یا تو نے ہاتھا پائی کی ہو یا تو نے اسے دیکھا ہو؟ اس نے کہا نہیں' اے اللہ کے رسول! آپ نے دریافت کیا' کیا تو نے اس سے جماع کیا ہے؟ آپ کنایتہً نہیں کہہ رہے تھے۔ اس نے اثبات میں جواب دیا' تو اس وقت آپ نے اس کو رجم کرنے کا حکم دیا (بخاری)

۳۵۶۲-(۸) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! طَهِّرْنِيْ فَقَالَ: «وَيْحَكَ ارْجِعْ فَاسْتَغْفِرِ اللهَ وَتُبْ إِلَيْهِ». قَالَ: فَرَجَعَ غَيْرَ

بَعِيدٍ، ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! طَهِّرْنِي. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مِثْلَ ذٰلِكَ، حَتّٰى إِذَا كَانَتِ الرَّابِعَةُ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فِيمَ أُطَهِّرُكَ؟» قَالَ: مِنَ الزِّنَا. قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَبِهِ جُنُونٌ؟» فَأُخْبِرَ أَنَّهُ لَيْسَ بِمَجْنُونٍ. فَقَالَ: «أَشَرِبَ خَمْرًا؟» فَقَامَ رَجُلٌ فَاسْتَنْكَهَهُ - فَلَمْ يَجِدْ مِنْهُ رِيحَ خَمْرٍ. فَقَالَ: «أَزَنَيْتَ؟» قَالَ: نَعَمْ. فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ، فَلَبِثُوا يَوْمَيْنِ، أَوْ ثَلَاثَةً، ثُمَّ جَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «اسْتَغْفِرُوا لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ، لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ أُمَّةٍ لَوَسِعَتْهُمْ» ثُمَّ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ غَامِدٍ مِنَ الْأَزْدِ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! طَهِّرْنِي. فَقَالَ: «وَيْحَكِ ارْجِعِي فَاسْتَغْفِرِي اللهَ وَتُوبِي إِلَيْهِ» فَقَالَتْ: تُرِيدُ أَنْ تُرَدِّدَنِي -- كَمَا رَدَّدْتَ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ: إِنَّهَا — حُبْلٰى مِنَ الزِّنَا. فَقَالَ: «أَنْتِ؟» قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَ لَهَا: «حَتّٰى تَضَعِي مَا فِي بَطْنِكِ» قَالَ: فَكَفَلَهَا رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ حَتّٰى وَضَعَتْ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: قَدْ وَضَعَتِ الْغَامِدِيَّةُ فَقَالَ: «إِذًا لَا نَرْجُمُهَا وَنَدَعُ وَلَدَهَا صَغِيرًا، لَيْسَ لَهُ مَنْ يُرْضِعُهُ» فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ: إِلَيَّ رَضَاعُهُ يَا نَبِيَّ اللهِ! قَالَ: فَرَجَمَهَا. وَفِي رِوَايَةٍ: أَنَّهُ قَالَ لَهَا: «اذْهَبِي حَتّٰى تَلِدِي» فَلَمَّا وَلَدَتْ قَالَ: «اذْهَبِي فَأَرْضِعِيهِ حَتّٰى تَفْطِمِيهِ» فَلَمَّا فَطَمَتْهُ أَتَتْهُ بِالصَّبِيِّ فِي يَدِهِ كِسْرَةُ خُبْزٍ — فَقَالَتْ: هٰذَا يَا نَبِيَّ اللهِ قَدْ فَطَمْتُهُ، وَقَدْ أَكَلَ الطَّعَامَ، فَدَفَعَ الصَّبِيَّ إِلٰى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَحُفِرَ لَهَا إِلٰى صَدْرِهَا، وَأَمَرَ النَّاسَ فَرَجَمُوهَا. فَيُقْبِلُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بِحَجَرٍ فَرَمٰى رَأْسَهَا، فَتَنَضَّحَ الدَّمُ — عَلٰى وَجْهِ خَالِدٍ، فَسَبَّهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَهْلًا يَا خَالِدُ! فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا صَاحِبُ مَكْسٍ — لَغُفِرَ لَهُ» ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَصَلّٰى عَلَيْهَا وَدُفِنَتْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۵۳: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ماعز بن مالک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! مجھے پاک کیجئے' آپؐ نے فرمایا' تجھ پر اللہ رحم کرے واپس جا' اللہ سے مغفرت طلب کر اور توبہ کر۔ بریدہؓ نے بیان کیا' وہ شخص زیادہ دور نہیں گیا تھا کہ واپس آیا اور عرض کیا' اے اللہ کے رسول! مجھے پاک کر دیں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کا جواب دیا' یہاں تک کہ جب چوتھی مرتبہ اس نے کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا' میں تجھے کس (گناہ) سے پاک کروں؟ اس نے جواباً کہا' زنا سے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا' کیا یہ دیوانہ ہے؟ آپؐ کو بتایا گیا کہ یہ دیوانہ نہیں ہے۔ آپؐ نے دریافت کیا' کیا اس نے شراب پی رکھی ہے؟ چنانچہ ایک شخص کھڑا ہوا' اس نے اس کے (منہ) کو سونگھا لیکن اس سے شراب کی بدبو نہیں آ رہی تھی پھر آپؐ نے دریافت کیا' کیا تو نے زنا کیا ہے؟ اس نے اثبات میں جواب دیا۔ آپؐ نے اس کے بارے میں حکم دیا کہ اسے رجم کیا جائے (چنانچہ اسے رجم کیا گیا) صحابہ کرامؓ دو دن یا تین دن خاموش رہے بعد ازاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپؐ نے فرمایا' ماعز بن مالک کے لئے مغفرت طلب کرو یقیناً اس نے ایسی توبہ کی

ہے کہ اگر اسے ایک جماعت پر تقسیم کیا جائے تو ان سب کو شامل ہو جائے۔

اس کے بعد آپؐ کی خدمت میں غامدیہ ازد (قبیلہ) کی ایک عورت آئی اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! مجھے پاک کیجئے! آپؐ نے فرمایا' تجھ پر اللہ کی رحمت ہو تو چلی جا اور اللہ سے مغفرت مانگ اور توبہ کر۔ اس نے عرض کیا' آپؐ مجھے بار بار اس طرح واپس لوٹانا چاہتے ہیں جیسا کہ آپؐ نے ماعز بن مالک کو واپس کر دیا تھا یقیناً میں تو زنا سے حاملہ ہوں آپؐ نے دریافت کیا' تو (حاملہ) ہے؟ اس نے عرض کیا' جی ہاں! آپؐ نے اس سے فرمایا' اپنے پیٹ (کے حمل) کو وضع کرنے کے بعد (آنا) راوی نے بیان کیا کہ ایک انصاری نے اس کی کفالت کی (ذمہ داری اٹھائی) یہاں تک کہ اس نے وضع حمل کیا۔ تب وہ انصاری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور اس نے عرض کیا کہ غامدیہ عورت نے وضع حمل کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا' اس حالت میں ہم اسے رجم نہیں کریں گے کہ اس کے بچے کو بچپن میں اس طرح چھوڑ دیں کہ اسے دودھ پلانے والا کوئی نہ ہو۔ چنانچہ ایک انصاری کھڑا ہوا' اس نے کہا' اے اللہ کے نبی! اس کی رضاعت کی ذمہ داری مجھ پر ہے۔ راوی نے بیان کیا' آپؐ نے اسے رجم کرنے کا حکم دیا اور ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے اس سے کہا' تو چلی جا یہاں تک کہ بچے کو جنم دے۔ جب بچہ پیدا ہوا تو آپؐ نے فرمایا' جا اسے دودھ پلا یہاں تک کہ اس کو دودھ پلانا بند کر دے۔ جب اس نے اس کو دودھ پلانا ختم کر دیا تو وہ بچے کو آپؐ کے پاس لائی اس (بچے) کے ہاتھ میں روٹی کا ٹکڑا تھا اس نے کہا' اے اللہ کے رسول! میں نے اس کو دودھ (پلانا) ختم کر دیا ہے۔ اب یہ کھانا کھانے لگا ہے چنانچہ آپؐ نے بچے کو ایک مسلمان شخص کے سپرد کیا اور اس کے بارے میں (رجم) کا حکم دیا۔ اس کے لئے اس کی چھاتی کے برابر گڑھا کھودا گیا اور لوگوں کو (اسے رجم کرنے کا) حکم دیا انہوں نے اسے رجم کیا چنانچہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ایک پتھر لیکر آئے اور اس کے سر پر پھینکا جس سے خون کے چھینٹے خالد کے چہرے پر گرے تو خالد نے اسے برا بھلا کہا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے خالد! رک جایئے' اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس عورت نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر محصول (TAX) لینے والا ایسی توبہ کرے تو اسے معاف کر دیا جائے پھر آپؐ نے اس کے بارے میں حکم دیا (کہ اس کا جنازہ تیار کیا جائے) چنانچہ آپؐ نے اس کی نماز جنازہ پڑھی اور اسے دفن کر دیا گیا۔(مسلم)

وضاحت : حدیث کے طرق میں تعارض ہے ایک روایت میں ہے کہ بچے کے دودھ پلانے کی ذمہ داری ایک انصاری نے اٹھائی اور غامدیہ عورت کو اسی وقت رجم کر دیا گیا جبکہ دوسری روایت میں ہے کہ آپؐ نے رجم کو اس وقت تک مؤخر کر دیا جب تک بچہ دودھ پیتا رہا اور جب بچے کا دودھ بند کر دیا گیا اور اس کے ہاتھ میں روٹی کا ٹکڑا تھما دیا گیا تو اسے رجم کیا گیا۔ ان دونوں روایات کے درمیان مطابقت قائم کرتے ہوئے علامہ شوکانیؒ نے فرمایا ہے کہ یہ دونوں روایات صحیح ہیں اور ایک ہی واقعہ ہے لیکن رجم کی تاخیر والی روایت دوسری روایت سے زیادہ واضح اور صحیح ہے۔ تو ہم یقین کے ساتھ کہتے ہیں کہ بچے کے دودھ چھڑانے کے بعد اس کو رجم کیا گیا اور جس شخص نے اس کی رضاعت کی ذمہ داری لی تھی' آپؐ نے اس کی ذمہ داری کو تسلیم نہ کیا اور اس کے رجم کو مؤخر کر دیا۔ صحابہ کرامؓ کے درمیان اس قسم کا اختلاف اکثر طور پر دیکھنے میں آیا ہے۔ بھول غلطی سے کوئی شخص مبرا نہیں ہے (نیل الاوطار جلد ۷ صفحہ ۲۸۸)

۳۵۶۳ - (۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا زَنَتْ أَمَةُ أَحَدِكُمْ، فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا، فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا، ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ، ثُمَّ إِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعَرٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۵۶۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا' جب تم میں سے کسی شخص کی لونڈی زنا کرے اور اس کا زنا کرنا آشکار ہو جائے تو وہ اسے حد کے کوڑے لگائے لیکن اسے برا بھلا نہ کہے' اس کے بعد اگر وہ (پھر) زنا کرے تو اس پر زنا کی حد لگائے اور اسے ذانٹ نہ پلائے پھر اگر تیسری بار زنا کرے اور اس کا زنا معلوم ہو جائے تو اسے اگرچہ بالوں کی رسی کے بدلے (بیچنا پڑے) تو بیچ دے۔

وضاحت: معلوم ہوا کہ آقا کو حاکم وقت سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ خود اس پر حد نافذ کر سکتا ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۸۹)

۳۵۶٤ - (۱۰) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! أَقِيمُوا عَلَى أَرِقَّائِكُمُ الْحَدَّ مَنْ أَحْصَنَ مِنْهُمْ وَمَنْ لَمْ يُحْصِنْ؛ فَإِنَّ أَمَةً لِرَسُولِ اللهِ ﷺ زَنَتْ فَأَمَرَنِي أَنْ أَجْلِدَهَا، فَإِذَا هِيَ حَدِيثُ عَهْدٍ بِنِفَاسٍ، فَخَشِيتُ إِنْ أَنَا جَلَدْتُهَا أَنْ أَقْتُلَهَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: «أَحْسَنْتَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ: قَالَ: «دَعْهَا حَتَّى يَنْقَطِعَ دَمُهَا ثُمَّ أَقِمْ عَلَيْهَا الْحَدَّ، وَأَقِيمُوا الْحُدُودَ عَلَى مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ».

۳۵۶٤: علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا' اے لوگو! تم اپنے غلاموں پر' وہ شادی شدہ ہوں یا غیر شادی شدہ' حد لگاؤ۔ اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک لونڈی نے زنا کیا' آپ نے مجھے حکم دیا کہ میں اس کو (حد کے) کوڑے لگاؤں۔ لیکن اسے تو ابھی نفاس کا خون آ رہا تھا۔ میں ڈر گیا کہ اگر میں نے اسے کوڑے لگائے تو (کہیں) میں اسے قتل نہ کر دوں۔ میں نے اس بات کا ذکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' آپ نے فرمایا' تو نے اچھا کیا (مسلم) اور ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے' آپ نے فرمایا' اسے چھوڑ دو یہاں تک کہ اس (کے نفاس) کا خون ختم ہو جائے پھر اس پر حد قائم کرو۔ نیز اپنے ماتحت لوگوں پر حدود کا نفاذ کرو۔

وضاحت: شرعاً لونڈی اور غلام کی حد آزاد سے نصف ہے لیکن رجم میں چونکہ نصف ممکن نہیں اس لئے لونڈی یا غلام کو جو شادی شدہ ہیں' رجم نہیں کیا جائے گا (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۸۹)

ابوداؤد کی روایت کی سند میں عبدالاعلیٰ بن عامر راوی قابل حجت نہیں ہے (الجرح والتعدیل جلد ٦ صفحہ ۲۳۳' میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵۳۰' تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۴۶۳)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

٣٥٦٥ - (١١) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ مَاعِزٌ الْأَسْلَمِيُّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: إِنَّهُ قَدْ زَنَى، فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ جَاءَ مِنْ شِقِّهِ الْآخَرِ، فَقَالَ: إِنَّهُ قَدْ زَنَى فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ جَاءَ مِنْ شِقِّهِ الْآخَرِ فَقَالَ. يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّهُ قَدْ زَنَى، فَأَمَرَ بِهِ فِي الرَّابِعَةِ، فَأُخْرِجَ إِلَى الْحَرَّةِ، فَرُجِمَ بِالْحِجَارَةِ، فَلَمَّا وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ، فَرَّ يَشْتَدُّ، حَتَّى مَرَّ بِرَجُلٍ مَعَهُ لَحْيُ جَمَلٍ — فَضَرَبَهُ بِهِ، وَضَرَبَهُ النَّاسُ حَتَّى مَاتَ. فَذَكَرُوا ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ فَرَّ حِينَ وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ وَمَسَّ الْمَوْتِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «هَلَّا تَرَكْتُمُوهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَفِي رِوَايَةٍ: «هَلَّا تَرَكْتُمُوهُ لَعَلَّهُ أَنْ يَتُوبَ فَيَتُوبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ»

دوسری فصل : ٣٥٦٥: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ماعز اسلمی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے اقرار کیا کہ اس نے زنا کیا ہے۔ آپؐ نے اس سے اعراض فرمایا' پھر وہ دوسری جانب سے آیا اور زنا کا اقرار کیا لیکن آپؐ نے اس سے اعراض فرمایا' پھر وہ آپؐ کی دوسری جانب سے آیا اور اقرار کیا کہ اے اللہ کے رسول! میں نے زنا کیا ہے۔ آپؐ نے چوتھی بار (اقرار کے بعد) اس کے بارے میں حکم دیا کہ اسے رجم کیا جائے اسے پتھریلے میدان (کی جانب) لے جایا گیا (وہاں) اسے پتھروں کے ساتھ رجم کیا گیا جب اس نے پتھروں کی چوٹوں کی تکلیف کو محسوس کیا تو تیزی سے بھاگ نکلا' وہ ایک شخص کے پاس سے گزرا جس کے پاس اونٹ کے جبڑے کی ہڈی تھی اس نے اسے اس ہڈی کے ساتھ مارا اور دیگر لوگوں نے بھی اس کو مارا یہاں تک کہ وہ فوت ہو گیا چنانچہ اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوا کہ اس نے جب پتھروں کے واقع ہونے کے وقت موت کو محسوس کیا تو وہ بھاگا تھا (اس پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم نے اسے کیوں نہ چھوڑ دیا؟ (ترمذی' ابن ماجہ) اور ایک روایت میں ہے (کہ آپؐ نے فرمایا) تم نے اسے کیوں نہ چھوڑ دیا؟ شاید وہ توبہ کرتا اور اللہ اس کی توبہ قبول فرماتا۔

وضاحت : معلوم ہوا کہ جو شخص کسی گناہ کا اقرار کرتا ہے' اگر وہ اقرار سے رجوع کر لے تو اس کا رجوع کرنا درست ہے اور اس کو اس جرم کی سزا نہیں دی جائے گی گویا اس کا بھاگنا اقرار سے منحرف ہونا تھا۔ اس بناء پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم نے اس کو کیوں نہ چھوڑ دیا؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ "تم نے اسے کیوں نہ چھوڑ دیا" حد ساقط کرنے کے لئے نہیں' بلکہ مزید تحقیق و تفتیش کے لئے تھا کہ اگر کوئی شبہ دریافت ہو تو فیصلے پر نظرثانی کی جا سکے (واللہ اعلم)

٣٥٦٦ - (١٢) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ. «أَحَقٌّ مَا بَلَغَنِي عَنْكَ؟» قَالَ: وَمَا بَلَغَكَ عَنِّي؟ قَالَ: «بَلَغَنِي أَنَّكَ قَدْ وَقَعْتَ عَلَى جَارِيَةِ آلِ

فُلَانٍ، قَالَ: نَعَمْ، فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ، فَأَمَرَ بِهٖ فَرُجِمَ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۳۵۶۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ماعز بن مالک سے دریافت فرمایا' تیرے بارے میں جو خبر ملی ہے کیا وہ درست ہے؟ اس نے پوچھا کہ آپؐ کو میرے بارے میں کیا خبر پہنچی ہے؟ آپؐ نے فرمایا' مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ تو نے فلاں قبیلے کی لونڈی سے زنا (کے جرم) کا ارتکاب کیا ہے۔ اس نے اقرار کیا اور چار بار گواہی دی' تو آپؐ نے اس کے بارے میں حکم دیا (کہ اسے رجم کیا جائے) چنانچہ اسے رجم کر دیا گیا (مسلم)

وضاحت: یہ حدیث مسند احمد' ابوداؤد' نسائی اور ترمذی میں مذکور ہے البتہ صاحب مشکوٰۃ نے یہ کہہ کر کہ اسے مسلم نے روایت کیا ہے' اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ یہ حدیث پہلی فصل میں ذکر کی جانا چاہیے تھی' دوسری فصل میں اس کا ذکر ہونا مناسب نہیں ہے۔ نیز اس حدیث میں اشکال ہے وہ یہ ہے کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم تھا کہ ماعز سے زنا کا جرم واقع ہوا ہے۔ آپؐ نے اس سے اظہار کروانا چاہا تاکہ اس کے اقرار کی روشنی میں اس پر حد نافذ کی جا سکے اور اس سے پہلے جو حدیثیں ذکر ہوئی ہیں' ان سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے اس جرم کا علم نہ تھا بلکہ ماعزؓ آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے اس فعل کا اقرار کیا اور آپؐ نے کئی بار اس سے روگردانی کی تاکہ وہ اپنے اقرار سے رجوع کر لے۔ اس اشکال کا جواب یہ ہے کہ حدیث میں اختصار ہے۔ اس لئے کہ یہ بات بعید نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ماعز کا واقعہ بتایا گیا ہو لیکن آپؐ نے اس کو اپنے پاس بلایا اور چاہا کہ وہ انکار کر دے تاکہ اس پر حد نہ لگائی جائے لیکن اس نے انکار نہ کیا بلکہ بار بار اقرار کیا تو تب آپؐ نے اسے حد رجم سے بچانے کیلئے یہ بھی کہا کہ کہیں تو پاگل تو نہیں ہے؟ نیز اس ساری تحقیق کا مقصد صرف یہ تھا کہ کہیں ماعز بے گناہ یا کسی شبہ کی بناء پر رجم نہ کر دیا جائے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۸۹)

۳۵۶۷ - (۱۳) وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ نُعَيْمٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ مَاعِزًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَقَرَّ عِنْدَهٗ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ، فَأَمَرَ بِرَجْمِهٖ وَقَالَ لِهَزَّالٍ: «لَوْ سَتَرْتَهٗ بِثَوْبِكَ كَانَ خَيْرًا لَكَ»، قَالَ ابْنُ الْمُنْكَدِرِ: إِنَّ هَزَّالًا أَمَرَ مَاعِزًا أَنْ يَأْتِيَ النَّبِيَّ ﷺ فَيُخْبِرَهٗ۔ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ۔

۳۵۶۷: یزید بن نعیم اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ ماعز بن مالک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے آپؐ کے پاس چار بار (زنا) کا اقرار کیا۔ آپؐ نے اس کو رجم کرنے کا حکم دیا اور ہزال سے کہا کہ "اگر تو اس کی پردہ پوشی کرتا تو تیرے لئے بہتر تھا" ابن منکدر نے بیان کیا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہزال نے ماعز کو مشورہ دیا تھا کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جائے اور آپؐ کو (حقیقت) بتائے (ابوداؤد)

۳۵۶۸ - (۱٤) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «تَعَافَوا الْحُدُودَ فِيمَا بَيْنَكُمْ، فَمَا بَلَغَنِيْ

مِنْ حَدٍّ فَقَدْ وَجَبَ»۔ ۔ ۔ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۳۵۶۸: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' آپس میں ایک دوسرے کے قابل حد قصور کو معاف کر دیا کرو کیونکہ جب میرے پاس حد (کا معاملہ) پہنچے گا تو حد کا نفاذ واجب ہو جائے گا (ابوداؤد' نسائی)

۳۵۶۹ـ (۱۵) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «اَقِيْلُوْا ذَوِي الْهَيْئَاتِ عَثَرَاتِهِمْ إِلَّا الْحُدُوْدَ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ.

۳۵۶۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سمجھدار لوگوں کی غلطیوں کو ماسوائے حدود کے' معاف کر دیا کرو (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبدالملک بن زید راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۶۵۵)

۳۵۷۰ـ (۱۶) وَعَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِدْرَءُوا الْحُدُوْدَ عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ مَا اسْتَطَعْتُمْ، فَإِنْ كَانَ لَهُ مَخْرَجٌ، فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُ، فَإِنَّ الْإِمَامَ اَنْ يُّخْطِئَ فِي الْعَفْوِ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ يُّخْطِئَ فِي الْعُقُوْبَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: قَدْ رُوِيَ عَنْهَا وَلَمْ يُرْفَعْ وَهُوَ اَصَحُّ.

۳۵۷۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ممکن حد تک مسلمانوں سے حدود کو ٹالتے رہو' اگر حد سے بچاؤ کا کوئی راستہ نکلتا ہے تو مجرم کو جانے دو۔ اس لئے کہ امام معاف کرنے میں غلطی کر جائے تو اس سے بہتر ہے کہ وہ سزا دینے میں غلطی کرے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے بیان کیا ہے کہ اس حدیث کا عائشہؓ سے موقوفاً" روایت ہونا زیادہ صحیح ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں یزید بن ابی زیاد راوی ضعیف ہے (العلل و معرفۃ الرجال جلد ۱ صفحہ ۲۱۴' التاریخ الکبیر جلد ۸ صفحہ ۳۳۰' الجرح والتعدیل جلد ۹ صفحہ ۲۶۵' الضعفاء والمتروکین صفحہ ۱۵۱' میزان الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۴۲۳' تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۳۶۵' تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۹۰' ضعیف ترمذی صفحہ ۱۶۳)

۳۵۷۱ـ (۱۷) وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اُسْتُكْرِهَتِ امْرَاَةٌ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَدَرَاَ عَنْهَا الْحَدَّ، وَاَقَامَهُ عَلَى الَّذِيْ اَصَابَهَا، وَلَمْ يَذْكُرْ اَنَّهُ جَعَلَ لَهَا مَهْرًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۵۷۱: وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک عورت سے زنا بالجبر

لیا گیا تو آپؐ نے عورت پر سے حد کو معاف کر دیا اور اس شخص پر حد لاگو کی' جس نے اس سے زنا کیا تھا اور اس بات کا (کہیں) ذکر نہیں کہ آپؐ نے اس (عورت) کو حق مہر دیا ہو (ترمذی)

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے نیز سند میں عبدالجبار بن وائل نے اپنے والد سے نہیں سنا (تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۹۰' ضعیف ترمذی صفحہ۱۶۲)

۳۵۷۲ - (۱۸) وَعَنْهُ اَنَّ امْرَاَةً خَرَجَتْ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ تُرِيْدُ الصَّلَاةَ، فَتَلَقَّاهَا رَجُلٌ فَتَجَلَّلَهَا ـــ، فَقَضٰى حَاجَتَهٗ مِنْهَا، فَصَاحَتْ وَانْطَلَقَ، وَمَرَّتْ عِصَابَةٌ ـــ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ فَقَالَتْ: اِنَّ ذٰلِكَ الرَّجُلَ فَعَلَ بِيْ كَذَا وَكَذَا، فَاَخَذُوا الرَّجُلَ، فَاَتَوْا بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ لَهَا: «اِذْهَبِيْ فَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكِ» وَقَالَ لِلرَّجُلِ الَّذِيْ وَقَعَ عَلَيْهَا: «ارْجُمُوْهُ» وَقَالَ: «لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ لَقُبِلَ مِنْهُمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ـــ، وَاَبُوْ دَاوُدَ.

۳۵۷۲ : وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک عورت نماز ادا کرنے کے ارادے سے اپنے گھر سے نکلی' اسے ایک آدمی ملا' اس نے اس کو ڈھانپ لیا اور اس سے اپنی خواہش کو پورا کیا' وہ عورت چیخ رہی لیکن وہ آدمی چلا گیا۔ وہاں سے مہاجرین کا ایک گروہ گزرا۔ اس عورت نے ان سے بیان کیا کہ ایک آدمی نے میرے ساتھ زنا کیا ہے چنانچہ وہ لوگ اس کو پکڑ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے۔ آپؐ نے اس عورت سے کہا' تم جاؤ اللہ تعالیٰ نے تمہیں معاف کر دیا ہے (پھر) آپؐ نے اس (زانی) شخص کے بارے میں حکم دیا کہ اسے رجم کرو اور فرمایا' اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر ایسی توبہ مدینہ والے کر لیں تو ان (سب) کی توبہ قبول ہو جائے۔ (ترمذی' ابوداؤد)

وضاحت : امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔ اس لئے کہ اس کی سند مضبوط ہے۔ البتہ اختصار ہے۔ مکمل الفاظ یوں ہیں کہ وہ شخص جس نے اس عورت کے ساتھ زنا کیا تھا' وہ چلا گیا۔ (اسی دوران) ایک دوسرا شخص اس کے پاس سے گزرا اور وہاں سے مہاجرین کی ایک جماعت گزر رہی تھی اس عورت نے (ان سے) کہا کہ اس شخص نے میرے ساتھ زنا کیا ہے چنانچہ مہاجرین نے اس آدمی کو پکڑ لیا' جس کے بارے میں عورت نے کہا تھا کہ اس نے اس کے ساتھ زنا کیا ہے۔ جب اس شخص کو عورت کے سامنے لایا گیا تو عورت کہنے لگی' ہاں! یہی وہ آدمی ہے۔ چنانچہ مہاجرین کی جماعت اس شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئی۔ جب آپؐ نے اس شخص کو رجم کرنے کا حکم دیا تو وہ شخص کھڑا ہو گیا جس نے واقعتاً اس عورت کے ساتھ زنا کیا تھا۔ تب اس نے اقرار کیا کہ اے اللہ کے رسول! دراصل میں ہی اس (عورت) سے اس فعل مجرمانہ کا مرتکب ہوا ہوں۔ چنانچہ آپؐ نے اس عورت سے کہا کہ تو چلی جا' اللہ تعالیٰ نے تجھے معاف کر دیا ہے اور مشتبہ شخص کے بارے میں اچھے کلمات ادا فرمائے اور جس شخص نے حقیقتاً بدکاری کی تھی' اس کے بارے میں آپؐ نے حکم دیا کہ اسے رجم کر دیا جائے اور آپؐ نے فرمایا' اس شخص

نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر اہل مدینہ ایسی توبہ کریں تو ان (سب) کی توبہ قبول ہو جائے۔ یہ حدیث اگرچہ حسن درجہ کی ہے لیکن یہ جملہ کہ تم اسے رجم کرو' صحیح نہیں ہے اور راجح بات یہی ہے کہ اس شخص کو رجم نہیں کیا گیا تھا۔ (صحیح ترمذی علامہ البانی جلد۲ صفحہ۷۷) اس حدیث کو امام احمدؒ نے مسند احمد میں جلد۶ صفحہ۳۹۹ میں ذکر کیا ہے اور اس حدیث میں یہ وضاحت موجود ہے کہ آپؐ نے اس عورت کے ساتھ ان دونوں مردوں کو بھی چھوڑ دیا۔ اور فرمایا کہ "اسے رجم نہ کرو' اس نے بارگاہ الہی میں توبہ کی ہے۔" البتہ اس حدیث میں جلا وطنی کی سزا کا ذکر ہے۔ اس حدیث کو امام بیہقی نے سنن کبری ۲۸۵۸ میں ذکر کیا ہے اور حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

۳۵۷۳ - (۱۹) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: اَنَّ رَجُلاً زَنٰى بِامْرَاَةٍ فَاَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَجُلِدَ الْحَدَّ، ثُمَّ اُخْبِرَ اَنَّهُ مُحْصَنٌ فَاَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

۳۵۷۳: جابر رضی اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے ایک عورت کے ساتھ زنا کیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں حکم دیا کہ اس کو حد کے کوڑے لگائے جائیں پھر آپؐ کو بتایا گیا' وہ تو شادی شدہ ہے تب آپؐ نے اسے رجم کرنے کا حکم دیا (ابوداؤد)

۳۵۷۴ - (۲۰) **وَعَنْ** سَعِيْدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ بِرَجُلٍ - كَانَ فِي الْحَيِّ - مُخْدَجٍ - سَقِيْمٍ، فَوُجِدَ عَلٰى اَمَةٍ مِنْ اِمَائِهِمْ يَخْبُثُ بِهَا - فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «خُذُوْا لَهٗ عِثْكَالاً فِيْهِ مِائَةُ شِمْرَاخٍ - ، فَاضْرِبُوْهُ ضَرْبَةً». رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ» وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ مَاجَةَ نَحْوَهُ.

۳۵۷۴: سعید بن سعد بن عبادہؓ بیان کرتے ہیں کہ سعد بن عبادہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص کو لائے جو قبیلے میں ناقص الخلقت اور بیمار تھا لیکن اسے ان کی لونڈیوں میں سے کسی لونڈی کے ساتھ زنا کرتے پایا گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس کیلئے ایسا جھاڑن حاصل کرو' جس میں سو شاخیں ہوں اور وہ اسے ایک بار مارو (شرح السنہ اور ابن ماجہ میں بھی اس کی مثل ہے)

وضاحت: یہ حدیث صحیح ہے اور اس قسم کے بیمار انسان پر اسی انداز میں حد نافذ ہوگی۔ جیسا کہ "سورۃ ص" میں ایوب علیہ السلام کے واقع میں ذکر ہے۔ جسکا ترجمہ ہے "اور اپنے ہاتھ میں جھاڑو لو اس سے مارو اور قسم نہ توڑو' بے شک ہم نے ان کو ثابت قدم پایا (وہ) خوب بندے تھے۔ بیشک وہ رجوع کرنے والے تھے" ایوب علیہ السلام نے کسی وجہ سے قسم اٹھائی تھی کہ وہ اپنی بیوی کو سو کوڑے لگائیں گے۔ اللہ پاک نے انہیں فرمایا کہ آپ سو شاخوں والا جھاڑو ایک بار انہیں ماریں تو آپ کی قسم پوری ہو جائے گی۔ (واللہ اعلم)

٣٥٧٥ - (٢١) وَعَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ وَجَدْتُمُوْهُ يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ فَاقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُوْلَ بِهِ». . . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۵۷۵: عکرمہ' ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص کو تم قوم لوط کے عمل میں مبتلا پاؤ تو فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کر دو (ترمذی' ابن ماجہ)

٣٥٧٦ - (٢٢) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ أَتٰى بَهِيْمَةً فَاقْتُلُوْهُ وَاقْتُلُوْهَا مَعَهُ». قِيْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ: مَا شَأْنُ الْبَهِيْمَةِ؟ قَالَ: مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ ذٰلِكَ شَيْئًا، وَلٰكِنْ أَرَاهُ كَرِهَ أَنْ يُؤْكَلَ لَحْمُهَا أَوْ يُنْتَفَعَ بِهَا وَقَدْ فُعِلَ بِهَا ذٰلِكَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۵۷۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے چوپائے کے ساتھ بدفعلی کی تو اس کو اور اس کے ساتھ چوپائے کو بھی قتل کر دو۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا کہ چوپائے کو کس لئے قتل کیا جائے؟ انہوں نے بتایا کہ میں نے اس کے بارے میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ نہیں سنا البتہ میرا خیال ہے کہ آپؐ نے اس کا گوشت کھانے یا اس سے فائدہ حاصل کرنے کو مکروہ سمجھا ہے جبکہ اس کے ساتھ بدفعلی ہوئی ہے (ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ)

٣٥٧٧ - (٢٣) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلٰى أُمَّتِيْ عَمَلُ قَوْمِ لُوْطٍ». . . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۵۷۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ مجھے اپنی امت سے زیادہ خطرہ اس بات کا ہے کہ کہیں وہ قوم لوط کے عمل میں مبتلا نہ ہو جائے (ترمذی' ابن ماجہ)

٣٥٧٨ - (٢٤) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلًا مِّنْ بَنِيْ بَكْرِ بْنِ لَيْثٍ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَقَرَّ أَنَّهُ زَنٰى بِامْرَأَةٍ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ، فَجَلَدَهُ مِائَةً، وَكَانَ بِكْرًا، ثُمَّ سَأَلَهُ الْبَيِّنَةَ عَلَى الْمَرْأَةِ فَقَالَتْ: كَذَبَ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَجُلِدَ حَدَّ الْفِرْيَةِ. . . رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۳۵۷۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ (قبیلہ) بنو بکر بن لیث سے ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم

کے پاس آیا۔ اس نے چار بار زنا کا اقرار کیا۔ آپؐ نے اسے سو کوڑے لگانے کا حکم دیا' وہ شخص غیر شادی شدہ تھا بعد ازاں عورت کے بارے میں اس شخص سے گواہی کا مطالبہ کیا۔ عورت نے کہا' اللہ کی قسم! اے اللہ کے رسول! اس نے جھوٹ کہا ہے تو اس پر تہمت کی حد بھی لگائی گئی۔ (ابوداؤد)

وضاحت: یہ روایت منکر ہے اس حدیث کی سند میں قاسم بن فیاض ابناری ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۸' میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۷۷' ضعیف ابوداؤد صفحہ ۴۴۶)

۳۵۷۹ - (۲۵) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمَّا نَزَلَ عُذْرِي ـ، قَامَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ، فَلَمَّا نَزَلَ مِنَ الْمِنْبَرِ أَمَرَ بِالرَّجُلَيْنِ وَالْمَرْأَةِ ، فَضُرِبُوْا حَدَّهُمْ . . . رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۳۵۷۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب میری برائت کی آیات نازل ہوئیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے' آپؐ نے برائت کا ذکر فرمایا' جب آپؐ منبر سے نیچے اترے تو آپؐ نے دو مردوں اور ایک عورت کے بارے میں حکم دیا (کہ انہیں تہمت کی حد لگائی جائے) تو انہیں تہمت کی حد لگائی گئی۔ (ابوداؤد)

وضاحت: دو مردوں سے مراد حسان بن ثابت اور مسطح بن اثاثہ ہیں اور عورت سے مراد حمنہ بنت جحش ہے۔ حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری میں عبداللہ بن ابی رئیس المنافقین کا بھی ذکر کیا ہے نیز اس حدیث کی سند میں محمد بن اسحاق مدلس ہے جو مدلس ہونے کی وجہ سے قابل احتجاج نہیں ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۹)

الفصل الثالث

۳۵۸۰ - (۲۶) عَنْ نَافِعٍ أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ أَبِي عُبَيْدٍ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ عَبْدًا مِنْ رَقِيْقِ الْإِمَارَةِ وَقَعَ عَلَى وَلِيْدَةٍ مِنَ الْخُمُسِ فَاسْتَكْرَهَهَا، حَتَّى اقْتَضَّهَا ـ فَجَلَدَهُ عُمَرُ وَلَمْ يَجْلِدْهَا، مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ اسْتَكْرَهَهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

تیسری فصل: ۳۵۸۰: نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ صفیہ بنت ابی عبید نے اس کو بتایا کہ بیت المال کے غلاموں میں سے ایک غلام (مال غنیمت کی) لونڈی سے جبراً زنا کر بیٹھا' جس سے اس کا پردہ بکارت ضائع ہو گیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے (اس) غلام کو کوڑے لگائے جبکہ لونڈی کو کوڑے نہ لگائے گئے' اس لئے کہ اس پر یہ (فعل) جبراً ہوا تھا (بخاری)

وضاحت: خمس سے مراد مال غنیمت کا وہ پانچواں حصہ ہے جس میں سے خلیفہ وقت کو تصرف کی اجازت ہے۔

نیز بخاری شریف میں مذکور ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے اس غلام کو پچاس کوڑے مارنے کا حکم دیا اور چھ ماہ کے لئے جلاوطن کر دیا۔ معلوم ہوا کہ عمر رضی اللہ عنہ کا یہ نظریہ تھا کہ غلام کو آزاد کی طرح جلاوطن بھی کیا جائے۔ البتہ اس کی جلاوطنی کی سزا آزاد انسان سے نصف ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۹۱)

۳۵۸۱ - (۲۷) وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ نُعَيْمِ بْنِ هَزَّالٍ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: كَانَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ يَتِيْمًا فِيْ حَجْرِ أَبِيْ فَأَصَابَ جَارِيَةً مِنَ الْحَيِّ، فَقَالَ لَهُ أَبِيْ: إِئْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَأَخْبِرْهُ بِمَا صَنَعْتَ لَعَلَّهُ يَسْتَغْفِرُ لَكَ وَإِنَّمَا يُرِيْدُ بِذٰلِكَ رَجَاءَ أَنْ يَكُوْنَ لَهُ مَخْرَجًا. فَأَتَاهُ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّيْ زَنَيْتُ، فَأَقِمْ عَلَيَّ كِتَابَ اللّٰهِ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ، فَعَادَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّيْ زَنَيْتُ، فَأَقِمْ عَلَيَّ كِتَابَ اللّٰهِ، حَتّٰى قَالَهَا أَرْبَعَ مِرَارٍ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّكَ قَدْ قُلْتَهَا أَرْبَعَ مَرَّاتٍ، فَبِمَنْ؟» قَالَ: بِفُلَانَةٍ. قَالَ: «هَلْ ضَاجَعْتَهَا؟» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «هَلْ بَاشَرْتَهَا؟» قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: «هَلْ جَامَعْتَهَا؟» قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَأَمَرَ بِهِ أَنْ يُرْجَمَ، فَأُخْرِجَ بِهِ إِلَى الْحَرَّةِ، فَلَمَّا رُجِمَ، فَوَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ فَجَزِعَ فَخَرَجَ يَشْتَدُّ، فَلَقِيَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُنَيْسٍ، وَقَدْ عَجَزَ أَصْحَابُهُ، فَنَزَعَ لَهُ بِوَظِيْفِ بَعِيْرٍ — ، فَرَمَاهُ بِهِ فَقَتَلَهُ، ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: «هَلَّا تَرَكْتُمُوْهُ، لَعَلَّهُ أَنْ يَتُوْبَ. فَيَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۳۵۸۱: یزید بن نعیم بن ہزال اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ماعز بن مالک یتیم تھا اور وہ میرے والد کی نگرانی میں تھا۔ اس نے قبیلہ کی ایک لونڈی سے زنا کیا۔ میرے والد نے اس سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اس (غلط) کام کی اطلاع دے تاکہ آپؐ تیرے لئے مغفرت کی دعا کریں۔ مقصد یہ تھا کہ شاید اس کیلئے نجات کا کوئی راستہ نکل آئے۔ چنانچہ وہ آپؐ کی خدمت میں پیش ہوا اور عرض کیا' اے اللہ کے رسول! بلاشبہ میں نے زنا کیا ہے' آپؐ مجھ پر اللہ کی کتاب (کا فیصلہ) نافذ فرمائیں۔ آپؐ نے اس سے روگردانی کی لیکن وہ (پہلی بات کو) دہراتا رہا اور کہتا رہا' اے اللہ کے رسول! بلاشبہ مجھ سے زنا (کا جرم سرزد) ہو گیا ہے۔ آپؐ مجھ پر اللہ کی کتاب کا فیصلہ نافذ فرمائیں۔ اس نے چار بار اسی بات کو دہرایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ تو نے چار بار اقرار کیا ہے' بتا تو نے کس کے ساتھ (زنا کیا ہے؟) اس نے بتایا کہ فلاں عورت کے ساتھ۔ آپؐ نے دریافت کیا' کیا تو نے اس کے ساتھ مباشرت کی ہے؟ (یعنی بدن کے ساتھ بدن ملایا ہے) اس نے جواب دیا' جی ہاں! آپؐ نے دریافت کیا' کیا تو نے اس کے ساتھ جماع کیا ہے؟ اس نے جواب دیا' جی ہاں! راوی نے بیان کیا کہ آپؐ نے اس شخص کے بارے میں حکم دیا کہ اسے رجم کیا جائے۔ چنانچہ اسے پتھریلی وادی میں لے جایا گیا' جب اسے رجم کیا جا رہا تھا اور وہ پتھروں کے لگنے کی تکلیف محسوس کرنے لگا تو وہ گھبراہٹ کے عالم میں دوڑنے لگا۔ لیکن عبداللہؓ بن انیس نے اسے جا لیا جب کہ اس کے دیگر رفقاء اس کو مل سکے۔ اس نے اونٹ کی پنڈلی کی ہڈی لی اور اس کو اس کی جانب پھینکا اور اسے قتل کر دیا۔ بعد ازاں وہ نبی صلی

اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور آپ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا۔ آپؐ نے فرمایا' تم نے اسے کیوں نہ چھوڑ دیا تاکہ وہ توبہ کرتا اور اللہ اس کی توبہ قبول کر لیتا (ابوداؤد)

۳۵۸۲ - (۲۸) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَا مِنْ قَوْمٍ يَظْهَرُ فِيْهِمُ الزِّنَا إِلَّا أُخِذُوْا بِالسَّنَةِ ـــ، وَمَا مِنْ قَوْمٍ يَظْهَرُ فِيْهِمُ الرُّشَا ـــ إِلَّا أُخِذُوْا بِالرُّعْبِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۳۵۸۲: عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' جس قوم میں زنا (کا جرم) عام ہو جائے تو انہیں قحط سالی میں مبتلا کر دیا جاتا ہے اور جس قوم میں رشوت عام ہو جائے تو ان پر خوف مسلط کر دیا جاتا ہے۔ (احمد)

۳۵۸۳ - (۲۹) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «مَلْعُوْنٌ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ». رَوَاهُ رَزِيْنٌ.

۳۵۸۳: ابن عباس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' وہ شخص ملعون ہے جو قوم لوط کا عمل کرتا ہے (رزین)

۳۵۸٤ - (۳۰) وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَحْرَقَهُمَا، وَأَبَا بَكْرٍ هَدَمَ عَلَيْهِمَا حَائِطًا .

۳۵۸۴: اور اس کی ایک روایت میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مذکور ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو جلا دیا اور ابوبکرؓ نے ان دونوں پر دیوار گرائی۔

وضاحت: دونوں سے مراد فاعل اور مفعول ہیں۔ حافظ ابن حجرؒ نے "الدرایہ" میں اس روایت کو جس میں جلانے کا ذکر ہے انتہائی درجہ ضعیف قرار دیا ہے نیز انہوں نے دیوار گرانے والی حدیث کے بارے میں کہا ہے کہ مجھے یہ روایت کتب احادیث میں نہیں ملی۔

۳۵۸٥ - (۳۱) وَعَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى رَجُلٍ أَتَى رَجُلًا أَوِ امْرَأَةً فِي دُبُرِهَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۳۵۸۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ اس شخص کی طرف رحمت کی نظر سے نہیں دیکھتا جو کسی مرد یا عورت سے اس کی پیٹھ میں بدفعلی کرتا ہے (ترمذی)
امام ترمذیؒ نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۵۸۶ - (۳۲) وَعَنْهُ، اَنَّهُ قَالَ: «مَنْ اَتٰی بَهِيْمَةً فَلَا حَدَّ عَلَيْهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوٗدَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، اَنَّهُ قَالَ: وَهٰذَا اَصَحُّ مِنَ الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ وَهُوَ: «مَنْ اَتٰی بَهِيْمَةً فَاقْتُلُوْهُ» وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ.

۳۵۸۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جو شخص چوپائے سے بدفعلی کرتا ہے اس پر کوئی حد نہیں ہے (ترمذی' ابوداؤد) امام ترمذیؒ نے سفیان ثوریؒ سے بیان کیا ہے کہ امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ یہ حدیث پہلی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ جس میں ذکر ہے کہ جو شخص چوپائے کے ساتھ بدفعلی کرے' اسے قتل کر دو نیز اہل علم کا عمل بھی اسی پر ہے۔

وضاحت: مقصود یہ ہے کہ ابن عباسؓ کا قول سند کے لحاظ سے زیادہ صحیح ہے جبکہ مرفوع حدیث میں مذکور ہے کہ تم چوپائے اور اس شخص کو چوپائے کے ساتھ بدفعلی کرے' (دونوں) کو قتل کر دو۔ صحیح نہیں ہے۔ اس میں عمرو بن ابی عمرو راوی تنقید قبول کرتا تھا امام بخاریؒ نے اس کو منکر الحدیث قرار دیا ہے (نیل الاوطار جلد ۷ صفحہ ۸۸)

وضاحت: حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ ایسے فعل کے مرتکب کو حداً قتل نہیں کیا جائے گا۔ حاکم وقت کو چاہئے کہ اگر کوئی شخص ایسے شنیع فعل کا ارتکاب کرے تو اسے مناسب سزا دی جائے (واللہ اعلم)

۳۵۸۷ - (۳۳) وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَقِيْمُوْا حُدُوْدَ اللّٰهِ فِي الْقَرِيْبِ وَالْبَعِيْدِ، وَلَا تَاْخُذْكُمْ فِي اللّٰهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۳۵۸۷: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قریب اور بعید سب پر اللہ کی حدود کو قائم کرو اور اللہ کے بارے میں تم پر کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا اثر نہیں ہونا چاہیے (ابن ماجہ)

۳۵۸۸ - (۳٤) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «اِقَامَةُ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنْ مَطَرِ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً فِيْ بِلَادِ اللّٰهِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۳۵۸۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' حدود الٰہیہ میں سے کسی حد کو قائم کرنا' چالیس رات بارش برسنے سے بہتر ہے (ابن ماجہ' نسائی)

۳۵۸۹ - (۳۵) وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ.

۳۵۸۹: نیز امام نسائیؒ نے اس حدیث کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔

بَابُ قَطْعِ السَّرِقَةِ
(چوروں کے ہاتھ کاٹنے کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۵۹۰ - (۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «لَا تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ إِلَّا بِرُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا» ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ۳۵۹۰: عائشہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپؐ نے فرمایا' چور کا ہاتھ دینار کے چوتھائی حصہ یا اس سے زائد (کی چوری کرنے) پر ہی کاٹا جائے (بخاری' مسلم)

وضاحت: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں دینار کا چوتھائی حصہ تین درہم کے برابر تھا۔ اس لحاظ سے دینار بارہ درہم کا ہوا اور ایک حدیث میں ذکر ہے کہ ڈھال کی قیمت سے کم میں چور کا ہاتھ نہ کاٹا جائے۔ عائشہؓ سے دریافت کیا گیا کہ ڈھال کی قیمت کتنی ہے؟ انہوں نے بتایا' ڈھال کی قیمت دینار کا چوتھائی حصہ ہے معلوم ہوا کہ تمام روایات میں مطابقت ہے' تناقض نہیں ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۴۳)

۳۵۹۱ - (۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَطَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَ سَارِقٍ فِيْ مِجَنٍّ، ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۵۹۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈھال (کی چوری کرنے) پر چور کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا اور ڈھال کی قیمت تین درہم تھی (بخاری' مسلم)

۳۵۹۲ - (۳) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَعَنَ اللّٰهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ، وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ» ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۵۹۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' چوری کرنے والے پر اللہ کی لعنت ہو۔ کوئی انڈا چوری کرے تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے اور اگر کوئی رسی چرائے تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے (بخاری' مسلم)

وضاحت : یہ حدیث تین درہم والی حدیث کے مخالف نہیں ہے اس لئے کہ اعمش راوی بیان کرتے ہیں کہ انڈے سے مقصود لوہے کا انڈا ہے اور رسی سے مقصود کشتی کی رسی ہے اور ان کی قیمت تین درہم سے کہیں زیادہ ہوتی ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ آپ نے مبالغہ کے طور پر فرمایا ہو کہ کتنی معمولی چیز کی چوری پر ہاتھ کاٹ دیا جاتا ہے؟ اور اللہ کی اس پر لعنت ہو یعنی انڈا اور رسی معمولی قیمت کی چیزیں ہیں اور یہ بات بھی قرین قیاس ہے کہ چوری کی بری عادت سے روکنے کے لئے فرمایا گیا ہو کیونکہ چھوٹی موٹی چیزوں کی چوری سے عادت پڑ جاتی ہے۔ اگرچہ ان چیزوں کی قیمت تین درہم سے کم ہو حتیٰ کہ ہاتھ کٹنے تک کی نوبت آ جاتی ہے (مرقاۃ جلد ۷ صفحہ ۱۵۶)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۳۵۹۳ - (٤) عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «لَا قَطْعَ فِيْ ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ» . رَوَاهُ مَالِكٌ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

دوسری فصل : ۳۵۹۳ : رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا' درخت پر معلق پھل اور شگوفہ (کی چوری میں) ہاتھ نہ کاٹا جائے (مالک' ترمذی' ابوداؤد' دارمی' ابن ماجہ)

وضاحت : چونکہ درختوں پر پھل محفوظ نہیں اس لئے ان کی چوری پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا اور بالخصوص جبکہ اس کی مالیت تین درہم سے کم ہو (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳)

۳۵۹٤ - (٥) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ: اَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ قَالَ: «مَنْ سَرَقَ مِنْهُ شَيْئًا بَعْدَ اَنْ يُؤْوِيَهُ الْجَرِيْنُ - فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ؛ فَعَلَيْهِ الْقَطْعُ» . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۳۵۹٤ : عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ سے اس پھل کی چوری کے بارے میں دریافت کیا گیا (جو درخت پر) لٹک رہا ہے؟ آپ نے فرمایا' جو شخص پھل کے ڈھیر سے کچھ چراتا ہے اور وہ ڈھال کی قیمت کے برابر ہے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے (ابوداؤد' نسائی)

۳۵۹۵ - (٦) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ حُسَيْنٍ الْمَكِّيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا قَطْعَ فِيْ ثَمَرٍ مُعَلَّقٍ -، وَلَا فِيْ حَرِيْسَةِ جَبَلٍ -، فَاِذَا آوَاهُ الْمُرَاحُ -- وَالْجَرِيْنُ -، فَالْقَطْعُ فِيْمَا بَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ» . رَوَاهُ مَالِكٌ.

۳۵۹۵: عبداللہ بن عبدالرحمان بن ابی حسین مکی بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' درخت پر معلق پھل اور پہاڑ میں موجود جانوروں کی چوری کی صورت میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا (اور) جب وہ ڈھیریا باڑے میں آکر چوری کریں اور چوری کے مال کی قیمت ڈھال کی قیمت کے برابر ہو جائے تو چور کا ہاتھ کاٹ دیا جائے (مالک)

وضاحت: یہ حدیث مرسل بلکہ معضل ہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے یا عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔ بہرحال روایت موقوف ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۹۳)

۳۵۹۶ - (۷) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَيْسَ عَلَى الْمُنْتَهِبِ قَطْعٌ، وَمَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً، مَشْهُوْرَةً فَلَيْسَ مِنَّا». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۳۵۹۶: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' لوٹنے والے کا ہاتھ نہ کاٹا جائے اور جو شخص قابل ذکر لوٹ ڈالے وہ ہم میں سے نہیں ہے (ابوداؤد)

۳۵۹۷ - (۸) وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «لَيْسَ عَلَى خَائِنٍ، وَلَا مُنْتَهِبٍ، وَلَا مُخْتَلِسٍ قَطْعٌ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۳۵۹۷: جابر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں' آپؐ نے فرمایا' خیانت کا ارتکاب کرنے والے' (مال) لوٹنے والے اور جھپٹ مارنے والے کا ہاتھ نہ کاٹا جائے (ترمذی' نسائی' ابن ماجہ' دارمی)

۳۵۹۸ - (۹) وَرَوَى فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ»: اَنَّ صَفْوَانَ بْنَ اُمَيَّةَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ، فَنَامَ فِي الْمَسْجِدِ، وَتَوَسَّدَ رِدَاءَهُ، فَجَاءَ سَارِقٌ، وَاَخَذَ رِدَاءَهُ، فَاَخَذَهُ صَفْوَانُ، فَجَاءَ بِهِ اِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَاَمَرَ اَنْ تُقْطَعَ يَدُهُ. فَقَالَ صَفْوَانُ: اِنِّيْ لَمْ اُرِدْ هٰذَا، هُوَ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «فَهَلَّا قَبْلَ اَنْ تَاْتِيَنِيْ بِهِ».

۳۵۹۸: شرح السنہ میں مروی ہے کہ صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ آئے وہ مسجد میں محو خواب ہو گئے (انہوں نے) اپنی چادر کا تکیہ بنایا تھا۔ ایک چور آیا اس نے (ان کی) چادر کو اٹھا لیا لیکن صفوان بن امیہ نے چور کو پکڑ لیا اور اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے۔ آپؐ نے اس (چور) کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔ صفوان نے عرض کیا کہ میرا مقصد یہ نہیں تھا۔ میں چادر اس کو بطور صدقہ دیتا ہوں۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' خبردار! میرے پاس لانے سے پہلے تو ایسا کر سکتا تھا۔

وضاحت: امام کے پاس فیصلہ لانے سے پہلے وہ شخص معاف کر سکتا ہے' جس کا مال چرایا گیا ہے لیکن امام کے

پاس فیصلہ لانے کے بعد اختیار ختم ہو جاتا ہے (واللہ اعلم)

۳۵۹۹ - (۱۰) وَرَوٰی نَحْوَهُ ابْنُ مَاجَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ صَفْوَانَ، عَنْ أَبِيْهِ.

۳۵۹۹: ابن ماجہ نے اس کی مثل عبداللہ بن صفوان رضی اللہ عنہ سے اس نے اپنے والد سے روایت کیا ہے۔

۳۶۰۰ - (۱۱) وَالدَّارِمِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

۳۶۰۰: دارمی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

۳۶۰۱ - (۱۲) وَعَنْ بُسْرِ بْنِ أَرْطَاةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «لَا تُقْطَعُ الْأَيْدِيْ فِي الْغَزْوِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ. وَأَبُوْدَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، إِلَّا أَنَّهُمَا قَالَا: «فِي السَّفَرِ» بَدَلَ «الْغَزْوِ».

۳۶۰۱: بسر بن ارطاۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' لڑائی میں ہاتھ نہ کاٹے جائیں (ترمذی' دارمی' ابوداؤد' نسائی) البتہ ابوداؤد اور نسائی میں لڑائی کی جگہ سفر کا لفظ ہے۔

۳۶۰۲ - (۱۳) وَعَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ فِي السَّارِقِ: «إِنْ سَرَقَ فَاقْطَعُوْا يَدَهُ، ثُمَّ إِنْ سَرَقَ فَاقْطَعُوْا رِجْلَهُ، ثُمَّ إِنْ سَرَقَ فَاقْطَعُوْا يَدَهُ، ثُمَّ إِنْ سَرَقَ فَاقْطَعُوْا رِجْلَهُ»... رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۳۶۰۲: ابوسلمہ' ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چور کے بارے میں فرمایا' اگر وہ چوری کرے تو اس کا ہاتھ کاٹ دو۔ اگر پھر چوری کرے تو اس کا پاؤں کاٹ دو اور اگر وہ پھر چوری کرے تو اس کا دوسرا ہاتھ کاٹ دو (اور) اگر وہ پھر بھی چوری کرے تو اس کا دوسرا پاؤں بھی کاٹ دو۔ (شرح السنۃ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن عمر بن واقد الواقدی راوی نہایت درجہ ضعیف ہے (الضعفاء الصغیر صفحہ ۲۲۳' التاریخ الکبیر جلد ۱ صفحہ ۱۷۸' الجرح والتعدیل جلد ۸ صفحہ ۲۰' المجروحین جلد ۲ صفحہ ۲۹۰' تاریخ بغداد جلد ۳ صفحہ ۳' میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۶۶۲' تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۱۹۴' تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۶۵)

۳۶۰۳ - (۱۴) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: جِيْءَ بِسَارِقٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ:

«اقْطَعُوْهُ» فَقُطِعَ. ثُمَّ جِيءَ بِهِ الثَّانِيَةَ، فَقَالَ: «اقْطَعُوْهُ» فَقُطِعَ. ثُمَّ جِيءَ بِهِ الثَّالِثَةَ، فَقَالَ: «اقْطَعُوْهُ» فَقُطِعَ. ثُمَّ جِيءَ بِهِ الرَّابِعَةَ، فَقَالَ: «اقْطَعُوْهُ» فَقُطِعَ. فَأُتِيَ بِهِ الْخَامِسَةَ فَقَالَ: «اقْتُلُوْهُ» — فَانْطَلَقْنَا بِهِ، فَقَتَلْنَاهُ، ثُمَّ اجْتَرَرْنَاهُ، فَأَلْقَيْنَاهُ فِي بِئْرٍ، وَرَمَيْنَا عَلَيْهِ الْحِجَارَةَ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۳۶۰۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چور لایا گیا۔ آپؐ نے فرمایا' اس کا ہاتھ کاٹ دو۔ پس اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ پھر اس کو دوسری بار لایا گیا۔ آپؐ نے فرمایا' اس کا ہاتھ کاٹ دو پس اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ پھر اس کو تیسری بار لایا گیا' آپؐ نے فرمایا' اس کا پاؤں کاٹ دو۔ پھر اس کو چوتھی بار لایا گیا' آپؐ نے فرمایا' اس کا دوسرا پاؤں بھی کاٹ دو۔ پس وہ کاٹ دیا گیا۔ پھر اسے پانچویں بار لایا گیا' آپؐ نے فرمایا' اسے قتل کر دو۔ چنانچہ ہم اسے لے گئے اور ہم نے اسے قتل کر دیا۔ پھر ہم نے اس (کی لاش) کو گھسیٹ کر کنوئیں میں ڈال دیا اور ہم نے اس پر پتھر پھینکے (ابوداؤد' نسائی)

وضاحت: امام نسائی نے اس حدیث کو منکر قرار دیا ہے۔ نیز انہوں نے ذکر کیا ہے کہ میں اس مسئلے کے بارے میں صحیح حدیث کا علم نہیں رکھتا پس کسی چور کو قتل کرنا شرعاً جائز نہیں' خواہ وہ کتنی بار ہی چوری کا مرتکب کیوں نہ ہو (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۹۵' ضعیف ابوداؤد صفحہ ۴۳۸)

۳٦۰٤ - (۱۵) وَرَوَى فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ» فِي قَطْعِ السَّارِقِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «اقْطَعُوْهُ ثُمَّ احْسِمُوْهُ».

۳۶۰۴: اور شرح السنہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے چور کے ہاتھ کاٹنے کے بارے میں ذکر ہے کہ اس کا ہاتھ کاٹنے کے بعد اس کے خون کو بند کر دو۔

۳٦۰٥ - (۱٦) وعن فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: أُتِيَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِسَارِقٍ، فَقُطِعَتْ يَدُهُ، ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَعُلِّقَتْ فِي عُنُقِهِ... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۶۰۵: فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چور کو لایا گیا۔ اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ پھر آپؐ نے اس کے ہاتھ کے بارے میں حکم دیا کہ اسے اس کی گردن میں لٹکا دیا جائے (ترمذی' ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں عمرو بن علی اور حجاج بن ارطاۃ دونوں راوی مدلس ہیں (ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۲۰۵' ارواء الغلیل ۲۴۳۲' ضعیف ترمذی صفحہ ۱۶۵)

٣٦٠٦ - (١٧) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا سَرَقَ الْمَمْلُوكُ فَبِعْهُ وَلَوْ بِنَشٍّ» ... رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۶۰۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب غلام چوری کرے تو اسے اگرچہ معمولی قیمت کے عوض فروخت کرنا پڑے تو اسے فروخت کر دیں (ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے۔ امام نسائی نے اس کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ عمر بن ابو سلمہ راوی حدیث میں قوی نہیں ہے (ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۲۰۵' ضعیف الجامع الصغیر صفحہ ۷۰)

الفصل الثالث

٣٦٠٧ - (١٨) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: أُتِيَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِسَارِقٍ فَقَطَعَهُ، فَقَالُوْا: مَا كُنَّا نَرَاكَ تَبْلُغُ بِهِ هٰذَا ... قَالَ: «لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ لَقَطَعْتُهَا». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

تیسری فصل: ۳۶۰۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چور لایا گیا آپ نے (اس کا ہاتھ) کاٹنے کا حکم دیا۔ اس کے (ورثاء نے) کہا کہ ہمارا خیال نہ تھا کہ آپ اس حد تک پہنچیں گے۔ آپ نے فرمایا' اگر فاطمہ (بنت محمد) بھی چوری کرے تو میں اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دوں گا (نسائی)

٣٦٠٨ - (١٩) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ بِغُلَامٍ لَهُ، فَقَالَ: اقْطَعْ يَدَهُ، فَإِنَّهُ سَرَقَ مِرْآةً لِامْرَأَتِي. فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: لَا قَطْعَ عَلَيْهِ وَهُوَ خَادِمُكُمْ، أَخَذَ مَتَاعَكُمْ ... رَوَاهُ مَالِكٌ.

۳۶۰۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اپنے غلام کو لایا اور آپ سے عرض کیا کہ آپ اس غلام کا ہاتھ کاٹنے کا (حکم دیں) اس نے میری بیوی کا آئینہ چوری کیا ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا' اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا' اس لئے کہ یہ شخص تمہارا خادم ہے۔ اس نے گھر میں سے ضرورت کے سامان کو اٹھایا ہے۔ (مالک)

وضاحت: اس حدیث میں آپ نے ہاتھ نہ کاٹنے کی علت کی طرف اشارہ کیا ہے کہ تمہارے غلام کو جب تمہارے گھر میں داخل ہونے کی اجازت ہے تو گھر کا سامان اس سے محفوظ نہیں ہے جبکہ ہاتھ تب کاٹا جاتا ہے جب محفوظ سامان کی چوری ہو (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۵۰)

٣٦٠٩-(٢٠) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يَا أَبَا ذَرٍّ!» قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ! قَالَ: «كَيْفَ أَنْتَ إِذَا أَصَابَ النَّاسَ مَوْتٌ يَكُوْنُ الْبَيْتُ فِيْهِ بِالْوَصِيْفِ» - يَعْنِي الْقَبْرَ -. قُلْتُ: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ. قَالَ: «عَلَيْكَ بِالصَّبْرِ» قَالَ حَمَّادُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ: تُقْطَعُ يَدُ النَّبَّاشِ - لِأَنَّهٗ دَخَلَ عَلَى الْمَيِّتِ بَيْتَهٗ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۳۶۰۹: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مخاطب کیا' اے ابوذر! میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں حاضر ہوں' آپؐ نے فرمایا' تیرا کیا حال ہو گا جب لوگ کثرت کے ساتھ فوت ہوں گے کہ قبر کی جگہ ایک غلام کے بدلے میں میسر آئے گی؟ میں نے عرض کیا' اللہ اور اس کا رسولؐ خوب جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا "صبر اختیار کرنا ہو گا" حماد بن ابی سلیمان' حدیث کے راوی نے بیان کیا کہ کفن چور کے ہاتھ کو بھی کاٹا جائے اس لئے کہ وہ میت کے گھر میں داخل ہوا۔ (ابوداؤد)

وضاحت: امام ابوداؤد نے اس لئے قبر کو گھر کہا ہے کہ نبیؐ نے قبر کو گھر قرار دیا ہے اور گھر یعنی محفوظ جگہ سے چوری کرنے والے کا ہاتھ اس وقت کاٹا جائے گا' جب چوری کا مال نصاب کو پہنچ جائے (واللہ اعلم)

بَابُ الشَّفَاعَةِ فِي الْحُدُوْدِ

(حدود میں سفارش کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٣٦١٠ - (١) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الْمَخْزُوْمِيَّةِ — الَّتِيْ سَرَقَتْ، فَقَالُوْا: مَنْ يُكَلِّمُ فِيْهَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ؟ فَقَالُوْا: وَمَنْ يَّجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «أَتَشْفَعُ فِيْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللهِ؟» ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ، ثُمَّ قَالَ: «إِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِيْنَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوْا، إِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ، وَإِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ أَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ! وَايْمُ اللهِ، لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ، قَالَتْ: كَانَتِ امْرَأَةٌ مَخْزُوْمِيَّةٌ تَسْتَعِيْرُ الْمَتَاعَ وَتَجْحَدُهُ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِقَطْعِ يَدِهَا، فَأَتٰى أَهْلُهَا أُسَامَةَ فَكَلَّمُوْهُ، فَكَلَّمَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فِيْهَا، ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ مَا تَقَدَّمَ.

پہلی فصل: ۳۶۱۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ قریش کو مخزومی عورت کی حالت زار نے غمناک کر دیا جو چوری کی مرتکب ہوئی تھی' انہوں نے (باہم) مشورہ کیا کہ اس عورت کے بارہ میں کون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کرے گا؟ پھر انہوں نے فیصلہ کیا کہ اسامہؓ بن زید جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت پیارے ہیں' ان کے سوا کون آپؐ کے سامنے (بات کرنے کی) جرات کر سکتا ہے؟ چنانچہ اسامہؓ نے آپؐ سے بات کی۔ (اس کی بات سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کیا تو حدود الٰہی میں سے ایک حد کے بارہ میں سفارش کرنے کی جرأت کر رہا ہے؟ پھر آپؐ نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا اور فرمایا' تم سے پہلے لوگ اس لئے تباہ و برباد ہوئے کہ جب ان میں سے اونچے درجے کا انسان چوری کرتا تو وہ اسے چھوڑ دیتے اور جب ان میں سے کوئی نچلے درجے کا انسان چوری کرتا تو اس پر حد نافذ کرتے۔ اللہ کی قسم! اگر محمدؐ کی بیٹی فاطمہؓ سے چوری (کا جرم) سرزد ہوا ہوتا تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹنے کا حکم دیتا۔ (بخاری' مسلم) اور مسلم کی روایت میں ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مخزومی عورت گھروں سے سامان وغیرہ عاریتاً حاصل کرتی اور پھر انکار کر دیتی (اس بناء پر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔ چنانچہ اس کے اقارب اسامہؓ کے پاس آئے۔ انہوں نے اس سے (سفارش کی) بات کی۔ اسامہؓ نے اس عورت کے بارہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کی۔ بعد ازاں اس نے حدیث کو اس طرح بیان کیا' جس طرح حدیث کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

وضاحت : مخزومیہ عورت کا نام فاطمہ بنت اسود ہے۔ اس کے بارہ میں یہ ذکر ہے کہ وہ عاریتاً اشیاء لے کر انہیں واپس کرنے سے انکار کر دیتی تھی۔ اس بنیاد پر آپؐ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم نہیں دیا تھا بلکہ اس کا ذکر کرنے سے مقصود یہ ہے کہ اس کا تعارف پیش کیا جائے کہ وہ اس وصف کے ساتھ مشہور تھی لیکن اس کا ہاتھ چوری کرنے کی وجہ سے کاٹا گیا اور اس حدیث میں اس کا چوری کرنا ذکر ہے اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث میں وارد ہے کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر سے چادر چوری کی تھی (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۹۹)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۳۶۱۱ - (۲) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَنْ حَالَتْ شَفَاعَتُهُ دُوْنَ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللهِ — ، فَقَدْ ضَادَّ اللهَ. وَمَنْ خَاصَمَ فِيْ بَاطِلٍ وَهُوَ يَعْلَمُهُ — ، لَمْ يَزَلْ فِيْ سَخَطِ اللهِ تَعَالٰى حَتّٰى يَنْزِعَ. وَمَنْ قَالَ فِيْ مُؤْمِنٍ مَّا لَيْسَ فِيْهِ — ؛ أَسْكَنَهُ اللهُ رَدْغَةَ الْخَبَالِ — حَتّٰى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ» ... رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُوْ دَاوُدَ. وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبَيْهَقِيِّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ»: «مَنْ أَعَانَ عَلٰى خُصُوْمَةٍ لَا يَدْرِيْ أَحَقٌّ أَمْ بَاطِلٌ؛ فَهُوَ فِيْ سَخَطِ اللهِ حَتّٰى يَنْزِعَ».

دوسری فصل : [illegible] **:** عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپؐ نے فرمایا' جس شخص کی سفارش حدود الٰہیہ میں سے کسی حد (کے نفاذ میں) رکاوٹ ہو تو اس نے اللہ تعالیٰ کی مخالفت کی اور جس شخص نے غلط بات (کے ثابت کرنے) میں جھگڑا کیا حالانکہ وہ جانتا ہے کہ یہ بات باطل ہے۔ وہ جب تک اس بات سے نہ رکے گا' ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں رہے گا اور جس شخص نے کسی ایماندار آدمی کے بارہ میں ایسی بات کہہ دی جو اس میں نہیں ہے' اللہ تعالیٰ اس کو دوزخیوں کے خون اور پیپ کی جگہ میں ٹھہرائے گا۔ یہاں تک کہ وہ اپنی کہی ہوئی بات کی سزا بھگت لے۔ (احمد' ابوداؤد) اور بیہقی کی شعب الایمان میں روایت ہے کہ جس شخص نے جھگڑے میں اعانت کی جبکہ اسے اس کے بارے میں علم نہیں ہے کہ وہ حق ہے یا جھوٹ ہے تو وہ جب تک اس بات سے کنارہ کش نہیں ہوتا' اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں رہے گا۔

۳۶۱۲ - (۳) وَعَنْ أَبِيْ أُمَيَّةَ الْمَخْزُوْمِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِلِصٍّ قَدِ اعْتَرَفَ اعْتِرَافًا، وَلَمْ يُوْجَدْ مَعَهُ مَتَاعٌ. فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَا إِخَالُكَ سَرَقْتَ». قَالَ: بَلٰى، فَأَعَادَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، كُلُّ ذٰلِكَ يَعْتَرِفُ، فَأَمَرَ بِهِ فَقُطِعَ، وَجِيْءَ بِهِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِسْتَغْفِرِ اللهَ، وَتُبْ إِلَيْهِ». فَقَالَ: أَسْتَغْفِرُ اللهَ، وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ» ثَلَاثًا. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ

هٰكَذَا وَجَدْتُ فِي «الْأُصُوْلِ الْأَرْبَعَةِ» وَ«جَامِعِ الْأُصُوْلِ» وَ«شُعَبِ الْإِيْمَانِ» وَ«مَعَالِمِ السُّنَنِ» عَنْ أَبِيْ أُمَيَّةَ.

۳۴۳: ابوامیہ مخزومی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چور کو لایا گیا جس نے چوری کا اقرار کیا تھا لیکن اس کے پاس (چوری کا) سامان نہیں تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا' تیرے بارے میں میرا خیال ہے کہ تو نے چوری نہیں کی۔ اس نے چوری کا اقرار کیا' آپؐ نے دو بار یا تین بار اس بات کو دہرایا (کہ تو نے میرے خیال میں چوری نہیں کی لیکن) وہ ہر بار چوری کا اعتراف کرتا رہا۔ آپؐ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔ چنانچہ اسے لایا گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تلقین کی کہ تو اللہ سے مغفرت طلب کر' اور توبہ کر۔ اس نے کہا' میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا' اے اللہ! اس کی توبہ قبول فرما (ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ) صاحب مشکوٰۃ کہتے ہیں کہ اسی طرح میں نے اس حدیث کو اصول اربعہ' جامع الاصول' شعب الایمان اور معالم السنن میں ابوامیہ سے پایا ہے۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے علامہ خطابی نے بیان کیا ہے کہ اس حدیث کی سند میں کلام ہے اور حدیث کو جب کوئی مجہول راوی بیان کرے تو وہ حدیث حجت نہیں ہوتی (ضعیف سنن ابن ماجہ ۳۰۶' ارواء الغلیل جلد ۷ صفحہ ۳۴۱)

۳۶۱۳ - (۴) وَفِيْ نُسَخِ «الْمَصَابِيْحِ»: عَنْ أَبِيْ رِمْثَةَ بِالرَّاءِ وَالثَّاءِ الْمُثَلَّثَةِ، بَدَلَ الْهَمْزَةِ وَالْيَاءِ.

۳۴۴: اور مصابیح کے نسخوں میں (یہ حدیث) ابو رمثہ سے مروی ہے۔ یعنی (حرف) "را" اور "ثاء" ہمزہ اور یاء کے بدل سے یعنی امیہ کی بجائے رمثہ ہے۔

وضاحت: صحابہ کرامؓ میں ابو رمثہ نام کا کوئی صحابی نہیں تھا' اس کو تصحیف پر محمول کیا جائے گا۔ (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۹۷)

بَابُ حَدِّ الْخَمْرِ

(شراب پینے کی حد کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۶۱۴ - (۱) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ضَرَبَ فِي الْخَمْرِ بِالْجَرِيدِ وَالنِّعَالِ، وَجَلَدَ أَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَرْبَعِيْنَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ۳۴۴۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب پینے کے سبب چھڑیوں اور جوتوں سے پیٹا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے چالیس کوڑے لگائے۔ (بخاری' مسلم)

۳۶۱۵ - (۲) وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَضْرِبُ فِي الْخَمْرِ بِالنِّعَالِ وَالْجَرِيْدِ أَرْبَعِيْنَ.

۳۴۴۵: اور انس رضی اللہ عنہ سے ایک روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم شراب پینے کے سبب چالیس کوڑے اور جوتے مارا کرتے تھے۔

۳۶۱۶ - (۳) وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ يُؤْتَى بِالشَّارِبِ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَإِمْرَةِ أَبِيْ بَكْرٍ، وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ، فَنَقُوْمُ عَلَيْهِ بِأَيْدِيْنَا، وَنِعَالِنَا، وَأَرْدِيَتِنَا، حَتَّى كَانَ آخِرُ إِمْرَةِ عُمَرَ، فَجَلَدَ أَرْبَعِيْنَ، حَتَّى إِذَا عَتَوْا وَفَسَقُوْا جَلَدَ ثَمَانِيْنَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۴۴۶: سائب بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اور ابوبکرؓ کے دور خلافت اور عمرؓ کے دور خلافت کے آغاز میں شرابی انسان کو لایا جاتا' ہم اسے گھونسوں' جوتوں اور اپنی چادروں سے مارتے تھے لیکن عمرؓ کے دور خلافت کے آخر میں شرابی کو چالیس کوڑے لگائے جاتے اور جب لوگ زیادہ ہی سرکش ہو گئے اور فسق و فجور میں مبتلا ہو گئے تو عمرؓ نے اسی (۸۰) کوڑے لگائے۔ (بخاری)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۳۶۱۷ - (٤) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ

فَاجْلِدُوْهُ، فَإِنْ عَادَ فِي الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوْهُ» قَالَ: ثُمَّ أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بَعْدَ ذٰلِكَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ فِي الرَّابِعَةِ، فَضَرَبَهُ وَلَمْ يَقْتُلْهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل: ٣٦١٧: جابر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ جو شخص شراب پیئے' اسے کوڑے لگائے جائیں اور اگر چوتھی بار پیئے تو اسے قتل کر دیا جائے اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ایسے شخص کو لایا گیا جس نے چوتھی بار شراب پی تھی آپ نے اسے کوڑے لگائے لیکن قتل نہ کیا (ترمذی)

وضاحت: چوتھی بار شراب پینے والے انسان کو قتل کرنا جائز نہیں اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے متعدد طرق سے ثابت ہے کہ کسی مسلمان کو قصاصاً قتل کرنا' شادی شدہ زانی کو رجم کرنا اور مرتد کو قتل کرنا جائز ہے۔ ان کے علاوہ اور کسی صورت میں مسلمان کو قتل کرنا مباح نہیں ہے (واللہ اعلم)

٣٦١٨ - (٥) وَرَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ، عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ.

٣٦١٨: نیز ابوداؤد نے اس حدیث کو قبیصہ بن ذؤیب سے بیان کیا ہے۔

٣٦١٩ - (٦) وَفِيْ أُخْرَى لَهُمَا، وَلِلنَّسَائِيِّ، وَابْنِ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيِّ، عَنْ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، مِنْهُمُ ابْنُ عُمَرَ، وَمُعَاوِيَةُ، وَأَبُوْ هُرَيْرَةَ، وَالشَّرِيْدُ، إِلَى قَوْلِهِ: «فَاقْتُلُوْهُ».

٣٦١٩: اور ابوداؤد اور ترمذی کی ایک دوسری روایت میں نیز نسائی' ابن ماجہ اور دارمی میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کی ایک جماعت سے جن میں عبداللہ بن عمرؓ معاویہؓ ابوہریرہؓ اور شریدؓ ہیں' آپ کے اس قول تک بیان کیا کہ "شرابی کو قتل کر دو"۔

٣٦٢٠ - (٧) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَزْهَرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، إِذْ أُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ، فَقَالَ لِلنَّاسِ: «اضْرِبُوْهُ» فَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهُ بِالنِّعَالِ. وَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهُ بِالْعَصَا. وَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهُ بِالْمِيْتَخَةِ. قَالَ ابْنُ وَهْبٍ: يَعْنِي الْجَرِيْدَةَ الرَّطْبَةَ، ثُمَّ أَخَذَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ تُرَابًا مِنَ الْأَرْضِ، فَرَمٰى بِهِ فِيْ وَجْهِهِ... رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۳۶۲۰ : عبدالرحمان بن ازہر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مشاہدہ کر رہا تھا جب آپؐ کے پاس ایک شرابی لایا گیا تو آپؐ نے لوگوں سے کہا' اسے سزا دو' تو ان میں سے کسی نے اسے جوتے مارے' کسی نے لاٹھی سے مارا اور کسی نے کھجور کی چھڑی سے مارا۔ ابن وھب نے بیان کیا' اس سے مقصود "کھجور کی تر و تازہ چھڑی ہے" پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین سے مٹی کو اٹھایا اور اس کے چہرے پر پھینک دیا (ابوداؤد)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں اسامہ بن زید راوی ضعیف ہے نیز زہری نے عبدالرحمان بن ازہر سے نہیں سنا (الجرح والتعدیل جلد۲ صفحہ۱۰۳۲' الضعفاء والمتروکین صفحہ۵۲' تہذیب الکمال جلد۲ صفحہ۳۳۳' میزان الاعتدال جلد۱ صفحہ۱۷۴' تقریب التہذیب جلد۱ صفحہ۵۲' تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۹۸)

۳۶۲۱ - (۸) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ ــ . فَقَالَ: «اضْرِبُوْهُ» فَمِنَّا الضَّارِبُ بِيَدِهِ، وَالضَّارِبُ بِثَوْبِهِ. وَالضَّارِبُ بِنَعْلِهِ. ثُمَّ قَالَ: «بَكِّتُوْهُ» ــ فَأَقْبَلُوْا عَلَيْهِ يَقُوْلُوْنَ: مَا اتَّقَيْتَ اللهَ، مَا خَشِيْتَ اللهَ، وَمَا اسْتَحْيَيْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: أَخْزَاكَ اللهُ. قَالَ: «لاَ تَقُوْلُوْا هٰكَذَا، لاَ تُعِيْنُوْا عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ، وَلٰكِنْ قُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۳۶۲۱ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شرابی کو لایا گیا آپؐ نے فرمایا' اسے سزا دو! تو ہم میں سے کچھ لوگ اسے گھونسے مار رہے تھے اور کچھ اسے کپڑے سے مار رہے تھے جبکہ کچھ لوگ اسے جوتے مار رہے تھے بعدازاں آپؐ نے فرمایا' اس کو سرزنش کرو تو لوگوں نے اسے (ڈانٹ پلاتے ہوئے) کہا تو نے تقویٰ اختیار نہیں کیا' تو اللہ سے بے خوف ہو گیا' تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی شرم نہیں کی۔ کچھ لوگوں نے کہا' تجھے اللہ ذلیل کرے۔ یہ سن کر آپؐ نے فرمایا' ایسی بات کہہ کر اس کے خلاف شیطان کی معاونت نہ کرو البتہ یہ کہو اے اللہ! اس کو معاف کر اس پر رحم کر۔ (ابوداؤد)

۳۶۲۲ - (۹) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: شَرِبَ رَجُلٌ، فَسَكِرَ، فَلُقِيَ يَمِيْلُ فِي الْفَجِّ ــ ، فَانْطُلِقَ بِهِ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا حَاذَى دَارَ الْعَبَّاسِ انْفَلَتَ فَدَخَلَ عَلَى الْعَبَّاسِ، فَالْتَزَمَهُ ــ ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَضَحِكَ وَقَالَ: «أَفَعَلَهَا؟» وَلَمْ يَأْمُرْ فِيْهِ بِشَيْءٍ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۳۶۲۲ : ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ایک شخص نے شراب پی' وہ نشے میں دھت ہو گیا اسے اس حالت میں پایا گیا کہ وہ وادی میں جھک جھک کر چل رہا تھا' اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا جب وہ

عباسؓ کے گھر کے برابر پہنچا تو (ہاتھ) چھڑوا کر عباسؓ کے پاس چلا گیا اور سفارش کیلئے اس کے ساتھ چمٹ گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس کا تذکرہ ہوا، آپؐ مسکرائے اور دریافت کیا' اس نے یہ انداز اختیار کیا ہے؟ اور آپؐ نے اس کے بارے میں کچھ نہیں کہا۔ (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے' ابن جریج راوی لفظ "عن" کے ساتھ روایت کرتا ہے۔
(مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۱۰۷۵' ضعیف ابوداؤد صفحہ ۴۳۷)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٣٦٢٣ - (١٠) عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيْدٍ النَّخَعِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: مَا كُنْتُ لِأُقِيْمَ عَلَى أَحَدٍ حَدًّا فَيَمُوْتَ، فَأَجِدَ فِي نَفْسِي مِنْهُ شَيْئًا، إِلَّا صَاحِبَ الْخَمْرِ، فَإِنَّهُ لَوْ مَاتَ وَدَيْتُهُ، وَذٰلِكَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ لَمْ يَسُنَّهُ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل: ۳۶۲۳: عمیر بن سعید نخعی بیان کرتے ہیں کہ میں نے علیؓ سے سنا' اس نے بیان کیا' اگر میں کسی شخص پر حد لگاؤں اور وہ (اس سے) فوت ہو جائے تو میرے دل پر اس کا کچھ بوجھ نہیں ہو گا البتہ اگر شرابی انسان (حد لگانے سے) فوت ہو جائے تو میں اس کی دیت ادا کروں گا اس لئے کہ آپؐ نے اس کی حد کا تعین نہیں فرمایا (بخاری' مسلم)

٣٦٢٤ - (١١) وَعَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدِّيْلِيِّ، قَالَ: إِنَّ عُمَرَ اسْتَشَارَ فِي حَدِّ الْخَمْرِ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: أَرَى أَنْ تَجْلِدَهُ ثَمَانِيْنَ جَلْدَةً، فَإِنَّهُ إِذَا شَرِبَ سَكِرَ، وَإِذَا سَكِرَ هَذٰى، وَإِذَا هَذٰى افْتَرٰى -، فَجَلَدَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فِي حَدِّ الْخَمْرِ ثَمَانِيْنَ. رَوَاهُ مَالِكٌ.

۳۶۲۴: ثور بن زید دیلمی بیان کرتے ہیں' عمر رضی اللہ عنہ نے شراب کی حد کے بارے میں مشورہ لیا' علیؓ نے مشورہ دیا' میرا خیال ہے کہ آپ اسے اسی (۸۰) کوڑے لگائیں۔ اس لئے کہ جب (کوئی شخص) شراب پیتا ہے تو اسے نشہ ہوتا ہے اور نشہ کی حالت میں وہ اول فول بکتا ہے اور جب وہ اول فول بکتا ہے تو (کسی پر) تہمت لگاتا ہے چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے شراب کی حد اسی (۸۰) کوڑے مقرر کر دی (مالک)

وضاحت: اس حدیث کی سند منقطع ہے کیونکہ ثور بن زید کی عمرؓ سے ملاقات ثابت نہیں (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۹۹)

بَابُ مَالاَ يُدْعٰى عَلَى الْمَحْدُوْدِ

(اس بات کا بیان کہ جس پر حد لگائی گئی ہے اس کے لئے بددعا نہ کی جائے)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳٦٢٥ - (١) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلاً اسْمُهُ عَبْدُ اللهِ يُلَقَّبُ حِمَارًا، كَانَ يُضْحِكُ النَّبِيَّ ﷺ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ جَلَدَهُ فِي الشَّرَابِ، فَأُتِيَ بِهِ يَوْمًا، فَأَمَرَ بِهِ فَجُلِدَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: اَللّٰهُمَّ الْعَنْهُ، مَا أَكْثَرَ مَا يُؤْتٰى بِهِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تَلْعَنُوْهُ، فَوَاللهِ مَا عَلِمْتُ أَنَّهُ يُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ» . . . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل: ۳٦۲۵: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص کا نام عبداللہ تھا اس کا لقب "حمار" یعنی گدھا تھا، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہنساتا تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو شراب کی حد لگائی تھی چنانچہ ایک روز اسے لایا گیا آپؐ نے اس کے بارے میں حکم دیا، اسے کوڑے لگائے گئے۔ حاضرین میں سے ایک شخص نے کہا، اے اللہ! اس پر لعنت کر (شراب نوشی میں) کس قدر کثرت کے ساتھ اسے لایا جاتا ہے (یہ سن کر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس پر لعنت نہ کرو، اللہ کی قسم! میرے علم کے مطابق یہ شخص اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت کرتا ہے (بخاری)

۳٦۲٦ - (۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ، فَقَالَ: «اضْرِبُوْهُ» فَمِنَّا الضَّارِبُ بِيَدِهِ، وَالضَّارِبُ بِنَعْلِهِ، وَالضَّارِبُ بِثَوْبِهِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: أَخْزَاكَ اللهُ قَالَ: «لَا تَقُوْلُوْا هٰكَذَا، لَا تُعِيْنُوْا عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳٦۲٦: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شرابی لایا گیا، آپؐ نے فرمایا، اس کی پٹائی کرو تو ہم میں سے کسی نے اسے گھونسا مارا، کسی نے جوتا اور کسی نے اسے کپڑا مارا جب وہ واپس لوٹا تو بعض لوگوں نے کہا، اللہ تجھے ذلیل کرے۔ آپؐ نے فرمایا، یہ نہ کہہ کر اس کے خلاف شیطان کی معاونت نہ کرو (بخاری)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۳٦۲۷ - (۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ الْأَسْلَمِيُّ - إِلَى نَبِيِّ اللهِ ﷺ،

فَشَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَنَّهُ أَصَابَ امْرَأَةً حَرَامًا، أَرْبَعَ مَرَّاتٍ، كُلَّ ذٰلِكَ يُعْرِضُ عَنْهُ، فَأَقْبَلَ فِي الْخَامِسَةِ، فَقَالَ: «أَنِكْتَهَا؟» قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: «حَتَّى غَابَ ذٰلِكَ مِنْكَ فِي ذٰلِكَ مِنْهَا» قَالَ: نَعَمْ قَالَ: «كَمَا يَغِيبُ الْمِرْوَدُ ـ فِي الْمُكْحُلَةِ وَالرِّشَاءُ ـ فِي الْبِئْرِ؟» قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: «هَلْ تَدْرِي مَا الزِّنَا؟» قَالَ: نَعَمْ، أَتَيْتُ مِنْهَا حَرَامًا مَا يَأْتِي الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِهِ حَلَالًا. قَالَ: «فَمَا تُرِيدُ بِهٰذَا الْقَوْلِ؟» قَالَ: أُرِيدُ أَنْ تُطَهِّرَنِي، فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ، فَسَمِعَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِهِ يَقُولُ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: انْظُرْ إِلَى هٰذَا الَّذِي سَتَرَ اللهُ عَلَيْهِ، فَلَمْ تَدَعْهُ نَفْسُهُ حَتَّى رُجِمَ رَجْمَ الْكَلْبِ، فَسَكَتَ عَنْهُمَا، ثُمَّ سَارَ سَاعَةً حَتَّى مَرَّ بِجِيفَةِ حِمَارٍ شَائِلٍ ـ بِرِجْلِهِ، فَقَالَ: «أَيْنَ فُلَانٌ وَفُلَانٌ؟» فَقَالَا: نَحْنُ ذَانِ يَا رَسُولَ اللهِ! فَقَالَ: «انْزِلَا فَكُلَا مِنْ جِيفَةِ هٰذَا الْحِمَارِ» فَقَالَا: يَا نَبِيَّ اللهِ! مَنْ يَأْكُلُ مِنْ هٰذَا؟ قَالَ: «فَمَا نِلْتُمَا مِنْ عِرْضِ أَخِيكُمَا آنِفًا أَشَدُّ مِنْ أَكْلٍ مِنْهُ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنَّهُ الْآنَ لَفِي أَنْهَارِ الْجَنَّةِ فِيهَا» . . . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

دوسری فصل: ۳۴۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اسلمیؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے بارے میں اس نے چار بار گواہی دی کہ اس نے ایک عورت سے زنا کیا ہے۔ آپؐ نے ہر بار اس سے اعراض کیا‘ آپؐ نے پانچویں بار اس سے دریافت کیا‘ کیا تو نے اس سے مجامعت کی ہے؟ اس نے جواب دیا جی ہاں! آپؐ نے دریافت کیا‘ یہاں تک کہ تیرا آلہ تناسل‘ عورت کی شرمگاہ میں چھپ گیا؟ اس نے کہا جی ہاں! آپؐ نے دریافت کیا‘ جیسا کہ سرمچو سرمہ دانی میں چھپ جاتا ہے اور رسی کنوئیں میں چھپ جاتی ہے؟ اس نے کہا جی ہاں! آپؐ نے دریافت کیا‘ تجھے زنا کا علم ہے؟ اس نے کہا جی ہاں! میں نے عورت سے حرام طریقہ سے وہ کام کیا ہے جو خاوند اپنی بیوی سے حلال طریقے سے کرتا ہے۔ آپؐ نے دریافت کیا‘ اس بات سے تیرا مقصد کیا ہے؟ اس نے واضح کیا کہ میرا مقصود یہ ہے کہ آپؐ مجھے پاک کر دیں چنانچہ آپؐ نے اس کے بارہ میں حکم دیا (کہ اسے رجم کیا جائے) چنانچہ اسے رجم کیا گیا۔ اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا کہ آپؐ کے صحابہ کرام میں سے ایک شخص نے دوسرے شخص سے کہا‘ اس شخص کے بارے میں غور کریں جس پر اللہ نے پردہ ڈالا تھا لیکن اس کے نفس نے اسے نہ چھوڑا یہاں تک کہ وہ یوں رجم ہوا جیسے کتا رجم ہوتا ہے۔ آپؐ ان دونوں کی گفتگو پر خاموش رہے پھر آپؐ ذرا چلے‘ آپ مردار گدھے کی لاش پر سے گزرے جس کا پاؤں کھڑا تھا۔ آپؐ نے دریافت کیا‘ فلاں فلاں شخص کہاں ہیں؟ انہوں نے عرض کیا‘ اے اللہ کے رسول! ہم دونوں ہیں! آپؐ نے حکم دیا‘ تم اتر کر اس گدھے کی لاش کھاؤ۔ انہوں نے عرض کیا‘ اے اللہ کے رسول! اسے کون کھا سکتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا‘ ابھی اپنے بھائی کی جو توہین تم نے کی ہے وہ اس کے کھانے سے بدتر ہے‘ اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے بلاشبہ وہ شخص اس وقت جنت کی نہروں میں غوطے لگا رہا ہے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے اس میں عبدالرحمان بن صامت راوی مجہول ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵۵۱‘ مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۰۶۷)

۳۶۲۸ - (۴) وَعَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ أَصَابَ ذَنْبًا أُقِيْمَ عَلَيْهِ حَدُّ ذٰلِكَ الذَّنْبِ فَهُوَ كَفَّارَتُهُ» رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۳۶۲۸: خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص کسی گناہ کا مرتکب ہوا اس پر اس گناہ کی حد لگائی گئی تو وہ حد اس کے لئے کفارہ ہے (شرح السنہ)

وضاحت: بخاری اور ترمذی نے اس روایت کو ضعیف کہا ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۰۰)

۳۶۲۹ - (۵) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَصَابَ حَدًّا فَعُجِّلَ عُقُوْبَتُهُ فِي الدُّنْيَا فَاللّٰهُ أَعْدَلُ مِنْ أَنْ يُثَنِّيَ عَلَى عَبْدِهِ الْعُقُوْبَةَ فِي الْآخِرَةِ، وَمَنْ أَصَابَ حَدًّا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَفَا عَنْهُ فَاللّٰهُ أَكْرَمُ مِنْ أَنْ يَعُوْدَ فِيْ شَيْءٍ قَدْ عَفَا عَنْهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۳۶۲۹: علی رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں' جو شخص کسی قابل حد فعل کا مرتکب ہوا اس کی سزا اسے جلد ہی دنیا میں مل گئی تو اللہ کا عدل اس بات کا متقاضی ہے کہ آخرت میں دوبارہ اس بندے کو سزا نہ ملے اور جو شخص کسی قابل حد فعل کا مرتکب ہوا' اللہ نے اس پر پردہ ڈال دیا اور اسے معاف کر دیا تو اللہ کی کرم نوازی کا یہ تقاضا ہے کہ وہ ایسے کام پر اس سے بازپرس نہ کرے۔ جس کو اس نے معاف کر دیا تھا (ترمذی' ابن ماجہ)

امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب کہا ہے۔

بَابُ التَّعْزِيْرِ

(تعزیر کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۶۳۰ - (۱) عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ نِيَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يُجْلَدُ فَوْقَ عَشْرِ جَلَدَاتٍ إِلَّا فِيْ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ۳۶۳۰: ابوبردہ بن نیار رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا" دس کوڑوں سے زائد صرف حدود الٰہیہ میں لگائے جائیں (بخاری)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۳۶۳۱ - (۲) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا ضَرَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَّقِ الْوَجْهَ»... رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

دوسری فصل: ۳۶۳۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں' آپؐ نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص کسی کو مارے تو چہرے (پر مارنے) سے پرہیز کرے (ابوداؤد)

۳۶۳۲ - (۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ: يَا يَهُوْدِيُّ! فَاضْرِبُوْهُ عِشْرِيْنَ... وَإِذَا قَالَ: يَا مُخَنَّثُ! فَاضْرِبُوْهُ عِشْرِيْنَ... وَمَنْ وَقَعَ عَلَىٰ ذَاتِ مَحْرَمٍ فَاقْتُلُوْهُ»... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۳۶۳۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' جب کوئی شخص دوسرے شخص سے کہے' اے یہودی! تو اس کو بیس کوڑے لگاؤ اور جب کہے اے مخنث! تو اس کو بیس کوڑے لگاؤ اور جو شخص محرم عورت سے جماع کرے تو اسے قتل کر دو (ترمذی) امام ترمذیؒ نے حدیث کو غریب قرار دیا ہے

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ترمذی صفحہ۱۶۹)

۳۶۳۳ـ (۴) وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا وَجَدْتُمُ الرَّجُلَ قَدْ غَلَّ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ ـ فَأَحْرِقُوْا مَتَاعَهُ وَاضْرِبُوْهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۳۶۳۳: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب تم کسی شخص کو پاؤ کہ اس نے اللہ کی راہ میں خیانت کی ہے تو اس کا سامان جلا دو اور اسے سزا دو (ترمذی' ابوداؤد) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابو واقد لیثی راوی منکر الحدیث ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۴۳' تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۰۱' ضعیف ترمذی صفحہ ۲۱۸)

یہ باب تیسری فصل سے خالی ہے۔

بَابُ بَيَانِ الْخَمْرِ وَوَعِيْدِ شَارِبِهَا

(شراب کیا ہے؟ اور شرابی کے بارے میں وعید کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٣٦٣٤ - (١) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «اَلْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ: اَلنَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل: ۳۶۳۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا' شراب دو درختوں' کھجور اور انگور سے ہے (مسلم)

وضاحت: اگرچہ کھجور اور انگور کے علاوہ دیگر چیزوں سے بھی شراب تیار کی جاتی ہے لیکن چونکہ ان سے تیار ہونے والی شراب سب سے زیادہ نشیں ہوتی ہے اس لئے ان کا ذکر کیا گیا ہے (واللہ اعلم)

٣٦٣٥ - (٢) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: خَطَبَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: «إِنَّهُ قَدْ نَزَلَ تَحْرِيْمُ الْخَمْرِ، وَهِيَ مِنْ خَمْسَةِ أَشْيَاءَ: اَلْعِنَبِ، وَالتَّمْرِ، وَالْحِنْطَةِ، وَالشَّعِيْرِ، وَالْعَسَلِ. وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ... رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۶۳۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے منبر رسول پر خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے بیان کیا کہ جب شراب کی حرمت نازل ہوئی تو پانچ چیزوں انگور' کھجور' گندم' جو اور شہد سے شراب (تیار کی جاتی) تھی اور شراب وہ شے ہے جو عقل کو ڈھانپ لے (بخاری)

٣٦٣٦ - (٣) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَقَدْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ حِيْنَ حُرِّمَتْ، وَمَا نَجِدُ خَمْرَ الْأَعْنَابِ إِلَّا قَلِيْلًا، وَعَامَّةُ خَمْرِنَا الْبُسْرُ — وَالتَّمْرُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۶۳۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب شراب حرام ہوئی تو اس وقت انگور کی شراب بہت کم دستیاب تھی اور ہماری عام شراب خام اور پختہ کھجوروں سے تیار ہوتی تھی (بخاری)

۳۶۳۷ - (٤) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْبِتْعِ وَهُوَ نَبِيذُ الْعَسَلِ، فَقَالَ: «كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ». . . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۶۳۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شہد کی نبیذ کے بارے میں دریافت کیا گیا؟ آپؐ نے فرمایا' ہر نشہ آور مشروب حرام ہے (بخاری' مسلم)

۳۶۳۸ - (٥) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ، وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ، وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَمَاتَ وَهُوَ يُدْمِنُهَا لَمْ يَتُبْ؛ لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ». . . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۶۳۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہر نشہ آور چیز شراب ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور جو شخص دنیا میں شراب پیتا رہا وہ اسی حالت میں فوت ہو گیا' تائب نہیں ہوا تو آخرت میں اسے شراب نہیں ملے گی (مسلم)

۳۶۳۹ - (٦) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا قَدِمَ مِنَ الْيَمَنِ، فَسَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ شَرَابٍ يَشْرَبُونَهُ بِأَرْضِهِمْ مِنَ الذُّرَةِ يُقَالُ لَهُ الْمِزْرُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَوَ مُسْكِرٌ هُوَ؟» قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: «كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ، إِنَّ عَلَى اللهِ عَهْدًا لِمَنْ يَشْرَبُ الْمُسْكِرَ أَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ طِينَةِ الْخَبَالِ». قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! وَمَا طِينَةُ الْخَبَالِ؟ قَالَ: «عَرَقُ أَهْلِ النَّارِ - أَوْ عُصَارَةُ أَهْلِ النَّارِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۶۳۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص یمن سے آیا اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شراب کے بارے میں دریافت کیا جو وہ اپنے علاقے میں مکئی سے بنا کر پیتے تھے' جسے "مزر" کہا جاتا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا' کیا وہ نشہ آور ہے؟ اس نے جواب دیا' جی ہاں! آپؐ نے فرمایا' ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ بلاشبہ اللہ نے اس بات کا ذمہ لیا ہے کہ جو شخص نشہ آور (مشروب) پیئے گا تو وہ اس کو "طینۃ الخبال" پلائے گا۔ صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! "طینۃ الخبال" سے کیا مراد ہے؟ آپؐ نے فرمایا' (اس سے مراد) دوزخیوں کا پسینہ وغیرہ ہے جو ان کے بدن سے خارج ہو گا (مسلم)

۳۶۴۰ - (۷) وَعَنْ أَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَهٰی عَنْ خَلِیْطِ التَّمْرِ وَالْبُسْرِ، وَعَنْ خَلِیْطِ الزَّبِیْبِ وَالتَّمْرِ، وَعَنْ خَلِیْطِ الزَّهْوِ - وَالرُّطَبِ - وَقَالَ: «انْتَبِذُوْا كُلَّ وَاحِدٍ عَلٰی حِدَةٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۶۴۰: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پختہ اور خام کھجور' منقہ اور پختہ کھجور اور خام اور پختہ تازہ کھجور کو ملا کر بنائے ہوئے نبیذ سے منع فرمایا اور فرمایا کہ ہر ایک کی الگ الگ نبیذ بناؤ (مسلم)

۳۶۴۱ - (۸) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْخَمْرِ یُتَّخَذُ خَلًّا؟ فَقَالَ: «لَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۶۴۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا' کیا شراب کا سرکہ بنا لیا جائے؟ آپؐ نے نفی میں جواب دیا (مسلم)

۳۶۴۲ - (۹) وَعَنْ وَائِلٍ الْحَضْرَمِیِّ أَنَّ طَارِقَ بْنَ سُوَیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، سَأَلَ النَّبِیَّ ﷺ عَنِ الْخَمْرِ، فَنَهَاهُ. فَقَالَ: إِنَّمَا أَصْنَعُهَا لِلدَّوَاءِ، فَقَالَ: «إِنَّهٗ لَیْسَ بِدَوَاءٍ وَلٰكِنَّهٗ دَاءٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۶۴۲: وائل حضرمی بیان کرتے ہیں کہ طارق بن سوید نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شراب کے بارے میں دریافت کیا؟ آپؐ نے اسے روکا۔ اس نے کہا' میں اس سے علاج کرتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا' (شراب) دوا نہیں ہے وہ تو بیماری ہے (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۳۶۴۳ - (۱۰) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ لَمْ یَقْبَلِ اللّٰهُ لَهٗ صَلَاةَ أَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا، فَإِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَیْهِ. فَإِنْ عَادَ لَمْ یَقْبَلِ اللّٰهُ لَهٗ صَلَاةَ أَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا، فَإِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَیْهِ. فَإِنْ عَادَ لَمْ یَقْبَلِ اللّٰهُ لَهٗ صَلَاةَ أَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا، فَإِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَیْهِ. فَإِنْ عَادَ فِی الرَّابِعَةِ لَمْ یَقْبَلِ اللّٰهُ لَهٗ صَلَاةَ أَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا، فَإِنْ تَابَ لَمْ یَتُبِ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَقَاهُ مِنْ نَهْرِ الْخَبَالِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ.

دوسری فصل : ۳۶۴۳ : عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' شراب پینے والے کی چالیس روز نماز قبول نہیں ہوتی۔ اگر وہ تائب ہو جائے تو اللہ اس کی توبہ قبول کرتا ہے اگر وہ پھر شراب پی لے تو چالیس روز اس کی نماز قبول نہیں ہوتی اگر وہ تائب ہو جائے تو اللہ اس کی توبہ قبول کرتا ہے اگر وہ پھر شراب پی لے تو چالیس روز تک اس کی نماز قبول نہیں ہوتی اگر وہ تائب ہو جائے تو اللہ اس کی توبہ قبول کرتا ہے اگر وہ چوتھی بار شراب پی لے تو چالیس روز تک اللہ اس کی نماز قبول نہیں کرتا اگر تائب ہو جائے تو اللہ اس کی توبہ قبول نہیں کرتا اور اسے دوزخیوں کے خون اور پیپ کی نہر سے پلائے گا (ترمذی)

۳٦٤٤ - (١١) وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو.

۳۶۴۴ : نیز نسائی' ابن ماجہ' دارمی نے اس حدیث کو عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے۔

۳٦٤٥ - (١٢) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «مَا أَسْكَرَ كَثِيْرُهُ فَقَلِيْلُهُ حَرَامٌ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۶۴۵ : جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ارشاد نبویؐ ہے' جس (مشروب) کا کثیر نشہ لائے اس کا قلیل بھی حرام ہے (اگرچہ قلیل نشہ آور نہ ہو) (ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ)

۳٦٤٦ - (١٣) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «مَا أَسْكَرَ مِنْهُ الْفَرَقُ — فَمِلْءُ الْكَفِّ مِنْهُ حَرَامٌ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ.

۳۶۴۶ : عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتی ہیں آپؐ نے فرمایا' جس مشروب کے "فرق" سے نشہ آئے اس کا ہتھیلی (یعنی چلو) کے برابر بھی حرام ہے (احمد' ترمذی' ابوداؤد)

وضاحت : "فرق" سے مراد سولہ (۱۶) رطل ہیں جو تقریباً پانچ لیٹر کے برابر ہے۔ حدیث سے مقصود یہ ہے کہ جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ آور ہے اس کا ایک گھونٹ بھی حرام ہے (مشکوٰۃ سعید اللحام جلد ۲ صفحہ ۳۲۹)

۳٦٤٧ - (١٤) وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ مِنَ الْحِنْطَةِ خَمْرًا، وَمِنَ الشَّعِيْرِ خَمْرًا، وَمِنَ التَّمْرِ خَمْرًا، وَمِنَ الزَّبِيْبِ خَمْرًا، وَمِنَ

الْعَسَلِ خَمْرًا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۳۶۴۷: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ گندم' جو' خشک کھجور' منقہ اور شہد سے شراب تیار ہوتی ہے (ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا۔

۳۶۴۸ - (۱۵) وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ عِنْدَنَا خَمْرٌ لِيَتِيْمٍ، فَلَمَّا نَزَلَتِ (الْمَائِدَةُ) سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْهُ، وَقُلْتُ: إِنَّهُ لِيَتِيْمٍ. فَقَالَ: «أَهْرِيْقُوْهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۶۴۸: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہمارے پاس ایک یتیم کی شراب تھی جب سورت مائدہ نازل ہوئی تو میں نے اس شراب کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا؟ اور میں نے واضح کیا کہ شراب ایک یتیم (انسان) کی ہے۔ آپؐ نے اس کے بہانے کا حکم فرمایا (ترمذی)

۳۶۴۹ - (۱۶) وَعَنْ أَنَسٍ، عَنْ أَبِيْ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ قَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! إِنِّي اشْتَرَيْتُ خَمْرًا لِأَيْتَامٍ فِيْ حَجْرِيْ. قَالَ: «أَهْرِقِ الْخَمْرَ وَاكْسِرِ الدِّنَانَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَضَعَّفَهُ. وَفِيْ رِوَايَةِ أَبِيْ دَاوُدَ: أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ أَيْتَامٍ وَرِثُوْا خَمْرًا. قَالَ: «أَهْرِقْهَا». قَالَ: «أَفَلَا أَجْعَلُهَا خَلًّا؟» قَالَ: «لَا».

۳۶۴۹: انسؓ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں اس نے عرض کیا' اے اللہ کے پیغمبر! میری کفالت میں یتیم ہیں میں نے ان کے لئے شراب خریدی تھی۔ آپؐ نے شراب کے بہانے اور مٹکوں کے توڑنے کا حکم دیا (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ان یتیموں کے بارے میں دریافت کیا' جنہیں ورثے میں شراب ملی تھی؟ آپؐ نے اس کے بہانے کا حکم دیا۔ انہوں نے دریافت کیا' میں اس کو سرکہ میں بدل سکتا ہوں؟ آپؐ نے نفی میں جواب دیا۔

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۳۴)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۶۵۰ - (۱۷) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ كُلِّ

مُسْكِرٍ وَمُفْتِرٍ... رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

تیسری فصل: ۳۶۵۰: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نشہ آور اور سستی پیدا کرنے والی چیز (کے استعمال) سے منع فرمایا (ابوداؤد)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں شہر بن حوشب راوی مختلف فیہ ہے (التاریخ الکبیر جلد ۴ صفحہ ۲۵۸، الجرح والتعدیل جلد ۴ صفحہ ۳۷۸، المجروحین جلد ۱ صفحہ ۳۶۱، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۸۳، تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۳۵۵، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۶۶)

۳۶۵۱-(۱۸) وَعَنْ دَيْلَمٍ الْحِمْيَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! إِنَّا بِأَرْضٍ بَارِدَةٍ، وَنُعَالِجُ فِيْهَا عَمَلًا شَدِيْدًا، وَإِنَّا نَتَّخِذُ شَرَابًا مِنْ هٰذَا الْقَمْحِ نَتَقَوّٰى بِهِ عَلٰى أَعْمَالِنَا، وَعَلٰى بَرْدِ بِلَادِنَا، قَالَ: «هَلْ يُسْكِرُ؟» قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: «فَاجْتَنِبُوْهُ». قُلْتُ: إِنَّ النَّاسَ غَيْرُ تَارِكِيْهِ. قَالَ: «فَإِنْ لَمْ يَتْرُكُوْهُ فَقَاتِلُوْهُمْ»... رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۳۶۵۱: دیلم حمیری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (دریافت کرتے ہوئے) عرض کیا، اے اللہ کے رسول! ہم سرد علاقے کے (باشندے) ہیں، ہم وہاں سخت محنت و مشقت کرتے ہیں، ہم گندم سے شراب تیار کرتے ہیں اور اس کے استعمال سے ہم وہاں کام کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں اور اپنے علاقے کی سردیوں سے محفوظ رہتے ہیں۔ آپ نے دریافت کیا، کیا وہ نشہ آور ہے؟ میں نے جواب دیا، جی ہاں! آپ نے فرمایا، اس سے کنارہ کش رہو۔ میں نے عرض کیا، عوام الناس کبھی اس سے کنارہ کش نہیں ہو سکتے۔ آپ نے حکم دیا، اگر وہ اس کو نہ چھوڑیں تو تم ان سے لڑائی کرو (ابوداؤد)

۳۶۵۲-(۱۹) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَالْكُوْبَةِ ـ وَالْغُبَيْرَاءِ ـ، وَقَالَ: «كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۳۶۵۲: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب، قمار بازی، ڈھول اور جوار کی شراب سے روکا ہے۔ نیز فرمایا ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن اسحاق راوی مدلس اور ولید بن عبدہ راوی مجہول ہے، پس حدیث معلول ہے (الجرح والتعدیل جلد ۷ صفحہ ۱۰۸، طبقات ابن سعد جلد ۷ صفحہ ۳۲۱، الضعفاء والمتروکین صفحہ ۵۱۳، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۴۶۸، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۳۴۴، تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۰۵)

۳٦٥۳ ـ (۲۰) وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَاقٌّ ـ، وَلَا قَمَّارٌ ـ، وَلَا مَنَّانٌ، وَلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ. وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ: «وَلَا وَلَدُ زِنْيَةٍ» بَدَلَ «قَمَّارٍ».

۳٦۵۳: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'والدین کا نافرمان' قمار باز'احسان جتانے والا اور شراب کا رسیا' جنت میں نہیں جائیں گے اور اس کی ایک روایت میں قمارباز کی جگہ ولدالزنا کا ذکر ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں جابان راوی مجہول ہے۔ جابان کا سماع عبداللہ سے اور سالم کا سماع جابان سے ثابت نہیں نیز ولدالزنا کے بارے میں کوئی مرفوع حدیث ثابت نہیں۔ (میزان الاعتدال جلدا صفحہ ۳۷۷' تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۰۵)

۳٦٥٤ ـ (۲۱) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ اللهَ تَعَالَى بَعَثَنِي رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ، وَهُدًى لِلْعَالَمِينَ، وَأَمَرَنِي رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ بِمَحْقِ الْمَعَازِفِ، وَالْمَزَامِيرِ، وَالْأَوْثَانِ، وَالصُّلُبِ ـ، وَأَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ ـ. وَحَلَفَ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ: بِعِزَّتِي لَا يَشْرَبُ عَبْدٌ مِنْ عَبِيدِي جُرْعَةً مِنْ خَمْرٍ إِلَّا سَقَيْتُهُ مِنَ الصَّدِيدِ مِثْلَهَا، وَلَا يَتْرُكُهَا مِنْ مَخَافَتِي إِلَّا سَقَيْتُهُ مِنْ حِيَاضِ الْقُدُسِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۳٦۵۴: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ارشاد نبویؐ ہے' بلاشبہ اللہ نے مجھے جہاں والوں کے لئے رحمت اور ہدایت بنا کر بھیجا اور میرے پروردگار نے مجھے آلات لہو' آلات غنا بتوں' صلیبوں اور جاہلیت کے امور کے مٹانے کیلئے بھیجا ہے اور میرے پروردگار عزوجل نے قسم اٹھا کر فرمایا' مجھے میری عزت کی قسم!میرے بندوں میں سے جو بندہ شراب کا گھونٹ پیئے گا تو میں اس کو خون اور پیپ سے اس کی مثل پلاؤں گا اور جو شخص میرے ڈر سے اس کو چھوڑے گا تو میں اس کو پاک حوض سے پانی پلاؤں گا۔ (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں فرج بن فضالہ راوی ضعیف ہے نیز علی بن یزید الھانی راوی منکر الحدیث ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۰۶' میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۶۱)

۳٦٥٥ ـ (۲۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «ثَلَاثَةٌ قَدْ حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِمُ الْجَنَّةَ: مُدْمِنُ الْخَمْرِ، وَالْعَاقُّ، وَالدَّيُّوثُ الَّذِي يُقِرُّ فِي أَهْلِهِ الْخَبَثَ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالنَّسَائِيُّ.

۳٦۵۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تین شخص ایسے ہیں جن پر

اللہ نے جنت حرام کی ہے۔ ہمیشہ شراب پینے والا' والدین کا نافرمان اور وہ بے غیرت جو اپنے گھر میں بے حیائی کو برقرار رکھتا ہے (احمد' نسائی)

٣٦٥٦ - (٢٣) وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «ثَلَاثَةٌ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ: مُدْمِنُ الْخَمْرِ، وَقَاطِعُ الرَّحِمِ، وَمُصَدِّقٌ بِالسِّحْرِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۳۶۵۶ : ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تین شخص جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔ ہمیشہ شراب پینے والا' قطع رحمی کرنے والا اور جادو کے اثرات پر ایمان رکھنے والا (احمد)

٣٦٥٧ - (٢٤) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مُدْمِنُ الْخَمْرِ إِنْ مَاتَ لَقِيَ اللهَ تَعَالَى - كَعَابِدِ وَثَنٍ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۳۶۵۷ : ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ارشاد نبویؐ ہے' شراب پر مداومت کرنے والا جب فوت ہو گا تو بت پرست کی طرح اللہ سے ملاقات کرے گا (احمد)

٣٦٥٨ - (٢٥) وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

۳۶۵۸ : اور ابن ماجہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

٣٦٥٩ - (٢٦) وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ»، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ. وَقَالَ: ذَكَرَ الْبُخَارِيُّ فِي التَّارِيخِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ.

۳۶۵۹ : اور بیہقی نے شعب الایمان میں محمد بن عبیداللہ سے اس نے اپنے والد سے بیان کیا نیز اس نے ذکر کیا کہ بخاریؒ نے تاریخ میں محمد بن عبداللہ سے اس نے اپنے والد سے بیان کیا ہے۔

٣٦٦٠ - (٢٧) وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: مَا أُبَالِي شَرِبْتُ الْخَمْرَ أَوْ عَبَدْتُ هَذِهِ السَّارِيَةَ دُونَ اللهِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

۳۶۶۰ : ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے اس میں کچھ فرق محسوس نہیں ہوتا کہ میں شراب نوش کروں یا اللہ کے سوا اس ستون کی عبادت کروں (نسائی)

كِتَابُ الْاِمَارَةِ وَالْقَضَآءِ

(امارت اور قضاء کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۶۶۱ - (۱) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ اَطَاعَنِیْ فَقَدْ اَطَاعَ اللهَ، وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ عَصَی اللهَ، وَمَنْ يُطِعِ الْاَمِيْرَ فَقَدْ اَطَاعَنِیْ، وَمَنْ يَعْصِ الْاَمِيْرَ فَقَدْ عَصَانِیْ؛ وَاِنَّمَا الْاِمَامُ جُنَّةٌ — يُقَاتَلُ مِنْ وَرَآئِهِ، وَيُتَّقٰى بِهٖ، فَاِنْ اَمَرَ بِتَقْوَی اللهِ وَعَدَلَ فَاِنَّ لَهٗ بِذٰلِكَ اَجْرًا، وَاِنْ قَالَ بِغَيْرِهٖ فَاِنَّ عَلَيْهِ مِنْهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ۳۶۶۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس شخص نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس شخص نے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس شخص نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی بلاشبہ (امامت کبریٰ پر فائز) امام ڈھال ہے اس کے حکم سے جہاد کیا جاتا ہے اور اس کے ذریعہ خطرات سے تحفظ حاصل کیا جاتا ہے۔ اگر وہ اللہ سے ڈرنے کا حکم دے اور عدل کرے تو اس کیلئے اس کے سبب سے ثواب ہوگا اور اگر اس کے برعکس وہ ظلم کا حکم دے تو اس سبب سے اس پر (وبال) ہوگا (بخاری' مسلم)

۳۶۶۲ - (۲) وَعَنْ اُمِّ الْحُصَيْنِ رَضِیَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِنْ اُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ مُجَدَّعٌ — يَقُوْدُكُمْ بِكِتَابِ اللهِ، فَاسْمَعُوْا لَهٗ وَاَطِيْعُوْا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۶۶۲: ام الحصین رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اگر تم پر ناک (یا) کان کٹا غلام بھی امیر بنایا جائے جو اللہ کی کتاب کی روشنی میں تمہاری قیادت کرے تو تم اس کی بات سنو اور اطاعت کرو (مسلم)

۳۶۶۳ - (۳) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاِنِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِیٌّ كَاَنَّ رَاْسَهٗ زَبِيْبَةٌ». رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

۳۶۶۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سنو اور اطاعت کرو اگرچہ تم پر حبشی غلام (امیر) مقرر ہو جائے اگرچہ اس کا سر (اس وجہ چھوٹا ہونے کے) منقہ جیسا ہو (بخاری)

۳۶۶٤ - (٤) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ، فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۶۶۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مسلمان شخص کے لئے ضروری ہے کہ وہ سمع و اطاعت کرے (خواہ اس حکم کو) وہ پسند کرے یا اسے ناگوار خاطر گزرے جب کہ اسے اللہ کی نافرمانی کا حکم نہ دیا جائے اور جب اسے اللہ کی نافرمانی کا حکم دیا جائے تو اطاعت نہ کی جائے۔ (بخاری' مسلم)

۳۶۶٥ - (٥) **وَعَنْ** عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا طَاعَةَ فِي مَعْصِيَةٍ، إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۶۶۵: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اللہ کی) نافرمانی میں اطاعت نہیں ہے اطاعت تو اچھے کاموں میں ہے (بخاری' مسلم)

۳۶۶٦ - (٦) **وَعَنْ** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَايَعْنَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ، وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ — وَعَلَى أَثَرَةٍ عَلَيْنَا — وَعَلَى أَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ — وَعَلَى أَنْ نَقُولَ بِالْحَقِّ أَيْنَمَا كُنَّا، لَا نَخَافُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ. وَفِي رِوَايَةٍ: وَعَلَى أَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ إِلَّا أَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا — عِنْدَكُمْ مِنَ اللّٰهِ فِيهِ بُرْهَانٌ.

۳۶۶۶: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی کہ ہم سنیں گے اور تنگی و آسانی میں' خوشی و ناخوشی میں اطاعت کریں گے اور اگر ہم پر (کسی کو) ترجیح دی جائے گی تو بھی اطاعت کریں گے اور ہم ان لوگوں سے امارت نہیں چھینیں گے جو اس پر قابض ہوں گے اور ہم جہاں کہیں بھی ہوں گے' حق بات کہیں گے۔ اللہ (کے احکام کے بارے) میں ہم کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے خائف نہ ہوں گے اور ایک روایت میں ہے ہم امارت پر قابضوں سے امارت نہیں چھینیں گے البتہ جب ان میں ظاہر کفر دیکھیں گے اور اس میں اللہ کی جانب سے دلیل موجود ہو گی (بخاری' مسلم)

۳۶۶۷ - (٧) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا إِذَا بَايَعْنَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ يَقُولُ لَنَا: «فِيمَا اسْتَطَعْتُمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۶۶۷ : ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں جب ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی کہ سنیں گے اور اطاعت کریں گے تو آپؐ نے ہمیں تلقین فرمائی کہ استطاعت کے مطابق اطاعت ہو گی (بخاری، مسلم)

۳٦٦٨ - (٨) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ رَأَى مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئاً يَكْرَهُهُ فَلْيَصْبِرْ، فَإِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ يُفَارِقُ الْجَمَاعَةَ شِبْراً فَيَمُوتَ إِلَّا مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۶۶۸ : ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص اپنے امیر میں اس بات کو دیکھے جس کو وہ پسند نہ کرے تو صبر کرے' اس لئے کہ جو شخص بھی جماعت (کے نظم) سے بالشت بھر الگ ہوا اور پھر اسی حالت میں فوت ہو گیا تو وہ جاہلیت کی موت مرا (بخاری، مسلم)

۳٦٦٩ - (٩) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ، وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ، فَمَاتَ؛ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً. وَمَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عِمِّيَّةٍ ــ يَغْضَبُ لِعَصَبِيَّةٍ، أَوْ يَدْعُو لِعَصَبِيَّةٍ أَوْ يَنْصُرُ عَصَبِيَّةً، فَقُتِلَ؛ فَقِتْلَةٌ جَاهِلِيَّةٌ. وَمَنْ خَرَجَ عَلَى أُمَّتِي بِسَيْفِهِ، يَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا، وَلَا يَتَحَاشَى مِنْ مُؤْمِنِهَا، وَلَا يَفِي لِذِي عَهْدٍ عَهْدَهُ؛ فَلَيْسَ مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۶۶۹ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (یہ) فرماتے ہوئے سنا' جو شخص (امیر کی) اطاعت سے الگ ہوا اور جماعت (کے نظم) سے علیحدہ ہوا' وہ اسی حالت میں فوت ہوا تو وہ جاہلیت کی موت مرا اور جو شخص اندھا دھند یعنی نامعلوم جھنڈے کے نیچے لڑتا رہا' عصبیت کے پیش نظر غصے میں آیا' عصبیت کی بنیاد پر دعوت دیتا رہا یا عصبیت کی وجہ سے مدد کرتا رہا اور قتل ہو گیا تو اس کا قتل ہونا جاہلیت کے انداز کا ہے اور جو شخص میری امت کے خلاف تلوار لے کر نکلا' نیک و بد سب کو تہ تیغ کرتا ہے اور کسی مومن انسان کی اسے کچھ پرواہ نہیں اور نہ ہی اسے کسی عہد والے کے عہد کا کچھ پاس ہے تو وہ مجھ سے نہیں اور نہ ہی میرا اس سے کچھ تعلق ہے (مسلم)

۳٦٧٠ - (١٠) وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ: «خِيَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِينَ تُحِبُّونَهُمْ وَيُحِبُّونَكُمْ، وَتُصَلُّونَ عَلَيْهِمْ، وَيُصَلُّونَ عَلَيْكُمْ ــ. وَشِرَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِينَ تُبْغِضُونَهُمْ، وَيُبْغِضُونَكُمْ، وَتَلْعَنُونَهُمْ وَيَلْعَنُونَكُمْ» قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ! أَفَلَا نُنَابِذُهُمْ ــ عِنْدَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: «لَا، مَا أَقَامُوا فِيكُمُ الصَّلَاةَ، لَا، مَا

أَقَامُوا فِيكُمُ الصَّلَاةَ أَلَا مَنْ وَلِيَ عَلَيْهِ وَالٍ، فَرَآهُ يَأْتِي شَيْئًا مِنْ مَعْصِيَةِ اللهِ، فَلْيَكْرَهْ مَا يَأْتِي مِنْ مَعْصِيَةِ اللهِ، وَلَا يَنْزِعَنَّ يَدًا مِنْ طَاعَةٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٣٦٧٠ : عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' تمہارے بہترین امیر وہ ہیں جن سے تم محبت کرتے ہو اور وہ تم سے محبت کرتے ہیں اور تم ان کے حق میں دعائیں کرتے ہو اور وہ تمہارے لئے دعائیں کرتے ہیں اور تمہارے بدترین امیر وہ ہیں جن سے تم دشمنی کرتے ہو اور وہ تم سے دشمنی کرتے ہیں اور تم ان پر لعنت کرتے ہو اور وہ تم پر لعنت کرتے ہیں (راوی نے بیان کیا) ہم نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! کیا ہم اس وقت انہیں معزول نہ کر دیں۔ آپؐ نے فرمایا' نہیں! جب تک کہ وہ تم میں "اقامتِ صلوٰۃ" کا فریضہ سرانجام دیتے رہیں جب تک کہ وہ اقامت صلوٰۃ پر کاربند رہیں۔ خبردار! جس شخص پر کوئی شخص امیر بنایا گیا اس نے امیر کو دیکھا کہ وہ کسی حد تک اللہ کی نافرمانی کا مرتکب ہوتا ہے تو وہ اس کی نافرمانی کرنے کو کراہت سے دیکھے لیکن اپنا ہاتھ اس کی اطاعت سے نہ کھینچے (مسلم)

٣٦٧١ - (١١) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَكُونُ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ، تَعْرِفُونَ وَتُنْكِرُونَ، فَمَنْ أَنْكَرَ فَقَدْ بَرِئَ. وَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ سَلِمَ، وَلَكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ». قَالُوا: أَفَلَا نُقَاتِلُهُمْ؟ قَالَ: «لَا، مَا صَلَّوْا، لَا، مَا صَلَّوْا» أَيْ: مَنْ كَرِهَ بِقَلْبِهِ وَأَنْكَرَ بِقَلْبِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٣٦٧١ : ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم پر کچھ امیر مقرر ہوں گے جن (کی کچھ باتوں) کو تم اچھا سمجھو گے اور (کچھ) کو برا سمجھو گے۔ جس شخص نے (ان کی بری باتوں کا) انکار کیا وہ بری ہے اور جس نے ان کو برا جانا وہ محفوظ رہا البتہ جس نے ان کو پسند کیا اور ان کے مطابق چلا۔ صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا' کیا ہم ان سے لڑائی کریں؟ آپؐ نے فرمایا' نہیں! جب تک وہ نماز کے نظام کو قائم رکھیں۔ نہیں! جب تک وہ نماز کے نظام کو قائم رکھیں (جس نے ان کو دل سے برا جانا) اس سے مقصود دل کے ساتھ مکروہ جاننا اور دل سے انکار کرنا ہے۔ (مسلم)

٣٦٧٢ - (١٢) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً، وَأُمُورًا تُنْكِرُونَهَا» قَالُوا: فَمَا تَأْمُرُنَا يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «أَدُّوا إِلَيْهِمْ حَقَّهُمْ، وَسَلُوا اللهَ حَقَّكُمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٣٦٧٢ : عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا کہ مستقبل قریب میں تم میرے بعد ترجیحات کو محسوس کرو گے اور ایسے کام دیکھو گے جنہیں تم اچھا نہیں سمجھو گے۔ صحابہ کرامؓ نے

دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! آپؐ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' تم ان کے حقوق ادا کرو اور اپنے حقوق کے بارہ میں اللہ سے دعا کرو (بخاری' مسلم)

٣٦٧٣ - (١٣) وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلَ سَلَمَةُ بْنُ يَزِيدَ الْجُعْفِيُّ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ! أَرَأَيْتَ إِنْ قَامَتْ عَلَيْنَا أُمَرَاءُ يَسْأَلُونَا حَقَّهُمْ، وَيَمْنَعُونَا حَقَّنَا، فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: «اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا، فَإِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوا وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۶۷۳: وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سلمہ بن یزید نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرتے ہوئے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! آپ بتائیں! اگر امراء ہم پر مقرر ہوں جو ہم سے اپنے حقوق کا مطالبہ کریں (لیکن) ہمیں ہمارے حقوق نہ دیں تو آپؐ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' سنو اور اطاعت کرو اس لئے کہ ان پر وہ ذمہ داریاں ہیں جو ان پر ڈال دی گئی ہیں اور تم پر وہ ذمہ داریاں ہیں جو تم پر ڈال دی گئی ہیں (مسلم)

٣٦٧٤ - (١٤) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ خَلَعَ يَدًا مِنْ طَاعَةٍ؛ لَقِيَ اللهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا حُجَّةَ لَهُ. وَمَنْ مَاتَ وَلَيْسَ فِي عُنُقِهِ بَيْعَةٌ؛ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۶۷۴: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپؐ نے فرمایا' جس شخص نے (اپنا) ہاتھ امیر کی اطاعت سے کھینچ لیا وہ قیامت کے دن اللہ سے ملاقات کرے گا کہ اس کے پاس کوئی دلیل نہ ہو گی اور جو شخص فوت ہوا اور اس کی گردن میں امیر کی بیعت نہیں' وہ جاہلیت کی موت مرا (مسلم)

٣٦٧٥ - (١٥) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ، كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ، وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي، وَسَيَكُونُ خُلَفَاءُ، فَيَكْثُرُونَ». قَالُوا: فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: «فُوا بِبَيْعَةِ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ، أَعْطُوهُمْ حَقَّهُمْ، فَإِنَّ اللهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۶۷۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' انبیاء علیہم السلام بنی اسرائیل کی اصلاح کرتے رہے جب ایک نبی فوت ہوتا تو دوسرا نبی اس کا خلیفہ بن جاتا' بلاشبہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں۔ البتہ کثرت کے ساتھ خلفاء ہوں گے۔ صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا' آپؐ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا'

پہلے خلیفہ' پھر پہلے کی بیعت کا ایفا کرو نیز ہر دور میں جس کی بیعت پہلے ہو' اس کی اطاعت کرو حقوق پورے کرو بلاشبہ اللہ ان سے ان کی رعیت کے بارے میں دریافت کرے گا (بخاری' مسلم)

٣٦٧٦ ـ (١٦) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا بُويِعَ لِخَلِيفَتَيْنِ، فَاقْتُلُوا الْآخِرَ مِنْهُمَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۶۷۶: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب دو امیروں کی بیعت کی جائے تو بعد والے امیر کو قتل کر دو (مسلم)

٣٦٧٧ ـ (١٧) وَعَنْ عَرْفَجَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّهُ سَيَكُونُ هَنَاتٌ ـ وَهَنَاتٌ، فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يُفَرِّقَ أَمْرَ هٰذِهِ الْأُمَّةِ وَهِيَ جَمِيعٌ، فَاضْرِبُوهُ بِالسَّيْفِ كَائِنًا مَنْ كَانَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۶۷۷: عرفجہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ نے فرمایا' مستقبل میں فتنے اور فسادات ہوں گے پس جو شخص امت کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنا چاہے تو اسے تہ تیغ کر دو چاہے کچھ بھی ہو (مسلم)

٣٦٧٨ ـ (١٨) وَعَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ أَتَاكُمْ وَأَمْرُكُمْ جَمِيعٌ عَلَى رَجُلٍ وَاحِدٍ، يُرِيدُ أَنْ يَشُقَّ عَصَاكُمْ، أَوْ يُفَرِّقَ جَمَاعَتَكُمْ، فَاقْتُلُوهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۶۷۸: عرفجہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جو شخص تمہارے پاس آئے جبکہ تمہارا نظام ایک شخص کے سپرد ہے' وہ تمہارے اتفاق کو تہس و نابود اور تمہارے اتحاد کو پارہ پارہ کرنا چاہتا ہے تو تم اسے قتل کر دو (مسلم)

٣٦٧٩ ـ (١٩) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ بَايَعَ إِمَامًا، فَأَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدِهِ ـ، وَثَمَرَةَ قَلْبِهِ ـ، فَلْيُطِعْهُ إِنِ اسْتَطَاعَ ـ، فَإِنْ جَاءَ آخَرُ يُنَازِعُهُ، فَاضْرِبُوا عُنُقَ الْآخَرِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۶۷۹: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص امیر کی بیعت کرے' اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں تھما دے اور اپنے دلی جذبات کو اس کے تابع بنا دے تو استطاعت کے مطابق اس کی اطاعت کرو اور اگر کوئی دوسرا شخص اس سے امارت چھیننے کے لئے کوشاں ہو تو اس کو تہ تیغ کر دو (مسلم)

۳۶۸۰ - (۲۰) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ، فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيْتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا، وَإِنْ أُعْطِيْتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۶۸۰: عبدالرحمان بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت کی کہ تجھے امارت کی خواہش نہیں کرنا ہو گی اگر تیری خواہش پر تجھے امارت عطا ہوئی تو تجھے تیرے حال پر چھوڑ دیا جائے گا اور اگر بلاخواہش تجھے امارت تفویض کی گئی تو تیری معاونت ہو گی (بخاری مسلم)

۳۶۸۱ - (۲۱) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «إِنَّكُمْ سَتَحْرِصُوْنَ عَلَى الْإِمَارَةِ، وَسَتَكُوْنُ نَدَامَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَنِعْمَ الْمُرْضِعَةُ وَبِئْسَتِ الْفَاطِمَةُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۶۸۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا مستقبل میں تم امارت کی خواہش کرو گے جبکہ قیامت کے دن امارت (کا عہدہ) باعث ندامت ہو گا پس دور امارت کس قدر بھلا دکھائی دیتا ہے اور معزولت کا دور کس قدر دلخراش ہوتا ہے (بخاری)

۳۶۸۲ - (۲۲) وَعَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَلَا تَسْتَعْمِلُنِيْ؟... قَالَ: فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلٰى مَنْكِبِيْ، ثُمَّ قَالَ: «يَا أَبَا ذَرٍّ! إِنَّكَ ضَعِيْفٌ، وَإِنَّهَا أَمَانَةٌ، وَإِنَّهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ خِزْيٌ وَنَدَامَةٌ، إِلَّا مَنْ أَخَذَهَا بِحَقِّهَا، وَأَدَّى الَّذِيْ عَلَيْهِ فِيْهَا». وَفِيْ رِوَايَةٍ. قَالَ لَهُ: «يَا أَبَا ذَرٍّ، إِنِّيْ أَرَاكَ ضَعِيْفًا، وَإِنِّيْ أُحِبُّ لَكَ مَا أُحِبُّ لِنَفْسِيْ، لَا تَأَمَّرَنَّ عَلَى اثْنَيْنِ، وَلَا تَوَلَّيَنَّ مَالَ يَتِيْمٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۶۸۲: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! آپ مجھے کوئی عہدہ کیوں نہیں دیتے۔ آپ نے اپنا ہاتھ میرے کندھے پر رکھتے ہوئے فرمایا اے ابوذر! یقیناً تو کمزور ہے اور عہدہ امانت ہے بلاشبہ قیامت کے دن عہدہ رسوائی اور ذلت کا باعث ہو گا سوائے ان لوگوں کے جنہوں نے اس کے حقوق کو سوچ سمجھ کر حاصل کیا اور ذمہ داریوں کو صحیح طور پر نبھایا اور ایک روایت میں ہے آپ نے اس سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا اے ابوذر! میں تجھے کمزور سمجھتا ہوں اور میں تیرے لئے وہی کچھ پسند کرتا ہوں جو اپنے لئے پسند کرتا ہوں تجھے دو انسانوں پر بھی حکومت نہیں کرنا ہو گی اور نہ یتیم کے مال کے تحفظ کی ذمہ داری اپنے سر لینا ہو گی (مسلم)

۳۶۸۳ - (۲۳) وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنَا وَرَجُلَانِ مِنْ بَنِي عَمِّي. فَقَالَ أَحَدُهُمَا: يَا رَسُولَ اللهِ! أَمِّرْنَا عَلَى بَعْضِ مَا وَلَّاكَ اللهُ. وَقَالَ الْآخَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ: «إِنَّا وَاللهِ لَا نُوَلِّي عَلَى هٰذَا الْعَمَلِ أَحَدًا سَأَلَهُ، وَلَا أَحَدًا حَرَصَ عَلَيْهِ». وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ: «لَا نَسْتَعْمِلُ عَلَى عَمَلِنَا مَنْ أَرَادَهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۶۸۳: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں اور میرے دو چچازاد بھائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ان میں سے ایک نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ہمیں کسی ایسے علاقے کا امیر نامزد فرمائیں جس کو اللہ نے آپؐ کے زیر نگین کر دیا ہے۔ دوسرے نے بھی ایسی ہی خواہش کا اظہار کیا۔ آپؐ نے فرمایا' اللہ کی قسم! بلاشبہ ہم کسی ایسے انسان کو امیر نامزد نہیں کرتے جو امارت کا طلب گار ہو یا جو اس کی لالچ رکھتا ہو اور ایک روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا' ہم ایسے شخص کو عہدہ عطا نہیں کرتے جو عہدے کا خواہشمند ہو (بخاری' مسلم)

۳۶۸۴ - (۲۴) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «تَجِدُونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ أَشَدَّهُمْ كَرَاهِيَةً لِهٰذَا الْأَمْرِ - حَتَّى يَقَعَ فِيهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۶۸۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم لوگوں میں سے بہترین ان لوگوں کو پاؤ گے جو امارت سے شدید نفرت کریں گے یہاں تک کہ وہ اس میں داخل ہو جائیں (بخاری' مسلم)

وضاحت: اس حدیث کے مفہوم میں اختلاف ہے ایک صورت یہ ہے کہ جو شخص امارت کا خواہشمند نہیں جب بلاطلب اسے امارت ہاتھ آ جائے گی تو وہ امارت کو ناپسندیدہ نہیں سمجھے گا جب کہ اللہ کی اعانت اس کے شامل حال ہو گی۔ یہی وجہ ہے کہ سلف صالحین کو جب امارت کے منصب پر بٹھا دیا گیا تو انہوں نے اس کی حفاظت کیلئے جنگ کی۔ دوسری صورت یہ ہے کہ جب تک امارت کے منصب پر فائز نہ ہو' امارت کو مکروہ گردانے۔ لیکن جب بلاطلب امارت مل جائے تو اس کو مکروہ نہ سمجھے۔ تیسری صورت یہ ہے کہ امارت کے منصب کو امارت ملنے سے پہلے جو اچھا نہیں سمجھتے اس حالت میں وہ بہترین لوگوں میں شمار ہوتے ہیں اور جب امارت کے منصب پر سرفراز ہو جاتے ہیں تو اس وقت ان کا شمار بہترین لوگوں میں نہیں ہوتا (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۱)

۳۶۸۵ - (۲۵) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْؤُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، فَالْإِمَامُ الَّذِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْؤُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَهُوَ مَسْؤُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهِ وَهِيَ مَسْؤُولَةٌ عَنْهُمْ، وَعَبْدُ الرَّجُلِ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْؤُولٌ عَنْهُ، أَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْؤُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۶۸۵: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' خبردار! تم سب ذمہ دار ہو اور تم سب سے اپنے ماتحت لوگوں کے بارے میں پوچھا جائے گا پس لوگوں کا امیر ذمہ دار ہے اور اس سے عوام کے بارے میں سوال ہو گا اور گھر کا فرد اعلیٰ اپنے گھر والوں کی جانب سے جواب دہ ہے اور اس سے اس کے گھر والوں کے بارے میں پوچھا جائے گا اور عورت اپنے خاوند کے گھر اور اس کی اولاد کی نگران ہے اس سے ان کے بارے میں سوال ہو گا اور آدمی کا غلام اپنے آقا کے مال کا محافظ ہے اور اس سے اس کے بارے میں سوال ہو گا۔ خبردار! تم میں سے ہر شخص نگران ہے اور تم میں سے ہر شخص سے اس کے ماتحت لوگوں کے بارے میں سوال ہو گا (بخاری' مسلم)

٣٦٨٦ - (٢٦) وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَا مِنْ وَالٍ يَلِيْ رَعِيَّةً مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ، فَيَمُوْتُ وَهُوَ غَاشٌّ لَهُمْ؛ إِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۶۸۶: معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' جو حاکم مسلمانوں کے کسی گروہ پر حکومت کرتا ہے اگر وہ اس حالت میں فوت ہوا کہ ان کے ساتھ دھوکہ کرتا رہا تو اللہ اس پر جنت کو حرام کر دے گا (بخاری' مسلم)

وضاحت: گناہ کی سزا ملنے کے بعد جنت میں داخل ہو گا اس حدیث کا مفہوم زجر و توبیخ پر مبنی ہے (واللہ اعلم)

٣٦٨٧ - (٢٧) وَعَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرْعِيهِ اللّٰهُ رَعِيَّةً، فَلَمْ يَحُطْهَا بِنَصِيْحَةٍ، إِلَّا لَمْ يَجِدْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۶۸۷: معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' جس شخص کو اللہ رعیت کا حاکم بناتا ہے لیکن وہ رعیت کی خیر خواہی نہیں کرتا تو وہ شخص جنت کی خوشبو نہیں پائے گا (بخاری' مسلم)

وضاحت: یہ حکم اس وقت ہے' جب حاکم کی موت کفر پر ہو یا وہ رعیت پر ظلم کو جائز سمجھتا ہو یا سابقین اولین کے ساتھ جنت کی خوشبو نہیں پائے گا (تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۱۳)

٣٦٨٨ - (٢٨) وَعَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «إِنَّ شَرَّ الرِّعَاءِ الْحُطَمَةُ» . . . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۶۸۸: عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' بلاشبہ بدترین حکمران وہ ہیں جو رعیت پر ظلم کرنے والے ہیں (مسلم)

۳۶۸۹ - (۲۹) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَللّٰهُمَّ مَنْ وَلِيَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِيْ شَيْئًا فَشَقَّ عَلَيْهِمْ، فَاشْقُقْ عَلَيْهِ. وَمَنْ وَلِيَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِيْ شَيْئًا فَرَفَقَ بِهِمْ، فَارْفُقْ بِهِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۶۸۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص میری امت کی کسی ذمہ داری پر متعین ہوا پھر اس نے میری امت کو مشقت میں ڈالا' تو اے اللہ! تو اس کو مشقت میں ڈال اور جو شخص میری امت کے کسی کام پر سرفراز ہوا اور اس نے میری امت سے فراخی کا برتاؤ کیا پس تو اس پر نرمی فرما (مسلم)

۳۶۹۰ - (۳۰) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ الْمُقْسِطِيْنَ — عِنْدَ اللّٰهِ عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ عَنْ يَمِيْنِ الرَّحْمٰنِ، وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِيْنٌ، الَّذِيْنَ يَعْدِلُوْنَ فِيْ حُكْمِهِمْ وَاَهْلِيْهِمْ وَمَا وَلُوْا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۶۹۰: عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' انصاف کرنے والے (حکام) اللہ کے ہاں اللہ کی دائیں جانب نور کے منبروں پر بیٹھے ہوں گے۔ جبکہ اللہ کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں۔ (انصاف کرنے والوں سے) مراد وہ لوگ ہیں جو اپنے دائرہ اقتدار میں اور اپنے اہل و عیال میں اور رعیت کے معاملات میں عدل و انصاف کرتے ہیں (مسلم)

۳۶۹۱ - (۳۱) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا بَعَثَ اللّٰهُ مِنْ نَبِيٍّ، وَلَا اسْتَخْلَفَ مِنْ خَلِيْفَةٍ، اِلَّا كَانَتْ لَهُ بِطَانَتَانِ —: بِطَانَةٌ تَاْمُرُهُ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ، وَبِطَانَةٌ تَاْمُرُهُ بِالشَّرِّ وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ، وَالْمَعْصُوْمُ مَنْ عَصَمَهُ اللّٰهُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۶۹۱: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس نبی کو اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا اور جس شخص کو منصب خلافت تفویض کیا تو اس کے دو مخصوص مشیر ہوتے ہیں ایک مشیر اسے اچھی بات کا حکم دیتا ہے اور اچھے کام کی ترغیب دلاتا ہے اور دوسرا مشیر اسے برائی کا حکم دیتا ہے اور برے کام کی ترغیب دلاتا ہے جبکہ برے کاموں سے وہی شخص محفوظ رہ سکتا ہے جس کو اللہ محفوظ فرمائے (بخاری)

۳۶۹۲ - (۳۲) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ بِمَنْزِلَةِ صَاحِبِ الشُّرَطِ — مِنَ الْاَمِيْرِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۶۹۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قیس بن سعد رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں وہی مقام رکھتے تھے جو کسی حاکم (کے ہاں) کسی پولیس افسر کا ہوتا ہے (بخاری)

۳۶۹۳ - (۳۳) وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا بَلَغَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَنَّ أَهْلَ فَارِسَ قَدْ مَلَّكُوْا عَلَيْهِمْ بِنْتَ كِسْرٰى. قَالَ: «لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا أَمْرَهُمْ إِمْرَأَةً». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۶۹۳: ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی کہ ایرانیوں نے کسریٰ کی بیٹی کو اپنا بادشاہ مقرر کر لیا ہے تو آپؐ نے فرمایا' وہ لوگ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے جنہوں نے حکومت کی باگ ڈور کسی عورت کے ہاتھ میں دے دی (بخاری)

وضاحت: ایک حدیث میں عورت کو خاوند کے گھر میں رہتے ہوئے گھر کے داخلی امور کا حاکم قرار دیا ہے اس لئے اس حکم کو عام حکم سے مستثنیٰ قرار دیا جائے گا جبکہ عوامی حکومت کی سربراہ عورت نہیں ہو سکتی۔ البتہ عورتوں سے مختلف امور میں مشورہ لینا اور ان کی صلاحیتوں کے مطابق معاشرہ میں انہیں ذمہ داریاں سونپنا شرعاً جائز ہے جیسا کہ تعلیمی اداروں میں انہیں ذمہ داریاں تفویض کی جاتی ہیں (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۳۶۹۴ - (۳٤) عَنِ الْحَارِثِ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «آمُرُكُمْ بِخَمْسٍ: بِالْجَمَاعَةِ وَالسَّمْعِ، وَالطَّاعَةِ، وَالْهِجْرَةِ، وَالْجِهَادِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ. وَإِنَّهُ مَنْ خَرَجَ مِنَ الْجَمَاعَةِ قِيْدَ شِبْرٍ؛ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ، إِلَّا أَنْ يُرَاجِعَ –. وَمَنْ دَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ؛ فَهُوَ مِنْ جُثٰى جَهَنَّمَ –، وَإِنْ صَامَ وَصَلّٰى وَزَعَمَ أَنَّهُ مُسْلِمٌ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل: ۳۶۹۴: حارث اشعری بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں تمہیں پانچ باتوں جماعت' سمع' اطاعت' ہجرت اور جہاد فی سبیل اللہ کا حکم دیتا ہوں بلاشبہ جو شخص ایک جماعت سے ایک بالشت کے برابر دور ہوا اس نے اسلام کا پٹہ التزام اپنی گردن سے اتار دیا مگر یہ کہ وہ جماعت میں واپس آ جائے اور جس شخص نے جاہلیت کا نعرہ بلند کیا' اس کا شمار دوزخیوں میں ہو گا اگرچہ وہ روزے رکھے' نمازیں ادا کرے اور مسلمان ہونے کا دعویٰ کرے (احمد' ترمذی)

وضاحت: ہجرت سے مقصود فتح مکہ سے پہلے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی جانب ہجرت کرنا' دارالکفر سے

دارالاسلام کی طرف ہجرت کرنا' دارالبدعت سے دارالسنہ کی طرف ہجرت کرنا اور معصیت سے تائب ہونا ہے اور جماعت سے مقصود صحابہ کرام' تابعین' تبع تابعین اور سلف صالحین کی جماعت ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳)

۳۶۹۵ - (۳۵) وَعَنْ زِيَادِ بْنِ كُسَيْبِ الْعَدَوِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ أَبِي بَكْرَةَ تَحْتَ مِنْبَرِ ابْنِ عَامِرٍ وَهُوَ يَخْطُبُ، وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ رِقَاقٌ. فَقَالَ أَبُو بِلَالٍ: اُنْظُرُوا إِلَى أَمِيرِنَا يَلْبَسُ ثِيَابَ الْفُسَّاقِ. فَقَالَ أَبُو بَكْرَةَ: اُسْكُتْ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ أَهَانَ سُلْطَانَ اللهِ فِي الْأَرْضِ أَهَانَهُ اللهُ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۳۶۹۵: زیاد بن کسیب عدوی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں ابوبکرہ کے ساتھ منبر کے قریب تھا۔ ابن عامر خطبہ دے رہا تھا اس نے باریک لباس زیب تن کر رکھا تھا۔ اس پر ابوبلال نے کہا' ہمارے اس امیر کو دیکھو! جس نے فساق کا لباس پہن رکھا ہے۔ ابوبکرہ نے کہا' خاموش رہ! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا' جس نے زمین پر اللہ کے حاکم کی اہانت کی' اللہ اس کی اہانت کرے گا (ترمذی) اس نے حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

۳۶۹۶ - (۳۶) وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ». رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۳۶۹۶: نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب اللہ کی نافرمانی ہو تو مخلوق کی اطاعت نہ کی جائے (شرح السنہ)

۳۶۹۷ - (۳۷) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا مِنْ أَمِيرِ عَشَرَةٍ، إِلَّا يُؤْتَى بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَغْلُولًا — حَتَّى يَفُكَّ عَنْهُ — الْعَدْلُ أَوْ يُوبِقَهُ — الْجَوْرُ». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۳۶۹۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص دس انسانوں پر امیر ہے' اسے قیامت کے دن گلے میں طوق ڈال کر لایا جائے گا یہاں تک کہ اس کا عدل اسے نجات دلا دے گا یا اس کا ظلم اسے تباہ و برباد کر دے گا (دارمی)

۳۶۹۸ - (۳۸) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَيْلٌ لِلْأُمَرَاءِ، وَيْلٌ لِلْعُرَفَاءِ، وَيْلٌ لِلْأُمَنَاءِ، لَيَتَمَنَّيَنَّ أَقْوَامٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَّ نَوَاصِيَهُمْ — مُعَلَّقَةٌ بِالثُّرَيَّا، يَتَجَلْجَلُونَ — بَيْنَ

السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ، وَأَنَّهُمْ لَمْ يَلُوا عَمَلًا» رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ» وَرَوَاهُ أَحْمَدُ ، وَفِي رِوَايَةٍ: «أَنَّ ذَوَائِبَهُمْ كَانَتْ مُعَلَّقَةً بِالثُّرَيَّا، يَتَذَبْذَبُونَ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ، وَلَمْ يَكُونُوا عُمِّلُوا عَلَى شَيْءٍ».

۳۶۹۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "امراء کے لئے تباہی ہے اور (قبائل کے) ذمہ دار لوگوں کے لئے تباہی ہے۔ خزانچیوں کے لئے تباہی اور بربادی ہے۔ قیامت کے دن کچھ لوگ اس بات کی آرزو کریں گے کہ ان کی پیشانیوں کے بال ثریا ستارے کے ساتھ لٹکا دیئے جاتے' وہ آسمان اور زمین کے درمیان حرکت کرتے رہتے لیکن انہیں اقتدار نہ ملتا۔ (شرح السنہ احمد) اور احمد کی روایت میں ہے کہ ان کے بال ثریا ستارے کے ساتھ باندھ دیئے جاتے اور وہ آسمان و زمین کے درمیان حرکت کرتے رہتے لیکن وہ کسی کام پر حاکم نہ بنائے جاتے۔

۳۶۹۹ ـ (۳۹) **وَعَنْ** غَالِبٍ الْقَطَّانِ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الْعِرَافَةَ حَقٌّ وَلَا بُدَّ لِلنَّاسِ مِنْ عُرَفَاءَ ، وَلَكِنَّ الْعُرَفَاءَ فِي النَّارِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۶۹۹: غالب قطان ایک شخص سے وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قبیلوں کے لئے ذمہ دار مقرر کرنا ضروری ہیں۔ قبیلوں کے چوہدریوں کے بغیر گزارہ ممکن نہیں لیکن قبائل کے ذمہ دار دوزخ میں جائیں گے (ابوداؤد)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں ایک سے زیادہ راوی مجہول ہیں (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۳' ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۹۰)

۳۷۰۰ ـ (۴۰) **وَعَنْ** كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أُعِيذُكَ بِاللَّهِ مِنْ إِمَارَةِ السُّفَهَاءِ». قَالَ: وَمَا ذَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «أُمَرَاءُ سَيَكُونُونَ مِنْ بَعْدِي، مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ فَصَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَأَعَانَهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ؛ فَلَيْسُوا مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُمْ، وَلَنْ يَرِدُوا عَلَيَّ الْحَوْضَ، وَمَنْ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ؛ فَأُولَئِكَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ، وَأُولَئِكَ يَرِدُونَ عَلَيَّ الْحَوْضَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ.

۳۷۰۰: کعب بن عجرہ بیان کرتے ہیں میرے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کرتے ہوئے فرمایا' میں تجھے

بے وقوفوں کی امارت سے اللہ کی پناہ میں رہتا ہوں۔ اس نے دریافت کیا' وہ کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' میرے بعد امراء ہوں گے جو لوگ ان کے پاس گئے اور ان کی جھوٹی باتوں کو بھی سچا کہا اور ان کے ظلم پر ان کی مدد کی اور ان کے ظلم کے باوجود ان کی اعانت کی تو وہ مجھ سے نہیں ہیں اور میں ان سے نہیں ہوں اور وہ کبھی میرے حوض کوثر پر وارد نہیں ہوں گے اور جو لوگ ان کے پاس نہ گئے اور نہ ان کی جھوٹی باتوں کو سچا کہا اور نہ ان کے ظلم پر ان کی اعانت کی' پس ایسے لوگ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں اور یہ لوگ میرے حوض کوثر پر وارد ہوں گے (ترمذی' نسائی)

۳۷۰۱ - (٤١) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ سَكَنَ الْبَادِيَةَ جَفَا، وَمَنْ اتَّبَعَ الصَّيْدَ غَفَلَ، وَمَنْ أَتَى السُّلْطَانَ افْتُتِنَ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ: «مَنْ لَزِمَ السُّلْطَانَ افْتُتِنَ، وَمَا ازْدَادَ عَبْدٌ مِنَ السُّلْطَانِ دُنُوًّا إِلَّا ازْدَادَ مِنَ اللّٰهِ بُعْدًا».

۳۷۰۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' جس شخص نے جنگل میں سکونت اختیار کی' اس کا مزاج درشت ہوا اور جو شکار کے درپے ہو گیا وہ عبادت اور جماعت سے غافل رہا اور جس شخص نے حاکم کے ہاں آنا جانا رکھا تو وہ فتنے میں مبتلا ہوا (احمد' ترمذی' نسائی) اور ابوداؤد کی روایت میں ہے جس شخص نے خود کو حاکم کے ساتھ وابستہ رکھا' وہ فتنے میں مبتلا ہوا اور جس قدر کوئی شخص کسی حاکم کے قریب ہوتا ہے اسی قدر اللہ سے دور ہوتا ہے۔

وضاحت: دراصل مؤلف نے ابن عباسؓ اور ابوہریرہؓ سے مروی دو الگ الگ حدیثوں کو ایک کر دیا ہے۔ ابن عباسؓ سے مروی حدیث لفظ فتنے میں مبتلا ہوا تک ہے اور دوسری حدیث "جو شخص حاکم کے ہاں آتا جاتا ہے" ابوہریرہؓ سے مروی ہے ابن عباسؓ سے نہیں ہے۔ مؤلف کو چاہیے تھا کہ دونوں احادیث کو علیحدہ علیحدہ بیان کرتے۔ ابن عباسؓ سے مروی حدیث میں ابوموسیٰ' وھب بن منبہ سے بیان کرتے ہیں اور ابوموسیٰ راوی معروف نہیں ہے اور ابوہریرہؓ سے مروی حدیث میں جو ابوداؤد میں ہے انصاری شیخ' ابوہریرہؓ سے بیان کرتے ہیں۔ پس شیخ اگر صحابی ہے تو اس کی جہالت نقصان دہ نہیں ہے اور اگر صحابی نہیں ہے تو اس حدیث سے استدلال پکڑنا جائز نہیں (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۵۵)

۳۷۰۲ - (٤٢) وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ضَرَبَ عَلَى مَنْكِبِهِ، ثُمَّ قَالَ: «أَفْلَحْتَ يَا قُدَيْمُ إِنْ مُتَّ وَلَمْ تَكُنْ أَمِيرًا، وَلَا كَاتِبًا، وَلَا عَرِيفًا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۷۰۲: مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے دونوں کندھوں پر ہاتھ مارتے ہوئے فرمایا' اے قدیم! اگر تم امیر' منشی اور قبیلے کے ذمہ دار انسان نہ ہونے کی حالت میں فوت ہوئے تو تم کامیاب ہو (ابوداؤد)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں صالح بن یحییٰ راوی کے بارے میں امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس میں "نظر" ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۵۵' تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۵۵' ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۸۹)
علامہ البانی نے بھی اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۱۰۹۳)

۳۷۰۳ - (۴۳) **وَعَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ صَاحِبُ مَكْسٍ» يَعْنِي: اَلَّذِيْ يَعْشُرُ النَّاسَ.. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۳۷۰۳ : عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہو گا جو تجارے سے محصول وصول کرتا ہے (ابوداؤد)
وضاحت : اس محصول سے مراد موجودہ دور کا محصول نہیں ہے کیونکہ جو تجارتی مال شہر میں داخل ہوتا ہے اس پر محصول چونگی کا مصرف رفاہ عامہ کے لئے ہوتا ہے۔ اس لئے اس محصول کو ناجائز قرار نہیں دیا جا سکتا (واللہ اعلم) نیز اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۹۰)

۳۷۰۴ - (۴۴) **وَعَنْ** أَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَقْرَبَهُمْ مِنْهُ مَجْلِسًا إِمَامٌ عَادِلٌ. وَإِنَّ أَبْغَضَ النَّاسِ إِلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَشَدَّهُمْ عَذَابًا». وَفِيْ رِوَايَةٍ: «وَأَبْعَدَهُمْ مِنْهُ مَجْلِسًا إِمَامٌ جَائِرٌ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۳۷۰۴ : ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت کے دن اللہ کے ہاں سب سے زیادہ محبوب اور سب سے زیادہ مقرب ایسا امام ہو گا جو عدل و انصاف کرتا رہا اور قیامت کے دن اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ برا اور انتہائی شدید عذاب میں مبتلا اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ سے بہت دور وہ امام ہو گا جو لوگوں پر ظلم کرتا رہا (ترمذی) امام ترمذیؒ نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔
وضاحت : اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۱۵۱)

۳۷۰۵ - (۴۵) **وَعَنْهُ،** قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «أَفْضَلُ الْجِهَادِ مَنْ قَالَ كَلِمَةَ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۷۰۵ : ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' افضل جہاد اس شخص کا ہے جو ظالم بادشاہ کے سامنے سچی بات کہتا ہے (ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ)

۳۷۰۶ ـ (٤٦) وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ.

۳۷۰۶: نیز احمد اور نسائی نے اس حدیث کو طارق بن شہاب سے بیان کیا ہے۔

۳۷۰۷ ـ (٤٧) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا أَرَادَ اللهُ بِالْأَمِيرِ خَيْرًا جَعَلَ لَهُ وَزِيرَ صِدْقٍ، إِنْ نَسِيَ ذَكَّرَهُ، وَإِنْ ذَكَرَ أَعَانَهُ ـــ وَإِذَا أَرَادَ بِهِ غَيْرَ ذٰلِكَ جَعَلَ لَهُ وَزِيرَ سُوءٍ، إِنْ نَسِيَ لَمْ يُذَكِّرْهُ، وَإِنْ ذَكَرَ لَمْ يُعِنْهُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۳۷۰۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب اللہ تعالیٰ کسی حاکم کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس کو سچ بولنے والا وزیر عطا کرتے ہیں اگر حاکم بھولتا ہے تو وہ اسے یاد دلا دیتا ہے اور اگر اسے یاد ہوتا ہے تو وہ اس کی مدد کرتا ہے اور جب اللہ اس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ نہیں فرماتے تو اس کے لئے برا وزیر مہیا فرماتے ہیں اگر وہ بھولتا ہے تو اسے یاد نہیں دلاتا اور اگر اسے یاد ہوتا ہے تو اس کی مدد نہیں کرتا (ابوداؤد' نسائی)

۳۷۰۸ ـ (٤٨) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْأَمِيرَ إِذَا ابْتَغَى الرِّيبَةَ ـ فِي النَّاسِ أَفْسَدَهُمْ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۷۰۸: ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' بے شک حاکم جب لوگوں کے عیوب ڈھونڈنے شروع کر دے تو وہ لوگوں کو اپنا مخالف بنا لیتا ہے (ابوداؤد)

۳۷۰۹ ـ (٤٩) وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّكَ إِذَا اتَّبَعْتَ عَوْرَاتِ النَّاسِ أَفْسَدْتَهُمْ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۳۷۰۹: معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' یقیناً جب تو لوگوں کے عیوب ڈھونڈنے شروع کر دے گا تو تو انہیں فساد میں مبتلا کر دے گا (بیہقی شعب الایمان)

۳۷۱۰ ـ (٥٠) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كَيْفَ أَنْتُمْ وَأَئِمَّةٌ مِنْ بَعْدِي، يَسْتَأْثِرُونَ بِهٰذَا الْفَيْءِ؟»، قُلْتُ: أَمَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، أَضَعُ سَيْفِي عَلَى عَاتِقِي ثُمَّ أَضْرِبُ بِهِ حَتَّى أَلْقَاكَ. قَالَ: «أَوَلَا أَدُلُّكَ عَلَى خَيْرٍ مِنْ ذٰلِكَ؟ تَصْبِرُ حَتَّى تَلْقَانِي». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۷۱۰: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تمہارا کیا حال ہو گا؟ جبکہ میرے بعد کچھ امراء ایسے ہوں گے جو فئی کے مال کو (اپنے لئے) خاص کر لیں گے میں نے عرض کیا' اس ذات کی قسم! جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے میں اپنی تلوار اپنے کندھے پر رکھوں گا پھر تلوار مارتا چلا جاؤں گا یہاں تک کہ میری آپؐ سے ملاقات ہو جائے گی (یعنی میں فوت ہو جاؤں گا) آپؐ نے فرمایا' کیا میں تمہیں اس سے بہتر بات نہ بتاؤں؟ (وہ یہ ہے) کہ تو صبر کر' یہاں تک کہ تیری مجھ سے ملاقات ہو (ابوداؤد)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں خالد بن وہبان راوی مجہول ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۴۱' تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۴۱)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۷۱۱ - (۵۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: «أَتَدْرُوْنَ مَنِ السَّابِقُوْنَ إِلَىٰ ظِلِّ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟» قَالُوْا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: «الَّذِيْنَ إِذَا أُعْطُوا الْحَقَّ قَبِلُوْهُ، وَإِذَا سُئِلُوْهُ بَذَلُوْهُ، وَحَكَمُوْا لِلنَّاسِ كَحُكْمِهِمْ لِأَنْفُسِهِمْ».

تیسری فصل : ۳۷۱۱: عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتی ہیں آپؐ نے فرمایا' کیا تمہیں معلوم ہے کہ قیامت کے دن اللہ کے سائے میں سب سے پہلے جانے والے کون لوگ ہوں گے؟ صحابہ کرامؓ نے جواب دیا' اللہ اور اس کا رسولؐ بہتر جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' وہ لوگ ہوں گے کہ جب حق ان کے سامنے پیش کیا جائے تو اسے قبول کریں اور جب ان سے حق بات (کہنے کا) مطالبہ کیا جائے تو وہ بلا جھجک کہیں اور وہ لوگوں کے لئے وہی فیصلہ کرتے ہیں جو فیصلہ اپنے لئے (پسند) کرتے ہیں (احمد)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن سعید راوی میں کلام ہے تاہم اس کی مؤید روایات پہلی فصل میں گزر چکی ہیں (الجرح والتعدیل جلد ۵ صفحہ ۱۸۲' المجروحین جلد ۲ صفحہ ۴' الضعفاء والمتروکین صفحہ ۲۳۴' التاریخ الکبیر جلد ۵ صفحہ ۷۵' میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۴۷۵' تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۴۳۳' تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۴۱)

۳۷۱۲ - (۵۲) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «ثَلَاثَةٌ أَخَافُ عَلَىٰ أُمَّتِيْ: اَلْاِسْتِسْقَاءُ بِالْأَنْوَاءِ، وَحَيْفُ السُّلْطَانِ، وَتَكْذِيْبٌ بِالْقَدَرِ».

۳۷۱۲: جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' میں اپنی امت کے لئے تین چیزوں کا خطرہ محسوس کرتا ہوں ستاروں کو بارش (کا سبب) قرار دینا' حاکم کا (رعایا پر) ظلم کرنا اور تقدیر کو جھٹلانا (احمد)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں محمد بن قاسم راوی کو امام احمد نے ضعیف قرار دیا ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۱)

۳۷۱۳ - (۵۳) وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «سِتَّةَ اَیَّامٍ اِعْقِلْ یَا اَبَا ذَرٍّ! مَا یُقَالُ لَكَ بَعْدُ». فَلَمَّا كَانَ الْیَوْمُ السَّابِعُ. قَالَ: «اُوْصِیْكَ بِتَقْوَی اللّٰهِ فِیْ سِرِّ اَمْرِكَ وَعَلَانِیَتِهٖ، وَاِذَا اَسَاْتَ فَاَحْسِنْ، وَلَا تَسْاَلَنَّ اَحَدًا شَیْئًا وَاِنْ سَقَطَ سَوْطُكَ، وَلَا تَقْبِضْ اَمَانَةً، وَلَا تَقْضِ بَیْنَ اثْنَیْنِ».

۳۷۱۳ : ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھ روز فرمایا' اے ابوذر! آج کے دن کے بعد جو تجھے کہا جائے گا (اسے) محفوظ کیا ہو گا' جب ساتواں دن ہوا تو آپ نے فرمایا' میں تجھے پوشیدہ اور ظاہر سب امور میں اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں اور جب تو برا کام کر بیٹھے تو اچھا کام بھی کر اور کسی شخص سے کسی چیز کا سوال نہ کر اگرچہ تیرا کوڑا گر جائے (جبکہ تو سواری پر سوار ہو) اور کسی کی امانت اپنے قبضہ میں نہ رکھنا اور دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ نہ کرنا (احمد)

وضاحت : آپ نے خصوصیت کے ساتھ ابوذرؓ کو حکم دیا کہ وہ کسی کی امانت اپنے پاس نہ رکھے اور فیصلہ نہ فرمائے اس کا سبب یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ ابوذرؓ کے بارے میں تحقیقی طور پر بھانپ گئے تھے کہ یہ شخص ان دونوں کاموں کی اہلیت نہیں رکھتا اس لئے آپ نے خاص طور پر انہیں ان امور کی انجام دہی سے روکا (واللہ اعلم)

۳۷۱۴ - (۵۴) وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ: «مَا مِنْ رَجُلٍ یَلِیْ اَمْرَ عَشَرَةٍ فَمَا فَوْقَ ذٰلِكَ، اِلَّا اَتَاهُ اللّٰهُ — عَزَّ وَجَلَّ مَغْلُوْلًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ یَدُهٗ اِلٰی عُنُقِهٖ فَكَّهٗ بِرُّهٗ، اَوْ اَوْبَقَهٗ اِثْمُهٗ، اَوَّلُهَا مَلَامَةٌ، وَاَوْسَطُهَا نَدَامَةٌ، وَآخِرُهَا خِزْیٌ یَوْمَ الْقِیَامَةِ».

۳۷۱۴ : ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا' جو شخص دس یا دس سے زائد (افراد) پر حاکم بنا تو قیامت کے دن اللہ عزوجل اس کو اس حالت میں لائیں گے کہ اس کا ہاتھ اس کی گردن کے ساتھ جکڑا ہوا ہو گا۔ تو اس وقت اس کے نیک کام اسے نجات دلائیں گے یا اس کے گناہ اسے برباد کر دیں گے۔ امارت آغاز میں باعث ملامت ہوتی ہے اور درمیان میں باعث ندامت اور آخرکار قیامت کے دن رسوائی کا باعث ہو گی (احمد)

۳۷۱۵ - (۵۵) وَعَنْ مُعَاوِیَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «یَا مُعَاوِیَةُ! اِنْ وُلِّیْتَ اَمْرًا فَاتَّقِ اللّٰهَ وَاعْدِلْ». قَالَ: فَمَا زِلْتُ اَظُنُّ اَنِّیْ مُبْتَلًی بِعَمَلٍ، لِقَوْلِ النَّبِیِّ ﷺ حَتّٰی ابْتُلِیْتُ.

۳۷۱۵: معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے معاویہؓ! اگر تجھے حاکم بنایا جائے تو تو اللہ سے ڈرتے رہنا اور انصاف کرنا۔ معاویہؓ نے بیان کیا کہ میں ہمیشہ اس یقین کے ساتھ رہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق میں حاکم بنایا جاؤں گا یہاں تک کہ مجھے حاکم بنایا گیا (احمد' بیہقی دلائل النبوہ)

۳۷۱۶ - (۵٦) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «تَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنْ رَأْسِ السَّبْعِيْنَ – ، وَإِمَارَةِ الصِّبْيَانِ» . . . رَوَى الْأَحَادِيْثَ السِّتَّةَ، أَحْمَدُ، وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ حَدِيْثَ مُعَاوِيَةَ فِيْ «دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ».

۳۷۱۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم ۷۰ھ کے آغاز کے فتنوں اور نوعمر جاہل حاکموں سے اللہ کی پناہ طلب کرو (احمد)

وضاحت: نوعمر جاہل حکام سے مراد یزید بن معاویہ اور مروان بن حکم اور ان جیسے لوگ مراد ہیں۔ معلوم ہوا کہ کم عمر والے کسی انسان کو قاضی نہ بنایا جائے اور ۷۰ھ سے اس لئے پناہ طلب کرنے کا حکم دیا ہے کہ اس دور میں عظیم فتنے رونما ہوئے جن میں حسینؓ کا قتل' جنگ حرہ اور اس جیسے دیگر واقعات شامل ہیں (تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۱۱)

۳۷۱۷ - (۵۷) **وَعَنْ** يَحْيَى بْنِ هَاشِمٍ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «كَمَا تَكُوْنُوْنَ، كَذٰلِكَ يُؤَمَّرُ عَلَيْكُمْ».

۳۷۱۷: یحییٰ بن ہاشم' یونس بن ابی اسحاق سے وہ اپنے والد سے بیان کرتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جیسے تم ہوتے ہو اسی طرح کے تم پر حاکم مقرر کیے جاتے ہیں (بیہقی شعب الایمان) نیز اس نے کہا کہ یہ حدیث سند کے لحاظ سے منقطع ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں یحییٰ بن ہاشم راوی ضعیف ہے (مشکوۃ علامہ البانی جلد۲ صفحہ۱۰۹۶)

۳۷۱۸-(۵۸) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ السُّلْطَانَ ظِلُّ اللهِ فِي الْأَرْضِ، يَأْوِي إِلَيْهِ كُلُّ مَظْلُوْمٍ مِنْ عِبَادِهِ، فَإِذَا عَدَلَ كَانَ لَهُ الْأَجْرُ، وَعَلَى الرَّعِيَّةِ الشُّكْرُ، وَإِذَا جَارَ، كَانَ عَلَيْهِ الْإِصْرُ – ، وَعَلَى الرَّعِيَّةِ الصَّبْرُ».

۳۷۱۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ حاکم زمین پر اللہ کا سایہ ہوتا ہے۔ اللہ کے بندوں میں سے مظلوم افراد اس کا سہارا تلاش کرتے ہیں جب حاکم وقت انصاف کرے گا تو اسے اجر و ثواب ملے گا اور رعیت اس کے لئے شکرگزار ہوگی اور جب حاکم وقت ظلم کرے گا تو (ظلم کا) گناہ اس پر ہوگا اور رعیت کے لئے صبر کرنا ہوگا (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت : حدیث کی سند میں سعید بن خالد راوی ضعیف ہے امام بخاریؒ نے اس کو منکر الحدیث قرار دیا ہے (الجرح والتعدیل جلد۴ صفحہ۴۰، الضعفاء الصغیر صفحہ۳۵، الضعفاء والمتروکین صفحہ۲۹۸، میزان الاعتدال جلد۲ صفحہ۱۳۳، تقریب التہذیب جلد۱ صفحہ۲۹۸)

۳۷۱۹ - (۵۹) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ أَفْضَلَ عِبَادِ اللّٰهِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ، إِمَامٌ عَادِلٌ رَفِيقٌ. وَإِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ، إِمَامٌ جَائِرٌ خَرِقٌ» .

۳۷۱۹: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ارشاد نبویؐ ہے' یقیناً قیامت کے دن اللہ کے بندوں میں سے اللہ کے ہاں وہ شخص مرتبہ و مقام کے لحاظ سے افضل ہو گا جو (دنیا میں) عدل و انصاف کرنے والا ایسا حکمران تھا جو (رعیت کے ساتھ) نرم برتاؤ کرتا تھا اور یقیناً قیامت کے دن اللہ کے ہاں وہ شخص انتہائی ذلت میں ہو گا جو (دنیا میں) ظالم اور متشدد قسم کا حکمران تھا (بیہقی شعب الایمان)

۳۷۲۰ - (۶۰) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ نَظَرَ إِلَى أَخِيهِ نَظْرَةً يُخِيفُهُ، أَخَافَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» . رَوَى الْأَحَادِيثَ الْأَرْبَعَةَ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ» ، وَقَالَ فِي حَدِيثِ يَحْيَى هَذَا: مُنْقَطِعٌ، وَرِوَايَتُهُ ضَعِيفٌ.

۳۷۲۰: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص اپنے بھائی کو خوفناک نگاہوں سے دیکھتا ہے تو قیامت کے دن اللہ اس کو خوف زدہ کرے گا (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت : یہ روایت ضعیف ہے (تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۱۸)

۳۷۲۱ - (۶۱) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يَقُولُ: أَنَا اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا مَالِكُ الْمُلُوكِ. وَمَلِكُ الْمُلُوكِ، قُلُوبُ الْمُلُوكِ فِي يَدِي، وَإِنَّ الْعِبَادَ إِذَا أَطَاعُونِي، حَوَّلْتُ قُلُوبَ مُلُوكِهِمْ عَلَيْهِمْ بِالرَّحْمَةِ وَالرَّأْفَةِ. وَإِنَّ الْعِبَادَ إِذَا عَصَوْنِي، حَوَّلْتُ قُلُوبَهُمْ بِالسَّخْطَةِ وَالنِّقْمَةِ، فَسَامُوهُمْ سُوءَ الْعَذَابِ، فَلَا تَشْغَلُوا أَنْفُسَكُمْ بِالدُّعَاءِ عَلَى الْمُلُوكِ، وَلٰكِنِ اشْغَلُوا أَنْفُسَكُمْ بِالذِّكْرِ وَالتَّضَرُّعِ كَيْ أَكْفِيَكُمْ مُلُوكَكُمْ» . رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ فِي «الْحِلْيَةِ» .

۳۷۲۱: ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

میں اللہ ہوں' صرف میں ہی معبود برحق ہوں' میں حکمرانوں کا مالک ہوں' میں بادشاہوں کا بادشاہ ہوں' حکمرانوں کے دل میرے ہاتھ میں ہیں اور جب بندے میری اطاعت کرتے ہیں تو میں حکمرانوں کے دلوں کو اپنے بندوں کے لئے پھیر دیتا ہوں وہ ان پر شفقت اور نرمی کرتے ہیں لیکن جب میرے بندے میری نافرمانی کرتے ہیں تو میں حکمرانوں کے دلوں کو پھیر دیتا ہوں' وہ ان پر ناراض ہوتے ہیں اور انہیں مختلف سزاؤں میں مبتلا کرتے ہیں اور وہ انہیں بدترین قسم کے عذاب سے دوچار کرتے ہیں۔ پس تم اپنے آپ کو (اس بات میں) مشغول نہ کرو کہ تم حکمرانوں کے لئے بد دعا کرو۔ البتہ تم خود کو اللہ کے ذکر اور آہ و زاری میں مشغول رکھو تاکہ میں تمہیں تمہارے حکمرانوں سے محفوظ کروں (ابو نعیم فی الحلیہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں وھب بن راشد نہایت درجہ ضعیف ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۸۱)

بَابُ مَا عَلَى الْوُلَاةِ مِنَ التَّيْسِيْرِ

(اس بات کا بیان کہ حکام کو رعایا پر آسانی کرنی چاہیے)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۷۲۲ - (۱) عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا بَعَثَ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِهٖ فِیْ بَعْضِ اَمْرِهٖ، قَالَ: «بَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا، وَيَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ۳۷۲۲: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص کو اپنے کسی کام کے لئے بھیجتے تو فرماتے، تم لوگوں کو خوشخبری کا پیغام دو اور انہیں متنفر نہ کرو ان کے ساتھ نرمی کرو اور (انہیں) مشکلات میں نہ ڈالو (بخاری، مسلم)

۳۷۲۳ - (۲) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا وَسَكِّنُوْا — وَلَا تُنَفِّرُوْا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۷۲۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم نرمی کرو اور (انہیں) مشکلات میں نہ ڈالو، سکون پہنچاؤ اور نفرت نہ دلاؤ (بخاری، مسلم)

۳۷۲٤ - (۳) وَعَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَ النَّبِیُّ ﷺ جَدَّهُ اَبَا مُوْسٰی وَمُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ. فَقَالَ: «يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا، وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا، وَتَطَاوَعَا — وَلَا تَخْتَلِفَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۷۲٤: ابوبردہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے دادا ابوموسیٰ اشعریؓ اور معاذؓ کو یمن بھیجا اور فرمایا، تم دونوں لوگوں سے آسانی کا برتاؤ کرنا انہیں تکلیف میں نہ ڈالنا اور لوگوں کو خوش رکھنا، متنفر نہ کرنا نیز تم ایک دوسرے کی موافقت کرنا اور مخالفت سے باز رہنا (بخاری، مسلم)

۳۷۲۵ - (٤) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «اِنَّ الْغَادِرَ — يُنْصَبُ لَهٗ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيُقَالُ: هٰذِهٖ غَدْرَةُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۷۲۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' عہد شکنی کرنے والے کیلئے قیامت کے دن جھنڈا نصب کیا جائے گا اور اعلان کیا جائے گا یہ فلاں بن فلاں انسان کو اس کی عہد شکنی کی سزا ہے (بخاری' مسلم)

۳۷۲۶ - (۵) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُعْرَفُ بِهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۷۲۶: انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا' ہر وہ شخص جو وعدہ خلافی کرنے والا ہے قیامت کے دن اس کی پہچان کراتے ہوئے اس پر جھنڈا لگا دیا جائے گا (بخاری' مسلم)

۳۷۲۷ - (۶) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ عِنْدَ اسْتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». وَفِي رِوَايَةٍ: «لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرْفَعُ لَهُ بِقَدْرِ غَدْرِهِ، أَلَا وَلَا غَادِرَ أَعْظَمُ غَدْرًا مِنْ أَمِيرِ عَامَّةٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۷۲۷: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا' ہر عہد شکن انسان کی مقعد کے نزدیک قیامت کے دن جھنڈا ہو گا اور ایک روایت میں ہے' ہر عہد شکن کے لئے اس کی عہد شکنی کے بقدر بطور علامت جھنڈا نمایاں ہو گا۔ خبردار! سربراہ مملکت سے بڑھ کر کسی عہد شکن کی عہد شکنی نہیں ہے (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۳۷۲۸ - (۷) عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ وَلَّاهُ اللهُ شَيْئًا مِنْ أَمْرِ الْمُسْلِمِينَ، فَاحْتَجَبَ دُونَ حَاجَتِهِمْ، وَخَلَّتِهِمْ، وَفَقْرِهِمْ؛ احْتَجَبَ اللهُ دُونَ حَاجَتِهِ، وَخَلَّتِهِ، وَفَقْرِهِ»... فَجَعَلَ مُعَاوِيَةُ رَجُلًا عَلَى حَوَائِجِ النَّاسِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ. وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ وَلِأَحْمَدَ: «أَغْلَقَ اللهُ لَهُ أَبْوَابَ السَّمَاءِ دُونَ خَلَّتِهِ، وَحَاجَتِهِ، وَمَسْكَنَتِهِ».

دوسری فصل: ۳۷۲۸: عمرو بن مرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں انہوں نے معاویہؓ سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا' جس شخص کو اللہ مسلمانوں کے معاملات میں سے کسی کام پر حاکم بنا دیتا ہے اور وہ لوگوں کی حاجات' شکایات اور ان کے مسائل حل نہیں کرتا تو اللہ اس کی ضرورتوں' اس کی شکایات اور اس کے مسائل کو حل نہیں فرماتا۔ چنانچہ معاویہؓ نے (اس حدیث کے سننے کے بعد) ایک شخص کو لوگوں کی ضرورتوں اور

شکایات سننے پر مقرر کر دیا (ابوداؤد، ترمذی) اور ترمذی کی ایک روایت اور احمد کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ "اللہ اس کی ضرورتوں اور اس کی حاجات اور اس کے مسائل کے لئے آسمان کے دروازوں کو بند فرما دیتا ہے"۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۷۲۹ - (۸) عَنْ اَبِي الشَّمَّاخِ الْاَزْدِيِّ، عَنِ ابْنِ عَمٍّ لَهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، اَنَّهُ اَتٰى مُعَاوِيَةَ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَنْ وَلِيَ مِنْ اَمْرِ النَّاسِ شَيْئًا، ثُمَّ اَغْلَقَ بَابَهُ دُوْنَ الْمُسْلِمِيْنَ، اَوِ الْمَظْلُوْمِ، اَوْ ذِي الْحَاجَةِ؛ اَغْلَقَ اللّٰهُ دُوْنَهُ اَبْوَابَ رَحْمَتِهِ عِنْدَ حَاجَتِهِ وَفَقْرِهِ اَفْقَرَ مَا يَكُوْنُ اِلَيْهِ».

تیسری فصل: ۳۷۲۹: ابوشماخ ازدی اپنے چچا زاد بھائی جو اصحاب رسولؐ میں سے تھے' بیان کرتے ہیں کہ وہ معاویہؓ کے پاس آئے اور ان کی خدمت میں عرض کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا' جو شخص لوگوں کے معاملات میں سے کسی کام پر حاکم مقرر ہوتا ہے پھر وہ مظلوم لوگوں اور ضرورت مند انسانوں کے لئے دروازہ بند کر دیتا ہے تو اللہ اس کی ضرورت اور محتاجی کے وقت جبکہ وہ بہت زیادہ ضرورت مند ہو گا اس سے اپنی رحمت کے دروازوں کو بند کر دے گا۔ (بیہقی شعب الایمان)

۳۷۳۰ - (۹) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ كَانَ اِذَا بَعَثَ عُمَّالَهُ شَرَطَ عَلَيْهِمْ: اَنْ لَا تَرْكَبُوْا بِرْذَوْنًا، وَلَا تَاْكُلُوْا نَقِيًّا، وَلَا تَلْبَسُوْا رَقِيْقًا، وَلَا تُغْلِقُوْا اَبْوَابَكُمْ دُوْنَ حَوَائِجِ النَّاسِ، فَاِنْ فَعَلْتُمْ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ؛ فَقَدْ حَلَّتْ بِكُمُ الْعُقُوْبَةُ، ثُمَّ يُشَيِّعُهُمْ. رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

۳۷۳۰: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب اپنے ماتحت حکام کا تعین فرماتے تو ان پر پابندی لگاتے کہ تمہیں ترکی گھوڑے پر سوار نہیں ہونا ہو گا' نہ تم نے میدے کی روٹی کھائی ہوگی اور نہ ہی تم نے باریک لباس پہنا ہو گا' اور نہ تم لوگوں کی ضرورتوں کو حل کرنے کی بجائے دروازے بند کرنا' اگر تم ان کاموں میں سے کوئی کام بھی کرو گے تو تم پر اللہ کا عذاب نازل ہو گا پھر عمرؓ انہیں الوداع کہتے۔ (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند معلوم نہیں ہو سکی البتہ کنزالعمال میں یہ حدیث عاصم بن ابی النجود سے مروی ہے۔ اس نے عمرؓ سے اس حدیث کو بیان کیا ہے۔ اور عاصم کی حدیث بخاری اور مسلم میں مقرونا موجود ہے۔ اس مضمون کی روایت مصنف ابن ابی شیبہ اور مسند ابن عساکر میں بھی ہے۔ (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۸)

بَابُ العَمَلِ فِي الْقَضَآءِ وَالْخَوْفِ مِنْهُ

(قضاء کے منصب اور اس سے ڈرنے کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٣٧٣١ - (١) عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «لَا يَقْضِيَنَّ حَكَمٌ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ۳۷۳۱: ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا' کسی قاضی کو غصہ کی حالت میں دو انسانوں کے درمیان فیصلہ نہیں کرنا چاہیئے (بخاری' مسلم)

٣٧٣٢ - (٢) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ — فَأَصَابَ —، فَلَهُ أَجْرَانِ، وَإِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ فَأَخْطَأَ، فَلَهُ أَجْرٌ وَاحِدٌ».

۳۷۳۲: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب قاضی فیصلہ کرنے میں اپنی پوری کوشش صرف کر دے اور اس کا فیصلہ درست ہو تو اس کیلئے دوہرا ثواب ہے اور جب اجتہاد کے ساتھ فیصلہ کرے لیکن اس کا فیصلہ غلط ہو تو اس کو ایک ثواب ملے گا۔ (بخاری' مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٣٧٣٣ - (٣) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ جُعِلَ قَاضِيًا بَيْنَ النَّاسِ، فَقَدْ ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّيْنٍ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

دوسری فصل: ۳۷۳۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص لوگوں کے (درمیان) فیصلے کرنے پر مقرر کیا گیا وہ گویا بغیر چھری کے ذبح کیا گیا۔ (احمد' ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ)

٣٧٣٤ - (٤) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنِ ابْتَغَى الْقَضَاءَ وَسَأَلَ، وُكِلَ إِلَى نَفْسِهِ —، وَمَنْ أُكْرِهَ عَلَيْهِ، أَنْزَلَ اللهُ عَلَيْهِ مَلَكًا يُسَدِّدُهُ». رَوَاهُ

التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۷۳۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے قضاء کے منصب کو طلب کیا اور اس کا سوال کیا' اس شخص کو اس کے سپرد کر دیا جائے گا اور جس شخص کو قضاء کے منصب پر مجبور کیا گیا تو اللہ تعالیٰ (اس کی معاونت کیلئے) اس کے ساتھ ایک فرشتہ لگا دیتے ہیں۔ جو اس کو راہ صواب کی جانب (مائل) کرتا رہتا ہے۔ (ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے۔ بلال بن مرداس راوی مجہول الحال ہے (میزان الاعتدال جلد۱ صفحہ۳۵۳) نیز عبدالاعلیٰ ثعلبی راوی ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد۶ صفحہ۲۴' میزان الاعتدال جلد۲ صفحہ۵۳۰' تقریب التہذیب جلد۱ صفحہ۴۶۴' ضعیف ابن ماجہ صفحہ۱۷۸' ضعیف الجامع الصغیر صفحہ۵۴۳)

۳۷۳۵ - (۵) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْقُضَاةُ ثَلَاثَةٌ: وَاحِدٌ فِي الْجَنَّةِ، وَاثْنَانِ فِي النَّارِ. فَأَمَّا الَّذِيْ فِي الْجَنَّةِ؛ فَرَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ فَقَضٰى بِهٖ، وَرَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ فَجَارَ فِي الْحُكْمِ؛ فَهُوَ فِي النَّارِ، وَرَجُلٌ قَضٰى لِلنَّاسِ عَلٰى جَهْلٍ، فَهُوَ فِي النَّارِ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۷۳۵: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قاضی تین قسم کے ہیں' ایک قاضی جنت میں ہو گا جبکہ دو قاضی دوزخ میں ہوں گے۔ وہ قاضی جنت میں ہے جس نے حق و صداقت کو معلوم کیا اس کے مطابق فیصلہ کیا اور وہ قاضی جس نے حق و صداقت کو معلوم کیا لیکن فیصلہ کرنے میں ظلم کیا وہ دوزخ میں ہے اور جس قاضی نے لوگوں کے درمیان ناواقفیت کے ساتھ فیصلہ کیا وہ بھی دوزخ میں ہے۔ (ابوداؤد' ابن ماجہ)

۳۷۳۶ - (۶) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ طَلَبَ قَضَاءَ الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى يَنَالَهُ، ثُمَّ غَلَبَ عَدْلُهُ جَوْرَهُ؛ فَلَهُ الْجَنَّةُ. وَمَنْ غَلَبَ جَوْرُهُ عَدْلَهُ؛ فَلَهُ النَّارُ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۳۷۳۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے مسلمانوں کے درمیان فیصلہ کرنے کے منصب کو طلب کیا اور وہ اس پر سرفراز ہوا اور اس کا عدل اس کے ظلم پر غالب رہا تو اس کیلئے جنت ہے اور جسکا ظلم اس کے عدل پر غالب آ گیا تو وہ جنتی ہے۔ (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔ موسیٰ بن نجدہ اور اس کے استاذ یزید بن عبدالرحمان دونوں راوی مجہول ہیں (میزان الاعتدال جلد۳ صفحہ۲۰۸' تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۲۰' ضعیف ابوداؤد صفحہ۳۵۳)

۳۷۳۷ - (۷) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا بَعَثَهُ اِلَى الْيَمَنِ قَالَ: «كَيْفَ تَقْضِيْ اِذَا عَرَضَ لَكَ قَضَاءٌ؟»، قَالَ: اَقْضِيْ بِكِتَابِ اللّٰهِ. قَالَ: «فَاِنْ لَمْ تَجِدْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ؟». قَالَ: فَبِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. قَالَ: «فَاِنْ لَمْ تَجِدْ فِيْ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ؟». قَالَ: اَجْتَهِدُ رَأْيِيْ وَلَا آلُوْ — قَالَ: فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى صَدْرِهٖ، وَقَالَ: «اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَفَّقَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لِمَا يَرْضٰى بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوٗدَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۳۷۳۷: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اس کو یمن کی جانب بھیجا تو اس سے دریافت کیا کہ جب تیرے سامنے کوئی فیصلہ پیش ہوگا تو' تو کیسے فیصلہ کرے گا؟ اس نے جواب دیا کہ میں اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ آپؐ نے دریافت کیا' اگر تو فیصلہ اللہ کی کتاب میں نہ پائے؟ اس نے جواب دیا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ آپؐ نے دریافت کیا' اگر تو یہ فیصلہ سنت رسولؐ میں بھی نہ پائے؟ اس نے جواب دیا' میں کوشش کر کے اپنی رائے کے مطابق فیصلہ کروں گا اور ہرگز کوتاہی نہیں کروں گا (راوی نے بیان کیا کہ) اس پر رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا' اللہ کا شکر ہے جس نے اللہ کے رسول کے قاصد کو ایسے فیصلے کی توفیق عطا کی جس پر اللہ کے رسول راضی ہیں (ترمذی' ابوداؤد' دارمی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں حارث بن عمرو راوی ضعیف ہے۔ (میزان الاعتدال جلد۱ صفحہ۴۳۹) فقہاء اس حدیث سے اصول فقہ میں استدلال کرتے ہیں لیکن آئمہ حدیث بخاری' ترمذی' دارقطنی' ابن الجوزی اور عراقی وغیرہ نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے تحقیقی بحث "احادیث ضعیفہ" میں ملاحظہ فرمائیں۔ (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۲ صفحہ۱۰۳)

۳۷۳۸ - (۸) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَى الْيَمَنِ قَاضِيًا، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! تُرْسِلُنِيْ وَاَنَا حَدِيْثُ السِّنِّ، وَلَا عِلْمَ لِيْ بِالْقَضَاءِ؟. فَقَالَ: «اِنَّ اللّٰهَ سَيَهْدِيْ قَلْبَكَ، وَيُثَبِّتُ لِسَانَكَ، اِذَا تَقَاضٰى اِلَيْكَ رَجُلَانِ؛ فَلَا تَقْضِ لِلْاَوَّلِ حَتّٰى تَسْمَعَ كَلَامَ الْآخَرِ، فَاِنَّهٗ اَحْرٰى اَنْ يَتَبَيَّنَ لَكَ الْقَضَاءُ». قَالَ: فَمَا شَكَكْتُ فِيْ قَضَاءٍ بَعْدُ — رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوٗدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ اُمِّ سَلَمَةَ: «اِنَّمَا اَقْضِيْ بَيْنَكُمْ بِرَأْيِيْ» فِيْ بَابِ: «الْاَقْضِيَةِ وَالشَّهَادَاتِ» اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى.

۳۷۳۸: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے (ملک) یمن کی جانب قاضی بنا کر

بھیجا میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! آپ مجھے بھیج رہے ہیں جبکہ میں عمر رسیدہ نہیں ہوں اور مجھے قضا سے واقفیت بھی نہیں ہے آپ نے فرمایا' اللہ تیرے دل کی راہنمائی فرمائے گا اور تیری زبان کو استقامت عطا کرے گا جب دو شخص تیرے سامنے فیصلہ لے کر آئیں تو جب تک تو دوسرے کی بات نہ سن لے' پہلے کی بات سن کر فیصلہ نہ کر' اس طرح عین ممکن ہے کہ فیصلہ (کی نوعیت) تیرے سامنے واضح ہو جائے۔ انہوں نے کہا اس کے بعد مجھے کسی فیصلے میں شک لاحق نہ ہوا۔ (ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ)

اور ام سلمہؓ سے مروی حدیث جس میں ہے کہ "میں تمہارے درمیان اپنی رائے سے فیصلہ کرتا ہوں۔" کو ہم انشاء اللہ تعالٰی باب الاقضیہ والشہادات میں ذکر کریں گے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۵۲۳)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۷۳۹ - (۹) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا مِنْ حَاكِمٍ يَحْكُمُ بَيْنَ النَّاسِ، إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَلَكٌ آخِذٌ بِقَفَاهُ - ، ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ، فَإِنْ قَالَ: أَلْقِهِ أَلْقَاهُ فِيْ مَهْوَاةٍ - أَرْبَعِيْنَ خَرِيْفاً» . . . رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ».

تیسری فصل: ۳۷۳۹: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو حاکم بھی لوگوں میں فیصلے کرتا ہے وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ ایک فرشتے نے اس کو اس کی گدی سے پکڑا ہوا ہو گا اور فرشتہ' آسمان کی جانب (اللہ کے حکم کا انتظار کرتے ہوئے) اپنا سر اٹھائے ہوئے ہو گا۔ اگر اللہ کا حکم ہوا کہ اس کو دوزخ کے گڑھے میں گرا دو تو وہ اس کو گرا دے گا چنانچہ وہ چالیس سال تک نیچے جاتا رہے گا۔ (احمد' ابن ماجہ' بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں مجالد بن سعید راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۴۳۸' ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۱۷۱' التعلیق الرغیب جلد ۳ صفحہ ۱۳۲)

۳۷۴۰ - (۱۰) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: «لَيَأْتِيَنَّ عَلَى الْقَاضِي الْعَدْلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَتَمَنّٰى أَنَّهُ لَمْ يَقْضِ بَيْنَ اثْنَيْنِ فِيْ تَمْرَةٍ قَطُّ» . . . رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۳۷۴۰: عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتی ہیں' آپ نے فرمایا' عادل قاضی قیامت کے دن اس بات کی آرزو کرے گا کہ کاش! اس نے کبھی ایک کھجور کے بارے میں بھی فیصلہ نہ کیا ہوتا۔ (احمد)

وضاحت: یہ حدیث عمران بن حطان' عائشہؓ سے بیان کرتا ہے اس راوی کی نہ تو متابعت ہے اور نہ ہی اس کا سماع عائشہؓ سے ثابت ہے۔ البتہ مجمع الزوائد میں اس کی سند کو حسن قرار دیا گیا ہے۔ (نیل الاوطار جلد ۸ صفحہ ۲۷۰)

۳۷۴۱ - (۱۱) **وَعَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِي اَوْفٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِنَّ اللهَ مَعَ الْقَاضِي مَا لَمْ يَجُرْ، فَاِذَا جَارَ تَخَلّٰى — عَنْهُ وَلَزِمَهُ الشَّيْطَانُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ. وَفِي رِوَايَةٍ: «فَاِذَا جَارَ وَكَلَهُ اِلٰى نَفْسِهِ».

۳۷۴۱: عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ اللہ کی توفیق قاضی کے ساتھ ہے جب تک کہ وہ ظلم نہ کرے۔ جب وہ ظلم کرتا ہے تو اللہ کی توفیق اس سے چلی جاتی ہے اور شیطان اس کے ساتھ چمٹ جاتا ہے۔ (ترمذی' ابن ماجہ) نیز ابن ماجہ کی روایت میں ہے کہ جب وہ ظلم کرتا ہے تو اللہ اس کو اس کے سپرد کر دیتا ہے۔

۳۷۴۲ - (۱۲) **وَعَنْ** سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: اَنَّ مُسْلِماً وَيَهُوْدِيًّا اخْتَصَمَا اِلٰى عُمَرَ، فَرَاَى الْحَقَّ لِلْيَهُوْدِيِّ، فَقَضٰى لَهُ عُمَرُ بِهِ. فَقَالَ لَهُ الْيَهُوْدِيُّ: وَاللهِ لَقَدْ قَضَيْتَ بِالْحَقِّ، فَضَرَبَهُ عُمَرُ بِالدِّرَّةِ، وَقَالَ: وَمَا يُدْرِيْكَ؟ فَقَالَ الْيَهُوْدِيُّ: وَاللهِ اِنَّا نَجِدُ فِي التَّوْرَاةِ اِنَّهُ لَيْسَ قَاضٍ يَقْضِي بِالْحَقِّ، اِلَّا كَانَ عَنْ يَمِيْنِهِ مَلَكٌ، وَعَنْ شِمَالِهِ مَلَكٌ، يُسَدِّدَانِهِ وَيُوَفِّقَانِهِ لِلْحَقِّ مَا دَامَ مَعَ الْحَقِّ، فَاِذَا تَرَكَ الْحَقَّ، عَرَجَا وَتَرَكَاهُ. رَوَاهُ مَالِكٌ.

۳۷۴۲: سعید بن مسیبؒ بیان کرتے ہیں کہ ایک مسلمان اور ایک یہودی عمرؓ کی جانب ایک جھگڑا لے کر گئے' عمرؓ نے محسوس کیا کہ یہودی حق پر ہے۔ تو اس کے حق میں فیصلہ کر دیا۔ اس پر یہودی نے عمرؓ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا' اللہ کی قسم! تیرا فیصلہ حق ہے۔ اس پر عمرؓ نے اس کو درہ مارا اور اس سے دریافت کیا کہ تجھے کیسے معلوم ہوا؟ یہودی نے جواب دیا' اللہ کی قسم! ہم "تورات" میں پاتے ہیں کہ حق فیصلہ کرنے والے قاضی کے دائیں جانب ایک فرشتہ اور بائیں جانب ایک فرشتہ ہوتا ہے وہ دونوں اسے راہ صواب پر رکھتے' اور اسے حق کی توفیق سے ہمکنار کرنے کی کوشش کرتے ہیں' جب تک کہ وہ حق کی ساتھ منسلک رہتا ہے لیکن جب وہ حق کو چھوڑ جاتا ہے تو دونوں فرشتے آسمان کی جانب چلے جاتے ہیں اور اسے چھوڑ دیتے ہیں۔ (مالک)

۳۷۴۳ - (۱۳) **وَعَنِ** ابْنِ مَوْهَبٍ: اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ لِابْنِ عُمَرَ: اِقْضِ بَيْنَ النَّاسِ. قَالَ: اَوَ تُعَافِيْنِي؟ — يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! قَالَ: وَمَا تَكْرَهُ مِنْ ذٰلِكَ وَقَدْ كَانَ

اَبُوكَ يَقْضِي؟ قَالَ: لِأَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ كَانَ قَاضِياً فَقَضَى بِالْعَدْلِ، فَبِالْحَرِيِّ أَنْ يَنْقَلِبَ مِنْهُ كَفَافاً» . . . فَمَا رَاجَعَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۷۴۳: عبداللہ بن موہب بیان کرتے ہیں کہ عثمانؓ بن عفان نے ابن عمرؓ سے کہا کہ آپ لوگوں کے فیصلے کیا کریں انہوں نے عرض کیا' اے امیر المؤمنین! کیا آپ مجھے معاف نہیں کریں گے۔ انہوں نے دریافت کیا' آپ کیوں اسے بنظر کراہت دیکھتے ہیں جب کہ آپ کے والد فیصلے کیا کرتے تھے انہوں نے جواب دیا' اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا' جس قاضی نے عدل و انصاف کے ساتھ فیصلے کئے وہ اس لائق ہے کہ برابر برابر رہ جائے (یعنی نہ اس کے نامہ اعمال میں نیکیاں ہیں اور نہ برائیاں) اس جواب کے بعد انہوں نے اس سے تکرار نہیں کی۔ (ترمذی)

وضاحت: امام ترمذیؒ نے حدیث کی سند کو غیر متصل قرار دیا ہے۔ عبداللہ بن موہب نے عثمانؓ سے نہیں سنا نیز اس حدیث کی سند ضعیف ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۲' ضعیف ترمذی صفحہ ۱۵۲)

۳۷۴۴ - (۱٤) وَفِي رِوَايَةِ رَزِينٍ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ لِعُثْمَانَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! لَا أَقْضِي بَيْنَ رَجُلَيْنِ، قَالَ: فَإِنَّ أَبَاكَ كَانَ يَقْضِي. فَقَالَ: إِنَّ أَبِي لَوْ أَشْكَلَ عَلَيْهِ شَيْءٌ سَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ، وَلَوْ أَشْكَلَ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ شَيْءٌ سَأَلَ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَإِنِّي لَا أَجِدُ مَنْ أَسْأَلُهُ، وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ عَاذَ بِاللهِ، فَقَدْ عَاذَ بِعَظِيمٍ». وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: «مَنْ عَاذَ بِاللهِ ــ، فَأَعِيذُوهُ». وَإِنِّي أَعُوذُ بِاللهِ أَنْ تَجْعَلَنِي قَاضِياً فَأَعْفَاهُ، وَقَالَ: لَا تُخْبِرْ أَحَداً.

۳۷۴۴: اور رزین کی روایت میں نافع سے مذکور ہے کہ ابن عمرؓ نے عثمانؓ سے کہا' اے امیر المؤمنین! میں دو انسانوں کے درمیان فیصلہ نہیں کرتا' انہوں نے بتایا کہ آپ کے والد تو فیصلے کیا کرتے تھے۔ ابن عمرؓ نے کہا' میرے والد اگر کسی مشکل میں مبتلا ہوتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرتے اور اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی الجھن پیش آتی تو آپؐ جبرئیل علیہ السلام سے دریافت کرتے اور میں اب کس سے دریافت کروں؟ اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا' جس شخص نے اللہ کے ساتھ پناہ طلب کی اس نے عظیم ذات کے ساتھ پناہ طلب کی' نیز میں نے آپؐ سے سنا آپؐ نے فرمایا' جو شخص اللہ کے ساتھ پناہ طلب کرے اس کو پناہ دو اور میں قاضی کے منصب سے اللہ کی پناہ طلب کرتا ہوں چنانچہ عثمانؓ نے ان کو معاف کر دیا نیز ان سے کہا کہ اس بات کا کسی سے ذکر نہ کرنا۔

وضاحت: رزین کی روایت کی سند معلوم نہیں ہو سکی (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۲)

بَابُ رِزْقِ الْوُلَاةِ وَهَدَايَاهُمْ

(حکام کے مشاہرات اور ان کو ملنے والے تحائف کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۷۴۵ - (۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا اُعْطِیْکُمْ وَلَا اَمْنَعُکُمْ، اَنَا قَاسِمٌ اَضَعُ حَیْثُ اُمِرْتُ». رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

پہلی فصل: ۳۷۴۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں نہ تمہیں دیتا ہوں اور نہ ہی تم سے روکتا ہوں میں تو تقسیم کرنے والا ہوں' وہاں خرچ کرتا ہوں جہاں مجھے حکم دیا جاتا ہے۔ (بخاری)

۳۷۴۶ - (۲) وَعَنْ خَوْلَةَ الْاَنْصَارِیَّةِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ رِجَالًا یَتَخَوَّضُوْنَ فِیْ مَالِ اللّٰهِ بِغَیْرِ حَقٍّ، فَلَهُمُ النَّارُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ». رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

۳۷۴۶: خولہ انصاریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کچھ لوگ بلاجواز اللہ کے مال میں تصرف کرتے ہیں' قیامت کے دن وہ دوزخ میں ہوں گے (بخاری)

وضاحت: اسلامی بیت المال میں تصرف کرنے والوں کو آگاہ کیا گیا ہے کہ وہ بیت المال میں جمع شدہ مال کو صحیح مستحقین میں ضرورت کے مطابق صرف کریں نیز بیت المال میں زکوٰۃ کے علاوہ خراج' جزیہ اور غنیمت وغیرہ کا مال بھی جمع ہوتا ہے اس لئے اس کے خرچ کرنے میں نہایت احتیاط سے کام لیا جائے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۳۳)

۳۷۴۷ - (۳) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمَّا اسْتُخْلِفَ اَبُوْبَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَقَدْ عَلِمَ قَوْمِیْ اَنَّ حِرْفَتِیْ لَمْ تَکُنْ تَعْجِزُ عَنْ مَؤُوْنَةِ اَهْلِیْ، وَشُغِلْتُ بِاَمْرِ الْمُسْلِمِیْنَ، فَسَیَاْکُلُ اٰلُ اَبِیْ بَکْرٍ مِنْ هٰذَا الْمَالِ، وَیَحْتَرِفُ لِلْمُسْلِمِیْنَ فِیْهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

۳۷۴۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ منتخب ہوئے تو انہوں نے کہا' میری قوم جانتی ہے کہ میرا کاروبار میرے اہل و عیال کی معیشت سے کوتاہ نہیں تھا اب میری مشغولیت مسلمانوں کے امور

سرانجام دینے کے لئے ہے اس لئے ابوبکرؓ کے اہل و عیال بیت المال سے اخراجات لیں گے اور ابوبکرؓ مسلمانوں کے امور سرانجام دینے میں مصروف رہیں گے (بخاری)

۳۷٤۸ - (٤) **عَنْ** بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ عَلَى عَمَلٍ، فَرَزَقْنَاهُ رِزْقاً، فَمَا أَخَذَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ غُلُولٌ»... رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

دوسری فصل : ۳۷۴۸: بریدہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں' آپؐ نے فرمایا' جس شخص کو ہم کوئی ذمہ داری سونپیں اور اس کا وظیفہ مقرر کر دیں تو اس (وظیفے) کے علاوہ جو مال وہ لے گا وہ خیانت ہو گی (ابوداؤد)

۳۷٤۹ - (٥) **وَعَنْ** عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: عَمِلْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَعَمَّلَنِيْ... رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۳۷۴۹: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں (آپؐ کی جانب سے مقرر کردہ) کام سرانجام دیا تو آپؐ نے مجھے اس کا معاوضہ عطا کیا (ابوداؤد)

وضاحت : چونکہ یہ حدیث بخاری' مسلم میں ہے اس لئے اس کو پہلی فصل میں لانا چاہیے تھا لیکن صاحب مصابیح کے نقش قدم پر چلتے ہوئے صاحب مشکوۃ نے دوسری فصل میں ہی ذکر کر دی ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۲)

۳۷۵۰ - (٦) **وَعَنْ** مُعَاذٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِلَى الْيَمَنِ، فَلَمَّا سِرْتُ، أَرْسَلَ فِيْ أَثَرِيْ، فَرُدِدْتُ. فَقَالَ: «أَتَدْرِيْ لِمَ بَعَثْتُ إِلَيْكَ؟ لَا تُصِيْبَنَّ شَيْئاً بِغَيْرِ إِذْنِيْ، فَإِنَّهُ غُلُوْلٌ ﴿وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾ — لِهٰذَا دَعَوْتُكَ فَامْضِ لِعَمَلِكَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۷۵۰: معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن بھیجا۔ جب میں روانہ ہوا تو آپؐ نے میرے تعاقب میں ایک شخص کو بھیجا' میں واپس آیا تو آپؐ نے دریافت کیا' تمہیں معلوم ہے کہ میں نے تمہارے پیچھے کس لئے ایک شخص کو بھیجا؟ میں نے اس لئے تجھے بلایا تھا کہ تو میری اجازت کے بغیر (کسی سے) کچھ نہ لینا کیونکہ اس طرح مال لینا خیانت ہے اور جو شخص خیانت کرے گا قیامت کے دن خیانت کے ساتھ آئے گا' اب تو اپنے کام پر روانہ ہو جا (ترمذی)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں داؤد بن یزید اودی راوی ضعیف ہے کسی بھی امام نے اس کو ثقہ قرار نہیں دیا (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۱' تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۱)

۳۷۵۱ ـ (۷) وَعَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: «مَنْ كَانَ لَنَا عَامِلاً فَلْيَكْتَسِبْ زَوْجَةً، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ خَادِمٌ فَلْيَكْتَسِبْ خَادِماً، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَسْكَنٌ فَلْيَكْتَسِبْ مَسْكَناً» . وَفِيْ رِوَايَةٍ: «مَنِ اتَّخَذَ غَيْرَ ذٰلِكَ ـ فَهُوَ غَالٌّ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۳۷۵۱: مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپؐ نے فرمایا' جو شخص ہمارا ملازم ہے وہ بیوی حاصل کرے اگر اس کے پاس خادم نہیں ہے تو وہ خادم حاصل کرے اگر اس کا گھر نہیں ہے تو وہ گھر حاصل کرے اور ایک روایت میں ہے کہ جو شخص ان کے علاوہ حاصل کرے گا وہ خائن ہے (ابوداؤد)

وضاحت : اسلامی حکومت کے ملازم کے لئے سہولت ہے کہ وہ بیت المال سے حق مہر اور دیگر ضروری اخراجات مثلاً رہائشی مکان اور خادم کے اخراجات وغیرہ لے سکتا ہے (واللہ اعلم)

۳۷۵۲ ـ (۸) وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ عَمِيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ لَنَا عَلٰى عَمَلٍ، فَكَتَمَنَا مِنْهُ مِخْيَطاً ـ فَمَا فَوْقَهُ فَهُوَ غَالٌّ، يَأْتِيْ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» ـ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِقْبَلْ عَنِّيْ عَمَلَكَ ـ قَالَ: «وَمَا ذَاكَ؟» قَالَ: سَمِعْتُكَ تَقُوْلُ: كَذَا وَكَذَا قَالَ: «وَأَنَا أَقُوْلُ ذٰلِكَ، مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ عَلٰى عَمَلٍ؛ فَلْيَأْتِ بِقَلِيْلِهِ وَكَثِيْرِهِ فَمَا أُوْتِيَ مِنْهُ أَخَذَهُ، وَمَا نُهِيَ عَنْهُ انْتَهٰى». رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَاللَّفْظُ لَهُ.

۳۷۵۲: عدی بن عمیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے لوگو! تم میں سے جو شخص ہمارے کسی شعبہ میں ملازم ہے وہ اگر ہم سے سوئی یا اس سے بھی ادنیٰ چیز چھپائے گا تو وہ خائن ہے۔ قیامت کے دن وہ اس چیز کو اٹھائے ہوئے لائے گا۔ آپؐ کی یہ بات سن کر ایک انصاری کھڑا ہوا اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! مجھے ملازمت سے سبکدوش کر دیں۔ آپؐ نے دریافت کیا' سبب کیا ہے؟ اس نے بتایا کہ میں نے آپؐ سے سنا ہے' آپؐ نے فلاں فلاں بات کہی ہے آپؐ نے فرمایا' میں نے یہ بات کہی ہے کہ جس شخص کو ہم کسی ملازمت پر مقرر کریں وہ تھوڑا' زیادہ (سب کچھ ہمارے سامنے) لائے اور جو کچھ اس کو اس سے دیا جائے' اسے قبول کرے اور جس سے اس کو روکا جائے اس سے رک جائے (مسلم' ابوداؤد) الفاظ ابوداؤد کے ہیں۔

وضاحت : یہ حدیث مسلم میں ہے لیکن علامہ بغوی نے اس کو دوسری فصل میں ذکر کیا ہے جبکہ اس کو پہلی فصل میں ذکر کرنا چاہیے تھا۔ ان سے سہو ہو گیا ہے۔ حدیث کے مضمون سے معلوم ہوا کہ اسلامی حکومت کے ملازمین کے لئے تحفے وغیرہ لینا ناجائز ہے (واللہ اعلم)

۳۷۵۳ - (۹) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الرَّاشِيَ وَالْمُرْتَشِيَ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۷۵۳: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رشوت دینے والے اور لینے والے پر لعنت کی ہے (ابوداؤد' ابن ماجہ)

۳۷۵٤ - (۱۰) وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْهُ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

۳۷۵۴: نیز ترمذی نے اس حدیث کو عبداللہ بن عمروؓ اور ابوہریرہؓ سے بیان کیا ہے

۳۷۵۵ - (۱۱) — وَرَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ» عَنْ ثَوْبَانَ، وَزَادَ: «وَالرَّائِشَ» يَعْنِي: الَّذِي يَمْشِي بَيْنَهُمَا.

۳۷۵۵: نیز اس حدیث کو احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں ثوبان سے روایت کیا اور اس میں اضافہ ہے کہ "جو شخص رشوت دینے والے اور لینے والے کے مابین رشوت کی بات طے کراتا ہے وہ بھی ملعون ہے"۔

وضاحت: اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اس کی سند میں لیث بن ابی سلیم ہے' اس میں کلام ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۴۳)

۳۷۵٦ - (۱۲) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: أَرْسَلَ إِلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَنِ اجْمَعْ عَلَيْكَ سِلَاحَكَ وَثِيَابَكَ، ثُمَّ ائْتِنِي». قَالَ: فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ. فَقَالَ: «يَا عَمْرُو! إِنِّي أَرْسَلْتُ إِلَيْكَ لِأَبْعَثَكَ فِي وَجْهٍ يُسَلِّمُكَ اللهُ وَيُغْنِمُكَ، وَأَزْعَبُ لَكَ زَعْبَةً مِنَ الْمَالِ». فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا كَانَتْ هِجْرَتِي لِلْمَالِ، وَمَا كَانَتْ إِلَّا لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ. قَالَ: «نِعِمَّا بِالْمَالِ الصَّالِحِ — لِلرَّجُلِ الصَّالِحِ». رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ». وَرَوَى أَحْمَدُ نَحْوَهُ. وَفِي رِوَايَتِهِ: قَالَ: «نِعْمَ الْمَالُ الصَّالِحُ لِلرَّجُلِ الصَّالِحِ».

۳۷۵٦: عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری جانب پیغام بھیجا کہ اپنے ہتھیار اور لباس لے کر میرے پاس آئیں انہوں نے بیان کیا' چنانچہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ وضو فرما رہے تھے آپ نے (مجھے مخاطب کرتے ہوئے) فرمایا' اے عمروؓ! میں نے تیری جانب پیغام بھیجا' تاکہ تجھے کسی کام کے لئے بھیجوں' اللہ تعالیٰ تجھے سلامت رکھے گا اور تجھے غنیمت سے نوازے گا اور میں تجھے خاصا مال دوں گا (یہ سن کر) میں

نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں نے مال (کے حصول) کے لئے ہجرت نہیں کی' ہجرت صرف اللہ اور اس کے رسولؐ (کی رضا) کیلئے کی ہے۔ آپؐ نے فرمایا' صالح انسان کے لئے حلال مال بہتر ہے (شرح السنہ) احمد نے اس کی مثل بیان کیا اور اس کی روایت میں ہے کہ صالح انسان کیلئے حلال مال بہتر ہے۔

وضاحت: معلوم ہوا کہ حلال مال صالح انسان کے لئے نیک اعمال سرانجام دینے میں معاون ہوتا ہے اور اللہ کی نعمت ہوتا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۷۵۷ ـ (۱۳) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ شَفَعَ لِأَحَدٍ شَفَاعَةً، فَأَهْدَى لَهُ هَدِيَّةً عَلَيْهَا، فَقَبِلَهَا؛ فَقَدْ أَتَى بَابًا عَظِيمًا مِنْ أَبْوَابِ الرِّبَا». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

تیسری فصل: ۳۷۵۷: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص کسی شخص کے لئے سفارش کرے اور وہ اسے سفارش کی وجہ سے تحفہ دے اور سفارش کرنے والا اس تحفہ کو قبول کرے تو وہ سود کے دروازوں میں سے ایک بڑے دروازے میں داخل ہوا (ابوداؤد)

بَابُ الْاَقْضِيَةِ وَالشَّهَادَاتِ

(فیصلوں اور شہادتوں کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۷۵۸ - (۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ، لَادَّعَى نَاسٌ دِمَاءَ رِجَالٍ وَأَمْوَالَهُمْ -، وَلٰكِنَّ الْيَمِينَ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ» ... رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَفِي «شَرْحِهِ» لِلنَّوَوِيِّ ؛ أَنَّهُ قَالَ: وَجَاءَ فِي رِوَايَةِ «الْبَيْهَقِيِّ» بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ أَوْ صَحِيحٍ ، زِيَادَةٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوعًا: «لٰكِنَّ الْبَيِّنَةَ عَلَى الْمُدَّعِي، وَالْيَمِينَ عَلَى مَنْ أَنْكَرَ».

پہلی فصل: ۳۷۵۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا' اگر لوگوں کو ان کے محض دعووں پر دے دیا جائے تو لوگ دوسروں کے خون اور مال کے بارے میں دعوی کرنے لگیں گے۔ البتہ مدعا علیہ پر قسم ہے (مسلم) اور نووی شرح مسلم میں ہے اس نے بیان کیا کہ بیہقی کی روایت میں حسن یا صحیح سند سے ابن عباسؓ کی مرفوع روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ دلیل مدعی کے ذمہ ہے اور قسم اس شخص پر ہے جو دعوی کا انکار کرے۔

۳۷۵۹ - (۲) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينِ صَبْرٍ - وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ - يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ ، لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ». فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيقَ ذٰلِكَ: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا﴾ - إِلَى آخِرِ الْآيَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۷۵۹: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص عمداً جھوٹی قسم اٹھاتا ہے (اور) جھوٹی قسم کے ساتھ مسلمان بھائی کا مال چھیننا چاہتا ہے تو قیامت کے دن وہ اللہ سے ملاقات کرے گا' تو اللہ تعالی اس پر ناراض ہو گا' اس کی تصدیق اللہ کے اس فرمان سے ہو رہی ہے (جس کا ترجمہ ہے) "بلاشبہ وہ لوگ جو اللہ سے کیے گئے اقراروں اور اپنی قسموں کو بیچ ڈالتے ہیں اور ان کے عوض تھوڑی سی قیمت حاصل کرتے ہیں' ان کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں۔ ان سے اللہ نہ تو کلام کرے گا اور نہ قیامت کے روز ان کی طرف دیکھے گا اور نہ ان کو پاک کرے گا اور ان کو دردناک عذاب ہو گا" (بخاری' مسلم)

۳۷۶۰ - (۳) وَعَن أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِىءٍ مُسْلِمٍ بِيَمِيْنِهِ - ؛ فَقَدْ أَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ النَّارَ، وَحَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ» فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: وَإِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيْرًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: «وَإِنْ كَانَ قَضِيبًا مِنْ أَرَاكٍ» ... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۷۶۰: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص جھوٹی قسم اٹھا کر کسی مسلمان شخص کا حق چھینتا ہے' اللہ نے اس کے لئے دوزخ کو واجب کر دیا ہے اور جنت اس پر حرام کر دی ہے۔ ایک شخص نے آپ سے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! اگرچہ معمولی چیز ہو؟ آپ نے فرمایا' اگرچہ پیلو کے درخت کی ٹہنی ہو (مسلم)

۳۷۶۱ - (٤) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، وَإِنَّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ إِلَيَّ، وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُوْنَ أَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ - ، فَأَقْضِيَ لَهُ عَلَى نَحْوِ مَا أَسْمَعُ مِنْهُ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِشَيْءٍ مِنْ حَقِّ أَخِيْهِ؛ فَلَا يَأْخُذَنَّهُ، فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۷۶۱: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ میں انسان ہوں اور تم میرے پاس فیصلہ لاتے ہو اور شاید تم میں سے کچھ لوگ بہ نسبت دوسروں کے' اپنی دلیل بیان کرنے میں زیادہ فصیح ہوں تو میں ان کی بات سن کر اس کے مطابق ان کے حق میں فیصلہ کر رہا ہوں پس میں جس شخص کو فیصلہ کرتے ہوئے اس کے بھائی کے حق میں سے کچھ دوں تو وہ اس کو ہرگز نہ لے بلاشبہ میں اس کو دوزخ سے ایک حصہ دے رہا ہوں (بخاری' مسلم)

۳۷۶۲ - (٥) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ أَبْغَضَ الرِّجَالِ إِلَى اللّٰهِ الْأَلَدُّ الْخَصِمُ» ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۷۶۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ کو وہ شخص سب سے زیادہ ناپسند ہے جو جھگڑنے میں بہت تیز ہے (بخاری' مسلم)

۳۷۶۳ - (٦) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَضَى بِيَمِيْنٍ وَشَاهِدٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۷۶۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم اور گواہ کے ساتھ فیصلہ فرمایا (مسلم)

وضاحت : حد اور قصاص کے علاوہ حقوق اور اموال کے مقدموں میں اگر مدعی کے پاس صرف ایک گواہ ہو تو دوسرے گواہ کی جگہ اس مدعی کے قسم اٹھانے سے اس کے حق میں فیصلہ کر دیا جائے گا (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۶)

۳۷۶۴ - (۷) **وَعَنْ** عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ حَضْرَمَوْتَ ، وَرَجُلٌ مِنْ كِنْدَةَ - ، إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ هٰذَا غَلَبَنِي عَلَى أَرْضٍ لِي . فَقَالَ الْكِنْدِيُّ: هِيَ أَرْضِي وَفِي يَدِي ، لَيْسَ لَهُ فِيهَا حَقٌّ . فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِلْحَضْرَمِيِّ: «أَلَكَ بَيِّنَةٌ؟» قَالَ: لَا ، قَالَ: «فَلَكَ يَمِينُهُ» قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ الرَّجُلَ فَاجِرٌ ، لَا يُبَالِي عَلَى مَا حَلَفَ عَلَيْهِ ، وَلَيْسَ يَتَوَرَّعُ مِنْ شَيْءٍ - . قَالَ: «لَيْسَ لَكَ مِنْهُ إِلَّا ذٰلِكَ» . فَانْطَلَقَ لِيَحْلِفَ . فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَمَّا أَدْبَرَ: «لَئِنْ حَلَفَ عَلَى مَالِهِ لِيَأْكُلَهُ ظُلْمًا ، لَيَلْقَيَنَّ اللهَ وَهُوَ عَنْهُ مُعْرِضٌ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۳۷۶۴ : علقمہ بن وائل رضی اللہ عنہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ حضر موت (یمن کے شہر) سے ایک شخص اور کندہ قبیلہ سے ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ حضرمی نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! یہ شخص میری زمین پر قابض ہو گیا ہے اور کندی نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! یہ میری زمین ہے اور اس پر میرا قبضہ ہے' اس (حضرمی) کا اس زمین پر کچھ حق نہیں ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرمی سے کہا' کیا تیرے پاس کوئی دلیل ہے؟ اس نے نفی میں جواب دیا آپ نے فرمایا تو پھر وہ قسم اٹھائے اس نے اعتراض کیا' اے اللہ کے رسول! بلاشبہ وہ شخص فاسق ہے' قسم اٹھانے کی اس کو کچھ پرواہ نہیں' اسے کسی شے سے دریغ نہیں۔ آپ نے فرمایا' تیرے لئے اس سے صرف قسم ہی ہے جب (کندی) قسم اٹھانے کے لئے چلا تو جب اس نے منہ پھیرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اگر اس نے ظلماً" مال ہضم کرنے کے لئے قسم اٹھائی تو جب وہ اللہ سے ملاقات کرے گا تو اللہ اس سے اعراض فرمائے گا (مسلم)

۳۷۶۵ - (۸) **وَعَنْ** أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنِ ادَّعَى مَا لَيْسَ لَهُ ، فَلَيْسَ مِنَّا ، وَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۳۷۶۵ : ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا' جو شخص ایسی چیز پر دعوی کرے جو اس کی نہیں ہے تو وہ ہم میں سے نہیں ہے اور وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنائے (مسلم)

۳۷۶۶ - (۹) **وَعَنْ** زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ الشُّهَدَاءِ؟ الَّذِي يَأْتِي بِشَهَادَتِهِ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلَهَا» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۳۷۶۶: زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کیا تمہیں بہترین گواہ کے بارے میں نہ بتاؤں؟ (بہترین گواہ) وہ شخص ہے جو گواہی کے مطالبہ سے پہلے گواہی دے (مسلم)

۳۷۶۷ - (۱۰) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينَهُ، وَيَمِينُهُ شَهَادَتَهُ» . . . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۷۶۷: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میرے زمانہ کے لوگ سب سے بہترین' پھر وہ لوگ جو ان کے بعد ہوں گے' پھر وہ لوگ جو ان کے بعد ہوں گے۔ اس کے بعد کچھ لوگ آئیں گے جن کی گواہی ان کی قسم سے اور ان کی قسم ان کی گواہی سے سبقت لے جائے گی (بخاری' مسلم)

وضاحت: اس حدیث میں تین ادوار کے لوگوں کو بہترین قرار دیا گیا ہے یعنی صحابہ کرام' تابعین عظام اور تبع تابعین۔ ان کے بعد آنے والے لوگ دین اسلام کا کچھ خیال نہیں کریں گے وہ فوراً بلاپس و پیش قسم اٹھانے اور گواہی دینے کے لئے آمادہ ہوں گے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۷)

۳۷۶۸ - (۱۱) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَرَضَ عَلَى قَوْمٍ الْيَمِينَ، فَأَسْرَعُوا، فَأَمَرَ أَنْ يُسْهَمَ بَيْنَهُمْ فِي الْيَمِينِ أَيُّهُمْ يَحْلِفُ . . . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۷۶۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو قسم اٹھانے کے لئے فرمایا' وہ قسم اٹھانے میں آپ کو بہت جلد باز نظر آئے تو آپ نے حکم دیا کہ قسم اٹھانے میں ان کے درمیان قرعہ اندازی کی جائے کہ کون قسم اٹھائے (بخاری)

وضاحت: اس حدیث کی وضاحت یہ ہے کہ مثال کے طور پر دو شخص ایک چیز میں جھگڑا کریں جب کہ وہ چیز ان دونوں میں سے کسی کے قبضہ میں نہیں ہے اور ان دونوں کے پاس ثبوت بھی نہیں ہے تو ان کے درمیان قرعہ اندازی کے ساتھ فیصلہ کیا جائے چنانچہ ابوداؤد' نسائی میں ان الفاظ کے ساتھ حدیث مروی ہے کہ دو شخص ایک سامان کے بارے میں جھگڑ پڑے جبکہ ان میں سے کسی کے پاس دلیل نہ تھی۔ آپ نے فرمایا' قسم اٹھانے پر قرعہ اندازی کرو نیز یہ احتمال بھی ہے کہ وہ لوگ مدعا علیہ ہیں اور ان کے قبضہ میں سامان ہے اور مدعی کے پاس دلیل نہیں ہے' مدعی اور مدعا علیہ سبھی قسم اٹھانے کے لئے تیار ہیں تو اس صورت میں قرعہ اندازی ہو گی کہ کون قسم اٹھائے؟ جس کے نام کا قرعہ نکل آئے گا وہ قسم اٹھا کر اس کا مالک بن جائے گا (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۷)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۳۷۶۹ - (۱۲) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «اَلْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِيْ، وَالْيَمِيْنُ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل: ۳۷۶۹: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مدعی دلیل لائے اور مدعا علیہ قسم اٹھائے (ترمذی)

۳۷۷۰ - (۱۳) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: فِيْ رَجُلَيْنِ اِخْتَصَمَا إِلَيْهِ فِيْ مَوَارِيْثَ لَمْ تَكُنْ لَهُمَا بَيِّنَةٌ إِلَّا دَعْوَاهُمَا. فَقَالَ: «مَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِشَيْءٍ مِنْ حَقِّ أَخِيْهِ؛ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ». فَقَالَ الرَّجُلَانِ: كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! حَقِّيْ هٰذَا لِصَاحِبِيْ، فَقَالَ: «لَا، وَلٰكِنِ اذْهَبَا، فَاقْتَسِمَا، وَتَوَخَّيَا الْحَقَّ، ثُمَّ اسْتَهِمَا، ثُمَّ لِيُحَلِّلْ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْكُمَا صَاحِبَهُ». ... وَفِيْ رِوَايَةٍ، قَالَ: «إِنَّمَا أَقْضِيْ بَيْنَكُمَا بِرَأْيِيْ فِيْمَا لَمْ يُنْزَلْ عَلَيَّ فِيْهِ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۳۷۷۰: ام سلمہ رضی اللہ عنہا' نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ان دو آدمیوں کے بارے میں بیان کرتی ہیں جو آپ کے پاس ایک وراثت کے بارے میں مقدمہ لائے تھے۔ دونوں مدعی تھے' (ان دونوں میں سے) دلیل کسی کے پاس نہ تھی آپ نے فرمایا' جس شخص کو میں اس کے بھائی کے حق میں سے فیصلہ کر کے دوں تو میں اس کو دوزخ کا ٹکڑا دے رہا ہوں (آپ کے اس فرمان کے بعد) دونوں نے کہا' اے اللہ کے رسول! میرا حق میرے ساتھی کو دے دیں۔ آپ نے انکار کیا اور فرمایا' تم دونوں جاؤ اور انصاف کے تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے تقسیم کرو پھر (حقوق کے بارے میں) قرعہ اندازی کرو اس کے بعد تم میں سے ہر شخص اپنے ساتھی کے لئے (اس کے حصہ کو) حلال قرار دے اور ایک روایت میں ہے' آپ نے فرمایا' میں تم دونوں میں اس جھگڑے کے بارے میں اپنی رائے کے مطابق فیصلہ کرتا ہوں جس کے بارے میں مجھ پر کوئی حکم نازل نہیں ہوا (ابوداؤد)

۳۷۷۱ - (۱۴) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلَيْنِ تَدَاعَيَا دَابَّةً، فَأَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا الْبَيِّنَةَ أَنَّهَا دَابَّتُهُ نَتَجَهَا، فَقَضٰى بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِلَّذِيْ فِيْ يَدِهِ. رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۳۷۷۱: جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ دو آدمیوں نے ایک چوپائے کے بارے

میں جھگڑا کیا۔ ان دونوں نے دلائل دیئے کہ چوپایہ اس کا ہے جس کے ہاں پیدا ہوا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے حق میں فیصلہ کیا جس کے وہ قبضہ میں تھا (شرح السنۃ)

وضاحت: حافظ ابن حجرؒ نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۸)

۳۷۷۲ - (۱۵) وَعَنْ اَبِیْ مُوسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَجُلَیْنِ ادَّعَیَا بَعِیْرًا عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَبَعَثَ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا شَاهِدَیْنِ، فَقَسَمَهُ النَّبِیُّ ﷺ بَیْنَهُمَا نِصْفَیْنِ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهٗ وَلِلنَّسَائِیِّ، وَابْنِ مَاجَةَ: اَنَّ رَجُلَیْنِ ادَّعَیَا بَعِیْرًا لَیْسَتْ لِوَاحِدٍ مِّنْهُمَا بَیِّنَةٌ، فَجَعَلَهُ النَّبِیُّ ﷺ بَیْنَهُمَا.

۳۷۷۲: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دو آدمیوں نے ایک چوپائے پر اپنا حق جتلایا اور ہر ایک نے دو گواہ بھی پیش کر دیئے۔ آپؐ نے چوپائے کو ان کے درمیان نصف نصف تقسیم کر دیا (ابوداؤد) اور ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ کی روایت میں ہے کہ دو آدمیوں نے ایک اونٹ کے بارے میں دعویٰ کیا جبکہ ان دونوں میں سے کسی کے پاس دلیل نہ تھی تو آپؐ نے اس کو دونوں میں تقسیم فرما دیا۔

وضاحت: ابوداؤد کی روایت کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۵۸)

۳۷۷۳ - (۱۶) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَجُلَیْنِ اِخْتَصَمَا فِیْ دَابَّةٍ، وَلَیْسَ لَهُمَا بَیِّنَةٌ. فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: «اِسْتَهِمَا عَلَی الْیَمِیْنِ» — رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۷۷۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ دو آدمیوں نے ایک چوپائے کے بارے میں جھگڑا کیا۔ دونوں کے پاس دلیل نہ تھی اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قسم پر قرعہ اندازی کرو (ابوداؤد، ابن ماجہ)

۳۷۷۴ - (۱۷) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ حَلَّفَهُ: «اِحْلِفْ بِاللّٰهِ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ، مَا لَهٗ عِنْدَكَ شَیْءٌ» یَعْنِیْ لِلْمُدَّعِیْ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۳۷۷۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے کہا، جس سے حلف لیا کہ تو قسم یوں اٹھا "قسم ہے اللہ کی جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں" کہ مدعی کا تیرے ذمہ کچھ نہیں ہے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۵۹)

۳۷۷۵ - (۱۸) وَعَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ قَیْسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: کَانَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ رَجُلٍ

مِّنَ الْيَهُوْدِ أَرْضٌ ، فَجَحَدَنِي ، فَقَدَّمْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالَ : «أَلَكَ بَيِّنَةٌ؟» قُلْتُ : لَا . قَالَ لِلْيَهُوْدِيِّ : «احْلِفْ» قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِذَنْ يَحْلِفُ وَيَذْهَبُ بِمَالِي ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى : ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا﴾ — اَلْآيَةَ . رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ ، وَابْنُ مَاجَةَ .

۳۷۷۵: اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے اور ایک اور یہودی کے درمیان زمین کا تنازع تھا اس نے میرے دعوی کا انکار کیا تو میں اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گیا آپؐ نے (مجھ سے) دریافت کیا' تمہارے پاس کوئی دلیل ہے؟ میں نے نفی میں جواب دیا (تو) آپؐ نے یہودی سے کہا' تو قسم اٹھا' میں نے عرض کیا' یہ تو قسم اٹھا لے گا اور میری زمین غصب کر جائے گا تو اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی (جس کا ترجمہ ہے) "جو لوگ اللہ کے اقراروں اور اپنی قسموں کو بیچ ڈالتے ہیں اور ان کے عوض تھوڑی سے قیمت حاصل کرتے ہیں ان کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں۔ ان سے اللہ تعالیٰ نہ تو کلام کرے گا اور نہ قیامت کے روز ان کی طرف دیکھے گا اور نہ ان کو پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہو گا" (ابوداؤد' ابن ماجہ)

۳۷۷۶ - (۱۹) وَعَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا مِنْ كِنْدَةَ، وَرَجُلًا مِنْ حَضْرَمَوْتَ، اِخْتَصَمَا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي أَرْضٍ مِنَ الْيَمَنِ. فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ أَرْضِي اغْتَصَبَنِيْهَا أَبُوْ هٰذَا، وَهِيَ فِي يَدِهِ. قَالَ : «هَلْ لَكَ بَيِّنَةٌ؟» قَالَ : لَا، وَلٰكِنْ أُحَلِّفُهُ، وَاللّٰهِ مَا يَعْلَمُ أَنَّهَا أَرْضِي اغْتَصَبَنِيْهَا أَبُوْهُ؟ فَتَهَيَّأَ الْكِنْدِيُّ لِلْيَمِيْنِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : «لَا يَقْطَعُ أَحَدٌ مَالًا بِيَمِيْنٍ، إِلَّا لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ أَجْذَمُ» فَقَالَ الْكِنْدِيُّ : هِيَ أَرْضُهُ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۳۷۷۶: اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کندہ (قبیلے) کے ایک شخص اور حضرموت (مقام) کے ایک شخص کے درمیان یمن کی زمین کے بارے میں جھگڑا ہو گیا۔ وہ دونوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرمی شخص نے بیان کیا' اے اللہ کے رسول! مجھ سے میری زمین کو اس کے والد نے غصب کیا (اور) اس کے قبضہ میں ہے۔ آپؐ نے پوچھا' کیا تیرے پاس کوئی دلیل ہے؟ اس نے نفی میں جواب دیا (اور کہا) البتہ میں اس سے قسم لیتا ہوں (اس کے الفاظ یوں ہوں) "اللہ کی قسم! اسے علم نہیں ہے کہ وہ میری زمین ہے (اور) اس کے والد نے اس کو مجھ سے غصب کیا تھا" چنانچہ کندی قسم اٹھانے کے لئے تیار ہو گیا (یہ دیکھ کر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص قسم اٹھا کر کسی کے مال پر غاصبانہ قبضہ کرتا ہے وہ اللہ سے کوڑھی ہونے کی حالت میں ملاقات کرے گا (یہ سن کر) کندی نے اقرار کیا کہ زمین اس کی ہے (ابوداؤد)

۳۷۷۷ - (۲۰) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُنَيْسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْكَبَائِرِ الشِّرْكَ بِاللهِ، وَعُقُوْقَ الْوَالِدَيْنِ، وَالْيَمِيْنَ الْغَمُوْسَ، وَمَا حَلَفَ حَالِفٌ بِاللهِ يَمِيْنَ صَبْرٍ، فَأَدْخَلَ فِيْهَا مِثْلَ جَنَاحِ بَعُوْضَةٍ — ، إِلَّا جُعِلَتْ نُكْتَةً فِيْ قَلْبِهِ — إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۳۷۷۷: عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ کبیرہ گناہوں میں سے سب سے بڑا گناہ اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا' والدین کی نافرمانی کرنا اور جھوٹی قسم اٹھانا ہے اور جو شخص بھی اللہ کی قسم پختگی سے اٹھاتا ہے اور اس میں مچھر کے پر کے برابر بھی جھوٹ داخل کرتا ہے تو وہ قسم اس کے دل میں قیامت تک کیلئے ایک داغ بن جاتی ہے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب کہا ہے۔

۳۷۷۸ - (۲۱) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا يَحْلِفُ أَحَدٌ عِنْدَ مِنْبَرِيْ هٰذَا عَلَى يَمِيْنٍ آثِمَةٍ، وَلَوْ عَلَى سِوَاكٍ أَخْضَرَ إِلَّا تَبَوَّأَ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ، أَوْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ». رَوَاهُ مَالِكٌ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۷۷۸: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص میرے اس منبر کے پاس جھوٹی قسم اٹھاتا ہے اگرچہ سبز مسواک کے بارے میں (قسم اٹھائے) تو وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لے یا فرمایا' اس کیلئے دوزخ واجب ہو گئی۔ (مالک' ابوداؤد' ابن ماجہ)

۳۷۷۹ - (۲۲) وَعَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ صَلَاةَ الصُّبْحِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ، قَامَ قَائِمًا، فَقَالَ: «عُدِلَتْ شَهَادَةُ الزُّوْرِ بِالْإِشْرَاكِ بِاللهِ» ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ، وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ حُنَفَاءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهِ﴾ . . . رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۷۷۹: خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھائی۔ آپؐ نے فارغ ہونے کے بعد کھڑے ہو کر تین بار فرمایا' جھوٹی گواہی اللہ کے ساتھ شرک کرنے کے برابر ہے۔ بعدازاں آپؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی (جس کا ترجمہ یہ ہے) "یہ تھا (تعمیر کعبہ کا مقصد) اور جو کوئی اللہ کی قائم کردہ حرمتوں کا

احرام کرے تو اس کے رب کے نزدیک خود اسی کے لئے بہتر ہے اور تمہارے لئے مویشی جانور حلال ہیں ماسوا ان چیزوں کے جو تمہیں بتائی جا چکی ہیں۔ پس بتوں کی گندگی سے بچو' جھوٹی باتوں سے پرہیز کرو' یکسو ہو کر اللہ کے بندے بنو' اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو" (ابوداؤد' ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۱۵۳)

۳۷۸۰ - (۲۳) وَرَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ عَنْ أَيْمَنَ بْنِ خُرَيْمٍ، إِلَّا أَنَّ ابْنَ مَاجَةَ لَمْ يَذْكُرِ الْقِرَاءَةَ.

۳۷۸۰: نیز احمد اور ترمذی نے اس حدیث کو ایمن بن خریم سے روایت کیا ہے مگر ابن ماجہ نے قرآن پاک کی آیت تلاوت کرنے کا ذکر نہیں کیا۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' زیاد عصفری مجہول راوی ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۲۵۱)

۳۷۸۱ - (۲٤) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ، وَلَا خَائِنَةٍ، وَلَا مَجْلُوْدٍ حَدًّا — ، وَلَا ذِي غِمْرٍ — عَلَى أَخِيْهِ، وَلَا ظَنِيْنٍ — فِي وَلَاءٍ وَلَا قَرَابَةٍ، وَلَا الْقَانِعِ مَعَ أَهْلِ الْبَيْتِ» . . . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. وَيَزِيْدُ بْنُ زِيَادٍ الدِّمَشْقِيُّ الرَّاوِيْ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ.

۳۷۸۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' خائن مرد اور عورت کی گواہی جائز نہیں' نہ اس کی' جس پر حد لگی ہے' نہ اس کی جس کی اپنے بھائی کے ساتھ دشمنی ہے' نہ اس کی جو ولاء میں متہم ہے' نہ اس کی جو قرابت میں متہم ہے اور نہ اس شخص کی جو کسی گھر میں پلتا ہے (ترمذی)

امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے نیز یزید بن زیاد دمشقی راوی منکر الحدیث ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبدالاعلیٰ راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵۳۰) نیز یحییٰ بن سعید فارسی راوی ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد ۹ صفحہ ۱۴۶' میزان الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۳۷۸' تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۴۹' ضعیف ترمذی صفحہ ۲۵۸)

۳۷۸۲ - (۲۵) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ، وَلَا خَائِنَةٍ، وَلَا زَانٍ، وَلَا زَانِيَةٍ، وَلَا ذِي غِمْرٍ عَلَى أَخِيْهِ». وَرَدَّ شَهَادَةَ الْقَانِعِ لِأَهْلِ الْبَيْتِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۳۷۸۲: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' خائن مرد اور عورت کی گواہی جائز نہیں' نہ زانی مرد اور عورت کی' نہ اس کی جس کی اپنے بھائی کے ساتھ دشمنی ہے اور نہ ہی گھر میں پلنے والے کی گواہی' گھر والوں کیلئے قابل قبول ہے۔ (ابوداؤد)

۳۷۸۳ - (۲٦) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ بَدَوِيٍّ عَلَى صَاحِبِ قَرْيَةٍ». . . رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۷۸۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا' جنگل میں رہنے والے کی گواہی' بستی میں رہنے والے کے خلاف جائز نہیں ہے (ابوداؤد' ابن ماجہ)

۳۷۸٤ - (۲۷) وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ، فَقَالَ الْمَقْضِيُّ عَلَيْهِ لَمَّا أَدْبَرَ: حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يَلُوْمُ عَلَى الْعَجْزِ وَلٰكِنْ عَلَيْكَ بِالْكَيْسِ، فَإِذَا غَلَبَكَ أَمْرٌ فَقُلْ: حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۳۷۸٤: عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ کیا۔ جس شخص کے خلاف فیصلہ ہوا اس نے واپس لوٹتے ہوئے کہا' مجھے اللہ کافی ہے اور وہ اچھا وکیل ہے۔ (یہ سن کر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ اللہ تعالیٰ کوتاہی پر ملامت کرتا ہے' تجھے احتیاط کرنی چاہیے۔ جب کوشش کے باوجود کوئی چیز خلاف توقع' ظاہر ہو تو کہنا چاہیے "مجھے اللہ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے" (ابوداؤد)

وضاحت: مقصود یہ ہے کہ کوتاہی کرنے والے کا "حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ" کہنا درست نہیں اور جو شخص محتاط انداز اختیار کرتا ہے اس کے باوجود اس کے خلاف فیصلہ ہو تو اس کے لئے جائز ہے کہ وہ مندرجہ بالا کلمات کہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۰)

۳۷۸۵ - (۲۸) وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَبَسَ رَجُلًا فِي تُهْمَةٍ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ: ثُمَّ خَلَّى عَنْهُ.

۳۷۸۵: بہز بن حکیم اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو تہمت کے سبب بند کر دیا (ابوداؤد) ترمذی اور نسائی میں اضافہ ہے کہ بعد ازاں آپ نے اسے رہا کر دیا۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۷۸۶ ـ (۲۹) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَضَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَنَّ الْخَصْمَيْنِ يَقْعُدَانِ بَيْنَ يَدَيِ الْحَاكِمِ ... رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَاَبُوْ دَاوُدَ.

تیسری فصل: ۳۷۸۶: عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا کہ دونوں جھگڑا لانے والے (مدعی اور مدعا علیہ) حاکم کے سامنے بیٹھیں (احمد، ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث میں مصعب بن ثابت بن عبداللہ راوی ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد ۸ صفحہ ۳۰۷، المجروحین جلد ۳ صفحہ ۲۸، میزان الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۱۱۸، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۲۵۱، تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۰، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۵۴)

كِتَابُ الْجِهَادِ

(جہاد کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۷۸۷-(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ، وَاَقَامَ الصَّلَاةَ، وَصَامَ رَمَضَانَ؛ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، جَاهَدَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، اَوْجَلَسَ فِیْ اَرْضِهِ الَّتِیْ وُلِدَ فِيْهَا» ، قَالُوْا: اَفَلَا نُبَشِّرُ بِهِ النَّاسَ؟ قَالَ: «اِنَّ فِی الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ اَعَدَّهَا اللّٰهُ لِلْمُجَاهِدِيْنَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، مَا بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ ، فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْاَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ فَاِنَّهُ اَوْسَطُ الْجَنَّةِ وَاَعْلَى الْجَنَّةِ، وَفَوْقَهُ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ، وَمِنْهُ تَفَجَّرُ اَنْهَارُ الْجَنَّةِ» . رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

پہلی فصل: ۳۷۸۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لایا' نماز قائم کی اور رمضان کے روزے رکھے' اللہ تعالیٰ پر لازم ہے کہ اسے جنت میں داخل فرمائے' (چاہے) اس نے اللہ کے راستے میں جہاد کیا یا اپنی آبادی میں رہا' جہاں وہ پیدا ہوا۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا' (اے اللہ کے رسول) اجازت ہو تو ہم لوگوں کو خوشخبری سنائیں۔ آپؐ نے جواب دیا' بلاشبہ جنت کی سو منزلیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو ان لوگوں کے لئے تیار کیا ہے' جو اللہ کے راستے میں جہاد کرتے ہیں۔ دو منزلوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا زمین اور آسمان کے درمیان ہے۔ پس جب تم اللہ سے سوال کرو تو اس سے جنت الفردوس کا سوال کرو۔ اس لئے کہ وہ افضل و اعلیٰ جنت ہے۔ اس کے اوپر اللہ تعالیٰ کا عرش ہے اور اسی سے جنت کی نہریں نکلتی ہیں (بخاری)

۳۷۸۸-(۲) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الْقَانِتِ بِآيَاتِ اللّٰهِ، لَا يَفْتُرُ مِنْ صِيَامٍ وَلَا صَلَاةٍ حَتّٰى يَرْجِعَ الْمُجَاهِدُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۷۸۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے مجاہد کی مثال اس شخص کی ہے جو روزے رکھتا ہے' قیام کرتا ہے' قرآن پاک کی تلاوت کرتا ہے' روزے اور (نفل) نماز میں کوتاہی نہیں کرتا۔ یہاں تک کہ اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والا مجاہد واپس لوٹ آئے۔
(بخاری' مسلم)

۳۷۸۹ ـ (۳) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنْتَدَبَ اللّٰهُ لِمَنْ خَرَجَ فِيْ سَبِيْلِهٖ لَا يُخْرِجُهٗ اِلَّا اِيْمَانٌ بِيْ وَتَصْدِيْقٌ بِرُسُلِيْ؛ اَنْ اُرْجِعَهٗ بِمَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيْمَةٍ، اَوْ اُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۷۸۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ تعالیٰ نے ضمانت دی ہے کہ جو شخص اللہ کے راستے میں جہاد کے لئے نکلتا ہے' اس کو صرف مجھ پر اور پیغمبروں پر ایمان کا جذبہ گھر سے باہر نکالتا ہے تو میں ایسے شخص کو ثواب یا مال غنیمت کے ساتھ واپس لاؤں گا یا اسے جنت میں داخل کروں گا (بخاری' مسلم)

۳۷۹۰ ـ (٤) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْلَا اَنَّ رِجَالًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ لَا تَطِيْبُ اَنْفُسُهُمْ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنِّيْ، وَلَا اَجِدُ مَا اَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ، مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِيَّةٍ تَغْزُوْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ. وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ، لَوَدِدْتُ اَنْ اُقْتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، ثُمَّ اُحْيٰى، ثُمَّ اُقْتَلُ، ثُمَّ اُحْيٰى، ثُمَّ اُقْتَلُ، ثُمَّ اُحْيٰى، ثُمَّ اُقْتَلُ» . . . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۷۹۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ کچھ مسلمان ایسے ہیں جو مجھ سے پیچھے رہنے کو پسند نہیں کرتے (لیکن) میں ان کے لئے سواریوں کا انتظام نہیں کر پاتا۔ میں کبھی کسی لشکر سے پیچھے نہ رہوں جو اللہ کے راستے پر جہاد کے لئے نکلتا ہے' اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے' میں پسند کرتا ہوں کہ میں اللہ کے راستے میں قتل کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں' پھر قتل کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں' پھر قتل کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں' پھر قتل کیا جاؤں (بخاری' مسلم)

۳۷۹۱ ـ (٥) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «رِبَاطُ يَوْمٍ ـ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۷۹۱: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ کی راہ میں خود کو سرحدی چوکی میں (پہرے کے لئے وقف کرنا) دنیا اور جو کچھ دنیا پر ہے' اس سے بہتر ہے (بخاری' مسلم)

۳۷۹۲ ـ (٦) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَغَدْوَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا» . . . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۷۳ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ کے راستے میں صبح جانا اور شام کو جانا' دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے' سے بہتر ہے (بخاری' مسلم)

۳۷۹۳ - (۷) وَعَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «رِبَاطُ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، خَيْرٌ مِّنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهِ، وَاِنْ مَاتَ جَرٰى عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِيْ كَانَ يَعْمَلُهُ وَاُجْرِيَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ، وَاَمِنَ الْفَتَّانَ» . . . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۷۴ : سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا' اللہ کے راستے میں ایک دن اور ایک رات سرحد کا پہرا دینا ایک ماہ کے روزوں اور اس (کی راتوں) کے قیام سے بہتر ہے اگر وہ (اس حالت میں) فوت ہو جائے تو جو عمل وہ کر رہا تھا وہ برابر جاری رہتا ہے اور وہ قبر کے فتنہ سے محفوظ رہتا ہے (مسلم)

۳۷۹٤ - (۸) وَعَنْ اَبِيْ عَبْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا اغْبَرَّتْ قَدَمَا عَبْدٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ؛ فَتَمَسَّهُ النَّارُ» . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۷۴ : ابو عبس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص کے قدم اللہ کے راستے میں غبار آلود ہوئے اس پر دوزخ کی آگ حرام ہو گئی (مسلم)

۳۷۹۵ - (۹) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَجْتَمِعُ كَافِرٌ وَقَاتِلُهُ فِي النَّارِ اَبَدًا» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۷۹۵ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کافر اور اس کا قاتل (دونوں) دوزخ میں اکٹھے نہیں ہوں گے (مسلم)

وضاحت : یہ تب ہے جب قاتل کا خاتمہ ایمان پر ہو گا (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۳۲)

۳۷۹٦ - (۱۰) وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مِنْ خَيْرِ مَعَاشِ النَّاسِ لَهُمْ، رَجُلٌ مُمْسِكٌ عِنَانَ فَرَسِهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، يَطِيْرُ عَلٰى مَتْنِهِ - كُلَّمَا سَمِعَ هَيْعَةً - اَوْ فَزْعَةً - ، طَارَ عَلَيْهِ يَبْتَغِي الْقَتْلَ وَالْمَوْتَ مَظَانَّهُ - ، اَوْ رَجُلٌ فِيْ غُنَيْمَةٍ فِيْ رَأْسِ شَعَفَةٍ - مِنْ هٰذِهِ

الشَّعَفِ، أَوْ بَطْنِ وَادٍ مِنْ هٰذِهِ الْأَوْدِيَةِ، يُقِيمُ الصَّلَاةَ وَيُؤْتِي الزَّكَاةَ وَيَعْبُدُ رَبَّهُ حَتّٰى يَأْتِيَهُ الْيَقِينُ — ؛ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ إِلَّا فِي خَيْرٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۷۹۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' لوگوں میں سے اس شخص کی زندگی نہایت بہتر ہے جس نے اللہ کے راستے میں اپنی سواری کی لگام کو تھاما ہوا ہے جب بھی وہ کسی خطرے' فریاد رسی کی اطلاع پاتا ہے تو اس کی پیٹھ پر بیٹھ کر برق رفتاری سے ادھر جاتا ہے۔ وہ قتل یا موت کے مواقع تلاش کرتا ہے یا وہ شخص جو چند بکریوں کے ساتھ کسی پہاڑی کی چوٹی پر مقیم ہے یا کسی وادی میں ڈیرے ڈالے ہوئے ہے وہ مرتے دم تک نماز ادا کرتا ہے' زکوٰۃ ادا کرتا ہے اور اپنے پروردگار کی عبادت میں (مستغرق) رہتا ہے تو ایسا شخص لوگوں کے شر سے محفوظ رہتا ہے (مسلم)

۳۷۹۷ - (۱۱) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ؛ فَقَدْ غَزَا. وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِي أَهْلِهِ — ؛ فَقَدْ غَزَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۷۹۷: زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں' ارشادِ نبوی (ﷺ) ہے' جس شخص نے اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کو ساز و سامان مہیا کیا' اس نے بھی جہاد کیا اور جس شخص نے کسی مجاہد کے اہل و عیال کی کفالت کی اس نے بھی جہاد کیا (بخاری' مسلم)

۳۷۹۸ - (۱۲) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ كَحُرْمَةِ أُمَّهَاتِهِمْ، وَمَا مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْقَاعِدِينَ يَخْلُفُ رَجُلًا مِنَ الْمُجَاهِدِينَ فِي أَهْلِهِ فَيَخُونُهُ فِيهِمْ؛ إِلَّا وُقِفَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيَأْخُذُ مِنْ عَمَلِهِ مَا شَاءَ، فَمَا ظَنُّكُمْ؟». . . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۷۹۸: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو لوگ اپنے گھروں میں اقامت پذیر ہیں وہ مجاہدین کی بیویوں کا احترام اس طرح کیا کریں جس طرح وہ اپنی ماؤں کا احترام کرتے ہیں اور جو لوگ جہاد میں شریک نہیں' گھروں میں مقیم ہیں' ان میں سے جب کوئی شخص کسی مجاہد کے اہل و عیال میں خیانت کا مرتکب ہوتا ہے تو اسے قیامت کے دن (میدان حشر) میں کھڑا کیا جائے گا اور مجاہد جس قدر چاہے گا اس کے اعمال صالحہ اس سے چھین لے گا تمہارا کیا خیال ہے (وہ کسی عمل کو اس کے پاس باقی رہنے دے گا؟) (مسلم)

۳۷۹۹ - (۱۳) وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ مَخْطُوْمَةٍ، فَقَالَ: هٰذِهِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَكَ بِهَا یَوْمَ الْقِیَامَةِ سَبْعُمِائَةِ نَاقَةٍ كُلُّهَا مَخْطُوْمَةٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۷۹۹: ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص (نبیؐ کے پاس) نکام والی اونٹنی لایا اور عرض کیا' یہ اللہ کے راستے میں ہے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت کے دن تجھے اس کے بدلے سات سو اونٹنیاں ملیں گی وہ سب نکام والی ہوں گی (مسلم)

۳۸۰۰ - (۱۴) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ بَعْثًا اِلٰی بَنِیْ لِحْیَانَ مِنْ هُذَیْلٍ. فَقَالَ: «لِیَنْبَعِثْ مِنْ كُلِّ رَجُلَیْنِ اَحَدُهُمَا، وَالْاَجْرُ بَیْنَهُمَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸۰۰: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (قبیلہ) "بنو ہذیل" (کے ذیلی قبیلے) "بنو لحیان" کی جانب ایک لشکر روانہ کیا۔ آپؐ نے فرمایا' دو انسانوں میں سے ایک جہاد کے لئے نکلے اور ثواب ان دونوں کے درمیان برابر ہو گا (مسلم)

۳۸۰۱ - (۱۵) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَنْ یَّبْرَحَ هٰذَا الدِّیْنُ قَائِمًا، تُقَاتِلُ عَلَیْهِ عِصَابَةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ حَتّٰی تَقُوْمَ السَّاعَةُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸۰۱: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' دین اسلام ہمیشہ قائم رہے گا۔ قیامت تک مسلمانوں کی ایک جماعت اس کی خاطر جہاد کرتی رہے گی (مسلم)

وضاحت: مسلمانوں کی جماعت سے مراد وہ لوگ ہیں جو اللہ کی کتاب اور اس کے رسولؐ کی سنت پر عمل پیرا ہیں' اس میں وہ علماء کرام بھی شامل ہیں جو ہر دور میں دین اسلام کی حفاظت اور اس کی نشرواشاعت کے لئے مقدور بھر کوشش کرتے رہتے ہیں۔

۳۸۰۲ - (۱۶) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا یُكْلَمُ اَحَدٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَنْ یُّكْلَمُ فِیْ سَبِیْلِهٖ، اِلَّا جَاءَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَجُرْحُهٗ یَثْعَبُ دَمًا، اللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ، وَالرِّیْحُ رِیْحُ الْمِسْكِ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۳۸۰۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص بھی اللہ کے راستے میں زخمی ہو جاتا ہے (اور اللہ کو خوب علم ہے کہ کون شخص اس کے راستے میں زخمی ہوا؟) تو وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے زخم سے خون بہہ رہا ہو گا۔ جسکا رنگ تو خون جیسا ہی ہو گا اور مہک کستوری کی سی ہو گی (بخاری' مسلم)

۳۸۰۳ - (۱۷) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا مِنْ أَحَدٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ، يُحِبُّ أَنْ يَّرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا وَلَهُ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ، إِلَّا الشَّهِيْدُ يَتَمَنَّى أَنْ يَّرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا، فَيُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ، لِمَا يَرَى مِنَ الْكَرَامَةِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۸۰۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص جنت میں داخل ہو گیا وہ دنیا کی جانب لوٹنے کو اچھا نہیں جانے گا اگرچہ اس کو زمین کی تمام چیزیں حاصل ہو جائیں۔ ماسوا شہید کے' وہ آرزو کرے گا کہ دنیا میں واپس جائے اور دس بار شہید کیا جائے کیوں کہ وہ شہید کی عزت و کرامت ملاحظہ کر چکا ہو گا (بخاری' مسلم)

۳۸۰٤ - (۱۸) وَعَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ: سَأَلْنَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ: ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ﴾ — الْآيَةَ. قَالَ: وإِنَّا قَدْ سَأَلْنَا عَنْ ذٰلِكَ. فَقَالَ: «أَرْوَاحُهُمْ فِيْ أَجْوَافِ طَيْرٍ خُضْرٍ، لَهَا قَنَادِيْلُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ، تَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شَاءَتْ، ثُمَّ تَأْوِيْ إِلَى تِلْكَ الْقَنَادِيْلِ، فَاطَّلَعَ إِلَيْهِمْ رَبُّهُمُ اطِّلَاعَةً، فَقَالَ: هَلْ تَشْتَهُوْنَ شَيْئًا؟ قَالُوْا: أَيُّ شَيْءٍ نَشْتَهِيْ وَنَحْنُ نَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْنَا. فَفَعَلَ ذٰلِكَ بِهِمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَلَمَّا رَأَوْا أَنَّهُمْ لَنْ يُتْرَكُوْا مِنْ أَنْ يَّسْأَلُوْا. قَالُوْا: يَا رَبِّ! نُرِيْدُ أَنْ تَرُدَّ أَرْوَاحَنَا فِيْ أَجْسَادِنَا حَتّٰى نُقْتَلَ فِيْ سَبِيْلِكَ مَرَّةً أُخْرٰى، فَلَمَّا رَأَى أَنْ لَيْسَ لَهُمْ حَاجَةٌ تُرِكُوْا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸۰۴: مسروق رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا (جس کا ترجمہ ہے) "جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے ان کو مرے ہوئے نہ سمجھنا (وہ مرے ہوئے نہیں ہیں) بلکہ اللہ کے نزدیک وہ زندہ ہیں اور ان کو رزق مل رہا ہے" عبداللہؓ بن مسعود نے جواب دیا کہ ہم نے اس کے بارے میں (نبیؐ) سے دریافت کیا تھا آپؐ نے فرمایا' ان شہداء کی ارواح سبز پرندوں کے پیٹوں میں ہیں۔ ان کے لئے عرش کے ساتھ فانوس معلق ہیں۔ وہ جہاں چاہتے ہیں جنت میں (اڑتے) پھرتے ہیں۔ بعدازاں ان فانوسوں میں قرار

حاصل کرتے ہیں۔ ان کے پروردگار نے ان کی جانب متوجہ ہو کر دریافت کیا' تمہیں کچھ چاہیے؟ انہوں نے جواب دیا۔ ہمیں اور کیا چاہیے جب کہ ہم جنت میں جہاں چاہتے ہیں (اڑتے) پھرتے ہیں۔ تین بار اللہ نے ان سے دریافت کیا' ہر بار انہوں نے یہی جواب دیا۔ جب انہوں نے محسوس کیا کہ ان سے دریافت کیا جاتا رہے گا تو انہوں نے عرض کیا' اے ہمارے پروردگار! ہم چاہتے ہیں کہ تو ہماری ارواح کو ہمارے جسموں میں واپس لوٹا دے تاکہ ہم تیرے راستے میں ایک بار پھر قتل ہوں چنانچہ جب اللہ نے ان سے یہ اقرار لے لیا کہ انہیں کچھ ضرورت نہیں تو ان سے سوال کرنا بند کر دیا گیا (مسلم)

۳۸۰۵-(۱۹) وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَامَ فِیْهِمْ، فَذَكَرَ لَهُمْ اَنَّ الْجِهَادَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ، وَالْاِیْمَانَ بِاللّٰهِ اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ ، فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَاَیْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ، یُكَفِّرُ عَنِّیْ خَطَایَایَ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «نَعَمْ، اِنْ قُتِلْتَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَاَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ، مُقْبِلٌ غَیْرُ مُدْبِرٍ». ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «كَیْفَ قُلْتَ؟» فَقَالَ: اَرَاَیْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ، اَیُكَفِّرُ عَنِّیْ خَطَایَایَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ: «نَعَمْ، وَاَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ، مُقْبِلٌ غَیْرُ مُدْبِرٍ، اِلاَّ الدَّیْنَ فَاِنَّ جِبْرِیْلَ قَالَ لِیْ ذٰلِكَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸۰۵: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر انہیں بتایا کہ اللہ کے راستے میں جہاد کرنا اور اللہ پر ایمان لانا افضل ہے۔ (یہ سن کر) ایک شخص کھڑا ہوا اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! آپ بتائیں اگر میں اللہ کے راستے میں قتل ہو جاؤں تو کیا میرے گناہ معاف ہو جائیں گے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے فرمایا' اگر تو اللہ کے راستے میں صبر کے دامن کو تھامے ہوئے' ثواب طلب کرتے ہوئے' پیش قدمی کرتے ہوئے' بغیر پسپا ہوئے قتل ہو جائے گا تو تیرے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال کیا' تو نے کیا دریافت کیا تھا؟ اس نے جواب دیا' آپ بتائیں اگر میں اللہ کے راستے میں قتل ہو جاؤں تو کیا میرے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہاں! جب تو صبر کرنے والا' ثواب طلب کرنے والا' پیش قدمی کرنے والا ہو' پسپا ہونے والا نہ ہو البتہ قرض معاف نہیں ہو گا (ابھی) جبرئیل علیہ السلام نے مجھ سے اس بارے میں بات کی ہے (مسلم)

۳۸۰۶ - (۲۰) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: «اَلْقَتْلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ یُكَفِّرُ كُلَّ شَیْءٍ اِلاَّ الدَّیْنَ». . . . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸۰۶: عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ کے راستے میں شہید ہونا' قرض کے علاوہ تمام گناہوں کا کفارہ ہے (مسلم)

۳۸۰۷ - (۲۱) **وَعَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «يَضْحَكُ اللّٰهُ تَعَالٰى إِلٰى رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ، يَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ: يُقَاتِلُ هٰذَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلُ، ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَى الْقَاتِلِ فَيُسْتَشْهَدُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۸۰۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ تعالیٰ دو انسانوں کے بارے میں ہنستا ہے ان میں سے ایک دوسرے کو قتل کر دیتا ہے وہ دونوں جنت میں داخل ہو جاتے ہیں۔ وہ یوں ہے کہ ایک شخص اللہ کے راستے میں جہاد کرتا ہے' قتل ہو جاتا ہے پھر (قاتل اسلام لے آتا ہے تو) اللہ قاتل کی توبہ قبول کر لیتا ہے اور وہ (میدانِ جنگ میں) شہید ہو جاتا ہے (مسلم)

۳۸۰۸ - (۲۲) **وَعَنْ** سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ سَأَلَ اللّٰهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ، بَلَّغَهُ اللّٰهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ، وَإِنْ مَاتَ عَلٰى فِرَاشِهِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸۰۸: سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے اللہ سے صدقِ دل سے شہادت کا سوال کیا' اللہ اس کو شہداء کے منازل میں پہنچا دے گا اگرچہ وہ بستر پر ہی فوت ہوا (مسلم)

۳۸۰۹ - (۲۳) **وَعَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ الرُّبَيِّعَ بِنْتَ الْبَرَاءِ، وَهِيَ أُمُّ حَارِثَةَ بْنِ سُرَاقَةَ، أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَلَا تُحَدِّثُنِيْ عَنْ حَارِثَةَ، وَكَانَ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ، أَصَابَهُ سَهْمٌ غَرْبٌ، فَإِنْ كَانَ فِي الْجَنَّةِ صَبَرْتُ، وَإِنْ كَانَ غَيْرَ ذٰلِكَ اجْتَهَدْتُ عَلَيْهِ فِي الْبُكَاءِ. فَقَالَ: «يَا أُمَّ حَارِثَةَ! إِنَّهَا جِنَانٌ فِي الْجَنَّةِ، وَإِنَّ ابْنَكِ أَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْأَعْلٰى». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۸۰۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ربیع بنت براء' حارثہ بن سراقہ کی والدہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا' اے اللہ کے رسول! آپ مجھے حارثہ کے بارے میں بتائیں' وہ جنگ بدر میں شہید ہو گیا تھا اس کو نامعلوم تیر لگا تھا پس اگر وہ جنت میں ہے تو میں صبر کرتی ہوں اور اگر جنت میں نہیں تو میں مبالغہ کے ساتھ اس پر روتی ہوں۔ آپ نے جواب دیا' اے ام حارثہ! جنتیں بہت سی ہیں' تیرا بیٹا جنت الفردوس میں ہے (بخاری)

۳۸۱۰ - (۲۴) **وَعَنْهُ** قَالَ: انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ حَتّٰى سَبَقُوا الْمُشْرِكِيْنَ إِلٰى بَدْرٍ، وَجَاءَ الْمُشْرِكُوْنَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «قُوْمُوْا إِلٰى جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوَاتُ وَالْأَرْضُ». قَالَ عُمَيْرُ بْنُ الْحُمَامِ: بَخٍ بَخٍ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا يَحْمِلُكَ عَلٰى

قَوْلِكَ: بَخٍ بَخٍ؟» قَالَ: لَا وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ! إِلَّا رَجَاءَ أَنْ أَكُونَ مِنْ أَهْلِهَا. قَالَ: «فَإِنَّكَ مِنْ أَهْلِهَا» قَالَ: فَأَخْرَجَ تَمَرَاتٍ مِنْ قَرَنِهِ، فَجَعَلَ يَأْكُلُ مِنْهُنَّ. ثُمَّ قَالَ: لَئِنْ أَنَا حَيِيتُ حَتَّى آكُلَ تَمَرَاتِي إِنَّهَا لَحَيَاةٌ طَوِيلَةٌ قَالَ: فَرَمَى بِمَا كَانَ مَعَهُ مِنَ التَّمْرِ، ثُمَّ قَاتَلَهُمْ حَتَّى قُتِلَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸۱۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرامؓ نکلے وہ بدر (مقام) میں مشرکوں سے پہلے پہنچ گئے اور مشرکین (بھی) آ گئے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم ایسی جنت میں (جانے کے لئے) کھڑے ہو جاؤ جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کے برابر ہے (یہ سن کر) عمیر بن حمام نے کہا' واہ واہ! تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا' یہ بات تو نے کیوں کہی ہے؟ اس نے جواب دیا' اللہ کی قسم! اے اللہ کے رسول! صرف اس امید پر کہا کہ میں جنتی ہو جاؤں۔ آپؐ نے فرمایا' اس میں کچھ شبہ نہیں کہ تو جنتی ہے راوی نے بیان کیا' اس نے اپنے ترکش سے چند کھجوریں نکالیں اور انہیں کھانا شروع کیا' بعدازاں اس نے کہا' اگر میں ان کھجوروں کے کھانے تک زندہ رہوں تو بلاشبہ یہ زندگی لمبی ہے۔ راوی نے بیان کیا کہ اس نے کھجوروں کو جو اس کے (ہاتھ میں) تھیں پھینک دیا پھر اس نے ان سے جنگ کی یہاں تک کہ وہ شہید ہو گیا (مسلم)

۳۸۱۱ - (۲۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا تَعُدُّونَ الشَّهِيدَ فِيكُمْ؟» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللهِ فَهُوَ شَهِيدٌ. قَالَ: «إِنَّ شُهَدَاءَ أُمَّتِي إِذاً لَقَلِيلٌ: مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ مَاتَ فِي سَبِيلِ اللهِ — فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ مَاتَ فِي الطَّاعُونِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ مَاتَ فِي الْبَطْنِ — فَهُوَ شَهِيدٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸۱۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم اپنے (خیال) میں شہید کس کو سمجھتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! جو شخص اللہ کے راستے میں قتل ہو جائے وہ شہید ہے۔ آپؐ نے فرمایا' اس طرح تو میری امت کے شہید کم رہ جائیں گے (اس لئے سن لو) جو شخص اللہ کے راستے میں قتل ہو گیا وہ شہید ہے اور جو شخص اللہ کے راستے میں فوت ہو گیا وہ شہید ہے اور جو شخص طاعون کی بیماری میں فوت ہو گیا وہ شہید ہے اور جو شخص پیٹ کی (بیماری) میں فوت ہوا وہ شہید ہے (مسلم)

۳۸۱۲ - (۲٦) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا مِنْ غَازِيَةٍ، أَوْ سَرِيَّةٍ، تَغْزُو، فَتَغْنَمُ وَتَسْلَمُ، إِلَّا كَانُوا قَدْ تَعَجَّلُوا ثُلُثَيْ أُجُورِهِمْ. وَمَا مِنْ غَازِيَةٍ، أَوْ سَرِيَّةٍ، تُخْفِقُ — وَتُصَابُ —، إِلَّا تَمَّ أُجُورُهُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸۱۲ : عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو دستہ اور لشکر جہاد کرتا ہے' (مال) غنیمت حاصل کرتا ہے اور صحیح سالم رہتا ہے تو انہوں نے اپنے ثواب کا دو تہائی حصہ جلدی حاصل کر لیا اور جو دستہ اور لشکر غنیمت حاصل نہیں کرپاتا اور (جہاد میں) کام آتا ہے تو انہیں ان کا اجر و ثواب مکمل ملے گا (مسلم)

۳۸۱۳ ـ (۲۷) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُحَدِّثْ بِهِ نَفْسَهُ؛ مَاتَ عَلٰى شُعْبَةٍ مِّنْ نِفَاقٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸۱۳ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص اس حال میں فوت ہوا کہ اس نے جہاد کیا' نہ اس کے دل میں جہاد کا خیال آیا تو وہ ایک قسم کی منافقت پر فوت ہوا (مسلم)

۳۸۱٤ ـ (۲۸) وَعَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ، وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلذِّكْرِ، وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُرٰى مَكَانُهُ، فَمَنْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ؟ قَالَ: «مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۸۱٤ : ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے دریافت کیا' ایک شخص (حصول) غنیمت کے لئے جہاد کرتا ہے (جب کہ) ایک شخص شہرت (حاصل کرنے) کے لئے جہاد کرتا ہے اور ایک شخص اس لئے جہاد کرتا ہے تاکہ اس کی شجاعت کی نمائش ہو تو اللہ کے راستے میں کون ہے؟ آپ نے فرمایا' جس شخص نے اس لئے جہاد کیا تاکہ صرف اللہ کا حکم بلند ہو تو وہ اللہ کے راستے میں ہے (بخاری' مسلم)

۳۸۱۵ ـ (۲۹) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَجَعَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ، فَدَنَا مِنَ الْمَدِيْنَةِ، فَقَالَ: «إِنَّ بِالْمَدِيْنَةِ أَقْوَامًا، مَا سِرْتُمْ مَسِيْرًا، وَلَا قَطَعْتُمْ وَادِيًا إِلَّا كَانُوْا مَعَكُمْ». وَفِيْ رِوَايَةٍ: «إِلَّا شَرِكُوْكُمْ فِي الْأَجْرِ». قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَهُمْ بِالْمَدِيْنَةِ؟ قَالَ: «وَهُمْ بِالْمَدِيْنَةِ حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۸۱۵ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ تبوک سے واپس لوٹے' جب مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو آپ نے فرمایا' بلاشبہ مدینہ میں کچھ لوگ ایسے ہیں کہ تم نے جہاں (کہیں) کا بھی سفر کیا ہے اور جس وادی کو بھی عبور کیا ہے وہ تمہارے ساتھ رہے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ وہ اجر و ثواب میں تمہارے

ساتھ شریک ہیں۔ انہوں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! مدینہ میں رہتے ہوئے؟ آپؐ نے فرمایا' ہاں مدینہ میں رہتے ہوئے کیوں کہ ان کو کسی عذر نے روک لیا تھا (بخاری)

۳۸۱۶ - (۳۰) وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ جَابِرٍ.

۳۸۱۶: نیز مسلم نے اس حدیث کو جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۳۸۱۷ - (۳۱) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَاسْتَأْذَنَهُ فِي الْجِهَادِ. فَقَالَ: «أَحَيٌّ وَالِدَاكَ؟» . قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: «فَفِيْهِمَا فَجَاهِدْ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِيْ رِوَايَةٍ: «فَارْجِعْ إِلَى وَالِدَيْكَ فَأَحْسِنْ صُحْبَتَهُمَا» .

۳۸۱۷: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' آپؐ سے جہاد میں (شرکت کی) اجازت طلب کی۔ آپؐ نے پوچھا' کیا تیرے والدین زندہ ہیں؟ اس نے اثبات میں جواب دیا آپؐ نے فرمایا' پوری ہمت سے ان کی خدمت کر (بخاری' مسلم) اور ایک روایت میں ہے "اپنے والدین کے پاس جا اور ان کی اچھی طرح خدمت کر۔"

وضاحت: جب کسی شخص کے والدین مسلمان ہوں اور زندہ ہوں تو ان کی خدمت فرض عین ہے۔ جہاد فرض عین ہو یا فرض کفایہ دونوں صورتوں میں والدین کی خدمت مقدم ہے اور ان کی اجازت کے بغیر جہاد میں نہیں جا سکتا اگر جائے گا تو اس حدیث کی روشنی میں گناہگار ہو گا خواہ اس کے جہاد میں جانے سے اس کے والدین کو کچھ تکلیف نہ پہنچے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۵)

۳۸۱۸ - (۳۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ يَوْمَ الْفَتْحِ: «لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ، وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ، وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۸۱۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے فتح مکہ کے دن فرمایا' مکہ کے فتح ہونے کے بعد ہجرت نہیں ہے البتہ جہاد اور اس کی نیت کرنا ہے اور جب تم سے جہاد کے لئے روانہ ہونے کا مطالبہ کیا جائے تو تم روانہ ہو جاؤ (بخاری' مسلم)

وضاحت: فتح مکہ کے بعد دارالکفر سے دارالاسلام کی جانب ہجرت کرنا نیز جہاد کے لئے وطن سے مفارقت اختیار کرنا' طلب علم کے لئے ہجرت کرنا اور فتنوں سے محفوظ رہنے کے لئے ہجرت کرنا درست ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۵)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۳۸۱۹۔ (۳۳) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «لَا تَزَالُ طَائِفَۃٌ مِنْ اُمَّتِیْ یُقَاتِلُوْنَ عَلَی الْحَقِّ، ظَاہِرِیْنَ عَلٰی مَنْ نَاوَاھُمْ، حَتّٰی یُقَاتِلَ آخِرُھُمُ الْمَسِیْحَ الدَّجَّالَ»۔ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ.

دوسری فصل: ۳۸۱۹: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میری امت سے ایک جماعت حق (کی حفاظت) کے لئے ہمیشہ جہاد کرتی رہے گی' اپنے مخالفین پر غالب رہے گی یہاں تک کہ ان کا آخری (دستہ) مسیح دجال سے جنگ کرے گا (ابوداؤد)

۳۸۲۰۔ (۳۴) وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ، قَالَ: «مَنْ لَّمْ یَغْزُ، وَلَمْ یُجَھِّزْ غَازِیًا، اَوْ یَخْلُفْ غَازِیًا فِیْ اَھْلِہٖ بِخَیْرٍ، اَصَابَہُ اللّٰہُ بِقَارِعَۃٍ — قَبْلَ یَوْمِ الْقِیَامَۃِ»۔ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ.

۳۸۲۰: ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا' جس شخص نے نہ جہاد کیا' نہ کسی مجاہد کو سامان دیا اور نہ کسی مجاہد کے بعد اس کے اہل و عیال کی ضروریات کا خیال رکھا' تو قیامت سے پہلے اللہ اس کو کسی شدید قسم کی مصیبت میں گرفتار کرے گا (ابوداؤد)

۳۸۲۱۔ (۳۵) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ، قَالَ: «جَاھِدُوا الْمُشْرِکِیْنَ بِاَمْوَالِکُمْ، وَاَنْفُسِکُمْ، وَاَلْسِنَتِکُمْ»۔ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ، وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ.

۳۸۲۱: انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا' اپنے مال' اپنی جان اور اپنی زبان کے ساتھ مشرکین سے جہاد کرو (ابوداؤد' نسائی' دارمی)

۳۸۲۲۔ (۳۶) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «اَفْشُوا السَّلَامَ، وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَاضْرِبُوا الْھَامَ — تُوْرَثُوا الْجِنَانَ»۔ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ، وَقَالَ: ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ.

۳۸۲۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' السلام علیکم (کہنے کو) عام

کرو' کھانا کھلاؤ اور (کفار کی) کھوپڑیوں پر تلواریں چلاؤ' تم بہشت کے وارث ہو گے (ترمذی)
امام ترمذیؒ نے حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

۳۸۲۳ ـ (۳۷) وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، قَالَ: «كُلُّ مَيِّتٍ يُخْتَمُ عَلَى عَمَلِهِ إِلَّا الَّذِيْ مَاتَ مُرَابِطاً فِيْ سَبِيْلِ اللهِ؛ فَإِنَّهُ يُنْمٰى لَهُ عَمَلُهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَيَأْمَنُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ.

۳۸۲۳ : فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا' ہر فوت ہونے والے شخص کا عمل ختم ہو جاتا ہے سوائے اس شخص کے جو اللہ کے راستے میں پہرے داری کرتے ہوئے فوت ہوا تو ایسے شخص کے عمل میں قیامت تک اضافہ ہوتا رہے گا اور وہ قبر کے فتنے سے امن میں رہے گا (ترمذی' ابوداؤد)

۳۸۲٤ ـ (۳۸) وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ.

۳۸۲۴ : نیز دارمی نے اس حدیث کو عقبہ بن عامر سے روایت کیا۔

۳۸۲۵ ـ (۳۹) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَنْ قَاتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ فُوَاقَ نَاقَةٍ ـ ؛ فَقَدْ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ جُرِحَ جُرْحاً فِيْ سَبِيْلِ اللهِ، أَوْ نُكِبَ نَكْبَةً ـ ؛ فَإِنَّهَا تَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَغْزَرِ مَا كَانَتْ، لَوْنُهَا الزَّعْفَرَانُ، وَرِيْحُهَا الْمِسْكُ. وَمَنْ خَرَجَ بِهِ خُرَاجٌ ـ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ؛ فَإِنَّ عَلَيْهِ طَابَعَ الشُّهَدَاءِ...رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۳۸۲۵ : معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا' جس شخص نے اللہ کے راستے میں اونٹنی کا دودھ دوہنے کے درمیانی وقفہ کے بقدر جہاد کیا' اس کے لئے جنت واجب ہو گئی اور جس شخص کو اللہ کے راستے میں زخم یا چوٹ لگی' وہ زخم یا چوٹ قیامت کے دن اتنا بڑا ہو گا جتنا دنیا میں بڑے سے بڑا تھا۔ خون کا رنگ' زعفران جیسا اور خوشبو' کستوری جیسی ہو گی اور جس شخص کے اللہ کے راستے میں پھوڑا نمودار ہوا بلاشبہ یہ اس پر شہداء کا نشان ہے (ترمذی' ابوداؤد' نسائی)

۳۸۲٦ ـ (٤٠) وَعَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ أَنْفَقَ نَفَقَةً فِيْ سَبِيْلِ اللهِ؛ كُتِبَ لَهُ بِسَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ.

۳۸۲۶ : خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے اللہ کے راستے میں خرچ کیا اس کے لئے سات سو گنا اجر و ثواب اس کے نامۂ اعمال میں ثبت ہو گا (ترمذی' نسائی)

۳۸۲۷ ـ (٤١) وَعَنْ اَبِی اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَفْضَلُ الصَّدَقَاتِ ظِلُّ فُسْطَاطٍ ـ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ، وَمِنْحَةُ خَادِمٍ ـ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ، اَوْ طَرُوْقَةُ فَحْلٍ ـ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ.

۳۸۲۷ : ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' افضل صدقہ اللہ کے راستے میں سائے کے لئے خیمہ لگانا اور اللہ کے راستے میں خادم کا عطیہ دینا ہے یا اللہ کے راستے میں جفتی کے لئے سانڈ دینا ہے (ترمذی)

۳۸۲۸ ـ (٤٢) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا یَلِجُ النَّارَ مَنْ بَکٰی مِنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ حَتّٰی یَعُوْدَ اللَّبَنُ فِی الضَّرْعِ، وَلَا یَجْتَمِعُ عَلٰی عَبْدٍ غُبَارٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ. وَزَادَ النَّسَائِیُّ فِیْ اُخْرٰی: «فِیْ مَنْخِرَیْ مُسْلِمٍ اَبَدًا». وَفِیْ اُخْرٰی: «فِیْ جَوْفِ عَبْدٍ اَبَدًا، وَلَا یَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْاِیْمَانُ فِیْ قَلْبِ عَبْدٍ اَبَدًا».

۳۸۲۸ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص اللہ کے ڈر سے رویا وہ دوزخ میں داخل نہیں ہو گا جب تک دودھ تھنوں میں واپس نہ جائے اور کسی بندے پر اللہ کے راستے کا غبار اور جہنم کا دھواں (دونوں) جمع نہیں ہو سکتے (ترمذی) اور نسائی کی دوسری روایت میں اضافہ ہے کہ "کسی مسلمان کے نتھنوں میں کبھی جمع نہیں ہو سکتے اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ کسی بندے کے پیٹ میں جمع نہیں ہو سکتے نیز بخل اور ایمان کسی بندے کے دل میں کبھی جمع نہیں ہو سکتے۔

۳۸۲۹ ـ (٤٣) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «عَیْنَانِ لَا تَمَسُّهُمَا النَّارُ: عَیْنٌ بَکَتْ مِنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ، وَعَیْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ.

۳۸۲۹ : ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' دو آنکھیں دوزخ (کی آگ) سے محفوظ ہوں گی ایک وہ آنکھ جو اللہ کے ڈر سے پرنم ہوئی دوسری وہ آنکھ جو اللہ کے راستے میں رات بھر پہرہ دیتی رہی (ترمذی)

۳۸۳۰ - (٤٤) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ بِشِعْبٍ فِيْهِ عُيَيْنَةٌ مِنْ مَّاءٍ عَذْبَةٍ، فَاَعْجَبَتْهُ، فَقَالَ: لَوِ اعْتَزَلْتُ النَّاسَ. فَاَقَمْتُ فِيْ هٰذَا الشِّعْبِ. فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «لَا تَفْعَلْ؛ فَاِنَّ مَقَامَ اَحَدِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ اَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهٖ سَبْعِيْنَ عَامًا، اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللهُ لَكُمْ وَيُدْخِلَكُمُ الْجَنَّةَ؟ اُغْزُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ، مَنْ قَاتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ فُوَاقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۸۳۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں سے ایک صحابی ایک وادی کے پاس سے گزرا وہاں میٹھے پانی کا ایک چھوٹا سا چشمہ تھا' اسے وہ بہت پسند آیا چنانچہ اس نے کہا' کاش! میں لوگوں سے الگ ہو کر اس وادی میں اقامت پذیر ہو جاؤں چنانچہ اس نے اس بات کا تذکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ آپ نے اس کو ایسا کرنے سے منع فرمایا کہ اللہ کی راہ میں تم میں سے کسی شخص کا اقامت گزیں ہونا' اپنے گھر میں ستر سال کی نماز سے بہتر ہے۔ کیا تم (اس بات کو) پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمہیں معاف فرما کر جنت میں داخل فرمائے؟ تم اللہ کی راہ میں جہاد کرو' جس شخص نے اللہ کی راہ میں اونٹنی سے ایک بار دودھ نکالنے کے وقت کے برابر جہاد کیا تو وہ جنت کا حقدار ہو گیا (ترمذی)

۳۸۳۱ - (٤٥) وَعَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، قَالَ: «رِبَاطُ يَوْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ يَوْمٍ فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَنَازِلِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ.

۳۸۳۱: عثمان رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا' اللہ کی راہ میں ایک دن سرحد کا پہرہ دینا' دیگر امور خیر سے ہزار دن بہتر ہے (ترمذی' نسائی)

۳۸۳۲ - (٤٦) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «عُرِضَ عَلَيَّ اَوَّلُ ثَلَاثَةٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ: شَهِيْدٌ، وَعَفِيْفٌ مُتَعَفِّفٌ، وَعَبْدٌ اَحْسَنَ عِبَادَةَ اللهِ وَنَصَحَ لِمَوَالِيْهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۸۳۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مجھ پر تین ایسے شخص پیش کئے گئے جو اول جنت میں داخل ہوں گے شہید' پاک دامن سوال سے کنارہ کش اور وہ غلام جو احسن انداز سے اللہ کی عبادت کرتا ہے اور اپنے آقا کی خیر خواہی کرتا ہے (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عامر بن عقبہ راوی غیر معروف ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۶۳' ضعیف ترمذی صفحہ ۱۸۹)

۳۸۳۳ ـ (۴۷) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُبْشِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: «طُوْلُ الْقِيَامِ». قِيْلَ: فَاَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: «جُهْدُ الْمُقِلِّ». قِيْلَ: فَاَيُّ الْهِجْرَةِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: «مَنْ هَجَرَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ». قِيْلَ: فَاَيُّ الْجِهَادِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: «مَنْ جَاهَدَ الْمُشْرِكِيْنَ بِمَالِهٖ وَنَفْسِهٖ» قِيْلَ: فَاَيُّ الْقَتْلِ اَشْرَفُ؟ قَالَ: «مَنْ اُهْرِيْقَ دَمُهٗ وَعُقِرَ جَوَادُهٗ» رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

وَفِيْ رِوَايَةِ النَّسَائِيِّ: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ: اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: «اِيْمَانٌ لَا شَكَّ فِيْهِ، وَجِهَادٌ لَا غُلُوْلَ فِيْهِ، وَحَجَّةٌ مَبْرُوْرَةٌ» قِيْلَ: فَاَيُّ الصَّلَاةِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: «طُوْلُ الْقُنُوْتِ». ثُمَّ اتَّفَقَا فِي الْبَاقِيْ.

۳۸۳۳: عبداللہ بن حبشی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا' کونسا عمل زیادہ فضیلت والا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' لمبا قیام کرنا۔ دریافت کیا گیا' کون صدقہ زیادہ فضیلت والا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' کم مال والے کا مشقت برداشت کر کے صدقہ کرنا۔ دریافت کیا گیا' کونسی ہجرت زیادہ فضیلت والی ہے؟ آپؐ نے فرمایا' جو شخص ان کاموں کو ترک کر دے جن کو اللہ نے اس کے لئے حرام قرار دیا ہے۔ دریافت کیا گیا' کونسا جہاد زیادہ فضیلت والا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' جو شخص مشرکوں کے ساتھ اپنے مال و جان کے ساتھ جہاد کرے۔ دریافت کیا گیا' کونسا قتل ہونا زیادہ شرف والا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' وہ شخص جس کا خون گرایا گیا اور اس کا گھوڑا مارا گیا (ابوداؤد) اور نسائی کی روایت میں ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا' کون سی نماز افضل ہے؟ آپؐ نے فرمایا' جس کا قیام طویل ہو اس کے بعد بقیہ امور میں ابوداؤد اور نسائی کا اتفاق ہے۔

وضاحت: ابوداؤد کی روایت کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۳۳)

۳۸۳٤ ـ (۴۸) وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْ كَرِبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لِلشَّهِيْدِ عِنْدَ اللّٰهِ سِتُّ خِصَالٍ: يُغْفَرُ لَهٗ فِيْ اَوَّلِ دَفْعَةٍ، وَيُرٰى مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ، وَيُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَيَاْمَنُ مِنَ الْفَزَعِ الْاَكْبَرِ، وَيُوْضَعُ عَلٰى رَاْسِهٖ تَاجُ الْوَقَارِ، اَلْيَاقُوْتَةُ مِنْهَا خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا، وَيُزَوَّجُ ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ زَوْجَةً مِّنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ، وَيُشَفَّعُ فِيْ سَبْعِيْنَ مِنْ اَقْرِبَائِهٖ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۸۳٤: مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ کے ہاں شہید انسان کے لئے چھ انعامات ہیں۔ خون کے پہلے قطرے کے گرنے پر اس کو معاف کر دیا جاتا ہے' اسے جنت میں اس کا مقام دکھایا جاتا ہے' وہ عذاب قبر سے محفوظ رہتا ہے' وہ قیامت کی بڑی گھبراہٹ سے امن میں ہو گا اور اس کے

سر پر وقار کا تاج رکھا جاتا ہے جس کا ایک یاقوت دنیا و مافیہا سے بہتر ہے اور اس کا نکاح (۷۲) خوبصورت بڑی آنکھوں والی حوروں سے کر دیا جاتا ہے اور اس کے (۷۰) قریبی رشتہ داروں کے بارے میں اس کی سفارش قبول ہوتی ہے (ترمذی' ابن ماجہ)

٣٨٣٥ - (٤٩) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ بِغَيْرِ أَثَرٍ مِنْ جِهَادٍ لَقِيَ اللّٰهَ وَفِيْهِ ثُلْمَةٌ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۸۳۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص کی اللہ سے ملاقات ہوئی اور اس (کے جسم) پر جہاد کا نشان نہیں ہے تو اس کی اللہ سے ملاقات اس حالت میں ہو گی کہ اس میں نقص ہے (ترمذی' ابن ماجہ)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں اسماعیل بن رافع راوی ضعیف ہے (ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۲۲۳' التعلیق الرغیب جلد ۲ صفحہ ۲۰۰' میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۲۲۷)

٣٨٣٦ - (٥٠) وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلشَّهِيْدُ لَا يَجِدُ أَلَمَ الْقَتْلِ إِلَّا كَمَا يَجِدُ أَحَدُكُمْ أَلَمَ الْقَرْصَةِ» - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۳۸۳۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' شہید انسان قتل ہونے کی تکلیف اس قدر محسوس کرے گا جس قدر تم میں سے ایک شخص چیونٹی کے کاٹنے کی تکلیف محسوس کرتا ہے (ترمذی' نسائی' دارمی) ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

٣٨٣٧ - (٥١) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «لَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَى اللّٰهِ مِنْ قَطْرَتَيْنِ، وَأَثَرَيْنِ: قَطْرَةُ دُمُوْعٍ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ، وَقَطْرَةُ دَمٍ يُهْرَاقُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَأَمَّا الْأَثَرَانِ: فَأَثَرٌ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَأَثَرٌ فِي فَرِيْضَةٍ مِنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ تَعَالٰى». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۳۸۳۷: ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' دو قطروں اور دو نشانوں سے زیادہ اللہ کو کوئی چیز پسند نہیں ہے دو قطروں سے مراد اللہ کے ڈر سے آنسوؤں کا قطرہ اور اللہ کی راہ میں گرایا جانے والا خون کا قطرہ ہے اور دو نشانوں سے مقصود پاؤں کا نشان جو اللہ کی راہ میں لگا اور وہ نشان جو اللہ کے فرائض میں سے کسی فریضہ کی ادائیگی میں لاحق ہوا (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت : اللہ کی راہ میں نشانات سے مراد جہاد کرتے ہوئے جسم کے کسی حصہ پر زخم کا آ جانا ہے اور کسی فریضہ کی ادائیگی میں نشانات سے مراد ٹھنڈے پانی کے ساتھ وضو کرنے سے اعضاء کا پھٹ جانا نیز سفر حج میں پاؤں کا غبار آلود ہونا وغیرہ مراد ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۸)

۳۸۳۸ - (۵۲) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تَرْكَبِ الْبَحْرَ إِلَّا حَاجًّا، أَوْ مُعْتَمِرًا، أَوْ غَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ؛ فَإِنَّ تَحْتَ الْبَحْرِ نَارًا، وَتَحْتَ النَّارِ بَحْرًا». رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

۳۸۳۸ : عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سمندر کا سفر صرف حج یا عمرہ یا جہاد فی سبیل اللہ کے لئے کرو کیونکہ سمندر کے نیچے آگ ہے اور آگ کے نیچے سمندر ہے (ابوداؤد)

وضاحت : اس حدیث کی سند ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۱۱۳) اس حدیث کی سند میں کچھ راوی مجہول ہیں' امام بخاریؒ نے فرمایا ہے کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۸)

۳۸۳۹ - (۵۳) وَعَنْ أُمِّ حَرَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْمَائِدُ - فِي الْبَحْرِ الَّذِيْ يُصِيْبُهُ الْقَيْءُ؛ لَهُ أَجْرُ شَهِيْدٍ، وَالْغَرِيْقُ لَهُ أَجْرُ شَهِيْدَيْنِ». رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

۳۸۳۹ : ام حرام رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتی ہیں آپ نے فرمایا' سمندر کا سفر کرتے ہوئے جس شخص کا سر چکراتا ہے اور اسے قے آتی ہے تو اس کو ایک شہید کا ثواب ملتا ہے اور جو شخص سمندر میں ڈوب جاتا ہے تو اسے بھی دو شہیدوں کا ثواب ملتا ہے (ابوداؤد)

۳۸۴۰ - (۵۴) وَعَنْ أَبِيْ مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَنْ فَصَلَ - فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، فَمَاتَ أَوْ قُتِلَ، أَوْ وَقَصَهُ - فَرَسُهُ أَوْ بَعِيْرُهُ، أَوْ لَدَغَتْهُ هَامَّةٌ - ، أَوْ مَاتَ عَلٰى فِرَاشِهِ بِأَيِّ حَتْفٍ شَاءَ اللّٰهُ؛ فَإِنَّهُ شَهِيْدٌ، وَإِنَّ لَهُ الْجَنَّةَ». رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

۳۸۴۰ : ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' جو شخص اللہ کی راہ میں گھر سے نکلا (اور) وہ فوت ہو گیا یا قتل کیا گیا یا اس کے گھوڑے یا اس کے اونٹ نے اس کو گرا دیا اور اس کی گردن ٹوٹ گئی یا کسی زہریلے جانور نے اسے ڈس لیا یا وہ بستر پر ہی کسی قسم کی موت سے اللہ تعالیٰ کی مشیت کے مطابق فوت ہو گیا' تو وہ انسان شہید ہے اور اس کے لئے جنت ہے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں بقیہ بن ولید اور اس کے استاذ عبدالرحمان بن ثابت دونوں ضعیف ہیں (الجرح والتعدیل جلد ۲ صفحہ ۱۷۲۸، تهذیب الکمال جلد ۳ صفحہ ۱۹۲، میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۳۳۱ و جلد ۲ صفحہ ۵۵۱، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۴۶)

۳۸۴۱ - (۵۵) **وَعَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «قَفْلَةٌ — كَغَزْوَةٍ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۳۸۴۱: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جہاد سے واپس لوٹنے کا ثواب جہاد کے لئے جانے کے برابر ہے (ابوداؤد)

۳۸۴۲ - (۵۶) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لِلْغَازِيْ أَجْرُهُ، وَلِلْجَاعِلِ — أَجْرُهُ وَأَجْرُ الْغَازِيْ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۳۸۴۲: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جہاد کرنے والے انسان کو جہاد کا ثواب ملے گا اور وہ شخص جو کسی جہاد کرنے والے کو اجرت دیتا ہے' اس کو اس اجرت دینے کا ثواب بھی حاصل ہو گا اور جہاد کرنے والے کے برابر بھی ثواب ملے گا (ابوداؤد)

۳۸۴۳ - (۵۷) **وَعَنْ** أَبِيْ أَيُّوْبَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: «سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمُ الْأَمْصَارُ، وَسَتَكُوْنُ جُنُوْدٌ مُجَنَّدَةٌ، يُقْطَعُ عَلَيْكُمْ فِيْهَا بُعُوْثٌ، فَيَكْرَهُ الرَّجُلُ الْبَعْثَ، فَيَتَخَلَّصُ مِنْ قَوْمِهِ، ثُمَّ يَتَصَفَّحُ الْقَبَائِلَ يَعْرِضُ نَفْسَهُ عَلَيْهِمْ، مَنْ أَكْفِيْهِ بَعْثَ كَذَا — أَلَا وَذٰلِكَ الْأَجِيْرُ إِلٰى آخِرِ قَطْرَةٍ مِنْ دَمِهِ» . . . رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۳۸۴۳: ابو ایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' عنقریب بہت سے شہروں کو تم فتح کرو گے اور ایسے لشکر ہوں گے جن میں نظم و ضبط ہو گا' ان لشکروں میں سے چند دستوں کو متعین کیا جائے گا۔ پس ایک شخص لشکر کے ساتھ بلااجرت جانے کو پسند نہیں کرے گا وہ اپنی قوم سے الگ ہو کر ایسے قبائل کو تلاش کرے گا جن کے سامنے وہ اپنے آپ کو پیش کرے گا اور کہے گا' کون ایسا شخص ہے کہ میں اس کے قائمقام لشکر میں جاتا ہوں اور وہ مجھے اپنا اجر مقرر کرے؟ آپؐ نے فرمایا' خبردار! ایسا شخص اپنے خون کے آخری قطرے تک اجیر ہے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابو سورہ راوی ضعیف ہے امام بخاریؒ نے اس کو منکر الحدیث قرار دیا ہے۔
(میزان الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۱۳۹، تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۳۹، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۴۸)

۳۸۴۴ ـ (۵۸) وَعَنْ یَعْلَی بْنِ اُمَیَّةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: اٰذَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ بِالْغَزْوِ وَاَنَا شَیْخٌ کَبِیْرٌ لَیْسَ لِیْ خَادِمٌ، فَالْتَمَسْتُ اَجِیْرًا یَکْفِیْنِیْ، فَوَجَدْتُ رَجُلًا سَمَّیْتُ لَہٗ ثَلَاثَةَ دَنَانِیْرَ فَلَمَّا حَضَرَتْ غَنِیْمَةٌ، اَرَدْتُ اَنْ اُجْرِیَ لَہٗ سَہْمَہٗ، فَجِئْتُ النَّبِیَّ ﷺ، فَذَکَرْتُ لَہٗ. فَقَالَ: «مَا اَجِدُ لَہٗ فِیْ غَزْوَتِہٖ ہٰذِہٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا دَنَانِیْرَہُ الَّتِیْ تُسَمّٰی». رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ.

۳۸۴۴: یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کرنے کا اعلان فرمایا' جبکہ میں بہت بوڑھا تھا۔ میرا کوئی خادم نہ تھا میں نے ایک اجیر کو تلاش کیا' جو میری طرف سے کافی ہو جائے پس میں نے ایک شخص کو ڈھونڈ نکالا جس کے ساتھ میں نے تین دیناروں کا تعین کیا۔ پس جب (مال) غنیمت جمع ہوا تو میں نے ارادہ کیا کہ اسے غنیمت سے حصہ دلاؤں چنانچہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپؐ کے سامنے اس بات کا ذکر کیا' آپؐ نے فرمایا' میں اس کے اس جہاد میں اس کے لئے دنیا و آخرت میں سوائے متعین دنانیر کے مزید کچھ استحقاق نہیں پاتا۔ (ابوداؤد)

وضاحت: صحیح حدیث میں وارد ہے کہ سلمہ بن اکوع' طلحہؓ کی جانب سے اجیر تھا جب عبدالرحمان بن عیینہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں پر ڈاکہ ڈالا تھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو سوار اور پیادہ کے دو حصے دیئے تھے حالانکہ وہ اجیر تھا۔ ان دونوں حدیثوں میں بظاہر تضاد ہے لیکن اس تضاد کو ختم کرنے کی صورت یہ ہے کہ اس اجیر کو غنیمت میں سے حصہ دیا جائے گا جو جہاد کی نیت کرتا ہے اور جو شخص صرف اجرت کی نیت رکھتا ہے جہاد کی نیت نہیں رکھتا' اس کو حصہ نہیں دیا جائے گا (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۹)

۳۸۴۵ ـ (۵۹) وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، اَنَّ رَجُلًا قَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! رَجُلٌ یُرِیْدُ الْجِہَادَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَہُوَ یَبْتَغِیْ عَرَضًا مِنْ عَرَضِ الدُّنْیَا، فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: «لَا اَجْرَ لَہٗ». رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ.

۳۸۴۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! ایک شخص جہاد فی سبیل اللہ کا ارادہ رکھتا ہے (اس کے ساتھ) وہ دنیوی فوائد کا بھی طلبگار ہے؟ آپؐ نے فرمایا' اس کے لئے کچھ ثواب نہیں (ابوداؤد)

وضاحت: اگر اصل مقصد دنیوی فوائد کا حصول ہے تو پھر وہ ثواب کا مستحق نہیں ہے اور اگر اصل مقصد اللہ کے کلمہ کو بلند کرنا ہے اور دنیوی فوائد کا حصول ثانوی ہے تو وہ ثواب کا حقدار ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۹)

۳۸۴۶ ـ (۶۰) وَعَنْ مُعَاذٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «اَلْغَزْوُ غَزْوَانِ،

فَأَمَّا مَنِ ابْتَغَى وَجْهَ اللهِ، وَأَطَاعَ الْإِمَامَ، وَأَنْفَقَ الْكَرِيمَةَ، وَيَاسَرَ الشَّرِيكَ، وَاجْتَنَبَ الْفَسَادَ؛ فَإِنَّ نَوْمَهُ وَنُبْهَهُ أَجْرٌ كُلُّهُ. وَأَمَّا مَنْ غَزَا فَخْرًا، وَرِيَاءً، وَسُمْعَةً، وَعَصَى الْإِمَامَ، وَأَفْسَدَ فِي الْأَرْضِ؛ فَإِنَّهُ لَمْ يَرْجِعْ بِالْكَفَافِ». رَوَاهُ مَالِكٌ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۳۸۴۶: معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جہاد دو قسم کا ہے (پہلی قسم میں) وہ شخص ہے جو اللہ کی رضا کا طالب ہے' امام کی اطاعت کرتا ہے' اپنی پسندیدہ چیز کو قربان کرتا ہے' اپنے ساتھی سے نرمی (کا برتاؤ) کرتا ہے اور خرابیوں سے کنارہ کش رہتا ہے تو اس کی نیند اور اس کا بیدار رہنا' سب ثواب ہے اور (دوسری قسم میں) وہ شخص ہے جو ریاکاری اور شہرت کے لئے جنگ کرتا ہے' امام کی نافرمانی کرتا ہے اور زمین میں دنگا فساد کرتا ہے یقیناً وہ شخص کسی بدلے یعنی ثواب کے ساتھ نہیں لوٹے گا (مالک' ابوداؤد' نسائی)

۳۸۴۷ - (۶۱) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَخْبِرْنِي عَنِ الْجِهَادِ، فَقَالَ: «يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو! إِنْ قَاتَلْتَ صَابِرًا مُحْتَسِبًا؛ بَعَثَكَ اللهُ صَابِرًا مُحْتَسِبًا. وَإِنْ قَاتَلْتَ مُرَائِيًا مُكَاثِرًا؛ بَعَثَكَ اللهُ مُرَائِيًا مُكَاثِرًا. يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو! عَلَى أَيِّ حَالٍ قَاتَلْتَ، أَوْ قُتِلْتَ؛ بَعَثَكَ اللهُ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۸۴۷: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! مجھے جہاد کے بارے میں بتائیں؟ آپ نے فرمایا' اے عبداللہ بن عمرو! اگر تو ثابت قدمی کے ساتھ اور ثواب کے ارادہ سے لڑائی کرے گا تو اللہ تجھے صبر اور ثواب (کے انعامات) سے نواز کر اٹھائے گا اور اگر تو ریاکاری اور حصول مال یا فخر کے لئے لڑائی کرے گا تو اللہ تجھے ریاکار اور فخر کرنے والا بنا کر اٹھائے گا۔ اے عبداللہ بن عمرو! جس حال میں تو لڑائی کرے گا اور قتل ہو گا' اللہ تجھے اسی حالت میں اٹھائے گا (ابوداؤد)

وضاحت : اس حدیث کی سند ضعیف ہے محمد بن ابی الوضاح راوی کے بارے میں امام بخاریؒ نے کہا ہے کہ اس میں "نظر" ہے اور حنان بن خارجہ راوی مجہول ہے (میزان الاعتدال جلد ا صفحہ ۱۸)

۳۸۴۸ - (۶۲) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَعَجَزْتُمْ إِذَا بَعَثْتُ رَجُلًا فَلَمْ يَمْضِ لِأَمْرِي أَنْ تَجْعَلُوا مَكَانَهُ مَنْ يَمْضِي لِأَمْرِي؟». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

وَذُكِرَ حَدِيثُ فَضَالَةَ: «وَالْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ». فِي «كِتَابِ الْإِيمَانِ».

۳۸۴۸: عقبہ بن مالک رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا کیا تم (خود کو) عاجز پاتے ہو کہ جب میں کسی شخص کو (کسی کام پر) مقرر کروں (اور) وہ میرے حکم کے مطابق کام نہ کرے تو تم اس کی جگہ پر ایسے شخص کا تقرر کرو جو میرے حکم کے مطابق کام کرے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۴۷)

نیز فضالہ سے مروی حدیث جس میں ہے کہ "مجاہد وہ شخص ہے جو اپنے نفس سے جہاد کرتا ہے" کتاب الایمان میں ذکر ہو چکی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۸٤۹ - (٦٣) عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِیْ سَرِیَّةٍ، فَمَرَّ رَجُلٌ بِغَارٍ فِیْهِ شَیْءٌ مِنْ مَاءٍ وَبَقْلٍ، فَحَدَّثَ نَفْسَهُ بِاَنْ یُقِیْمَ فِیْهِ وَیَتَخَلّٰی مِنَ الدُّنْیَا، فَاسْتَاْذَنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِیْ ذٰلِكَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنِّیْ لَمْ اُبْعَثْ بِالْیَهُوْدِیَّةِ، وَلَا بِالنَّصْرَانِیَّةِ، وَلٰكِنِّیْ بُعِثْتُ بِالْحَنِیْفِیَّةِ السَّمْحَةِ، وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَغَدْوَةٌ اَوْ رَوْحَةٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ؛ خَیْرٌ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا، وَلَمَقَامُ اَحَدِكُمْ فِی الصَّفِّ؛ خَیْرٌ مِنْ صَلَاتِهٖ سِتِّیْنَ سَنَةً». رَوَاهُ اَحْمَدُ.

تیسری فصل: ۳۸۴۹: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک لشکر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں نکلے تو ایک شخص کا گذر ایک غار کے پاس سے ہوا' اس کہ اس میں پانی اور سبزہ نظر آیا تو اس کو خیال آیا کہ وہ دنیا سے کنارہ کش ہو کر یہاں اقامت گزیں ہو جائے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں یہودیت اور عیسائیت کے ساتھ نہیں بھیجا گیا ہوں' میں تو دین حنیف دے کر بھیجا گیا ہوں جس میں آسانیاں ہیں۔ اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے اللہ کی راہ میں صبح یا شام نکلنا دنیا اور جو کچھ اس میں ہے' سے بہتر ہے اور تم میں سے کسی شخص کا جہاد کے لئے صف میں کھڑا ہونا ساٹھ سال کی نمازوں سے بہتر ہے (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں علی بن یزید الہانی راوی غایت درجہ ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۶۱)

۳۸۵۰ - (٦٤) وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ غَزَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَلَمْ یَنْوِ اِلَّا عِقَالًا ــ فَلَهٗ مَا نَوٰی». رَوَاهُ النَّسَائِیُّ.

۳۸۵۰: عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ارشاد نبویؐ ہے' جس شخص نے اللہ کے راستے میں جہاد

کرتے ہوئے صرف ایک رسی کے حصول کا ارادہ کیا تو اس کی نیت کے مطابق وہ صرف ایک رسی کا حقدار ہے (نسائی)

وضاحت: اس حدیث میں رغبت دلائی گئی ہے کہ صرف اللہ کی رضا کے لئے اللہ کے راستے میں جہاد کیا جائے' دنیوی مال و متاع کی نیت نہ کی جائے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۳۰)

۳۸۵۱ - (۶۵) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ رَضِيَ بِاللهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا، وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا، وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ». فَعَجِبَ لَهَا أَبُو سَعِيدٍ. فَقَالَ: أَعِدْهَا عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللهِ! فَأَعَادَهَا عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «وَأُخْرَى يَرْفَعُ اللهُ بِهَا الْعَبْدَ مِائَةَ دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ، مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ». قَالَ: وَمَا هِيَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ، الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ، الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸۵۱: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے اللہ کو رب تسلیم کیا' دین اسلام کو اپنایا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کا رسول تسلیم کیا تو اس کے لئے جنت واجب ہو گئی (اس بات کو سن کر) ابوسعیدؓ متعجب ہوئے اور عرض کیا' اے اللہ کے رسول! آپؐ دوبارہ میرے سامنے یہ کلمات فرمائیں۔ آپؐ نے اس کے سامنے ان کلمات کو دہرایا۔ نیز فرمایا' ایک دوسری بات ہے جس کے کرنے سے اللہ اپنے بندے کو جنت میں منازل عطا کرے گا ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہو گا جتنا آسمان اور زمین کے درمیان ہے اس نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! وہ کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' اللہ کی راہ میں جہاد' اللہ کی راہ میں جہاد' اللہ کی راہ میں جہاد (مسلم)

۳۸۵۲ - (۶۶) وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ أَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ». فَقَامَ رَجُلٌ رَثُّ الْهَيْئَةِ فَقَالَ: يَا أَبَا مُوسَى! أَأَنْتَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ هٰذَا؟ قَالَ: نَعَمْ. فَرَجَعَ إِلَى أَصْحَابِهِ، فَقَالَ: أَقْرَأُ عَلَيْكُمُ السَّلَامَ، ثُمَّ كَسَرَ جَفْنَ سَيْفِهِ، فَأَلْقَاهُ، ثُمَّ مَشَى بِسَيْفِهِ إِلَى الْعَدُوِّ فَضَرَبَ بِهِ حَتَّى قُتِلَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸۵۲: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ جنت کے دروازے تلواروں کے سائے تلے ہیں (آپ کا یہ کلام سن کر) ایک شخص کھڑا ہوا جو پراگندہ حال تھا اس نے ابوموسیٰ اشعریؓ سے دریافت کیا' اے ابوموسیٰ! کیا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات فرماتے سنا ہے؟ اس نے جواب دیا جی ہاں! (یہ سن کر) وہ شخص اپنے رفقاء کی جانب چلا اور ان سے مخاطب ہو کر کہا' میں تم پر سلام کہتا ہوں اس کے بعد اس نے تلوار کے میان کو توڑ کر اسے پھینک دیا بعد ازاں تلوار لے کر دشمن کی جانب گیا' تلوار چلاتا رہا یہاں تک کہ شہید ہو گیا (مسلم)

٣٨٥٣ - (٦٧) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِأَصْحَابِهِ: «إِنَّهُ لَمَّا أُصِيبَ إِخْوَانُكُمْ يَوْمَ أُحُدٍ، جَعَلَ اللّٰهُ أَرْوَاحَهُمْ فِي جَوْفِ طَيْرٍ خُضْرٍ، تَرِدُ أَنْهَارَ الْجَنَّةِ تَأْكُلُ مِنْ ثِمَارِهَا، وَتَأْوِي إِلَى قَنَادِيلَ مِنْ ذَهَبٍ مُعَلَّقَةٍ فِي ظِلِّ الْعَرْشِ، فَلَمَّا وَجَدُوا طِيبَ مَأْكَلِهِمْ، وَمَشْرَبِهِمْ، وَمَقِيلِهِمْ. قَالُوا: مَنْ يُبَلِّغُ إِخْوَانَنَا عَنَّا أَنَّا أَحْيَاءٌ فِي الْجَنَّةِ، لِئَلَّا يَزْهَدُوا فِي الْجَنَّةِ، وَلَا يَنْكُلُوا عِنْدَ الْحَرْبِ. فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: أَنَا أُبَلِّغُهُمْ عَنْكُمْ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ﴾ - إِلَى آخِرِ الْآيَاتِ» رَوَاهُ أَبُو دَاؤُدَ.

٣٨٥٣: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا' جب احد کے میدان میں تمہارے بھائی شہید ہوئے تو اللہ نے ان کی ارواح کو سبز پرندوں کے اندر داخل فرمایا' وہ جنت کی نہروں پر وارد ہوتے ہیں' جنت کے پھل کھاتے ہیں اور سونے کے فانوسوں میں رہائش پذیر ہوتے ہیں جو عرش کے سائے میں معلق ہیں جب وہ عمدہ قسم کے ماکولات' مشروبات اور عمدہ خواب گاہوں سے ہم کنار ہوئے تو انہوں نے کہا' ہماری جانب سے ہمارے بھائیوں کی یہ خبر کون پہنچائے گا کہ ہم جنت میں زندگی گزار رہے ہیں تاکہ وہ بھی جنت کی جانب رغبت کریں اور جہاد میں بزدلی اختیار نہ کریں؟ اس پر اللہ پاک نے انہیں بتایا کہ میں تمہاری طرف سے اس بات کو ان تک پہنچا رہا ہوں تو اللہ تعالیٰ نے ذیل کی آیات نازل فرمائیں (ان کا ترجمہ ہے) "جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے ان کو مرے ہوئے نہ سمجھنا (وہ مرے ہوئے نہیں ہیں) بلکہ اللہ کے نزدیک وہ زندہ ہیں اور ان کو رزق مل رہا ہے جو کچھ خدا نے ان کو اپنے فضل سے بخش رکھا ہے اس میں خوش ہیں اور جو لوگ ان کے پیچھے رہ گئے اور (شہید ہو کر) ان میں شامل نہیں ہو سکے ان کی اس حالت پر بھی وہ خوش ہوتے ہیں کہ قیامت کے دن ان کو نہ کچھ خوف ہو گا اور نہ وہ غمناک ہوں گے اور اللہ کے انعامات اور فضل سے خوش ہو رہے ہیں اور بوجہ اس کے کہ اللہ مومنوں کا اجر ضائع نہیں کرتے" (ابوداؤد)

٣٨٥٤ - (٦٨) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «الْمُؤْمِنُونَ فِي الدُّنْيَا عَلَى ثَلَاثَةِ أَجْزَاءٍ: الَّذِينَ آمَنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا، وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، وَالَّذِي يَأْمَنُهُ النَّاسُ عَلَى أَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ، ثُمَّ الَّذِي إِذَا أَشْرَفَ عَلَى طَمَعٍ تَرَكَهُ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ» ... رَوَاهُ أَحْمَدُ.

٣٨٥٤: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' دنیا میں ایماندار دل کی تین قسمیں ہیں (پہلی قسم میں) وہ لوگ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتے ہیں' پھر وہ شک و شبہ سے دور

رہتے ہیں اور اللہ کی راہ میں مال و جان کے ساتھ جہاد کرتے ہیں (دوسری قسم میں) وہ لوگ ہیں جن سے دوسرے لوگوں کا مال و جان محفوظ ہے (تیسری قسم میں) وہ لوگ ہیں کہ جب انہیں ان کی مطلوبہ حرام چیز ملنے کا موقع ملتا ہے تو اللہ عزوجل (کی رضا) کے لئے اس کو چھوڑ دیتے ہیں (احمد)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں رشدین بن سعد راوی ضعیف ہے (الضعفاء الصغیر صفحہ ۴۲' الجرح والتعدیل جلد ۳ صفحہ ۲۳۲۰' المجروحین جلد ۱ صفحہ ۳۰۳' میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۴۹' تقریب التھذیب جلد ۱ صفحہ ۲۵۱) نیز رشدین بن کریب راوی بھی ضعیف ہے (التاریخ الکبیر جلد ۳ صفحہ ۳۳۴' الجرح والتعدیل جلد ۳ صفحہ ۲۲۱۸' میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵۱' تقریب التھذیب جلد ۱ صفحہ ۲۵۱)

۳۸۵۵ - (۶۹) **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عُمَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «مَا مِنْ نَفْسٍ مُسْلِمَةٍ یَقْبِضُهَا رَبُّهَا، تُحِبُّ اَنْ تَرْجِعَ اِلَیْكُمْ، وَاَنَّ لَهَا الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا، غَیْرَ الشَّهِیْدِ» ... قَالَ ابْنُ اَبِیْ عُمَیْرَةَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَاَنْ اُقْتَلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ؛ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ یَكُوْنَ لِیْ اَهْلُ الْوَبَرِ وَالْمَدَرِ» ... رَوَاهُ النَّسَائِیُّ.

۳۸۵۵ : عبدالرحمان بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کوئی مسلمان شخص سوائے شہید انسان کے ایسا نہیں ہے کہ اس کا پروردگار اس کی روح قبض فرمائے (پھر) وہ تمہاری طرف آنے کو پسند کرے اگرچہ اسے دنیا و مافیہا دے دیا جائے' ابن ابی عمیرہ نے بیان کیا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مجھے اللہ کی راہ میں شہید ہونا اس بات سے زیادہ پسند ہے کہ مجھے خیموں اور عمارتوں میں رہنے والے لوگوں کا مالک بنا دیا جائے (نسائی)

۳۸۵۶ - (۷۰) **وَعَنْ** حَسْنَاءَ بِنْتِ مُعَاوِیَةَ، قَالَتْ: حَدَّثَنَا عَمِّیْ، قَالَ: قُلْتُ لِلنَّبِیِّ ﷺ: مَنْ فِی الْجَنَّةِ؟ قَالَ: «النَّبِیُّ فِی الْجَنَّةِ، وَالشَّهِیْدُ فِی الْجَنَّةِ، وَالْمَوْلُوْدُ فِی الْجَنَّةِ، وَالْوَئِیْدُ فِی الْجَنَّةِ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۳۸۵۶ : حسناء بنت معاویہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں مجھے میرے چچا نے بتایا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا' جنت میں کون لوگ جائیں گے؟ آپ نے فرمایا' پیغمبر جنت میں' شہید جنت میں' بچے جنت میں اور زندہ درگور کیے گئے جنت میں جائیں گے (ابوداؤد)

۳۸۵۷ - (۷۱) **وَعَنْ** عَلِیٍّ، وَاَبِی الدَّرْدَاءِ، وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ، وَاَبِیْ اُمَامَةَ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

عُمَرَ، وَعَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ، كُلُّهُمْ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «مَنْ أَرْسَلَ نَفَقَةً فِي سَبِيلِ اللهِ وَأَقَامَ فِي بَيْتِهِ؛ فَلَهُ بِكُلِّ دِرْهَمٍ سَبْعُمِائَةِ دِرْهَمٍ. وَمَنْ غَزَا بِنَفْسِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ وَأَنْفَقَ فِي وَجْهِهِ ذٰلِكَ؛ فَلَهُ بِكُلِّ دِرْهَمٍ سَبْعُمِائَةِ أَلْفِ دِرْهَمٍ» ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿وَاللهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَشَاءُ﴾ — رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۳۸۵۷: علیؓ، ابوالدرداءؓ، ابوہریرہؓ، ابوامامہؓ، عبداللہ بن عمرؓ، عبداللہ بن عمروؓ، جابر بن عبداللہ اور عمران بن حصین رضی اللہ عنھم بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص اللہ کی راہ میں خرچ ارسال کرتا ہے (اور) خود گھر میں اقامت پذیر رہتا ہے تو اس کو ایک درہم کے عوض سات سو درہم ملیں گے اور جس شخص نے خود اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور مال خرچ کیا تو اس کو ایک درہم کے عوض سات لاکھ درہم ملیں گے بعد ازاں آپؐ نے یہ آیت تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) "اللہ جس کے لئے چاہتا ہے کئی گنا زیادہ عطا کرتا ہے اور وہ بڑی وسعت والا اور سب کچھ جاننے والا ہے" (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے، خلیل بن عبداللہ راوی مجہول ہے (میزان الاعتدال جلد۱ صفحہ۶۶۲ ضعیف ابن ماجہ صفحہ۲۲۳)

۳۸۵۸ - (۷۲) وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «الشُّهَدَاءُ أَرْبَعَةٌ: رَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَيِّدُ الْإِيمَانِ، لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَقَ اللهَ حَتّٰى قُتِلَ؛ فَذٰلِكَ الَّذِي يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ أَعْيُنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هٰكَذَا» وَرَفَعَ رَأْسَهُ حَتّٰى سَقَطَتْ قَلَنْسُوَتُهُ —، فَمَا أَدْرِي أَقَلَنْسُوَةَ عُمَرَ أَرَادَ، أَمْ قَلَنْسُوَةَ النَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَ: «وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَيِّدُ الْإِيمَانِ، لَقِيَ الْعَدُوَّ، كَأَنَّمَا ضُرِبَ جِلْدُهُ بِشَوْكِ طَلْحٍ — مِنَ الْجُبْنِ —، أَتَاهُ سَهْمٌ غَرْبٌ فَقَتَلَهُ؛ فَهُوَ فِي الدَّرَجَةِ الثَّانِيَةِ. وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ خَلَطَ عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا، لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَقَ اللهَ حَتّٰى قُتِلَ؛ فَذٰلِكَ فِي الدَّرَجَةِ الثَّالِثَةِ. وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ أَسْرَفَ عَلٰى نَفْسِهِ، لَقِيَ الْعَدُوَّ، فَصَدَقَ اللهَ حَتّٰى قُتِلَ؛ فَذَاكَ فِي الدَّرَجَةِ الرَّابِعَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۳۸۵۸: فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عمرؓ بن خطاب سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ نے فرمایا، شہید چار قسم کے ہیں (ایک) وہ مومن انسان جس کا ایمان مضبوط ہے، وہ کفار سے جہاد کرتا ہے اور اللہ کو سچ کر دکھلاتا ہے یہاں تک کہ (اللہ کی راہ میں) شہید کر دیا گیا، پس یہ وہ

شخص ہے جس کی طرف لوگ قیامت کے دن اپنی آنکھوں کو اس طرح بلند کریں گے (چنانچہ آپ نے اس کیفیت کو بیان کرتے ہوئے) اپنا سر بلند کیا یہاں تک کہ آپ کی ٹوپی گر گئی (راوی بیان کرتا ہے) میں نہیں جانتا کہ فضالہؓ نے عمرؓ کی ٹوپی کا ارادہ کیا ہے یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ٹوپی کا ارادہ کیا ہے۔ اس نے بیان کیا (دوسرا) وہ مومن شخص جو مضبوط ایمان والا ہے اس نے کافروں سے جہاد کیا مگر اس طرح گویا اس کے جسم میں بزدلی کی وجہ سے کانٹے دار درخت کا کانٹا آ پڑا ہوا (یعنی وہ بزدلی سے کانپتے لگا) اس اثناء میں اس کو ایک ایسا تیر لگا جس کے مارنے والے کا علم نہیں' اس تیر نے اسے شہید کر دیا پس یہ انسان دوسرے درجہ میں ہے اور (تیسرا) وہ شخص جو مومن ہے جس کے اعمال صالحہ کے ساتھ ساتھ برے اعمال بھی ہیں وہ کافروں سے جنگ کرتا ہے اور اللہ کو سچ کر دکھلایا' یہاں تک کہ شہید کر دیا گیا۔ پس یہ شخص تیسرے درجہ میں ہے اور (چوتھا) وہ شخص جو ایماندار ہے اس نے بھرپور انداز میں غلطیاں کی ہیں وہ کفار سے جہاد کرتا ہے اور اللہ کو سچ کر دکھلایا' یہاں تک کہ شہید کر دیا گیا پس یہ شخص چوتھے درجہ میں ہے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن غریب کہا ہے۔

وضاحت: سند میں ابن لہیعہ راوی میں کلام ہے اور ابویزید خولانی مجہول ہے (الجرح والتعدیل جلد ۵ صفحہ ۳۳۳' المجروحین جلد ۲ صفحہ ۱' التاریخ الکبیر جلد ۵ صفحہ ۳۷۵' میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۴۷۵' تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۴۴۴' تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۲' ضعیف ترمذی صفحہ ۱۹۰)

۳۸۵۹ ـ (۷۳) وَعَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَلْقَتْلٰى ثَلَاثَةٌ: مُؤْمِنٌ جَاهَدَ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ، فَاِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتّٰى يُقْتَلَ». قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فِيْهِ: «فَذٰلِكَ الشَّهِيْدُ الْمُمْتَحَنُ ــ فِيْ خَيْمَةِ اللهِ تَحْتَ عَرْشِهٖ، لَا يَفْضُلُهُ النَّبِيُّوْنَ اِلَّا بِدَرَجَةِ النُّبُوَّةِ. وَمُؤْمِنٌ خَلَطَ عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا، جَاهَدَ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ، اِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتّٰى يُقْتَلَ». قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فِيْهِ: «مُمَصْمِصَةٌ ــ مَحَتْ ذُنُوْبَهٗ وَخَطَايَاهُ، اِنَّ السَّيْفَ مَحَّاءٌ لِلْخَطَايَا، وَاُدْخِلَ مِنْ اَيِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَ. وَمُنَافِقٌ جَاهَدَ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ، فَاِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتّٰى يُقْتَلَ؛ فَذَاكَ فِي النَّارِ، اِنَّ السَّيْفَ لَا يَمْحُو النِّفَاقَ». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۳۸۵۹: عتبہ بن عبد سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مقتول تین قسم کے ہیں۔ (ایک) وہ مومن جو اپنی جان اور مال کے ساتھ اللہ کے راستہ میں جہاد کرتا ہے جب وہ کفار سے جنگ کرتا ہے تو لڑتے لڑتے قتل ہو جاتا ہے۔ آپؐ نے اس کے بارے میں فرمایا' یہ وہ شہید ہے جس کا امتحان لیا گیا ہے یہ شخص اللہ کے عرش کے نیچے اللہ کے خیمے میں ہو گا۔ انبیاء علیہم السلام اس سے صرف درجہ نبوت کے لحاظ سے افضل ہوں گے۔ (دوسرا) وہ مومن جس کے پاس اعمال صالحہ کے ساتھ ساتھ برے اعمال بھی ہیں اس نے اللہ کی راہ میں اپنی جان

اور اپنے مال کے ساتھ جہاد کیا جب کفار سے ملا تو لڑائی کی یہاں تک کہ قتل ہو گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اس کے جہاد کرنے نے) اسے گناہوں سے پاک صاف کر دیا' اس کے گناہوں اور غلطیوں کو نابود کر دیا یقیناً مجاہد کی تلوار غلطیوں کو نابود کرنے والی ہے اور وہ جنت کے دروازوں میں سے جس دروازے سے چاہے گا جنت میں داخل کیا جائے گا اور (تیسرا) وہ منافق شخص ہے جس نے اپنی جان اور مال کے ساتھ جہاد کیا جب اس کی ملاقات دشمن سے ہوئی تو اس نے لڑائی کی یہاں تک کہ وہ قتل ہو گیا پس یہ شخص دوزخی ہے بلاشبہ تلوار نفاق کو ختم نہیں کر سکتی۔ (دارمی)

۳۸۶۰ - (۷٤) وَعَنِ ابْنِ عَائِذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ جَنَازَةِ رَجُلٍ، فَلَمَّا وُضِعَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: لَا تُصَلِّ عَلَيْهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَإِنَّهُ رَجُلٌ فَاجِرٌ، فَالْتَفَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى النَّاسِ، فَقَالَ: «هَلْ رَآهُ أَحَدٌ مِّنْكُمْ عَلٰى عَمَلِ الْإِسْلَامِ؟» — فَقَالَ رَجُلٌ: نَعَمْ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! حَرَسَ لَيْلَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، فَصَلّٰى عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، وَحَثَا عَلَيْهِ التُّرَابَ، وَقَالَ: «أَصْحَابُكَ يَظُنُّوْنَ أَنَّكَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، وَأَنَا أَشْهَدُ أَنَّكَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ» وَقَالَ: «يَا عُمَرُ! إِنَّكَ لَا تُسْأَلُ عَنْ أَعْمَالِ النَّاسِ؛ وَلٰكِنْ تُسْأَلُ عَنِ الْفِطْرَةِ» . . . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ».

۳۸۶۰: ابن عائذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے جنازے کے ساتھ باہر نکلے جب جنازہ رکھا گیا تو عمرؓ نے کہا' اے اللہ کے رسول! اس کا نماز جنازہ ادا نہ کریں کیوں کہ یہ شخص فاسق و فاجر تھا (یہ سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور آپؐ نے دریافت کیا' کیا تم میں سے کسی نے اس کو اسلام کا کوئی عمل کرتے ہوئے دیکھا ہے؟ ایک شخص نے کہا' جی ہاں! اے اللہ کے رسول! اس نے رات بھر اللہ کی راہ میں پہرہ دیا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ ادا کی اور اس کی قبر پر مٹی ڈالی اور فرمایا' تیرے رفقاء کا خیال ہے کہ تو دوزخی ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ تو جنتی ہے اور آپؐ نے فرمایا' اے عمرؓ! تجھ سے لوگوں کے اعمال کے بارے میں سوال نہیں ہو گا بلکہ فطرت (اعتقاد) کے بارے میں سوال ہو گا (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے قابل استدلال نہیں' ابن عائذ سے مراد عبدالرحمان بن عائذ کوفی ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۳۳' تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۳۳)

بَابُ إِعْدَادِ آلَةِ الْجِهَادِ

(جہاد کے لئے وسائل مہیا کرنے کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٣٨٦١ - (١) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ: «﴿وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ﴾ - اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ، اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ، اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل: ٣٨٦١: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ منبر پر فرما رہے تھے "اور جہاں تک ہو سکے ان کے (مقابلہ کے) لئے مستعد رہو" خبردار! قوت سے مقصود تیراندازی ہے' خبردار! قوت سے مقصود تیراندازی ہے' خبردار! قوت سے مقصود تیراندازی ہے (مسلم)

٣٨٦٢ - (٢) وَعَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمُ الرُّوْمُ وَيَكْفِيْكُمُ اللّٰهُ، فَلَا يَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَلْهُوَ بِاَسْهُمِهِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٣٨٦٢: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا" مستقبل میں تم روم کو فتح کرو گے اور اللہ تمہاری حفاظت فرمائے گا۔ تم میں سے کوئی شخص ایسا نہ ہو جو تیراندازی کے مشغلہ میں قادر نہ ہو (مسلم)

٣٨٦٣ - (٣) وَعَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَنْ عَلِمَ الرَّمْيَ ثُمَّ تَرَكَهُ، فَلَيْسَ مِنَّا، اَوْ قَدْ عَصٰى». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٣٨٦٣: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' جس شخص نے تیراندازی میں تربیت حاصل کی بعد ازاں اسے چھوڑ دیا یعنی اس کی مشق کو ورطہ و اقتادہ نہ سمجھا وہ ہم میں سے نہیں ہے یا اس نے معصیت کا ارتکاب کیا (مسلم)

وضاحت: قوت کا مفہوم اگرچہ عام ہے' جہاد کے تمام وسائل کو بروئے کار لانے کا نام ہے لیکن تیراندازی سے

دشمن کو شکست خوردگی کا احساس شدید تر ہوتا ہے اور پھر تیراندازی کرنا کچھ مشکل کام بھی نہیں ہے اس سبب سے خاص طور پر کر اس کی رغبت دلائی گئی ہے اور اس کی مشق کے اہتمام کا حکم دیا گیا ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۴۳)

۳۸٦٤ - (٤) وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى قَوْمٍ مِنْ أَسْلَمَ يَتَنَاضَلُوْنَ - بِالسُّوْقِ. فَقَالَ: «ارْمُوْا بَنِي إِسْمَاعِيْلَ! فَإِنَّ أَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا، وَأَنَا مَعَ بَنِيْ فُلَانٍ» لِأَحَدِ الْفَرِيْقَيْنِ. فَأَمْسَكُوْا بِأَيْدِيْهِمْ، فَقَالَ: «مَا لَكُمْ؟» قَالُوْا: وَكَيْفَ نَرْمِيْ وَأَنْتَ مَعَ بَنِيْ فُلَانٍ؟ قَالَ: «ارْمُوْا وَأَنَا مَعَكُمْ كُلِّكُمْ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۸٦۴: سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "اسلم" قبیلہ کے کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے جو بازار میں (مقابلہ کرتے ہوئے) تیراندازی کر رہے تھے آپؐ نے (مسرت بھرے جذبات میں) فرمایا' اسماعیل علیہ السلام کی اولاد! تم تیراندازی کرتے رہو بلاشبہ تمہارا والد تیرانداز تھا اور دونوں جماعتوں میں سے ایک کا نام لے کر آپؐ نے فرمایا' میں (اس مقابلہ میں) ان کے ساتھ ہوں تو دوسرے فریق نے اپنے ہاتھ روک لئے۔ آپؐ نے (ان سے) دریافت کیا' تمہیں کیا ہے؟ (تم تیراندازی سے رک گئے ہو) انہوں نے جواب دیا' ہم کیسے ان کی جانب تیراندازی کریں جب کہ آپؐ ان کے ساتھ ہیں' آپؐ نے فرمایا' تم تیراندازی (کا مقابلہ) کرتے رہو' میں تم سب کے ساتھ ہوں (بخاری)

۳۸٦٥ - (٥) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ أَبُوْ طَلْحَةَ يَتَتَرَّسُ - مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِتُرْسٍ وَاحِدٍ، وَكَانَ أَبُوْ طَلْحَةَ حَسَنَ الرَّمْيِ، فَكَانَ إِذَا رَمٰى تَشَرَّفَ - النَّبِيُّ ﷺ، فَيَنْظُرُ إِلٰى مَوْضِعِ نَبْلِهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۸٦۵: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابو طلحہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک ہی ڈھال کے ساتھ بچاؤ اختیار کرتے تھے اور ابو طلحہؓ عمدہ تیرانداز تھے وہ جب تیراندازی کرتے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے تیر گرنے کے مقام کو دیکھنے کے لئے سر اٹھا کر دیکھتے (بخاری)

۳۸٦٦ - (٦) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «الْبَرَكَةُ فِيْ نَوَاصِي الْخَيْلِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۸٦٦: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' گھوڑوں کی پیشانیوں میں خیر و برکت ہے (بخاری' مسلم)

٣٨٦٧ - (٧) **وَعَنْ** جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَلْوِيْ نَاصِيَةَ فَرَسٍ بِإِصْبَعِهِ، وَيَقُوْلُ: «اَلْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ بِنَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ: اَلْأَجْرُ وَالْغَنِيْمَةُ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٣٨٦٧: جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگلی سے گھوڑے کی پیشانی کے بالوں کو لپیٹ رہے تھے اور فرماتے تھے" قیامت تک کے لئے گھوڑوں کی پیشانیوں میں خیر و برکت رکھ دی گئی ہے (اس سے مقصود) اجر و ثواب اور غنیمت ہے (مسلم)

٣٨٦٨ - (٨) **وَعَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ إِيْمَانًا بِاللّٰهِ وَتَصْدِيْقًا بِوَعْدِهِ، فَإِنَّ شِبَعَهُ، وَرِيَّهُ، وَرَوْثَهُ، وَبَوْلَهُ فِيْ مِيْزَانِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» ... رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

٣٨٦٨: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے اللہ کی راہ میں اللہ پر ایمان اور اللہ کے وعدہ پر یقین رکھتے ہوئے گھوڑا وقف کیا تو گھوڑے کی شکم سیری' آمد و رفت' اس کا گوبر اور اس کا پیشاب قیامت کے دن اس کے ترازو میں رکھ کر (تولا) جائے گا (بخاری)

٣٨٦٩ - (٩) **وَعَنْهُ**، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَكْرَهُ الشِّكَالَ فِي الْخَيْلِ وَالشِّكَالُ: أَنْ يَكُوْنَ الْفَرَسُ فِيْ رِجْلِهِ الْيُمْنٰى بَيَاضٌ وَفِيْ يَدِهِ الْيُسْرٰى، أَوْ فِيْ يَدِهِ الْيُمْنٰى وَرِجْلِهِ الْيُسْرٰى. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٣٨٦٩: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑوں میں "شکال" گھوڑے کو معیوب گردانتے تھے "شکال" کی تعریف کسی راوی نے کی ہے کہ جس گھوڑے کے دائیں پاؤں اور بائیں ہاتھ میں سفیدی ہو یا دائیں ہاتھ اور بائیں پاؤں میں سفیدی ہو (مسلم)

وضاحت: تجربوں سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ اس طرح کے گھوڑے عمدہ نہیں ہوتے (واللہ اعلم)

٣٨٧٠ - (١٠) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِيْ أُضْمِرَتْ مِنَ الْحَفْيَاءِ، وَأَمَدُهَا ــ ثَنِيَّةُ الْوَدَاعِ، وَبَيْنَهُمَا سِتَّةُ أَمْيَالٍ، وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِيْ لَمْ تُضْمَرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ إِلٰى مَسْجِدِ بَنِيْ زُرَيْقٍ، وَبَيْنَهُمَا مِيْلٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۸۷۰: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تضمیر شدہ گھوڑوں کے درمیان حفیاء (مقام) سے ثنیۃ الوداع (مقام) تک دوڑ کا مقابلہ کرایا ان کے درمیان چھ میل کی مسافت ہے اور ان گھوڑوں کے درمیان جو تضمیر شدہ نہ تھے ثنیۃ الوداع (مقام) سے مسجد بنو زریق تک دوڑ کا مقابلہ کرایا ان کے درمیان ایک میل کی مسافت ہے (بخاری' مسلم)

وضاحت: گھوڑوں کو تضمیر کرنے کا طریق یہ ہے کہ انہیں خوب چارہ ڈالا جائے یہاں تک کہ وہ فربہ ہو جائیں پھر ان کی خوراک کو کم کر دیا جائے بعد ازاں انہیں تنگ و تاریک کمرے میں باندھ کر ان پر جل ڈالے جائیں کہ انہیں پسینہ آ جائے اس طرح گھوڑے ہلکے پھلکے ہو جاتے ہیں اور تیز دوڑنے لگتے ہیں جہاد کے گھوڑوں کو مقابلہ میں دوڑانا مستحب ہے اسی طرح تیراندازی اور دیگر اسلحہ وغیرہ میں مشق کے لئے مقابلہ کرانا مباح بلکہ مستحب ہے۔

(تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۴۳)

۳۸۷۱ - (۱۱) **وَعَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَتْ نَاقَةٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تُسَمَّى الْعَضْبَاء — ، وَكَانَتْ لَا تُسْبَقُ، فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ عَلَى قَعُوْدٍ — لَهُ، فَسَبَقَهَا، فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ — أَنْ لَا يَرْتَفِعَ شَيْءٌ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا وَضَعَهُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۸۷۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کا نام "عضباء" تھا اور کوئی جانور اس سے آگے نہیں نکل سکتا تھا لیکن ایک اعرابی اپنے اونٹ پر (سوار ہو کر) آیا اور اس سے آگے گزر گیا مسلمانوں کو یہ بات ناگوار گزری (ان کے غم و غصہ کو دور کرنے کے لئے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بے شک اللہ کا دستور ہے کہ جب دنیا میں کوئی چیز بلند ہوتی ہے تو اللہ اس کو نیچا بھی کر دیتا ہے (بخاری)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۳۸۷۲ - (۱۲) **عَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ — ثَلَاثَةَ نَفَرٍ الْجَنَّةَ: صَانِعَهُ يَحْتَسِبُ فِيْ صَنْعَتِهِ الْخَيْرَ، وَالرَّامِيَ بِهِ، وَمُنَبِّلَهُ — فَارْمُوْا، وَارْكَبُوْا، وَأَنْ تَرْمُوْا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ تَرْكَبُوْا، كُلُّ شَيْءٍ يَلْهُوْ بِهِ الرَّجُلُ بَاطِلٌ، إِلَّا رَمْيَهُ بِقَوْسِهِ، وَتَأْدِيْبَهُ فَرَسَهُ، وَمُلَاعَبَتَهُ امْرَأَتَهُ، فَإِنَّهُنَّ مِنَ الْحَقِّ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَزَادَ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ: «وَمَنْ تَرَكَ الرَّمْيَ بَعْدَمَا عَلِمَهُ رَغْبَةً عَنْهُ —، فَإِنَّهُ نِعْمَةٌ تَرَكَهَا». أَوْ قَالَ: «كَفَرَهَا».

دوسری فصل: ۳۸۷۲: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' بے شک اللہ تعالیٰ ایک تیر کے ساتھ تین انسانوں کو جنت کا مستحق بنا دیتا ہے (ایک) وہ جو تیر تیار کرتا ہے اور اس کے تیار کرنے میں ثواب کا طلبگار ہے (دوسرا) وہ جو تیر چلاتا ہے (تیسرا) وہ جو تیر پکڑاتا ہے پس تم تیراندازی کرو اور سوار ہونے کی مشق کرو اور تم تیراندازی کا فن حاصل کرو یہ مجھے اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ تم سواری (کے فن) پر محنت کرو' ہر کھیل کود' سوائے کمان کے ساتھ تیراندازی اور گھوڑے کو سدھانے اور بیوی کے ساتھ کھیل تماشہ کرنے کے باطل ہیں لیکن یہ درست ہیں (ترمذی' ابن ماجہ) ابوداؤد اور داری میں اضافہ ہے' کہ جس شخص نے تیراندازی کا فن سیکھنے کے بعد اسے معمولی سمجھتے ہوئے چھوڑ دیا۔ اس نے اللہ کی نعمت کو فراموش کر دیا یا اللہ کے احسانات کا ناشکرگزار رہا۔

۳۸۷۳ - (۱۳) وَعَنْ أَبِي نَجِيحٍ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ بَلَغَ بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ، فَهُوَ لَهُ دَرَجَةٌ فِي الْجَنَّةِ، وَمَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ، فَهُوَ لَهُ عِدْلُ مُحَرَّرٍ — وَمَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْإِسْلَامِ، كَانَتْ لَهُ نُوراً يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ». وَرَوَى أَبُو دَاوُدَ الْفَصْلَ الْأَوَّلَ، وَالنَّسَائِيُّ الْأَوَّلَ وَالثَّانِيَ، وَالتِّرْمِذِيُّ الثَّانِيَ وَالثَّالِثَ، وَفِي رِوَايَتِهِمَا: «مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي سَبِيلِ اللهِ» بَدَلَ «فِي الْإِسْلَامِ».

۳۸۷۳: ابو نجیح سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا' جس شخص نے اللہ کی راہ میں تیر نشانہ پر لگایا اس کو جنت میں ایک درجہ حاصل ہو گا اور جس شخص نے اللہ کی راہ میں تیراندازی کی' اس کو غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب حاصل ہو گا اور جو شخص اسلام میں بوڑھا ہوا تو قیامت کے دن اس کا بڑھاپا اس کے لئے روشنی کا باعث ہو گا (بیہقی شعب الایمان) اور ابوداؤد نے پہلے جملہ کو اور نسائی نے پہلے اور دوسرے کو اور ترمذی نے دوسرے اور تیسرے کو روایت کیا اور ان کی روایت میں "اسلام کی جگہ" کی بجائے "جو شخص اللہ کی راہ میں بوڑھا ہوا" مذکور ہے۔

۳۸۷٤-(١٤) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا سَبَقَ إِلَّا فِي نَصْلٍ — أَوْ خُفٍّ — أَوْ حَافِرٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۳۸۷۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' (انعامی) مقابلہ صرف نیزہ بازی' اونٹوں یا گھوڑوں کے دوڑانے میں ہے (ترمذی' ابوداؤد' نسائی)

٣٨٧٥ - (١٥) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ اَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ، فَاِنْ كَانَ يُؤْمَنُ اَنْ يَسْبِقَ؛ فَلَا خَيْرَ فِيْهِ - ، وَاِنْ كَانَ لَا يُؤْمَنُ اَنْ يَسْبِقَ؛ فَلَا بَاْسَ بِهٖ» . . . رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ» . وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوُدَ، قَالَ: «مَنْ اَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ، يَعْنِيْ وَهُوَ لَا يَأْمَنُ اَنْ يُسْبَقَ؛ فَلَيْسَ بِقِمَارٍ. وَمَنْ اَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ، وَقَدْ اَمِنَ اَنْ يُسْبَقَ - ؛ فَهُوَ قِمَارٌ» .

٣٨٧٥: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے دو گھوڑوں کے درمیان گھوڑا داخل کیا اگر اس کو اس کے بارے میں اطمینان ہے کہ (مسابقت میں) اس سے (دوسرا کوئی اور گھوڑا) سبقت نہیں لے جا سکتا تو اس میں بھلائی نہیں ہے اور اگر اس کے سبقت لے جانے کا یقین نہیں تو اس میں کچھ حرج نہیں۔ (شرح السنہ) اور ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے کہ جو شخص دو گھوڑوں کے درمیان گھوڑا داخل کرے اور اسے اس کے بارے میں خوف ہو کہ (کوئی دوسرا گھوڑا) اس پر سبقت لے جا سکتا ہے تو (یہ) قمار نہیں ہے اور جو شخص دو گھوڑوں کے درمیان ایک گھوڑا داخل کرے اور اسے یقین ہو کہ وہ سبقت لے جائے گا' اس گھوڑے سے آگے نہیں نکل سکتا تو وہ قمار ہے۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے (ضعیف سنن ابن ماجہ علامہ البانی صفحہ ۲۳۰' ارواء الغلیل صفحہ ۱۵۰' الروض النضیر جلد ۱ صفحہ ۱۴۱) گھوڑ دوڑ میں دونوں کی جانب سے شرط ہو کہ اگر زید کا گھوڑا آگے نکل گیا تو خالد اس کو دو ہزار دے گا اور اگر خالد کا گھوڑا آگے نکل گیا تو زید اس کو دو ہزار دے گا' ناجائز ہے البتہ اگر ان دونوں کے علاوہ کوئی تیسرا شخص کہے کہ جس کا گھوڑا سبقت لے جائے گا اس کو ایک ہزار انعام دیا جائے گا تو یہ جائز ہے ہاں دونوں کی جانب سے شرط کی صورت میں تیسرا شخص جو محلل ہے اگر اس کا گھوڑا سبقت لے جائے گا تو دونوں کا روپیہ وہ لے جائے گا اور ہار جانے کی صورت میں اس پر کچھ نہیں لازم ہو گا (واللہ اعلم)

٣٨٧٦ - (١٦) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ» . زَادَ يَحْيٰى فِيْ حَدِيْثِهٖ: «فِي الرِّهَانِ» . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مَعَ زِيَادَةٍ فِيْ بَابِ «الْغَصْبِ» .

٣٨٧٦: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' (گھوڑ دوڑ میں) شور کرنا جائز نہیں اور پہلو میں دوسرا گھوڑا رکھنا بھی جائز نہیں یحیٰی (راوی) کی حدیث میں "گھوڑ دوڑ میں" کے لفظ کا اضافہ ہے (ابوداؤد' نسائی) اور ترمذی نے اس حدیث کو زائد الفاظ کے ساتھ "باب الغصب" میں ذکر کیا ہے۔

وضاحت: گھوڑ دوڑ میں "جلب" یہ ہے کہ دوڑنے والے گھوڑے کے دوڑتے وقت اس کے قریب شور کیا

جائے تاکہ وہ مقابلہ میں شریک دوسرے گھوڑوں سے آگے نکل جائے اور "جلب" یہ ہے کہ مقابلہ والے گھوڑے کے پہلو میں ایک دوسرا گھوڑا رکھا جائے اور جب دوڑنے کی آخری حد قریب آ جائے تو تازہ دم گھوڑے پر منتقل ہوا جائے تاکہ وہ مقابلہ میں شریک دوسرے گھوڑوں سے آگے نکل جائے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۶۳)

٣٨٧٧ - (١٧) وَعَنْ اَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «خَيْرُ الْخَيْلِ الْاَدْهَمُ — الْاَقْرَحُ — الْاَرْثَمُ —، ثُمَّ الْاَقْرَحُ الْمُحَجَّلُ — طَلْقُ الْيَمِيْنِ —، فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ اَدْهَمَ؛ فَكُمَيْتٌ — عَلٰى هٰذِهِ الشِّيَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.

٣٨٧٧: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' بہترین گھوڑا مشکی رنگ کا ہے جس کی پیشانی کے درمیان معمولی سفیدی ہو (اور) جس کی ناک اور اوپر کا ہونٹ سفید ہو۔ اس کے بعد وہ گھوڑا جس کی پیشانی میں معمولی سفیدی ہو نیز ہاتھوں اور پاؤں میں سفیدی ہو (البتہ) ایک پاؤں' گھوڑے کے رنگ کی مانند ہو اگر گھوڑے کا رنگ مشکی نہ ہو تو وہ گھوڑا جس کا رنگ سرخ و سیاہ ہو اور دم اور ایال سیاہ ہوں' اسی حلیہ کا ہو۔
(ترمذی' دارمی)

٣٨٧٨ - (١٨) وَعَنْ اَبِي وَهْبٍ الْجُشَمِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «عَلَيْكُمْ بِكُلِّ كُمَيْتٍ اَغَرَّ مُحَجَّلٍ —، اَوْ اَشْقَرَ اَغَرَّ مُحَجَّلٍ، اَوْ اَدْهَمَ اَغَرَّ مُحَجَّلٍ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

٣٨٧٨: ابووہب جشمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم سرخ سیاہی مائل رنگ یا سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں والے گھوڑے یا سرخ و سیاہ رنگ' سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں والے گھوڑے یا سیاہ رنگ' سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں والے گھوڑے کو حاصل کرو (ابوداؤد' نسائی)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے' اس میں عقیل بن شبیب راوی مجہول ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۸۸)

٣٨٧٩ - (١٩) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يُمْنُ الْخَيْلِ فِي الشُّقْرِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ.

٣٨٧٩: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سرخ رنگ والے گھوڑے برکت والے ہیں (ترمذی' ابوداؤد)

۳۸۸۰ - (۲۰) وَعَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «لَا تَقُصُّوْا نَوَاصِيَ الْخَيْلِ، وَلَا مَعَارِفَهَا —، وَلَا أَذْنَابَهَا فَإِنَّ أَذْنَابَهَا مَذَابُّهَا —، وَمَعَارِفَهَا دِفَاؤُهَا —، وَنَوَاصِيَهَا مَعْقُوْدٌ فِيْهَا الْخَيْرُ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۳۸۸۰: عتبہ بن عبد السلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ نے فرمایا' گھوڑوں کی پیشانی' گردن اور دم کے بال نہ کاٹو کیونکہ دموں کے بال ان کے پنکھے ہیں اور گردن کے بال ان کو سردی سے بچاتے ہیں اور ان کی پیشانیوں میں خیر و برکت ہے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ایک راوی مجہول ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۳۶)

۳۸۸۱ - (۲۱) وَعَنْ أَبِيْ وَهْبٍ الْجُشَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «ارْتَبِطُوا الْخَيْلَ، وَامْسَحُوْا بِنَوَاصِيْهَا وَأَعْجَازِهَا - أَوْ قَالَ: أَكْفَالِهَا - وَقَلِّدُوْهَا —، وَلَا تُقَلِّدُوْهَا الْأَوْتَارَ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۳۸۸۱: ابووھب جشمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' گھوڑوں کو باندھ کر رکھا کرو اور ان کی پیشانیوں اور چتڑوں پر ہاتھ پھیرا کرو یا فرمایا' گھوڑے کے پچھلے حصہ پر ہاتھ پھیرا کرو اور ان کی گردنوں میں رسی ڈالو اور ان کی گردنوں میں کمان کی تانت نہ ڈالو (ابوداؤد' نسائی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۱۱۳۹)

۳۸۸۲ - (۲۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَبْدًا مَأْمُوْرًا، مَا اخْتَصَّنَا دُوْنَ النَّاسِ بِشَيْءٍ إِلَّا بِثَلَاثٍ: أَمَرَنَا أَنْ نُسْبِغَ الْوُضُوْءَ، وَأَنْ لَا نَأْكُلَ الصَّدَقَةَ، وَأَنْ لَا نُنْزِيَ حِمَارًا عَلَى فَرَسٍ — رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ.

۳۸۸۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اللہ کے) بندے تھے انہیں (اللہ کے پیغامات پہنچانے کا) حکم دیا گیا تھا۔ آپ نے ہمیں دیگر لوگوں کے علاوہ کوئی خاص حکم نہیں دیا البتہ تین باتوں کا حکم دیا ہے۔ ہمیں مبالغہ کے ساتھ وضو کرنے کا حکم دیا ہے اور ہمیں صدقہ کھانے سے روکا ہے نیز ہمیں روکا ہے کہ ہم گدھوں کو گھوڑیوں پر نہ چڑھائیں (ترمذی' نسائی)

وضاحت: مبالغہ کے ساتھ وضو کرنے اور گدھوں کو گھوڑیوں پر چڑھانے سے سبھی کو روکا ہے لیکن اہل بیت کو بالخصوص لازمی طور پر روکا ہے جیسا کہ انہیں صدقہ کھانے سے روکا گیا ہے اس لئے کہ صدقہ لوگوں کی میل کچیل ہے

گھوڑیوں پر گدھے چڑھانے سے خچر پیدا ہوتے ہیں اس خطرہ کے پیش نظر کہ کہیں گھوڑے ناپید نہ ہو جائیں' ایسا کرنے سے منع کیا ہے جبکہ خچروں کی بہ نسبت گھوڑے زیادہ افادیت کے حامل ہوتے ہیں نیز ان کا گوشت بھی حلال ہے جب کہ خچر کا گوشت حرام ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۴)

۳۸۸۳ - (۲۳) وَعَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أُهْدِيَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بَغْلَةٌ، فَرَكِبَهَا، فَقَالَ عَلِيٌّ: لَوْ حَمَلْنَا الْحَمِيْرَ عَلَى الْخَيْلِ فَكَانَتْ لَنَا مِثْلُ هٰذِهِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ». رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۳۸۸۳ : علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خچر کا ہدیہ دیا گیا۔ آپ' اس پر سوار ہوئے تو علیؓ نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ کاش! ہم گدھوں کو گھوڑیوں پر چڑھاتے تو ہمیں اس طرح کے خچر میسر آ سکتے (ان کی یہ بات سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' یہ کام وہ لوگ کرتے ہیں جو علم نہیں رکھتے ۔
(ابوداؤد' نسائی)

۳۸۸٤ - (۲٤) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَتْ قَبِيْعَةُ سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ فِضَّةٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْدَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.

۳۸۸۴ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کا قبضہ چاندی کا تھا (ترمذی' ابوداؤد' نسائی' دارمی)

۳۸۸٥ - (۲٥) وَعَنْ هُوْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ جَدِّهِ مَزِيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلٰى سَيْفِهِ ذَهَبٌ وَفِضَّةٌ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۳۸۸۵ : ہود بن عبداللہ بن سعد اپنے دادا مزیدہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ' کی تلوار پر سونا اور چاندی لگا ہوا تھا (ترمذی)
امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔
وضاحت : توربشتیؒ نے بیان کیا ہے کہ اس حدیث کی سند قابل اعتبار نہیں ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۴)

۳۸۸٦ - (۲٦) وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ عَلَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ دِرْعَانِ قَدْ ظَاهَرَ بَيْنَهُمَا. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۸۸۶ : سائب بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ احد کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو "زرہ" ایک دوسری کے اوپر پہن رکھی تھیں (ابوداؤد' ابن ماجہ)

۳۸۸۷ - (۲۷) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَتْ رَايَةُ نَبِيِّ اللهِ ﷺ سَوْدَاءَ، وَلِوَاؤُهُ أَبْيَضُ . . . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۸۸۷ : ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑا جھنڈا سیاہ رنگ کا' ایک چھوٹا جھنڈا سفید رنگ کا تھا (ترمذی' ابن ماجہ)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں یزید بن حیان راوی بہت غلطیاں کرتا تھا (میزان الاعتدال جلد۳ صفحہ ۴۲۶' تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ ۱۲۷)

۳۸۸۸ - (۲۸) وَعَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ مَوْلَى مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ، قَالَ: بَعَثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ إِلَى الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، يَسْأَلُهُ عَنْ رَايَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَقَالَ: كَانَتْ سَوْدَاءَ مُرَبَّعَةً مِنْ نَمِرَةٍ . . . رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۳۸۸۸ : موسیٰ بن عبیدہ' محمدؒ بن قاسم کا غلام بیان کرتا ہے کہ مجھے محمد بن قاسم نے براءؓ بن عازب کی جانب بھیجا کہ ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے بارے میں دریافت کروں۔ اس نے بتایا کہ آپؐ کا جھنڈا سیاہ رنگ کا دھاری دار مربع شکل کا تھا (احمد' ترمذی' ابوداؤد)

وضاحت : مربع کے علاوہ بقیہ الفاظ کے ساتھ یہ حدیث صحیح ہے (صحیح جامع ترمذی علامہ البانی جلد۲ صفحہ ۱۳۶)

نیز اس حدیث کی سند میں اسحاق بن ابراہیم ابو یعقوب ثقفی راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد۱ صفحہ ۱۸۶)

۳۸۸۹ - (۲۹) وَعَنْ جَابِرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ وَلِوَاؤُهُ أَبْيَضُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۸۸۹ : جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپؐ کا جھنڈا سفید رنگ کا تھا (ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ)

وضاحت : شریک راوی نے غلطی سے سفید کہہ دیا۔ اصل میں جھنڈا سیاہ تھا (تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ ۱۳۸)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۸۹۰ - (۳۰) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ بَعْدَ النِّسَاءِ مِنَ الْخَيْلِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

تیسری فصل : ۳۸۹۰ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ کو بیویوں کے بعد گھوڑوں سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہ تھی (نسائی)

۳۸۹۱ - (۳۱) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَتْ بِيَدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَوْسٌ عَرَبِيَّةٌ فَرَأَى رَجُلًا بِيَدِهِ قَوْسٌ فَارِسِيَّةٌ، قَالَ: «مَا هٰذِهِ؟ أَلْقِهَا، وَعَلَيْكُمْ بِهٰذِهِ وَأَشْبَاهِهَا وَرِمَاحِ الْقَنَا - فَإِنَّهَا يُؤَيِّدُ اللهُ لَكُمْ بِهَا فِي الدِّيْنِ وَيُمَكِّنُ لَكُمْ فِي الْبِلَادِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۳۸۹۱ : علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں عربی کمان تھی۔ آپ نے ایک شخص کو دیکھا جس کے ہاتھ میں فارسی کمان تھی آپ نے دریافت کیا' یہ کیا ہے؟ اس کو پھینک دو اور اس جیسی عربی کمان اور کمل نیزے کو لازم پکڑو بلاشبہ اللہ دین اسلام میں تمہیں ان کے ساتھ تقویت عطا فرمائے گا اور تمہیں شہروں پر تسلط عطا فرمائے گا (ابن ماجہ)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں اشعث بن سعید راوی نہایت درجہ ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد ۲ صفحہ ۲۸۰' المجروحین جلد ۱ صفحہ ۱۷۲' میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۲۶۳' ضعیف سنن ابن ماجہ علامہ البانی صفحہ ۲۲۷' ضعیف الجامع الصغیر صفحہ ۵۴۴)

بَابُ آدَابِ السَّفَرِ

(سفر کے آداب کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۸۹۲ - (۱) عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ، وَكَانَ يُحِبُّ اَنْ يَخْرُجَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل: ۳۸۹۲: کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک کے لئے جمعرات کے دن (گھر سے) باہر نکلے اور آپ جمعرات کے دن سفر کرنے کو محبوب جانتے تھے (بخاری)

۳۸۹۳ - (۲) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْوَحْدَةِ - مَا اَعْلَمُ، مَا سَارَ رَاكِبٌ بِلَيْلٍ وَحْدَهُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۸۹۳: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اگر لوگ اکیلے (سفر کرنے) میں ان خرابیوں کو معلوم کر لیں جو مجھے معلوم ہیں تو کوئی شخص رات کو اکیلا سفر نہ کرے (بخاری)

۳۸۹۴ - (۳) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً - فِيْهَا كَلْبٌ وَلَا جَرَسٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸۹۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' فرشتے ان لوگوں کے ساتھ نہیں ہوتے (جو سفر کرتے ہوئے) اپنے ساتھ کتا اور گھنٹی رکھتے ہیں (مسلم)

۳۸۹۵ - (۴) وَعَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «اَلْجَرَسُ مَزَامِيْرُ الشَّيْطَانِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸۹۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' (جانوروں کی گردنوں میں) گھنٹیاں شیطان کی بانسریاں ہیں (مسلم)

۳۸۹۶ - (۵) وَعَنْ اَبِيْ بَشِيْرٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ

بَعْضِ أَسْفَارِهِ، فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَسُولاً : «لاَ تُبْقَيَنَّ فِي رَقَبَةِ بَعِيرٍ قِلاَدَةٌ مِنْ وَتَرٍ ـ أَوْ قِلاَدَةٌ إِلاَّ قُطِعَتْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۸۹۶ : ابوبشیر انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ آپؐ نے ایک قاصد بھیجا کہ کسی اونٹ کی گردن میں تندی کا قلادہ یا مطلق قلادہ نہ ہو اور اگر ہو تو اسے اتار دیا جائے (بخاری، مسلم)

۳۸۹۷ ـ (٦) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «إِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخِصْبِ فَأَعْطُوا الْإِبِلَ حَقَّهَا مِنَ الْأَرْضِ ـ، وَإِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ ـ فَأَسْرِعُوا عَلَيْهَا السَّيْرَ، وَإِذَا عَرَّسْتُمْ ـ بِاللَّيْلِ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيقَ ـ فَإِنَّهَا طُرُقُ الدَّوَابِّ وَمَأْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ» . . . وَفِي رِوَايَةٍ: «إِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَبَادِرُوا بِهَا نِقْيَهَا» . . . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸۹۷ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب تم خوشحالی میں سفر کرو تو اونٹوں (سواریوں) کو زمین (کے چارہ) سے ان کا حق دو اور جب تم قحط سالی میں سفر کرو تو تیزی کے ساتھ سفر مکمل کرو اور جب تم رات کے وقت (آرام کے لئے) اترو تو راستے سے دور اترو اس لئے کہ راستہ چارپایوں کے چلنے کے لئے ہے اور رات کے وقت زہریلے جانور وہاں جاتے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ جب تم قحط سالی میں سفر کرو تو جانوروں کے کمزور ہو جانے سے پہلے جلدی سفر ختم کر لو (مسلم)

۳۸۹۸ ـ (٧) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ فِي سَفَرٍ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ عَلَى رَاحِلَةٍ فَجَعَلَ يَضْرِبُ يَمِيناً وَشِمَالاً، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «مَنْ كَانَ مَعَهُ فَضْلُ ظَهْرٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلَى مَنْ لاَ ظَهْرَ لَهُ وَمَنْ كَانَ لَهُ فَضْلُ زَادٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلَى مَنْ لاَ زَادَ لَهُ» قَالَ: فَذَكَرَ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ حَتَّى رَأَيْنَا أَنَّهُ لاَ حَقَّ لِأَحَدٍ مِنَّا فِي فَضْلٍ . . . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸۹۸ : ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ہم (کسی) سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ آپؐ کے پاس ایک شخص سواری پر آیا وہ دائیں بائیں دیکھ رہا تھا جیسے کچھ تلاش کر رہا ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے پاس زائد سواری ہے وہ اس شخص کو دے جس کے پاس زاد راہ نہیں ہے۔ راوی نے بیان کیا کہ آپؐ نے مختلف قسم کے مالوں کا ذکر کیا یہاں تک کہ ہم نے خیال کیا کہ زائد مال پر ہمارا کچھ حق نہیں (مسلم)

وضاحت : سفر میں چونکہ وہ شخص زیادہ پریشان ہوتا ہے جس کا زادِ راہ ختم ہو جاتا ہے' اس کے پاس اسباب اور وسائل نہیں ہوتے اور نہ ہی وہ مہیا کر سکتا ہے۔ اس لئے آپ نے حکم دیا کہ زائد مال پر کسی کا حق نہیں وگرنہ جب لوگ اپنے گھروں میں ہوں تو پھر یہ حکم نہیں ہے وہاں وسائل حاصل کرنا ناممکن نہیں ہوتا لہٰذا اس حدیث سے حق ملکیت کو ختم کرنا اور اشتراکیت ثابت کرنا ہرگز درست نہیں نیز یہ اخلاقی ہدایت تھی' قانونی حکم نہ تھا (واللہ اعلم)

۳۸۹۹ - (۸) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلسَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ الْعَذَابِ، یَمْنَعُ اَحَدَكُمْ نَوْمَهٗ وَطَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ، فَاِذَا قَضٰی نَهْمَتَهٗ - مِنْ وَّجْهِهٖ فَلْیُعَجِّلْ اِلٰی اَهْلِهٖ» مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۳۸۹۹ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سفر عذاب کا ٹکڑا ہے وہ تمہیں نیند کرنے اور کھانے پینے سے باز رکھتا ہے پس جب کسی شخص کا کام ہو جائے تو جلدی گھر لوٹ آئے۔ (بخاری' مسلم)

۳۹۰۰ - (۹) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ تُلُقِّیَ بِصِبْیَانِ اَهْلِ بَیْتِهٖ، وَاِنَّهٗ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَسُبِقَ بِیْ اِلَیْهِ، فَحَمَلَنِیْ بَیْنَ یَدَیْهِ، ثُمَّ جِیْءَ بِاَحَدِ ابْنَیْ فَاطِمَةَ، فَاَرْدَفَهٗ خَلْفَهٗ، قَالَ: فَاُدْخِلْنَا الْمَدِیْنَةَ ثَلَاثَةً عَلٰی دَابَّةٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۹۰۰ : عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کبھی سفر سے واپس تشریف لاتے تو آپ کے اہل بیت کے بچے آپ کی ملاقات کے لئے (گھر سے باہر نکل) آتے چنانچہ آپ ایک سفر سے واپس آئے تو پہلے میں آپ کو دیا گیا' آپ نے مجھے اپنے آگے سوار کرایا بعد ازاں فاطمہؓ کے دو بیٹوں میں سے ایک (آپ) کو دیا گیا تو آپ نے اس کو اپنے پیچھے سوار کرایا (صحابی) نے بیان کیا کہ جب ہم مدینہ منورہ میں داخل ہوئے تو ایک سواری پر تین شخص سوار تھے (مسلم)

۳۹۰۱ - (۱۰) **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّهٗ اَقْبَلَ هُوَ وَاَبُوْ طَلْحَةَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: وَمَعَ النَّبِیِّ ﷺ صَفِیَّةُ مُرْدِفُهَا عَلٰی رَاحِلَتِهٖ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

۳۹۰۱ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ اور ابو طلحہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں تھے اور صفیہؓ آپ کے ساتھ آپ کی سواری پر آپ کے پیچھے سوار تھی (بخاری)

۳۹۰۲ - (۱۱) **وَعَنْهُ**، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَا يَطْرُقُ - اَهْلَهُ لَيْلًا، وَكَانَ لَا يَدْخُلُ اِلَّا غُدْوَةً اَوْ عَشِيَّةً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۹۰۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (سفر سے) رات کے وقت اپنے گھر نہیں لوٹتے تھے بلکہ آپ صبح یا شام کے وقت تشریف لاتے (بخاری' مسلم)

۳۹۰۳ - (۱۲) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِذَا اَطَالَ اَحَدُكُمُ الْغَيْبَةَ فَلَا يَطْرُقْ اَهْلَهُ لَيْلًا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۹۰۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی آدمی کافی عرصہ گھر سے غائب رہے تو رات کے وقت اپنے گھر نہ آئے (بخاری' مسلم)

وضاحت: گھر میں اچانک بلا اطلاع آنے سے روکا گیا ہے تاکہ طرفین میں بجائے محبت کے نفرت نہ ہو جائے اس لئے کہ کہیں بیوی کا ماحول یا اس کی کیفیات خاوند کو ناراض نہ کر دیں لیکن اگر اسے علم ہے اور خاوند کا آنا متوقع ہے تو پھر رات کے وقت آنے میں کچھ مضائقہ نہیں (تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۵۰)

۳۹۰۴ - (۱۳) **وَعَنْهُ**، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «اِذَا دَخَلْتَ لَيْلًا فَلَا تَدْخُلْ عَلَى اَهْلِكَ حَتّٰى تَسْتَحِدَّ الْمُغِيْبَةُ وَتَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ» ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۹۰۴: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تو رات کے وقت گھر آئے تو اپنی بیوی کے پاس اس وقت تک نہ جو جب تک وہ نظافت اختیار نہ کر لے اور جس کے بال پراگندہ ہوں وہ کنگھی نہ کر لے (بخاری' مسلم)

۳۹۰۵ - (۱۴) **وَعَنْهُ**، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ نَحَرَ جَزُوْرًا اَوْ بَقَرَةً. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۹۰۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ نے ایک اونٹ یا ایک گائے ذبح کی (بخاری)

۳۹۰۶ - (۱۵) **وَعَنْ** كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ اِلَّا نَهَارًا فِي الضُّحٰى، فَاِذَا قَدِمَ بَدَاَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلّٰى فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ جَلَسَ فِيْهِ لِلنَّاسِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۹۰۶ : کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے' دن میں چاشت کے وقت واپس آتے جب مدینہ منورہ پہنچتے تو پہلے مسجد میں تشریف لے جاتے وہاں دو رکعت (نفل) ادا کرتے بعد ازاں لوگوں سے ملاقات کے لئے تشریف فرما ہوتے (بخاری' مسلم)

۳۹۰۷ - (۱۶) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ قَالَ لِي: «ادْخُلِ الْمَسْجِدَ فَصَلِّ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۹۰۷ : جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں سفر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا جب ہم مدینہ منورہ پہنچے تو آپ نے مجھ سے کہا مسجد میں جا کر دو رکعت نفل ادا کر (بخاری)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۳۹۰۸ - (۱۷) عَنْ صَخْرِ بْنِ وَدَاعَةَ الْغَامِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِأُمَّتِي فِي بُكُورِهَا» - وَكَانَ إِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً أَوْ جَيْشًا بَعَثَهُمْ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ، وَكَانَ صَخْرٌ تَاجِرًا. فَكَانَ يَبْعَثُ تِجَارَتَهُ أَوَّلَ النَّهَارِ، فَأَثْرَى وَكَثُرَ مَالُهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ.

دوسری فصل : ۳۹۰۸ : صخر بن وداعہ غامدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے اللہ! میری امت کے لئے اس کے شروع دن میں برکت عطاء فرما اور جب آپ کسی چھوٹے یا بڑے لشکر کو بھیجتے تو شروع دن میں بھیجتے اور صخر تاجر انسان تھا وہ اپنا تجارتی مال شروع دن میں بھیجتا' اسے بہت فائدہ ہوتا چنانچہ وہ بہت مال دار ہو گیا (ترمذی' ابوداؤد' دارمی)

۳۹۰۹ - (۱۸) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «عَلَيْكُمْ بِالدُّلْجَةِ - ، فَإِنَّ الْأَرْضَ تُطْوَى بِاللَّيْلِ ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۹۰۹ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رات کے ابتدائی حصہ میں سفر کرو' اس لئے کہ رات کے وقت سفر جلدی طے ہوتا ہے (ابوداؤد) ۔

۳۹۱۰ - (۱۹) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «الرَّاكِبُ شَيْطَانٌ - ، وَالرَّاكِبَانِ شَيْطَانَانِ - وَالثَّلَاثَةُ رَكْبٌ» ... رَوَاهُ مَالِكٌ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۳۹۰: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اکیلا سفر کرنے والا شیطان ہے' دو سفر کرنے والے شیطان ہیں اور تین سفر کرنے والے قافلہ ہیں (مالک' ترمذی' ابوداؤد' نسائی)

۳۹۱۱ - (۲۰) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا كَانَ ثَلَاثَةٌ فِي سَفَرٍ فَلْيُؤَمِّرُوا أَحَدَهُمْ» ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۹۱: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تین شخص سفر کریں تو وہ اپنے میں سے ایک کو امیر بنائیں (ابوداؤد)

۳۹۱۲ - (۲۱) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «خَيْرُ الصَّحَابَةِ أَرْبَعَةٌ، وَخَيْرُ السَّرَايَا أَرْبَعُمِائَةٍ، وَخَيْرُ الْجُيُوشِ أَرْبَعَةُ آلَافٍ، وَلَنْ يُغْلَبَ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا مِنْ قِلَّةٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۳۹۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا' بہترین رفقاء چار ہیں اور بہترین چھوٹا لشکر وہ ہے جس میں چار سو افراد ہوں اور بہترین بڑا لشکر وہ ہے جس میں چار ہزار افراد ہوں اور بارہ ہزار افراد کا لشکر تعداد کی کمی کے سبب شکست سے دوچار نہیں ہو سکتا (ترمذی' ابوداؤد' دارمی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

۳۹۱۳ - (۲۲) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَتَخَلَّفُ فِي الْمَسِيرِ، فَيُزْجِي — الضَّعِيفَ، وَيُرْدِفُ — ، وَيَدْعُو لَهُمْ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۹۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے چلتے تھے' تھکے ہوؤں کو دلیری دے کر چلاتے تھے' اپنے پیچھے سوار کر لیتے اور ان کے لئے دعا فرماتے (ابوداؤد)

۳۹۱٤ - (۲۳) وَعَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّاسُ إِذَا نَزَلُوا مَنْزِلًا تَفَرَّقُوا فِي الشِّعَابِ وَالْأَوْدِيَةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ تَفَرُّقَكُمْ فِي هٰذِهِ الشِّعَابِ وَالْأَوْدِيَةِ إِنَّمَا ذٰلِكُمْ مِنَ الشَّيْطَانِ». فَلَمْ يَنْزِلُوا بَعْدَ ذٰلِكَ مَنْزِلًا إِلَّا انْضَمَّ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ، حَتَّى يُقَالَ: لَوْ بُسِطَ عَلَيْهِمْ ثَوْبٌ لَعَمَّهُمْ ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

٣٩١٤: ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگ جب کسی منزل میں اترتے تو گھاٹیوں اور وادیوں میں متفرق ہو جاتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ تمہارا گھاٹیوں اور وادیوں میں متفرق ہونا' شیطان کی جانب سے ہے۔ آپ کے اس فرمان کے بعد جب لوگ کسی منزل میں اترتے تو سمٹ کر رہتے یہاں تک کہ کہا جاتا' اگر ان پر چادر بچھا دی جائے تو سب کو ڈھانپ لے (ابوداؤد)

٣٩١٥ - (٢٤) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا يَوْمَ بَدْرٍ، كُلُّ ثَلَاثَةٍ عَلٰى بَعِيْرٍ، فَكَانَ اَبُوْ لُبَابَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ زَمِيْلَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: فَكَانَتْ اِذَا جَاءَتْ عُقْبَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَا: نَحْنُ نَمْشِيْ عَنْكَ. قَالَ: «مَا اَنْتُمَا بِاَقْوٰى مِنِّيْ، وَمَا اَنَا بِاَغْنٰى عَنِ الْاَجْرِ مِنْكُمَا». رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

٣٩١٥: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جنگ بدر میں ہم تین شخص ایک اونٹ پر سوار تھے چنانچہ ابولبابہؓ اور علیؓ بن ابی طالب' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی تھے راوی نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کے اترنے) کی باری آتی تو وہ دونوں کہتے کہ ہم آپ کی طرف سے پیدل چلتے ہیں۔ آپ نے فرمایا' تم مجھ سے زیادہ قوی نہیں ہو اور نہ میں تم سے اجر و ثواب میں بے پرواہ ہوں (شرح السنہ)

٣٩١٦ - (٢٥) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «لَا تَتَّخِذُوْا ظُهُوْرَ دَوَابِّكُمْ مَنَابِرَ، فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اِنَّمَا سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُبَلِّغَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ لَمْ تَكُوْنُوْا بَالِغِيْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ، وَجَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فَعَلَيْهَا فَاقْضُوْا حَاجَاتِكُمْ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

٣٩١٦: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا' تم چارپایوں کی کمر کو منبر نہ بناؤ بے شک اللہ نے انہیں تمہارے تابع کیا ہے تاکہ وہ تمہیں ایسے مقامات تک لے جائیں جہاں تم انتہائی مشقت کے بغیر نہیں پہنچ سکتے تھے اور اللہ نے تمہارے لئے زمین کو بنایا پس تم زمین پر اپنے کام کرو (ابوداؤد)

٣٩١٧ - (٢٦) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا اِذَا نَزَلْنَا مَنْزِلًا لَا نُسَبِّحُ حَتّٰى نَحُلَّ الرِّحَالَ ... رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

٣٩١٧: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم کسی منزل پر اترتے تو جب تک ہم (چارپایوں سے) سامان نہ اتار لیتے' نفل نماز ادا نہیں کرتے تھے (ابوداؤد)

٣٩١٨ - (٢٧) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَمْشِيْ اِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مَعَهُ حِمَارٌ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ارْكَبْ! وَتَاَخَّرَ الرَّجُلُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا،

أَنْتَ أَحَقُّ بِصَدْرِ دَابَّتِكَ، إِلاَّ أَنْ تَجْعَلَهُ لِيْ». قَالَ: جَعَلْتُهُ لَكَ، فَرَكِبَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ.

۳۹۱۸: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدل چل رہے تھے اچانک ایک شخص آپؐ کے پاس آیا اس کے ساتھ گدھا تھا۔ اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! اس پر سوار ہو جائیں اور وہ (خود) پیچھے ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (سوار ہونے سے) انکار کیا اور فرمایا' تو اپنے چارپائے کے اگلے حصہ پر سواری کرنے کا زیادہ حق رکھتا ہے البتہ اگر تو مجھے اجازت دے تو پھر ہو سکتا ہے؟ اس نے کہا' میں نے آپؐ کو اجازت دی (پھر) آپؐ اس پر سوار ہوئے (ترمذی' ابوداؤد)

۳۹۱۹ - (۲۸) وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ هِنْدٍ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «تَكُوْنُ إِبِلٌ لِلشَّيَاطِيْنِ وَبُيُوْتٌ لِلشَّيَاطِيْنِ». فَأَمَّا إِبِلُ الشَّيَاطِيْنِ فَقَدْ رَأَيْتُهَا: يَخْرُجُ أَحَدُكُمْ بِنَجِيْبَاتٍ مَعَهُ قَدْ أَسْمَنَهَا فَلاَ يَعْلُوْ بَعِيْرًا مِنْهَا وَيَمُرُّ بِأَخِيْهِ قَدِ انْقَطَعَ بِهِ فَلاَ يَحْمِلُهُ ــ. وَأَمَّا بُيُوْتُ الشَّيَاطِيْنِ فَلَمْ أَرَهَا ــ. كَانَ سَعِيْدٌ يَقُوْلُ: لاَ أُرَاهَا إِلاَّ هٰذِهِ الأَقْفَاصَ الَّتِيْ يَسْتُرُ النَّاسُ بِالدِّيْبَاجِ . . . رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۳۹۱۹: سعید بن ابی ہند' ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کچھ اونٹ اور کچھ گھر شیطانوں کے لئے ہوتے ہیں۔ شیطانوں کے اونٹ تو میں نے دیکھ لئے ہیں' تم میں سے ایک شخص عمدہ قسم کی اونٹنیاں لے کر نکلتا ہے جن کو اس نے موٹا تازہ کر رکھا ہے لیکن ان میں سے کسی اونٹنی پر سوار نہیں ہوتا اور اپنے ایسے بھائی کے پاس سے گزرتا ہے جو چل نہیں سکتا' اس کو سوار نہیں کراتا اور شیطانوں کے گھر میں نے نہیں دیکھے۔ سعید راوی کہتا تھا میرا خیال ہے کہ ان سے مراد وہ کجاوے ہیں جن کو لوگ ریشمی کپڑوں کے ساتھ ڈھانپتے ہیں۔ (ابوداؤد)

وضاحت: موجودہ دور میں کجاووں کی جگہ عمدہ قسم کی کاریں ہیں جو بہت قیمتی ہوتی ہیں اور اظہار فخر کے لئے انہیں خریدا جاتا ہے (واللہ اعلم) اس حدیث کی سند میں سعید بن ابی ہند کا ابوہریرہؓ سے سماع ثابت نہیں اس لئے یہ روایت منقطع ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۵۳)

۳۹۲۰ - (۲۹) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ، عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، فَضَيَّقَ النَّاسُ الْمَنَازِلَ وَقَطَعُوا الطَّرِيْقَ، فَبَعَثَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ مُنَادِيًا يُنَادِيْ فِي النَّاسِ: «إِنَّ مَنْ ضَيَّقَ مَنْزِلاً، أَوْ قَطَعَ طَرِيْقًا، فَلاَ جِهَادَ لَهُ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۳۹۲۰: سہل بن معاذ اپنے والد سے روایت کرتا ہے اس نے بیان کیا' ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں جہاد کیا۔ لوگوں نے اترنے کے مقامات کو تنگ بنا دیا اور راستوں کو بند کر دیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منادی کرنے

والے کو سمجھا کر لوگوں میں (یہ) منادی کرے "بے شک جس شخص نے اترنے کے مقامات کو تنگ کیا یا راستہ بند کیا' اس کا جہاد نہیں ہے" (ابوداؤد)

۳۹۲۱ ـ (۳۰) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «إِنَّ أَحْسَنَ مَا دَخَلَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ أَوَّلُ اللَّيْلِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۹۲۱: جابر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا' سب سے اچھا وقت' جس میں آدمی سفر سے واپسی پر گھر والوں کے پاس پہنچتا ہے رات کا ابتدائی حصہ ہے (ابوداؤد)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۹۲۲ ـ (۳۱) عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ فَعَرَّسَ بِلَيْلٍ اضْطَجَعَ عَلَى يَمِينِهِ، وَإِذَا عَرَّسَ قُبَيْلَ الصُّبْحِ نَصَبَ ذِرَاعَهُ وَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلَى كَفِّهِ... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

تیسری فصل: ۳۹۲۲: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں ہوتے اور رات آرام کے لئے اترتے تو دائیں جانب پر لیٹتے تھے اور جب صبح سے ذرا پہلے آرام کے لئے اترتے تو اپنی کلائی کو اٹھا کر رکھتے اور اپنا سر اپنی ہتھیلی پر رکھتے (مسلم)

۳۹۲۳ ـ (۳۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ فِي سَرِيَّةٍ، فَوَافَقَ ذٰلِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَغَدَا أَصْحَابُهُ، وَقَالَ: أَتَخَلَّفُ وَأُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، ثُمَّ أَلْحَقُهُمْ، فَلَمَّا صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ رَآهُ، فَقَالَ: «مَا مَنَعَكَ أَنْ تَغْدُوَ مَعَ أَصْحَابِكَ؟» فَقَالَ: أَرَدْتُ أَنْ أُصَلِّيَ مَعَكَ ثُمَّ أَلْحَقَهُمْ. فَقَالَ: «لَوْ أَنْفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مَا أَدْرَكْتَ فَضْلَ غَدْوَتِهِمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۹۲۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن رواحہ کو ایک لشکر میں بھیجا' اس روز جمعہ کا دن تھا' اس کے رفقاء صبح ہی چلے گئے اس نے خیال کیا کہ میں ٹھہرا ہوں (اور) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کر کے ان کے ساتھ جا ملوں گا جب اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی تو آپ نے اسے دیکھا' آپ نے (اس سے) دریافت کیا' تو اپنے رفقاء کے ساتھ کیوں نہیں گیا؟ اس نے جواب دیا' میں نے چاہا کہ آپ کی اقتداء میں نماز ادا کر کے ان کے ساتھ جا ملوں گا' آپ نے فرمایا' اگر تو زمین کی تمام چیزوں کو خرچ کرے تو ان کے صبح کے وقت چل پڑنے کے ثواب کو نہیں پا سکے گا (ترمذی)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں "حکم" کا "مقسم" سے سماع ثابت نہیں نیز حجاج بن ارطاۃ راوی ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد ۳ صفحہ ۱۵۶' الضعفاء الصغیر صفحہ ۷۵' المجروحین جلد ۱ صفحہ ۲۲۵' تاریخ بغداد جلد ۸ صفحہ ۲۳۵' میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۴۵۸)

۳۹۲٤ - (۳۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيهَا جِلْدُ نَمِرٍ» . . . رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۳۹۲۴ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' فرشتے ایسے قافلے کے ساتھ نہیں ہوتے جس میں چیتے کا چمڑا ہو (ابوداؤد)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں عمران بن داؤد راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۲۳۶)

۳۹۲۵ - (۳٤) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «سَيِّدُ الْقَوْمِ فِي السَّفَرِ خَادِمُهُمْ، فَمَنْ سَبَقَهُمْ بِخِدْمَةٍ لَمْ يَسْبِقُوْهُ بِعَمَلٍ إِلَّا الشَّهَادَةَ» رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۳۹۲۵ : سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سفر میں قوم کا سردار ان کا خادم ہے پس جو شخص خدمت کرنے میں ان سے سبقت لے جائے تو وہ لوگ اس سے سوائے شہادت کے کسی (دوسرے) عمل کے ساتھ سبقت نہیں لے جا سکتے (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے نیز اس حدیث کو سیوطیؒ نے ضعیف قرار دیا ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۶۳' ضعیف الجامع الصغیر جلد ۳ صفحہ ۲۳۳)

بَابُ الْكِتَابِ اِلَى الْكُفَّارِ وَدُعَائِهِمْ اِلَى الْاِسْلَامِ

(کفار کی جانب خطوط تحریر کرنے اور انہیں اسلام کی دعوت دینے کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۹۲۶-(۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَتَبَ اِلَى قَيْصَرَ يَدْعُوْهُ اِلَى الْاِسْلَامِ، وَبَعَثَ بِكِتَابِهِ اِلَيْهِ دِحْيَةَ الْكَلْبِيَّ، وَاَمَرَهُ اَنْ يَدْفَعَهُ اِلَى عَظِيْمِ بُصْرٰى لِيَدْفَعَهُ اِلَى قَيْصَرَ، فَاِذَا فِيْهِ: «بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللهِ وَرَسُوْلِهِ اِلَى هِرَقْلَ عَظِيْمِ الرُّوْمِ. سَلَامٌ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى، اَمَّا بَعْدُ، فَاِنِّيْ اَدْعُوْكَ بِدَاعِيَةِ الْاِسْلَامِ. اَسْلِمْ تَسْلَمْ. وَاَسْلِمْ يُؤْتِكَ اللهُ اَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ، وَاِنْ تَوَلَّيْتَ فَعَلَيْكَ اِثْمُ الْاَرِيْسِيِّيْنَ — وَ﴿يَا اَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا اِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَنْ لَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا. وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللهِ، فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا: اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ﴾» ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ، قَالَ: «مِنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللهِ» وَقَالَ: «اِثْمُ الْيَرِيْسِيِّيْنَ» وَقَالَ: «بِدِعَايَةِ الْاِسْلَامِ».

پہلی فصل: ۳۹۲۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قیصر روم کی جانب خط لکھا اسے اسلام کی دعوت دی اور اس کی جانب دحیہ کلبیؓ کو خط دے کر بھیجا اور اس کو حکم دیا کہ وہ اسے بصریٰ کے امیر کو دے تاکہ وہ اسے قیصر روم تک پہنچا سکے۔ اس کی عبارت یہ تھی" شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا بخشنے والا مہربان ہے" محمدؐ اللہ کے بندے اور اس کے پیغمبر کی جانب سے روم کے حاکم ہرقل کی جانب" اس شخص پر سلام ہو جو اللہ کی ہدایت کی اتباع کرے بعد ازاں میں آپ کو اسلام کی دعوت دیتا ہوں آپ اسلام لائیں (تو) آپ محفوظ رہیں گے اور اسلام قبول کرنے سے اللہ تعالیٰ آپ کو دوگنا ثواب مرحمت فرمائے گا اور اگر آپ نے اسلام سے انحراف کیا تو آپ کے سبب ایمان نہ لانے والی رعیت کا گناہ آپ پر ہو گا اور اے اہل کتاب! جو بات ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں مسلمہ ہے اس کی طرف آؤ۔ وہ یہ ہے کہ اللہ کے سوا ہم کسی کی عبادت نہ کریں اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بنائیں اور ہم میں سے کوئی کسی کو اللہ کے سوا اپنا کارساز نہ سمجھے اگر یہ لوگ (اس بات کو) نہ مانیں تو (ان سے) کہہ دو کہ تم گواہ رہو کہ ہم اللہ کے فرمانبردار ہیں (بخاری، مسلم) اور مسلم کی روایت میں ہے آپؐ نے لکھوایا" محمد اللہ کے پیغمبر کی جانب سے ہے اور (الاریسین کی بجائے) الیریسین تحریر ہے (جب کہ دونوں کا مفہوم ایک ہے) اور لفظ (داعیہ" کی جگہ) "دعایہ" تحریر ہے۔

وضاحت : روم کے بادشاہ کا لقب قیصر' فارس کے بادشاہ کا لقب کسریٰ' حبشہ کے بادشاہ کا لقب نجاشی' ترک کے بادشاہ کا لقب خاقان' قبطیوں کے بادشاہ کا لقب فرعون' مصریوں کے بادشاہ کا لقب عزیز اور حمیر کے بادشاہ کا لقب تبع تھا اور چونکہ خطوط میں اختصار ہوتا ہے' اس لئے اس خط میں جہاں اختصار ہے وہاں فصاحت و بلاغت کے لحاظ سے نہایت عمدہ تحریر ہے (تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۱۵۴)

۳۹۲۷ - (۲) **وَعَنْهُ**، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ بَعَثَ بِكِتَابِهٖ اِلٰى كِسْرٰى مَعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ ، فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّدْفَعَهٗ اِلٰى عَظِيْمِ الْبَحْرَيْنِ ، فَدَفَعَهٗ عَظِيْمُ الْبَحْرَيْنِ اِلٰى كِسْرٰى فَلَمَّا قَرَاَ مَزَّقَهٗ ، قَالَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ : فَدَعَا عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَنْ يُّمَزَّقُوْا كُلَّ مُمَزَّقٍ .. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

۳۹۲۷ : ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا مکتوب عبداللہ بن حذافہ سہمی کے ہاتھ کسریٰ کی جانب ارسال کیا اور اسے حکم دیا کہ وہ یہ خط بحرین کے رئیس کو دے دے چنانچہ بحرین کے رئیس نے وہ خط کسریٰ کی جانب بھجوایا جب اس نے خط پڑھا تو اس کو پھاڑ ڈالا ابن المسیب راوی نے بیان کیا کہ ان کے حق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بددعا کی کہ وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں (بخاری)

وضاحت : ابرویز بن ہرمز بن نوشیرواں نے آپ کے خط کو ٹکڑے ٹکڑے کیا تھا اس کو اس کے بیٹے شیرویہ نے قتل کر ڈالا بیان کیا جاتا ہے کہ جب ابرویز کو اپنی موت کا یقین ہو گیا تو اس نے دواخانہ کی الماری میں سے زہر کی ڈبیہ پر تحریر کیا کہ یہ دوا قوت باہ کے لئے بہت مفید ہے اور اس کا بیٹا شیرویہ ایسی ادویات کا بڑا دلدادہ تھا چنانچہ والد کو قتل کرنے کے بعد دواخانہ سے اس نے وہ ڈبیہ لی جس پر لکھا ہوا تھا کہ یہ دوا مقوی باہ ہے اسے استعمال کیا اور اس سے وہ فوراً ہلاک ہو گیا نتیجہ میں حکومت ختم ہو گئی اور نحوست نے ان کے ہاں ڈیرے ڈال لئے۔ یہ سب کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بددعا کا نتیجہ تھا (تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۱۵۴)

۳۹۲۸ - (۳) **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَتَبَ اِلٰى كِسْرٰى وَاِلٰى قَيْصَرَ وَاِلَى النَّجَاشِيِّ وَاِلٰى كُلِّ جَبَّارٍ يَّدْعُوْهُمْ اِلَى اللهِ ، وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ الَّذِيْ صَلّٰى عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۳۹۲۸ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسریٰ' قیصر' نجاشی اور ہر سردار کی جانب خط تحریر کیا (اور) انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دی (خیال رہے) اس نجاشی سے مراد وہ نجاشی نہیں جس کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غائبانہ نماز جنازہ پڑھا تھا (مسلم)

٣٩٢٩ - (٤) وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَمَّرَ أَمِيرًا عَلَى جَيْشٍ أَوْ سَرِيَّةٍ أَوْصَاهُ فِي خَاصَّتِهِ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا، ثُمَّ قَالَ: «اغْزُوا بِسْمِ اللّٰهِ، فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، قَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ، اغْزُوا فَلَا تَغُلُّوا، وَلَا تَغْدِرُوا، وَلَا تَمْثُلُوا، وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيدًا، وَإِذَا لَقِيتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَادْعُهُمْ إِلَى ثَلَاثِ خِصَالٍ - أَوْ خِلَالٍ - فَأَيَّتُهُنَّ مَا أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ، ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ، فَإِنْ أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ، ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ إِلَى دَارِ الْمُهَاجِرِينَ، وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ إِنْ فَعَلُوا ذٰلِكَ فَلَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِينَ، وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِينَ، فَإِنْ أَبَوْا أَنْ يَتَحَوَّلُوا مِنْهَا فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ يَكُونُونَ كَأَعْرَابِ الْمُسْلِمِينَ، يَجْرِي عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللّٰهِ الَّذِي يَجْرِي عَلَى الْمُؤْمِنِينَ، وَلَا يَكُونُ لَهُمْ فِي الْغَنِيمَةِ وَالْفَيْءِ شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يُجَاهِدُوا مَعَ الْمُسْلِمِينَ، فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَسَلْهُمُ الْجِزْيَةَ، فَإِنْ هُمْ أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ، فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَقَاتِلْهُمْ، وَإِذَا حَاصَرْتَ أَهْلَ حِصْنٍ فَأَرَادُوكَ أَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهِ فَلَا تَجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَلَا ذِمَّةَ نَبِيِّهِ، وَلٰكِنِ اجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَكَ وَذِمَّةَ أَصْحَابِكَ، فَإِنَّكُمْ أَنْ تُخْفِرُوا ذِمَمَكُمْ وَذِمَمَ أَصْحَابِكُمْ أَهْوَنُ مِنْ أَنْ تُخْفِرُوا ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ رَسُولِهِ، وَإِنْ حَاصَرْتَ أَهْلَ حِصْنٍ فَأَرَادُوكَ أَنْ تُنْزِلَهُمْ عَلَى حُكْمِ اللّٰهِ فَلَا تُنْزِلْهُمْ عَلَى حُكْمِ اللّٰهِ، وَلٰكِنْ أَنْزِلْهُمْ عَلَى حُكْمِكَ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي: أَتُصِيبُ حُكْمَ اللّٰهِ فِيهِمْ أَمْ لَا؟».
رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۹۲۹: سلیمان بن بریدہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں' اس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی کسی چھوٹے یا بڑے لشکر کا امیر مقرر فرماتے تو اس کو اپنے معاملات میں اللہ سے ڈرنے اور اپنے ساتھی مسلمانوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی وصیت فرماتے۔ نیز فرماتے' اللہ کے راستے میں اللہ کے نام کے ساتھ جہاد کرو۔ اس شخص سے لڑائی کرو جو اللہ کے ساتھ کفر کرتا ہے۔ جہاد کرو تو خیانت نہ کرو' عہد شکنی نہ کرو (لاشوں کا) مثلہ نہ کرو کسی بچے کو قتل نہ کرو اور جب تمہاری ملاقات تمہارے دشمنوں سے ہو تو انہیں تین باتوں کی دعوت دو۔ ان میں سے جس بات کو وہ تسلیم کریں اس کو مان لو' اور ان پر حملہ نہ کرو' پہلے انہیں اسلام کی جانب بلاؤ اگر وہ اسلام لے آئیں تو ان کے اسلام کو قبول کرو اور ان پر حملہ کرنے سے رک جاؤ بعد ازاں انہیں کہو کہ وہ دارالحرب چھوڑ کر دارالہجرت میں منتقل ہو جائیں نیز انہیں بتاؤ کہ اگر وہ منتقل ہو جائیں گے تو ان کو مہاجرین کے حقوق میسر آئیں گے اور ان پر مہاجرین کی سی ذمہ داری عائد ہوں گی اگر وہ دارالہجرت کی جانب منتقل ہونے سے انکار کریں تو انہیں بتاؤ کہ ان کا معاملہ جنگل میں بودوباش رکھنے والے مسلمانوں کا سا ہو گا۔ ان پر اللہ کے وہی احکام نافذ ہوں گے جو دیگر ایمانداروں پر نافذ ہوتے ہیں مگر انہیں غنیمت اور فئی کے مال میں سے کچھ نہیں ملے گا۔ ہاں اگر وہ مسلمانوں کے ساتھ ہو کر جہاد کریں گے تو انہیں حصہ ملے گا اگر وہ اس بات کو تسلیم نہ کریں تو ان سے جزیہ ادا کرنے کا مطالبہ کرو۔ اگر وہ جزیہ ادا کرنا تسلیم کریں تو ان سے جزیہ لو اور

انھیں کچھ نہ کہو۔ اگر وہ جزیہ دینے سے انکار کریں تو اللہ سے مدد طلب کرتے ہوئے ان کے ساتھ جنگ کرو اور جب تم کسی قلعہ کا محاصرہ کرو اور وہ تم سے تقاضا کریں کہ تم انھیں اللہ اور اس کے پیغمبر کا ذمہ (ضمانت) دو تو تم انھیں اللہ اور اس کے پیغمبر کا ذمہ نہ دو بلکہ اپنا اور اپنے رفقاء کا ذمہ دو کیونکہ اگر تم اپنے اور اپنے رفقاء کے ذمہ کو توڑ ڈالو تو یہ اللہ اور اس کے رسول کے ذمہ کو توڑنے کے مقابلہ میں معمولی ہے اور اگر تم کسی قلعہ کے مکینوں کا محاصرہ کرو اور وہ تم سے یہ تقاضا کریں کہ تم انھیں اللہ کے حکم پر اتارو تو تم انھیں اللہ کے فیصلے پر نہ اتارنا بلکہ اپنے فیصلہ پر اتارنا کیونکہ تمھیں علم نہیں کہ تم ان کے بارہ میں اللہ کے فیصلے کو پہنچ پاؤ گے یا نہیں (مسلم)

وضاحت: اپنے فیصلہ پر اتارنے کا حکم دینے سے معلوم ہوتا ہے کہ شریعت میں اجتہاد بھی ایک دلیل ہے خواہ اجتہاد صحیح ہو یا غلط بہرحال قیامت تک اجتہاد کا دروازہ کھلا ہے البتہ یہ مسئلہ تفصیل طلب ہے کہ اجتہاد کی اجازت کن اہل علم کو ہے؟ (واللہ اعلم)

۳۹۳۰ - (۵) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِيْ بَعْضِ اَيَّامِهِ الَّتِيْ لَقِيَ فِيْهَا الْعَدُوَّ انْتَظَرَ حَتّٰى مَالَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ قَامَ فِي النَّاسِ فَقَالَ: «يَا اَيُّهَا النَّاسُ! لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ، وَسَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ، فَاِذَا لَقِيْتُمْ فَاصْبِرُوْا، وَاعْلَمُوْا اَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ» ثُمَّ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ، وَمُجْرِيَ السَّحَابِ، وَهَازِمَ الْاَحْزَابِ، اهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۹۳۰: عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض غزوات میں جن میں آپؐ نے دشمنوں سے مقابلہ کیا' سورج کے زوال کا انتظار کیا بعد ازاں آپؐ لوگوں میں کھڑے ہوئے اور آپؐ نے اعلان کیا' اے لوگو! تم دشمن کے ساتھ لڑائی کی آرزو نہ کرو بلکہ اس سے عافیت طلب کرو جب تم دشمن سے ملو تو صبر سے کام لو اور اس بات کا یقین رکھو کہ جنت تلواروں کے سائے کے نیچے ہے پھر آپؐ نے (ذیل کے الفاظ کے ساتھ) دعا کی' اے اللہ! کتاب کو نازل کرنے والے' بادلوں کو چلانے والے' (کافروں کی) جماعتوں کو شکست دینے والے' انھیں شکست سے دوچار کر اور ہمیں ان پر غلبہ عطا فرما (بخاری' مسلم)

۳۹۳۱ - (۶) **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا غَزَا بِنَا قَوْمًا لَمْ يَكُنْ يَغْزُوْ بِنَا حَتّٰى يُصْبِحَ — وَيَنْظُرَ اِلَيْهِمْ، فَاِنْ سَمِعَ اَذَانًا كَفَّ عَنْهُمْ، وَاِنْ لَمْ يَسْمَعْ اَذَانًا اَغَارَ عَلَيْهِمْ، قَالَ: فَخَرَجْنَا اِلٰى خَيْبَرَ، فَانْتَهَيْنَا اِلَيْهِمْ لَيْلًا، فَلَمَّا اَصْبَحَ وَلَمْ يَسْمَعْ اَذَانًا رَكِبَ وَرَكِبْتُ خَلْفَ اَبِيْ طَلْحَةَ وَاِنَّ قَدَمِيْ لَتَمَسُّ قَدَمَ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: فَخَرَجُوْا اِلَيْنَا بِمَكَاتِلِهِمْ وَمَسَاحِيْهِمْ —، فَلَمَّا رَاَوُا النَّبِيَّ ﷺ قَالُوْا: مُحَمَّدٌ، وَاللّٰهِ مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيْسُ —، فَلَجَاُوْا اِلَى الْحِصْنِ، فَلَمَّا رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، خَرِبَتْ خَيْبَرُ، اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا

بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۹۳۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ہمیں لیکر کسی قوم سے لڑائی کرتے تو اس وقت تک لڑائی نہ کرتے جب تک صبح صادق نمودار نہ ہو جاتی اور ان کا جائزہ لیتے اگر اذان (کے کلمات) سنتے تو ان پر حملہ نہ کرتے اور اگر اذان نہ سنتے تو ان پر حملہ کر دیتے۔ انس نے بیان کیا چنانچہ ہم خیبر (کی جانب) گئے ہم وہاں رات کے وقت پہنچے جب صبح نمودار ہوئی اور آپ نے اذان (کے کلمات) نہ سنے تو آپ (سواری پر) سوار ہوئے اور میں طلحہ کے پیچھے سوار ہوا جبکہ میرا قدم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم کو چھو رہا تھا۔ انس نے بیان کیا کہ خیبر کے لوگ ہماری طرف اپنے ٹوکروں اور اپنی کدالوں کے ساتھ نکلے جب انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو انہوں نے شور مچا دیا' محمد ہے' اللہ کی قسم محمد ہے اور لشکر ہے۔ چنانچہ وہ قلعہ میں پناہ گزیں ہوئے اور جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھا تو آپ نے فرمایا' اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ خیبر تباہ و برباد ہو گیا' اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جب ہم کسی قوم کی آبادی میں اترتے ہیں تو ان لوگوں کی صبح غم ناک ہوتی ہے جن کو برے انجام سے پہلے سے خبردار کر دیا گیا تھا (بخاری' مسلم)

۳۹۳۲ ـ (۷) وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: شَهِدْتُ الْقِتَالَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَكَانَ إِذَا لَمْ يُقَاتِلْ أَوَّلَ النَّهَارِ انْتَظَرَ حَتّٰى تَهُبَّ الْأَرْوَاحُ ـ وَتَحْضُرَ الصَّلَاةُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۹۳۲: نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں لڑائیوں میں حاضر ہوا آپ کا (معمول) تھا کہ اگر آپ شروع دن میں لڑائی کا آغاز نہ فرماتے تو انتظار کرتے یہاں تک کہ ہوائیں چلنے لگتیں اور نماز کا وقت ہو جاتا (بخاری)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۳۹۳۳ ـ (۸) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: شَهِدْتُ ـ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَكَانَ إِذَا لَمْ يُقَاتِلْ أَوَّلَ النَّهَارِ انْتَظَرَ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ وَتَهُبَّ الرِّيَاحُ وَيَنْزِلَ النَّصْرُ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ.

دوسری فصل: ۳۹۳۳: نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں غزوات میں شریک ہوتا رہا جب آپ شروع دن میں جنگ نہ کرتے تو انتظار فرماتے یہاں تک کہ سورج ڈھل جاتا' ہوائیں چلنے لگتیں اور فتح و نصرت کا نزول ہوتا (ابوداؤد)

۳۹۳٤ - (۹) وَعَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ – فَكَانَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ أَمْسَكَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، فَإِذَا طَلَعَتْ قَاتَلَ، فَإِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ أَمْسَكَ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ، فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ قَاتَلَ حَتّٰى الْعَصْرِ، ثُمَّ أَمْسَكَ حَتّٰى يُصَلِّيَ الْعَصْرَ، ثُمَّ يُقَاتِلُ. قَالَ قَتَادَةُ: كَانَ يُقَالُ: عِنْدَ ذٰلِكَ تَهِيْجُ رِيَاحُ النَّصْرِ، وَيَدْعُو الْمُؤْمِنُوْنَ لِجُيُوْشِهِمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۹۳٤: قتادہ رحمہ اللہ نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں جنگیں لڑتا رہا جب صبح صادق طلوع ہوتی تو آپ سورج نکلنے تک جنگ سے رکے رہتے جب سورج طلوع ہو جاتا تو آپ لڑائی شروع فرماتے جب دوپہر کا وقت ہوتا تو سورج کے زوال تک رکے رہتے اور جب سورج ڈھل جاتا تو عصر کی نماز تک لڑائی کرتے رہتے بعد ازاں نماز عصر ادا کرنے تک رکے رہتے اس کے بعد لڑائی شروع کرتے قتادہ نے بیان کیا کہا جاتا تھا کہ اس وقت فتح و نصرت کی ہوائیں چلتی ہیں اور مومن اپنے لشکروں کے لئے نمازوں میں دعا کرتے ہیں (ترمذی)

وضاحت: قتادہ مدلس راوی ہے اس کی ملاقات نعمان سے ثابت نہیں ہے پس سند میں انقطاع ہے۔
(میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۸۵، ضعیف ترمذی صفحہ ۱۷۸)

۳۹۳۵ - (۱۰) وَعَنْ عِصَامٍ الْمُزَنِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِيْ سَرِيَّةٍ، فَقَالَ: «إِذَا رَأَيْتُمْ مَسْجِدًا أَوْ سَمِعْتُمْ مُؤَذِّنًا فَلَا تَقْتُلُوْا أَحَدًا» ... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوٗدَ.

۳۹۳۵: عصام مزنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک دستہ میں بھیجا اور آپ نے فرمایا جب تم کسی مسجد کو دیکھو یا مؤذن کی اذان سنو تو تم وہاں کسی شخص کو قتل نہ کرو (ترمذی، ابوداؤد)
وضاحت: ابوداؤد کی روایت کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۵۷)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۹۳٦ - (۱۱) عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَتَبَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ إِلٰى أَهْلِ فَارِسَ: بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ إِلٰى رُسْتُمَ وَمِهْرَانَ فِيْ مَلَإِ فَارِسَ. سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى. أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّا نَدْعُوْكُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ، فَإِنْ أَبَيْتُمْ فَأَعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَأَنْتُمْ صَاغِرُوْنَ، فَإِنْ أَبَيْتُمْ فَإِنَّ مَعِيَ قَوْمًا يُحِبُّوْنَ الْقَتْلَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ كَمَا يُحِبُّ فَارِسُ الْخَمْرَ، وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى. رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

تیسری فصل: ٣٩٣٦: ابووائل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ خالدؓ بن ولید نے اہل فارس کی جانب خط تحریر کیا (جس کا مضمون تھا) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ خالدؓ بن ولید کی جانب سے رستم' مہران اور دیگر اکابرین فارس کے نام! اس شخص پر سلام ہو جو ہدایت کی تابعداری کرے' اس کے بعد! ہم تمہیں اسلام کی دعوت دیتے ہیں اگر تم انکار کرو تو تم مطیع ہو کر جزیہ ادا کرو اگر تم جزیہ ادا کرنے سے انکار کرو تو (یقین کر لو) کہ میرے ساتھ ایسے لوگ ہیں جو اللہ کے راستہ میں قتل ہونے کو اتنا پسند کرتے ہیں جتنا فارس کے لوگ شراب کو پسند کرتے ہیں اور سلام ان لوگوں پر ہو جو ہدایت کی تابعداری کریں (شرح السنۃ)

وضاحت: اس حدیث کی سند معلوم نہیں ہو سکی۔ البتہ ابن جریر طبریؒ نے اس حدیث کا مضمون سند کے ساتھ ذکر کیا ہے جس میں سیف بن عمرو تمیمی راوی ضعیف اور مجالد بن سعید راوی کا آخری عمر میں حافظہ تبدیل ہو گیا تھا وہ قوی نہیں ہے اور ابو مخنف لوط بن یحییٰ کوئی شیعی اور ہالک ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۵۵' جلد ۳ صفحہ ۴۱۹)

بَابُ الْقِتَالِ فِي الْجِهَادِ
(جہاد میں لڑائی کرنے کا ذکر)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۹۳۷ - (۱) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ: أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ، فَأَيْنَ أَنَا؟ قَالَ: «فِي الْجَنَّةِ» فَأَلْقَى تَمَرَاتٍ فِي يَدِهِ ثُمَّ قَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ۳۹۳۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے احد کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا' آپ مجھے بتائیں کہ اگر میں قتل ہو جاؤں تو کہاں ہوں گا؟ آپؐ نے فرمایا' تو جنت میں ہو گا چنانچہ اس کے ہاتھ میں جو کھجوریں تھیں اس نے ان کو گرا دیا پھر اس نے لڑائی کی یہاں تک کہ شہید ہو گیا (بخاری' مسلم)

۳۹۳۸ - (۲) وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُرِيدُ غَزْوَةً إِلَّا وَرّٰى بِغَيْرِهَا - حَتّٰى كَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ - يَعْنِي غَزْوَةَ تَبُوكَ - غَزَاهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي حَرٍّ شَدِيدٍ، وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيدًا، وَمَفَازًا - وَعَدُوًّا كَثِيرًا، فَجَلّٰى لِلْمُسْلِمِينَ أَمْرَهُمْ، لِيَتَأَهَّبُوا أُهْبَةَ غَزْوِهِمْ، فَأَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِ الَّذِي يُرِيدُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۹۳۸: کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی طرف جہاد کا ارادہ فرماتے تو اس کے علاوہ کا توریہ فرماتے یہاں تک کہ جنگ تبوک ہوئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ جنگ شدید گرمی میں لڑی' سفر بھی دور دراز کا تھا' جنگلات کو عبور کرنا تھا اور دشمن تعداد میں بھی زیادہ تھا تو آپؐ نے مسلمانوں کے سامنے تمام معاملہ واضح کر دیا تاکہ وہ جہاد کے لئے پورے ساز و سامان کے ساتھ لیس ہو کر نکلیں آپؐ نے ان کو واضح طور پر بتا دیا' جدھر آپؐ جانا چاہتے تھے (بخاری)

۳۹۳۹ - (۳) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْحَرْبُ خُدْعَةٌ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۹۳۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' لڑائی میں دھوکہ دینا درست ہے (بخاری' مسلم)

وضاحت: مقصود یہ ہے کہ لڑائی میں ہوشیاری اور سمجھداری سے کام لیا جائے اور دشمن کو مغلوب کرنے کے لئے حیلہ سازی کی جائے البتہ عہد شکنی درست نہیں (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۵۷)

٣٩٤٠ - (٤) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَغْزُوْ بِأُمِّ سُلَيْمٍ، وَنِسْوَةٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ مَعَهُ، إِذَا غَزَا يَسْقِيْنَ الْمَآءَ وَيُدَاوِيْنَ الْجَرْحَى. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۹۴۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جہاد کے لئے نکلتے تو ام سلیم اور انصار کی عورتوں کو اپنے ساتھ لے جاتے وہ نمازیوں کو پانی پلاتیں اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرتیں (مسلم)

وضاحت: معلوم ہوا کہ ضرورت کے پیش نظر غیر محرم لوگوں کی مرہم پٹی کی جا سکتی ہے اور ان کے لئے کھانے پینے کا انتظام کیا جا سکتا ہے (واللہ اعلم)

٣٩٤١ - (٥) وَعَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ سَبْعَ غَزَوَاتٍ أَخْلُفُهُمْ فِيْ رِحَالِهِمْ، فَأَصْنَعُ لَهُمُ الطَّعَامَ، وَأُدَاوِي الْجَرْحَى، وَأَقُوْمُ عَلَى الْمَرْضَى ... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۹۴۱: ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں سات جنگوں میں شریک ہوئی، میں فوجیوں کے کیمپ میں ان کے پیچھے ان کے لئے کھانا تیار کرتی، زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی اور بیماروں کا خیال رکھتی تھی (مسلم)

٣٩٤٢ - (٦) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنْ قَتْلِ النِّسَآءِ وَالصِّبْيَانِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۹۴۲: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا (بخاری، مسلم)

٣٩٤٣ - (٧) وَعَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنْ أَهْلِ الدَّارِ يُبَيَّتُوْنَ - مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ، فَيُصَابُ مِنْ نِسَآئِهِمْ وَذَرَارِيِّهِمْ، فَقَالَ: «هُمْ مِنْهُمْ». وَفِيْ رِوَايَةٍ: «هُمْ مِنْ آبَائِهِمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۹۴۳: صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کسی محلہ کے مشرکوں پر شبخون مارا جاتا ہے، جس میں ان کی عورتیں اور بچے بھی مارے جاتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا، وہ بھی مشرکوں جیسا حکم رکھتے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ ان کا حکم ان کے باپ دادوں جیسا ہے (بخاری، مسلم)

٣٩٤٤ - (٨) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَطَعَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيْرِ وَحَرَّقَ، وَلَهَا يَقُوْلُ حَسَّانُ:

وَهَانَ عَلٰى سَرَاةِ بَنِيْ لُؤَيٍّ — حَرِيْقٌ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيْرُ

وَفِيْ ذٰلِكَ نَزَلَتْ ﴿مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِيْنَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَائِمَةً عَلٰى أُصُوْلِهَا فَبِإِذْنِ اللّٰهِ﴾ — مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۹۴۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو نضیر کے کھجور کے درختوں کو کاٹنے اور جلانے کا حکم دیا۔ اسی بارے میں (شاعر اسلام) حسان کہتا ہے! بنو لوی (قریش) کے سرداروں نے بویرہ (مقام) میں مشتعل آگ کو کوئی اہمیت نہ دی اور اسی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی (جس کا ترجمہ ہے) "اے مومنو! کھجور کے درخت جو تم نے کاٹ ڈالے یا ان کو اپنی جڑوں پر کھڑا رہنے دیا وہ (سب) خدا کے حکم سے تھا" -
(بخاری، مسلم)

وضاحت: بنو لوی (قریش) نے بنو نضیر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں بھڑکایا تھا اور مدد کا وعدہ کیا تھا مگر بعد میں ان کی کوئی مدد نہ کی۔

٣٩٤٥ - (٩) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْنٍ: أَنَّ نَافِعًا كَتَبَ إِلَيْهِ يُخْبِرُهُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَغَارَ عَلٰى بَنِي الْمُصْطَلِقِ غَارِّيْنَ — فِيْ نَعَمِهِمْ بِالْمُرَيْسِيْعِ — فَقَتَلَ الْمُقَاتِلَةَ وَسَبَى الذُّرِّيَّةَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۹۴۵: عبداللہ بن عون رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نافع نے ان کی جانب تحریر کیا، جس میں یہ ذکر تھا کہ عبداللہ بن عمر نے اسے بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو مصطلق پر حملہ کیا تو وہ "مریسیع" کے مقام پر اپنے چوپایوں میں بے خبر تھے تو آپ نے لڑائی کرنے والوں کو قتل کر دیا اور (ان کی) اولاد کو قیدی بنا لیا (بخاری، مسلم)

٣٩٤٦ - (١٠) وَعَنْ أَبِيْ أُسَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَنَا يَوْمَ بَدْرٍ حِيْنَ صَفَفْنَا لِقُرَيْشٍ وَصَفُّوْا لَنَا: «إِذَا أَكْثَبُوْكُمْ — فَعَلَيْكُمْ بِالنَّبْلِ». وَفِيْ رِوَايَةٍ: «إِذَا أَكْثَبُوْكُمْ فَارْمُوْهُمْ وَاسْتَبْقُوْا نَبْلَكُمْ» ... رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

وَحَدِيْثُ سَعْدٍ: «هَلْ تُنْصَرُوْنَ»، سَنَذْكُرُهُ فِيْ بَابِ «فَضْلِ الْفُقَرَاءِ».

وَحَدِيْثُ الْبَرَاءِ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَهْطًا فِيْ بَابِ «الْمُعْجِزَاتِ» إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى.

۳۹۴۶: ابو اسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر میں ہمیں حکم دیا' جب ہم نے قریش کی سامنے صفیں باندھیں اور انہوں نے ہمارے مقابلہ کے لئے صفیں برابر کیں کہ "جب وہ تمہارے قریب آ جائیں تو تیر اندازی شروع کر دینا" اور ایک روایت میں ہے کہ جب وہ تمہارے نزدیک ہو جائیں تو ان پر تیر برساؤ لیکن کچھ تیر باقی بھی رہنے دینا (بخاری) اور سعدؓ سے (مروی) حدیث جس میں ہے کہ "تمہاری مدد صرف فقراء کی وجہ سے کی جاتی ہے" کا ذکر فقراء کی فضیلت کے باب میں کریں گے اور براء سے مروی حدیث کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دستہ بھیجا" کا ذکر معجزات کے باب میں کریں گے (انشاء اللہ تعالی)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۳۹۴۷ - (۱۱) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: عَبَّأَنَا ـ النَّبِیُّ ﷺ بِبَدْرٍ لَيْلًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ.

دوسری فصل: ۳۹۴۷: عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جنگ بدر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں رات کے وقت تیار کیا اور لشکر ترتیب دیا (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن حمید رازی ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد ۷ صفحہ ۲۷۵' المجروحین جلد ۲ صفحہ ۳۰۳' میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۵۳۰' تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۱۵۶' تاریخ بغداد جلد ۲ صفحہ ۲۳۳) نیز سلمہ بن فضل ابرش راوی ضعیف اور محمد بن اسحاق راوی مدلس ہے' اس نے (حدثنا) کے صیغہ کے ساتھ روایت نہیں کی ہے۔

۳۹۴۸ - (۱۲) وَعَنِ الْمُهَلَّبِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنْ بَيَّتَكُمُ الْعَدُوُّ فَلْيَكُنْ شِعَارُكُمْ: حٰمٓ لَا يُنْصَرُوْنَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ.

۳۹۴۸: مہلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اگر دشمن تم پر شب خون مارے تو تمہارا امتیازی نشان "حم لَا يُنْصَرُوْنَ" ہونا چاہیے (جس کا ترجمہ ہے) "حم" وہ فتح و نصرت سے ہمکنار نہیں ہوں گے" (ترمذی' ابوداؤد)

۳۹۴۹ - (۱۳) وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ شِعَارُ الْمُهَاجِرِيْنَ: عَبْدُ اللهِ، وَشِعَارُ الْأَنْصَارِ: عَبْدُ الرَّحْمٰنِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۳۹۴۹: سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مہاجرین کا امتیازی نشان "عبداللہ" اور انصار کا امتیازی نشان "عبدالرحمان" تھا (ابوداؤد)

وضاحت : اس حدیث کی سند ضعیف ہے نیز حجاج بن ارطاۃ راوی متکلم فیہ ہے اور حسن بصریؒ نے سمرہؓ سے "عن" کے ساتھ روایت کیا ہے جبکہ حسن بصریؒ راوی مدلس ہے (الجرح والتعدیل جلد۳ صفحہ۱۵۴ المجروحین جلد۱ صفحہ۲۲۵، تاریخ بغداد جلد۸ صفحہ۲۲۵، میزان الاعتدال جلد۱ صفحہ۴۵۸، تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۱۵)

۳۹۵۰ ـ (۱۴) وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، زَمَنَ النَّبِيِّ ﷺ فَبَيَّتْنَاهُمْ نَقْتُلُهُمْ، وَكَانَ شِعَارُنَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ: اَمِتْ اَمِتْ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۳۹۵۰: سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے زمانہ نبویؐ میں ابوبکر صدیق کی معیت میں جنگ لڑی۔ ہم نے دشمنوں پر رات کے وقت حملہ کیا اور انہیں موت کے گھاٹ اتار دیا۔ اس رات ہمارا امتیازی نشان "اَمِتْ اَمِتْ" یعنی مارو، مارو تھا (ابوداؤد)

۳۹۵۱ ـ (۱۵) وَعَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ يَكْرَهُوْنَ الصَّوْتَ عِنْدَ الْقِتَالِ ... رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۳۹۵۱: قیس بن عباد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ لڑائی کرتے وقت شور و شغب کو ناپسند جانتے تھے (ابوداؤد)

۳۹۵۲ ـ (۱۶) وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «اُقْتُلُوْا شُيُوْخَ الْمُشْرِكِيْنَ، وَاسْتَحْيُوْا شَرْخَهُمْ» اَيْ صِبْيَانَهُمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ.

۳۹۵۲: سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ مشرکین کے بوڑھوں کو قتل کرو اور ان کے بچوں کو چھوڑ دو (ترمذی، ابوداؤد)

وضاحت : وہ بوڑھے جو جنگ میں اپنی رائے اور تدبیر کے ذریعے مدد دیتے ہوں وہ واجب القتل ہیں (واللہ اعلم) نیز اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ۲۵۳، ضعیف ترمذی صفحہ۱۸۶)

۳۹۵۳ ـ (۱۷) وَعَنْ عُرْوَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اُسَامَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ عَهِدَ اِلَيْهِ قَالَ: «اَغِرْ عَلٰى اُبْنٰى ـ صَبَاحًا وَحَرِّقْ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۳۹۵۳: عروہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں مجھے اسامہؓ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے عہد لیا (اور) فرمایا "اُبنٰی" مقام پر صبح کے وقت حملہ آور ہونا اور آگ جلا دینا (ابوداؤد)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں صالح بن ابی اخضر راوی ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد۴ صفحہ ۳۹۴ تقریب التہذیب جلد۱ صفحہ ۳۵۸ الضعفاء والمتروکین صفحہ ۳۰۲ میزان الاعتدال جلد۲ صفحہ ۲۸۸)

۳۹۵۴ - (۱۸) وَعَنْ اَبِیْ اُسَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَوْمَ بَدْرٍ: «اِذَا اَکْثَبُوْکُمْ فَارْمُوْھُمْ، وَلَا تَسُلُّوا السُّیُوْفَ حَتّٰی یَغْشَوْکُمْ» ... رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ.

۳۹۵۴ : ابواسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جنگ بدر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب دشمن تمہارے قریب آ جائے تو ان پر تیروں کی بوچھاڑ کر دو اور جب تک وہ تمہارے سروں تک نہ آئیں اس وقت تک تلواریں نہ نکالو (ابوداؤد)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں اسحاق بن نجیح راوی مجہول ہے (العلل و معرفۃ الرجال جلد۱ رقم ۷۳۰ الجرح والتعدیل جلد۲ صفحہ ۲۳۲ التاریخ الکبیر جلد۱ صفحہ ۳۹۰ المجروحین جلد۱ صفحہ ۱۳۴ میزان الاعتدال جلد۱ صفحہ ۲۰۰ تقریب التہذیب جلد۱ صفحہ ۶۰ تاریخ بغداد جلد۶ صفحہ ۳۲۲ ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۵۵)

۳۹۵۵ - (۱۹) وَعَنْ رَبَاحِ بْنِ الرَّبِیْعِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فِیْ غَزْوَۃٍ فَرَاَی النَّاسَ مُجْتَمِعِیْنَ عَلٰی شَیْءٍ، فَبَعَثَ رَجُلًا فَقَالَ: «اُنْظُرُوْا عَلَامَ اجْتَمَعَ ھٰؤُلَاءِ؟» فَجَاءَ ـ فَقَالَ: عَلَی امْرَاَۃٍ قَتِیْلٍ فَقَالَ: «مَا کَانَتْ ھٰذِہٖ لِتُقَاتِلَ» وَعَلَی الْمُقَدِّمَۃِ خَالِدُ ابْنُ الْوَلِیْدِ، فَبَعَثَ رَجُلًا فَقَالَ: «قُلْ لِخَالِدٍ: لَا تَقْتُلِ امْرَاَۃً وَلَا عَسِیْفًا» ... رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ.

۳۹۵۵ : رباح بن ربیع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں ایک جنگ میں تھے' آپ نے دیکھا کہ لوگ کسی چیز کے گرد اکٹھے ہیں۔ آپ نے ایک شخص کو بھیجا اور اس سے کہا' معلوم کرو کہ لوگ کس لئے جمع ہیں اس نے بتایا ایک عورت پر جمع ہیں جو قتل ہو چکی ہے۔ آپ نے فرمایا یہ عورت تو لڑائی کرنے والی نہ تھی (اسے کیوں قتل کیا گیا؟) "مقدمۃ الجیش" پر خالد بن ولید متعین تھے' آپ نے ایک شخص کو ان کی جانب بھیجا اور حکم دیا کہ خالد سے کہو کہ کسی عورت اور مزدور کو قتل نہ کرے (ابوداؤد)

۳۹۵۶ - (۲۰) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: «اِنْطَلِقُوْا بِاسْمِ اللّٰہِ، وَبِاللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ، لَا تَقْتُلُوْا شَیْخًا فَانِیًا ـ، وَلَا طِفْلًا صَغِیْرًا، وَلَا امْرَاَۃً، وَلَا تَغُلُّوْا، وَضُمُّوْا غَنَائِمَکُمْ، وَاَصْلِحُوْا، وَاَحْسِنُوْا فَاِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ» . رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ.

۳۹۵۶ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم اللہ کے نام کے ساتھ اور

اللہ کی مدد کے ساتھ اور اللہ کے رسول کے دین کے تقاضوں کے مطابق ایسے بوڑھے انسان کو قریب المرگ ہے (قتل نہ کرو) اور چھوٹے بچے کو اور عورت کو قتل نہ کرو اور مال غنیمت میں خیانت نہ کرو بلکہ مال غنیمت کو جمع کرو نیز اصلاح کرو اور اعمال صالح کرو۔ بے شک اللہ اعمال صالحہ کرنے والوں کو محبوب جانتا ہے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں خالد بن فزر راوی ثقہ نہیں ہے (میزان الاعتدال جلد ا صفحہ ۶۳۰)

۳۹۵۷ - (۲۱) **وَعَنْ** عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ تَقَدَّمَ عُتْبَةُ بْنُ رَبِيْعَةَ، وَتَبِعَهُ ابْنُهُ وَأَخُوْهُ، فَنَادٰى: مَنْ يُبَارِزُ؟ فَانْتَدَبَ لَهُ شَبَابٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ: مَنْ أَنْتُمْ؟ فَأَخْبَرُوْهُ. فَقَالَ: لَا حَاجَةَ لَنَا فِيْكُمْ، إِنَّمَا أَرَدْنَا بَنِيْ عَمِّنَا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «قُمْ يَا حَمْزَةُ! قُمْ يَا عَلِيُّ! قُمْ يَا عُبَيْدَةُ بْنَ الْحَارِثِ»، فَأَقْبَلَ حَمْزَةُ إِلٰى عُتْبَةَ، وَأَقْبَلْتُ إِلٰى شَيْبَةَ، وَاخْتُلِفَ بَيْنَ عُبَيْدَةَ وَالْوَلِيْدِ ضَرْبَتَانِ. فَأَثْخَنَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا صَاحِبَهُ، ثُمَّ مِلْنَا عَلَى الْوَلِيْدِ فَقَتَلْنَاهُ، وَاحْتَمَلْنَا عُبَيْدَةَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ.

۳۹۵۷: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جنگ بدر کے روز عتبہ بن ربیعہ میدان میں آیا اور اس کے پیچھے اس کا بیٹا اور اس کا بھائی نکلا' اس نے اعلان کیا کہ کون مقابلہ میں آئے گا؟ چنانچہ اس کا مقابلہ کرنے کیلئے انصار سے چند نوجوان نکلے۔ عتبہ نے دریافت کیا' تم کون ہو؟ انہوں نے اس کو (اپنے بارے میں) بتایا۔ اس نے کہا' ہمیں تم سے کیا واسطہ؟ ہمارا مقصود تو ہمارے چچا زاد بھائی ہیں (یہ سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے حمزہؓ اے علیؓ اے عبیدہؓ بن حارث' تم نکلو! چنانچہ حمزہؓ عتبہ کے مقابلہ میں آئے اور میں شیبہ کے سامنے ہوا۔ عبیدہؓ اور ولید کی ایک دوسرے کو ضربیں لگیں۔ ان دونوں میں سے ہر ایک نے دوسرے کو گھائل کر دیا اس کے بعد ہم ولید پر پل پڑے اور اسے قتل کر دیا اور ہم عبیدہؓ کو اٹھا کر لے آئے (احمد' ابوداؤد)

۳۹۵۸ - (۲۲) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سَرِيَّةٍ، فَحَاصَ النَّاسُ حَيْصَةً - فَأَتَيْنَا الْمَدِيْنَةَ، فَاخْتَفَيْنَا بِهَا، وَقُلْنَا: هَلَكْنَا، ثُمَّ أَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! نَحْنُ الْفَرَّارُوْنَ. قَالَ: «بَلْ أَنْتُمُ الْعَكَّارُوْنَ - وَأَنَا فِئَتُكُمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَفِيْ رِوَايَةِ أَبِيْ دَاوُدَ نَحْوُهُ وَقَالَ: «لَا، بَلْ أَنْتُمُ الْعَكَّارُوْنَ»، قَالَ: فَدَنَوْنَا فَقَبَّلْنَا يَدَهُ فَقَالَ: «أَنَا فِئَةُ الْمُسْلِمِيْنَ».

وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ أُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ: كَانَ يَسْتَفْتِحُ. وَحَدِيْثَ أَبِي الدَّرْدَاءِ «اِبْغُوْنِيْ فِيْ ضُعَفَائِكُمْ» فِيْ بَابِ «فَضْلِ الْفُقَرَاءِ» إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى.

۳۹۵۸ : ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک لشکر میں بھیجا' لوگ میدان چھوڑ گئے اور ہم مدینہ منورہ واپس آ کر چھپ گئے اور ہم نے (دل میں) کہا کہ ہم تباہ ہو گئے بعد ازاں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' ہم نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ہم بھاگ کر آنے والے ہیں آپؐ نے فرمایا' نہیں بلکہ تم تو پلٹ کر جانے والے ہو اور میں تمہاری جائے پناہ ہوں (ترمذی) اور ابوداؤد کی روایت بھی اس کی مثل ہے اور آپؐ نے فرمایا' نہیں! بلکہ تم پلٹ کر جانے والے ہو (راوی نے بیان کیا) کہ ہم آپؐ کے قریب پہنچے اور آپؐ کے ہاتھ کا بوسہ لیا۔ آپؐ نے فرمایا' میں مسلمانوں کی جائے پناہ ہوں اور ہم عنقریب امیہ بن عبداللہ سے مروی حدیث کہ "فتح کی دعا فرماتے تھے" اور ابو الدرداء سے مروی حدیث کہ "مجھے تم ضعیف لوگوں میں تلاش کرو" فقراء کے فضائل کے باب میں ذکر کریں گے (انشاء اللہ)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں یزید بن ابی یزید راوی متکلم فیہ ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۱)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۸۵۹ - (۲۳) وَعَنْ ثَوْبَانَ بْنِ يَزِيْدَ: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَصَبَ الْمَنْجَنِيْقَ عَلٰى اَهْلِ الطَّائِفِ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلًا .

تیسری فصل : ۳۹۵۹ : ثوبان بن یزید بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف والوں کے خلاف منجنیق نصب کی۔ ترمذی نے اسے مرسل روایت کیا ہے۔

وضاحت : ثوبان بن یزید کا ذکر صحابہ اور تابعین میں نہیں ملتا۔ صحیح ثور بن یزید ہے جیسا کہ جامع ترمذی وغیرہ میں ہے' اور اس حدیث کی سند میں ایک راوی مجہول ہے (میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۳۷۵' تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۱)

بَابُ حُكْمِ الْأُسَرَاءِ

(قیدیوں کے احکام کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۹۶۰ - (۱) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: «عَجِبَ اللّٰهُ مِنْ قَوْمٍ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ فِی السَّلَاسِلِ» ـ وَفِیْ رِوَایَةٍ: «یُقَادُوْنَ اِلَی الْجَنَّةِ بِالسَّلَاسِلِ». رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

پہلی فصل: ۳۹۶۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' اللہ ان لوگوں پر تعجب کرتا ہے جو بیڑیوں میں جنت میں داخل کئے جاتے ہیں اور ایک روایت میں ہے جنہیں بیڑیاں (ڈال کر) جنت کی طرف چلایا جاتا ہے (بخاری)

وضاحت: ان سے مراد وہ کفار ہیں جو مسلمانوں کی قید میں آ جاتے ہیں' قیدی ہونے کے بعد وہ بخوشی اسلام لاتے ہیں اور اسلام پر ہی فوت ہوتے ہیں (واللہ اعلم)

۳۹۶۱ - (۲) وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَتَی النَّبِیَّ ﷺ عَیْنٌ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ وَهُوَ فِیْ سَفَرٍ، فَجَلَسَ عِنْدَ اَصْحَابِهٖ یَتَحَدَّثُ، ثُمَّ انْفَتَلَ ـ، فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: «اُطْلُبُوْهُ وَاقْتُلُوْهُ» فَقَتَلْتُهٗ فَنَفَّلَنِیْ ـ سَلَبَهٗ. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۳۹۶۱: سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مشرکوں کا جاسوس آیا' آپؐ سفر میں تھے وہ آپؐ کے صحابہ کرامؓ کے پاس بیٹھا باتیں کرتا رہا بعد ازاں چلا گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس کے بارے میں) حکم دیا کہ اسے تلاش کرو اور اسے قتل کر دو چنانچہ میں نے اسے قتل کیا' آپؐ نے مجھے اس کا "سلب" دیا (بخاری' مسلم)

وضاحت: معلوم ہوا کہ مقتول کے ہتھیار' کپڑے وغیرہ قاتل کو ملیں گے اور اس سے خمس نہیں نکالا جائے گا اسی مال و اسباب کو "سلب" کہا جاتا ہے (زاد المعاد صفحہ ۱۹۳' المنجد صفحہ ۳۸۳)

۳۹۶۲ - (۳) وَعَنْهُ، قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ هَوَازِنَ ـ، فَبَیْنَا نَحْنُ نَتَضَحّٰی ـ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلٰی جَمَلٍ اَحْمَرَ، فَاَنَاخَهٗ، وَجَعَلَ یَنْظُرُ،

وَفِينَا ضَعْفَةٌ وَرِقَّةٌ مِّنَ الظَّهْرِ، وَبَعْضُنَا مُشَاةٌ إِذْ خَرَجَ يَشْتَدُّ فَأَتَى جَمَلَهُ، فَأَثَارَهُ فَاشْتَدَّ بِهِ الْجَمَلُ، فَخَرَجْتُ أَشْتَدُّ حَتَّى أَخَذْتُ بِخِطَامِ الْجَمَلِ، فَأَنَخْتُهُ ثُمَّ اخْتَرَطْتُ سَيْفِي، فَضَرَبْتُ رَأْسَ الرَّجُلِ، ثُمَّ جِئْتُ بِالْجَمَلِ أَقُودُهُ وَعَلَيْهِ رَحْلُهُ وَسِلَاحُهُ، فَاسْتَقْبَلَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالنَّاسُ. فَقَالَ: «مَنْ قَتَلَ الرَّجُلَ؟» قَالُوا: ابْنُ الْأَكْوَعِ فَقَالَ: «لَهُ سَلَبُهُ أَجْمَعُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۹۶۳ : سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں جنگ "ہوازن" لڑی۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ناشتہ کر رہے تھے اچانک ایک شخص سرخ اونٹ پر سوار ہو کر آیا اس نے اونٹ کو بٹھایا اور اس نے (غور سے) دیکھنا شروع کر دیا جبکہ ہم میں کمزوری تھی اور سواریاں بھی کم تھیں اور ہم میں کچھ لوگ پیدل چلنے والے تھے اچانک وہ شخص بھاگنے لگا اور اپنے اونٹ کے پاس پہنچا' اسے اٹھایا' اونٹ اس کو لے کر تیز تیز چل پڑا میں بھی تیز بھاگا یہاں تک کہ میں نے (اس کے) اونٹ کی لگام کو پکڑ لیا اور اسے بٹھا دیا۔ اس کے بعد میں نے اپنی تلوار (میان سے) نکالی اور اس شخص کے سر کو قلم کر دیا اس کے بعد میں اونٹ کو ہانکتا ہوا لایا۔ اس پر اس کا اسباب اور اس کافر کے ہتھیار تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر لوگوں سے میرا سامنا ہوا تو آپؐ نے دریافت کیا' اس شخص کو کس نے قتل کیا؟ صحابہ کرامؓ نے بتایا' ابن الاکوع نے۔ آپؐ نے فرمایا' اس کا تمام "سلب" (مال و اسباب) اس کے لئے ہے (بخاری' مسلم)

٣٩٦٤ - (٤) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ بَنُو قُرَيْظَةَ عَلَى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ - فَجَاءَ عَلَى حِمَارٍ، فَلَمَّا دَنَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ» فَجَاءَ فَجَلَسَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ هٰؤُلَاءِ نَزَلُوا عَلَى حُكْمِكَ». قَالَ: فَإِنِّي أَحْكُمُ أَنْ تُقْتَلَ الْمُقَاتِلَةُ وَأَنْ تُسْبَى الذُّرِّيَّةُ. قَالَ: «لَقَدْ حَكَمْتَ فِيهِمْ بِحُكْمِ الْمَلِكِ». وَفِي رِوَايَةٍ: «بِحُكْمِ اللهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۹۶۴ : ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب بنو قریظہ نے سعدؓ بن معاذ کے فیصلہ پر بات چھوڑ دی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعدؓ کی طرف پیغام بھیجا' وہ گدھے پر سوار ہو کر آئے جب وہ قریب پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اپنے سردار کو گدھے سے اتارنے کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔ وہ تشریف لائے اور بیٹھ گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' یہ لوگ تمہارا فیصلہ تسلیم کرتے ہیں۔ سعدؓ نے کہا' میرا فیصلہ یہ ہے کہ لڑائی کی اہلیت رکھنے والے لوگوں کو قتل کر دیا جائے اور بچوں کو قیدی بنا لیا جائے۔ آپؐ نے فرمایا' بادشاہ ان کے بارے میں تمہارا فیصلہ "اللہ بادشاہ" کا فیصلہ ہے اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ کا فیصلہ ہے (بخاری' مسلم)

وضاحت: اس حدیث سے یہ استدلال کرنا ہرگز درست نہیں کہ کسی شخص کے آنے پر قیام تعظیمی جائز ہے قاضی عیاض" کا کہنا ہے کہ "یہ حدیث اس صورت سے متعلق ہے کہ کوئی شخص خود بیٹھا رہے اور لوگ اس کے پاس کھڑے رہیں" آپ نے ان لوگوں سے کہا کہ تم کھڑے ہو جاؤ اور اس شخص کو گدھے سے اتارو اس لئے کہ یہ شخص زخمی ہے اگر احتراماً کھڑے ہونے کا ذکر ہوتا تو "الی سید کم" کی بجائے "لسید کم" کے الفاظ ہوتے اس فرق کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے (واللہ اعلم)

٣٩٦٤ - (٥) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ خَيْلاً قِبَلَ نَجْدٍ، فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِيْ حَنِيْفَةَ، يُقَالُ لَهُ: ثُمَامَةُ بْنُ أُثَالٍ، سَيِّدُ أَهْلِ الْيَمَامَةِ فَرَبَطُوْهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «مَاذَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ؟» فَقَالَ: عِنْدِي يَا مُحَمَّدُ! خَيْرٌ؛ إِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ ــ، وَإِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلَى شَاكِرٍ، وَإِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ. فَتَرَكَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ حَتَّى كَانَ الْغَدُ. فَقَالَ لَهُ: «مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ؟» فَقَالَ: عِنْدِيْ مَا قُلْتُ لَكَ: إِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلَى شَاكِرٍ، وَإِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ، وَإِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ. فَتَرَكَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ حَتَّى كَانَ بَعْدَ الْغَدِ، فَقَالَ لَهُ: «مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ؟» فَقَالَ: عِنْدِيْ مَا قُلْتُ لَكَ: إِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلَى شَاكِرٍ، وَإِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ، وَإِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «أَطْلِقُوْا ثُمَامَةَ» فَانْطَلَقَ إِلَى نَخْلٍ قَرِيْبٍ مِنَ الْمَسْجِدِ، فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ، فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، يَا مُحَمَّدُ! وَاللهِ مَا كَانَ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ وَجْهٌ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ وَجْهِكَ، فَقَدْ أَصْبَحَ وَجْهُكَ أَحَبَّ الْوُجُوْهِ ــ كُلِّهَا إِلَيَّ، وَاللهِ مَا كَانَ مِنْ دِيْنٍ ابغض الي من دينك، فاصبح دينك احب الدين كله الي، ووالله ما كان من بلد ابغض إِلَيَّ مِنْ بَلَدِكَ، فَأَصْبَحَ بَلَدُكَ أَحَبَّ الْبِلَادِ كُلِّهَا إِلَيَّ. وَإِنَّ خَيْلَكَ أَخَذَتْنِي وَأَنَا أُرِيْدُ الْعُمْرَةَ، فَمَاذَا تَرَى؟ فَبَشَّرَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، وَأَمَرَهُ أَنْ يَعْتَمِرَ، فَلَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ، قَالَ لَهُ قَائِلٌ: أَصَبَوْتَ؟ ــ فَقَالَ: لَا، وَلٰكِنِّيْ أَسْلَمْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَلَا وَاللهِ لَا يَأْتِيْكُمْ مِنَ الْيَمَامَةِ حَبَّةُ حِنْطَةٍ حَتَّى يَأْذَنَ فِيْهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَاخْتَصَرَهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۹۶۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر نجد کی جانب بھیجا وہ لشکر بنو حنیفہ کے ایک آدمی کو گرفتار کر کے لایا جس کا نام ثمامہ بن اثال تھا وہ یمامہ (کے علاقے) کا رئیس تھا انہوں نے اسے مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون کے ساتھ باندھ دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس گئے اور اس سے دریافت کیا" اے ثمامہ! تیرا کیا خیال ہے؟ اس نے جواب دیا اے محمدؐ! میرا خیال اچھا ہے (اس لئے کہ آپ

ظالم نہیں ہیں) اگر آپ (مجھے) قتل کر دیں گے تو آپ ایسے شخص کو قتل کریں گے جس کے خون کا (بدلہ لیا جائے گا) اور اگر آپ احسان کریں گے تو آپ کے احسان کا شکریہ ادا کیا جائے گا اور اگر آپ مال چاہتے ہیں تو طلب کریں' جتنا چاہتے ہیں' دیا جائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو چھوڑ کر (چلے گئے) جب دوسرا دن ہوا تو آپؐ نے اس سے دریافت کیا' ثمامہ تیرا کیا خیال ہے؟ اس نے جواب دیا میں نے اپنا خیال آپ کو بتا دیا تھا اگر آپ احسان کریں گے تو آپ کے احسان کا شکریہ ادا کیا جائے گا اور اگر آپ قتل کریں گے تو ایسے شخص کو قتل کریں گے جس کے خون کا بدلہ لیا جائے گا اور اگر آپ مال (لینا) چاہتے ہیں تو جس قدر آپ چاہتے ہیں آپ کو مال دیا جائے گا (یہ جواب سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ثمامہ کو کھول دو' چنانچہ وہ مسجد کے قریب کھجوروں کے (باغ میں) گیا اس نے غسل کیا پھر وہ مسجد میں داخل ہوا اور اس نے اقرار کیا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اے محمدؐ! اللہ کی قسم! روئے زمین پر کوئی چہرہ ایسا نہ تھا جو آپ کے چہرے سے زیادہ برا لگتا ہو (لیکن) اب آپ کا چہرہ تمام چہروں سے اچھا لگتا ہے اللہ کی قسم! آپ کے دین سے زیادہ کوئی دین برا نہیں لگتا تھا۔ اب آپ کا دین مجھے تمام ادیان سے زیادہ پیارا لگتا ہے اللہ کی قسم! آپ کے شہر سے زیادہ مجھے کوئی شہر برا نہیں لگتا تھا۔ اب آپ کا شہر مجھے تمام شہروں سے بہتر لگتا ہے اور آپ کے لشکر نے مجھے اس وقت گرفتار کیا' جب میں عمرہ ادا کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔ آپؐ کی کیا رائے ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے خوشخبری دی اور عمرہ ادا کرنے کا حکم دیا جب وہ مکہ میں آیا تو کسی کہنے والے نے اس سے کہا' کیا تو صابی ہو گیا ہے؟ اس نے کہا' نہیں! البتہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسلام میں داخل ہو گیا ہوں' اللہ کی قسم! تمہارے پاس ثمامہ کی گندم کا ایک دانہ بھی نہیں آئے گا جب تک اس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجازت نہ دیں گے (مسلم) نیز بخاری نے اس حدیث کو مختصر بیان کیا ہے۔

٣٩٦٥ - (٦) **وَعَنْ** جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِي أُسَارَى بَدْرٍ: «لَوْ كَانَ الْمُطْعِمُ بْنُ عَدِيٍّ حَيًّا ثُمَّ كَلَّمَنِي فِي هٰؤُلَاءِ النَّتْنَى، لَتَرَكْتُهُمْ لَهُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۹۶۵: جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے قیدیوں کے بارے میں (اس رائے کا) اظہار کیا کہ اگر مطعم بن عدی زندہ ہوتا اور وہ مجھ سے ان گندے لوگوں کے بارے میں گفتگو یعنی سفارش کرتا تو میں اس کے کہنے پر (بلا فدیہ) ان کو رہا کر دیتا (بخاری)

وضاحت: مطعم بن عدی جنگ بدر سے پہلے فوت ہو گیا تھا اس کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر احسان تھا کہ جب آپؐ طائف سے غم زدہ اور زخمی ہو کر واپس لوٹے تھے تو اس شخص نے آپؐ کو اپنی پناہ میں لیا تھا اور یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ بنوہاشم کے خلاف مقاطع کی تحریر کو ختم کرانے کے سلسلہ میں اس شخص نے مرکزی کردار ادا کیا تھا (مشکوۃ سعید اللحام جلد۲ صفحہ۳۹۷)

۳۹۶۶ - (۷) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ ثَمَانِينَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ هَبَطُوا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ جَبَلِ التَّنْعِيمِ مُتَسَلِّحِينَ، يُرِيدُونَ غِرَّةَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَصْحَابِهِ، فَأَخَذَهُمْ سِلْمًا، فَاسْتَحْيَاهُمْ. وَفِي رِوَايَةٍ: فَأَعْتَقَهُمْ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ﴾ ... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۹۶۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مکہ مکرمہ کے باشندوں میں سے اسی (۸۰) افراد تنعیم پہاڑ کی جانب سے مسلح ہو کر آئے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ کرامؓ کو بے خبری کی حالت میں نقصان پہنچانا چاہتے تھے۔ آپؐ نے انہیں قیدی بنایا لیکن انہیں قتل نہ کیا اور ایک روایت میں ہے آپؐ نے انہیں آزاد کر دیا اس واقعہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی (جس کا ترجمہ ہے) "اور وہی تو ہے جس نے مکہ کی وادی میں ان کے ہاتھ تم سے اور تمہارے ہاتھ ان سے روک دیئے" (مسلم)

۳۹۶۷ - (۸) وَعَنْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: ذَكَرَ لَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ، أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَ يَوْمَ بَدْرٍ بِأَرْبَعَةٍ وَعِشْرِينَ رَجُلًا مِنْ صَنَادِيدِ قُرَيْشٍ — ، فَقُذِفُوا فِي طَوِيٍّ — مِنْ أَطْوَاءِ بَدْرٍ خَبِيثٍ مُخْبِثٍ، وَكَانَ إِذَا ظَهَرَ عَلَى قَوْمٍ أَقَامَ بِالْعَرْصَةِ — ثَلَاثَ لَيَالٍ، فَلَمَّا كَانَ بِبَدْرٍ الْيَوْمَ الثَّالِثَ أَمَرَ بِرَاحِلَتِهِ، فَشُدَّ عَلَيْهَا رَحْلُهَا، ثُمَّ مَشَى وَاتَّبَعَهُ أَصْحَابُهُ، حَتَّى قَامَ عَلَى شَفَةِ الرَّكِيِّ — ، فَجَعَلَ يُنَادِيهِمْ بِأَسْمَائِهِمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِهِمْ: «يَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ! وَيَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ! أَيَسُرُّكُمْ أَنَّكُمْ أَطَعْتُمُ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ؟ فَإِنَّا قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا، فَهَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَكُمْ رَبُّكُمْ حَقًّا؟» فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَا تُكَلِّمُ مِنْ أَجْسَادٍ لَا أَرْوَاحَ لَهَا؟ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ» وَفِي رِوَايَةٍ: «مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ مِنْهُمْ، وَلَكِنْ لَا يُجِيبُونَ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَزَادَ الْبُخَارِيُّ: قَالَ قَتَادَةُ: أَحْيَاهُمُ اللّٰهُ حَتَّى أَسْمَعَهُمْ قَوْلَهُ، تَوْبِيخًا وَتَصْغِيرًا وَنَقْمَةً وَحَسْرَةً وَنَدَمًا.

۳۹۶۷: قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' انسؓ بن مالک نے ہمیں ابو طلحہؓ سے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر کے موقعہ پر قریش کے چوبیس سرداروں کے بارے میں حکم دیا چنانچہ انہیں بدر کے خباثت والے پختہ کنووں میں سے ایک بدبودار کنوئیں میں پھینک دیا گیا۔ آپؐ کی عادت تھی کہ جب آپؐ کسی قوم پر غالب آتے تو ان کے علاقہ میں تین رات قیام فرماتے' جب بدر میں رہتے ہوئے تیسرا دن ہوا' تو آپؐ نے حکم دیا چنانچہ آپؐ کی سواری پر پالان ٹھیک کر کے باندھا گیا پھر آپؐ روانہ ہوئے تو آپؐ کے ساتھ آپؐ کے صحابہ کرامؓ بھی تھے۔ آپؐ کنوئیں کے کنارے کھڑے ہوئے تھے' ان کا اور ان کے باپ دادوں کا نام لے کر انہیں پکار رہے' اے فلاں کے بیٹے فلاں! اے فلاں کے بیٹے فلاں! اب تو تم چاہتے ہو گے کہ کاش! تم اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرتے؟ بلاشبہ ہم نے

ہمارے پروردگار نے جو وعدہ کیا تھا ہم نے اس کو درست پایا ہے۔ کیا تم سے تمہارے رب نے جو وعدہ کیا تھا' تم نے اس کو سچا پایا ہے؟ عمرؓ نے (یہ کلمات سن کر) کہا' اے اللہ کے رسول! آپ ایسی لاشوں سے مخاطب ہوتے ہیں جن میں روح نہیں ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے جو بات میں کہہ رہا ہوں وہ تم ان سے زیادہ نہیں سن رہے ہو اور ایک روایت میں ہے کہ "تم ان سے زیادہ نہیں سن رہے ہو لیکن وہ میری بات کا جواب نہیں دے سکتے" (بخاری' مسلم) اور بخاری میں اضافہ ہے کہ قتادہؓ نے بیان کیا' اللہ نے ان کو زندہ کیا اور ان کو آپؐ کی باتیں سنوائیں' اس سے مقصود ان کو ڈانٹنا' ذلیل کرنا اور ناراضگی کا اظہار کرنا تھا تاکہ وہ حسرت کریں اور پچھتائیں۔

٣٩٦٨ - (٩) وَعَنْ مَرْوَانَ وَالْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَامَ حِينَ جَاءَهُ وَفْدُ هَوَازِنَ مُسْلِمِينَ، فَسَأَلُوهُ أَنْ يَرُدَّ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ، وَسَبْيَهُمْ. فَقَالَ: «فَاخْتَارُوا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ: إِمَّا السَّبْيَ، وَإِمَّا الْمَالَ». قَالُوا: فَإِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا. فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَأَثْنَى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ؛ فَإِنَّ إِخْوَانَكُمْ قَدْ جَاؤُوا تَائِبِينَ، وَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ أَنْ أَرُدَّ إِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ، فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُطَيِّبَ ذٰلِكَ فَلْيَفْعَلْ، وَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَكُونَ عَلَى حَظِّهِ حَتَّى نُعْطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُفِيءُ اللّٰهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ» فَقَالَ النَّاسُ: قَدْ طَيَّبْنَا ذٰلِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّا لَا نَدْرِي مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ، فَارْجِعُوا حَتَّى يَرْفَعَ إِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ أَمْرَكُمْ». فَرَجَعَ النَّاسُ، فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ، ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُمْ قَدْ طَيَّبُوا وَأَذِنُوا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۹۶۸: مروان اور مسورؓ بن مخرمہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں "ہوازن" قبیلے کا وفد اسلام لانے کے بعد آیا اور انہوں نے آپؐ سے درخواست کی کہ آپؐ انہیں ان کا مال اور قیدی واپس کر دیں (اس پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپؐ نے فرمایا' دو چیزوں میں سے ایک چیز چن لو' قیدی یا مال۔ انہوں نے عرض کیا' ہم قیدی (واپس لینا) چاہتے ہیں (اس پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی شایان شان مدح فرمائی بعد ازاں آپؐ نے فرمایا' تمہارے بھائی توبہ کر کے تمہارے پاس آئے ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ ان کے قیدی انہیں واپس کر دوں۔ تم میں سے جو شخص بخوشی مفت ایسا کرنا چاہے وہ ایسا کرے اور تم میں سے جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کے عوض ہم اسے سب سے پہلے ملنے والے مال' فئی سے دیں تو وہ اسی شرط پر قیدی واپس کر دے۔ لوگوں نے (برملا) اعلان کیا' اے اللہ کے رسول! ہم نے بخوشی اس کی اجازت دی یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہمیں معلوم نہیں' تم میں سے کس شخص نے اس کو قبول کیا اور کس نے قبول نہیں کیا؟ تم واپس جاؤ' تمہارے نمائندے تم سے گفتگو کر کے مجھے اطلاع دیں چنانچہ لوگ واپس چلے گئے تو ان کے نمائندوں نے ان سے گفتگو کی بعد ازاں (ان

کے) نمائندے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور انہوں نے آپؐ کو اطلاع دی کہ انہوں نے بخوشی آپؐ کا فیصلہ قبول کر لیا ہے (چنانچہ قیدی واپس کر دیئے گئے) (بخاری)

٣٩٦٩ - (١٠) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ ثَقِيفٌ حَلِيفًا لِبَنِي عُقَيْلٍ فَأَسَرَتْ ثَقِيفٌ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، وَأَسَرَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا مِنْ بَنِي عُقَيْلٍ فَأَوْثَقُوهُ فَطَرَحُوهُ فِي الْحَرَّةِ، فَمَرَّ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، فَنَادَاهُ: يَا مُحَمَّدُ! يَا مُحَمَّدُ! فِيمَ أُخِذْتُ؟ قَالَ: «بِجَرِيرَةِ حُلَفَائِكُمْ ثَقِيفٍ» فَتَرَكَهُ وَمَضَى، فَنَادَاهُ: يَا مُحَمَّدُ! يَا مُحَمَّدُ! فَرَحِمَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، فَرَجَعَ، فَقَالَ: «مَا شَأْنُكَ؟» قَالَ: إِنِّي مُسْلِمٌ. فَقَالَ: «لَوْ قُلْتَهَا وَأَنْتَ تَمْلِكُ أَمْرَكَ أَفْلَحْتَ كُلَّ الْفَلَاحِ» قَالَ: فَفَدَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِالرَّجُلَيْنِ اللَّذَيْنِ أَسَرَتْهُمَا ثَقِيفٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٣٩٦٩: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ثقیف قبیلہ بنو عقیل قبیلے کا حلیف تھا ثقیف قبیلے نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ میں سے دو آدمیوں کو قید کر لیا اور صحابہ کرامؓ نے بنو عقیل قبیلہ کے ایک شخص کو قید کر لیا' اس کو جکڑ کر پتھریلی زمین میں پھینک دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے قریب سے گزرے تو اس نے آپؐ کو آواز دی اے محمدؐ! اے محمدؐ! مجھے کس جرم میں گرفتار کیا ہے؟ آپؐ نے جواب دیا تیرے حلیف بنو ثقیف کے جرم میں' یہ جواب دے کر آپؐ اس کو چھوڑ کر چل دیئے اس نے پھر آپؐ کو آواز دی' اے محمدؐ! اے محمدؐ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پر رحم آ گیا۔ آپؐ واپس گئے اور اس سے پوچھا' کیا بات ہے؟ اس نے کہا' میں تو مسلمان ہوں۔ آپؐ نے فرمایا' اگر تو اس وقت یہ بات کہہ رہا جب تو آزاد رہا تھا تو ہر طرح سے کامیاب تھا۔ راوی نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے عوض ان دو آدمیوں کو آزاد کرایا جن کو بنو ثقیف نے قید کر لیا تھا (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

٣٩٧٠ - (١١) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمَّا بَعَثَ أَهْلُ مَكَّةَ فِي فِدَاءِ أُسَرَائِهِمْ بَعَثَتْ زَيْنَبُ - فِي فِدَاءِ أَبِي الْعَاصِ - بِمَالٍ، وَبَعَثَتْ فِيهِ بِقِلَادَةٍ لَهَا كَانَتْ عِنْدَ خَدِيجَةَ أَدْخَلَتْهَا بِهَا عَلَى أَبِي الْعَاصِ، فَلَمَّا رَآهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَقَّ لَهَا! رِقَّةً شَدِيدَةً، وَقَالَ: «إِنْ رَأَيْتُمْ أَنْ تُطْلِقُوا لَهَا أَسِيرَهَا، وَتَرُدُّوا عَلَيْهَا الَّذِي لَهَا!» فَقَالُوا: نَعَمْ، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَخَذَ عَلَيْهِ أَنْ يُخَلِّيَ سَبِيلَ زَيْنَبَ إِلَيْهِ، وَبَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ وَرَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ: «كُونَا بِبَطْنِ يَأْجِجَ - حَتَّى تَمُرَّ بِكُمَا زَيْنَبُ فَتَصْحَبَاهَا حَتَّى تَأْتِيَا بِهَا». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ.

دوسری فصل : ۳۹۷۰ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب مکہ والوں نے اپنے قیدیوں کا فدیہ بھیجا تو زینبؓ نے ابوالعاص کے فدیہ میں کچھ مال اور وہ ہار بھیجا جو اسے خدیجہؓ نے ابوالعاص کے ساتھ رخصت کرتے ہوئے دیا تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہار دیکھا تو آپ پر شدید رقت طاری ہو گئی اور آپ نے فرمایا' اگر تم زینبؓ کے قیدی کو رہا کر دو اور اس کے ہار کو بھی واپس کر دو؟ صحابہ کرامؓ نے اس بات کو منظور کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوالعاص سے عہد لیا کہ وہ زینبؓ کو آپ کی جانب بھجوا دے گا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زیدؓ بن حارثہ اور ایک انصاری کو روانہ کیا (ان سے) کہا کہ تم "بطن یاجج" (مقام) میں جاؤ تمہارے پاس زینبؓ آ جائے گی تم اس کو اپنے ساتھ لے آنا (احمد' ابوداؤد)

وضاحت : معلوم ہوا کہ مسلمانوں کے امام کیلئے جائز ہے کہ وہ کسی اجنبی عورت کو ضرورت کے پیش نظر لانے کیلئے ایسے دو یا تین افراد کو بھیجے جو اس کے محرم نہیں ہیں جب کہ فتنہ کا اندیشہ نہ ہو (واللہ اعلم)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں محمد بن اسحاق راوی مدلس ہے اور عن کے لفظ کے ساتھ روایت کر رہا ہے (الجرح والتعدیل جلد ۷ صفحہ ۱۹۱' طبقات ابن سعد جلد ۷ صفحہ ۳۲۱' الضعفاء والمتروکین صفحہ ۵۱۳' میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۴۶۸' تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۱۴۴' تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۱۵)

۳۹۷۱ - (۱۲) **وَعَنْهَا**: اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ لَمَّا اَسَرَ اَهْلَ بَدْرٍ قَتَلَ عُقْبَةَ بْنَ اَبِيْ مُعَيْطٍ، وَالنَّضْرَ بْنَ الْحَارِثِ، وَمَنَّ عَلٰى اَبِيْ عَزَّةَ الْجُمَحِيِّ. رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ» [وَالشَّافِعِيُّ وَابْنُ اِسْحَاقَ فِيْ «السِّيْرَةِ»].

۳۹۷۱ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جنگ بدر میں (کفار کو) قید کیا تو عقبہ بن ابی معیط اور نضر بن حارث کو قتل کر دیا اور ابوعزہ جمحی پر احسان کرتے ہوئے بلاعوض رہا کر دیا (شرح السنہ' شافعی) نیز ابن اسحاق نے "السیرہ" میں بیان کیا ہے۔

۳۹۷۲ - (۱۳) **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ لَمَّا اَرَادَ قَتْلَ عُقْبَةَ بْنِ اَبِيْ مُعَيْطٍ، قَالَ: مَنْ لِلصِّبْيَةِ؟ قَالَ: «النَّارُ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۳۹۷۲ : ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عقبہ بن ابی معیط کے قتل کا ارادہ کیا تو اس نے سوال کیا کہ میرے بچوں کا کون (کفیل) ہو گا؟ آپ نے فرمایا' آگ (ابوداؤد)

۳۹۷۳ - (۱۴) **وَعَنْ** عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ: «اِنَّ جِبْرَئِيْلَ — هَبَطَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهٗ: خَيِّرْهُمْ - يَعْنِيْ اَصْحَابَكَ - فِيْ اُسَارٰى بَدْرٍ: اَلْقَتْلَ اَوِ الْفِدَاءَ عَلٰى اَنْ يُقْتَلَ مِنْهُمْ

فَابِلاً مِثْلَهُمْ، قَالُوْا اَلْفِدَاءُ وَيُقْتَلُ مِنَّا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۳۹۷۳: علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ جبرئیل علیہ السلام آپؐ پر نازل ہوئے اور آپؐ سے کہا' بدر کے قیدیوں کے بارے میں آپؐ اپنے صحابہ کرامؓ کو اختیار دیں کہ وہ انہیں قتل کریں یا فدیہ لے لیں مگر اس صورت میں یہ شرط ہے کہ آئندہ سال ان میں سے اتنے ہی شہید ہوں گے۔ صحابہ کرامؓ نے کہا' ہم فدیہ لیتے ہیں اور ہمیں منظور ہے کہ ہم میں سے شہید ہوں (ترمذی) امام ترمذیؒ نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

وضاحت: معلوم ہوا کہ صحابہ کرامؓ شہادت کے بہت زیادہ دلدادہ تھے چنانچہ جنگ احد میں ستر صحابہ کرامؓ جام شہادت نوش فرما گئے اگرچہ فدیہ لینا اللہ کو پسند نہ تھا' اللہ کو صرف یہ بات پسند تھی کہ قیدیوں کو تہ تیغ کیا جائے جیسا کہ سورت الانفال کی اس آیت کے مفہوم سے واضح ہوتا ہے (جس کا ترجمہ ہے) "کسی پیغمبر کے لئے یہ لائق نہیں کہ اس کے ہاں (کفار) قیدی ہوں جب تک کہ وہ ان کا خون نہ بہائے" (واللہ اعلم)

۳۹۷۴ - (۱۵) وَعَنْ عَطِيَّةَ الْقُرَظِيِّ، قَالَ: كُنْتُ فِيْ سَبْيِ قُرَيْظَةَ عُرِضْنَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَكَانُوْا يَنْظُرُوْنَ، فَمَنْ اَنْبَتَ الشَّعْرَ قُتِلَ، وَمَنْ لَّمْ يُنْبِتْ لَمْ يُقْتَلْ — ، فَكَشَفُوْا عَانَتِيْ فَوَجَدُوْهَا لَمْ تُنْبِتْ، فَجَعَلُوْنِيْ فِي السَّبْيِ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۳۹۷۴: عطیہ قرظی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں "بنو قریظہ" کے قیدیوں میں سے تھا ہمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کیا گیا' ہمیں دیکھا جا رہا تھا جس شخص کے (زیر ناف) بال اگے ہوئے تھے' اسے قتل کر دیا گیا اور جس کے بال اگے ہوئے نہ تھے اسے قتل نہ کیا گیا چنانچہ انہوں نے میری زیر ناف جگہ کا کپڑا اٹھا کر دیکھا تو بال اگے ہوئے نہ تھے تو مجھے قیدیوں میں داخل کر دیا (ابوداؤد' ابن ماجہ' دارمی)

۳۹۷۵ - (۱۶) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ عُبْدَانٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ - يَعْنِيْ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ قَبْلَ الصُّلْحِ - فَكَتَبَ اِلَيْهِ مَوَالِيْهِمْ. قَالُوْا: يَا مُحَمَّدُ! وَاللّٰهِ مَا خَرَجُوْا اِلَيْكَ رَغْبَةً فِيْ دِيْنِكَ، وَاِنَّمَا خَرَجُوْا هَرَبًا مِّنَ الرِّقِّ. فَقَالَ نَاسٌ: صَدَقُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! رُدَّهُمْ اِلَيْهِمْ، فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ: «مَا اَرَاكُمْ تَنْتَهُوْنَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ! حَتّٰى يَبْعَثَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ مَنْ يَّضْرِبُ رِقَابَكُمْ عَلٰى هٰذَا» وَاَبٰى اَنْ يَّرُدَّهُمْ وَقَالَ: «هُمْ عُتَقَاءُ اللّٰهِ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۳۹۷۵: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ "حدیبیہ" کے دن صلح سے پہلے چند غلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب نکلے ان کے آقاؤں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب تحریر بھیجی (جس میں) انہوں نے کہا' اے محمدؐ! اللہ کی قسم! یہ لوگ تیرے دین کی جانب رغبت کرتے ہوئے تیرے پاس نہیں آئے ہیں یہ تو غلامی سے بھاگ کر گئے ہیں۔ کچھ

لوگوں نے کہا' اے اللہ کے رسول! یہ کچ کہتے ہیں آپ انہیں واپس کر دیں (اس پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہو گئے اور آپ نے فرمایا' اے قریش! میرا خیال ہے کہ تم باز نہیں آؤ گے جب تک اللہ تم پر ان لوگوں کو مسلط نہ کرے جو اس قول پر تمہاری گردنیں قلم کریں چنانچہ آپ نے انہیں واپس کرنے سے انکار کر دیا اور اعلان فرمایا' یہ اللہ کے آزاد کردہ ہیں (ابوداؤد)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۹۷۶ - (۱۷) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ إِلَى بَنِيْ جَذِيْمَةَ، فَدَعَاهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ، فَلَمْ يُحْسِنُوْا أَنْ يَقُوْلُوْا: أَسْلَمْنَا، فَجَعَلُوْا يَقُوْلُوْنَ: صَبَأْنَا صَبَأْنَا. فَجَعَلَ خَالِدٌ يَقْتُلُ وَيَأْسِرُ، وَدَفَعَ إِلَى كُلِّ رَجُلٍ مِّنَّا أَسِيْرَهُ، حَتّٰى إِذَا كَانَ يَوْمٌ أَمَرَ خَالِدٌ أَنْ يَقْتُلَ كُلُّ رَجُلٍ مِّنَّا أَسِيْرَهُ. فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ لَا أَقْتُلُ أَسِيْرِيْ، وَلَا يَقْتُلُ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِيْ أَسِيْرَهُ، حَتّٰى قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرْنَاهُ، فَرَفَعَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ» مَرَّتَيْنِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

تیسری فصل: ۳۹۷۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خالدؓ بن ولید کو "بنو جذیمہ" کی جانب بھیجا خالدؓ بن ولید نے انہیں اسلام کی دعوت دی لیکن انہوں نے ٹھیک طرح "اسلمنا" نہ کہا بلکہ انہوں نے کہا' ہم اپنے دین سے دوسرے دین میں داخل ہو گئے ہیں (ان کے یہ الفاظ سن کر) خالدؓ بن ولید نے انہیں قتل کرنا اور قید کرنا شروع کر دیا اور ہم میں سے ہر شخص کو اس کا قیدی سونپ دیا۔ اس کے بعد ایک دن خالدؓ بن ولید نے حکم دیا کہ ہم میں سے ہر شخص اپنے قیدی کو قتل کرے۔ میں نے کہا' میں تو اپنے قیدی کو قتل نہیں کروں گا اور (اسی طرح) میرے رفقاء میں سے بھی کوئی شخص اپنے قیدی کو قتل نہیں کرے گا یہاں تک کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم نے اس کا ذکر آپ سے کیا' آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور دوبار فرمایا' اے اللہ! خالدؓ نے جو کام کیا ہے' میں تیری بارگاہ میں اس سے اپنی براءت کا اظہار کرتا ہوں (بخاری)

وضاحت: خالدؓ بن ولید نے ان کے الفاظ "صبانا" سے یہ سمجھا کہ وہ دین اسلام کو برا کہتے ہیں اس لئے ان پر ناراض ہوئے اور انہیں قتل کرنا شروع کر دیا جبکہ "صبانا" کے الفاظ کہنے سے ان کا مقصود یہ تھا کہ ہم حقیقتاً مسلمان ہو گئے ہیں۔ قریش مکہ مسلمان ہونے والوں کو صابی کہا کرتے تھے اور یہ لفظ مشہور تھا یہی وجہ ہے کہ جب ثمامہ بن اثال اسلام لانے کے بعد مکہ مکرمہ عمرہ ادا کرنے کیلئے آئے تو قریش مکہ نے ان سے کہا کہ تو صابی ہو گیا ہے تو انہوں نے جواباً کہا' نہیں! میں تو مسلمان ہو گیا ہوں "صبانا" کا اصلی معنی ایک دین سے دوسرے دین میں داخل ہونا ہے۔ خالدؓ نے ان کے قول کو ظاہر پر محمول کرتے ہوئے انہیں قتل کیا تھا۔ جب یہ خبر آپؐ کے پاس پہنچی تو آپؐ نے خالدؓ سے ناراض ہوتے ہوئے براءت کا اظہار کیا۔ مقصود یہ ہے کہ عجلت اختیار کرنے سے بچنا چاہیے اور الفاظ کے صحیح معانی معلوم کرنے کے لئے احتیاط کرنی چاہیے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۹۱)

بَابُ الْاَمَانِ

(امان دینے کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۹۷۷ - (۱) عَنْ اُمِّ هَانِیءٍ بِنْتِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: ذَهَبْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ، فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ تَسْتُرُهُ بِثَوْبٍ، فَسَلَّمْتُ، فَقَالَ: «مَنْ هٰذِهٖ؟» فَقُلْتُ: اَنَا اُمُّ هَانِیءٍ بِنْتُ اَبِیْ طَالِبٍ. فَقَالَ: «مَرْحَبًا بِاُمِّ هَانِیءٍ». فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهٖ، قَامَ فَصَلّٰی ثَمَانِیَ رَكَعَاتٍ - مُلْتَحِفًا فِیْ ثَوْبٍ، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زَعَمَ ابْنُ اُمِّیْ - عَلِیٌّ اَنَّهُ قَاتِلٌ رَجُلًا اَجَرْتُهُ فُلَانَ بْنَ هُبَيْرَةَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «قَدْ اَجَرْنَا مَنْ اَجَرْتِ يَا اُمَّ هَانِیءٍ!» قَالَتْ اُمُّ هَانِیءٍ وَذٰلِكَ ضُحًی. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِیْ رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِیِّ، قَالَتْ: اَجَرْتُ رَجُلَيْنِ مِنْ اَحْمَائِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «قَدْ اَمَّنَّا مَنْ اَمَّنْتِ».

پہلی فصل: ۳۹۷۷: ام ہانیؓ بنت ابی طالب بیان کرتی ہیں کہ میں فتح مکہ کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی (جب) میں وہاں پہنچی تو آپؐ غسل فرما رہے تھے اور آپؐ کی بیٹی فاطمہؓ نے ایک کپڑے کے ساتھ آپؐ کو پردے میں کیا ہوا تھا۔ میں نے سلام کہا تو آپؐ نے دریافت کیا' یہ کون ہے؟ میں نے جواب دیا' میں ام ہانیؓ ابوطالب کی بیٹی ہوں۔ آپؐ نے فرمایا' ام ہانیؓ! میں تجھے خوش آمدید کہتا ہوں جب آپؐ غسل سے فارغ ہوئے تو آپؐ نے کھڑے ہو کر ایک کپڑے میں لپٹ کر آٹھ رکعت (نفل) ادا کئے پھر آپؐ (میری جانب) متوجہ ہوئے۔ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میرا بھائی علیؓ کہتا ہے کہ وہ ایک شخص فلاں بن ھبیرہ کو قتل کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں جس کو میں نے پناہ دے رکھی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے ام ہانیؓ! جس شخص کو تو نے پناہ دی ہے اسے ہم بھی پناہ دیتے ہیں۔ ام ہانیؓ نے بیان کیا کہ یہ چاشت کا وقت تھا (بخاری' مسلم) اور ترمذی کی روایت میں ہے کہ ام ہانیؓ نے کہا' میں اپنے دیوروں میں سے دو کو پناہ دیتی ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس کو تو نے امان دی ہم نے بھی اس کو امان دی۔

وضاحت: ام ہانیؓ کا نام فاختہ ہے فتح مکہ کے سال مسلمان ہوئی اور ھبیرہ ان کے خاوند کا نام ہے۔ حافظ ابن حجر بیان کرتے ہیں کہ حدیث میں لفظ "ام" گرا ہوا ہے یعنی جس شخص کو پناہ دی گئی وہ ھبیرہ کے بچا کا بیٹا تھا۔ گویا کہ وہ ام ہانیؓ کے سسرال کے رشتہ داروں میں سے تھا اور جن دو دیوروں کو ام ہانیؓ نے پناہ دی ان سے مراد حارث بن ہشام اور زہیر بن ابی امیہ ہیں۔ حدیث میں لفظ ابن ھبیرہ ہے یہ صحیح نہیں ہے اس سے مقصود تو ام ہانیؓ کا بیٹا ہے اور علیؓ ام ہانیؓ کے بیٹے کو قتل کرنے کا ارادہ نہیں کر سکتے تھے کیونکہ ان کی بہن مسلمان ہو گئی تھی' اس کا خاوند بھاگ گیا

تھا اور بچے ام ہانیؓ کے پاس تھے۔ نیز اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ عورت کا امان دینا بھی صحیح ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۲۱)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۳۹۷۸ - (۲) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: «اِنَّ الْمَرْاَةَ لَتَاْخُذُ لِلْقَوْمِ» يَعْنِیْ تُجِيْرُ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ.

دوسری فصل: ۳۹۷۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ عورت کفار کو مسلمانوں کی طرف سے پناہ دے سکتی ہے (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں یحییٰ بن اکثم اور کثیر بن زید راوی متکلم فیہ ہیں (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۴۷)

۳۹۷۹ - (۳) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَمِقِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَنْ اَمَّنَ رَجُلًا عَلٰى نَفْسِهٖ فَقَتَلَهٗ، اُعْطِیَ لِوَاءَ الْغَدْرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ فِیْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۳۹۷۹: عمرو بن حمق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا' جو شخص کسی انسان کو اس کی جان کی امان دیتا ہے پھر اسے قتل کر دیتا ہے تو قیامت کے دن اسے غداری کا جھنڈا پکڑایا جائے گا (شرح السنہ)

۳۹۸۰ - (۴) وَعَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: كَانَ بَيْنَ مُعَاوِيَةَ وَبَيْنَ الرُّوْمِ عَهْدٌ، وَكَانَ يَسِيْرُ نَحْوَ بِلَادِهِمْ، حَتّٰى اِذَا انْقَضَى الْعَهْدُ، اَغَارَ عَلَيْهِمْ، فَجَاءَ رَجُلٌ عَلٰى فَرَسٍ اَوْ بِرْذَوْنٍ، وَهُوَ يَقُوْلُ: «اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ، وَفَاءٌ لَا غَدْرٌ». فَنَظَرُوْا فَاِذَا هُوَ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ، فَسَاَلَهٗ مُعَاوِيَةُ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَنْ كَانَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ، فَلَا يَحُلَّنَّ عَهْدًا، وَلَا يَشُدَّنَّهٗ، حَتّٰى يَمْضِیَ اَمَدُهٗ اَوْ يَنْبِذَ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَاءٍ». قَالَ: فَرَجَعَ مُعَاوِيَةُ بِالنَّاسِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ.

۳۹۸۰: سلیمان بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ معاویہؓ اور رومیوں کے درمیان معاہدہ تھا اور معاویہؓ رومیوں کے علاقے کی طرف جا رہے تھے کہ جب معاہدے کی مدت ختم ہو گی تو وہ اچانک ان (رومیوں) پر حملہ کر دیں گے (اس دوران) ایک شخص عام گھوڑے یا ترکی گھوڑے پر آیا۔ اس نے کہا' اللہ سب سے بڑا ہے' اللہ سب سے بڑا

ہے۔ معاہدہ پورا کیا جائے، غداری نہ کی جائے۔ لوگوں نے اس شخص کو غور سے دیکھا تو وہ عمروؓ بن عبسہ تھے۔ معاویہؓ نے ان سے ان کے بارے میں دریافت کیا؟ انہوں نے بتایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ نے فرمایا، جس شخص کا کسی قوم کے ساتھ معاہدہ ہو تو جب تک اس کی مدت ختم نہ ہو اس معاہدے کو نہ توڑے اور نہ پختہ کرے اور اگر مناسب سمجھے تو دشمن کے ساتھ برابری کی سطح پر معاہدہ کو ختم کر دے۔ راوی نے کہا، یہ بات سن کر معاویہؓ لوگوں کو واپس لے آئے (ترمذی، ابوداؤد)

وضاحت: معلوم ہوا کہ صلح کی مدت کے آخری ایام میں دشمن کی طرف اچانک فوج کو روانہ کرنا جائز نہیں بلکہ انتظار ضروری ہے یہاں تک کہ مدت ختم ہو جائے یا برابری کی سطح پر معاہدہ ختم کر دیا جائے۔

۳۹۸۱ - (۵) **وَعَنْ** أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَتْنِي قُرَيْشٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ أُلْقِيَ فِي قَلْبِي الْإِسْلَامُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي وَاللهِ لَا أَرْجِعُ إِلَيْهِمْ أَبَدًا. قَالَ: «إِنِّي لَا أَخِيسُ بِالْعَهْدِ، وَلَا أَحْبِسُ الْبُرُدَ، وَلٰكِنِ ارْجِعْ فَإِنْ كَانَ فِي نَفْسِكَ الَّذِي فِي نَفْسِكَ الْآنَ فَارْجِعْ». قَالَ: فَذَهَبْتُ ثُمَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَأَسْلَمْتُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۹۸۱: ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قریش نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو میرے دل میں اسلام گھر کر گیا میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میں ان کی جانب ہرگز نہیں جاؤں گا آپؐ نے فرمایا، میں عہد شکنی نہیں کرتا اور نہ میں قاصدوں کو روکتا ہوں تجھے واپس جانا چاہیے اگر تیرے دل میں وہی بات ہوئی جو اب تیرے دل میں ہے تب تو واپس آ جانا۔ اس نے بیان کیا کہ میں واپس چلا گیا بعدازاں میں واپس آیا اور مسلمان ہو گیا (ابوداؤد)

۳۹۸۲ - (۶) **وَعَنْ** نُعَيْمِ بْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ لِرَجُلَيْنِ جَاءَا مِنْ عِنْدِ مُسَيْلِمَةَ -: «أَمَا وَاللهِ لَوْلَا أَنَّ الرُّسُلَ لَا تُقْتَلُ لَضَرَبْتُ أَعْنَاقَكُمَا». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۳۹۸۲: نعیم بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو آدمیوں سے کہا جو مسیلمہ (کذاب) کے پاس سے آئے تھے خبردار، اللہ کی قسم! اگر یہ بات نہ ہوتی کہ قاصد قتل نہیں کیے جاتے تو میں تم دونوں کی گردنیں اڑا دیتا (احمد، ابوداؤد)

۳۹۸۳ - (۷) **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ فِي خُطْبَتِهِ: «أَوْفُوا بِحِلْفِ الْجَاهِلِيَّةِ، فَإِنَّهُ لَا يَزِيدُهُ - يَعْنِي: الْإِسْلَامَ - إِلَّا شِدَّةً، وَلَا تُحْدِثُوا حِلْفًا فِي الْإِسْلَامِ». رَوَاهُ [التِّرْمِذِيُّ مِنْ طَرِيقِ ابْنِ ذَكْوَانَ عَنْ عَمْرٍو وَقَالَ: حَسَنٌ].

وَذُكِرَ حَدِيثُ عَلِيٍّ: «اَلْمُسْلِمُونَ تَتَكَافَأُ» فِي «كِتَابِ الْقِصَاصِ».

۳۹۸۳: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ (دیتے ہوئے) فرمایا' جاہلیت کے حلف کو پورا کرو اسلام تو جاہلیت کے حلف کو مزید پختہ کرتا ہے (لیکن) اسلام میں کوئی نیا حلف نہ کرو۔ ترمذی نے ابن ذکوان کے طریق سے عمرو بن شعیب سے بیان کیا اور حدیث کو حسن قرار دیا ہے اور علیؓ سے مروی حدیث "مسلمانوں کے خون برابر ہیں" کو کتاب القصاص میں ذکر کیا گیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۹۸٤ - (۸) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: جَآءَ ابْنُ النَّوَاحَةِ وَابْنُ أُثَالٍ رَسُوْلَا مُسَيْلِمَةَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ لَهُمَا: «أَتَشْهَدَانِ أَنِّي رَسُوْلُ اللهِ؟» فَقَالَا: نَشْهَدُ أَنَّ مُسَيْلِمَةَ رَسُوْلُ اللهِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «آمَنْتُ بِاللهِ وَرَسُوْلِهِ، وَلَوْ كُنْتُ قَاتِلًا رَسُوْلًا لَقَتَلْتُكُمَا». قَالَ عَبْدُ اللهِ: فَمَضَتِ السُّنَّةُ أَنَّ الرَّسُوْلَ لَا يُقْتَلُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

تیسری فصل: ۳۹۸۴: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ابن النواحہ اور ابن اثال' مسیلمہ کذاب کے دو قاصد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں آئے آپؐ نے ان سے پوچھا' کیا تم دونوں گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں ان دونوں نے جواب دیا' ہم گواہی دیتے ہیں کہ مسیلمہ اللہ کا رسول ہے (ان کی یہ بات سن کر) آپؐ نے فرمایا' میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہوں اور اگر میں کسی قاصد کو قتل کرتا تو تم دونوں کو ضرور قتل کرتا۔ عبداللہؓ بن مسعود بیان کرتے ہیں کہ سنت یہ ہے کہ ایلچی کو قتل نہ کیا جائے (احمد)

بَابُ قِسْمَةِ الْغَنَائِمِ وَالْغُلُوْلُ فِيْهَا

(تقسیم غنائم اور اس میں غلط تصرف کرنا)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۹۸۵ - (۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: «فَلَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِاَحَدٍ مِنْ قَبْلِنَا، ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ رَاٰی ضَعْفَنَا وَعِجْزَنَا فَطَیَّبَهَا — لَنَا» ... مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

پہلی فصل: ۳۹۸۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا ہم سے پہلے کسی (امت) کے لئے غنائم حلال نہ تھے ہمارے لئے اس وجہ سے حلال ہوئے کہ اللہ نے ہماری کمزوری اور عاجزی کا احساس کیا تو ان کو ہمارے لئے حلال کر دیا (بخاری، مسلم)

۳۹۸۶ - (۲) وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِیِّ ﷺ عَامَ حُنَیْنٍ —، فَلَمَّا الْتَقَیْنَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِیْنَ جَوْلَةٌ، فَرَاَیْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ قَدْ عَلَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ، فَضَرَبْتُهُ مِنْ وَرَائِهِ عَلٰی حَبْلِ عَاتِقِهِ بِالسَّیْفِ، فَقَطَعْتُ الدِّرْعَ، وَاَقْبَلَ عَلَیَّ فَضَمَّنِیْ ضَمَّةً وَجَدْتُ مِنْهَا رِیْحَ الْمَوْتِ، ثُمَّ اَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَاَرْسَلَنِیْ، فَلَحِقْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَقُلْتُ: مَا بَالُ النَّاسِ؟ قَالَ: اَمْرُ اللّٰهِ، ثُمَّ رَجَعُوْا وَجَلَسَ النَّبِیُّ ﷺ فَقَالَ: «مَنْ قَتَلَ قَتِیْلًا لَهُ عَلَیْهِ بَیِّنَةٌ فَلَهُ سَلَبُهُ» فَقُلْتُ: مَنْ یَشْهَدُ لِیْ؟ ثُمَّ جَلَسْتُ، فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ مِثْلَهُ [فَقُلْتُ: مَنْ یَشْهَدُ لِیْ؟ ثُمَّ جَلَسْتُ، ثُمَّ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ مِثْلَهُ] —، فَقُمْتُ، فَقَالَ: «مَا لَكَ یَا اَبَا قَتَادَةَ؟» فَاَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ رَجُلٌ: صَدَقَ، وَسَلَبُهُ عِنْدِیْ فَاَرْضِهِ مِنِّیْ. فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: لَاهَا اللّٰهِ —، اِذًا لَا یَعْمِدُ اِلٰی — اَسَدٍ مِنْ اُسُدِ اللّٰهِ یُقَاتِلُ عَنِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ فَیُعْطِیْكَ سَلَبَهُ. فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: «صَدَقَ فَاَعْطِهِ» فَاَعْطَانِیْهِ، فَابْتَعْتُ بِهِ — مَخْرَفًا — فِیْ بَنِیْ سَلِمَةَ، فَاِنَّهُ لَاَوَّلُ مَالٍ تَاَثَّلْتُهُ — فِی الْاِسْلَامِ. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۳۹۸۶: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم جنگ حنین میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں نکلے جب لڑائی شروع ہوئی تو مسلمانوں کو معمولی سی شکست کا سامنا کرنا پڑا چنانچہ میں نے ایک مشرک (انسان) کو دیکھا وہ ایک مسلمان (شخص) پر غالب تھا میں نے پیچھے سے اس کی گردن اور کندھے کے درمیانی پٹھے پر تلوار ماری میں نے اس کی زرہ کاٹ دی وہ میری جانب لپکا اور اس نے مجھے اتنے زور کے ساتھ دبایا کہ میں نے اس سے موت کو محسوس کیا لیکن موت اس پر وارد ہو گئی اس نے مجھے چھوڑ دیا پھر میں عمرؓ بن خطاب سے ملا، میں نے ان سے پوچھا کہ لوگوں کو کیا ہوا

ہے؟ انہوں نے جواب دیا' اللہ کی تقدیر! بعد ازاں (شکست خوردہ) لوگ واپس آ گئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے۔ آپؐ نے فرمایا' جس شخص نے کسی دشمن کو قتل کیا ہے' کیا اس کے پاس اس بات کا ثبوت ہے؟ تاکہ اس کا مال و اسباب اس کو ملے۔ میں نے کہا کہ میرا گواہ کون ہے؟ (یہ کہہ کر) میں بیٹھ گیا۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بات کو دہرایا (اس پر) میں کھڑا ہوا اور پہلی بات کہی (اور) پھر بیٹھ گیا۔ تیسری بار جب آپؐ نے فرمایا' تو میں کھڑا ہوا۔ آپؐ نے دریافت کیا' ابو قتادہؓ! کیا بات ہے؟ میں نے آپؐ کو (واقعہ) بتایا۔ ایک شخص نے کہا کہ یہ سچا ہے اس کا مال و اسباب میرے پاس ہے اس کو کہیں کہ مال و اسباب میرے پاس رہنے دے۔ ابوبکرؓ نے کہا' نہیں اللہ کی قسم! ایسا نہیں ہو سکتا کہ اللہ کے شیروں میں سے ایک شیر اللہ اور اس کے رسول کی جانب سے لڑے (اور مال غنیمت اسے نہ ملے) آپؐ تجھے (یعنی ابو قتادہؓ کو) اس (دشمن) کا مال و اسباب عطا کریں۔ یہ سن کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ابوبکرؓ نے ٹھیک کہا ہے۔ مال و اسباب ابو قتادہؓ کو دے دیں۔ (ابو قتادہؓ کا کہنا ہے) کہ چنانچہ آپؐ نے اس کا مال و اسباب مجھے عطا کر دیا اور میں نے اس کے عوض بنو سلمہ میں ایک باغ خریدا۔ پس یہ پہلا مال تھا جس کو میں نے اسلام میں حاصل کیا تھا (بخاری' مسلم)

۳۹۸۷ - (۳) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عنهما: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَسْهَمَ لِرَجُلٍ وَلِفَرَسِهِ ثَلَاثَةَ أَسْهُمٍ: سَهْمًا لَهُ وَسَهْمَيْنِ لِفَرَسِهِ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۹۸۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاہد اور اس کے گھوڑے کے لئے تین حصے مقرر فرمائے ایک حصہ مجاہد کا اور دو حصے گھوڑے کے (بخاری' مسلم)

۳۹۸۸ - (٤) وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ هُرْمُزَ، قَالَ: كَتَبَ نَجْدَةُ الْحَرُوْرِيُّ - إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنِ الْعَبْدِ وَالْمَرْأَةِ يَحْضُرَانِ الْمَغْنَمَ، هَلْ يُقْسَمُ لَهُمَا؟ فَقَالَ لِيَزِيْدَ أُكْتُبْ إِلَيْهِ أَنَّهُ لَيْسَ لَهُمَا سَهْمٌ إِلَّا أَنْ يُحْذَيَا - . وَفِيْ رِوَايَةٍ: كَتَبَ إِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ: إِنَّكَ كَتَبْتَ إِلَيَّ تَسْأَلُنِيْ: هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَغْزُوْ بِالنِّسَاءِ؟ وَهَلْ كَانَ يَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ؟ فَقَدْ كَانَ يَغْزُوْ بِهِنَّ يُدَاوِيْنَ الْمَرْضٰى وَيُحْذَيْنَ مِنَ الْغَنِيْمَةِ، وَأَمَّا السَّهْمُ فَلَمْ يَضْرِبْ لَهُنَّ بِسَهْمٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۹۸۸: یزید بن ہرمز رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں' نجدہ حروری نے ابن عباسؓ کی جانب ایک تحریر ارسال کی' اس نے ان سے غلام اور عورت کے بارے میں استفسار کیا تھا کہ (اگر) وہ دونوں غنیمت (تقسیم کرنے) کے وقت موجود ہوں تو کیا ان کو حصہ دیا جائے انہوں نے یزیدؒ سے کہا کہ اس کی طرف تحریر بھیجیں کہ ان دونوں کا کچھ حصہ نہیں البتہ انہیں (بطور عطیہ کے) تھوڑا سا مال دیا جا سکتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ ابن عباسؓ نے اس کی جانب لکھا کہ تو نے میری جانب تحریر بھیجی اور مجھ سے پوچھا ہے کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد کے لئے عورتوں کو لے جایا کرتے تھے؟ اور ان کو حصہ دیتے تھے؟ جواب یہ ہے کہ آپؐ ان کو جہاد میں لے جاتے تھے' وہ بیماروں کا علاج کرتیں اور انہیں غنیمت سے عطیہ کے طور پر کچھ مال دیا جاتا تھا مگر آپؐ نے ان کا کوئی خاص حصہ مقرر نہیں فرمایا تھا (مسلم)

٣٩٨٩ - (٥) وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِظَهْرِهِ - مَعَ رَبَاحٍ غُلَامِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا مَعَهُ، فَلَمَّا أَصْبَحْنَا إِذَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْفَزَارِيُّ قَدْ أَغَارَ عَلٰى ظَهْرِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَقُمْتُ عَلٰى أَكَمَةٍ، فَاسْتَقْبَلْتُ الْمَدِينَةَ فَنَادَيْتُ ثَلَاثًا: يَا صَبَاحَاهُ - ثُمَّ خَرَجْتُ فِي آثَارِ الْقَوْمِ أَرْمِيهِمْ بِالنَّبْلِ، وَأَرْتَجِزُ وَأَقُولُ:

أَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ

فَمَا زِلْتُ أَرْمِيهِمْ، وَأَعْقِرُ بِهِمْ حَتّٰى مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ بَعِيرٍ مِنْ ظَهْرِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِلَّا خَلَّفْتُهُ وَرَاءَ ظَهْرِي - ، ثُمَّ اتَّبَعْتُهُمْ أَرْمِيهِمْ، حَتّٰى أَلْقَوْا أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثِينَ بُرْدَةً وَثَلَاثِينَ رُمْحًا، يَسْتَخِفُّونَ - ، وَلَا يَطْرَحُونَ شَيْئًا إِلَّا جَعَلْتُ عَلَيْهِ آرَامًا - مِنَ الْحِجَارَةِ، يَعْرِفُهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ - ، حَتّٰى رَأَيْتُ فَوَارِسَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَلَحِقَ أَبُو قَتَادَةَ فَارِسُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ - فَقَتَلَهُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «خَيْرُ فُرْسَانِنَا الْيَوْمَ أَبُو قَتَادَةَ، وَخَيْرُ رَجَّالَتِنَا سَلَمَةُ». قَالَ: ثُمَّ أَعْطَانِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سَهْمَيْنِ: سَهْمَ الْفَارِسِ وَسَهْمَ الرَّاجِلِ، فَجَمَعَهُمَا إِلَيَّ جَمِيعًا، ثُمَّ أَرْدَفَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَرَاءَهُ عَلَى الْعَضْبَاءِ رَاجِعِينَ إِلَى الْمَدِينَةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٣٩٨٩: سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اونٹ رباح کے ساتھ بھیج دیے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے اور میں اس کے ساتھ تھا۔ صبح کے وقت عبدالرحمن فزاری نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں پر حملہ کر دیا (اور انہیں لوٹ کر لے گیا) میں اونچی جگہ پر آن کھڑا ہوا' میں نے مدینہ منورہ کی جانب منہ کیا اور میں نے تین بار آواز دی ہائے او لوگو! صبح کے وقت ہم لوٹے گئے بعد ازاں میں نے ان کا تعاقب کیا' میں انہیں تیر مار رہا تھا اور میں یہ گیت گا رہا تھا کہ "میں اکوع کا بیٹا ہوں اور آج کا دن کمینوں (کی ہلاکت) کا دن ہے" میں ان پر تیر پھینکتا رہا اور انہیں زخمی کرتا رہا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جتنے اونٹ تھے میں نے ان کو (چھڑا کر) اپنے پیچھے (محفوظ) کر لیا پھر میں ان کے پیچھے پیچھے تیر مارتا رہا یہاں تک کہ انہوں نے تیس چادروں اور تیس نیزوں سے زیادہ پھینک دیے وہ خود کو ہلکا کر رہے تھے' جس چیز کو وہ پھینکتے تھے میں اس پر (بطور) علامت کے پتھر رکھتا جا رہا تھا تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ کرامؓ ان کو پہچان لیں یہاں تک کہ میری نظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بہادر سواروں پر پڑی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاص شاہسوار ابوقتادہؓ عبدالرحمن فزاری کو جا ملا اور اسے قتل کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' آج کے دن ہمارا بہترین (بہادر) سوار قتادہؓ ہے اور ہمارا بہترین بہادر پیادہ سلمہؓ ہے۔ راوی نے بیان کیا کہ بعد ازاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سوار اور پیادہ دونوں حصے اکٹھے عطا کیے اور جب ہم مدینہ منورہ کو واپس لوٹے تو آپؐ نے مجھے اپنی "عضباء"

نامی اونٹنی پر اپنے پیچھے سوار کر لیا اور ہم مدینہ منورہ واپس لوٹے (مسلم)

وضاحت: مال غنیمت میں سے سوار کے دو حصے اور پیادہ کے لئے ایک حصہ ہوتا ہے لیکن اس لڑائی کے ہم جو کیونکہ سلمہ بن اکوع تھے اس لئے ان کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے آپؐ نے انہیں سوار اور پیادہ کے دو حصے دیا۔ معلوم ہوا کہ حاکم وقت اپنی صوابدید کے مطابق جہاد میں شریک لشکر کے کسی خاص بہادر مجاہد کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے اسے عام مجاہدوں سے زیادہ مال دے سکتا ہے تاکہ مجاہدین میں زیادہ بہادری سے لڑنے کا شوق اور جذبہ پیدا ہو۔

۳۹۹۰ - (۶) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُنَفِّلُ بَعْضَ مَنْ يَبْعَثُ مِنَ السَّرَايَا لِاَنْفُسِهِمْ خَاصَّةً - سِوٰى قِسْمَةِ عَامَّةِ الْجَيْشِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۹۹۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جن دستوں کو بھیجتے ان میں سے بعض (مجاہدین کو) خاص طور پر لشکر کے عام فوجیوں کے حصے کے علاوہ بھی عطیات دیتے تھے (بخاری' مسلم)

۳۹۹۱ - (۷) **وَعَنْهُ**، قَالَ: نَفَّلَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَفَلًا سِوٰى نَصِيْبِنَا مِنَ الْخُمُسِ، فَاَصَابَنِيْ شَارِفٌ، وَالشَّارِفُ: الْمُسِنُّ الْكَبِيْرُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۹۹۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ہمارے خمس میں سے حصہ کے علاوہ زائد عطیہ دیا چنانچہ مجھے زیادہ عمر کا ایک بوڑھا اونٹ ملا (بخاری' مسلم)

۳۹۹۲ - (۸) **وَعَنْهُ**، قَالَ: ذَهَبَتْ فَرَسٌ لَهُ - فَاَخَذَهَا الْعَدُوُّ، فَظَهَرَ عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمُوْنَ فَرُدَّ عَلَيْهِ - فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. وَفِيْ رِوَايَةٍ: اَبَقَ عَبْدٌ لَهُ، فَلَحِقَ بِالرُّوْمِ، فَظَهَرَ عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمُوْنَ، فَرَدَّ عَلَيْهِ - خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ... رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۹۹۲: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اس کا گھوڑا غائب ہو گیا' دشمن نے اسے پکڑ لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جب مسلمان دشمنوں پر غالب آئے تو گھوڑا ابن عمرؓ کو واپس مل گیا اور ایک روایت میں ہے کہ ابن عمرؓ کا غلام بھاگ کر روم چلا گیا۔ جب (رومیوں پر) مسلمانوں کا تسلط ہوا تو خالدؓ بن ولید نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد وہ گھوڑا ابن عمرؓ کو واپس کر دیا (بخاری)

۳۹۹۳ - (۹) **وَعَنْ** جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَشَيْتُ اَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقُلْنَا: اَعْطَيْتَ بَنِي الْمُطَّلِبِ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ، وَتَرَكْتَنَا، وَنَحْنُ بِمَنْزِلَةٍ

وَاحِدَةٍ مِنْكَ؟! فَقَالَ: «إِنَّمَا بَنُو هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَاحِدٌ»، قَالَ جُبَيْرٌ: وَلَمْ يَقْسِمِ النَّبِيُّ ﷺ لِبَنِي عَبْدِ شَمْسٍ وَبَنِي نَوْفَلٍ شَيْئًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۹۹۳: جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور عثمان بن عفان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم نے عرض کیا' آپ نے خیبر کے خمس سے بنو مطلب کو عطا کیا ہے لیکن ہمیں کچھ نہیں دیا حالانکہ ہمارا اور ان کا آپ سے ایک ہی رشتہ ہے۔ آپ نے فرمایا' بنو ہاشم اور بنو مطلب (دونوں) ایک ہیں۔ جبیرؓ نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو عبد شمس اور بنو نوفل کو مال تقسیم کرتے وقت کچھ نہ دیا (بخاری)

وضاحت: قریش اور بنو کنانہ نے بنو ہاشم اور بنو مطلب کا بائیکاٹ کر رکھا تھا کہ ان کے ساتھ رشتہ داری اور خرید و فروخت کا سلسلہ اس وقت تک منقطع رکھیں گے' جب تک وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے سپرد نہ کر دیں۔ چنانچہ بنو ہاشم اور بنو مطلب جاہلیت اور اسلام دونوں میں اکٹھے رہے جبکہ بنو نوفل اور بنو عبد شمس ان کے خلاف رہے ہیں (زاد المعاد صفحہ ۳۳۳)

۳۹۹۴ - (۱۰) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «أَيُّمَا قَرْيَةٍ أَتَيْتُمُوهَا وَأَقَمْتُمْ فِيهَا، فَسَهْمُكُمْ فِيهَا. وَأَيُّمَا قَرْيَةٍ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ، فَإِنَّ خُمُسَهَا لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ، ثُمَّ هِيَ لَكُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۹۹۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس بستی میں تم آؤ اور اس میں اقامت اختیار کرو تو اس میں تمہارا حصہ ہے اور جس بستی والے اللہ اور اس کے رسولؐ کی نافرمانی کریں تو اس کا "خمس" اللہ اور اس کے رسول کے لئے ہے اور باقی تمہارے لئے ہے (مسلم)

وضاحت: جنگ کے بغیر جو بستی فتح ہو اور وہاں سے جو مال حاصل ہو' وہ مال فئی ہے اس سے "خمس" نہیں نکالا جاتا اور نہ ہی یہ مال غانمین اور مجاہدین کے درمیان تقسیم کیا جائے گا بلکہ یہ تمام کا تمام بیت المال کا حق ہے تفصیل کے لئے سورت الحشر کی آیت نمبر۷ ملاحظہ فرمائیں اور جو بستی جنگ کے بعد فتح ہو تو وہاں سے حاصل ہونے والے مال کو مالِ غنیمت کہا جاتا ہے اس میں سے "خمس" نکال کر باقی مال فوج میں تقسیم کر دیا جاتا ہے اور یہ "خمس" بیت المال کا حق ہے جیسا کہ سورت الانفال کی آیت نمبر۴۱ سے واضح ہے۔

۳۹۹۵ - (۱۱) وَعَنْ خَوْلَةَ الْأَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ رِجَالًا يَتَخَوَّضُونَ فِي مَالِ اللّٰهِ بِغَيْرِ حَقٍّ فَلَهُمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۹۹۵: خولہ انصاریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو لوگ اللہ کے مال میں بلاجواز تصرف کرتے ہیں' قیامت کے دن ان کے لئے دوزخ ہو گی (بخاری)

۳۹۹۶ - (۱۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ، فَذَكَرَ الْغُلُولَ، فَعَظَّمَهُ وَعَظَّمَ أَمْرَهُ، ثُمَّ قَالَ: «لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ بَعِيرٌ لَهُ رُغَاءٌ، يَقُولُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَغِثْنِي، فَأَقُولُ: لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ أَبْلَغْتُكَ. لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ فَرَسٌ لَهُ حَمْحَمَةٌ، فَيَقُولُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَغِثْنِي، فَأَقُولُ: لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ أَبْلَغْتُكَ. لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ شَاةٌ لَهَا ثُغَاءٌ، يَقُولُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَغِثْنِي، فَأَقُولُ: لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ أَبْلَغْتُكَ. لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ نَفْسٌ لَهَا صِيَاحٌ، فَيَقُولُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَغِثْنِي، فَأَقُولُ: لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ أَبْلَغْتُكَ. لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ رِقَاعٌ تَخْفِقُ، فَيَقُولُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَغِثْنِي، فَأَقُولُ: لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ أَبْلَغْتُكَ. لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ صَامِتٌ، فَيَقُولُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَغِثْنِي، فَأَقُولُ: لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ أَبْلَغْتُكَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ، وَهُوَ أَتَمُّ.

۳۹۹۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن ہم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر (خطبہ دیا) آپؐ نے غنیمت کے مال میں خیانت کا ذکر کیا اور اسے عظیم (گناہ) گردانا اور اس خیانت کو کبیرہ گناہ قرار دیا۔ پھر فرمایا' میں تم میں سے کسی شخص کو اس حالت میں نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن (میدان حشر میں) آئے تو اس کی گردن پر ایسا اونٹ ہو جو آواز نکال رہا ہو۔ وہ شخص کہے گا' اے اللہ کے رسول! میری مدد فرمائیں؟ میں کہوں گا' میں تیرے لئے کچھ نہیں کر سکتا میں نے تجھ تک بات پہنچا دی تھی۔ پھر فرمایا' میں تم میں سے کسی کو اس حالت میں نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن (میدان حشر میں) آئے اور اس کی گردن پر گھوڑا ہنہناتا ہو۔ وہ شخص کہے گا' اے اللہ کے رسول! میری مدد کریں؟ میں جواب دوں گا' میں تیرے لئے کچھ نہیں کر سکتا میں نے تجھ تک بات پہنچا دی تھی۔ پھر فرمایا' میں تم میں سے کسی شخص کو اس حالت میں نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن (میدان حشر میں) آئے اور اس کی گردن پر چلاتی ہوئی بکری ہو۔ وہ کہے گا' اے اللہ کے رسول! میری مدد کیجئے؟ میں کہوں گا' میں تیرے لئے کچھ نہیں کر سکتا میں نے تجھ تک بات پہنچا دی تھی۔ پھر فرمایا' میں تم میں سے کسی شخص کو اس حالت میں نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن (میدان حشر میں) آئے کہ اس کی گردن پر مال غنیمت سے چرایا ہوا غلام چلا رہا ہو۔ وہ شخص کہے گا' اے اللہ کے رسول! میری مدد کیجئے؟ میں کہوں گا' میں تیرے لئے کچھ نہیں کر سکتا میں نے تجھ تک بات پہنچا دی تھی۔ پھر فرمایا' میں تم میں سے کسی شخص کو ایسی حالت میں نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن (میدان حشر میں) آئے کہ اس کی گردن پر کپڑے حرکت کر رہے ہوں اور وہ التجا کر رہا ہو' اے اللہ کے رسول! میری مدد کیجئے؟ میں جواب دوں گا' میں تیرے لئے کچھ نہیں کر سکتا میں نے تجھ تک بات پہنچا دی تھی۔ پھر فرمایا' میں تم میں سے کسی شخص کو اس حالت میں نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن میدان حشر میں آئے کہ اس کی گردن پر سونا چاندی وغیرہ لدا ہوا ہو وہ التجا کر رہا ہو اے اللہ کے رسول! میری مدد کیجئے؟ میں جواب دوں گا' میں تیرے لئے کچھ نہیں کر سکتا میں نے تجھ تک بات پہنچا دی تھی (بخاری' مسلم) اور یہ الفاظ مسلم

۳۹۹۷ - (۱۳) **وَعَنْهُ**، قَالَ: اَهْدٰی رَجُلٌ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ غُلَامًا يُقَالُ لَهُ: مِدْعَمٌ فَبَيْنَمَا مِدْعَمٌ يَحُطُّ رَحْلًا لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ اِذْ اَصَابَهُ سَهْمٌ عَائِرٌ فَقَتَلَهُ، فَقَالَ النَّاسُ: هَنِيْئًا لَهُ الْجَنَّةُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «كَلَّا، وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّ الشَّمْلَةَ الَّتِيْ اَخَذَهَا يَوْمَ خَيْبَرَ مِنَ الْمَغَانِمِ لَمْ تُصِبْهَا الْمَقَاسِمُ، لَتَشْتَعِلُ عَلَيْهِ نَارًا». فَلَمَّا سَمِعَ ذٰلِكَ النَّاسُ جَاءَ رَجُلٌ بِشِرَاكٍ اَوْ شِرَاكَيْنِ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «شِرَاكٌ مِنْ نَارٍ اَوْ شِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۹۹۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غلام بطور ہدیہ دیا جس کا نام "مدعم" تھا۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ "مدعم" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری سے کجاوہ اتار رہا تھا اچانک (اس کو نامعلوم جانب سے آنے والا) تیر لگا جس سے وہ مارا گیا۔ لوگوں نے کہا' مبارک ہو یہ شخص جنتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہرگز نہیں! اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے' بے شک وہ چادر جس کو اس نے جنگ خیبر کے مال غنیمت کی تقسیم سے پہلے اٹھایا تھا وہ اس پر آگ بن کر مشتعل ہے جب لوگوں نے یہ بات سنی تو ایک شخص ایک تسمہ یا دو تسمے آپ کے پاس لایا۔ آپ نے فرمایا' یہ ایک یا دو تسمے' آگ کے ہیں۔
(بخاری' مسلم)

۳۹۹۸ - (۱٤) **وَعَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ عَلٰی ثَقَلِ النَّبِيِّ ﷺ - رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ كِرْكِرَةُ، فَمَاتَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «هُوَ فِي النَّارِ» فَذَهَبُوْا يَنْظُرُوْنَ فَوَجَدُوْا عَبَاءَةً قَدْ غَلَّهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۹۹۸: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامان (اٹھانے) پر ایک آدمی مقرر تھا جس کا نام "کرکرہ" تھا وہ فوت ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' یہ شخص دوزخی ہے لوگ (اس کا سامان) دیکھنے لگے تو انہیں پتہ چلا کہ اس نے ایک چادر کی خیانت کی تھی (بخاری)

۳۹۹۹ - (۱۵) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا نُصِيْبُ فِيْ مَغَازِيْنَا الْعَسَلَ وَالْعِنَبَ فَنَأْكُلُهُ وَلَا نَرْفَعُهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۹۹۹: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم لڑائیوں میں اگر شہد اور انگور پاتے تو انہیں کھا لیتے تھے بیت المال میں جمع نہیں کراتے تھے (بخاری)

٤۰۰۰ - (۱٦) **وَعَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: اَصَبْتُ جِرَابًا مِنْ شَحْمٍ يَوْمَ خَيْبَرَ، فَالْتَزَمْتُهُ، فَقُلْتُ: لَا اُعْطِي الْيَوْمَ اَحَدًا مِنْ هٰذَا شَيْئًا، فَالْتَفَتُّ فَاِذَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَتَبَسَّمُ اِلَيَّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ «مَا اُعْطِيْكُمْ» فِيْ بَابِ رِزْقِ

۴۰۰۰ : عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ خیبر کی جنگ میں چربی کا ایک تھیلا مجھے ملا' میں اس سے چمٹ گیا اور میں نے کہا کہ آج اس چربی سے کسی کو کچھ نہیں دوں گا' میں نے گھوم کر دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری جانب (دیکھتے ہوئے) مسکرا رہے تھے (بخاری' مسلم)

ابوہریرہؓ سے مروی حدیث کہ "میں تمہیں نہیں دیتا" (رزق الولاۃ) کے باب میں ذکر کی گئی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٤٠٠١ ـ (١٧) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللّٰهَ فَضَّلَنِيْ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ ـ أَوْ قَالَ: فَضَّلَ أُمَّتِيْ عَلَى الْأُمَمِ ـ وَأَحَلَّ لَنَا الْغَنَائِمَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل : ۴۰۰۱ : ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا' بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام انبیاء علیہم السلام پر برتری عطا کی ہے یا فرمایا' میری امت کو تمام امتوں پر برتری دی گئی ہے اور ہمارے لئے غنائم جائز قرار دیے گئے ہیں (ترمذی)

٤٠٠٢ ـ (١٨) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ ـ يَعْنِيْ: يَوْمَ حُنَيْنٍ ـ: «مَنْ قَتَلَ كَافِرًا فَلَهُ سَلَبُهُ». فَقَتَلَ أَبُوْ طَلْحَةَ يَوْمَئِذٍ عِشْرِيْنَ رَجُلًا، وَأَخَذَ أَسْلَابَهُمْ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۴۰۰۲ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ حنین کے دن فرمایا' جو شخص کسی کافر کو قتل کر دے گا اس کا جنگی سامان اس کو ملے گا۔ چنانچہ ابو طلحہؓ نے بیس (کافروں) کو قتل کیا اور ان کا سامان اپنے قبضے میں لیا (دارمی)

٤٠٠٣ ـ (١٩) وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ، وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَضَى فِي السَّلَبِ لِلْقَاتِلِ. وَلَمْ يُخَمِّسِ السَّلَبَ... رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۴۰۰۳ : عوف بن مالک اشجعی اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قانون مقرر کیا کہ مقتول کا سارا سامان قاتل کو ملے گا اور اس سے پانچواں حصہ وصول نہیں کیا (ابوداؤد)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں اسماعیل بن عیاش راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد۱ صفحہ ۲۴۰)

٤٠٠٤ ـ (٢٠) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: نَفَّلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ بَدْرٍ سَيْفَ أَبِيْ جَهْلٍ، وَكَانَ قَتَلَهُ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۴۰۰۴ : عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے (جنگ) بدر کے دن ابوجہل کی تلوار کا عطیہ دیا اس لئے کہ میں نے ابوجہل کو قتل کیا تھا (ابوداؤد)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں ابوعبیدہ نے عبداللہؓ بن مسعود سے نہیں سنا اس لئے حدیث منقطع ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۱۰ ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۶۶)

۴۰۰۵ - (۲۱) **وَعَنْ** عُمَيْرٍ مَوْلَى آبِي اللَّحْمِ، قَالَ: شَهِدْتُ خَيْبَرَ مَعَ سَادَتِي، فَكَلَّمُوا فِيَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَكَلَّمُوهُ أَنِّي مَمْلُوكٌ فَأَمَرَنِي فَقُلِّدْتُ سَيْفًا، فَإِذَا أَنَا أَجُرُّهُ - ، فَأَمَرَ لِي بِشَيْءٍ مِنْ خُرْثِيِّ الْمَتَاعِ - ، وَعَرَضْتُ عَلَيْهِ رُقْيَةً كُنْتُ أَرْقِي بِهَا الْمَجَانِينَ، فَأَمَرَنِي بِطَرْحِ بَعْضِهَا وَحَبْسِ بَعْضِهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ إِلَّا أَنَّ رِوَايَتَهُ إِنْتَهَتْ عِنْدَ قَوْلِهِ. الْمَتَاعِ.

۴۰۰۵ : عمیرؓ آبی اللحم رضی اللہ عنہ کا غلام بیان کرتا ہے کہ میں اپنے مالکوں کے ساتھ خیبر (کی جنگ) میں شامل ہوا انہوں نے میرے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کی اور وضاحت کی کہ میں غلام ہوں تو آپؐ نے میرے بارے میں حکم دیا' مجھے تلوار پہنائی گئی جسے میں (قد کے چھوٹے ہونے کی وجہ سے) کھینچ رہا تھا تو آپؐ نے حکم دیا کہ اسے معمولی چیزیں دے دی جائیں اور میں نے آپؐ کے حضور ایک "دم" پیش کیا جو میں دیوانوں پر کیا کرتا تھا تو آپؐ نے مجھے بعض الفاظ کے حذف کرنے اور بعض کے باقی رکھنے کا حکم دیا (ترمذی' ابوداؤد) البتہ ابوداؤد کی روایت لفظ "متاع" تک ہے۔

وضاحت : "آبی اللحم" کا معنی ہے گوشت سے انکار کرنے والا یعنی زمانہ جاہلیت میں جس جانور کو بتوں کے نام پر ذبح کیا جاتا تھا' وہ اس کا گوشت نہیں کھاتا تھا۔ نیز اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جب غلام میدان جنگ میں شریک ہو تو اس کو مال غنیمت سے حصہ نہیں ملے گا البتہ یہ امام کی صوابدید پر منحصر ہے کہ اگر وہ اسے کچھ بطور انعام دینا چاہے تو دے سکتا ہے۔

۴۰۰۶ - (۲۲) **وَعَنْ** مُجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قُسِمَتْ خَيْبَرُ عَلَى أَهْلِ الْحُدَيْبِيَةِ، فَقَسَمَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَهْمًا - ، وَكَانَ الْجَيْشُ أَلْفًا وَخَمْسَمِائَةٍ، فِيهِمْ ثَلَاثُمِائَةِ فَارِسٍ، فَأَعْطَى الْفَارِسَ سَهْمَيْنِ، وَالرَّاجِلَ سَهْمًا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ. وَقَالَ: حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ أَصَحُّ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ، وَأَتَى الْوَهْمُ فِي حَدِيثِ مُجَمِّعٍ أَنَّهُ قَالَ: ثَلَاثُمِائَةِ فَارِسٍ، وَإِنَّمَا كَانُوا مِائَتَيْ فَارِسٍ.

۴۰۰۶ : مجمع بن جاریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ خیبر کے غنائم کو حدیبیہ میں شریک اصحاب پر تقسیم کیا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مال غنیمت کے اٹھارہ حصے کئے جبکہ لشکر کی تعداد پندرہ سو تھی ان میں تین سو سوار تھے

اور سواروں کو دو حصے دیے گئے جبکہ پیادہ کو ایک حصہ دیا (ابوداؤد) اور امام ابوداؤدؒ نے بیان کیا کہ عبداللہؓ بن عمرؓ سے مروی حدیث صحیح ہے اس پر عمل ہے اور اس حدیث میں وہم ہے کہ سواروں کی تعداد تین سو تھی جبکہ (فی الحقیقت) وہ دو سو تھے۔

وضاحت : اس حدیث کی سند میں یعقوب بن مجمع راوی ہے اور مجمع سے اس کے بیٹے کے علاوہ کسی دوسرے راوی نے حدیث بیان نہیں کی نیز یعقوب بن مجمع غیر معروف راوی ہے اور پھر عبداللہؓ بن عمرؓ کی حدیث میں دو حصے گھوڑے کے اور ایک حصہ سوار کا مذکور ہے اور سواروں کی تعداد دو سو ہے اور پیادہ کی تعداد تیرہ سو ہے۔ ابوداؤد کی روایت میں وہم سے مقصود یہ ہے جیسا کہ علامہ ابن قیمؒ نے اپنی کتاب زادالمعاد میں بیان کیا ہے کہ دراصل تعداد تو پندرہ سو ہے ایک سو غلام ہیں اور باقی چودہ سو میں سے دو سو سوار ہیں جن کو چھ حصے ملے اور بارہ حصے باقی پیدل فوج کو ملے جن کی تعداد بارہ سو ہے (تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ ۱۷۲)

۴۰۰۷ - (۲۳) وَعَنْ حَبِيبِ بْنِ مَسْلَمَةَ الْفِهْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: شَهِدْتُ النَّبِيَّ ﷺ نَفَّلَ الرُّبُعَ فِي الْبَدْأَةِ، وَالثُّلُثَ فِي الرَّجْعَةِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۰۰۷: حبیب بن مسلمہ فہری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ نے جاتے ہوئے چوتھائی حصہ دیا اور واپس لوٹتے ہوئے تہائی حصہ دیا (ابوداؤد)

۴۰۰۸ - (۲۴) وَعَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُنَفِّلُ الرُّبُعَ بَعْدَ الْخُمُسِ، وَالثُّلُثَ بَعْدَ الْخُمُسِ إِذَا قَفَلَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۰۰۸: حبیب بن مسلمہ فہری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مال غنیمت میں سے) خمس نکالنے کے بعد چوتھائی حصہ تقسیم کرتے اور واپس آتے ہوئے خمس نکالنے کے بعد تیسرا حصہ تقسیم کرتے (ابوداؤد)

وضاحت : مقصود یہ ہے کہ جب بڑے لشکر میں سے ایک چھوٹا لشکر جاتے ہوئے الگ ہوتا ہے اور وہ لشکر کے پہنچنے سے پہلے دشمن پر حملہ آور ہوتا ہے تو غنیمت میں سے اسے چوتھا حصہ دیا جائے گا اور تین چوتھائی حصہ میں باقی تمام لشکر شریک ہو گا اور واپس آتے ہوئے جب بڑے لشکر میں سے چھوٹا لشکر دشمن پر حملہ آور ہو تو انہیں مال غنیمت میں سے خمس نکالنے کے بعد تیسرا حصہ دیا جائے گا اور باقی دو تہائی سارے لشکر کو دیا جائے گا (تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ ۱۷۳)

۴۰۰۹ - (۲۵) وَعَنْ أَبِي الْجُوَيْرِيَةِ الْجَرْمِيِّ، قَالَ: أَصَبْتُ بِأَرْضِ الرُّومِ جَرَّةً حَمْرَاءَ، فِيهَا دَنَانِيرُ فِي إِمْرَةِ مُعَاوِيَةَ، وَعَلَيْنَا رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ، يُقَالُ لَهُ: مَعْنُ بْنُ يَزِيدَ، فَأَتَيْتُهُ بِهَا، فَقَسَمَهَا بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَعْطَانِي مِنْهَا مِثْلَ مَا

أَعْطَى رَجُلاً مِنْهُمْ، ثُمَّ قَالَ: لَوْلاَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «لاَ نَفَلَ إِلاَّ بَعْدَ الْخُمُسِ لأَعْطَيْتُكَ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۴۰۰۹: ابوالجویریہ جرمی بیان کرتے ہیں معاویہؓ کے (دور) امارت میں روم (کے علاقے) میں مجھے سرخ رنگ کا ایک مٹکا ملا جس میں دینار تھے اور ہمارے امیر بنو سلیم (قبیلہ) کے ایک صحابی تھے جس کا نام معنؓ بن یزید تھا۔ چنانچہ دینار میں ان کے پاس لایا انہوں نے ان کو (وہاں کے) مسلمانوں میں تقسیم کر دیا اور مجھے بھی اتنے ہی دینار دیئے جتنے کہ ان میں سے ایک شخص کو دیئے پھر انہوں نے بتایا کہ اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہ سنا ہوتا کہ آپؐ نے فرمایا "عطیہ خمس (نکالنے) کے بعد ہے" تو میں تجھے کچھ مال عطیہ دے دیتا (ابوداؤد)

۴۰۱۰ - (۲۶) وَعَنْ أَبِيْ مُوْسَى الأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمْنَا فَوَافَقْنَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ حِيْنَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ، فَأَسْهَمَ لَنَا - أَوْ قَالَ: فَأَعْطَانَا مِنْهَا - وَمَا قَسَمَ لأَحَدٍ غَابَ عَنْ فَتْحِ خَيْبَرَ مِنْهَا شَيْئاً، إِلاَّ لِمَنْ شَهِدَ مَعَهُ، إِلاَّ أَصْحَابَ سَفِيْنَتِنَا جَعْفَرًا وَأَصْحَابَهُ، أَسْهَمَ لَهُمْ مَعَهُمْ... رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۴۰۱۰: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم خیبر کے فتح ہونے کے وقت (حبشہ سے ہجرت کر کے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ آپؐ نے ہمیں خیبر (کے غنائم) سے حصہ دیا اور خیبر کے فتح کرنے میں جو لوگ موجود تھے انہیں آپؐ نے حصہ دیا اور جو موجود نہ تھے ان کو حصہ نہیں دیا البتہ ہم لوگ جعفرؓ اور ان کے رفقاء جو (حبشہ سے) کشتی میں سوار ہو کر آئے تھے ان کو حصہ دیا (ابوداؤد)

وضاحت: ابن حبان رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ آپؐ نے ان کو خمس میں سے عطیہ دیا تھا تاکہ ان کے دل اسلام کی جانب مزید جھک جائیں اور انہیں غنیمت میں سے حصہ نہیں دیا لیکن یہ توجیہہ صحیح معلوم نہیں ہوتی حقیقت یہ ہے کہ آپؐ نے اصحاب السفینہ کے ساتھ یہ خصوصی سلوک کیا تھا اور انہیں غنیمت میں سے حصہ دیا تھا حالانکہ وہ فتح خیبر میں شریک نہ تھے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۷۳)

۴۰۱۱ - (۲۷) وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ خَالِدٍ: أَنَّ رَجُلاً مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ تُوُفِّيَ يَوْمَ خَيْبَرَ، فَذَكَرُوْا لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: «صَلُّوْا عَلَى صَاحِبِكُمْ» فَتَغَيَّرَتْ وُجُوْهُ النَّاسِ لِذٰلِكَ. فَقَالَ: «إِنَّ صَاحِبَكُمْ غَلَّ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ» فَفَتَّشْنَا مَتَاعَهُ فَوَجَدْنَا خَرَزًا مِنْ خَرَزِ يَهُوْدَ لاَ يُسَاوِيْ دِرْهَمَيْنِ. رَوَاهُ مَالِكٌ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۴۰۱۱: یزید بن خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جنگ خیبر میں ایک صحابی فوت ہو گیا تو صحابہ کرامؓ نے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کا ذکر کیا۔ آپؐ نے فرمایا' تم اس کا جنازہ ادا کرو۔ صحابہ کرامؓ کے چہرے متغیر ہو گئے آپؐ نے فرمایا' تمہارے اس ساتھی نے مال غنیمت میں سے خیانت کی ہے صحابہ کرامؓ کہتے ہیں کہ ہم نے اس کے سامان کی تلاشی لی تو ہمیں یہودیوں کے منکوں میں سے ایک منکا ملا جو دو درہم کا بھی نہ تھا (مالک' ابوداؤد' نسائی)

وضاحت: ابوداؤد کی روایت کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۶۳)

۴۰۱۲ - (۲۸) **وَعَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا أَصَابَ غَنِيْمَةً، أَمَرَ بِلَالًا فَنَادَى فِي النَّاسِ، فَيَجِيْئُوْنَ بِغَنَائِمِهِمْ، فَيُخَمِّسُهُ وَيُقَسِّمُهُ، فَجَاءَ رَجُلٌ يَوْمًا بَعْدَ ذٰلِكَ بِزِمَامٍ مِنْ شَعَرٍ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! هٰذَا فِيْمَا كُنَّا أَصَبْنَاهُ مِنَ الْغَنِيْمَةِ، قَالَ: «أَسَمِعْتَ بِلَالًا نَادَى ثَلَاثًا؟» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «فَمَا مَنَعَكَ أَنْ تَجِيْءَ بِهِ؟» فَاعْتَذَرَ. قَالَ: «كُنْ أَنْتَ تَجِيْءُ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَلَنْ أَقْبَلَهُ عَنْكَ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۴۰۱۲: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب غنیمت ملتی تو بلالؓ کو حکم دیتے اور وہ لوگوں میں منادی کرتا تو لوگ غنیمت کا مال لے آتے۔ آپؐ اس سے پانچواں حصہ نکال کر باقی مال لوگوں میں تقسیم فرما دیتے۔ ایک روز ایک شخص مال غنیمت کے تقسیم ہونے کے بعد بالوں سے (بنی ہوئی) لگام لایا اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! یہ ہمیں مال غنیمت میں ملا تھا آپؐ نے پوچھا' کیا تو نے بلالؓ کی آواز سنی تھی' جب اس نے تین بار منادی کی تھی؟ اس نے اثبات میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا' تو اسے کیوں نہ لایا۔ اس نے معذرت کی۔ آپؐ نے فرمایا' اب تو قیامت کے دن اسے لائے گا' میں (کسی صورت میں) تجھ سے اسے قبول نہیں کر سکتا (ابوداؤد)

۴۰۱۳ - (۲۹) **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ حَرَّقُوْا مَتَاعَ الْغَالِّ وَضَرَبُوْهُ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۴۰۱۳: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' ابوبکرؓ اور عمرؓ نے خیانت کرنے والے کے مال کو جلا دیا اور اسے کوڑے بھی لگائے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں زہیر بن محمد تمیمی راوی کے بارے میں امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ شامی راوی اس سے منکر روایات بیان کرتے ہیں اور امام بخاریؒ نے صحیح بخاری میں اس حدیث کے ضعف کی طرف اشارہ کیا ہے نیز امام نسائی اور دیگر محدثین نے بھی اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۸۴' تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۷۳-۱۷۴' ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۶۹)

۴۰۱۴ - (۳۰) **وَعَنْ** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَنْ يَكْتُمْ غَالًّا، فَإِنَّهُ مِثْلُهُ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۴۰۱۴: سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص خیانت کرنے والے کی پردہ پوشی کرتا ہے وہ بھی خائن جیسا ہے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں سلیمان بن موسیٰ اور جعفر بن سعد اور خبیب بن سلیمان راوی متکلم فیہ ہیں (تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۱۷۰' ضعیف ابوداؤد صفحہ۲۶۹)

۴۰۱۵ - (۳۱) **وَعَنْ** أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ شِرَى الْمَغَانِمِ - حَتّٰى تُقْسَمَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۰۱۵: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غنائم کو تقسیم کرنے سے پہلے فروخت کرنے سے منع فرمایا (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن ابراہیم باہلی مجہول راوی ہے۔ (میزان الاعتدال جلد۳ صفحہ۱۷۷' تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۱۷۳)

۴۰۱۶ - (۳۲) **وَعَنْ** أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: نَهَى أَنْ تُبَاعَ السِّهَامُ حَتّٰى تُقْسَمَ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۴۰۱۶: ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے غنیمت کے حصوں کو تقسیم کرنے سے پہلے فروخت کرنے سے منع فرمایا (دارمی)

۴۰۱۷ - (۳۳) **وَعَنْ** خَوْلَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «إِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ، فَمَنْ أَصَابَهُ بِحَقِّهِ بُوْرِكَ لَهُ فِيْهِ، وَرُبَّ مُتَخَوِّضٍ - فِيْمَا شَاءَتْ بِهِ نَفْسُهُ مِنْ مَالِ اللهِ وَرَسُوْلِهِ لَيْسَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا النَّارُ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۰۱۷: خولہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' بلاشبہ مال خوشنما (اور) لذیذ ہے جو شخص اس کو درست طریقہ سے حاصل کرے گا اس کے لئے اس میں برکت ہو گی اور بہت سے ایسے لوگ ہیں جو اللہ اور اس کے رسولؐ کے مال میں اپنی چاہت کے مطابق تصرف کرتے ہیں' قیامت کے دن ان کے لئے صرف آگ ہو گی (ترمذی)

۴۰۱۸ - (۳۴) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَنَفَّلَ سَيْفَهُ ذَا الْفَقَارِ يَوْمَ بَدْرٍ. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ: وَهُوَ الَّذِي رَأَى فِيْهِ الرُّؤْيَا يَوْمَ أُحُدٍ.

۴۰۱۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر کے موقع پر ذوالفقار نامی تلوار اپنے لئے مخصوص کر لی (ابن ماجہ) ترمذی میں اضافہ ہے کہ یہ وہی تلوار ہے جس کے بارے میں آپؐ نے احد کے دن خواب دیکھا تھا۔

وضاحت: دراصل یہ تلوار عاص بن منبہ کی تھی جو جنگ بدر میں بحالت کفر قتل ہوا تھا اس کے بعد یہ تلوار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہی بعدازاں علیؓ کے قبضہ میں رہی (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۷)

۴۰۱۹ - (۳۵) **وَعَنْ** رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَرْكَبْ دَابَّةً مِنْ فَيْءِ الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى إِذَا أَعْجَفَهَا رَدَّهَا فِيْهِ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَلْبَسْ ثَوْبًا مِنْ فَيْءِ الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى إِذَا أَخْلَقَهُ رَدَّهُ فِيْهِ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۴۰۱۹: رویفع بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا' جس شخص کا اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان ہے وہ مسلمانوں کے مال فیئ میں سے کسی چوپائے پر سوار نہ ہو کہ جب وہ لاغر ہو جائے تو اسے واپس کر دے اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ مسلمانوں کے مال فیئ میں سے کوئی کپڑا اپنے استعمال میں نہ لائے کہ جب وہ بوسیدہ ہو جائے تو اسے واپس لوٹا دے (ابوداؤد)

۴۰۲۰ - (۳۶) **وَعَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْمُجَالِدِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفٰى، قَالَ: قُلْتُ: هَلْ كُنْتُمْ تُخَمِّسُوْنَ الطَّعَامَ فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: أَصَبْنَا طَعَامًا يَوْمَ خَيْبَرَ، فَكَانَ الرَّجُلُ يَجِيءُ فَيَأْخُذُ مِنْهُ مِقْدَارَ مَا يَكْفِيْهِ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۴۰۲۰: محمد بن ابی المجالد' عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے بیان کرتا ہے کہ میں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے دریافت کیا' تم (صحابہ کرام) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں "کھانے والی اشیاء" میں سے پانچواں حصہ نکالتے تھے؟ اس نے بیان کیا کہ ہمیں جنگ خیبر میں کھانے کی چیزیں ملیں' ہر شخص آتا اور اپنی ضرورت کے مطابق اس میں سے لے لیتا اور واپس چلا جاتا (ابوداؤد)

وضاحت: "کھانے کی اشیاء" میں سے تقسیم اور "پانچواں حصہ" نکالنے سے پہلے مجاہدین' امیر کی اجازت سے ضرورت کے مطابق کھانے پینے کی اشیاء اپنے اور چوپایوں کے استعمال میں لا سکتے ہیں (واللہ اعلم)

۴۰۲۱ - (۳۷) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ جَيْشًا غَنِمُوْا فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ طَعَامًا وَعَسَلًا، فَلَمْ يُؤْخَذْ مِنْهُمُ الْخُمُسُ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۴۰۲۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک لشکر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کھانے کا سامان اور شہد حاصل کیا تو ان سے "پانچواں حصہ" نہیں لیا گیا (ابوداؤد)

۴۰۲۲ - (۳۸) وَعَنِ الْقَاسِمِ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: كُنَّا نَأْكُلُ الْجَزُوْرَ فِي الْغَزْوِ، وَلَا نُقَسِّمُهُ، حَتّٰى إِذَا كُنَّا لَنَرْجِعُ إِلٰى رِحَالِنَا وَأَخْرِجَتُنَا مِنْهُ — مَمْلُوْءَةٌ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۴۰۲۲: قاسم، عبدالرحمٰنؒ کا غلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ کرامؓ سے بیان کرتا ہے کہ بعض صحابہ کرامؓ نے اسے بتایا کہ ہم جہاد میں اونٹ کا گوشت بغیر تقسیم کے اپنے استعمال میں لاتے تھے اور جب ہم اپنے گھروں کو واپس لوٹتے تو ہماری خورجیاں گوشت سے بھری ہوئی تھیں (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں قاسم راوی متکلم فیہ اور ابن حرشف غایت درجہ مجہول راوی ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۶۷، تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۷۵، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۶۳)

۴۰۲۳ - (۳۹) وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ: «أَدُّوا الْخِيَاطَ وَالْمِخْيَطَ، وَإِيَّاكُمْ وَالْغُلُوْلَ، فَإِنَّهُ عَارٌ عَلٰى أَهْلِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۴۰۲۳: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ دھاگے اور سوئی کو بھی مال غنیمت میں پہنچا دو اور خود کو خیانت سے دور رکھو، اس لئے کہ خیانت قیامت کے دن خائن کیلئے (باعث) رسوائی ہو گی (دارمی)

۴۰۲۴ - (۴۰) وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ.

۴۰۲۴: نیز اس حدیث کو امام نسائیؒ نے عمرو بن شعیب سے اس نے اپنے والد سے اس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے۔

۴۰۲۵ - (۴۱) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: دَنَا النَّبِيُّ ﷺ مِنْ بَعِيْرٍ فَأَخَذَ وَبَرَةً مِنْ سَنَامِهِ، ثُمَّ قَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّهُ لَيْسَ لِيْ مِنْ هٰذَا الْفَيْءِ شَيْءٌ وَلَا هٰذَا» — وَرَفَعَ إِصْبَعَهُ — «إِلَّا الْخُمُسَ، وَالْخُمُسُ مَرْدُوْدٌ عَلَيْكُمْ، فَأَدُّوا الْخِيَاطَ وَالْمِخْيَطَ» فَقَامَ رَجُلٌ فِيْ يَدِهِ كُبَّةٌ مِنْ شَعْرٍ، فَقَالَ: أَخَذْتُ هٰذِهِ لِأُصْلِحَ بِهَا بَرْذَعَةً. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَمَّا مَا كَانَ لِيْ وَلِبَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَهُوَ لَكَ» فَقَالَ: أَمَّا إِذَا بَلَغَتْ مَا أَرٰى فَلَا أَرَبَ لِيْ فِيْهَا. وَنَبَذَهَا. رَوَاهُ

۴۰۲۵ : عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک اونٹ کے قریب گئے۔ آپ نے اس کی کوہان سے کچھ بال (ہاتھ میں) لئے اور فرمایا' اے لوگو! مال فئی میں سے میرے لئے کوئی چیز جائز نہیں حتی کہ یہ بھی نہیں اور اپنی انگلی کو بلند فرمایا (اور کہا) سوائے "پانچویں حصے" کے اور "پانچواں حصہ" بھی تم پر ہی تقسیم ہو گا پس دھاگا اور سوئی تک کو بھی مال غنیمت میں پہنچاؤ (آپ کی یہ بات سن کر) ایک شخص کھڑا ہوا جس کے ہاتھ میں بالوں کا گچھا تھا اس نے عرض کیا کہ میں نے اس کو اس لئے حاصل کیا ہے تاکہ میں اس کے ساتھ اونٹ کی جھل کو درست کروں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں اپنا حصہ اور بنی عبدالمطلب کا حصہ تو تجھے معاف کر سکتا ہوں۔ اس نے کہا جب معاملہ اس حد تک (سنگین) ہے جس کا میں مشاہدہ کر رہا ہوں تو مجھے اس کی ضرورت نہیں۔ چنانچہ اس نے اس کو پھینک دیا (ابوداؤد)

۴۰۲۶ - (۴۲) **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى بَعِيْرٍ مِنَ الْمَغْنَمِ، فَلَمَّا سَلَّمَ أَخَذَ وَبَرَةً مِنْ جَنْبِ الْبَعِيْرِ. ثُمَّ قَالَ: «وَلَا يَحِلُّ لِيْ مِنْ غَنَائِمِكُمْ مِثْلُ هٰذَا اِلَّا الْخُمُسُ، وَالْخُمُسُ مَرْدُوْدٌ فِيْكُمْ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۴۰۲۶ : عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمت کے ایک اونٹ کو (سترہ بنا کر) نماز کی امامت کرائی۔ جب آپ نے سلام پھیرا تو آپ نے اونٹ کے پہلو سے کچھ بال (ہاتھ میں) لئے اور فرمایا' تمہارے غنائم سے میرے لئے "پانچویں حصے" کے علاوہ اس قدر بھی جائز نہیں اور وہ بھی تمہیں لوٹا دیا جاتا ہے (ابوداؤد)

۴۰۲۷ - (۴۳) **وَعَنْ** جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَهْمَ ذَوِي الْقُرْبٰى بَيْنَ بَنِيْ هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ أَتَيْتُهُ أَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هٰؤُلَاءِ إِخْوَانُنَا مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ، لَا نُنْكِرُ فَضْلَهُمْ لِمَكَانِكَ الَّذِيْ وَضَعَكَ اللّٰهُ مِنْهُمْ، أَرَأَيْتَ إِخْوَانَنَا مِنْ بَنِي الْمُطَّلِبِ أَعْطَيْتَهُمْ وَتَرَكْتَنَا، وَإِنَّمَا قَرَابَتُنَا وَقَرَابَتُهُمْ وَاحِدَةٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّمَا بَنُوْ هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَاحِدٌ هٰكَذَا» وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ. رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ. وَفِيْ رِوَايَةِ أَبِيْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيِّ نَحْوُهُ وَفِيْهِ: «إِنَّا وَبَنُو الْمُطَّلِبِ لَا نَفْتَرِقُ فِيْ جَاهِلِيَّةٍ وَلَا إِسْلَامٍ، وَإِنَّمَا نَحْنُ وَهُمْ شَيْءٌ وَاحِدٌ». وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ.

۴۰۲۷ : جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "ذوی القربیٰ" کا حصہ بنوہاشم اور بنومطلب کے درمیان تقسیم کر دیا تو میں اور عثمان بن عفان آپ کے پاس آئے اور ہم نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! یہ ہمارے ہاشمی بھائی ہیں ہم آپ کی وجہ سے ان کی عظمت کا انکار نہیں کر سکتے اس لئے کہ اللہ

نے آپؐ کو ان میں رکھا ہے (لیکن) آپ یہ بتائیں کہ آپؐ نے ہمارے بھائیوں بنو مطلب کو (ذوی القربیٰ کا) حصہ دیا ہے اور ہمیں نہیں دیا حالانکہ قرابت داری میں ہم اور وہ برابر ہیں (یہ سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیوں کو ایک دوسری میں داخل کرتے ہوئے اشارہ کیا اور فرمایا' بلاشبہ بنو ہاشم اور بنو مطلب اس طرح ایک ہیں (شافعی) اور ابوداؤد اور نسائی کی روایت میں اس کی مثل ہے نیز اس میں مذکور ہے بلاشبہ ہم اور بنو مطلب جاہلیت اور اسلام میں الگ الگ نہیں ہوئے بلاشبہ ہم اور وہ ایک شے ہیں اور آپؐ نے اپنی انگلیوں کو ایک دوسری میں داخل فرما کر سمجھایا۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٤٠٢٨ - (٤٤) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، قَالَ: إِنِّيْ وَاقِفٌ فِي الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرٍ، فَنَظَرْتُ عَنْ يَمِيْنِيْ وَعَنْ شِمَالِيْ، فَإِذَا بِغُلَامَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ حَدِيْثَةٍ أَسْنَانُهُمَا، فَتَمَنَّيْتُ أَنْ أَكُوْنَ بَيْنَ أَضْلَعَ مِنْهُمَا، فَغَمَزَنِيْ أَحَدُهُمَا، فَقَالَ: يَا عَمِّ! هَلْ تَعْرِفُ أَبَا جَهْلٍ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَمَا حَاجَتُكَ إِلَيْهِ يَا ابْنَ أَخِيْ؟ قَالَ: أُخْبِرْتُ أَنَّهُ يَسُبُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ، لَئِنْ رَأَيْتُهُ لَا يُفَارِقُ سَوَادِيْ سَوَادَهُ حَتّٰى يَمُوْتَ الْأَعْجَلُ مِنَّا، فَتَعَجَّبْتُ لِذٰلِكَ، قَالَ: وَغَمَزَنِي الْآخَرُ، فَقَالَ لِيْ مِثْلَهَا، فَلَمْ أَنْشَبْ أَنْ نَظَرْتُ إِلٰى أَبِيْ جَهْلٍ يَجُوْلُ فِي النَّاسِ، فَقُلْتُ: أَلَا تَرَيَانِ؟ هٰذَا صَاحِبُكُمَا الَّذِيْ تَسْأَلَانِيْ عَنْهُ. قَالَ: فَابْتَدَرَاهُ بِسَيْفَيْهِمَا، فَضَرَبَاهُ حَتّٰى قَتَلَاهُ، ثُمَّ انْصَرَفَا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَأَخْبَرَاهُ، فَقَالَ: «أَيُّكُمَا قَتَلَهُ؟» فَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا: أَنَا قَتَلْتُهُ، فَقَالَ: «هَلْ مَسَحْتُمَا سَيْفَيْكُمَا؟» فَقَالَا: لَا. فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى السَّيْفَيْنِ، فَقَالَ: «كِلَاكُمَا قَتَلَهُ». وَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِسَلَبِهِ لِمُعَاذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ. وَالرَّجُلَانِ ـــ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ، وَمُعَاذُ بْنُ عَفْرَاءَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل: ۴۰۲۸: عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں (جنگ) بدر کے دن صف میں کھڑا تھا (اچانک) میں نے اپنے دائیں بائیں دیکھا تو دو انصاری لڑکے کھڑے تھے جن کی عمر کچھ زیادہ نہ تھی میں نے آرزو کی کہ میں ان سے زیادہ قوی آدمیوں کے درمیان ہوتا۔ ان میں سے ایک نے مجھے دبا کر دریافت کیا' اے چچا! کیا آپ ابوجہل کو پہچانتے ہیں (عبدالرحمانؓ کہتے ہیں) کہ میں نے اثبات میں جواب دیا (اور کہا) اے بھتیجے! تیرا اس سے کیا مطلب؟ اس نے بتایا' مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برا بھلا کہتا ہے۔ اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے' اگر میں نے اس کو دیکھ لیا تو میں اس سے الگ نہیں ہوں گا جب تک ہم میں سے وہ شخص مر نہ جائے جس کی موت کا وقت زیادہ قریب ہے۔ عبدالرحمانؓ کہتے ہیں کہ (اس کی یہ بات سن کر) میں متعجب ہوا۔ انہوں نے کہا کہ دوسرے جوان نے بھی مجھے دبا کر وہی بات کی' جو پہلے جوان نے کی تھی۔ زیادہ عرصہ نہ گزرا تھا کہ میں نے ابوجہل کو دیکھا' وہ لوگوں میں چکر لگا رہا ہے میں نے (ان دونوں لڑکوں سے) کہا' کیا تم دیکھ نہیں رہے ہو' وہ

(شخص) تمہارا مقصود ہے جس کے بارے میں تم دونوں مجھ سے دریافت کر رہے تھے (عبدالرحمانؓ کہتے ہیں) کہ وہ (لڑکے) نہایت سرعت کے ساتھ اپنی تلواریں لے کر اس کی طرف لپکے اور مار مار کر اسے ختم کر دیا۔ بعد ازاں وہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں پہنچے اور آپ کو بتایا۔ آپؐ نے دریافت کیا' تم دونوں میں سے کس نے اسے قتل کیا ہے؟ ان میں سے ہر ایک نے کہا' میں نے اسے قتل کیا ہے۔ آپؐ نے دریافت کیا' تم نے اپنی تلواروں کو صاف تو نہیں کیا؟ انہوں نے نفی میں جواب دیا آپؐ نے دونوں کی تلواروں کی جانب دیکھ کر فرمایا' تم دونوں نے اسے قتل کیا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ابوجہل کے) "جنگی اسباب" کا فیصلہ معاذ بن عمرو بن جموح کے حق میں فرمایا۔ دونوں نوخیز جوانوں سے مقصود معاذ بن عمرو بن جموح اور معاذ بن عفراء ہیں (بخاری' مسلم)

وضاحت: چونکہ معاذ بن عمرو بن جموح کی تلوار پر قتل کرنے کے آثار زیادہ نمایاں تھے اس لئے جنگی اسباب اس کو دیا اور دونوں کو خوش کرتے ہوئے فرمایا کہ تم دونوں نے قتل کیا ہے اس لئے کہ دونوں نے بیک وقت حملہ کیا تھا اور اس کے قتل میں بھرپور کردار ادا کرنے کی کوشش کی تھی (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۷۶)

۴۰۲۹ - (۴۵) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَوْمَ بَدْرٍ: «مَنْ يَنْظُرُ لَنَا مَا صَنَعَ أَبُوْ جَهْلٍ ؟» فَانْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَوَجَدَهُ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَاءَ حَتَّى بَرَدَ — قَالَ: فَأَخَذَ بِلِحْيَتِهِ، فَقَالَ: أَنْتَ أَبُوْ جَهْلٍ . فَقَالَ: وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوْهُ. وَفِيْ رِوَايَةٍ: قَالَ: فَلَوْ غَيْرُ أَكَّارٍ — قَتَلَنِيْ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۴۰۲۹: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں' جنگ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کون دیکھ کر ہمیں (بتائے گا) کہ ابوجہل کا کیا ہوا؟ (آپؐ کا ارشاد سن کر) عبداللہؓ بن مسعود چلے۔ انہوں نے دیکھا کہ ابوجہل کو عفراء (نامی عورت) کے بیٹوں نے تلواریں ماری ہیں اور وہ قریب المرگ ہے انہوں نے اس کی داڑھی کو پکڑ کر دریافت کیا' تو ابوجہل ہے؟ اس نے جواب دیا' اس شخص سے بڑھ کر جسکو تم نے قتل کیا ہے' کوئی سردار نہیں۔ اور ایک روایت میں ہے اس نے کہا' کاش! زراعت پیشہ لوگوں کے علاوہ (کوئی دوسرا شخص) مجھے قتل کرتا (بخاری' مسلم)

۴۰۳۰ - (۴۶) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: أَعْطَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ رَهْطًا وَأَنَا جَالِسٌ، فَتَرَكَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنْهُمْ رَجُلًا وَهُوَ أَعْجَبُهُمْ إِلَيَّ، فَقُمْتُ، فَقُلْتُ: مَالَكَ عَنْ فُلَانٍ؟ وَاللهِ إِنِّيْ لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «أَوْ مُسْلِمًا» ذَكَرَ ذٰلِكَ — سَعْدٌ ثَلَاثًا وَأَجَابَهُ بِمِثْلِ ذٰلِكَ، ثُمَّ قَالَ: «إِنِّيْ لَأُعْطِي الرَّجُلَ وَغَيْرُهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ خَشْيَةَ أَنْ يُكَبَّ فِي النَّارِ عَلَى وَجْهِهِ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ . وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُمَا: قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَنَرَى: أَنَّ الْإِسْلَامَ الْكَلِمَةُ، وَالْإِيْمَانَ الْعَمَلُ الصَّالِحُ .

۴۰۳۰ : سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند افراد کو عطیہ دیا جبکہ میں بیٹھا ہوا تھا آپؐ نے ان میں سے ایک شخص کو (عطیہ) نہ دیا حالانکہ وہ (شخص) مجھے ان سب سے زیادہ پسندیدہ تھا چنانچہ میں نے کھڑے ہو کر عرض کی' کیا بات ہے آپؐ نے فلاں کو نہیں دیا۔ اللہ کی قسم! میں اسے مومن سمجھتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مومن نہیں مسلم کہو' سعدؓ نے اپنی بات کو تین بار دہرایا آپؐ نے بھی اپنے ارشاد کو تین بار دہرایا۔ بعدازاں آپؐ نے وضاحت کی کہ بے شک میں ایک شخص کو عطیہ دیتا ہوں حالانکہ اس کی بجائے (دوسرا شخص) مجھے زیادہ بہتر لگتا ہے اس خدشہ کے پیش نظر کہ کہیں یہ شخص اس بات سے اوندھے منہ دوزخ میں نہ گرا دیا جائے (بخاری' مسلم) اور ان دونوں کی ایک اور روایت میں ہے کہ زہریؒ راوی نے بیان کیا کہ اس بات سے ہم نے سمجھا کہ "اسلام" صرف کلمہ شہادت کے اقرار کا نام ہے جبکہ "ایمان" عمل صالح کا نام ہے۔

وضاحت : بظاہر اس حدیث کا مفہوم جبریل علیہ السلام کی حدیث کے خلاف ہے زہریؒ کا مقصود یہ ہے کہ جب کوئی شخص کلمہ شہادت کا اقرار کرے تو اس پر مسلمان ہونے کا حکم لگایا جائے گا اور مومن اس کو اس وقت کہا جائے گا جب وہ شریعت اسلامی کے مطابق عمل کرے گا اور عمل میں دل اور اعضاء کے اعمال شامل ہیں اور جبریل علیہ السلام کی حدیث میں اسلام سے مقصود کامل اسلام ہے جس کا ذکر اس آیت میں ہے' جس کا ترجمہ ہے "جو شخص اسلام کے علاوہ (کوئی اور) دین اپنائے گا تو اس سے اس کو قبول نہیں کیا جائے گا" حدیث کے مفہوم کا خلاصہ یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کی تالیف قلبی کرتے ہوئے انہیں عطیات سے نوازتے تھے جو بظاہر اسلام لاتے تو جب آپؐ نے تالیف قلب کے لئے لوگوں کو عطیات دیئے اور "جعیل" نامی انسان کو محروم کیا حالانکہ وہ مہاجرین میں سے تھا تو سعدؓ سے نہ رہا گیا انہوں نے اس سلسلہ میں آپؐ سے گفتگو کی وہ سمجھتے تھے کہ "جعیل" ان سے زیادہ مستحق ہے تو آپؐ نے سعدؓ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ دوسرے لوگوں کو عطیہ دینے کی وجہ یہ ہے کہ کہیں یہ لوگ مرتد نہ ہو جائیں (فتح الباری)

٤٠٣١ - (٤٧) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَامَ - يَعْنِي يَوْمَ بَدْرٍ - فَقَالَ: «اِنَّ عُثْمَانَ انْطَلَقَ فِيْ حَاجَةِ اللّٰهِ، وَحَاجَةِ رَسُوْلِهِ، وَاِنِّيْ اُبَايِعُ لَهُ» فَضَرَبَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِسَهْمٍ، وَلَمْ يَضْرِبْ بِشَيْءٍ لِاَحَدٍ غَابَ غَيْرَهُ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۴۰۳۱ : ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جنگ بدر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا' بلاشبہ عثمانؓ اللہ اور اس کے رسولؐ کے کام گئے ہوئے ہیں اور میں ان کی طرف سے بیعت کرتا ہوں چنانچہ آپؐ نے ان کو (غنیمت سے) حصہ عطا کیا ورنہ اس کے علاوہ جو لوگ موجود نہ تھے' انہیں حصہ نہیں دیا گیا (ابوداؤد)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں کلیب بن وائل راوی مختلف فیہ ہے اور اس کا استاذ ہانی بن قیس مستور ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۷۷) نیز ابن عمرؓ سے مروی روایت میں ہے کہ عثمانؓ اس لئے جنگ بدر میں شریک نہ ہوئے کہ ان کی بیوی رقیہؓ بیمار تھیں۔ لیکن عثمانؓ کے لئے آپؐ نے جو ہاتھ نکالا اور کہا یہ عثمانؓ کا ہاتھ ہے اور اسکی بیعت کا ذکر کیا' یہ صلح حدیبیہ کے موقع پر ہوا تھا اس حدیث میں آپؐ کے بیعت لینے کے بارے میں عثمانؓ کا ذکر بعض رواۃ کا

[illegible]

٤٠٣٢ - (٤٨) وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَجْعَلُ فِيْ قَسْمِ الْمَغَانِمِ عَشْرًا مِنَ الشَّاءِ بِبَعِيْرٍ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

۴۰۳۲: رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غنائم کی تقسیم میں دس بکریاں کو ایک اونٹ کے برابر قرار دیتے تھے (نسائی)

وضاحت: مغانم لفظ صحیح نہیں ہے' غنائم کا لفظ صحیح ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۷۷)

٤٠٣٣ - (٤٩) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «غَزَا نَبِيٌّ مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ، فَقَالَ لِقَوْمِهِ: لَا يَتْبَعْنِيْ رَجُلٌ مَلَكَ بُضْعَ امْرَأَةٍ وَهُوَ يُرِيْدُ أَنْ يَبْنِيَ بِهَا وَلَمَّا يَبْنِ بِهَا -، وَلَا أَحَدٌ بَنٰى بُيُوْتًا وَلَمْ يَرْفَعْ سُقُوْفَهَا، وَلَا رَجُلٌ، اِشْتَرٰى غَنَمًا أَوْ خَلِفَاتٍ - وَهُوَ يَنْتَظِرُ وِلَادَهَا، فَغَزَا، فَدَنَا مِنَ الْقَرْيَةِ صَلَاةَ الْعَصْرِ أَوْ قَرِيْبًا مِنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ لِلشَّمْسِ: إِنَّكِ مَأْمُوْرَةٌ وَأَنَا مَأْمُوْرٌ، اَللّٰهُمَّ احْبِسْهَا عَلَيْنَا، فَحُبِسَتْ حَتّٰى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، فَجَمَعَ الْغَنَائِمَ، فَجَاءَتْ - يَعْنِي النَّارَ - لِتَأْكُلَهَا، فَلَمْ تَطْعَمْهَا، فَقَالَ: إِنَّ فِيْكُمْ غُلُوْلًا، فَلْيُبَايِعْنِيْ مِنْ كُلِّ قَبِيْلَةٍ رَجُلٌ. فَلَزِقَتْ يَدُ رَجُلٍ بِيَدِهِ، فَقَالَ: فِيْكُمُ الْغُلُوْلُ، فَجَاءُوْا بِرَأْسٍ مِثْلِ رَأْسِ بَقَرَةٍ مِنَ الذَّهَبِ، فَوَضَعَهَا، فَجَاءَتِ النَّارُ فَأَكَلَتْهَا». زَادَ فِيْ رِوَايَةٍ: «فَلَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِأَحَدٍ قَبْلَنَا، ثُمَّ أَحَلَّ اللّٰهُ لَنَا الْغَنَائِمَ، رَأٰى ضَعْفَنَا وَعَجْزَنَا فَأَحَلَّهَا لَنَا»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۰۳۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام میں سے ایک پیغمبر جہاد کے لئے نکلے۔ انہوں نے اپنی قوم سے کہا' میرے ساتھ وہ شخص نہ چلے جو کسی عورت کے ساتھ نکاح کر چکا ہے' اس کا ارادہ اسے گھر لانے کا ہے لیکن ابھی تک گھر نہیں لایا اور وہ شخص بھی نہ چلے' جس نے گھر تعمیر کر لیا ہے اور ابھی چھت نہیں ڈال سکا اور وہ شخص بھی نہ چلے جس نے (حاملہ) بکریاں یا حاملہ اونٹنیاں خریدی ہوئی ہیں اور وہ ان کے (بچے) جننے کا منتظر ہے اس (پیغمبر) نے جہاد کیا۔ وہ (پیغمبر) نماز عصر کے وقت یا اس کے قریب بستی کے نزدیک ہوا۔ اس نے سورج سے کہا' بلاشبہ تو حکم کا پابند ہے اور مجھے بھی حکم ملا ہے۔ اے اللہ! سورج کو ہمارے لئے ٹھہرا دے چنانچہ سورج ٹھہر گیا۔ یہاں تک کہ اللہ نے اس کو فتح سے ہمکنار کیا۔ اس نے غنائم کو جمع کرنے کا حکم دیا چنانچہ آگ غنائم کو بھسم کرنے آئی لیکن اس نے مال غنیمت کو نہ جلایا۔ اس پیغمبر نے کہا یقیناً تم میں خیانت ہے' ہر قبیلہ میں سے ایک شخص میرے ہاتھ پر بیعت کرے۔ چنانچہ ایک شخص کی ہتھیلی اس پیغمبر کی ہتھیلی سے چمٹ گئی۔ پیغمبر نے بتایا' تم میں خیانت ہے۔ چنانچہ وہ لوگ گائے کے سر کے برابر سونے کا ایک گولہ لائے اور اسے غنیمت میں شامل کر دیا (اس کے رکھنے کے بعد) آگ آئی اس نے غنیمت کے مال کو جلا دیا۔ ایک روایت میں اضافہ ہے کہ ہم سے پہلے کسی

کے لئے غنائم حلال نہ تھے۔ اللہ نے ہمارے لئے غنائم کو جائز قرار دیا۔ اللہ نے ہمارے ضعف اور ہماری عاجزی کو معلوم کیا تو غنائم کو ہمارے لئے حلال قرار دیا (بخاری' مسلم)

وضاحت : پیغمبر سے مقصود یوشع بن نون ہیں۔ مسند احمد کی روایت میں وضاحت موجود ہے اس کی سند حسن ہے لیکن اس میں حصر ہے کہ سورج کسی پیغمبر کے لئے اپنی رفتار سے نہیں رکا لیکن صرف یوشع بن نون پیغمبر کے لئے رکا ہے۔ طحاوی اور دیگر کتب میں مذکور ہے کہ اسماء بنت عمیس بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیؓ کے گھٹنے پر ٹیک لگا کر سوئے ہوئے تھے آپؓ سے عصر کی نماز فوت ہو گئی تو سورج کو واپس لوٹایا گیا یہاں تک کہ آپؓ نے نماز ادا کی۔ امام احمدؒ نے اس حدیث کو بے اصل کہا ہے۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے اپنی کتاب منہاج السنہ جلد ۴ صفحہ ۱۸۵ تا ۱۹۵ پر اس کو موضوع قرار دیتے ہوئے نہایت عمدہ بحث کی ہے۔

٤٠٣٤ -(٥٠) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ أَقْبَلَ نَفَرٌ مِّنْ صَحَابَةِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوْا: فُلَانٌ شَهِيْدٌ، وَفُلَانٌ شَهِيْدٌ، حَتّٰى مَرُّوْا عَلٰى رَجُلٍ، فَقَالُوْا: فُلَانٌ شَهِيْدٌ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «كَلَّا إِنِّيْ رَأَيْتُهُ فِي النَّارِ فِيْ بُرْدَةٍ غَلَّهَا- أَوْ عَبَاءَةٍ». ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «يَا ابْنَ الْخَطَّابِ! اِذْهَبْ فَنَادِ فِي النَّاسِ: أَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا الْمُؤْمِنُوْنَ» ثَلَاثًا، قَالَ: فَخَرَجْتُ فَنَادَيْتُ: أَلَا أَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا الْمُؤْمِنُوْنَ، ثَلَاثًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۰۳۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' مجھے عمر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جنگ خیبر کے دن صحابہ کرامؓ میں سے کچھ لوگ آئے انہوں نے کہا' فلاں شہید ہے' فلاں شہید ہے یہاں تک کہ انہوں نے ایک شخص کا ذکر کیا اور کہا' فلاں شہید ہے (یہ سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہرگز نہیں۔ چادر یا چغے کی خیانت کے سبب میں نے اسے دوزخ میں دیکھا ہے۔ بعدازاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' خطاب کے بیٹے! جاؤ لوگوں میں تین بار اعلان کر دو کہ جنت میں صرف ایماندار لوگ داخل ہوں گے۔ عمرؓ نے بیان کیا' میں گیا اور میں نے تین بار اعلان کیا کہ جنت میں صرف ایماندار لوگ داخل ہوں گے (مسلم)

بَابُ الْجِزْيَةِ

(جزیہ کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۴۰۳۵ - (۱) عَنْ بَجَالَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ كَاتِبًا لِجَزْءِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَمِّ الْاَحْنَفِ، فَاَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَبْلَ مَوْتِهِ بِسَنَةٍ: فَرِّقُوْا بَيْنَ كُلِّ ذِيْ مَحْرَمٍ مِنَ الْمَجُوْسِ — . وَلَمْ يَكُنْ عُمَرُ اَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوْسِ حَتّٰى شَهِدَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَخَذَهَا مِنْ مَجُوْسِ هَجَرَ ... رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

وَذُكِرَ حَدِيْثُ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اِذَا اَمَّرَ اَمِيْرًا عَلٰى جَيْشٍ فِيْ «بَابِ الْكِتَابِ اِلَى الْكُفَّارِ».

پہلی فصل: ۴۰۳۵: بجالہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں احنفؒ کے چچا جزء بن معاویہ کا منشی تھا۔ ہمارے پاس عمرؓ کا مکتوب ان کی وفات سے ایک سال قبل پہنچا کہ مجوسیوں کے محرم (خونی رشتوں) کے درمیان علیحدگی کروا دو اور عمرؓ نے اس وقت تک مجوسیوں سے ٹیکس وصول نہ کیا جب تک عبدالرحمانؓ بن عوف نے گواہی نہ دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "ھَجَر" (شہر) کے مجوسیوں سے ٹیکس لیا تھا (بخاری)

اور بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث (جس میں ہے) کہ "جب کسی شخص کو کسی لشکر پر امیر مقرر کرتے ـــــ" کفار کی جانب خطوط روانہ کرنے کے باب میں ذکر ہو چکی ہے۔

وضاحت: عمر رضی اللہ عنہ نے خبرِ واحد پر یقین کیا معلوم ہوا کہ جلیل القدر صحابہ سے بھی بعض چیزیں مخفی رہ سکتی ہیں جیسا کہ مجوسیوں سے ٹیکس وصول کرنے کا مسئلہ عمرؓ کو معلوم نہ تھا انہیں عبدالرحمانؓ بن عوف نے اس کے بارے میں مطلع کیا مجوسیوں میں بہن بیٹی سے نکاح جائز ہے۔ قبیح فعل کو انہوں نے ختم کروا دیا (المستصفی جلد ا صفحہ ۱۵۱، التمہید جلد ۲ صفحہ ۸۷، الاحکام لابن حزم جلد ا صفحہ ۱۵۵، تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۷۸)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۴۰۳۶ - (۲) عَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا وَجَّهَهُ اِلَى الْيَمَنِ اَمَرَهُ اَنْ يَاْخُذَ مِنْ كُلِّ حَالِمٍ - يَعْنِيْ: مُحْتَلِمٍ - دِيْنَارًا اَوْ عِدْلَهُ مِنَ الْمَعَافِرِيِّ: ثِيَابٌ تَكُوْنُ بِالْيَمَنِ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

دوسری فصل: ۴۰۳۶: معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب انہیں یمن کی جانب روانہ کیا تو ان کو حکم دیا کہ وہ ہر بالغ سے ایک دینار یا اس کے برابر (یمنی) معافری کپڑے وصول کرے (ابوداؤد)

٤٠٣٧ - (٣) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَصْلُحُ قِبْلَتَانِ فِي أَرْضٍ وَاحِدَةٍ -، وَلَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ جِزْيَةٌ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۴۰۳۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ایک ملک میں دو قبلے درست نہیں ہیں اور کسی مسلمان پر جزیہ نہیں ہے (احمد' ترمذی' ابوداؤد)

وضاحت: مقصود یہ ہے کہ یہودیوں اور عیسائیوں کو جزیرۃ العرب سے نکال دیا جائے جیسا کہ ایک دوسری حدیث میں اس کا ذکر ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۷۹)

٤٠٣٨ - (٤) **وَعَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى أُكَيْدِرِ دُومَةَ فَأَخَذُوهُ، فَأَتَوْا بِهِ، فَحَقَنَ لَهُ دَمَهُ، وَصَالَحَهُ عَلَى الْجِزْيَةِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۰۳۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خالدؓ بن ولید کو اکیدر دومہ کی جانب بھیجا کہ وہ اسے گرفتار کر کے لائے تو آپؐ نے اس کی جان بخش دی اور اس سے جزیہ ادا کرنے پر مصالحت ہو گئی (ابوداؤد)

٤٠٣٩ - (٥) **وَعَنْ** حَرْبِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَبِي أُمِّهِ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّمَا الْعُشُورُ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى، وَلَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ عُشُورٌ»... رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۴۰۳۹: حرب بن عبیداللہ اپنے نانا سے وہ اپنے والد سے بیان کرتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تجارتی مال سے محصول یہودیوں اور عیسائیوں سے لیا جائے' مسلمانوں کے مال پر محصول نہیں ہے (احمد' ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں اضطراب ہے۔ اس لئے حدیث صحیح نہیں ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۷۸' ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۰۴)

٤٠٤٠ - (٦) **وَعَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّا نَمُرُّ بِقَوْمٍ، فَلَا هُمْ يُضَيِّفُونَا، وَلَا هُمْ يُؤَدُّونَ مَا لَنَا عَلَيْهِمْ مِنَ الْحَقِّ، وَلَا نَحْنُ نَأْخُذُ مِنْهُ. فَقَالَ

رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : «اِنْ اَبَوْا اِلاَّ اَنْ تَأْخُذُوْا كَرْهًا فَخُذُوْا» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .

۴۰۴۰ : عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ہمارا گزرنا ایسے لوگوں کے پاس سے ہوتا ہے' جو نہ ہماری مہمان نوازی کرتے ہیں اور نہ ہی وہ ہمارے حقوق کی ادائیگی کرتے ہیں جو ان کے ذمہ ہیں اور ہم بھی ان سے (زبردستی) نہیں لیتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اگر وہ حقوق دینے سے انکار کریں تو تم ان سے جبراً اپنے حقوق حاصل کرو (ترمذی)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٤٠٤١ - (٧) عَنْ اَسْلَمَ ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، ضَرَبَ الْجِزْيَةَ عَلٰى اَهْلِ الذَّهَبِ اَرْبَعَةَ دَنَانِيْرَ ، وَعَلٰى اَهْلِ الْوَرِقِ اَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا ، مَعَ ذٰلِكَ اَرْزَاقُ الْمُسْلِمِيْنَ . وَضِيَافَةُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ — رَوَاهُ مَالِكٌ .

تیسری فصل : ۴۰۴۱ : اسلم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عمرؓ نے سونا (Gold) رکھنے والوں کو چار دینار اور چاندی رکھنے والوں پر چالیس درہم جزیہ لگایا۔ اس کے علاوہ مسلمانوں کے کھانے کے اخراجات اور تین دن کی مہمان نوازی ان کے ذمہ لگائی (مالک)

بَابُ الصُّلْحِ

(صلح کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٤٠٤٢ - (١) عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، قَالَا: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي بِضْعَ عَشْرَةَ مِائَةً مِّنْ أَصْحَابِهِ، فَلَمَّا أَتَى ذَا الْحُلَيْفَةِ – قَلَّدَ الْهَدْيَ – ، وَأَشْعَرَ – ، وَأَحْرَمَ مِنْهَا بِعُمْرَةٍ، وَسَارَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالثَّنِيَّةِ الَّتِي يُهْبَطُ عَلَيْهِمْ مِنْهَا، بَرَكَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ، فَقَالَ النَّاسُ: حَلْ حَلْ – ، خَلَأَتِ – الْقَصْوَاءُ – ! خَلَأَتِ الْقَصْوَاءُ! فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَا خَلَأَتِ الْقَصْوَاءُ، وَمَا ذَاكَ لَهَا بِخُلُقٍ، وَلٰكِنْ حَبَسَهَا حَابِسُ الْفِيلِ» ثُمَّ قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَسْأَلُونِّي خُطَّةً يُعَظِّمُونَ فِيهَا حُرُمَاتِ اللهِ إِلَّا أَعْطَيْتُهُمْ إِيَّاهَا» ثُمَّ زَجَرَهَا، فَوَثَبَتْ، فَعَدَلَ عَنْهُمْ، حَتَّى نَزَلَ بِأَقْصَى الْحُدَيْبِيَةِ عَلَى ثَمَدٍ – قَلِيلِ الْمَاءِ يَتَبَرَّضُهُ النَّاسُ تَبَرُّضًا – ، فَلَمْ يُلَبِّثْهُ النَّاسُ حَتَّى نَزَحُوهُ – ، وَشُكِيَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ الْعَطَشُ، فَانْتَزَعَ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهِ، ثُمَّ أَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوهُ فِيهِ، فَوَاللهِ مَا زَالَ يَجِيشُ لَهُمْ بِالرِّيِّ حَتَّى صَدَرُوا عَنْهُ، فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ، إِذْ جَاءَ بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ الْخُزَاعِيُّ فِي نَفَرٍ مِنْ خُزَاعَةَ، ثُمَّ أَتَاهُ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ إِلَى أَنْ قَالَ: إِذْ جَاءَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اكْتُبْ: هٰذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ». فَقَالَ سُهَيْلٌ: وَاللهِ لَوْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللهِ مَا صَدَدْنَاكَ عَنِ الْبَيْتِ، وَلَا قَاتَلْنَاكَ، وَلٰكِنِ اكْتُبْ: مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وَاللهِ إِنِّي لَرَسُولُ اللهِ وَإِنْ كَذَّبْتُمُونِي، اكْتُبْ: مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ» فَقَالَ سُهَيْلٌ: وَعَلَى أَنْ لَا يَأْتِيكَ مِنَّا رَجُلٌ وَإِنْ كَانَ عَلَى دِينِكَ إِلَّا رَدَدْتَهُ عَلَيْنَا. فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قَضِيَّةِ الْكِتَابِ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِأَصْحَابِهِ: «قُومُوا فَانْحَرُوا، ثُمَّ احْلِقُوا» ثُمَّ جَاءَ نِسْوَةٌ مُؤْمِنَاتٌ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ﴾ – الْآيَةَ، فَنَهَاهُمُ اللهُ تَعَالَى أَنْ يَرُدُّوهُنَّ، وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَرُدُّوا الصَّدَاقَ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الْمَدِينَةِ، فَجَاءَهُ أَبُو بَصِيرٍ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ وَهُوَ مُسْلِمٌ، فَأَرْسَلُوا فِي طَلَبِهِ رَجُلَيْنِ، فَدَفَعَهُ إِلَى الرَّجُلَيْنِ، فَخَرَجَا بِهِ، حَتَّى إِذَا بَلَغَا ذَا الْحُلَيْفَةِ، نَزَلُوا يَأْكُلُونَ مِنْ تَمْرٍ لَهُمْ، فَقَالَ أَبُو بَصِيرٍ لِأَحَدِ الرَّجُلَيْنِ: وَاللهِ إِنِّي لَأَرَى سَيْفَكَ هٰذَا يَا فُلَانُ جَيِّدًا، أَرِنِي أَنْظُرْ إِلَيْهِ، فَأَمْكَنَهُ مِنْهُ، فَضَرَبَهُ حَتَّى بَرَدَ – وَفَرَّ الْآخَرُ حَتَّى أَتَى الْمَدِينَةَ، فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ يَعْدُو، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَقَدْ رَأَى هٰذَا ذُعْرًا؟» فَقَالَ: قُتِلَ وَاللهِ صَاحِبِي، وَإِنِّي لَمَقْتُولٌ. فَجَاءَ أَبُو بَصِيرٍ، فَقَالَ

النَّبِيُّ ﷺ : وَيْلُ أُمِّهِ مِسْعَرُ حَرْبٍ ـــ لَوْ كَانَ لَهُ أَحَدٌ ـ فَلَمَّا سَمِعَ ذٰلِكَ عَرَفَ أَنَّهُ سَيَرُدُّهُ إِلَيْهِمْ، فَخَرَجَ حَتّٰى أَتٰى سِيْفَ الْبَحْرِ ـــ، قَالَ: وَانْفَلَتَ أَبُوْ جَنْدَلِ بْنُ سُهَيْلٍ، فَلَحِقَ بِأَبِي بَصِيْرٍ، فَجَعَلَ لَا يَخْرُجُ مِنْ قُرَيْشٍ رَجُلٌ قَدْ أَسْلَمَ إِلَّا لَحِقَ بِأَبِي بَصِيْرٍ، حَتّٰى اجْتَمَعَتْ مِنْهُمْ عِصَابَةٌ، فَوَاللهِ مَا يَسْمَعُوْنَ بِعِيْرٍ خَرَجَتْ لِقُرَيْشٍ إِلَى الشَّامِ إِلَّا اعْتَرَضُوْا لَهَا، فَقَتَلُوْهُمْ، وَأَخَذُوْا أَمْوَالَهُمْ. فَأَرْسَلَتْ قُرَيْشٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ تُنَاشِدُهُ اللهَ وَالرَّحِمَ لَمَّا أَرْسَلَ إِلَيْهِمْ ـــ، فَمَنْ أَتَاهُ فَهُوَ آمِنٌ، فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيْهِمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل: ۳۳۲: مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ اور مروان بن حکم رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ حدیبیہ کے سال نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ایک ہزار سے کچھ زیادہ صحابہ کرامؓ کے ساتھ نکلے جب نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ذوالحلیفہ (نامی) بستی میں پہنچے تو قربانی کے جانوروں کی گردنوں میں پٹے ڈالے (اور) اونٹوں کا شعار کیا گیا وہاں سے عمرہ کا احرام باندھا اور چل پڑے۔ جب اس گھاٹی میں پہنچے' جس کے آگے کفار کا سامنا تھا تو آپؐ کی سواری بیٹھ گئی۔ لوگوں نے آواز لگائی اٹھ کھڑی ہو' اٹھ کھڑی ہو۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا' قصواء نامی اونٹنی کبھی رکی نہیں ہے' نہ ہی اس کی یہ عادت ہے۔ البتہ اسے اس ذات نے روکا ہے جس نے "ابرھہ" کے ہاتھی کو روکا تھا۔ بعد ازاں آپؐ نے فرمایا' اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے' وہ مجھ سے اگر ایسی کسی بات کا مطالبہ کریں گے جس میں وہ اللہ کی حرمتوں کی تعظیم کرتے ہوں گے تو میں ان کی وہ بات تسلیم کر لوں گا۔ بعد ازاں آپؐ نے قصواء (اونٹنی) کو ڈانٹا تو وہ اچھلی (اور کھڑی ہو گئی) آپؐ مکہ والوں کے راستے سے ہٹ کر (روانہ ہوئے) اور حدیبیہ کے آخری کنارے پر اترے جہاں معمولی پانی والا کنواں تھا۔ لوگ وہاں سے تھوڑا تھوڑا پانی حاصل کر رہے تھے تھوڑی دیر میں لوگوں نے اس کا تمام پانی تھوڑا تھوڑا حاصل کر کے ختم کر دیا۔ (جب) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیاس کی شکایت پہنچی تو آپؐ نے اپنے ترکش سے ایک تیر نکالا اور لوگوں کو حکم دیا کہ وہ اس تیر کو اس (کنویں) میں رکھیں۔ (راوی نے کہا) اللہ کی قسم! (تیر رکھنے سے) بہت زیادہ پانی مسلسل جوش سے نکلنے لگا۔ یہاں تک کہ لوگ سیراب ہو کر واپس لوٹے وہ اسی حال میں تھے کہ بدیل بن ورقاء خزاعی' بنو خزاعہ کی ایک جماعت کے ساتھ آیا۔ بعد ازاں آپؐ کے پاس عروہؓ بن مسعود آیا اور سارا واقعہ بیان کرتے ہوئے کہا کہ جب سہیل بن عمرو آیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا' لکھو کہ یہ وہ معاہدہ ہے جو محمدؐ اللہ کے رسول کے ساتھ کیا ہے۔ سہیل نے (اعتراض کرتے ہوئے) کہا' اللہ کی قسم! اگر ہم اس بات پر یقین رکھتے کہ آپؐ اللہ کے رسول ہیں تو آپؐ کو بیت اللہ میں داخل ہونے سے نہ روکتے اور نہ آپؐ سے لڑائی کرتے البتہ آپؐ محمد بن عبداللہ تحریر کریں (یہ سن کر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ کی قسم! میں اللہ کا پیغمبر ہوں اگرچہ تم مجھے جھٹلاتے ہو۔ (اگر تم اصرار کرتے ہو) تو "محمد بن عبداللہ" ہی لکھ دو۔ سہیل نے کہا' (لکھا جائے) ہماری طرف سے جو شخص آپؐ کے پاس آئے گا اگرچہ وہ آپؐ کے دین پر ہو تو آپؐ اسے ہماری طرف واپس کرنے کے پابند ہوں گے۔ جب "صلح نامہ" کی تحریر لکھنے سے فارغ ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رفقاء سے فرمایا' اٹھو! قربانیاں ذبح کرو' پھر سر کے بال منڈواؤ۔ بعد میں چند عورتیں آئیں جو ایمان لا چکی تھیں۔ اس پر

اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (جس کا ترجمہ ہے) "اے ایمان والو! جب تمہارے پاس مومن عورتیں (دارالحرب سے) ہجرت کر کے آئیں تو تم ان کا امتحان کر لیا کرو' ان کے ایمان کو اللہ خوب جانتا ہے۔ پس اگر تم کو معلوم ہو جائے کہ وہ مومنات ہیں تو ان کو کفار کے پاس واپس نہ بھیجو' کیونکہ نہ تو وہ عورتیں ان کافروں کے لئے حلال ہیں اور نہ وہ کافر ان عورتوں کے لئے حلال ہیں اور جو کچھ ان کافروں نے (ان پر) خرچ کیا ہو وہ ان کو ادا کر دو اور تم پر کچھ گناہ نہیں کہ ان عورتوں کو حق مہر واپس کر دو۔" بعد ازاں آپؐ مدینہ منورہ واپس آ گئے (اس دوران) آپؐ کے پاس قریش قبیلہ سے "ابوبصیر" نامی ایک آدمی مسلمان ہو کر آیا۔ کفار مکہ نے اس کو واپس لانے کے لئے دو آدمیوں کو بھیجا۔ آپؐ نے "ابوبصیر" کو ان دونوں کے حوالے کر دیا چنانچہ وہ اس کو لے کر مکہ مکرمہ کی جانب چل پڑے۔ جب وہ ذوالحلیفہ (بستی) میں پہنچے تو وہ (دونوں آدمی) وہاں رک کر کھجوریں کھانے لگے تو "ابوبصیر" نے ان دونوں میں سے ایک آدمی سے کہا' اے فلاں! اللہ کی قسم! مجھے یہ تلوار بہت عمدہ معلوم ہوتی ہے' ذرا مجھے دکھاؤ' میں اسے غور سے دیکھنا چاہتا ہوں۔ اس نے وہ تلوار (ابوبصیر) کو پکڑا دی چنانچہ اس نے اس کو تلوار ماری اور وہ مر گیا اور دوسرا آدمی بھاگ کر مدینہ منورہ پہنچ گیا اور دوڑتا ہوا مسجد نبویؐ میں داخل ہوا۔ (اسے دیکھ کر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس شخص نے کسی خوف کا مشاہدہ کیا ہے؟ اس نے (جلدی سے) کہا' اللہ کی قسم! میرا ساتھی قتل ہو چکا ہے بلاشبہ میں بھی قتل ہو جاؤں گا (اتنے میں) "ابوبصیر" بھی آ پہنچا اس کو دیکھ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' "اس کی ماں مرے" یہ شخص تو لڑائی بھڑکانے والا ہے۔ اگر کوئی شخص اس کا معاون ہو جائے۔ جب (ابوبصیر) نے اس بات کو سنا تو اسے یقین ہو گیا کہ آپؐ ضرور اسے کفار کی طرف واپس کر دیں گے۔ چنانچہ وہ وہاں سے نکلا اور ساحل سمندر پر پہنچا (اس دوران) "ابوجندل" بن سہیل بھی بیڑیاں توڑ کر نکلا اور "ابوبصیر" سے آ ملا۔ پھر جو شخص بھی قریش مکہ سے مسلمان ہو کر نکلتا وہ "ابوبصیر" کے ساتھ آ ملتا۔ یہاں تک کہ وہاں ان کی ایک جماعت قائم ہو گئی (راوی نے بیان کیا) اللہ کی قسم! جب وہ قریش کے کسی قافلے کے بارے میں سنتے کہ وہ شام کی جانب جا رہا ہے تو اس قافلے پر حملہ کرتے' قافلے والوں کو موت کے گھاٹ اتار دیتے اور ان کے مالوں پر قبضہ کر لیتے۔ (چنانچہ) قریش نے گھبرا کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پیغام بھیجا' آپؐ کو اللہ اور رشتہ داری کا واسطہ دے کر کہا کہ آپؐ ان کو پیغام بھیجیں اور (مدینہ منورہ بلا لیں) جو بھی شخص آپؐ کے پاس آ جائے وہ امن والا ہے۔ چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف پیغام بھیجا (کہ وہ مدینہ منورہ آ جائیں)۔ (بخاری)

۴۰۴۳ - (۲) **وَعَنِ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: صَالَحَ النَّبِيُّ ﷺ الْمُشْرِكِيْنَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ عَلٰى ثَلَاثَةِ أَشْيَاءَ: عَلٰى أَنَّ مَنْ أَتَاهُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ رَدَّهُ إِلَيْهِمْ، وَمَنْ أَتَاهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ لَمْ يَرُدُّوْهُ، وَعَلٰى أَنْ يَدْخُلَهَا مِنْ قَابِلٍ — وَيُقِيْمَ بِهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، وَلَا يَدْخُلَهَا إِلَّا بِجُلُبَّانِ السِّلَاحِ وَالسَّيْفِ وَالْقَوْسِ — وَنَحْوِهِ، فَجَاءَ أَبُوْ جَنْدَلٍ يَحْجُلُ فِيْ قُيُوْدِهِ، فَرَدَّهُ إِلَيْهِمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۰۴۳: براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں صلح حدیبیہ کے موقعہ پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین

سے تین باتوں پر مصالحت کی کہ جو مشرک آپؐ کے پاس آئے گا آپؐ اس کو ان کی جانب واپس لوٹا دیں گے اور جو مسلمان ان کے پاس جائے گا وہ اسے واپس نہیں لوٹائیں گے نیز اس بات پر کہ آپؐ آئندہ سال مکہ مکرمہ میں داخل ہوں گے اور وہاں تین دن قیام کریں گے اور ہتھیار، تلوار، کمان وغیرہ میان میں ڈال کر آئیں گے چنانچہ (اس کے بعد) جب ابوجندل بیڑیوں میں چلتا ہوا آیا تو آپؐ نے اس کو کفار کی جانب واپس کر دیا (بخاری، مسلم)

٤٠٤٤ - (٣) **وَعَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ قُرَيْشًا صَالَحُوا النَّبِيَّ ﷺ فَاشْتَرَطُوا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ مَنْ جَاءَ مِنْكَ لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكُمْ، وَمَنْ جَاءَكُمْ مِنَّا رَدَدْتُمُوهُ عَلَيْنَا فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! أَنَكْتُبُ هٰذَا؟ قَالَ: «نَعَمْ! إِنَّهُ مَنْ ذَهَبَ مِنَّا إِلَيْهِمْ فَأَبْعَدَهُ اللهُ، وَمَنْ جَاءَنَا مِنْهُمْ سَيَجْعَلُ اللهُ لَهُ فَرَجاً وَمَخْرَجاً». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۰۴۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قریش نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس شرط پر مصالحت کی کہ تمہاری جانب سے جو شخص ہمارے پاس آئے گا ہم اسے تمہاری جانب واپس نہیں لوٹائیں گے اور ہماری جانب سے جو شخص تمہارے پاس پہنچے گا تمہیں اسے ہماری جانب واپس بھیجنا ہو گا۔ صحابہ کرامؓ نے (آپؐ سے) دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! کیا ہم یہ شرط تحریر کریں؟ آپؐ نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے فرمایا، ہماری جانب سے جو شخص ان کے پاس چلا گیا اللہ نے اسے دور کر دیا اور ان کی جانب سے جو شخص ہمارے پاس آیا یقیناً اللہ اس کے لئے کشادگی اور راستہ نکالے گا (مسلم)

٤٠٤٥ - (٤) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ فِي بَيْعَةِ النِّسَاءِ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَمْتَحِنُهُنَّ بِهٰذِهِ الْآيَةِ: ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ﴾ — فَمَنْ أَقَرَّتْ بِهٰذَا الشَّرْطِ مِنْهُنَّ قَالَ لَهَا: «قَدْ بَايَعْتُكِ» كَلَاماً يُكَلِّمُهَا بِهِ، وَاللهِ مَا مَسَّتْ يَدُهُ يَدَ امْرَأَةٍ قَطُّ فِي الْمُبَايَعَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۰۴۵: عائشہ رضی اللہ عنہا نے عورتوں کی بیعت کے بارے میں بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی روشنی میں ان کا امتحان لیا (جس کا ترجمہ ہے) "اے پیغمبر! جب تمہارے پاس مومن عورتیں اس بات پر بیعت کرنے کو آئیں کہ وہ اللہ کے ساتھ نہ تو شرک کریں گی، نہ چوری کریں گی، نہ بدکاری کریں گی، نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی نہ اپنے ہاتھ پاؤں میں کوئی بہتان باندھ لائیں گی اور نہ نیک کاموں میں تمہاری نافرمانی کریں گی تو ان سے بیعت لے لو اور ان کے لئے اللہ سے بخشش مانگو، بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے" پس ان میں سے جو عورت اس شرط کا اقرار کرتی تو آپؐ اس سے (مخاطب ہو کر) فرماتے، میں نے تجھ سے بیعت لے لی ہے آپؐ اس کے ساتھ (صرف) زبانی کلام فرماتے (عائشہؓ کہتی ہیں) اللہ کی قسم! بیعت لیتے ہوئے کبھی آپؐ کا ہاتھ کسی عورت کے ہاتھ کو نہیں لگا (بخاری، مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۴۰۴۶ - (۵) عَنِ الْمِسْوَرِ، وَمَرْوَانَ: أَنَّهُمَا اصْطَلَحُوْا عَلٰى وَضْعِ الْحَرْبِ عَشْرَ سِنِيْنَ يَأْمَنُ فِيْهَا النَّاسُ، وَعَلٰى أَنَّ بَيْنَنَا عَيْبَةً مَكْفُوْفَةً -، وَأَنَّهُ لَا إِسْلَالَ - وَلَا إِغْلَالَ . . . رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

دوسری فصل: ۴۰۴۶: مسورؓ بن مخرمہ اور مروانؓ بن حکم بیان کرتے ہیں کہ قریش نے (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ) دس برس تک لڑائی بند کرنے پر مصالحت کی تاکہ لوگوں کو اس دوران امن میسر آئے اور یہ کہ ہم اس عہد کی حفاظت کریں گے۔ نیز پوشیدہ چوری اور خیانت نہ کرنے پر بھی مصالحت ہوئی (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن اسحاق راوی مدلس ہے اور اس نے لفظ "عن" کے ساتھ روایت کی ہے۔ اس صلح کے وقت بنو خزاعہ قبیلہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور بنوبکر قریش کے ساتھ شامل ہو گئے لیکن بنوبکر نے رات کی تاریکی میں بنو خزاعہ پر حملہ کر دیا اور قریش نے بھی بنوبکر کی معاونت کی۔ اس طرح انہوں نے اس معاہدہ کی خلاف ورزی کی۔ اس سلسلہ میں عمرو بن سالم خزاعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فریاد رسی کیلئے پہنچا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لشکر لے کر مکہ پر چڑھائی کر دی اور مکہ فتح ہو گیا۔ یہ واقعہ سن ۸ ہجری کا ہے جبکہ صلح حدیبیہ سن ۶ ہجری میں قرار پائی اور "عمرۃ القضاء" سن ۷ ہجری میں ادا کیا گیا (الجرح والتعدیل جلد ۷ صفحہ ۱۸۷، الضعفاء والمتروکین جلد ۹ صفحہ ۳۸، میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۳۷، زاد المعاد صفحہ ۱۵۸-۱۵۸، فتح الباری جلد ۷ صفحہ ۴۴۰)

۴۰۴۷ - (۶) وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَبْنَاءِ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، عَنْ آبَائِهِمْ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «أَلَا مَنْ ظَلَمَ مُعَاهِدًا، أَوِ انْتَقَصَهُ، أَوْ كَلَّفَهُ فَوْقَ طَاقَتِهِ، أَوْ أَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا بِغَيْرِ طِيْبِ نَفْسٍ، فَأَنَا حَجِيْجُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۴۰۴۷: صفوان بن سلیم رضی اللہ عنہ صحابہ کرامؓ کے بیٹوں میں سے کسی ایک سے بیان کرتے ہیں، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا، خبردار! جس شخص نے کسی ذمی کافر پر ظلم کیا یا اس سے عہد شکنی کی یا (جزیہ وغیرہ میں) اسے طاقت سے زیادہ تکلیف پہنچائی یا اس کی رضامندی کا خیال نہ رکھتے ہوئے اس سے کچھ چھین لیا تو قیامت کے دن میں اس کی طرف سے جھگڑا کروں گا۔ (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ایک سے زائد مجہول راوی ہیں (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۱۸)

۴۰۴۸ - (۷) وَعَنْ أُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: بَايَعْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِيْ نِسْوَةٍ، فَقَالَ لَنَا: «فِيْمَا اسْتَطَعْتُنَّ وَأَطَقْتُنَّ» قُلْتُ: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَرْحَمُ بِنَا مِنَّا بِأَنْفُسِنَا، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! بَايِعْنَا - تَعْنِيْ: صَافِحْنَا - قَالَ: «إِنَّمَا قَوْلِيْ لِمِائَةِ امْرَأَةٍ كَقَوْلِيْ لِامْرَأَةٍ وَاحِدَةٍ»

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَمَالِكٌ فِي الْمُوَطَّأِ كُلُّهُمْ مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ أَنَّهُ سَمِعَ مِنْ أَئِمَّةِ الْحَدِيْثِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ حَسَنٌ صَحِيْحٌ لَا يُعْرَفُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَهُ ابْنُ الْجَزَرِيِّ.

۳۰۴۸: امیمہ بنت رقیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے چند عورتوں کی معیت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی چنانچہ آپؐ نے ہمیں کہا "جہاں تک تم سے ہو سکے اور تم طاقت رکھو" (یعنی بیعت میں شامل تمام باتوں پر عمل (کی اپنی طاقت کے مطابق کرنے کا حکم دیا تاکہ انہیں آسانی رہے اور وہ خوش ہو جائیں) امیمہؓ نے دل میں کہا اللہ اور اس کے رسول ہماری جانوں پر ہم سے زیادہ رحیم ہیں (امیمہؓ کہتی ہیں) میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! ہم سے بیعت لیں یعنی ہم سے مصافحہ کریں۔ آپؐ نے فرمایا ایک سو (۱۰۰) عورتوں سے زبانی بیعت لینا اسی طرح ہے جیسے ایک عورت سے بیعت لینا اس حدیث کو بیان کیا........

وضاحت: مشکوٰۃ کے تمام نسخوں میں خالی جگہ ہے۔ یہ بیان نہیں کیا گیا کہ یہ حدیث کس کتاب میں ہے لیکن ابن جوزیؒ نے حاشیہ میں ترمذی نسائی، ابن ماجہ اور مالک کا ذکر کیا ہے۔ ان سب نے محمد بن منکدر سے روایت کیا ہے اس نے امیمہؓ سے سنا ہے۔ امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۸۲)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۴۰۴۹ - (۸) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي ذِي الْقَعْدَةِ فَأَبَى أَهْلُ مَكَّةَ أَنْ يَدَعُوْهُ يَدْخُلُ مَكَّةَ، حَتَّى قَاضَاهُمْ عَلَى أَنْ يَدْخُلَ - يَعْنِي: مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ - يُقِيْمُ بِهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ. فَلَمَّا كَتَبُوا الْكِتَابَ، كَتَبُوْا: هٰذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ. قَالُوْا: لَا نُقِرُّ بِهَا، فَلَوْ نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَا مَنَعْنَاكَ، وَلٰكِنْ أَنْتَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ. فَقَالَ: «أَنَا رَسُوْلُ اللهِ، وَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ». ثُمَّ قَالَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ: «اُمْحُ: رَسُوْلَ اللهِ» — قَالَ: لَا وَاللهِ، لَا أَمْحُوْكَ أَبَدًا. فَأَخَذَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَلَيْسَ يُحْسِنُ يَكْتُبُ، فَكَتَبَ — : «هٰذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: لَا يَدْخُلُ مَكَّةَ بِالسِّلَاحِ إِلَّا السَّيْفَ فِي الْقِرَابِ، وَأَنْ لَا يَخْرُجَ مِنْ أَهْلِهَا بِأَحَدٍ إِنْ أَرَادَ أَنْ يَتْبَعَهُ، وَأَنْ لَا يَمْنَعَ مِنْ أَصْحَابِهِ أَحَدًا إِنْ أَرَادَ أَنْ يُقِيْمَ بِهَا» فَلَمَّا دَخَلَهَا — ، وَمَضَى الْأَجَلُ — ، أَتَوْا عَلِيًّا، فَقَالُوْا: قُلْ لِصَاحِبِكَ: اُخْرُجْ عَنَّا، فَقَدْ مَضَى الْأَجَلُ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل: ۴۰۴۹: براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالقعدہ میں عمرہ ادا کرنا چاہا لیکن مکہ والوں نے آپؐ کو مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے روک دیا۔ یہاں تک کہ ان سے طے ہوا

کہ آپؐ آئندہ سال آئیں اور مکہ مکرمہ میں تین دن قیام فرمائیں۔ جب کفار نے صلح نامہ تحریر کرنا چاہا تو آپؐ نے تحریر کروانا چاہا کہ اس معاہدے پر "محمد رسول اللہ" نے صلح کی ہے۔ انہوں نے اعتراض کیا کہ ہم آپ کی رسالت تسلیم نہیں کرتے' اگر ہم آپؐ کو اللہ کا رسول تسلیم کرتے تو آپؐ کو ہرگز منع نہ کرتے' آپ تو بس محمد بن عبداللہ ہیں۔ (یہ سن کر) آپؐ نے فرمایا' میں اللہ کا رسول ہوں اور محمد بن عبداللہ بھی ہوں۔ اس کے بعد آپؐ نے علیؓ کو حکم دیا کہ وہ "رسول اللہ" کے الفاظ مٹا دے۔ انہوں نے جواب دیا نہیں' اللہ کی قسم! میں ہرگز ان الفاظ کو نہیں مٹاؤں گا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قلم ہاتھ میں لیا' آپؐ بہتر انداز میں نہیں لکھ سکتے تھے لیکن آپؐ نے تحریر کیا کہ یہ صلح محمد بن عبداللہ نے کی ہے کہ (آئندہ برس) جب وہ مکہ مکرمہ میں داخل ہونگے تو تلوار کو میان میں رکھیں گے اور مکہ والوں میں سے آپؐ کسی شخص کو اپنے ساتھ نہیں لے جا سکیں گے اگرچہ وہ آپؐ کے ساتھ جانا بھی چاہے اور اگر آپؐ کے صحابہ کرامؓ میں سے کوئی شخص مکہ مکرمہ میں رہنا چاہے تو آپؐ اسے نہیں روکیں گے۔ جب آپؐ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور مدت اقامت ختم ہو گئی تو کفار' علیؓ کے پاس آئے اور ان سے کہا' کہ اپنے پیغمبر کو کہیں کہ وہ یہاں سے نکل جائیں کیونکہ مدت (اقامت) ختم ہو چکی ہے۔ چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر فرمایا۔ (بخاری' مسلم)

وضاحت : ابوالولید باجیؒ نے اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے کہا ہے کہ آپؐ پہلے لکھنا نہیں جانتے تھے لیکن بعد میں آپؐ نے لکھنا سیکھ لیا۔ "اندلس" کے اس دور کے علماء نے انکی اس بات کو شنیع قرار دیا اور اسے زندیق کہا اور اس کے بارے میں اس رائے کا اظہار کیا کہ ان کی یہ بات نص قرآن کے خلاف ہے۔ علامہ باجیؒ نے انہیں یہ کہہ کر خاموش کرا دیا کہ قرآن پاک کی آیت کا مفہوم واضح ہے کہ آپؐ قرآن پاک کے نازل ہونے سے پہلے لکھنا پڑھنا نہیں جانتے تھے' اگر آپ لکھنا پڑھنا جانتے ہوتے تو آپؐ کا قرآن پاک کو پیش کرنا غیر معمولی کام نہ ہوتا۔ اسی لئے اسے معجزہ قرار دیا گیا ہے اور اگر نزول قرآن کے بعد آپؐ کو لکھنا پڑھنا آگیا تھا اس میں کچھ مضائقہ بھی نہیں۔ نیز بخاری کی اس حدیث سے بھی یہی بات معلوم ہو رہی ہے۔ (واللہ اعلم)

بَابُ اِخْرَاجِ الْيَهُوْدِ مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ

(جزیرہ عرب سے یہودیوں کے نکالنے کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٤٠٥٠ - (١) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ فِی الْمَسْجِدِ، خَرَجَ النَّبِیُّ ﷺ فَقَالَ: «اِنْطَلِقُوْا اِلٰی يَهُوْدَ» فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتّٰی جِئْنَا بَيْتَ الْمِدْرَاسِ، فَقَامَ النَّبِیُّ ﷺ فَقَالَ: «يَا مَعْشَرَ يَهُوْدَ! اَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا، اِعْلَمُوْا اَنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ، وَاَنِّیْ اُرِيْدُ اَنْ اُجْلِيَكُمْ مِنْ هٰذِهِ الْاَرْضِ، فَمَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ بِمَالِهٖ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ» ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ۴۰۵۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک دفعہ کا ذکر ہے' ہم مسجد میں تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپؐ نے حکم دیا کہ یہودیوں کی جانب چلیں۔ ہم آپؐ کی معیت میں چلے اور ان کے مدرسہ میں پہنچے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں زور دے کر کہا' اے یہودیو! مسلمان ہو جاؤ تم محفوظ رہو گے اور یقین کر لو کہ یہ زمین اللہ اور اس کے رسول (کے قبضہ) میں ہے اور میں تمہیں اس سرزمین سے جلاوطن کرنا چاہتا ہوں۔ پس تم میں سے جس شخص کو اس کے مال کے بدلے کچھ دستیاب ہوتا ہے تو وہ اسے فروخت کر دے (بخاری' مسلم)

٤٠٥١ - (٢) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَامَ عُمَرُ خَطِيْبًا، فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ عَامَلَ يَهُوْدَ خَيْبَرَ عَلٰی اَمْوَالِهِمْ، وَقَالَ: «نُقِرُّكُمْ مَا اَقَرَّكُمُ اللّٰهُ». وَقَدْ رَاَيْتُ اِجْلَاءَهُمْ. فَلَمَّا اَجْمَعَ عُمَرُ عَلٰی ذٰلِكَ اَتَاهُ اَحَدُ بَنِیْ اَبِی الْحُقَيْقِ فَقَالَ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! اَتُخْرِجُنَا وَقَدْ اَقَرَّنَا مُحَمَّدٌ وَعَامَلَنَا عَلَی الْاَمْوَالِ؟ فَقَالَ عُمَرُ: اَظَنَنْتَ اَنِّیْ نَسِيْتُ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: «كَيْفَ بِكَ اِذَا اُخْرِجْتَ مِنْ خَيْبَرَ، تَعْدُوْ بِكَ قَلُوْصُكَ - لَيْلَةً بَعْدَ لَيْلَةٍ؟» - فَقَالَ: هٰذِهٖ كَانَتْ هُزَيْلَةً - مِنْ اَبِی الْقَاسِمِ. فَقَالَ: كَذَبْتَ يَا عَدُوَّ اللّٰهِ! فَاَجْلَاهُمْ عُمَرُ، وَاَعْطَاهُمْ قِيْمَةَ مَا كَانَ لَهُمْ مِنَ الثَّمَرِ مَالًا، وَاِبِلًا، وَعُرُوْضًا مِنْ اَقْتَابٍ - وَحِبَالٍ وَغَيْرِ ذٰلِكَ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

۴۰۵۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ عمرؓ کھڑے ہوئے' خطبہ دیا اور بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے یہودیوں سے ان کی زمینوں کے بارے میں مزارعت کا معاملہ کیا اور کہا کہ جب تک تمہیں اللہ برقرار رکھے گا ہم بھی تمہیں برقرار رکھیں گے۔ عمرؓ نے کہا' میری رائے ہے کہ تمہیں (اس جگہ سے) جلاوطن کر دوں جب عمرؓ

نے ان کو جلاوطن کرنے کا پختہ ارادہ کر لیا تو ان کے پاس ابوالحقیق کے بیٹوں میں سے ایک آیا۔ اس نے کہا' اے امیرالمومنین! آپ ہمیں (اس جگہ سے) جلاوطن کر رہے ہیں حالانکہ (اس جگہ پر) ہمیں محمدؐ نے آباد کر رکھا تھا اور زمینوں میں کام کرنے کا معاملہ کیا تھا تو عمرؓ نے کہا' تیرا کیا خیال ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی کو فراموش کر گیا ہوں' جب تجھ سے انہوں نے فرمایا تھا "تیرا اس وقت کیا حال ہو گا جب تجھے خیبر سے جلاوطن کیا جائے گا؟ تیری جوان اونٹنی مسلسل کئی راتیں تجھے اٹھا کر تیز چلتی رہے گی۔ اس نے کہا' یہ تو آپؐ کا مزاحیہ جملہ تھا۔ عمرؓ نے (زور دے کر) کہا' اللہ کے دشمن! تو جھوٹ بولتا ہے۔ چنانچہ عمرؓ نے انہیں جلاوطن کر دیا اور انہیں پھلوں کی قیمت کے بدلے مال' اونٹ' سامان' پالان اور رسیاں وغیرہ دیں (بخاری)

وضاحت: عمرؓ نے انہیں اس وجہ سے جلاوطن کیا کہ انہوں نے اپنے بیٹے عبداللہؓ کو ان کی جانب بھیجا تھا تاکہ خیبر کے پھلوں کو ان کے اور مسلمانوں کے درمیان تقسیم کرے لیکن رات کے وقت عبداللہؓ پر حملہ کیا گیا اور ان کے دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں کے جوڑ اکھاڑ دیے گئے تو عمرؓ نے ان کی شرارتوں سے بچاؤ کے لئے یہی مناسب سمجھا کہ انہیں جلاوطن کر دیا جائے چنانچہ انہیں تیماء اور اریحاء کی جانب جلاوطن کر دیا گیا۔ (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۸۱)

۴۰۵۲ - (۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَوْصَى بِثَلَاثَةٍ: قَالَ: «أَخْرِجُوا الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ، وَأَجِيْزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ أُجِيْزُهُمْ» ـــ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَسَكَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ ـ أَوْ قَالَ: فَأُنْسِيْتُهَا ـ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۰۵۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں کی وصیت فرمائی' آپؐ نے حکم دیا کہ مشرکین کو جزیرہ عرب سے نکال دینا اور وفد کو اسی طرح عطیات دینا جس طرح میں انہیں عطیات دیتا ہوں۔ ابن عباسؓ نے کہا کہ تیسری بات سے آپؐ نے خاموشی اختیار کی یا انہوں نے بتایا کہ تیسری بات مجھے یاد نہیں رہی (بخاری' مسلم)

وضاحت: موطا امام مالک میں تیسری بات کا اشارہ ملتا ہے کہ آپؐ نے فرمایا' میری قبر کو میلہ گاہ نہ بنانا کہ اس کی عبادت ہونے لگے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۸۳)

۴۰۵۳ - (۴) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «لَأُخْرِجَنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ، حَتّٰى لَا أَدَعَ فِيْهَا إِلَّا مُسْلِمًا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَفِيْ رِوَايَةٍ: «لَئِنْ عِشْتُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَأُخْرِجَنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ».

۴۰۵۳ : جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے عمرؓ بن خطاب نے بتایا' انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' یقیناً میں یہودیوں اور عیسائیوں کو جزیرہ العرب سے نکال دوں گا' یہاں تک کہ اس میں صرف مسلمانوں کو رہنے دوں گا (مسلم) اور ایک روایت میں ہے کہ (آپؐ نے فرمایا) اگر میں زندہ رہا اور اللہ نے چاہا تو میں یہودیوں اور عیسائیوں کو جزیرۃ العرب سے نکال دوں گا۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

لَيْسَ فِيْهِ اِلَّا حَدِيْثُ اِبْنِ عَبَّاسٍ «لَا تَكُوْنُ قِبْلَتَانِ» وَقَدْ مَرَّ فِيْ بَابِ الْجِزْيَةِ.

دوسری فصل : اس فصل میں ذکر کے لائق ابن عباسؓ سے مروی حدیث جس میں ہے کہ "ایک ملک میں دو قبلے نہیں ہو سکتے۔۔۔" کے سوا کوئی حدیث نہیں اور وہ جزیہ کے باب میں گزر چکی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٤٠٥٤ - (٥) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَجْلَى الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى مِنْ اَرْضِ الْحِجَازِ، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا ظَهَرَ عَلٰى اَهْلِ خَيْبَرَ اَرَادَ اَنْ يُّخْرِجَ الْيَهُوْدَ مِنْهَا، وَكَانَتِ الْاَرْضُ لَمَّا ظَهَرَ عَلَيْهَا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُسْلِمِيْنَ، فَسَاَلَ الْيَهُوْدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَّتْرُكَهُمْ عَلٰى اَنْ يَّكْفُوا الْعَمَلَ وَلَهُمْ نِصْفُ الثَّمَرِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «نُقِرُّكُمْ عَلٰى ذٰلِكَ مَا شِئْنَا». فَاُقِرُّوْا حَتّٰى اَجْلَاهُمْ عُمَرُ فِيْ اِمَارَتِهٖ اِلٰى تَيْمَاءَ وَاَرِيْحَاءَ ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل : ۴۰۵۴ : ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ عمرؓ نے یہودیوں اور عیسائیوں کو حجاز کے علاقے سے جلاوطن کر دیا اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر والوں پر غالب آئے تو انہوں نے ارادہ کیا کہ وہاں سے یہودیوں کو جلاوطن کر دیا جائے اور اس علاقے پر جب غلبہ حاصل ہوا تھا تو یہ زمین اللہ اس کے رسول اور مسلمانوں کی تھی۔ (یعنی اسلامی حکومت کی ملکیت تھی) یہودیوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں درخواست پیش کی کہ وہ (زمینوں اور باغات میں) کام کریں گے اور انہیں پھلوں سے نصف حصہ دیا جائے اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تک ہم پسند کریں گے تمہیں یہاں رہنے دیں گے چنانچہ وہ وہاں آباد رہے یہاں تک کہ عمرؓ نے ان کو اپنے دور خلافت میں (شام کے ملک) میں "تیماء اور اریحاء" بستیوں کی جانب جلاوطن کر دیا (بخاری' مسلم)

بَابُ الْفَيْءِ
(مال فئی کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٤٠٥٥ - (١) عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: إِنَّ اللّٰهَ قَدْ خَصَّ رَسُوْلَهُ ﷺ فِيْ هٰذَا الْفَيْءِ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْطِهِ اَحَدًا غَيْرَهُ، ثُمَّ قَرَاَ ﴿وَمَا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهِ مِنْهُمْ﴾ اِلٰى قَوْلِهِ ﴿قَدِيْرٌ﴾ - فَكَانَتْ هٰذِهِ خَالِصَةً لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، يُنْفِقُ عَلٰى اَهْلِهِ نَفَقَةَ سَنَتِهِمْ مِنْ هٰذَا الْمَالِ، ثُمَّ يَاْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهُ مَجْعَلَ مَالِ اللّٰهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ۴۰۵۵: مالک بن اوس بن حدثان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عمرؓ بن خطاب نے بیان کیا' بلاشبہ اللہ نے مال فئی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاص کیا تھا۔ آپؐ کے سوا کسی اور کو یہ اختیار نہ دیا گیا۔ بعد ازاں انہوں نے یہ آیت تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) "اور جو مال اللہ نے اپنے پیغمبر کو ان لوگوں سے (بغیر لڑائی کے) دلوایا ہے اس میں تمہارا کچھ حق نہیں۔ کیونکہ اس کے لئے نہ تم نے گھوڑے دوڑائے اور نہ اونٹ۔ لیکن اللہ اپنے پیغمبروں کو جن پر چاہتا ہے مسلط کر دیتا ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے" چنانچہ یہ مال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے خاص تھا۔ آپؐ اس مال سے اپنے اہل کے لئے سال کا خرچ لیتے تھے اور بقیہ مال آپؐ اللہ کے مال کی طرح خرچ کرتے تھے (بخاری' مسلم)

٤٠٥٦ - (٢) وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَتْ اَمْوَالُ بَنِي النَّضِيْرِ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهِ مِمَّا لَمْ يُوْجِفِ الْمُسْلِمُوْنَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ، فَكَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ خَاصَّةً، يُنْفِقُ عَلٰى اَهْلِهِ نَفَقَةَ سَنَتِهِمْ، ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ فِي السِّلَاحِ وَالْكُرَاعِ ــــ عُدَّةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۰۵۶: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بنو نضیر کا مال وہ مال تھا جو اللہ نے اپنے رسولؐ کو خاص طور پر عطا کیا تھا اس لئے کہ مسلمانوں نے اس کے حصول کے لئے گھوڑے' اونٹ (وغیرہ) نہیں دوڑائے تھے چنانچہ یہ مال خالصتاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تھا۔ آپؐ سال بھر اس مال سے اپنے گھر والوں پر خرچ کرتے تھے اور باقی مال کو جہاد کی تیاری کے لئے ہتھیاروں اور گھوڑوں کی خرید پر صرف فرماتے تھے۔ (بخاری' مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٤٠٥٧ - (٣) عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَتَاهُ الْفَيْءُ قَسَمَهُ فِيْ يَوْمِهِ، فَأَعْطَى الْآهِلَ حَظَّيْنِ، وَأَعْطَى الْأَعْزَبَ حَظًّا، فَدُعِيْتُ فَأَعْطَانِيْ حَظَّيْنِ، وَكَانَ لِيْ أَهْلٌ، ثُمَّ دُعِيَ بَعْدِيْ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ فَأُعْطِيَ حَظًّا وَاحِدًا. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

دوسری فصل: ۴۰۵۷: عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب مال فئی آتا تو آپ اسی دن اسے تقسیم فرما دیتے تھے، شادی شدہ کو دو حصے اور غیر شادی شدہ کو ایک حصہ دیتے۔ مجھے بلایا گیا تو آپ نے مجھے دو حصے عطا کیے کیونکہ میں شادی شدہ تھا بعد ازاں میرے بعد عمارؓ بن یاسر کو بلایا گیا، اسے آپ نے ایک حصہ دیا (ابوداؤد)

٤٠٥٨ - (٤) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَوَّلَ مَا جَاءَهُ شَيْءٌ بَدَأَ بِالْمُحَرَّرِيْنَ ... رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

۴۰۵۸: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ کے پاس مال آتا تو پہلے ان غلاموں کو دیتے جو آزاد ہو چکے تھے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ہشام بن سعد راوی متکلم فیہ ہے۔ (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۸۳)

٤٠٥٩ - (٥) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِظَبْيَةٍ — فِيْهَا خَرَزٌ، فَقَسَمَهَا لِلْحُرَّةِ وَالْأَمَةِ. قَالَتْ عَائِشَةُ: كَانَ أَبِيْ يَقْسِمُ لِلْحُرِّ وَالْعَبْدِ ... رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

۴۰۵۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چھوٹی سی تھیلی لائی گئی، جس میں موتی تھے۔ آپ نے آزاد عورتوں اور لونڈیوں میں تقسیم فرما دیے۔ عائشہؓ نے بیان کیا کہ میرے والد، آزادوں اور غلاموں میں تقسیم فرماتے تھے۔ (ابوداؤد)

٤٠٦٠ - (٦) وَعَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ — يَوْمًا الْفَيْءَ، فَقَالَ: مَا أَنَا أَحَقُّ بِهٰذَا الْفَيْءِ مِنْكُمْ، وَمَا أَحَدٌ مِنَّا بِأَحَقَّ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا أَنَّا عَلَى مَنَازِلِنَا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَسْمِ رَسُوْلِهِ ﷺ، فَالرَّجُلُ

وَقِدَمُهُ — ، وَالرَّجُلُ وَبَلَاؤُهُ، وَالرَّجُلُ وَعِيَالُهُ، وَالرَّجُلُ وَحَاجَتُهُ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

۴۰۶۰ : مالک بن اوس بن حدثان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عمرؓ بن خطاب نے ایک دن مال فئی کا ذکر کیا اور فرمایا' میں اس مال کا تم سے زیادہ حقدار نہیں اور ہم میں سے کوئی شخص کسی دوسرے سے اس کا زیادہ حقدار نہیں ہے۔ البتہ ہم سب کتاب اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تقسیم کے مطابق اپنے اپنے مراتب پر ہیں۔ ایک شخص کو اس کے قدیم مسلمان ہونے اور دوسرے شخص کو اس کی آزمائشوں کا خیال رکھتے ہوئے' تیسرے شخص کو اس کے اہل و عیال کے لحاظ سے اور چوتھے شخص کو اس کی ضروریات کے پیش نظر (مال فئی میں سے حصہ دیا جائے گا) (ابوداؤد)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں محمد بن اسحاق راوی مدلس ہے اور وہ لفظ "عن" کے ساتھ بیان کر رہا ہے (الجرح والتعدیل جلد ۷ صفحہ ۱۰۰۸' تہذیب التہذیب جلد ۹ صفحہ ۳۸' میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۴۶۸' الضعفاء والمتروکین صفحہ ۵۳)

۴۰۶۱ - (۷) **وَعَنْهُ،** قَالَ: قَرَأَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: ﴿إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسَاكِيْنِ﴾ حَتّٰى بَلَغَ ﴿عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ﴾ — فَقَالَ: هٰذِهِ لِهٰؤُلَاءِ. ثُمَّ قَرَأَ ﴿وَاعْلَمُوْا أَنَّ مَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُوْلِ﴾ حَتّٰى بَلَغَ ﴿وَابْنِ السَّبِيْلِ﴾ — ثُمَّ قَالَ: هٰذِهِ لِهٰؤُلَاءِ. ثُمَّ قَرَأَ ﴿مَا أَفَاءَ اللهُ عَلٰى رَسُوْلِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرٰى﴾ حَتّٰى بَلَغَ ﴿لِلْفُقَرَآءِ﴾ — ثُمَّ قَرَأَ ﴿وَالَّذِيْنَ جَاءُوْا مِنْ بَعْدِهِمْ﴾ — ثُمَّ قَالَ: هٰذِهِ اسْتَوْعَبَتِ الْمُسْلِمِيْنَ عَامَّةً، فَلَئِنْ عِشْتُ فَلَيَأْتِيَنَّ الرَّاعِيَ وَهُوَ بِسَرْوِ حِمْيَرَ — نَصِيْبُهُ مِنْهَا، لَمْ يَعْرَقْ فِيْهَا جَبِيْنُهُ. رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۴۰۶۱ : مالک بن اوس بن حدثان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عمرؓ بن خطاب نے اس آیت کو تلاوت فرمایا (جس کا ترجمہ ہے) "صدقات (یعنی زکوٰۃ و خیرات) تو مفلسوں' محتاجوں اور جو کارکن صدقات پر متعین ہیں (ان کا حق ہے) اور ان لوگوں کا جن کی تالیف قلب مقصود ہے اور غلاموں کو آزاد کرانے میں اور قرضداروں کے قرض ادا کرنے میں اور اللہ کی راہ میں اور مسافروں کی مدد کیلئے (یہ مال خرچ کرنا چاہیے)' یہ حقوق اللہ کی طرف سے مقرر کئے گئے ہیں اور اللہ تعالیٰ بڑا جاننے والا اور بڑی حکمت والا ہے" بعد ازاں عمرؓ نے اس آیت کو تلاوت کیا (جس کا ترجمہ ہے) "اور جان رکھو کہ جو چیز تم (کفار سے) لوٹ کر لاؤ' اس میں سے پانچواں حصہ اللہ اور اس کے رسول کا' اہل قرابت کا' یتیموں کا' مسافروں کا اور محتاجوں کا ہے۔" اور پھر فرمایا' یہ مال ان کے لئے ہے۔ پھر عمرؓ نے اس آیت کو تلاوت فرمایا (جس کا ترجمہ ہے) "جو مال اللہ نے اپنے پیغمبر کو دیہات والوں سے دلوایا ہے' وہ اللہ اور اس کے رسول' قرابت داروں' یتیموں' حاجت مندوں اور مسافروں کے لئے ہے۔" پھر عمرؓ نے یہ آیت تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) "اور ان کے لئے بھی جو ان کے بعد آئے' جو دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے ہیں' (ان کے) گناہ معاف فرما۔ اس کے بعد عمرؓ نے کہا' ان آیات نے تمام مسلمانوں کو اپنے اندر لے لیا ہے۔ اگر میں زندہ رہا تو

"سرحمیر" (مقام) میں رہائش پذیر چرواہے کو بھی اس کا حصہ پہنچے گا حالانکہ اس مال کے حصول میں اس کی پیشانی تک عرق آلود نہیں ہوئی۔ (شرح السنہ)

وضاحت : عمرؓ کا مقصد یہ ہے کہ مال فئی سے پانچواں حصہ نہ نکالا جائے بلکہ تمام مال کو مسلمانوں کے عام مصالح میں صرف کیا جائے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۸۳)

۴۰۶۲ - (۸) وَعَنْهُ، قَالَ: كَانَ فِيمَا احْتَجَّ بِهِ عُمَرُ أَنْ قَالَ: كَانَتْ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ ثَلَاثُ صَفَايَا — بَنُو النَّضِيرِ وَخَيْبَرُ وَفَدَكُ — ، فَأَمَّا بَنُو النَّضِيرِ فَكَانَتْ حُبُسًا لِنَوَائِبِهِ —، وَأَمَّا فَدَكُ فَكَانَتْ حُبُسًا لِأَبْنَاءِ السَّبِيلِ، وَأَمَّا خَيْبَرُ فَجَزَّأَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ: جُزْءَيْنِ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ، وَجُزْءًا نَفَقَةً لِأَهْلِهِ، فَمَا فَضَلَ عَنْ نَفَقَةِ أَهْلِهِ جَعَلَهُ بَيْنَ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۰۶۲: مالک بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (مال فئی کو تقسیم نہ کرنے کے بارے میں) عمرؓ کا استدلال یہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین جائدادیں اپنے لئے مختص کیں، وہ بنو نضیر، خیبر اور فدک کی زمینیں تھیں۔ بنو نضیر کی زمین آپؐ کی ضروریات (مہمانداری وغیرہ) کے لئے اور فدک کی زمین مسافروں کے لئے وقف تھی اور خیبر کی زمینوں کو آپؐ نے تین حصوں میں تقسیم کیا۔ دو تہائی مسلمانوں کے درمیان اور ایک تہائی گھریلو اخراجات کیلئے اور جو مال گھریلو اخراجات سے زائد ہوتا' اسے فقیر مہاجرین میں تقسیم فرماتے (ابوداؤد)

وضاحت : اس حدیث میں اسامہ بن زید لیثی راوی متکلم فیہ اور ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد ۲ صفحہ ۲۸۴' الضعفاء والمتروکین صفحہ ۵۲' تہذیب الکمال جلد ۲ صفحہ ۳۴۲' میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۱۷۴)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۴۰۶۳ - (۹) عَنِ الْمُغِيرَةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ، جَمَعَ بَنِي مَرْوَانَ حِينَ اسْتُخْلِفَ، فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَتْ لَهُ فَدَكُ، فَكَانَ يُنْفِقُ مِنْهَا، وَيَعُودُ مِنْهَا عَلَى صَغِيرِ بَنِي هَاشِمٍ، وَيُزَوِّجُ مِنْهَا أَيِّمَهُمْ، وَإِنَّ فَاطِمَةَ سَأَلَتْهُ أَنْ يَجْعَلَهَا لَهَا فَأَبَى، فَكَانَتْ كَذٰلِكَ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ، فَلَمَّا وَلِيَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَمِلَ فِيهَا بِمَا عَمِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي حَيَاتِهِ حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ، فَلَمَّا أَنْ وَلِيَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ —، عَمِلَ فِيهَا بِمِثْلِ مَا عَمِلَا حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ، ثُمَّ أَقْطَعَهَا مَرْوَانُ، ثُمَّ صَارَتْ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، فَرَأَيْتُ أَمْرًا مَنَعَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، لَيْسَ لِي بِحَقٍّ —، وَإِنِّي أُشْهِدُكُمْ أَنِّي رَدَدْتُهَا عَلَى مَا كَانَتْ: يَعْنِي: عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

تیسری فصل : ۴۰۱۳ : مغیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عمرؒ بن عبدالعزیز جب خلیفہ مقرر ہوئے تو انہوں نے "بنو مروان" کو اکٹھا کیا اور کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "فدک" کی آمدنی سے خرچ کرتے تھے نیز "بنو ہاشم" کے نابالغ بچوں کو دیتے رہتے، اس سے ان کی بیوہ عورتوں کا نکاح کرتے اور جب فاطمہؓ نے آپؐ سے مطالبہ کیا کہ آپؐ "فدک" (کے مال) ان کے لیئے خاص کر دیں تو آپؐ نے انکار کیا چنانچہ رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں یہی کیفیت رہی یہاں تک کہ آپؐ انتقال فرما گئے اور جب ابوبکرؓ خلیفہ مقرر ہوئے تو انہوں نے اس مال کو اسی طرح خرچ کیا جس طرح رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زندگی بھر صرف فرماتے رہے یہاں تک کہ وہ انتقال فرما گئے اور جب عمرؓ بن خطاب خلیفہ مقرر ہوئے تو انہوں نے بھی اس مال میں اسی طرح تصرف کیا جیسا کہ (ان کے) دونوں پیشروؤں نے کیا تھا، یہاں تک کہ وہ بھی انتقال فرما گئے۔ بعد ازاں مروان نے اسے اپنی جاگیر بنا لیا پھر (وہ مال) عمرؒ بن عبدالعزیز کی تحویل میں آیا (تو انہوں نے کہا) میں سمجھتا ہوں کہ جب آپؐ نے (اپنی بیٹی) فاطمہؓ کی تحویل میں اسے نہیں دیا تو میرا بھی اس مال پر کچھ استحقاق نہیں اور میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں اس مال کو اسی حیثیت پر لے جا رہا ہوں جس پر یہ مال رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکرؓ اور عمرؓ کے زمانے میں تھا (ابوداؤد)

وضاحت : اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۹۲)

كِتَابُ الصَّيْدِ وَالذَّبَائِحِ

(شکار اور حلال جانوروں کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٤٠٦٤ - (١) عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ، فَإِنْ أَمْسَكَ عَلَيْكَ فَأَدْرَكْتَهُ حَيًّا فَاذْبَحْهُ، وَإِنْ أَدْرَكْتَهُ قَدْ قَتَلَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ فَكُلْهُ، وَإِنْ أَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ؛ فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ، فَإِنْ وَجَدْتَ مَعَ كَلْبِكَ كَلْبًا غَيْرَهُ وَقَدْ قَتَلَ فَلَا تَأْكُلْ؛ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِيْ أَيُّهُمَا قَتَلَ. وَإِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ؛ فَإِنْ غَابَ عَنْكَ يَوْمًا فَلَمْ تَجِدْ فِيْهِ إِلَّا أَثَرَ سَهْمِكَ فَكُلْ إِنْ شِئْتَ، وَإِنْ وَجَدْتَهُ غَرِيْقًا فِي الْمَاءِ فَلَا تَأْكُلْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ۴۰۶۴: عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتایا کہ جب تم اپنا کتا (شکار کے لئے) چھوڑو تو بسم اللہ پڑھو' اگر کتا شکار کو تمہارے لئے پکڑے رہے اور شکار تمہیں زندہ مل جائے تو تب تمہیں چاہیے کہ اسے ذبح کرو اور اگر شکار زندہ نہیں ہے اور کتے نے اس سے کھایا بھی نہیں ہے تو تمہارے لئے اس کو کھانا جائز ہے اگر اس نے (شکار میں سے کچھ) کھایا ہے تو تب تمہیں چاہیے کہ اسے نہ کھاؤ اس لئے کہ کتے نے اپنے لئے شکار کیا ہے اور اگر تمہارے کتے کے ساتھ کوئی دوسرا کتا شامل ہو گیا اور شکار زندہ نہیں بچا تو اسے نہ کھاؤ اس لئے کہ تمہیں نہیں معلوم کہ کس کتے نے اسے مارا ہے؟ اور جب تم (شکار کی جانب) تیر پھینکو تو "بسم اللہ" پڑھو۔ اگر شکار تم سے ایک دن اوجھل رہا اور اس میں تمہارے تیر کے علاوہ (کسی دوسری چیز کا) اثر نہیں ملا تو اس شکار کو کھاؤ اور اگر تم شکار کو اس حال میں پاؤ کہ وہ پانی میں ڈوبا ہوا ہے تو اسے نہ کھایا جائے۔ (بخاری' مسلم)

وضاحت: اگر شکاری کتا خود بخود شکاری کے چھوڑے بغیر شکار کرتا ہے تو وہ شکار جائز نہیں اور اگر شکاری "بسم اللہ" پڑھ کر اسے چھوڑتا ہے تو شکار حلال ہے۔ یاد رہے کہ شکاری کتا وہ ہے جسے شکاری جب چھوڑے تو وہ شکار کرے اور جب وہ اسے واپس بلائے تو پلٹ آئے اور خود شکار سے نہ کھائے۔ شکاری کتے کو شکار کیلئے چھوڑنا چھری یا تیر چلانے کے مترادف ہے۔ شرط یہ ہے کہ اسے چھوڑتے وقت "بسم اللہ" پڑھی جائے۔ اگر شکار زندہ ہو تو اسے ذبح کیا جائے اور اگر مر چکا ہو تو بھی اسکا کھانا جائز ہے (القواعد فی اللغۃ الاسلامی صفحہ ۳)

٤٠٦٥ - (٢) وَعَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّا نُرْسِلُ الْكِلَابَ الْمُعَلَّمَةَ ـــ، قَالَ: «كُلْ مَا أَمْسَكْنَ عَلَيْكَ» قُلْتُ: وَإِنْ قَتَلْنَ؟ قَالَ: «وَإِنْ قَتَلْنَ» قُلْتُ: إِنَّا نَرْمِيْ بِالْمِعْرَاضِ ـــ قَالَ: «كُلْ مَا خَزَقَ، وَمَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَقَتَلَ فَإِنَّهُ وَقِيْذٌ فَلَا تَأْكُلْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۰۶۵ : عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ہم سدھائے ہوئے کتے (شکار پر) چھوڑتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' جس شکار کو وہ تمہارے لئے روک لیں اسے تم کھاؤ۔ میں نے دریافت کیا' اگرچہ شکار مر جائے؟ آپؐ نے فرمایا' اگرچہ مر جائے (پھر) میں نے دریافت کیا' ہم بھالا (مار کر شکار) کرتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' اگر بھالا شکار میں سوراخ کر دے تو اسے کھاؤ اور اگر اس کا تیز حصہ نہ لگے اور شکار اس کے لگنے سے مر جائے تو وہ چوٹ کھا کر مرا تصور ہوگا' ایسے شکار کو نہیں کھانا چاہیے۔ (بخاری' مسلم)

٤٠٦٦ - (٣) وَعَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ! إِنَّا بِأَرْضِ قَوْمٍ أَهْلِ الْكِتَابِ، أَفَنَأْكُلُ فِي آنِيَتِهِمْ؟ وَبِأَرْضِ صَيْدٍ أَصِيدُ بِقَوْسِي وَبِكَلْبِي الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ وَبِكَلْبِي الْمُعَلَّمِ، فَمَا يَصْلُحُ؟ قَالَ: «أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ آنِيَةِ أَهْلِ الْكِتَابِ، فَإِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَهَا فَلَا تَأْكُلُوا فِيهَا، وَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَاغْسِلُوهَا وَكُلُوا فِيهَا، وَمَا صِدْتَ بِقَوْسِكَ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ فَكُلْ، وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ فَكُلْ، وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ غَيْرِ مُعَلَّمٍ فَأَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۰۶۶ : ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپؐ سے دریافت کیا' اے اللہ کے پیغمبر! ہم اہل کتاب کے علاقے میں ہوتے ہیں' تو کیا ان کے برتنوں میں کھا سکتے ہیں؟ اور (جب) ہم شکار کے علاقے میں ہوتے ہیں۔ تو (ہم) کمان اور ایسے کتے کے ساتھ شکار کرتے ہیں جو سدھایا ہوا نہیں ہوتا نیز اس کتے کے ساتھ بھی جو سدھایا ہوا ہوتا ہے تو ان حالات میں مجھے کیا کرنا چاہیے۔ آپؐ نے فرمایا' اگر اہل کتاب کے برتنوں کے علاوہ تمہیں اور برتن دستیاب ہوں تو ان کے برتنوں کو استعمال میں نہ لاؤ اور اگر ان کے برتنوں کے علاوہ تمہیں کوئی اور برتن دستیاب نہ ہوں تو انہیں صاف کر کے ان میں کھاؤ اور جب تم کمان کے ساتھ شکار کرو اور "بسم اللہ" پڑھی ہو تو (شکار) کو کھاؤ اور اگر سدھائے ہوئے کتے کے ساتھ شکار کرو اور "بسم اللہ" پڑھی ہو تو (شکار) کو کھاؤ اور اگر ایسے کتے کے ساتھ شکار کرو جو سدھایا ہوا نہیں ہے لیکن شکار زندہ ہے تو اس کو ذبح کر کے کھاؤ (بخاری' مسلم)

٤٠٦٧ - (٤) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَغَابَ عَنْكَ فَأَدْرَكْتَهُ فَكُلْ مَا لَمْ يُنْتِنْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۰۶۷ : ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم شکار کو تیر مارو لیکن تیر لگنے کے بعد اگر شکار نہ مل سکے اور تلاش کے بعد وہ مل جائے تو اگر وہ بدبودار نہیں ہوا تو اسے کھا لو (مسلم)

٤٠٦٨ - (٥) وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فِي الَّذِي يُدْرِكُ صَيْدَهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ: «فَكُلْهُ مَا لَمْ يُنْتِنْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۰۶۸ : ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اگر کوئی شخص تین روز کے بعد اپنے شکار کو پائے اور وہ بدبودار نہیں ہوا تو اسے کھا لیں (مسلم)

۴۰۶۹ - (۶) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ هُنَا أَقْوَامًا حَدِيْثٌ عَهْدُهُمْ بِشِرْكٍ - يَأْتُوْنَنَا بِلُحْمَانٍ لَا نَدْرِيْ أَيَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا أَمْ لَا؟ قَالَ: «اذْكُرُوْا أَنْتُمْ اِسْمَ اللّٰهِ وَكُلُوْا». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۰۶۹ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ صحابہ کرامؓ نے آپؐ سے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! یہاں کچھ لوگ ہیں جو نئے مسلمان ہیں۔ وہ ہمارے پاس گوشت لاتے ہیں۔ ہم نہیں جانتے کہ انہوں نے ذبح کرتے وقت اس پر "بسم اللہ" پڑھی ہے یا نہیں؟ آپؐ نے فرمایا' تم اس پر "بسم اللہ" پڑھو اور اسے کھاؤ۔ (بخاری)

وضاحت : اس حدیث سے پتہ سمجھا جائے کہ کھانے کے وقت "بسم اللہ" پڑھ لینا' ذبح کے وقت "بسم اللہ" نہ پڑھنے سے کفایت کرے گا۔ بلکہ مقصد یہ ہے کہ کھانے کے وقت "بسم اللہ" پڑھنا مستحب ہے۔ اگر ذبح کرنے والے ایسے لوگ ہیں جن کا ذبیحہ کھانا حلال ہے اور ان کے بارے میں علم نہیں کہ انہوں نے ذبح کرتے وقت "بسم اللہ" پڑھی ہے یا نہیں' تو اس کے کھانے میں کچھ مضائقہ نہیں۔ اس لئے کہ مسلمان کے بارے میں "حسن ظن" رکھنا چاہیے لیکن اس حدیث سے یہ استدلال کرنا کہ ذبیحہ پر "بسم اللہ" پڑھنا ضروری نہیں' غلط ہے۔ نیز یہ حدیث اس قاعدہ کی دلیل بھی ہے کہ تصرفات کو صحت پر محمول کیا جائے گا جب تک صحت کے خلاف دلیل نہ ہو۔ (فتح الباری جلد ۸ صفحہ ۷۷۳)

۴۰۷۰ - (۷) **وَعَنْ** أَبِي الطُّفَيْلِ، قَالَ: سُئِلَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: هَلْ خَصَّكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِشَيْءٍ؟ فَقَالَ: مَا خَصَّنَا بِشَيْءٍ لَمْ يَعُمَّ بِهِ النَّاسَ إِلَّا مَا فِيْ قِرَابِ سَيْفِيْ هٰذَا، فَأَخْرَجَ صَحِيْفَةً فِيْهَا: «لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ، وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ سَرَقَ مَنَارَ الْأَرْضِ ـــ وَفِيْ رِوَايَةٍ مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ الْأَرْضِ ـ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَهُ، وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ آوٰى مُحْدِثًا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۰۷۰ : ابوالطفیل رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ علیؓ سے دریافت کیا گیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں کوئی خاص چیزیں بتائی ہیں؟ انہوں نے کہا کہ آپؐ نے ہمیں کوئی خاص چیز نہیں بتائی جو آپؐ نے عام لوگوں کو نہ بتائی ہوں سوائے اس (تحریر) کے جو میری اس تلوار کی میان میں ہے۔ چنانچہ انہوں نے اس میں سے ایک لکھا ہوا کاغذ نکالا' اس میں تحریر تھا کہ اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو جو "غیر اللہ" کے نام پر ذبح کرتا ہے نیز اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو جو زمین کی حد بندی میں چوری کرتا ہے اور ایک روایت میں ہے" جو شخص زمین کی حد بندی کی علامت کو مٹاتا ہے اور اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو جو اپنے والد پر لعنت کرتا ہے نیز اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو جو کسی "بدعتی" کو جگہ دیتا ہے۔ (مسلم)

٤٠٧١ - (٨) وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! إِنَّا لَاقُوا الْعَدُوِّ غَدًا، وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى — أَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ؟ قَالَ: «مَا أَنْهَرَ الدَّمَ — وَذُكِرَ اسْمُ اللهِ؛ فَكُلْ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ، وَسَأُحَدِّثُكَ عَنْهُ: «أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ، وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشِ» وَأَصَبْنَا نَهْبَ إِبِلٍ وَغَنَمٍ فَنَدَّ — مِنْهَا بَعِيْرٌ، فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ لِهٰذِهِ الْإِبِلِ أَوَابِدَ — كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ، فَإِذَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا شَيْءٌ؛ فَافْعَلُوْا بِهِ هٰكَذَا»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۰۷۱: رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ہم کل کے دن دشمن سے ملنے والے ہیں' ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں۔ کیا ہم سرکنڈوں کے کناروں کے ساتھ ذبح کر سکتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' جو چیز خون بہائے اور اس پر "بسم اللہ" پڑھی جائے تو اسے کھانا جائز ہے۔ البتہ دانت اور ناخن نہ ہوں اور میں تمہیں اس کے بارے میں بتاتا ہوں' دانت ہڈی ہے اور ناخن "حبشہ" کی چھریاں ہیں۔ (راوی نے کہا) اور ہمیں لوٹ میں اونٹ اور بکریاں ہاتھ لگیں' جن میں سے ایک اونٹ بھاگ گیا تو ایک شخص نے اس کو ایک تیر مارا اور اسے روک لیا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' یہ اونٹ بھاگ جاتے ہیں جیسا کہ جنگلی جانور ہوتے ہیں۔ اگر ان میں سے کوئی قابو نہ آئے تو اسے اسی طرح تیر مارا جائے۔ (بخاری' مسلم)

٤٠٧٢ - (٩) وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّهُ كَانَتْ — لَهُ غَنَمٌ تَرْعَى بِسَلْعٍ — ، فَأَبْصَرَتْ جَارِيَةٌ لَنَا بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِنَا مَوْتًا — فَكَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا بِهِ، فَسَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ، فَأَمَرَهُ بِأَكْلِهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۰۷۲: کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری چند بکریاں تھیں جو "سلع" نامی پہاڑی پر (جو مدینہ منورہ میں ہے) چرا کرتی تھیں۔ اس نے بتایا کہ ہماری لونڈی نے ایک بکری پر موت (کے آثار) دیکھے تو اس نے ایک پتھر کو توڑا اور اس کے ساتھ اس بکری کو ذبح کر دیا۔ پھر اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپؐ نے اس کے کھانے کا حکم دیا۔ (بخاری)

وضاحت: معلوم ہوا کہ عورت جانور ذبح کر سکتی ہے نیز پتھر کے ساتھ ذبح کرنا درست ہے۔ نیز جب کوئی خطرہ نہ ہو تو لڑکیاں تن تنہا بکریاں چرانے کا کام بھی کر سکتی ہیں۔ (واللہ اعلم)

٤٠٧٣ - (١٠) وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ، فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ، وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ، وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ وَلْيُرِحْ ذَبِيْحَتَهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۰۷۳: شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا' بے شک اللہ نے ہر چیز کے ساتھ احسان کو واجب قرار دیا ہے۔ جب تم قتل کرو تو اس میں بھی احسان کا خیال رکھو اور جب تم ذبح کرو تو اچھی طرح ذبح کرو۔ اپنی چھری کو تیز کر لو اور ذبیحہ کو آرام پہنچاؤ (مسلم)

٤٠٧٤ ـ (١١) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَنْهَى أَنْ تُصْبَرَ بَهِيمَةٌ أَوْ غَيْرُهَا لِلْقَتْلِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۰۷۴: ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ نے چار پائے وغیرہ کو باندھ کر قتل کرنے اور انہیں باندھ کر ان پر نشانہ لگانے سے منع فرمایا (بخاری' مسلم)

٤٠٧٥ ـ (١٢) **وَعَنْهُ**، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَعَنَ مَنِ اتَّخَذَ شَيْئًا فِيهِ الرُّوحُ غَرَضًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۰۷۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص پر لعنت کی ہے جو ذی روح چیز کو نشانہ بناتا ہے (بخاری' مسلم)

٤٠٧٦ ـ (١٣) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا تَتَّخِذُوا شَيْئًا فِيهِ الرُّوحُ غَرَضًا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۰۷۶: ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کسی ذی روح چیز کو نشانہ نہ بناؤ (البتہ شکار پر نشانہ لگانا درست ہے) (مسلم)

٤٠٧٧ ـ (١٤) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الضَّرْبِ فِي الْوَجْهِ، وَعَنِ الْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۰۷۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرے پر مارنے اور چہرے پر داغ لگانے سے منع فرمایا ہے (مسلم)

٤٠٧٨ ـ (١٥) **وَعَنْهُ**، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ عَلَيْهِ حِمَارٌ وَقَدْ وُسِمَ فِي وَجْهِهِ، قَالَ: «لَعَنَ اللهُ الَّذِي وَسَمَهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۰۷۸: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک گدھا گزرا جس کے چہرے کو داغا گیا تھا آپؐ نے فرمایا' اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو' جس نے اس کو داغا ہے۔ (مسلم)

٤٠٧٩ - (١٦) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: غَدَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ بِعَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ لِيُحَنِّكَهُ، فَوَافَيْتُهُ فِي يَدِهِ الْمِيْسَمُ — يَسِمُ إِبِلَ الصَّدَقَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۰۷۹: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں عبداللہؓ بن ابی طلحہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گیا تاکہ آپ اسے گھٹی دیں۔ جب میں آپؐ کے پاس پہنچا تو آپؐ کے ہاتھ میں داغنے کا ٹھپہ تھا' آپؐ زکوٰۃ کے اونٹوں کو نشان لگا رہے تھے (بخاری' مسلم)

٤٠٨٠ - (١٧) وَعَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ فِي مِرْبَدٍ — فَرَأَيْتُهُ يَسِمُ شَاءً، حَسِبْتُهُ قَالَ: فِي آذَانِهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۰۸۰: ھشامؒ بن زید' انس رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپؐ (جانوروں کے) باڑے میں بکریوں کو میرے خیال میں ان کے کانوں پر داغ رہے تھے۔ (بخاری' مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٤٠٨١ - (١٨) عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَرَأَيْتَ، أَحَدُنَا أَصَابَ صَيْدًا وَلَيْسَ مَعَهُ سِكِّينٌ، أَيَذْبَحُ بِالْمَرْوَةِ — وَشِقَّةِ الْعَصَا؟ — فَقَالَ: «أَمْرِرِ الدَّمَ بِمَ شِئْتَ — وَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

دوسری فصل: ۴۰۸۱: عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! آپؐ بتائیں اگر ہم میں سے کسی کو شکار مل جائے اور اس کے پاس چھری نہ ہو تو کیا وہ تیز پتھر اور لاٹھی کے تیز ٹکڑے کے ساتھ اسے ذبح کر سکتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' خون بہاؤ جیسے بھی ممکن ہو اور "بسم اللہ" پڑھو۔ (ابوداؤد' نسائی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں مری بن قطری راوی غیر معروف ہے اور سماک بن حرب راوی ضعیف ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۸۸' میزان الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۹۳)

٤٠٨٢ - (١٩) وَعَنْ أَبِي الْعُشَرَاءِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَمَا تَكُونُ الذَّكَاةُ إِلَّا فِي الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ؟ فَقَالَ: «لَوْ طَعَنْتَ فِي فَخِذِهَا لَأَجْزَأَ عَنْكَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ، وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَهٰذِهِ ذَكَاةُ الْمُتَرَدِّيْ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا فِي الضَّرُورَةِ.

۴۰۸۲: ابو العشراء اپنے والد سے بیان کرتے ہیں اس نے دریافت کیا اے اللہ کے رسول! کیا ذبح (کا مقام) گلہ اور (سینے سے اوپر کا) گڑھا نہیں ہے؟ آپ نے فرمایا اگر تم جانور کی ران میں بھی نیزہ مارو تو تب بھی کافی ہے (ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، دارمی) ابوداؤد کا قول ہے کہ یہ اس جانور کے ذبح کا ذکر ہے جو اونچائی سے گر جائے نیز امام ترمذیؒ نے بیان کیا ہے کہ یہ ضرورت کے پیش نظر ہے۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے اس حدیث کے راوی مجہول ہیں اور ابو العشراء کا کچھ علم نہیں کہ وہ کون ہے؟ پس حدیث قابل حجت نہیں ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۸۹، ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۲۴۹، ارواء الغلیل ۲۵۳۵، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۷۷، ضعیف ترمذی صفحہ ۱۶۳)

۴۰۸۳ - (۲۰) **وَعَنْ** عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَا عَلَّمْتَ مِنْ كَلْبٍ، اَوْ بَازٍ، ثُمَّ اَرْسَلْتَهُ، وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ مِمَّا اَمْسَكَ عَلَيْكَ». قُلْتُ: وَاِنْ قَتَلَ؟ قَالَ: «وَاِذَا قَتَلَهُ وَلَمْ يَاْكُلْ مِنْهُ شَيْئًا فَاِنَّمَا اَمْسَكَهُ عَلَيْكَ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۴۰۸۳: عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس "کتے" یا "باز" کو تو نے (شکار کرنے کی) تربیت دی ہے بعد ازاں اسے بسم اللہ پڑھ کر چھوڑا تو جس شکار کو وہ تیرے لئے روک لے تو تجھے چاہیے کہ اسے کھا لے میں نے دریافت کیا اگر وہ اسے مار ڈالے؟ آپؐ نے فرمایا جب وہ اسے مار ڈالے اور اس میں سے کچھ نہ کھائے تو اس نے اس کو تیرے لئے روکا ہے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں مجالد بن سعید راوی ضعیف ہے (الضعفاء والمتروکین صفحہ ۱۰۵، الجرح والتعدیل جلد ۸ صفحہ ۳۶۱، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۲۲۹، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۴۳۸، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۷۷)

۴۰۸۴ - (۲۱) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرْمِي الصَّيْدَ فَاَجِدُ فِيْهِ مِنَ الْغَدِ سَهْمِيْ. قَالَ: «اِذَا عَلِمْتَ اَنَّ سَهْمَكَ قَتَلَهُ وَلَمْ تَرَ فِيْهِ اَثَرَ سَبُعٍ فَكُلْ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۴۰۸۴: عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! میں شکار کو تیر مارتا ہوں اور دوسرے دن اس میں تیر پاتا ہوں؟ آپؐ نے فرمایا جب تجھے یقین ہے کہ تیرے تیر نے ہی اسے مارا ہے اور تجھے اس میں کسی درندے کا نشان بھی نہیں ملا تو تجھے چاہیے کہ اسے کھا لے (ابوداؤد)

۴۰۸۵ - (۲۲) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: نُهِيْنَا عَنْ صَيْدِ كَلْبِ الْمَجُوْسِ ــــ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۰۸۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں مجوسیوں کے کتے کے شکار سے روکا گیا ہے (ترمذی)

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں شریک بن عبداللہ اور حجاج بن ارطاۃ راوی متکلم فیہ ہیں (الجرح والتعدیل جلد ۴ صفحہ ۳۶۳' تذکرۃ الحفاظ جلد ۱ صفحہ ۲۳۲' المجروحین جلد ۱ صفحہ ۲۲۵' میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۴۵۸)

۴۰۸۶ - (۲۳) وَعَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قُلْتُ: یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! إِنَّا اَھْلُ سَفَرٍ، نَمُرُّ بِالْیَھُوْدِ وَالنَّصَارٰی وَالْمَجُوْسِ، فَلَا نَجِدُ غَیْرَ آنِیَتِھِمْ. قَالَ: «فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا غَیْرَھَا، فَاغْسِلُوْھَا بِالْمَاءِ ثُمَّ کُلُوْا فِیْھَا وَاشْرَبُوْا». رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ.

۴۰۸۶: ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! بے شک ہم سفر کرنے والے لوگ ہیں ہم یہودیوں' عیسائیوں اور مجوسیوں کے پاس سے گزرتے ہیں ہمیں ان کے برتنوں کے علاوہ اور برتن دستیاب نہیں ہوتے؟ آپ نے فرمایا' اگر تمہیں ان کے علاوہ برتن دستیاب نہ ہوں تو انہیں پانی کے ساتھ صاف کرو بعد ازاں ان میں کھاؤ پیئو۔ (ترمذی)

۴۰۸۷ - (۲۴) وَعَنْ قَبِیْصَةَ بْنِ ھُلْبٍ، عَنْ اَبِیْہِ، رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: سَاَلْتُ النَّبِیَّ ﷺ عَنْ طَعَامِ النَّصَارٰی - وَفِیْ رِوَایَةٍ: سَاَلَہُ رَجُلٌ، فَقَالَ: إِنَّ مِنَ الطَّعَامِ طَعَامًا اَتَحَرَّجُ مِنْہُ - فَقَالَ: «لَا یَتَخَلَّجَنَّ فِیْ صَدْرِكَ شَیْءٌ ضَارَعْتَ فِیْہِ النَّصْرَانِیَّةَ». رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ، وَاَبُوْ دَاوٗدَ.

۴۰۸۷: قبیصہ بن ھلب اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عیسائیوں کے کھانے کے بارے میں دریافت کیا؟ اور ایک روایت میں ہے کہ ایک شخص نے آپ سے دریافت کیا' بلاشبہ کچھ کھانے ایسے ہیں جن سے میں نفرت کرتا ہوں؟ آپ نے فرمایا' تیرے دل میں کوئی ایسا وسوسہ نہیں آنا چاہیے' جس سے تو نصاریٰ کی مانند ہو جائے۔ (ترمذی' ابوداؤد)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں سماک بن حرب اور قبیصہ بن ھلب ضعیف راوی ہیں (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۸۳' جلد ۲ صفحہ ۲۳۲)

۴۰۸۸ - (۲۵) وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ عَنْ اَکْلِ الْمُجَثَّمَةِ - وَھِیَ الَّتِیْ تُصْبَرُ بِالنَّبْلِ. رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ.

۴۰۸۸: ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جانور کے کھانے سے منع کیا جس کو باندھا گیا ہو اور باندھ کر اس پر تیر چلائے گئے ہوں۔ (ترمذی)

٤٠٨٩ ـ (٢٦) وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ، وَعَنْ كُلِّ ذِيْ مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ، وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ، وَعَنِ الْمُجَثَّمَةِ، وَعَنِ الْخَلِيْسَةِ، وَأَنْ تُوْطَأَ الْحَبَالٰى حَتّٰى يَضَعْنَ مَا فِيْ بُطُوْنِهِنَّ. قَالَ: مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى: سُئِلَ أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ الْمُجَثَّمَةِ، فَقَالَ: أَنْ يُنْصَبَ الطَّيْرُ أَوِ الشَّيْءُ فَيُرْمٰى وَسُئِلَ عَنِ الْخَلِيْسَةِ، فَقَالَ: اَلذِّئْبُ أَوِ السَّبُعُ يُدْرِكُهُ الرَّجُلُ فَيَأْخُذُ مِنْهُ، فَيَمُوْتُ فِيْ يَدِهٖ قَبْلَ أَنْ يُذَكِّيَهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۰۸۹: عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "خیبر" کے موقعہ پر ہر کچلی والے درندے، ہر پنجے والے پرندے، گھریلو گدھوں کے گوشت، وہ جانور جس پر باندھ کر تیر برسائے گئے ہوں اور (وہ جانور) جسے درندے کے منہ سے نکالا گیا ہو، کے کھانے سے منع فرمایا، نیز آپ نے غنیمت سے ملنے والی حاملہ عورتوں کے ساتھ جماع کرنے سے منع فرمایا، جب تک کہ ان کا وضع حمل نہ ہو جائے۔ محمد بن یحییٰ نے بیان کیا کہ ابوعاصم سے "مجثمہ" کے بارے میں دریافت کیا گیا؟ اس نے بتایا کہ پرندے یا کسی اور چیز کو باندھ دیا جائے اور اسے تیر مارے جائیں اور "خلیسہ" کے بارے میں دریافت کیا گیا؟ تو اس نے بتایا کہ کوئی شخص بھیڑیے یا درندے سے کسی جانور کو چھڑائے لیکن ذبح کرنے سے پہلے وہ چھڑانے والے کے ہاتھ میں ہی مرجائے۔ (ترمذی)

٤٠٩٠ ـ (٢٧) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ شَرِيْطَةِ الشَّيْطَانِ: زَادَ ابْنُ عِيْسٰى: هِيَ الذَّبِيْحَةُ يُقْطَعُ مِنْهَا الْجِلْدُ وَلَا تُفْرَى الْأَوْدَاجُ، ثُمَّ تُتْرَكُ حَتّٰى تَمُوْتَ... رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۴۰۹۰: ابن عباس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شیطان کے "شریطہ" سے منع کیا۔ ابن عیسیٰ نے اضافہ کیا کہ "شریطہ" سے مراد وہ جانور ہے جس کی کھال کاٹ دی جائے لیکن اس کی رگیں نہ کاٹی جائیں پھر اسے چھوڑ دیا جائے یہاں تک کہ وہ مرجائے۔ (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عمرو بن عبداللہ صنعانی راوی متکلم فیہ ہے (الجرح والتعدیل جلد۶ صفحہ۲۴۸، میزان الاعتدال جلد۳ صفحہ۲۶۷، تذکرۃ الحفاظ جلد۱ صفحہ۱۴)

٤٠٩١ ـ (٢٨) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «ذَكَاةُ الْجَنِيْنِ ذَكَاةُ أُمِّهٖ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۴۰۹۱: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پیٹ کے بچے کا ذبح ہونا اس کی ماں کے

ذبح ہونے کے ساتھ ہے۔ (ابوداؤد' دارمی)

وضاحت: بچہ پیٹ سے زندہ نکلے یا مرا ہوا' دونوں صورتوں میں حلال ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۴۰)

۴۰۹۲ - (۲۹) وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ.

۴۰۹۲: نیز ترمذی نے اس حدیث کو ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔

۴۰۹۳ - (۳۰) **وَعَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ! نَنْحَرُ النَّاقَةَ، وَنَذْبَحُ الْبَقَرَةَ وَالشَّاةَ، فَنَجِدُ فِي بَطْنِهَا الْجَنِينَ، أَنُلْقِيهِ أَمْ نَأْكُلُهُ؟ قَالَ: «كُلُوهُ إِنْ شِئْتُمْ، فَإِنَّ ذَكَاتَهُ ذَكَاةُ أُمِّهِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۴۰۹۳: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! ہم اونٹنی کو نحر کرتے ہیں' گائے اور بکری کو ذبح کرتے ہیں اور ان کے پیٹ میں بچہ پاتے ہیں' کیا ہم بچے کو پھینک دیں یا اسے کھائیں؟ آپ نے فرمایا' اگر پسند کرو تو اسے کھاؤ اس لئے کہ اس کی ماں کا ذبح ہونا اس کا ذبح ہونا ہے۔ (ابوداؤد' ابن ماجہ)

۴۰۹۴ - (۳۱) **وَعَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ قَتَلَ عُصْفُورًا فَمَا فَوْقَهَا بِغَيْرِ حَقِّهَا؛ سَأَلَهُ اللهُ عَنْ قَتْلِهِ» قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ! وَمَا حَقُّهَا؟ قَالَ: «أَنْ يَذْبَحَهَا فَيَأْكُلَهَا، وَلَا يَقْطَعَ رَأْسَهَا فَيَرْمِيَ بِهَا» ... رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالنَّسَائِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.

۴۰۹۴: عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے چڑیا یا اس سے بھی چھوٹے پرندے کو اس کا حق ادا کئے بغیر مارا تو اللہ اس سے اس کے قتل کے بارے میں دریافت کرے گا۔ عرض کیا گیا' اے اللہ کے رسول! "پرندے کا حق" کیا ہے؟ آپ نے فرمایا' اسے ذبح کرے اور کھائے لیکن اس کے سر کو کاٹ کر اسے پھینک دینا درست نہیں۔ (احمد' نسائی' دارمی)

۴۰۹۵ - (۳۲) **وَعَنْ** أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يَجُبُّونَ أَسْنِمَةَ الْإِبِلِ، وَيَقْطَعُونَ أَلْيَاتِ الْغَنَمِ. فَقَالَ: «مَا يُقْطَعُ مِنَ الْبَهِيمَةِ وَهِيَ حَيَّةٌ فَهِيَ مَيْتَةٌ لَا تُؤْكَلُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۴۰۹۵: ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (جب) نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو ان دنوں مدینہ والے لوگ اونٹوں کی کوہانیں کاٹ لیتے اور دنبوں کی چکیاں کاٹ لیتے (اور کھاتے تھے) آپ نے فرمایا' زندہ جانور سے جو گوشت کاٹا جائے وہ مردار ہے' اسے نہ کھایا جائے۔ (ترمذی' ابوداؤد)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۴۰۹۶ - (۳۳) عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ حَارِثَةَ، أَنَّهُ كَانَ يَرْعٰى لِقْحَةً بِشِعْبٍ مِنْ شِعَابِ أُحُدٍ، فَرَاٰى بِهَا الْمَوْتَ، فَلَمْ يَجِدْ مَا يَنْحَرُهَا بِهِ، فَأَخَذَ وَتِدًا فَوَجَأَ بِهِ فِيْ لَبَّتِهَا حَتّٰى أَهْرَاقَ دَمَهَا، ثُمَّ أَخْبَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَأَمَرَهُ بِأَكْلِهَا. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَمَالِكٌ. وَفِيْ رِوَايَتِهِ: قَالَ: فَذَكَّاهَا بِشِظَاظٍ.

تیسری فصل: ۴۰۹۶: عطاءؒ بن یسار "بنو حارثہ" کے ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ وہ احد کی گھاٹیوں میں سے ایک گھاٹی میں اونٹنی چرا رہا تھا۔ اس نے محسوس کیا کہ اونٹنی مرنے کے قریب ہے' اس نے اس کو ذبح کرنے کیلئے کسی چیز کو نہ پایا تو اس نے ایک میخ لی اور اس کے سینے کے گڑھے میں زور کیساتھ دبایا یہاں تک کہ اس کا خون نکل آیا بعد ازاں اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلع کیا۔ آپؐ نے اسے حکم دیا کہ وہ اسے کھا سکتا ہے۔ (ابوداؤد' مالک) اور مالک کی روایت میں ہے' اس نے بیان کیا کہ اس نے اس کو تیز نوک والی لکڑی کیساتھ ذبح کیا۔

۴۰۹۷ - (۳۴) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْبَحْرِ — إِلَّا وَقَدْ ذَكَّاهَا اللّٰهُ لِبَنِيْ آدَمَ». رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ.

۴۰۹۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سمندر کے تمام جانوروں کو اللہ تعالیٰ نے انسانوں کیلئے ذبح کر دیا ہے یعنی انہیں ذبح کرنے کی ضرورت نہیں (دارقطنی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں کئی مجہول راوی ہیں (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۷۸)

بَابُ ذِكْرِ الْكَلْبِ
(کتے کے احکام کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۴۰۹۸ - (۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ ضَارٍ، نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطَانِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ۴۰۹۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے چوپایوں کی حفاظت یا شکار کی خاطر رکھے ہوئے کتے کے علاوہ کوئی کتا رکھا تو روزانہ اس کے اعمال میں سے دو "قیراط" کم ہوتے رہیں گے (بخاری' مسلم)

۴۰۹۹ - (۲) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنِ اتَّخَذَ كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ صَيْدٍ أَوْ زَرْعٍ، انْتَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ» ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۰۹۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے چوپایوں کی حفاظت' شکار یا کھیتی کی رکھوالی کی غرض کے علاوہ کوئی کتا رکھا تو روزانہ اس کے اعمال میں سے ایک "قیراط" کم ہو گا (بخاری' مسلم)

وضاحت: بظاہر دونوں حدیثوں میں تعارض ہے لیکن ایک قیراط دو قیراط میں شامل ہے (واللہ اعلم)

۴۱۰۰ - (۳) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِقَتْلِ الْكِلَابِ، حَتّٰى إِنَّ الْمَرْأَةَ تَقْدَمُ مِنَ الْبَادِيَةِ بِكَلْبِهَا فَنَقْتُلُهُ، ثُمَّ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ قَتْلِهَا، وَقَالَ: «عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ الْبَهِيْمِ ــ ذِي النُّقْطَتَيْنِ ــ فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۱۰۰: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کتوں کے قتل کرنے کا حکم دیا حتیٰ کہ اگر کوئی عورت جنگل سے آتی اور اس کے ساتھ کتا ہوتا تو ہم اس (کتے) کو بھی قتل کر دیتے تھے بعدازاں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کو قتل کرنے سے منع کر دیا اور فرمایا' تم ایسے کتے کو قتل کرو جو سیاہ رنگ کا ہو اور اس میں سفیدی نہ ہو بلکہ جس کی دونوں آنکھوں کے اوپر سفید نقطے ہوں۔ بلاشبہ وہ شیطان ہے۔ (مسلم)

۴۱۰۱ - (۴) وَعَن ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ كَلْبَ غَنَمٍ أَوْ مَاشِيَةٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۱۰۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شکاری اور بکریاں یا چارپایوں کی حفاظت کی غرض سے پالے گئے کتوں کے علاوہ دیگر کتوں کو قتل کرنے کا حکم دیا (بخاری' مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

۴۱۰۲ - (۵) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «لَوْلَا أَنَّ الْكِلَابَ أُمَّةٌ مِّنَ الْأُمَمِ، لَأَمَرْتُ بِقَتْلِهَا كُلِّهَا، فَاقْتُلُوا مِنْهَا كُلَّ أَسْوَدَ بَهِيمٍ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ. وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ «وَمَا مِنْ أَهْلِ بَيْتٍ يَرْتَبِطُونَ كَلْبًا إِلَّا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِمْ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ كَلْبَ حَرْثٍ أَوْ كَلْبَ غَنَمٍ».

دوسری فصل: ۴۱۰۲: عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا' اگر کتے اللہ کی مخلوقوں میں سے ایک مخلوق نہ ہوتے تو میں ان سب کے قتل کرنے کا حکم دے دیتا۔ پس تم ہر انتہائی سیاہ رنگ کے کتے کو قتل کرو (ابوداؤد) دارمی' ترمذی اور نسائی میں اضافہ ہے کہ جس گھر والے' شکار' کھیت اور بکریوں کے حفاظتی کتے کے علاوہ کوئی کتا رکھتے ہیں تو ان کے اعمال میں سے روزانہ ایک "قیراط" کی کمی ہوتی ہے۔

۴۱۰۳ - (۶) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ التَّحْرِيشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ.

۴۱۰۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چارپایوں کو آپس میں لڑانے سے منع فرمایا ہے (ترمذی' ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابویحییٰ قتات راوی لین الحدیث ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۸۲)

بَابُ مَا يَحِلُّ اَكْلُهُ وَمَا يَحْرُمُ

(ان اشیاء کا بیان جن کا کھانا حلال اور جن کا کھانا حرام ہے)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٤١٠٤ - (١) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «كُلُّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ فَاَكْلُهُ حَرَامٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل: ۴۱۰۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’’ہر کچلی والے درندے کا کھانا حرام ہے (مسلم)

٤١٠٥ - (٢) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ، وَكُلِّ ذِيْ مِخْلَبٍ مِّنَ الطَّيْرِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۱۰۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کچلی والے درندے اور ہر پنجے والے پرندے (کے کھانے) سے منع فرمایا (مسلم)

٤١٠٦ - (٣) وَعَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لُحُوْمَ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۱۰۶: ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھریلو گدھوں کا گوشت حرام قرار دیا ہے (جبکہ جنگلی گدھوں کا گوشت حلال ہے) (بخاری، مسلم)

٤١٠٧ - (٤) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ، وَاَذِنَ فِيْ لُحُوْمِ الْخَيْلِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۱۰۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا اور گھوڑوں کا گوشت کھانے کی اجازت دی (بخاری، مسلم)

٤١٠٨ - (٥) وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ رَاٰى حِمَارًا وَحْشِيًّا فَعَقَرَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ؟» قَالَ: مَعَنَا رِجْلُهُ، فَاَخَذَهَا فَاَكَلَهَا، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۰۸ : ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے جنگلی گدھا دیکھا اور اسے ذبح کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا" کیا تمہارے پاس اس کے گوشت میں سے کچھ باقی ہے۔ ابوقتادہؓ نے جواب دیا" ہمارے پاس اس کی ٹانگ ہے۔ آپؐ نے اس کو اس سے لیا اور تناول فرمایا (بخاری' مسلم)

۴۱۰۹ - (۶) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَنْفَجْنَا أَرْنَبًا - بِمَرِّ الظَّهْرَانِ -، فَأَخَذْتُهَا فَأَتَيْتُ بِهَا أَبَا طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا وَبَعَثَ إِلَىٰ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِوَرِكِهَا وَفَخِذَيْهَا فَقَبِلَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۰۹ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے "مرالظہران" (وادی میں) خرگوش کو بھگایا میں اسے لے کر ابو طلحہؓ کے پاس آیا۔ انہوں نے اسے ذبح کیا اور اس کی سرین اور ٹانگیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجیں تو آپؐ نے اسے قبول فرمایا (بخاری' مسلم)

۴۱۱۰ - (۷) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلضَّبُّ لَسْتُ آكُلُهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۱۰ : ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" گوہ" (جانور) کو میں کھاتا ہوں اور نہ اسے حرام قرار دیتا ہوں (بخاری' مسلم)

۴۱۱۱ - (۸) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلَىٰ مَيْمُوْنَةَ وَهِيَ خَالَتُهُ وَخَالَةُ ابْنِ عَبَّاسٍ، فَوَجَدَ عِنْدَهَا ضَبًّا مَحْنُوْذًا -، فَقَدَّمَتِ الضَّبَّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدَهُ عَنِ الضَّبِّ. فَقَالَ خَالِدٌ: أَحَرَامٌ الضَّبُّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: «لَا، وَلٰكِنْ لَمْ يَكُنْ بِأَرْضِ قَوْمِي، فَأَجِدُنِي أَعَافُهُ». قَالَ خَالِدٌ: فَاجْتَرَرْتُهُ - فَأَكَلْتُهُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَنْظُرُ إِلَيَّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۱۱ : ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ خالدؓ بن ولید نے انہیں بتایا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں میمونہؓ کے پاس گئے (جبکہ) میمونہؓ ان کی اور ابن عباسؓ (دونوں) کی خالہ ہیں' انہوں نے ان کے پاس بھنی ہوئی "گوہ" دیکھی۔ میمونہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں "گوہ" پیش کی تو رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "گوہ" کے تناول کرنے سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔ خالدؓ نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسولؐ! کیا "گوہ" حرام ہے؟ آپؐ نے فرمایا' نہیں البتہ میری قوم کے علاقے میں نہیں ہوتی' اس لیے میں (اس کے کھانے سے) نفرت کرتا ہوں۔ خالدؓ نے بیان کیا میں نے اسے اٹھایا اور کھایا جبکہ رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری جانب دیکھ رہے تھے (بخاری' مسلم)

۴۱۱۲ - (۹) وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَأْكُلُ لَحْمَ الدَّجَاجِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۲۳: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرغی کا گوشت تناول فرما رہے تھے (بخاری، مسلم)

۴۱۱۳ - (۱۰) وَعَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ سَبْعَ غَزَوَاتٍ كُنَّا نَأْكُلُ مَعَهُ الْجَرَادَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۲۳: ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں سات غزوات میں شریک ہوئے ہم آپؐ کے ہمراہ ٹڈی کھاتے تھے (بخاری، مسلم)

۴۱۱۴ - (۱۱) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: غَزَوْتُ جَيْشَ الْخَبَطِ، وَأُمِّرَ عَلَيْنَا أَبُو عُبَيْدَةَ فَجُعْنَا جُوعًا شَدِيدًا، فَأَلْقَى الْبَحْرُ حُوتًا مَيِّتًا لَمْ نَرَ مِثْلَهُ يُقَالُ لَهُ: الْعَنْبَرُ، فَأَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ، فَأَخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ عَظْمًا مِنْ عِظَامِهِ فَمَرَّ الرَّاكِبُ تَحْتَهُ، فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «كُلُوا رِزْقًا أَخْرَجَهُ اللهُ إِلَيْكُمْ، وَأَطْعِمُونَا إِنْ كَانَ مَعَكُمْ» قَالَ: فَأَرْسَلْنَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْهُ فَأَكَلَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۲۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے "جیش الخبط" کی جنگ لڑی، ہمارے امیر ابوعبیدہؓ تھے، ہم نے شدید بھوک محسوس کی تو سمندر نے (ساحل پر) مردہ مچھلی پھینکی ہم نے اتنی بڑی مچھلی نہیں دیکھی تھی اس کا نام "عنبر" تھا ہم اسے پندرہ روز تک کھاتے رہے تو ابوعبیدہؓ نے اس کی ہڈیوں میں سے ایک ہڈی اٹھائی تو (سواری پر) سوار اس کے نیچے سے گزر گیا جب ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو ہم نے آپؐ کے سامنے اس کا تذکرہ کیا۔ آپؐ نے فرمایا، اللہ نے تمہارے لئے جو رزق نکالا اسے تناول کرو بلکہ اگر تمہارے پاس ہے تو ہمیں بھی کھلاؤ۔ راوی نے بتایا کہ ہم نے اس میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا تو آپؐ نے اسے تناول فرمایا (بخاری، مسلم)

وضاحت: ایک روایت میں اٹھارہ روز، دوسری روایت میں ایک ماہ اور تیسری روایت میں پندرہ روز کا ذکر ہے ان میں مطابقت کی صورت یہ ہے کہ اٹھارہ دن کی روایت زیادہ درست ہے کسی راوی نے زائد دن حذف کر کے پندرہ دن بیان کر دیئے جبکہ دوسرے راوی نے اس میں وہ مدت بھی شامل کر دی جو مچھلی ملنے سے پہلے گزری تھی۔

(تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۳)

۴۱۱۵ - (۱۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهُ ثُمَّ لِيَطْرَحْهُ، فَإِنَّ فِي أَحَدِ جَنَاحَيْهِ شِفَاءً وَفِي الْآخَرِ دَاءً». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۱۱۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کے برتن میں مکھی گر جائے تو اس کو اچھی طرح ڈبو دے بعد ازاں اسے نکال دے۔ اس میں کچھ شبہ نہیں کہ اس کے ایک پر میں شفا اور دوسرے میں بیماری ہے (بخاری)

وضاحت: شہد کی مکھی، بھڑ اور ٹڈی وغیرہ کو بھی مکھی پر محمول کیا جائے گا (تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ ۱۹۵)

۴۱۱۶ - (۱۳) وَعَنْ مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّ فَأْرَةً وَقَعَتْ فِيْ سَمْنٍ، فَمَاتَتْ، فَسُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: «أَلْقُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُوْهُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۱۱۶: میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک چوہا گھی میں گر گیا اور مر گیا (اس کے بارے میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا؟ آپؐ نے فرمایا' چوہے اور اس کے گرد گھی کو پھینک دیں اور (بقیہ) گھی کو کھا لیں (بخاری)

وضاحت: ایک روایت میں ہے کہ اگر گھی جما ہوا ہے تو چوہے اور اس کے اردگرد کے گھی کو پھینک دیں اور بقیہ گھی کو کھا لیں لیکن اگر گھی جما ہوا نہیں ہے تو اسے نہ کھائیں البتہ کسی اور استعمال میں لا سکتے ہیں۔ عبداللہ بن عمر سے "تعلیق" میں موقوف روایت ہے کہ اگر گھی جما ہوا نہیں ہے تو اسے نہ کھائیں البتہ استعمال کریں اور اگر تیل میں چوہا گر جائے تو اسے چراغ میں جلایا جا سکتا ہے اور بدن پر بھی لگایا جا سکتا ہے۔

۴۱۱۷ - (۱۴) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: «اُقْتُلُوا الْحَيَّاتِ، وَاقْتُلُوْا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ — وَالْأَبْتَرَ — فَإِنَّهُمَا يَطْمِسَانِ الْبَصَرَ، وَيَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَلَ». قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: فَبَيْنَا أَنَا أُطَارِدُ حَيَّةً أَقْتُلُهَا، نَادَانِيْ أَبُوْ لُبَابَةَ: لَا تَقْتُلْهَا. فَقُلْتُ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ. فَقَالَ: إِنَّهُ نَهٰى بَعْدَ ذٰلِكَ عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوْتِ — وَهُنَّ الْعَوَامِرُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۱۱۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' دھاری دار سانپوں کو قتل کرو یعنی جن کی پشت پر دو سفید لکیریں ہوتی ہیں نیز دم کٹے سانپ کو قتل کرو' ان دو قسموں کے سانپ نظر کو ختم کر دیتے ہیں اور حمل کو گرا دیتے ہیں۔ ابن عمرؓ نے بیان کیا ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں ایک سانپ کو مارنے کیلئے اس کے پیچھے دوڑ رہا تھا (کہ اچانک) مجھے ابولبابہؓ نے آواز دی (اور کہا) اسے قتل نہ کرنا۔ میں نے اسے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سانپوں کو قتل کا حکم دیا ہے۔ ابولبابہؓ نے وضاحت کی کہ اس کے بعد آپؐ نے گھروں میں رہنے والے سانپوں (کو قتل کرنے) سے منع کر دیا (بخاری)

وضاحت: سانپوں کی مختلف قسمیں ہیں کچھ سانپ ایسے ہیں کہ انسان ان کی جانب صرف دیکھنے سے ہی اندھا

ہو جاتا ہے اور اگر حاملہ عورت دیکھے تو اس کا حمل گر جاتا ہے اور بعض اتنے زہریلے ہوتے ہیں کہ ان کو ہاتھ لگانے والا انسان مر جاتا ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۸۵، ۲۸۷)

۴۱۱۸ - (۱۵) وَعَنْ أَبِي السَّائِبِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، فَبَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ، إِذْ سَمِعْنَا تَحْتَ سَرِيرِهِ حَرَكَةً فَنَظَرْنَا، فَإِذَا فِيهِ حَيَّةٌ، فَوَثَبْتُ لِأَقْتُلَهَا وَأَبُو سَعِيدٍ يُصَلِّي، فَأَشَارَ إِلَيَّ أَنِ اجْلِسْ، فَجَلَسْتُ، فَلَمَّا انْصَرَفَ، أَشَارَ إِلَى بَيْتٍ فِي الدَّارِ، فَقَالَ: أَتَرَى هٰذَا الْبَيْتَ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ. فَقَالَ: كَانَ فِيهِ فَتًى مِنَّا حَدِيثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ، قَالَ: فَخَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الْخَنْدَقِ، فَكَانَ ذٰلِكَ الْفَتَى يَسْتَأْذِنُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بِأَنْصَافِ النَّهَارِ، فَيَرْجِعُ إِلَى أَهْلِهِ، فَاسْتَأْذَنَهُ يَوْمًا، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «خُذْ عَلَيْكَ سِلَاحَكَ فَإِنِّي أَخْشَى عَلَيْكَ قُرَيْظَةَ»، فَأَخَذَ الرَّجُلُ سِلَاحَهُ، ثُمَّ رَجَعَ، فَإِذَا امْرَأَتُهُ بَيْنَ الْبَابَيْنِ قَائِمَةٌ، فَأَهْوَى إِلَيْهَا بِالرُّمْحِ لِيَطْعَنَهَا بِهِ، وَأَصَابَتْهُ غَيْرَةٌ. فَقَالَتْ لَهُ: اكْفُفْ عَلَيْكَ رُمْحَكَ، وَادْخُلِ الْبَيْتَ حَتَّى تَنْظُرَ مَا الَّذِي أَخْرَجَنِي! فَدَخَلَ فَإِذَا بِحَيَّةٍ عَظِيمَةٍ مُنْطَوِيَةٍ عَلَى الْفِرَاشِ، فَأَهْوَى إِلَيْهَا بِالرُّمْحِ، فَانْتَظَمَهَا بِهِ، ثُمَّ خَرَجَ فَرَكَزَهُ فِي الدَّارِ، فَاضْطَرَبَتْ عَلَيْهِ، فَمَا يُدْرَى أَيُّهُمَا كَانَ أَسْرَعَ مَوْتًا: الْحَيَّةُ أَمِ الْفَتَى؟ قَالَ: فَجِئْنَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهُ، وَقُلْنَا: ادْعُ اللّٰهَ يُحْيِيهِ لَنَا. فَقَالَ: «اسْتَغْفِرُوا لِصَاحِبِكُمْ» ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ لِهٰذِهِ الْبُيُوتِ عَوَامِرَ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهَا شَيْئًا فَحَرِّجُوا عَلَيْهَا ثَلَاثًا، فَإِنْ ذَهَبَ وَإِلَّا فَاقْتُلُوهُ فَإِنَّهُ كَافِرٌ» وَقَالَ لَهُمْ: «اذْهَبُوا فَادْفِنُوا صَاحِبَكُمْ». وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ: «إِنَّ بِالْمَدِينَةِ جِنًّا قَدْ أَسْلَمُوا، فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهُمْ شَيْئًا فَآذِنُوهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، فَإِنْ بَدَا لَكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاقْتُلُوهُ، فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۱۱۸: ابوالسائب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ابوسعید خدریؓ کے ہاں گئے' ہم وہاں بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ہم نے ان کی چارپائی کے نیچے آہٹ سنی۔ ہم نے غور کیا تو وہاں سانپ تھا' میں اسے مارنے کے لئے اٹھا اور ابوسعیدؓ نماز پڑھ رہے تھے۔ انہوں نے مجھے اشارہ کیا کہ تم بیٹھ جاؤ۔ میں (ان کے اشارے پر) بیٹھ گیا۔ جب وہ (نماز سے) فارغ ہوئے تو انہوں نے گھر کے ایک کمرے کی جانب اشارہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ تمہیں وہ کمرہ نظر آ رہا ہے؟ میں نے جواب دیا' جی ہاں! (ابوسعیدؓ) نے بیان کیا کہ اس میں ایک نوجوان تھا' جس کی نئی شادی ہوئی تھی (ابوسعیدؓ) نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں خندق کی جانب روانہ ہوئے تو یہ نوجوان دوپہر کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لے کر اپنے گھر آ جاتا چنانچہ ایک روز اس نے اجازت طلب کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اجازت عطا کرتے ہوئے فرمایا' اپنے ہتھیار ساتھ لے جایا کر' میں تیرے بارے میں بنوقریظہ سے خطرہ محسوس کرتا ہوں چنانچہ اس شخص نے ہتھیار لئے اور اپنے گھر کی جانب چل دیا (جب وہ اپنے گھر کے قریب پہنچا) تو

اس نے دیکھا کہ اس کی بیوی (گھر) کے دروازے میں کھڑی ہے۔ اس نے بیوی کو مارنے کے لئے اس کی جانب نیزا بڑھایا' دراصل اس کی غیرت نے اسے (ایسا کرنے پر) اکسایا۔ اس نے اپنے خاوند سے کہا' اپنے نیزے کو روک لے اور گھر میں داخل ہو تاکہ تجھے معلوم ہو سکے کہ میں کیوں گھر سے باہر آئی ہوں۔ وہ (اپنے گھر) میں داخل ہوا تو اچانک اس کی نگاہ ایک سانپ پر پڑی جو بستر پر کنڈلی مارے بیٹھا تھا۔ اس نے سانپ کی جانب نیزہ بڑھایا اور اس کو نیزے میں پرو لیا بعد ازاں وہ کمرے سے باہر نکلا اور نیزے کو صحن میں گاڑ دیا۔ سانپ اس پر پیچ و تاب کھانے لگا لیکن یہ علم نہ ہو سکا کہ سانپ اور نوجوان میں سے پہلے کون فوت ہوا۔ راوی نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ واقعہ آپؐ کے گوش گزار کیا اور ہم نے عرض کیا' آپؐ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے ہمارے لئے زندہ فرمائے۔ آپؐ نے فرمایا' اپنے ساتھی کے لئے استغفار کرو۔ بعد ازاں آپؐ نے فرمایا' بلاشبہ ان گھروں میں سانپ رہتے ہیں جب اپنے گھروں میں کسی سانپ کو محسوس کرو تو تین بار اسے وہاں سے چلے جانے پر مجبور کرو۔ اگر وہ چلا جائے تو ٹھیک' ورنہ اسے مار ڈالو' وہ کافر ہے۔ نیز آپؐ نے ان سے فرمایا' جاؤ اور اپنے ساتھی کو دفن کرو اور ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا' بے شک مدینہ منورہ میں کچھ "جن" مسلمان ہو چکے ہیں' جب تم ان میں سے کسی کو دیکھو تو انہیں تین دن تک مطلع کرتے رہو اگر اس کے بعد بھی وہ تمہیں نظر آئے تو اسے مار ڈالو' یقیناً وہ شیطان ہے (مسلم)

وضاحت : یہ حکم مدینہ منورہ کے سانپوں کیلئے خاص ہے جبکہ دیگر شہروں کے لئے یہ حکم نہیں ہے وہاں اگر سانپ نظر آ جائے تو تین دن وارننگ دینے کی ضرورت نہیں' اسے دیکھتے ہی مارا جا سکتا ہے۔ بعض علماء اس حکم کو عام قرار دیتے ہیں (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۳۱)

۴۱۱۹ ۔ (۱۶) وَعَنْ أُمِّ شَرِيكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ ـ وَقَالَ: «كَانَ يَنْفُخُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۱۱۹: ام شریک رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گرگٹ کو مارنے کا حکم دیا نیز آپؐ نے واضح کیا کہ یہ ابراہیم علیہ السلام کی آگ میں پھونک مارتا تھا (بخاری' مسلم)

۴۱۲۰ ـ (۱۷) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ وَسَمَّاهُ فُوَيْسِقًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۱۲۰: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گرگٹ کو مارنے کا حکم دیا اور اس کو بدترین ضرر پہنچانے والا قرار دیا (مسلم)

۴۱۲۱ ـ (۱۸) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ قَتَلَ وَزَغًا فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ كُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ، وَفِي الثَّانِيَةِ دُونَ ذٰلِكَ، وَفِي الثَّالِثَةِ دُونَ ذٰلِكَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۲۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے پہلی چوٹ سے ہی گرگٹ کو مار دیا تو اس کے لئے سو نیکیاں ثبت ہو جاتی ہیں اور دوسری بار میں (مارنے سے) اس سے کم اور تیسری بار (میں مارنے سے) اس سے بھی کم نیکیاں ثبت ہوتی ہیں (مسلم)

٤١٢٢ - (١٩) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «قَرَصَتْ نَمْلَةٌ نَبِيًّا مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ فَاَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ فَاُحْرِقَتْ، فَاَوْحَى اللهُ تَعَالٰى اِلَيْهِ: اَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ اَحْرَقْتَ اُمَّةً مِّنَ الْاُمَمِ تُسَبِّحُ؟». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۲۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ایک چیونٹی نے ایک پیغمبر کو کاٹا اس نے چیونٹیوں کے گھروندے کو جلانے کا حکم دیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی جانب وحی کی "عجیب بات ہے کہ تجھے ایک چیونٹی نے کاٹا تھا لیکن تو نے ایک جماعت کو جلا دیا؟ جو (اللہ تعالیٰ کی) تسبیح بیان کیا کرتی تھی (بخاری' مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٤١٢٣ - (٢٠) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِذَا وَقَعَتِ الْفَارَةُ فِي السَّمْنِ فَاِنْ كَانَ جَامِدًا فَاَلْقُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا، وَاِنْ كَانَ مَائِعًا فَلَا تَقْرَبُوْهُ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَاَبُوْ دَاوُدَ.

دوسری فصل: ۴۲۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب چوہا گھی میں گر جائے' اگر گھی جما ہوا ہے تو چوہے اور اس کے اردگرد کے گھی کو پھینک دو لیکن اگر گھی مائع ہو تو اس کے نزدیک نہ جاؤ یعنی اسے نہ کھاؤ (احمد' ابوداؤد)

وضاحت: ابوداؤد کی روایت کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۸۰)

٤١٢٤ - (٢١) وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

۴۲۴: نیز دارمی نے اس حدیث کو ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے

٤١٢٥ - (٢٢) وَعَنْ سَفِيْنَةَ، قَالَ: اَكَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ لَحْمَ حُبَارَى. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۴۲۵: سفینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ "حباری" (پرندے) کا گوشت تناول کیا (ابوداؤد)

وضاحت: اس کا اطلاق نر' مادہ دونوں پر ہوتا ہے یہ پرندہ خاکستری رنگ اور لمبی گردن والا' مرغابی سے مماثل

ہوتا ہے نیز اس حدیث کی سند میں ابراہیم بن عمر بن سفینہ مستور و ضعیف راوی ہے اور بریہ نے اپنے والد سے منکر روایات بیان کی ہیں (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۹۷ ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۷۷)

٤١٢٦ - (٢٣) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ الْجَلَّالَةِ — وَأَلْبَانِهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ: قَالَ: نَهَى عَنْ رُكُوْبِ الْجَلَّالَةِ.

۴۱۲۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جانور کا گوشت اور اس کا دودھ پینے سے منع فرمایا جو گندگی کھاتا ہے (ترمذی) اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ آپؐ نے گندگی کھانے والے جانور کی سواری سے منع فرمایا۔

وضاحت: ابن عمرؓ سے مروی روایت میں محمد بن اسحاق کا عنعنہ ہے اور ابوداؤد والی روایت میں عبداللہ بن جہم رازی اور اس کے استاد عمرو بن قیس الازرق الکوفی دونوں راوی ضعیف ہیں۔ کثرت شواہد اور تعدد طرق کی بناء پر یہ روایت صحیح ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۴۰۳' جلد ۳ صفحہ ۲۸۵)

٤١٢٧ - (٢٤) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِبْلٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ أَكْلِ لَحْمِ الضَّبِّ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۴۱۲۷: عبدالرحمان بن شبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے "گوہ" کا گوشت کھانے سے منع فرمایا (ابوداؤد)

وضاحت: آغاز اسلام میں گوہ کا گوشت کھانے سے منع فرمایا جبکہ یہ خیال تھا کہ ایک امت "گوہ" کی شکل میں مسخ ہو گئی تھی جبکہ صحیح حدیث یہ ہے کہ کسی مسخ شدہ امت کی نسل نہیں تو اس کے نہ کھانے کا حکم ختم ہو گیا آپؐ نے اس کے کھانے کی اجازت دے دی لیکن خود کراہت محسوس کرتے ہوئے اسے نہیں کھایا (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۹۳)

٤١٢٨ - (٢٥) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ أَكْلِ الْهِرَّةِ وَأَكْلِ ثَمَنِهَا. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۴۱۲۸: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بلی (کا گوشت) کھانے اور اس کی قیمت کھانے سے منع فرمایا (ابوداؤد' ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عمر بن زید صنعانی راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۹۸)

۴۱۲۹ - (۲۶) **وَعَنْهُ** حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ - يَعْنِى يَوْمَ خَيْبَرَ - اَلْحُمُرَ الْاِنْسِيَّةَ، وَلُحُوْمَ الْبِغَالِ، وَكُلَّ ذِىْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ، وَكُلَّ ذِىْ مِخْلَبٍ مِّنَ الطَّيْرِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ. وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۴۱۲۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن گھریلو گدھوں، خچر کے گوشت، کچلی والے درندوں اور پنجوں والے پرندوں (کا گوشت) کھانے سے منع فرمایا (ترمذی)
امام ترمذیؒ نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۴۱۳۰ - (۲۷) **وَعَنْ** خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ، رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْخَيْلِ وَالْبِغَالِ وَالْحَمِيْرِ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِىُّ.

۴۱۳۰: خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑوں، خچروں اور گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا (ابوداؤد، نسائی)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں بقیہ بن ولید راوی متکلم فیہ ہے اور صالح بن یحییٰ مقدام راوی کے بارے میں امام بخاریؒ نے فرمایا ہے "فیہ نظر" (الجرح والتعدیل جلد ۲ صفحہ ۴۲۸، تہذیب الکمال جلد ۳ صفحہ ۱۴۳، تقریب التہذیب، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۰۴)

۴۱۳۱ - (۲۸) **وَعَنْهُ**، قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ النَّبِىِّ ﷺ يَوْمَ خَيْبَرَ، فَاَتَتِ الْيَهُوْدُ، فَشَكَوْا اَنَّ النَّاسَ قَدْ اَسْرَعُوْا اِلٰى حَظَائِرِهِمْ ـــ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلَا لَا يَحِلُّ اَمْوَالُ الْمُعَاهِدِيْنَ اِلَّا بِحَقِّهَا». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۴۱۳۱: خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے خیبر کی لڑائی میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں جہاد کیا۔ یہودی آئے، انہوں نے شکایت کی کہ فوج ان کی کھجوروں کے پھل پر پل پڑی ہے (یہ سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خبردار! ذمیوں کا مال سوائے شرعی جواز کے لینا جائز نہیں (ابوداؤد)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں صالح بن یحییٰ بن مقدام راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۰۴)

۴۱۳۲ - (۲۹) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ، رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اُحِلَّتْ لَنَا مَيْتَتَانِ وَدَمَانِ. اَلْمَيْتَتَانِ: اَلْحُوْتُ وَالْجَرَادُ، وَالدَّمَانِ: اَلْكَبِدُ وَالطِّحَالُ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارَقُطْنِىُّ.

۴۱۳۲: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہمارے لئے دو مردار اور دو خون حلال ہیں۔ دو مردار، مچھلی اور ٹڈی ہیں اور دو خون جگر اور تلی ہیں (احمد، ابن ماجہ، دارقطنی)

۴۱۳۳ - (۳۰) وَعَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَا أَلْقَاهُ الْبَحْرُ وَجَزَرَ عَنْهُ الْمَاءُ فَكُلُوْهُ. وَمَا مَاتَ فِيْهِ وَطَفَا فَلَا تَأْكُلُوْهُ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.
وَقَالَ مُحْيِي السُّنَّةِ: اَلْأَكْثَرُوْنَ عَلَى أَنَّهُ مَوْقُوْفٌ عَلَى جَابِرٍ.

۴۱۳۳: ابوالزبیر رحمہ اللہ' جابر رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس جانور کو سمندر باہر پھینک دے یا جس جانور کو سمندر کا پانی خشکی پر چھوڑ جائے اور اتر جائے تو اس جانور کو کھائیں اور جو جانور سمندر میں مر کر پانی پر تیرنے لگے اسے نہ کھائیں (ابوداؤد' ابن ماجہ) امام محی السنہؒ نے بیان کیا ہے کہ اکثر (محدثین) کی رائے ہے کہ یہ حدیث جابرؓ پر موقوف ہے۔
وضاحت: اس حدیث کے ضعیف ہونے پر تمام آئمہ حدیث کا اتفاق ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۹۹' ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۷۷' ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۲۴۹)

۴۱۳۴ - (۳۱) وَعَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْجَرَادِ، فَقَالَ: «أَكْثَرُ جُنُوْدِ اللهِ، لَا آكُلُهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ. وَقَالَ مُحْيِي السُّنَّةِ: ضَعِيْفٌ.

۴۱۳۴: سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ٹڈی کے بارے میں دریافت کیا گیا؟ آپ نے جواب دیا' اللہ کے لشکروں میں یہ سب سے زیادہ تعداد میں ہے' میں اسے کھاتا ہوں نہ حرام کہتا ہوں (ابوداؤد) اور امام محی السنہؒ نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔
وضاحت: یہ حدیث مرسل ہے' سلمانؓ کا ذکر بعض رواۃ نے نہیں کیا اور امام محی السنہؒ کا اس حدیث کو ضعیف قرار دینے سے مقصود اس کا مرسل ہونا ہے یعنی یہ مرفوع صحیح نہیں ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۰۰)

۴۱۳۵ - (۳۲) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنْ سَبِّ الدِّيْكِ، وَقَالَ: «إِنَّهُ يُؤَذِّنُ لِلصَّلَاةِ». رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۴۱۳۵: زید بن خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرغ کو گالی دینے سے روکا ہے اور فرمایا' بے شک وہ نماز کے لئے اذان کہتا ہے (شرح السنہ)

۴۱۳۶ - (۳۳) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا تَسُبُّوا الدِّيْكَ فَإِنَّهُ يُوْقِظُ لِلصَّلَاةِ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۴۱۳۶: زید بن خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مرغ کو گالی نہ دو (اس لئے) کہ وہ نماز کے لئے بیدار کرتا ہے (ابوداؤد)

۴۱۳۷ - (۳۴) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، قَالَ: قَالَ اَبُوْ لَيْلٰى: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِذَا ظَهَرَتِ الْحَيَّةُ فِي الْمَسْكَنِ فَقُوْلُوْا لَهَا: إِنَّا نَسْأَلُكِ بِعَهْدِ نُوْحٍ وَبِعَهْدِ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ اَنْ لَا تُؤْذِيَنَا، فَإِنْ عَادَتْ فَاقْتُلُوْهَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ.

۴۱۳۷: عبدالرحمان بن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں کہ ابولیلیٰ نے بیان کیا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب گھر میں سانپ دکھائی دے تو اسے کہو' ہم تجھ سے نوح علیہ السلام اور سلیمان علیہ السلام کے وعدہ کا حوالہ دے کر کہتے ہیں کہ تو ہمیں تکلیف نہ دے (اس کے باوجود) اگر وہ دوبارہ نظر آئے تو اسے قتل کر دو (ترمذی' ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن عبدالرحمان بن ابولیلیٰ راوی حافظہ کی کمزوری کی بناء پر ضعیف ہے (العلل و معرفۃ الرجال جلد۱ صفحہ۳۴۳' الضعفاء والمتروکین صفحہ۵۲۰' میزان الاعتدال جلد۳ صفحہ۶۱۳' تقریب التہذیب جلد۲ صفحہ۱۸۴)

۴۱۳۸ - (۳۵) وَعَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَا اَعْلَمُهُ إِلَّا رَفَعَ الْحَدِيْثَ: اَنَّهُ كَانَ يَاْمُرُ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ، وَقَالَ: «مَنْ تَرَكَهُنَّ خَشْيَةَ ثَائِرٍ ـــ فَلَيْسَ مِنَّا». رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۴۱۳۸: عکرمہ رحمہ اللہ' ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے حدیث کو مرفوع بیان کیا ہے کہ بلاشبہ آپ نے سانپوں کے قتل کا حکم دیا نیز فرمایا' جس شخص نے بدلہ لینے والے سانپ کے خوف سے انہیں قتل نہ کیا تو وہ ہم میں سے نہیں ہے (شرح السنہ)

۴۱۳۹ - (۳۶) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا سَالَمْنَاهُمْ مُنْذُ حَارَبْنَاهُمْ ـــ، وَمَنْ تَرَكَ شَيْئًا مِنْهُمْ خِيْفَةً فَلَيْسَ مِنَّا». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ

۴۱۳۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب سے ہم نے سانپوں کے ساتھ جنگ شروع کی ہے اس وقت سے ان کے ساتھ صلح نہیں کی اور جو شخص ان میں سے کسی سانپ کو (بدلہ) کے ڈر سے قتل نہ کرے' وہ ہم میں سے نہیں ہے (ابوداؤد)

۴۱۴۰ - (۳۷) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اُقْتُلُوا الْحَيَّاتِ كُلَّهُنَّ، فَمَنْ خَافَ ثَارَهُنَّ فَلَيْسَ مِنِّيْ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۴۱۴۰: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہر قسم کے سانپ کو قتل کرو (اور) جو شخص ڈر کر سانپ انتقام لیں گے۔ اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں (ابوداؤد' نسائی)

٤١٤١ - (٣٨) وَعَنِ الْعَبَّاسِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّا نُرِيْدُ أَنْ نَكْنِسَ زَمْزَمَ وَإِنَّ فِيْهَا مِنْ هٰذِهِ الْجِنَّانِ ـــ يَعْنِيْ: الْحَيَّاتِ الصِّغَارَ ـ فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِقَتْلِهِنَّ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۴۴۱: عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں انہوں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ہم زمزم (کنوئیں) کو صاف کرنا چاہتے ہیں اور اس میں کچھ چھوٹے چھوٹے سانپ ہیں تو آپؐ نے ان کو مارنے کا حکم دیا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند منقطع ہے کیونکہ عبدالرحمان بن سابط نے عباسؓ سے نہیں سنا۔

(تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۰۰' ضعیف ابوداؤد صفحہ ۵۱۶)

٤١٤٢ - (٣٩) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ كُلَّهَا إِلَّا الْجَانَّ الْأَبْيَضَ الَّذِيْ كَأَنَّهُ قَضِيْبُ فِضَّةٍ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۴۴۲: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' چاندی کی سلاخ کی مانند سفید سانپوں کے علاوہ سبھی سانپوں کو مار ڈالو (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند منقطع ہے' ابراہیم نے ابن مسعودؓ سے نہیں سنا (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۰۱)

٤١٤٣ - (٤٠) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِيْ إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَامْقُلُوْهُ، فَإِنَّ فِيْ أَحَدِ جَنَاحَيْهِ دَاءً وَفِي الْآخَرِ شِفَاءً، فَإِنَّهُ يَتَّقِيْ بِجَنَاحِهِ الَّذِيْ فِيْهِ الدَّاءُ، فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهُ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۴۴۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کسی شخص کے برتن میں مکھی گر جائے تو وہ اسے ڈبو دے۔ اس لئے کہ اس کے دونوں پروں میں سے ایک پر میں بیماری اور دوسرے میں شفا ہوتی ہے اور مکھی پہلے اس پر کو ڈالتی ہے جس میں بیماری ہے' اس لئے مکھی کو مکمل طور پر ڈبو دیں (ابوداؤد)

٤١٤٤ - (٤١) وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي الطَّعَامِ فَامْقُلُوْهُ فَإِنَّ فِيْ أَحَدِ جَنَاحَيْهِ سَمًّا، وَفِي الْآخَرِ شِفَاءً، وَإِنَّهُ يُقَدِّمُ السَّمَّ وَيُؤَخِّرُ الشِّفَاءَ». رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۴۴۴: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' جب مکھی کھانے میں گر پڑے تو اسے ڈبو دیں۔ اس لئے کہ اس کے دونوں پروں میں سے ایک میں بیماری اور دوسرے میں شفا ہوتی ہے اور وہ اس پر کو آگے کرتی ہے جس میں بیماری ہے اور شفا والے پر کو پیچھے رکھتی ہے (شرح السنہ)

٤١٤٥ - (٤٢) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ قَتْلِ أَرْبَعٍ مِنَ الدَّوَابِّ: النَّمْلَةِ، وَالنَّحْلَةِ، وَالْهُدْهُدِ، وَالصُّرَدِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۴۳۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار جانوروں چیونٹی، شہد کی مکھی، ہدہد اور لٹورے کو مارنے سے منع فرمایا (ابوداؤد، دارمی)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٤١٤٦ - (٤٣) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ، قَالَ: كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَأْكُلُونَ أَشْيَاءَ وَيَتْرُكُونَ أَشْيَاءَ تَقَذُّرًا، فَبَعَثَ اللهُ نَبِيَّهُ، وَأَنْزَلَ كِتَابَهُ، وَأَحَلَّ حَلَالَهُ، وَحَرَّمَ حَرَامَهُ، فَمَا أَحَلَّ فَهُوَ حَلَالٌ، وَمَا حَرَّمَ فَهُوَ حَرَامٌ، وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ عَفْوٌ، وَتَلَا ﴿قُلْ لَا أَجِدُ فِيمَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَمًا﴾ - الْآيَةَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

تیسری فصل: ۴۳۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جاہلیت (کے دور میں) لوگ چند چیزیں کھاتے تھے اور چند چیزوں سے نفرت کرتے تھے۔ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو مبعوث فرمایا اور ان پر کتاب نازل کی تو اس میں حلال چیزوں کو حلال قرار دیا اور حرام چیزوں کو حرام قرار دیا۔ پس جن چیزوں کو حلال قرار دیا، وہ حلال ہیں اور جن کو حرام قرار دیا، وہ حرام ہیں اور جن چیزوں سے خاموشی اختیار کی، وہ معاف ہیں اور پھر ابن عباسؓ نے یہ آیت تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) "کہو کہ جو احکام مجھ پر نازل ہوئے ہیں میں ان میں سے کوئی چیز جسے کھانے والا کھائے، حرام نہیں پاتا مگر یہ کہ وہ مردار جانور ہو، بہتا ہوا خون ہو یا خنزیر کا گوشت ہو کیونکہ یہ سب ناپاک ہیں یا کوئی گناہ کی چیز ہو کہ اس پر اللہ تعالیٰ کے غیر کا نام لیا گیا ہو اور اگر کوئی مجبور ہو جائے تو اسے چاہیے کہ نافرمانی نہ کرے اور نہ حد سے باہر نکل جائے، تمہارا پروردگار بخشنے والا مہربان ہے۔" (ابوداؤد)

٤١٤٧ - (٤٤) وَعَنْ زَاهِرٍ الْأَسْلَمِيِّ ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ، قَالَ: إِنِّي لَأُوقِدُ تَحْتَ الْقُدُورِ بِلُحُومِ الْحُمُرِ - إِذْ نَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللهِ ﷺ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَنْهَاكُمْ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۳۷: زاہر اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ان دیگچیوں کے نیچے آگ جلا رہا تھا جن میں گھریلو گدھوں کا گوشت تھا۔ اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے منادی کرنے والے نے منادی کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کر دیا ہے (بخاری)

٤١٤٨ - (٤٥) **وَعَنْ** أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، يَرْفَعُهُ: «اَلْجِنُّ ثَلَاثَةُ أَصْنَافٍ: صِنْفٌ لَهُمْ أَجْنِحَةٌ يَطِيرُونَ فِي الْهَوَاءِ، وَصِنْفٌ حَيَّاتٌ وَكِلَابٌ، وَصِنْفٌ يَحُلُّونَ وَيَظْعَنُونَ». رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۴۲۳۸ : ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ حدیث کو مرفوع بیان کرتے ہیں کہ "جن" تین اقسام کے ہیں (پہلی قسم) ان جنوں کی ہے جن کے پر ہوتے ہیں اور وہ فضا میں پرواز کرتے ہیں اور (دوسری قسم) سانپ اور کتوں کی شکل والے ہیں اور (تیسری قسم) ان جنوں کی ہے جو ڈیرے لگاتے ہیں اور پھر وہاں سے کوچ کر جاتے ہیں (شرح السنہ)

بَابُ الْعَقِيْقَةِ
(عقیقہ اور اس کے احکام)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۴۱۴۹ ـ (۱) عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَعَ الْغُلَامِ عَقِيْقَةٌ، فَأَهْرِيْقُوْا عَنْهُ دَمًا، وَأَمِيْطُوْا عَنْهُ الْأَذٰى» . . . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

پہلی فصل : ۴۱۴۹ : سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا' بچے کی ولادت پر عقیقہ کا حکم ہے اس کی جانب سے خون بہاؤ اور اس سے پلیدی کو دور کرو (بخاری)

وضاحت : عقیقہ ساتویں دن کرنا مسنون ہے جو علماء اس کو مسنون قرار نہیں دیتے وہ احادیث صحیحہ کی مخالفت کرتے ہیں (فتح الباری جلد ۸ صفحہ ۵۸۸)

۴۱۵۰ ـ (۲) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُؤْتٰى بِالصِّبْيَانِ فَيُبَرِّكُ عَلَيْهِمْ، وَيُحَنِّكُهُمْ . . . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۱۵۰ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بچے لائے جاتے تو آپ ان کے حق میں برکت کی دعا فرماتے اور انہیں گھٹی دیتے (مسلم)

۴۱۵۱ ـ (۳) وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ، قَالَتْ: فَوَلَدْتُ بِقُبَاءَ ثُمَّ اَتَيْتُ بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ، فَوَضَعْتُهٗ فِيْ حَجْرِهٖ، ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ فَمَضَغَهَا، ثُمَّ تَفَلَ فِيْ فِيْهِ، ثُمَّ حَنَّكَهٗ، ثُمَّ دَعَا لَهٗ وَبَرَّكَ عَلَيْهِ، فَكَانَ اَوَّلَ مَوْلُوْدٍ وُلِدَ فِي الْاِسْلَامِ . . . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۱۵۱ : اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ وہ مکہ میں تھی اور عبداللہؓ بن زبیر اس کے پیٹ میں تھے۔ اسماءؓ نے کہا کہ میرے ہاں قباء میں بچہ پیدا ہوا تو میں بچے کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی چنانچہ میں نے بچے کو آپ کی گود میں بٹھایا۔ آپ نے ایک کھجور منگوائی' اسے چبایا اور اس کے منہ میں (تھوڑی سی) تھوک کے ساتھ ڈال دیا۔ بعدازاں اس کے حلق کے ساتھ لگا کر اسے چٹایا اور اس کے حق میں برکت کی دعا کی۔ یہ پہلا بچہ تھا جو مدینہ منورہ میں مہاجرین میں سے کسی مسلمان کے ہاں پیدا ہوا۔ (بخاری' مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

٤١٥٢ - (٤) عَنْ أُمِّ كُرْزٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «أَقِرُّوا الطَّيْرَ عَلٰى مَكِنَاتِهَا». قَالَتْ: وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: «عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ، وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ، وَلَا يَضُرُّكُمْ ذُكْرَانًا كُنَّ أَوْ إِنَاثًا». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ مِنْ قَوْلِهِ: يَقُوْلُ: «عَنِ الْغُلَامِ» إِلٰى آخِرِهِ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

دوسری فصل: ۴۱۵۲: اُمّ کرز رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' پرندوں کو ان کے آشیانوں میں رہنے دو۔ اُمّ کرز نے (مزید) کہا کہ میں نے آپؐ سے سنا' آپؐ نے فرمایا' بچے کی جانب سے (عقیقہ میں) دو بکریاں اور بچی کی جانب سے ایک بکری ہے اور اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ جانور نر ہوں یا مادہ۔ (ابوداؤد) اور ترمذی اور نسائی میں روایت کا آغاز حدیث کے دوسرے حصے "بچے کی جانب سے دو بکریاں...." کے جملہ سے آخر حدیث تک ہے اور امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

وضاحت: پرندوں کے بارے میں حکم دیا گیا ہے کہ انہیں آشیانوں سے نہ اڑایا جائے۔ منع کی وجہ یہ ہے کہ دور جاہلیت میں جب کسی شخص کو کوئی اہم کام سرانجام دینا ہوتا تو وہ درختوں سے پرندے اڑاتا۔ اگر پرندے اڑانے والے کے دائیں جانب سے گزر جاتے تو وہ سمجھتا کہ میرے لئے کام کرنا درست ہے اور اگر بائیں جانب سے گزرتے تو وہ یہ سمجھتا کہ میرا کام پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچے گا۔ اس وجہ سے آپؐ نے پرندوں کو ان کے گھونسلوں سے اڑانے سے منع فرمایا (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۰۲)

٤١٥٣ - (٥) وَعَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَلْغُلَامُ مُرْتَهَنٌ بِعَقِيْقَتِهِ تُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ السَّابِعِ، وَيُسَمّٰى، وَيُحْلَقُ رَأْسُهُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ لٰكِنْ فِيْ رِوَايَتِهِمَا «رَهِيْنَةٌ» بَدَلَ «مُرْتَهَنٌ». وَفِيْ رِوَايَةٍ لِأَحْمَدَ وَأَبِيْ دَاوُدَ: «وَيُدَمّٰى» مَكَانَ: «وَيُسَمّٰى». وَقَالَ أَبُوْ دَاوُدَ: «وَيُسَمّٰى» أَصَحُّ.

۴۱۵۳: حسن رحمہ اللہ' سمرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بچہ اپنے عقیقہ کے سبب رَھن ہے۔ ساتویں روز اس کی جانب سے عقیقہ کا جانور ذبح کیا جائے اور اس کا نام رکھا جائے نیز اس کے سر کے بال مونڈے جائیں (احمد' ترمذی' ابوداؤد' نسائی) البتہ ان دونوں کی روایت میں لفظ "رَھِیْنَۃٌ" "مُرْتَھَنٌ" کے بدل ہے۔ جس کا معنی "گروی رکھا گیا" ہے۔ احمد اور ابوداؤد کی روایت میں نام رکھنے کے بدل یہ ہے کہ اس سے اس کے سر پر خون لگایا جائے لیکن ابوداؤد نے بیان کیا کہ نام رکھنے کا لفظ زیادہ صحیح ہے۔

وضاحت: حدیث میں لفظ "یدمّٰی" راوی کا وہم ہے جبکہ لفظ "یسمّٰی" صحیح ہے یہ حدیث حسنؒ نے سمرہؓ سے سنی ہے اس حدیث میں بچے کے گروی ہونے سے مقصود یہ ہے کہ جس بچے کا عقیقہ نہیں ہوا وہ بچہ اپنے والدین کے لئے

سفارش نہیں کرے گا۔ بعض علماء اس لفظ سے یہ استدلال کرتے ہیں کہ عقیقہ فرض ہے البتہ نام ساتویں دن رکھنا ضروری نہیں۔ امام بخاریؒ نے اس مضمون کا باب منعقد کیا ہے کہ جس روز بچہ پیدا ہو اسی روز اس کا نام رکھنا درست ہے۔ نسائی اور طبرانی صغیر میں اس مضمون کی روایت مذکور ہے کہ اگر ساتویں روز عقیقہ نہیں ہوا تو چودھویں روز اور اگر چودھویں روز بھی عقیقہ نہیں ہوا تو اکیسویں روز عقیقہ کیا جائے لیکن اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔ اس حدیث میں اسماعیل بن مسلم کی راوی ضعیف ہے۔ (فتح الباری جلد ۹ صفحہ ۵۸۷، العلل ومعرفۃ الرجال جلد ۱ صفحہ ۳۰۳، الجرح والتعدیل جلد ۲ صفحہ ۱۹۸، تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۷۳)

٤١٥٤ - (٦) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: عَقَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْحَسَنِ بِشَاةٍ، وَقَالَ: «يَا فَاطِمَةُ! احْلِقِي رَأْسَهُ، وَتَصَدَّقِي بِزِنَةِ شَعْرِهِ فِضَّةً» فَوَزَنَّاهُ فَكَانَ وَزْنُهُ دِرْهَمًا أَوْ بَعْضَ دِرْهَمٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، وَإِسْنَادُهُ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ، لِأَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ لَمْ يُدْرِكْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ.

۴۱۵۴: محمد بن علی بن حسین رحمہ اللہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسنؓ کے عقیقہ میں ایک بکری ذبح کی اور فرمایا' اے فاطمہؓ! اس کا سر مونڈ اور اس کے بالوں کے وزن کے برابر چاندی کا صدقہ کر۔ چنانچہ ہم نے بالوں کا وزن کیا تو وزن ایک درہم یا درہم کا کچھ حصہ تھا (ترمذی) امام ترمذیؒ نے بیان کیا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے اور اس کی سند متصل نہیں ہے اس لئے کہ محمد بن علی بن حسین نے علیؓ بن ابی طالب کا زمانہ نہیں پایا۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن اسحاق راوی مدلس ہے نیز سند منقطع ہے نیز محمد بن علی سے مراد محمد باقر بن علی زین العابدین بن حسینؓ بن ابی طالب ہیں۔ (الجرح والتعدیل جلد ۷ صفحہ ۲۶، تہذیب التہذیب جلد ۹ صفحہ ۳۵۰، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۴۶۸، مشکوٰۃ سعید اللحام جلد ۳ صفحہ ۱۴۴)

٤١٥٥ - (٧) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَقَّ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَبْشًا كَبْشًا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَعِنْدَ النَّسَائِيِّ: كَبْشَيْنِ كَبْشَيْنِ.

۴۱۵۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسنؓ اور حسینؓ کی جانب سے ایک ایک مینڈھا عقیقہ کیا (ابوداؤد) اور نسائی کی روایت میں ہے کہ دو' دو مینڈھے عقیقہ کیا۔

٤١٥٦ - (٨) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْعَقِيقَةِ. فَقَالَ: «لَا يُحِبُّ اللهُ الْعُقُوقَ» كَأَنَّهُ كَرِهَ الْإِسْمَ، وَقَالَ: «مَنْ وُلِدَ لَهُ وَلَدٌ فَأَحَبَّ أَنْ يَنْسُكَ عَنْهُ فَلْيَنْسُكْ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَيْنِ، وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةً» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ

۴۱۵۶ : عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیقہ کے بارے میں دریافت کیا گیا آپؐ نے فرمایا' اللہ "عقوق" (نافرمانی) کو اچھا نہیں جانتا گویا آپؐ نے (اس) نام کو نامناسب سمجھا اور وضاحت کی کہ جس شخص کے ہاں بچہ تولد ہو تو وہ بچے کی طرف سے جانور قربان کرے۔ لڑکے کی جانب سے دو بکریاں اور لڑکی کی جانب سے ایک بکری ذبح کرے (ابوداؤد' نسائی)

٤١٥٧ - (٩) وَعَنْ أَبِي رَافِعٍ ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَذَّنَ فِي أُذُنِ الْحَسَنِ — بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا — ، حِينَ وَلَدَتْهُ فَاطِمَةُ بِالصَّلَاةِ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ، وَأَبُو دَاوُدَ . وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ : هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

۴۱۵۷ : ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب فاطمہؓ کے ہاں حسنؓ پیدا ہوئے تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے کان میں نماز والی اذان کے کلمات کہے (ترمذی' ابوداؤد) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے۔

وضاحت : اس حدیث کی سند میں عبیداللہ بن عاصم راوی ضعیف ہے اور مسند ابویعلیٰ میں مرفوع حدیث ہے کہ جس شخص کے ہاں لڑکا پیدا ہو تو اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں میں اقامت کہی جائے تو وہ "ام الصبیان" کی بیماری سے محفوظ رہتا ہے لیکن اس کی سند میں مروان بن سالم غفاری راوی متروک ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۰۳)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٤١٥٨ - (١٠) عَنْ بُرَيْدَةَ ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ، قَالَ : كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا وُلِدَ لِأَحَدِنَا غُلَامٌ ذَبَحَ شَاةً وَلَطَخَ رَأْسَهُ بِدَمِهَا ، فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ كُنَّا نَذْبَحُ الشَّاةَ يَوْمَ السَّابِعِ ، وَنَحْلِقُ رَأْسَهُ وَنُلَطِّخُهُ بِزَعْفَرَانٍ . . . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ، وَزَادَ رَزِينٌ : وَنُسَمِّيهِ .

تیسری فصل : ۴۱۵۸ : بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دور جاہلیت میں جب ہم میں سے کسی کے ہاں بچہ پیدا ہوتا تو وہ بکری ذبح کرتا اور بچے کے سر پر اس کا خون لگاتا۔ جب اسلام آیا تو ہم ساتویں دن بکری ذبح کرتے اور اس بچے کے سر کے بال منڈاتے اور اس پر زعفران لگاتے (ابوداؤد) اور رزین میں اضافہ ہے "اور ہم اس کا نام رکھتے"

كِتَابُ الْأَطْعِمَةِ

(کھانے پینے کے آداب کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٤١٥٩ - (١) **عَنْ** عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ غُلَامًا فِي حِجْرِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَتْ يَدِي تَطِيشُ فِي الصَّحْفَةِ. فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «سَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ بِيَمِينِكَ، وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل : ۴۱۵۹ : عمر بن ابی سلمہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سرپرستی میں بچپن کی زندگی بسر کر رہا تھا اور میرا ہاتھ (کھانے کے دوران) پلیٹ میں (ادھر ادھر) گھومتا رہتا تھا تو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت کی کہ کھانا کھانے سے پہلے "بسم اللہ" پڑھا کرو اور دائیں ہاتھ سے کھانا کھاؤ اور اپنے قریب سے کھاؤ (بخاری، مسلم)

٤١٦٠ - (٢) **وَعَنْ** حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ أَنْ لَا يُذْكَرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۱۶۰ : حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' شیطان اس کھانے کو (اپنے لئے) حلال کروانا ہے جس پر "بسم اللہ" نہ پڑھی جائے (مسلم)

٤١٦١ - (٣) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَذَكَرَ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُولِهِ، وَعِنْدَ طَعَامِهِ؛ قَالَ الشَّيْطَانُ: لَا مَبِيتَ لَكُمْ وَلَا عَشَاءَ. وَإِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُولِهِ؛ قَالَ الشَّيْطَانُ: أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ. وَإِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ طَعَامِهِ؛ قَالَ: أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ وَالْعَشَاءَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۱۶۱ : جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب کوئی شخص اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت اور کھانا کھاتے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان (اپنے ساتھیوں سے) کہتا ہے کہ تمہارے لئے اس گھر میں کوئی جگہ نہیں ہے اور نہ کوئی کھانا ہے اور جب کوئی شخص داخل ہوتے وقت اللہ کا ذکر نہیں کرتا تو شیطان (اپنے ساتھیوں سے) کہتا ہے کہ تم نے رات رہنے کی جگہ پالی اور جب کوئی شخص کھانا کھاتے وقت اللہ کا نام نہ لے تو شیطان (اپنے ساتھیوں سے) کہتا ہے کہ تم نے رات رہنے کے لئے جگہ حاصل کرلی اور کھانا بھی حاصل کرلیا (مسلم)

۴۱۶۲ - (۴) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَأْكُلْ بِيَمِيْنِهِ، وَإِذَا شَرِبَ فَلْيَشْرَبْ بِيَمِيْنِهِ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۲۲ : ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں سے جب کوئی شخص کھائے تو دائیں ہاتھ سے کھائے اور جب وہ پیئے تو بھی دائیں ہاتھ سے پیئے (مسلم)

۴۱۶۳ - (۵) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يَأْكُلَنَّ أَحَدُكُمْ بِشِمَالِهِ وَلَا يَشْرَبَنَّ بِهَا، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِهَا» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۲۳ : ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں سے کوئی شخص بھی اپنے بائیں ہاتھ کے ساتھ نہ کھائے اور نہ پیئے' اس لئے کہ شیطان بائیں ہاتھ کے ساتھ کھاتا اور پیتا ہے (مسلم)

۴۱۶۴ - (۶) وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَأْكُلُ بِثَلَاثَةِ أَصَابِعَ، وَيَلْعَقُ يَدَهُ قَبْلَ أَنْ يَمْسَحَهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۲۴ : کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین انگلیوں کے ساتھ تناول فرماتے اور (انگلیوں کو) صاف کرنے سے پہلے اپنے ہاتھ کو چاٹ لیا کرتے تھے (مسلم)

۴۱۶۵ - (۷) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ بِلَعْقِ الْأَصَابِعِ وَالصَّحْفَةِ، وَقَالَ: «إِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ: فِيْ أَيَّةِ الْبَرَكَةُ؟» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۲۵ : جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیوں اور پلیٹ کو چاٹنے کا حکم دیا اور فرمایا' تمہیں کیا معلوم کہ کس (انگلی) میں برکت ہے (مسلم)

۴۱۶۶ - (۸) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ حَتّٰى يَلْعَقَهَا أَوْ يُلْعِقَهَا» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۲۶ : ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص کھانے سے پہلے فارغ ہو جائے تو اسے چاہیے کہ اپنے ہاتھ صاف کرنے سے پہلے خود ان کو چاٹ لے یا کسی (دوسرے) کو چٹا دے (بخاری' مسلم)

۴۱۶۷ - (۹) وَعَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: «إِنَّ

الشَّيْطَانَ يَحْضُرُ اَحَدَكُمْ عِنْدَ كُلِّ شَيْءٍ مِنْ شَأْنِهِ حَتّٰى يَحْضُرَهُ عِنْدَ طَعَامِهِ ، فَاِذَا سَقَطَتْ مِنْ اَحَدِكُمُ اللُّقْمَةُ فَلْيُمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ اَذًى ثُمَّ لِيَأْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ ، فَاِذَا فَرَغَ فَلْيَلْعَقْ اَصَابِعَهُ فَاِنَّهُ لَا يَدْرِيْ : فِيْ اَيِّ طَعَامِهِ يَكُوْنُ الْبَرَكَةُ؟» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۴۱۶۷ : جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپؐ نے فرمایا' بلاشبہ شیطان تمہارے کاموں کے وقت حاضر ہوتا ہے یہاں تک کہ (کھانا) کھانے کے وقت (بھی) حاضر ہوتا ہے۔ جب تم میں سے کسی شخص (کے ہاتھ) سے لقمہ گر جائے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے صاف کر کے کھا لے اور اسے شیطان کے لئے نہ چھوڑے اور جب (کھانے سے) فارغ ہو جائے تو اپنی انگلیوں کو چاٹے کیونکہ تمہیں معلوم نہیں کہ کھانے کے کس لقمہ میں برکت ہے (مسلم)

۴۱۶۸ - (۱۰) وَعَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «لَا آكُلُ مُتَّكِئًا» . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

۴۱۶۸ : ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں تکیہ لگا کر کھانا نہیں کھاتا (بخاری)

۴۱۶۹ - (۱۱) وَعَنْ قَتَادَةَ ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، عَنْ اَنَسٍ ، قَالَ : مَا اَكَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى خِوَانٍ ، وَلَا فِيْ سُكُرُّجَةٍ ، وَلَا خُبِزَ لَهُ مُرَقَّقٌ . قِيْلَ لِقَتَادَةَ : عَلٰى مَا يَاْكُلُوْنَ؟ قَالَ : عَلَى السُّفَرِ . . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

۴۱۶۹ : قتادہ رضی اللہ عنہ' انس رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چوکی یا میز پر کھانا نہیں کھایا اور نہ طشتری میں کھانا کھایا ہے اور نہ ہی آپؐ کے لئے میدے کی روٹی تیار کی گئی۔ قتادہ سے دریافت کیا گیا کہ آپؐ کس چیز پر رکھ کر کھانا کھایا کرتے تھے؟ اس نے بتایا کہ زمین پر دستر خوان وغیرہ بچھا کر کھانا تناول فرماتے تھے۔ (بخاری)

وضاحت : میز پر یا طشتری وغیرہ میں آپ کھانا تناول نہیں فرمایا کرتے تھے۔ اس لئے کہ اس انداز سے متکبر لوگ کھانا کھاتے ہیں اور متکبرین کے طور طریقے کی مخالفت کرنا چاہیے۔ (واللہ اعلم)

۴۱۷۰ - (۱۲) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ : مَا اَعْلَمُ النَّبِيَّ ﷺ رَاٰى رَغِيْفًا مُرَقَّقًا حَتّٰى لَحِقَ بِاللّٰهِ ، وَلَا رَاٰى شَاةً سَمِيْطًا بِعَيْنِهِ قَطُّ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

۴۱۷۰ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' مجھے معلوم نہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات کے وقت تک میدے کی روٹی کو دیکھا ہو اور نہ کبھی آپ نے سالم بھنی ہوئی بکری کو دیکھا۔ (بخاری)

۴۱۷۱ - (۱۳) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا رَأَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ النَّقِيَّ — مِنْ حِيْنَ ابْتَعَثَهُ اللّٰهُ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ. وَقَالَ: مَا رَأَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُنْخُلًا مِنْ حِيْنَ ابْتَعَثَهُ اللّٰهُ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ. قِيْلَ: كَيْفَ كُنْتُمْ تَأْكُلُوْنَ الشَّعِيْرَ غَيْرَ مَنْخُوْلٍ؟ قَالَ: كُنَّا نَطْحَنُهُ وَنَنْفُخُهُ، فَيَطِيْرُ مَا طَارَ، وَمَا بَقِيَ ثَرَّيْنَاهُ — ، فَأَكَلْنَاهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۱۷۱ : سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو مبعوث فرمایا تو اس وقت سے فوت ہونے تک آپ نے کبھی میدے کی چپاتی دیکھی اور نہ چھلنی دیکھی۔ دریافت کیا گیا کہ تم "جو" کے آٹے کو بغیر چھانے کیسے کھاتے تھے؟ اس نے بتایا کہ ہم اسے پیستے اور اس میں پھونکیں مارتے۔ پھونکوں سے جو کچھ اڑنا ہوتا اڑ جاتا اور جو بچ جاتا تو اسے ہم گوندھ کر پکاتے اور کھا لیتے۔ (بخاری)

۴۱۷۲ - (۱۴) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا عَابَ النَّبِيُّ ﷺ طَعَامًا قَطُّ، إِنِ اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ وَإِنْ كَرِهَهُ تَرَكَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۱۷۲ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے میں کبھی عیب نہیں نکالا اگر چاہت ہوئی تو کھا لیتے اور اگر ناپسند جانتے تو اسے چھوڑ دیتے (بخاری' مسلم)

۴۱۷۳ - (۱۵) وَعَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَأْكُلُ أَكْلًا كَثِيْرًا، فَأَسْلَمَ، وَكَانَ — يَأْكُلُ قَلِيْلًا، فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: وَإِنَّ الْمُؤْمِنَ يَأْكُلُ فِيْ مِعًى وَاحِدٍ، وَالْكَافِرَ يَأْكُلُ فِيْ سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ. . . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۱۷۳ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص بہت کھانا کھایا کرتا تھا۔ وہ مسلمان ہو گیا (تو کھانا) کم کھانے لگا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں اس کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا' مومن ایک انتڑی میں کھاتا ہے اور کافر سات انتڑیوں میں کھاتا ہے۔ (بخاری)

وضاحت : حدیث کے مفہوم کو ظاہر پر محمول کیا جائے گا اس لئے کہ مومن حریص نہیں ہوتا اس میں قناعت ہوتی ہے جبکہ کافر میں حرص و لالچ زیادہ ہوتا ہے اور یہ بھی درست ہے کہ مومن کھانے سے پہلے "بسم اللہ" پڑھتا ہے شیطان اس کے ساتھ شریک نہیں ہوتا اور کافر کے ساتھ شیطان شریک ہوتا ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۰۵)

٤١٧٤ - (١٦) و٤١٧٥ - (١٧) وَرَوَى مُسْلِمٌ عَنْ أَبِي مُوسَى، وَابْنِ عُمَرَ الْمُسْنَدَ مِنْهُ فَقَطْ.

۴۱۷۴ تا ۴۱۷۵: امام مسلمؒ نے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے صرف رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کیا ہے۔

٤١٧٦ - (١٨) وَفِي أُخْرَى لَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ضَافَهُ ضَيْفٌ وَهُوَ كَافِرٌ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ، فَشَرِبَ حِلَابَهَا، ثُمَّ أُخْرَى فَشَرِبَهُ، ثُمَّ أُخْرَى فَشَرِبَهُ حَتَّى شَرِبَ حِلَابَ سَبْعِ شِيَاهٍ، ثُمَّ إِنَّهُ أَصْبَحَ فَأَسْلَمَ، فَأَمَرَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ، فَشَرِبَ حِلَابَهَا، ثُمَّ أَمَرَ بِأُخْرَى. فَلَمْ يَسْتَتِمَّهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «الْمُؤْمِنُ يَشْرَبُ فِي مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَشْرَبُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ».

۴۱۷۶: اور امام مسلمؒ کی دوسری روایت جو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے' اس میں ذکر ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مہمان بنا جب کہ وہ کافر تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ بکری کا دودھ دوہا جائے چنانچہ دودھ دوہا گیا' اس نے وہ دودھ پی لیا پھر دوسری بکری کا دودھ دوہا گیا اس نے اس کا (دودھ) بھی پی لیا یہاں تک کہ وہ سات بکریوں کا دودھ پی گیا۔ پھر صبح ہوئی تو وہ مسلمان ہو گیا چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے ایک بکری کا دودھ دوہنے کے لئے حکم دیا۔ چنانچہ دودھ دوہا گیا اور وہ اسے پی گیا پھر آپؐ نے دوسری بکری کا دودھ دوہنے کا حکم دیا (اور اسے پلانے کو کہا) لیکن وہ دودھ نہ پی سکا (اس پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مومن ایک انتڑی میں پیتا ہے جب کہ کافر سات انتڑیوں میں پیتا ہے۔

٤١٧٧ - (١٩) وَعَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «طَعَامُ الْاِثْنَيْنِ كَافِي الثَّلَاثَةِ، وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافِي الْأَرْبَعَةِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۱۷۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' دو آدمیوں کا کھانا تین کو کفایت کرتا ہے اور تین کا کھانا چار کو کفایت کرتا ہے (بخاری' مسلم)

٤١٧٨ - (٢٠) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْاِثْنَيْنِ، وَطَعَامُ الْاِثْنَيْنِ يَكْفِي الْأَرْبَعَةَ، وَطَعَامُ الْأَرْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۱۷۸ : جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' ایک شخص کا کھانا دو کو کفایت کرتا ہے اور دو کا کھانا چار کو کفایت کرتا ہے اور چار کا کھانا آٹھ کو کفایت کرتا ہے (مسلم)

٤١٧٩ - (٢١) وَعَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «اَلتَّلْبِيْنَةُ - مُجِمَّةٌ - لِفُؤَادِ الْمَرِيْضِ، تَذْهَبُ بِبَعْضِ الْحُزْنِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۱۷۹ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' حریرہ (جو کا دلیہ) بیمار کے دل کو آرام پہنچاتا ہے اور غم کو کم کرتا ہے (بخاری' مسلم)

٤١٨٠ - (٢٢) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ خَيَّاطًا دَعَا النَّبِيَّ ﷺ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ، فَذَهَبْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَرَّبَ خُبْزَ شَعِيْرٍ وَمَرَقًا فِيْهِ دُبَّاءٌ - وَقَدِيْدٌ - فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالَيِ الْقَصْعَةِ. فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّ الدُّبَّاءَ بَعْدَ يَوْمَئِذٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۱۸۰ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک درزی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے پر بلایا جو اس نے خود تیار کیا تھا میں بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلا گیا اس نے جو کی روٹی اور شوربا جس میں کدو اور گوشت کے خشک کیے ہوئے ٹکڑے تھے آپؐ کے سامنے رکھے۔ میں نے ملاحظہ کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیالے میں ادھر ادھر سے کدو تلاش کر رہے تھے' اس روز سے میں ہمیشہ کدو کو محبوب جانتا رہا (بخاری' مسلم)

٤١٨١ - (٢٣) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فِيْ يَدِهِ، فَدُعِيَ إِلَى الصَّلَاةِ فَأَلْقَاهَا وَالسِّكِّيْنَ الَّتِيْ يَحْتَزُّ بِهَا، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى، وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۱۸۱ : عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ کے ہاتھ میں بکری کی دستی کا گوشت تھا' آپ اس سے (کاٹ کر) کھا رہے تھے۔ جب آپؐ کو نماز کی جانب بلایا گیا تو آپؐ نے گوشت کے ٹکڑے اور چھری کو رکھ دیا جس کے ساتھ آپؐ اسے کاٹ رہے تھے۔ بعد ازاں آپؐ نے کھڑے ہو کر نماز ادا کی اور (نیا) وضو نہیں کیا (بخاری' مسلم)

٤١٨٢ - (٢٤) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۱۸۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میٹھی چیز اور شہد کو پسند فرماتے تھے (بخاری)

۴۱۸۳ - (۲۵) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَأَلَ أَهْلَهُ الْأُدُمَ. فَقَالُوْا: مَا عِنْدَنَا إِلَّا خَلٌّ، فَدَعَا بِهِ، فَجَعَلَ يَأْكُلُ بِهِ وَيَقُوْلُ: «نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ، نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۱۸۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر والوں سے سالن طلب کیا۔ انہوں نے جواب دیا ہمارے پاس تو بس سرکہ ہے۔ آپؐ نے اسے منگوایا اور اس کے ساتھ کھانا کھانے لگے اور فرمایا' سرکہ کتنا اچھا سالن ہے (مسلم)

۴۱۸۴ - (۲۶) وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اَلْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ، وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: «مِنَ الْمَنِّ الَّذِيْ أَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ».

۴۱۸۴: سعید بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کھمبی "منّ" میں سے ہے اور اس کا پانی آنکھوں کے لئے شفا بخش ہے (بخاری' مسلم) اور مسلم کی روایت میں ہے کہ اس "منّ" سے ہے جس کو اللہ نے موسیٰ علیہ السلام پر نازل فرمایا۔

۴۱۸۵ - (۲۷) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَأْكُلُ الرُّطَبَ بِالْقِثَّاءِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۱۸۵: عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ کھجور کو ککڑی کے ساتھ ملا کر کھاتے تھے (بخاری' مسلم)

۴۱۸۶ - (۲۸) وَعَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ نَجْنِي الْكَبَاثَ، فَقَالَ: «عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ مِنْهُ، فَإِنَّهُ أَطْيَبُ» فَقِيْلَ: أَكُنْتَ تَرْعَى الْغَنَمَ؟ قَالَ: «نَعَمْ، وَهَلْ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا رَعَاهَا؟». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۱۸۶: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ "مرالظہران" (مقام) میں تھے ہم پیلو چن رہے تھے۔ آپؐ نے فرمایا' سیاہ رنگ کے پیلو چنیں' اس لئے کہ وہ بہت عمدہ ہوتے ہیں۔ آپؐ سے دریافت کیا گیا۔ کیا آپؐ بکریاں چرایا کرتے تھے؟ آپؐ نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے فرمایا' ہر پیغمبر نے بکریاں چرائی ہیں۔

(بخاری' مسلم)

۴۱۸۷ - (۲۹) وَعَنْ أَنَسٍ ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ مُقْعِيًا يَأْكُلُ تَمْرًا. وَفِي رِوَايَةٍ: يَأْكُلُ مِنْهُ أَكْلًا ذَرِيعًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۱۸۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' آپ اکڑوں بیٹھے کھجوریں تناول فرما رہے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ آپ کھجوریں جلدی جلدی تناول فرما رہے تھے (مسلم)

۴۱۸۸ - (۳۰) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَقْرِنَ الرَّجُلُ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ حَتّٰى يَسْتَأْذِنَ أَصْحَابَهُ . . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۱۸۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص اپنے رفقاء کی اجازت کے بغیر دو کھجوریں ملا کر نہ کھائے (بخاری' مسلم)

۴۱۸۹ - (۳۱) وَعَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا يَجُوعُ أَهْلُ بَيْتٍ عِنْدَهُمُ التَّمْرُ» . . . وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ: «يَا عَائِشَةُ! بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيهِ، جِيَاعٌ أَهْلُهُ» قَالَهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۱۸۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ایسے گھر والے جن کے پاس کھجوریں ہیں وہ بھوکے نہیں رہتے اور ایک روایت میں ہے آپ نے فرمایا' اے عائشہ! وہ گھر جس میں کھجوریں نہیں ہیں' وہ بھوکے ہیں۔ آپ نے یہ جملہ دو یا تین بار دہرایا۔ (مسلم)
وضاحت: جس گھر میں کھجور کے علاوہ کوئی اور شے نہ ہو تو ان کے لئے کھجوریں خوراک سے تمام اہل ہیں۔

۴۱۹۰ - (۳۲) وَعَنْ سَعْدٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ تَصَبَّحَ بِسَبْعِ تَمَرَاتٍ عَجْوَةٍ لَمْ يَضُرَّهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ سُمٌّ وَلَا سِحْرٌ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۱۹۰: سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا' جو شخص صبح کے وقت سات "عجوہ" کھجوریں تناول کرتا ہے' اس روز اسے زہر اور جادو نقصان نہیں دے گا۔ (بخاری' مسلم)

۴۱۹۱ - (۳۳) وَعَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ فِي عَجْوَةِ الْعَالِيَةِ شِفَاءً، وَإِنَّهَا تِرْيَاقٌ أَوَّلَ الْبُكْرَةِ» . . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۱۹۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' عالیہ* کی عجوہ کھجوروں میں شفا ہے' علی الصبح نہار منہ ان کا کھانا تریاق ہے یعنی زہر کے لئے نافع ہے (مسلم)
وضاحت: عالیہ مدینہ کے گرد کی بستیوں کو کہتے ہیں۔

۴۱۹۲ - (۳۴) وَعَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ يَأْتِيْ عَلَيْنَا الشَّهْرُ مَا نُوْقِدُ فِيْهِ نَارًا، إِنَّمَا هُوَ التَّمْرُ وَالْمَاءُ، إِلَّا أَنْ يُؤْتَى بِاللُّحَيْمِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۱۹۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ پورا مہینہ گزر جاتا اور ہمارے ہاں آگ نہ جلتی' بس کھجوروں اور پانی پر گزارہ ہوتا البتہ (کہیں سے) کچھ گوشت آ جاتا (بخاری' مسلم)

۴۱۹۳ - (۳۵) وَعَنْهَا، قَالَتْ: مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ يَوْمَيْنِ مِنْ خُبْزِ بُرٍّ إِلَّا وَأَحَدُهُمَا تَمْرٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۱۹۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آل محمدؐ نے کبھی مسلسل دو روز تک سیر ہو کر گندم کی روٹی نہیں کھائی ہر دوسرے روز ضرور کھجوریں ہوتیں (بخاری' مسلم)

۴۱۹۴ - (۳۶) وَعَنْهَا، قَالَتْ: تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَمَا شَبِعْنَا مِنَ الْأَسْوَدَيْنِ — مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۱۹۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے اور ہم (آپؐ کی زندگی میں) کھجوروں اور پانی سے سیر نہیں ہوئے یعنی وہ بھی بہت تھوڑی سی ہوتیں (بخاری' مسلم)

۴۱۹۵ - (۳۷) وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَلَسْتُمْ فِيْ طَعَامٍ وَشَرَابٍ مَا شِئْتُمْ؟ لَقَدْ رَأَيْتُ نَبِيَّكُمْ ﷺ وَمَا يَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ — مَا يَمْلَأُ بَطْنَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۱۹۵: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ تم جو چاہتے ہو وہی کچھ کھاتے پیتے ہو؟ لیکن میں نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' آپؐ تو ردی کھجور بھی اسقدر نہیں پاتے تھے کہ پیٹ بھر کر کھائیں (مسلم)

۴۱۹۶ - (۳۸) وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أُتِيَ بِطَعَامٍ أَكَلَ مِنْهُ، وَبَعَثَ بِفَضْلِهِ إِلَيَّ، وَإِنَّهُ بَعَثَ إِلَيَّ يَوْمًا بِقَصْعَةٍ لَمْ يَأْكُلْ مِنْهَا لِأَنَّ فِيهَا ثُومًا، فَسَأَلْتُهُ: أَحَرَامٌ هُوَ؟ قَالَ: «لَا، وَلَكِنْ أَكْرَهُهُ مِنْ أَجْلِ رِيحِهِ». قَالَ: فَإِنِّي أَكْرَهُ مَا كَرِهْتَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۱۹۶: ابو ایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں جب کھانا لایا جاتا تو آپ اس سے تناول فرماتے اور باقی ماندہ میری جانب بھیج دیتے۔ آپ نے ایک روز میری جانب ایک بڑا پیالہ بھیجا' آپ نے اس سے تناول نہیں کیا تھا' اس لئے کہ اس میں لہسن تھا۔ میں نے آپ سے دریافت کیا' کیا لہسن حرام ہے؟ آپ نے جواب دیا' نہیں! البتہ اس کی بدبو کی وجہ سے میں اسے ناپسند جانتا ہوں۔ میں نے کہا' جس چیز کو آپ ناپسند جانتے ہیں' میں بھی اسے ناپسند جانتا ہوں (مسلم)

۴۱۹۷ - (۳۹) وَعَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَكَلَ ثُومًا أَوْ بَصَلًا — فَلْيَعْتَزِلْنَا» أَوْ قَالَ: «فَلْيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا، أَوْ لِيَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ». وَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِقِدْرٍ فِيهِ خَضِرَاتٌ مِنْ بُقُولٍ، فَوَجَدَ لَهَا رِيحًا، فَقَالَ: «قَرِّبُوهَا - إِلَى بَعْضِ أَصْحَابِهِ -، وَقَالَ: «كُلْ، فَإِنِّي أُنَاجِي مَنْ لَا تُنَاجِي». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۱۹۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص لہسن یا پیاز کھائے وہ ہماری مسجد سے دور رہے یا اپنے گھر میں رہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں ایک ہنڈیا لائی گئی جس میں سبزیاں تھیں۔ آپ نے اس میں سے بدبو محسوس کی تو آپ نے فرمایا' اسے فلاں شخص کے پاس لے جاؤ اور اسے کہو کہ وہ اسے کھائے' اس لئے کہ جس ذات سے میں سرگوشی کرتا ہوں اس ذات سے وہ سرگوشی نہیں کرتا (بخاری' مسلم)

وضاحت: بدبودار حلال چیزیں کھا کر مسجد میں نہیں جانا چاہیے تاکہ نمازیوں کو تکلیف نہ ہو لہسن' پیاز کی طرح مولی سے بھی بدبو آتی ہے۔ اس سے بھی پرہیز کرنا چاہیے نیز حقہ اور سگریٹ پینے والے کا بھی یہی حکم ہے (واللہ اعلم)

۴۱۹۸ - (۴۰) وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «كِيلُوا طَعَامَكُمْ يُبَارَكْ لَكُمْ فِيهِ» . . . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۱۹۸: مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا' اپنی خوراک (والی جنس) کو ماپ لیا کرو' ایسا کرنے سے (اس میں) تمہارے لئے برکت ہوگی۔ (بخاری)

وضاحت: مقصود یہ ہے کہ خریدتے وقت جنس کو ماپ تول لیا جائے لیکن روزانہ ماپ تول کر نکالنا اور اسے

استعمال کرنا درست نہیں۔ اس لئے کہ ایک حدیث میں ہے' عائشہؓ بیان کرتی ہیں' میرے پاس "جو" تھے' میں ان میں سے ایک لمبا عرصہ کھاتی رہی لیکن ایک روز میں نے انہیں ماپ لیا تو وہ جلدی ختم ہو گئے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۰۸)

۴۱۹۹ - (۴۱) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا رَفَعَ مَائِدَتَهُ قَالَ: «الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ، غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۲۹۹: ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب آپؐ کے سامنے سے دستر خوان اٹھا لیا جاتا تو آپؐ دعا فرماتے کہ تمام تعریفیں' بہت زیادہ' عمدہ اور برکت سے بھرپور صرف اللہ کے لئے ہیں جو ختم نہ ہوں' نہ ان کو چھوڑا جائے (بلکہ ہمیشہ ہمیشہ اس کا سلسلہ جاری رہے) اور نہ اس سے بے نیازی دکھائی جائے' اے ہمارے پروردگار! (بخاری)

۴۲۰۰ - (۴۲) وَعَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى لَيَرْضَى عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الْأَكْلَةَ فَيَحْمَدُهُ عَلَيْهَا، أَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدُهُ عَلَيْهَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَسَنَذْكُرُ حَدِيثَيْ عَائِشَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ، وَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الدُّنْيَا فِي «بَابِ فَضْلِ الْفُقَرَاءِ» إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى.

۴۲۰۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس بندے سے خوش ہوتا ہے جو کھانا کھا کر اس کی تعریف کرتا ہے یا پانی پی کر اس کی تعریف کرتا ہے۔ (مسلم) اور آگے چل کر عائشہؓ اور ابو ہریرہؓ سے مروی دو حدیثیں (جس میں ہے) کہ "آل محمدؐ نے سیر ہو کر کھانا نہیں کھایا" اور "نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا سے کوچ کیا" کو انشاء اللہ تعالیٰ ہم فقراء کی فضیلت کے باب میں ذکر کریں گے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۴۲۰۱ - (۴۳) عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، فَقُرِّبَ طَعَامٌ، فَلَمْ أَرَ طَعَامًا كَانَ أَعْظَمَ بَرَكَةً مِنْهُ أَوَّلَ مَا أَكَلْنَا، وَلَا أَقَلَّ بَرَكَةً فِي آخِرِهِ، قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! كَيْفَ هٰذَا؟ قَالَ: «إِنَّا ذَكَرْنَا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ حِينَ أَكَلْنَا، ثُمَّ قَعَدَ مَنْ أَكَلَ وَلَمْ يُسَمِّ اللّٰهَ فَأَكَلَ مَعَهُ الشَّيْطَانُ». رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ».

دوسری فصل: ۴۲۰۱: ابو ایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے'

آپؐ کے سامنے کھانا رکھا گیا۔ ہم نے کوئی ایسا کھانا نہیں دیکھا کہ جب ہم اسے کھانے لگے تو شروع میں وہ سب سے زیادہ برکت والا اور آخر میں وہ سب سے کم برکت والا تھا۔ ہم نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! یہ کیا ہے؟ آپؐ نے وضاحت کی کہ جب ہم نے کھانا شروع کیا تو ہم نے "بسم اللہ" پڑھ کر کھانا (شروع) کیا۔ اس کے بعد کچھ لوگ ایسے شریک ہو گئے جنہوں نے "بسم اللہ" نہ پڑھی تو ان کے ساتھ شیطان بھی کھانا کھانے لگا (شرح السنہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن لہیعہ راوی متکلم فیہ ہے (الضعفاء الصغیر صفحہ ۱۴۴' الجرح والتعدیل جلد ۵ صفحہ ۶۸۲' التاریخ الکبیر جلد ۵ صفحہ ۵۷۷' تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۴۴۴)

٤٢٠٢ - (٤٤) **وَعَنْ** عَائِشَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَنَسِيَ أَنْ يَذْكُرَ اللهَ عَلَى طَعَامِهِ؛ فَلْيَقُلْ: بِسْمِ اللهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ.

۴۲۰۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص کھانا کھانے لگے (اور) وہ کھانا کھاتے وقت (شروع میں) "بسم اللہ" پڑھنی بھول جائے تو وہ "بسم اللہ اولہ وآخرہ" کے کلمات ادا کرے (ترمذی' ابوداؤد)

٤٢٠٣ - (٤٥) **وَعَنْ** أُمَيَّةَ بْنِ مَخْشِيٍّ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَجُلٌ يَأْكُلُ فَلَمْ يُسَمِّ حَتَّى لَمْ يَبْقَ مِنْ طَعَامِهِ إِلَّا لُقْمَةٌ، فَلَمَّا رَفَعَهَا إِلَى فِيْهِ قَالَ: بِسْمِ اللهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ، فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ قَالَ: «مَا زَالَ الشَّيْطَانُ يَأْكُلُ مَعَهُ، فَلَمَّا ذَكَرَ اسْمَ اللهِ اسْتَقَاءَ مَا فِيْ بَطْنِهِ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۴۲۰۳: امیہ بن مخشی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص کھانا کھانے لگا' اس نے "بسم اللہ" نہ پڑھی۔ جب اس کے کھانے سے صرف ایک لقمہ باقی رہ گیا اور اس نے لقمہ اپنے منہ کی جانب اٹھایا تو اس نے "بسم اللہ اولہ وآخرہ" پڑھا اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس دیے اور آپؐ نے فرمایا' شیطان اس شخص کے ساتھ کھانا کھاتا رہا۔ جب "بسم اللہ" پڑھی گئی تو شیطان کے پیٹ میں جو کچھ تھا اس نے اس کی قے کر دی۔ (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔ مثنی بن عبدالرحمان راوی مجہول ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۴۳۵' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۱۲۱۴' ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۷۷)

٤٢٠٤ - (٤٦) **وَعَنْ** أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهِ قَالَ: «الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِيْنَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۴۲۰۴ : ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھانے سے فارغ ہوتے تو یہ دعا فرماتے "سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں' جس نے ہمیں کھلایا' پلایا اور مسلمان کیا (ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ)

وضاحت : اس حدیث کی سند ضعیف ہے' اسماعیل بن ریاح اور ریاح راوی دونوں مجہول ہیں (میزان الاعتدال جلد۱ صفحہ۲۲۸' ضعیف ابوداؤد صفحہ۳۸۱' ضعیف ابن ماجہ صفحہ۳۶۳)

٤٢٠٥ - (٤٧) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «الطَّاعِمُ الشَّاكِرُ كَالصَّائِمِ الصَّابِرِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۲۰۵ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ کی نعمتوں کو کھانے والا اور شکر ادا کرنے والا' اس شخص جیسا ہے جو روزہ دار ہے اور صبر کر رہا ہے (ترمذی)

٤٢٠٦ - (٤٨) وَرَوَاهُ ــــ ابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ، عَنْ سِنَانِ بْنِ سَنَّةَ، عَنْ أَبِيهِ.

۴۲۰۶ : اور (اوپر والی) حدیث کو ابن ماجہ اور دارمی نے سنان بن سنہ سے اس نے اپنے والد سے بیان کیا ہے۔

٤٢٠٧ - (٤٩) وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا أَكَلَ أَوْ شَرِبَ قَالَ: «اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَ وَسَقَى، وَسَوَّغَهُ، وَجَعَلَ لَهُ مَخْرَجًا». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۴۲۰۷ : ابو ایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھانے پینے سے (فارغ ہو جاتے) تو یہ دعا مانگتے "سب حمد و ثنا اللہ کے لئے ہے جس نے (ہمیں) کھلایا پلایا اور اس کو (حلق سے) گزارا اور اس کے باہر جانے کا انتظام کیا" (ابوداؤد)

٤٢٠٨ - (٥٠) وَعَنْ سَلْمَانَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَرَأْتُ فِي التَّوْرَاةِ أَنَّ بَرَكَةَ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ بَعْدَهُ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «بَرَكَةُ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ قَبْلَهُ وَالْوُضُوْءُ بَعْدَهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ.

۴۲۰۸ : سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے تورات میں پڑھا کہ کھانے میں برکت کھانے کے بعد ہاتھ منہ دھونے سے ہوتی ہے چنانچہ میں نے اس کا ذکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ آپ نے فرمایا' کھانے میں برکت کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ منہ دھونے سے ہوتی ہے (ترمذی' ابوداؤد)

وضاحت : اس حدیث کی سند ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۲ صفحہ۱۲۱۳)

۴۲۰۹ - (۵۱) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ، فَقُدِّمَ إِلَيْهِ طَعَامٌ، فَقَالُوْا: أَلَا نَأْتِيْكَ بِوَضُوْءٍ؟ قَالَ: «إِنَّمَا أُمِرْتُ بِالْوُضُوْءِ إِذَا قُمْتُ إِلَى الصَّلَاةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۴۲۰۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت سے فارغ ہوئے تو آپ کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا' ہم آپؐ کے پاس وضو بنانے کے لئے پانی نہ لائیں؟ آپؐ نے فرمایا' مجھے وضو بنانے کا حکم صرف اس وقت دیا گیا ہے جب میں نماز ادا کرنے کے لئے کھڑا ہوں (ترمذی' ابوداؤد' نسائی)

۴۲۱۰ - (۵۲) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

۴۲۱۰: ابن ماجہ نے اس حدیث کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۴۲۱۱ - (۵۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّهُ أُتِيَ بِقَصْعَةٍ مِنْ ثَرِيْدٍ. فَقَالَ: «كُلُوْا مِنْ جَوَانِبِهَا، وَلَا تَأْكُلُوْا مِنْ وَسَطِهَا؛ فَإِنَّ الْبَرَكَةَ تَنْزِلُ فِيْ وَسَطِهَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. وَفِيْ رِوَايَةِ أَبِيْ دَاوُدَ، قَالَ: «إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلَا يَأْكُلْ مِنْ أَعْلَى الصَّحْفَةِ، وَلٰكِنْ يَأْكُلْ مِنْ أَسْفَلِهَا، فَإِنَّ الْبَرَكَةَ تَنْزِلُ مِنْ أَعْلَاهَا».

۴۲۱۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں "ثرید" کا پیالہ لایا گیا۔ آپؐ نے حکم دیا کہ اس کے کناروں سے کھائیں' درمیان سے نہ کھائیں۔ اس لئے کہ درمیان میں برکت نازل ہوتی ہے۔ (ترمذی' ابن ماجہ' دارمی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص کھانا کھائے تو پیالے کے اوپر سے نہ کھائے بلکہ اس کے نیچے سے کھائے اس لئے کہ برکت کھانے کے اوپر نازل ہوتی ہے۔

وضاحت: گوشت کے شوربے میں بھگوئے ہوئے روٹی کے ٹکڑوں کو ثرید کہا جاتا ہے (المنجد صفحہ ۷۲)

۴۲۱۲ - (۵۴) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا رُئِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَأْكُلُ مُتَّكِئًا قَطُّ، وَلَا يَطَأُ عَقِبَهُ رَجُلَانِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۴۲۱۲: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی تکیہ لگا کر کھاتے ہوئے نہیں دیکھا گیا نیز جب آپؐ چلتے تو آپؐ کے پیچھے دو شخص نہیں ہوتے تھے (ابوداؤد)

٤٢١٣ - (٥٥) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: أُتِيَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِخُبْزٍ وَلَحْمٍ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ، فَأَكَلَ وَأَكَلْنَا مَعَهُ، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى، وَصَلَّيْنَا مَعَهُ، وَلَمْ نَزِدْ عَلَى أَنْ مَسَحْنَا أَيْدِيَنَا بِالْحَصْبَاءِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۴۲۱۳: عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تھے۔ آپ کے پاس گوشت روٹی لائی گئی۔ آپ نے اُسے تناول فرمایا۔ ہم نے بھی تناول کیا۔ بعد ازاں آپ کھڑے ہوئے آپ نے نماز ادا کی۔ ہم نے بھی آپ کے ساتھ نماز ادا کی اور ہم نے اس سے زیادہ کچھ نہ کیا کہ ہم نے اپنے ہاتھ (دھونے کی بجائے) کنکریوں کے ساتھ صاف کئے۔ (ابن ماجہ)

وضاحت: حرملہ بن یحییٰ اور ابن لہیعہ دونوں راویوں میں کلام ہے (میزان الاعتدال جلد۱ صفحہ ۴۷۲' التاریخ الکبیر جلد۵ صفحہ ۱۸۲' الجرح والتعدیل جلد۵ صفحہ ۱۴۷' المجروحین جلد۲ صفحہ۱۱' الضعفاء والمتروکین صفحہ ۱۴۴)

٤٢١٤ - (٥٦) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: أُتِيَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِلَحْمٍ فَرُفِعَ إِلَيْهِ الذِّرَاعُ وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ، فَنَهَسَ مِنْهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۴۲۱۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گوشت کی دستی لائی گئی اور آپ کو دستی کا گوشت پسند تھا تو آپ نے دانتوں کے ساتھ اس (دستی) سے گوشت کھایا (ترمذی' ابن ماجہ)

٤٢١٥ - (٥٧) وَعَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا تَقْطَعُوا اللَّحْمَ بِالسِّكِّيْنِ؛ فَإِنَّهُ مِنْ صُنْعِ الْأَعَاجِمِ، وَانْهَسُوْهُ فَإِنَّهُ أَهْنَأُ وَأَمْرَأُ». رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ»، وَقَالَا: لَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيِّ.

۴۲۱۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' چھری کے ساتھ گوشت کاٹ کر نہ کھاؤ اس لئے کہ یہ طریقہ عجمیوں کا ہے بلکہ گوشت کو دانتوں کے ساتھ کاٹ کر کھاؤ اس طرح وہ زیادہ خوشگوار اور جلد ہضم ہوتا ہے۔ (ابوداؤد' بیہقی شعب الایمان) ان دونوں نے کہا کہ یہ حدیث قوی نہیں ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۷۲)

٤٢١٦ - (٥٨) وَعَنْ أُمِّ الْمُنْذِرِ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَمَعَهُ عَلِيٌّ، وَلَنَا دَوَالٍ مُعَلَّقَةٌ، فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَأْكُلُ وَعَلِيٌّ مَعَهُ يَأْكُلُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِعَلِيٍّ: «مَهْ يَا عَلِيُّ! فَإِنَّكَ نَاقِهٌ» قَالَتْ: فَجَعَلْتُ لَهُمْ سِلْقًا وَشَعِيْرًا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَا عَلِيُّ! مِنْ هٰذَا فَأَصِبْ؛ فَإِنَّهُ أَوْفَقُ لَكَ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۴۲۱۶: ام المنذر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپؐ کے ہمراہ علیؓ تھے۔ ہم نے کچی پکی کھجوروں کے خوشے لٹکائے ہوئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کھانا شروع کیا اور علیؓ بھی آپؐ کے ساتھ کھانے لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؓ سے کہا۔ اے علیؓ! آپ رک جائیں' آپ تو ابھی ابھی بیماری سے اٹھے ہیں۔ ام المنذر کہتی ہیں کہ میں نے ان کیلئے چقندر اور جو (ملا کر) پکائے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے علیؓ! اسے تناول کریں یہ آپ کے لئے مناسب ہے (احمد' ترمذی' ابن ماجہ)

۴۲۱۷ - (۵۹) وَعَنْ أَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعْجِبُهُ الثُّفْلُ... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ».

۴۲۱۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھرچن (تہ دیگی) پسند تھی (ترمذی' بیہقی شعب الایمان)

۴۲۱۸ - (۶۰) وَعَنْ نُبَيْشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: «مَنْ أَكَلَ فِيْ قَصْعَةٍ فَلَحِسَهَا اسْتَغْفَرَتْ لَهُ الْقَصْعَةُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۴۲۱۸: نبیشہ رضی اللہ عنہا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتی ہیں کہ آپؐ نے فرمایا' جس شخص نے پلیٹ سے (کھانا) کھایا اور اسے زبان کے ساتھ چاٹ لیا تو پلیٹ اس کے لئے مغفرت طلب کرتی ہے (احمد' ترمذی' ابن ماجہ' دارمی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں معلی بن راشد راوی ضعیف ہے۔ (ضعیف ترمذی صفحہ ۲۰۵' ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۲۶۴)

۴۲۱۹ - (۶۱) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ بَاتَ وَفِيْ يَدِهِ غَمَرٌ- لَمْ يَغْسِلْهُ فَأَصَابَهُ شَيْءٌ فَلَا يَلُوْمَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ»... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۴۲۱۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے رات اس حال میں گزاری کہ اس کے ہاتھ چکناہٹ والے تھے اس نے ان کو صاف نہیں کیا۔ اس دوران اسے کوئی تکلیف پہنچی تو پھر وہ خود کو ہی ملامت کرے (ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ)

۴۲۲۰ - (۶۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ أَحَبُّ الطَّعَامِ إِلَى

رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الثَّرِيْدُ مِنَ الْخُبْزِ، وَالثَّرِيْدُ مِنَ الْحَيْسِ . . . رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

۴۲۲۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام کھانوں سے زیادہ محبوب شوربے میں ڈبوئی ہوئی روٹی (ثرید) اور کھجور' پنیر اور گھی سے تیار شدہ چوری (ثرید) تھی۔ (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ایک راوی مجہول ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۱)

٤٢٢١ - (٦٣) وَعَنْ أَبِيْ أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «كُلُوا الزَّيْتَ وَادَّهِنُوْا بِهِ؛ فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ» . . . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۴۲۲۱: ابو اسید انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تیل کھاؤ اور اپنے جسم پر لگاؤ کیونکہ وہ مبارک درخت سے نکلتا ہے (ترمذی' ابن ماجہ' دارمی)

وضاحت: یہ حدیث نہایت درجہ ضعیف ہے (ضعیف ابن ماجہ علامہ البانی صفحہ ۲۶۷)

٤٢٢٢ - (٦٤) وَعَنْ أُمِّ هَانِئٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «أَعِنْدَكِ شَيْءٌ؟» قُلْتُ: لَا، إِلَّا خُبْزٌ يَابِسٌ وَخَلٌّ. فَقَالَ: «هَاتِي، مَا أَقْفَرَ بَيْتٌ مِنْ أُدُمٍ فِيْهِ خَلٌّ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۴۲۲۲: ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے ہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے' آپ نے دریافت کیا' تمہارے پاس کچھ کھانے کے لئے ہے؟ میں نے کہا نہیں! ہاں مگر سوکھی روٹی اور سرکہ ہے۔ آپ نے فرمایا' لاؤ! وہ گھر سالن سے خالی نہیں' جس میں سرکہ ہے۔ (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

٤٢٢٣ - (٦٥) وَعَنْ يُوْسُفَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَخَذَ كِسْرَةً مِنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ، فَوَضَعَ عَلَيْهَا تَمْرَةً، فَقَالَ: «هٰذِهِ إِدَامُ هٰذِهِ» وَأَكَلَ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

۴۲۲۳: یوسف بن عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' آپ نے جو کی روٹی کا ٹکڑا پکڑا اس پر ایک کھجور رکھی اور فرمایا' اس کا یہ سالن ہے (چنانچہ) آپ نے تناول فرمایا۔ (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں یزید بن ابوامیہ راوی مجہول ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۱' ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۷۶)

٤٢٢٤ - (٦٦) وَعَنْ سَعْدٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرِضْتُ مَرَضًا أَتَانِي النَّبِيُّ ﷺ يَعُوْدُنِيْ، فَوَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ ثَدْيَيَّ حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَهَا عَلٰى فُؤَادِيْ، وَقَالَ: «إِنَّكَ رَجُلٌ مَفْؤُوْدٌ

ائْتِ الْحَارِثَ بْنَ كَلَدَةَ أَخَا ثَقِيفٍ فَإِنَّهُ رَجُلٌ يَتَطَبَّبُ، فَلْيَأْخُذْ سَبْعَ تَمَرَاتٍ مِنْ عَجْوَةِ الْمَدِينَةِ، فَلْيَجَأْهُنَّ بِنَوَاهُنَّ، ثُمَّ لِيَلُدَّكَ بِهِنَّ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۲۲۴: سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں بیمار ہو گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم میری بیمارپرسی کے لئے میرے پاس تشریف لائے۔ آپؐ نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر رکھا میں نے اپنے دل میں (آپؐ کے) ہاتھ کی ٹھنڈک محسوس کی۔ آپؐ نے فرمایا' تم اختلاج قلب کے مریض ہو۔ تم حارث بن کلدہ ثقفی کے پاس جاؤ' وہ شخص فن طب سے واقف ہے' وہ مدینہ کی سات عجوہ کھجوریں لے کر انہیں گٹھلیوں سمیت باریک کرے پھر وہ انہیں تیرے منہ کے کنارے سے تیرے (حلق) میں ان کو اتار دے۔ (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۸۴)

۴۲۲۵ - (٦٧) وَعَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَأْكُلُ الْبِطِّيخَ بِالرُّطَبِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَزَادَ أَبُو دَاوُدَ: وَيَقُولُ: «يُكْسَرُ حَرُّ هٰذَا بِبَرْدِ هٰذَا، وَبَرْدُ هٰذَا بِحَرِّ هٰذَا». وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۴۲۲۵: عائشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تربوز کو کھجور کے ساتھ ملا کر کھایا کرتے تھے۔ (ترمذی) ابوداؤد میں اضافہ ہے آپؐ نے فرمایا' اس کی گرمی اس کی ٹھنڈک سے کم ہو جائے گی اور اس کی ٹھنڈک اس کی گرمی سے کم ہو جائے گی۔ امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: ابوداؤد کی روایت کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۸۳)

۴۲۲۶ - (٦٨) وَعَنْ أَنَسٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِتَمْرٍ عَتِيقٍ، فَجَعَلَ يُفَتِّشُهُ وَيُخْرِجُ السُّوسَ مِنْهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۲۲۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پرانی کھجوریں لائی گئیں۔ آپؐ ان سے ڈھونڈ ڈھونڈ کر کیڑے نکالتے تھے (ابوداؤد)

۴۲۲۷ - (٦٩) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِجُبْنَةٍ فِي تَبُوكَ، فَدَعَا بِالسِّكِّينِ، فَسَمَّى وَقَطَعَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۲۲۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس "تبوک" میں پنیر کا ٹکڑا لایا گیا آپؐ نے چھری طلب کی اور "بسم اللہ" پڑھ کر اسے کاٹا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابراہیم حلالی راوی قوی نہیں ہے (میزان الاعتدال جلد ا صفحہ ۵۸)

٤٢٢٨ - (٧٠) وَعَنْ سَلْمَانَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ السَّمْنِ وَالْجُبْنِ وَالْفِرَاءِ ـ؛ فَقَالَ: «الْحَلَالُ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ فِي كِتَابِهِ، وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فِي كِتَابِهِ، وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ مِمَّا عَفَا عَنْهُ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. وَمَوْقُوفٌ عَلَى الْأَصَحِّ.

۴۲۲۸: سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گھی' پنیر اور رنگے ہوئے چمڑے کے استعمال کے بارے میں دریافت کیا گیا۔ آپ نے جواب دیا' وہ چیزیں حلال ہیں جن کو اللہ نے اپنی کتاب میں حلال قرار دیا ہے اور وہ چیزیں حرام ہیں جن کو اللہ نے اپنی کتاب میں حرام قرار دیا ہے اور جن چیزوں سے خاموشی اختیار کی ہے وہ معاف ہیں۔ (ابن ماجہ' ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔ صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث موقوف ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں سیف بن ہارون برجمی راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۵۸)

٤٢٢٩ - (٧١) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «وَدِدْتُ أَنَّ عِنْدِي خُبْزَةً بَيْضَاءَ سَمْرَاءَ مُلَبَّقَةً بِسَمْنٍ وَلَبَنٍ» فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَاتَّخَذَهُ، فَجَاءَ بِهِ، فَقَالَ: «فِي أَيِّ شَيْءٍ كَانَ هٰذَا؟» قَالَ: فِي عُكَّةِ ضَبٍّ ـ قَالَ: «ارْفَعْهُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ. وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ: هٰذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ.

۴۲۲۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں چاہتا ہوں کہ مجھے سفید گندم کی روٹی میسر ہو جو گھی اور دودھ سے گوندھ کر تیار کی گئی ہو۔ (آپؐ کی یہ آرزو سن کر) قوم میں سے ایک صحابی کھڑا ہوا' وہ اسے تیار کر کے لے آیا۔ آپؐ نے دریافت کیا' گھی کس برتن میں تھا؟؟ اس نے بتایا "گوہ" کے چمڑے کی کپی میں تھا۔ آپؐ نے حکم دیا' اسے اٹھا لو۔ (ابوداؤد' ابن ماجہ) ابوداؤد نے اس حدیث کو منکر قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ایوب بن واکل راوی ضعیف اور مجہول ہے (میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۲۹۵' ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۷۰' ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۲۷۰' ضعیف الجامع الصغیر ۶۰۹۷)

٤٢٣٠ - (٧٢) وَعَنْ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ الثُّومِ إِلَّا مَطْبُوخًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۴۲۳۰: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچا لہسن کھانے سے منع کیا البتہ پکا ہوا کھانا درست ہے۔ (ترمذی' ابوداؤد)

۴۲۳۱ - (۷۳) وَعَنْ أَبِي زِيَادٍ، قَالَ: سُئِلَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ الْبَصَلِ. فَقَالَتْ: إِنَّ آخِرَ طَعَامٍ أَكَلَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ طَعَامٌ فِيْهِ بَصَلٌ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۴۲۳۱: ابو زیاد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں عائشہ رضی اللہ عنہا سے پیاز کے بارے میں دریافت کیا گیا' انہوں نے جواب دیا کہ آخری کھانا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھایا' اس میں پیاز تھا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں بقیہ بن ولید راوی پر کلام ہے (الجرح والتعدیل جلد۲ صفحہ۴۳۴' تہذیب الکمال جلد۴ صفحہ۱۹۲' میزان الاعتدال جلد۱ صفحہ۳۳۱' تقریب التہذیب جلد۱ صفحہ۱۰۵)

۴۲۳۲ - (۷۴) وَعَنِ ابْنَيْ بُسْرٍ السُّلَمِيَّيْنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَا: دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَقَدَّمْنَا زُبْدًا وَتَمْرًا، وَكَانَ يُحِبُّ الزُّبْدَ وَالتَّمْرَ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۴۲۳۲: بسر کے دو سلمی بیٹے رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے ہم نے (آپ کی خدمت میں) مکھن اور کھجوریں پیش کیں۔ آپ مکھن اور کھجوروں کو پسند فرماتے تھے (ابوداؤد)

۴۲۳۳ - (۷۵) وَعَنْ عِكْرَاشِ بْنِ ذُؤَيْبٍ، قَالَ: أُتِيْنَا بِجَفْنَةٍ كَثِيْرَةِ الثَّرِيْدِ وَالْوَذْرِ، فَخَبَطْتُ بِيَدِيْ فِيْ نَوَاحِيْهَا، وَأَكَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ، فَقَبَضَ بِيَدِهِ الْيُسْرَى عَلَى يَدِي الْيُمْنَى. ثُمَّ قَالَ: «يَا عِكْرَاشُ! كُلْ مِنْ مَوْضِعٍ وَاحِدٍ، فَإِنَّهُ طَعَامٌ وَاحِدٌ». ثُمَّ أُتِيْنَا بِطَبَقٍ فِيْهِ أَلْوَانُ التَّمْرِ، فَجَعَلْتُ آكُلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ، وَجَالَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي الطَّبَقِ، فَقَالَ: «يَا عِكْرَاشُ! كُلْ مِنْ حَيْثُ شِئْتَ، فَإِنَّهُ غَيْرُ لَوْنٍ وَاحِدٍ». ثُمَّ أُتِيْنَا بِمَاءٍ فَغَسَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَدَيْهِ وَمَسَحَ بِبَلَلِ كَفَّيْهِ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَرَأْسَهُ، وَقَالَ: «يَا عِكْرَاشُ! هٰذَا الْوُضُوْءُ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۲۳۳: عکراش بن ذؤیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ہمارے پاس ایک بڑا پیالہ لایا گیا جس میں کثیر مقدار میں ثرید اور گوشت کا قیمہ تھا' میں اس میں ادھر ادھر ہاتھ مار رہا تھا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سامنے سے کھا رہے تھے۔ آپ نے اپنے بائیں ہاتھ کے ساتھ میرا دایاں ہاتھ پکڑا اور فرمایا' اے عکراش! ایک جگہ سے کھا' کیوں کہ کھانا ایک ہی ہے۔ اس کے بعد ہمارے پاس ایک تھال لایا گیا جس میں مختلف قسم کی کھجوریں تھیں میں اپنے سامنے سے کھا رہا تھا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ تمام تھال میں گھوم رہا تھا' آپ نے آواز دی' اے عکراش! جہاں سے تم چاہو کھاؤ کیونکہ یہ ایک طرح کا نہیں ہے اس کے بعد (ہمارے سامنے) پانی لایا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اپنے دونوں ہاتھ صاف کیے اور دونوں ہتھیلیوں کی تری کو اپنے چہرے' کلائیوں اور سر پر پھیرا اور فرمایا' اے

عکراش! یہ وضو وہ ہے جو آگ سے تیار کردہ چیزوں کے کھانے کے بعد کیا جاتا ہے۔ (ترمذی)

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں علاء بن فضل راوی ضعیف ہے۔ (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۰۴، ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۲۶۳)

٤٢٣٤ - (٧٦) **وَعَنْ** عَائِشَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا أَخَذَ أَهْلَهُ الْوَعْكُ — أَمَرَ بِالْحَسَاءِ — فَصُنِعَ، ثُمَّ أَمَرَهُمْ فَحَسَوْا مِنْهُ، وَكَانَ يَقُوْلُ: «إِنَّهُ لَيَرْتُوْ — فُؤَادَ الْحَزِيْنِ، وَيَسْرُوْ عَنْ فُؤَادِ السَّقِيْمِ — كَمَا تَسْرُوْ إِحْدَاكُنَّ الْوَسَخَ بِالْمَاءِ عَنْ وَجْهِهَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۴۲۳۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں کو بخار ہو جاتا تو آپؐ حکم دیتے کہ حریرہ تیار کیا جائے بعد ازاں آپؐ انہیں حکم دیتے کہ وہ اسے گھونٹ گھونٹ پئیں۔ آپؐ نے فرمایا، حریرہ غمگین (مخص) کے دل کو تقویت دیتا ہے اور بیمار کے دل سے تنگی کو ختم کرتا ہے۔ جیسے تم میں سے کوئی عورت پانی کے ساتھ اپنے چہرے کے میل کچیل کو دور کرتی ہے۔ (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا۔

وضاحت : اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۲۲۸)

٤٢٣٥ - (٧٧) **وَعَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «الْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَفِيْهَا شِفَاءٌ مِّنَ السُّمِّ، وَالْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ، وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِّلْعَيْنِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۲۳۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "عجوہ" کھجور جنت سے ہے۔ اس کے استعمال سے زہر دور ہو جاتا ہے اور "کھمبیں" مَنّ (وسلویٰ) سے ہے اور اس کا پانی آنکھ کو شفا دیتا ہے (ترمذی)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٤٢٣٦ - (٧٨) **عَنِ** الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: ضِفْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَأَمَرَ بِجَنْبٍ فَشُوِيَ، ثُمَّ أَخَذَ الشَّفْرَةَ فَجَعَلَ يَحُزُّ لِيْ بِهَا مِنْهُ، فَجَاءَ بِلَالٌ يُؤْذِنُهُ بِالصَّلَاةِ، فَأَلْقَى الشَّفْرَةَ، فَقَالَ: «مَا لَهُ تَرِبَتْ يَدَاهُ؟» قَالَ: وَكَانَ شَارِبُهُ وَفَاءً — فَقَالَ لِيْ: «أَقُصُّهُ عَلَى سِوَاكٍ؟ - أَوْ - قُصَّهُ عَلَى سِوَاكٍ» . . . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

تیسری فصل : ۴۲۳۶: مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مہمان تھا۔ آپؐ نے دستی کے گوشت کے بارے میں حکم دیا (کہ اسے بھونا جائے) اسے بھونا گیا۔ بعد ازاں آپؐ نے چھری لی۔ (آپؐ) مجھے اس چھری کے ساتھ اس سے کاٹ کاٹ کر دے رہے تھے کہ بلالؓ آپؐ کو نماز کی

اطلاع دینے آیا۔ آپؐ نے چھری رکھ دی اور فرمایا' اسے کیا ہے؟ اس کے دونوں ہاتھ خاک آلود ہو جائیں۔ مغیرہؓ کے لبوں (مونچھوں) کے بال بڑے تھے۔ (مغیرہؓ کہتے ہیں کہ) آپؐ نے مجھ سے کہا' میں مسواک رکھ کر تیرے بال کاٹ دوں یا تو خود مسواک رکھ کر اپنے بال کاٹ لے گا؟ (ترمذی)

وضاحت : بلالؓ سے آپؐ نے فرمایا' اسے کیا ہے؟ اس سے مقصود یہ تھا کہ نماز کا وقت خاصا فراخ ہے' اتنی جلدی کی کیا ضرورت ہے۔ معلوم ہوا کہ کسی ضرورت کے پیش نظر نماز میں تاخیر کرنا درست ہے نیز چھری کے ساتھ گوشت کاٹ کر کھانا بھی درست ہے (واللہ اعلم)

٤٢٣٧ - (٧٩) وَعَنْ حُذَيْفَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا إِذَا حَضَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ طَعَامًا لَمْ نَضَعْ أَيْدِيَنَا حَتّٰى يَبْدَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَيَضَعَ يَدَهُ، وَإِنَّا حَضَرْنَا مَعَهُ مَرَّةً طَعَامًا، فَجَاءَتْ جَارِيَةٌ كَأَنَّهَا تُدْفَعُ، فَذَهَبَتْ لِتَضَعَ يَدَهَا فِي الطَّعَامِ، فَأَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهَا، ثُمَّ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ كَأَنَّمَا يُدْفَعُ، فَأَخَذَ بِيَدِهِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ أَنْ لَا يُذْكَرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، وَإِنَّهُ جَاءَ بِهٰذِهِ الْجَارِيَةِ لِيَسْتَحِلَّ بِهَا، فَأَخَذْتُ بِيَدِهَا، فَجَاءَ بِهٰذَا الْأَعْرَابِيِّ لِيَسْتَحِلَّ بِهِ، فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ، وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ، إِنَّ يَدَهُ فِيْ يَدِيْ مَعَ يَدِهَا». زَادَ فِيْ رِوَايَةٍ: ثُمَّ ذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ وَأَكَلَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۲۳۷: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب بھی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں کسی کھانے کی مجلس میں حاضر ہوتے تو (اس وقت تک) جب تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھانے میں اپنا ہاتھ نہ ڈالتے ہم بھی نہ ڈالتے۔ (حذیفہؓ کہتے ہیں) ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ہم آپؐ کی رفاقت میں کھانے پر مدعو تھے۔ ایک لونڈی آئی' یوں محسوس ہو رہا تھا کہ اسے دھکیلا جا رہا ہے۔ وہ کھانے میں (اپنا) ہاتھ ڈالنے لگی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ہاتھ کو پکڑ لیا۔ اس کے بعد ایک جنگلی آیا یوں محسوس ہو رہا تھا کہ اسے دھکیلا جا رہا ہے۔ آپؐ نے اس کا ہاتھ بھی پکڑ لیا اور فرمایا' شیطان اس کھانے کو حلال کرواتا ہے' جس پر "بسم اللہ" نہ پڑھی جائے۔ شیطان اس لونڈی کو لایا تاکہ اس کے ذریعہ اپنے لئے کھانا جائز کرے۔ میں نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔ پھر اس جنگلی کو لایا گیا تاکہ اس کے ذریعہ کھانا حلال کر لے۔ میں نے اس کا بھی ہاتھ پکڑ لیا۔ اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ بلاشبہ شیطان کا ہاتھ میرے ہاتھ میں لونڈی کے ہاتھ کے ساتھ ہے۔ ایک روایت میں یہ اضافہ ہے کہ بعد ازاں آپؐ نے "بسم اللہ" پڑھی اور کھانا تناول فرمایا (مسلم)

٤٢٣٨ - (٨٠) وَعَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيَ غُلَامًا. فَأَلْقٰى بَيْنَ يَدَيْهِ تَمْرًا فَأَكَلَ الْغُلَامُ، فَأَكْثَرَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ كَثْرَةَ الْأَكْلِ شُؤْمٌ» وَأَمَرَ بِرَدِّهِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ».

۴۲۳۸: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غلام خریدنے کا ارادہ کیا۔ آپؐ نے (امتحان لینے کی غرض سے) اس کے سامنے کھجوریں رکھوائیں۔ غلام نے کثرت کے ساتھ کھجوریں کھائیں (اس پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ زیادہ کھانا نحوست ہے۔ پھر آپؐ نے اس (غلام) کو واپس کرنے کا حکم دیا (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند معلوم نہیں ہو سکی (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۴)

۴۲۳۹ - (۸۱) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «سَيِّدُ إِدَامِكُمُ الْمِلْحُ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۴۲۳۹: انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تمہارے سالنوں کا سردار نمک ہے (ابن ماجہ)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے۔ اس کی سند میں عیسیٰ بن ابی عیسیٰ خیاط راوی متروک ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۲۰' ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۲۶۷)

۴۲۴۰ - (۸۲) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا وُضِعَ الطَّعَامُ فَاخْلَعُوا نِعَالَكُمْ؛ فَإِنَّهُ أَرْوَحُ لِأَقْدَامِكُمْ».

۴۲۴۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب کھانا رکھا جائے تو تم اپنے جوتے اتار دو کیوں کہ جوتے اتارنے سے تمہارے پاؤں کو راحت پہنچے گی (دارمی)

۴۲۴۱ - (۸۳) وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّهَا كَانَتْ إِذَا أُتِيَتْ بِثَرِيدٍ أَمَرَتْ بِهِ فَغُطِّيَ، حَتَّى تَذْهَبَ فَوْرَةُ دُخَانِهِ، وَتَقُولُ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «هُوَ أَعْظَمُ لِلْبَرَكَةِ»... رَوَاهُمَا الدَّارِمِيُّ.

۴۲۴۱: اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب ان کے پاس "ثرید" لایا جاتا تو وہ اس کے بارے میں حکم دیتیں (کہ اسے ڈھانپ دیا جائے) چنانچہ اسے ڈھانپ دیا جاتا یہاں تک کہ اس کی بھاپ کا جوش ختم ہو جاتا اور وہ بیان کیا کرتی تھیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپؐ نے فرمایا' بھاپ نکلنے سے برکت میں اضافہ ہوتا ہے۔ (دارمی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں قرہ بن عبدالرحمان معافری راوی منکر الحدیث ہے (الجرح والتعدیل جلد ۷ صفحہ ۱۳۱' میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۸۸' تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۱۲۵)

۴۲۴۲ - (۸۴) وَعَنْ نُبَيْشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ أَكَلَ فِي

بِقَصْعَةٍ ثُمَّ لَحَسَهَا، تَقُولُ لَهُ الْقَصْعَةُ: أَعْتَقَكَ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ كَمَا أَعْتَقْتَنِي مِنَ الشَّيْطَانِ۔ ۔ ۔ رَوَاهُ رَزِيْنٌ۔

۴۲۴۴: نبیشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص پلیٹ میں کھانے پھر اسے چاٹ لے تو پلیٹ اس کے حق میں یہ دعا کرتی ہے کہ اللہ تجھے دوزخ سے چھڑائے جیسا کہ تو نے مجھے شیطان سے چھڑایا (رزین)

بَابُ الضِّيَافَةِ

(مہمان نوازی کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٤٢٤٣ - (١) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ، فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ». وَفِيْ رِوَايَةٍ: بَدَلَ «الْجَارِ»: «وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ۴۲۴۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کی عزت کرے اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف میں مبتلا نہ کرے اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے اور ایک روایت میں پڑوسی کی بجائے یہ ہے کہ جو شخص اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ صلہ رحمی کرے (بخاری' مسلم)

٤٢٤٤ - (٢) وَعَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، جَائِزَتُهُ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ، وَالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ، فَمَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ، وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَثْوِيَ عِنْدَهُ حَتّٰى يُحْرِجَهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۲۴۴: ابو شریح کعبی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔ ایک دن ایک رات خوب اہتمام کرے اور مہمان نوازی تین دن تک ہے اس کے بعد صدقہ ہے اور اس کے لئے جائز نہیں کہ وہ اس کے ہاں مقیم رہے یہاں تک کہ اسے تنگی میں ڈال دے (بخاری' مسلم)

٤٢٤٥ - (٣) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنَّكَ تَبْعَثُنَا فَنَنْزِلُ بِقَوْمٍ لَا يَقْرُوْنَنَا، فَمَا تَرٰى؟ فَقَالَ لَنَا: «إِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَأَمَرُوْا لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِيْ لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوْا، فَإِنْ لَمْ يَفْعَلُوْا فَخُذُوْا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ الَّذِيْ يَنْبَغِيْ لَهُمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۲۴۵: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا، آپ ہمیں بھیجتے ہیں تو ہم ایسے لوگوں کے پاس ٹھہرتے ہیں جو ہماری مہمان نوازی نہیں کرتے، آپ کا کیا حکم ہے؟ آپ نے ہمیں حکم دیا کہ اگر تم کسی قوم کے مہمان ہو، وہ تمہارے لئے مہمان نوازی کا مناسب اہتمام کریں تو تم اسے قبول کرو اگر وہ مناسب اہتمام نہ کریں تو ان سے مہمان نوازی کا مناسب حق وصول کر سکتے ہو (بخاری، مسلم)

٤٢٤٦ - (٤) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ اَوْ لَيْلَةٍ، فَاِذَا هُوَ بِاَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ: «مَا اَخْرَجَكُمْ مِنْ بُيُوْتِكُمَا هٰذِهِ السَّاعَةَ؟» قَالَا: اَلْجُوْعُ. قَالَ: «وَاَنَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَاَخْرَجَنِي الَّذِيْ اَخْرَجَكُمَا، قُوْمُوْا» فَقَامُوْا مَعَهُ، فَاَتٰى رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ، فَاِذَا هُوَ لَيْسَ فِيْ بَيْتِهِ، فَلَمَّا رَاَتْهُ الْمَرْاَةُ قَالَتْ: مَرْحَبًا وَاَهْلًا. فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَيْنَ فُلَانٌ؟» قَالَتْ: ذَهَبَ يَسْتَعْذِبُ لَنَا مِنَ الْمَاءِ. اِذْ جَاءَ الْاَنْصَارِيُّ فَنَظَرَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَصَاحِبَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، مَا اَحَدٌ الْيَوْمَ اَكْرَمَ اَضْيَافًا مِنِّيْ، قَالَ: فَانْطَلَقَ فَجَاءَهُمْ بِعِذْقٍ فِيْهِ بُسْرٌ وَتَمْرٌ وَرُطَبٌ، فَقَالَ: «كُلُوْا مِنْ هٰذِهِ، وَاَخَذَ الْمُدْيَةَ»، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِيَّاكَ وَالْحَلُوْبَ» فَذَبَحَ لَهُمْ، فَاَكَلُوْا مِنَ الشَّاةِ وَمِنْ ذٰلِكَ الْعِذْقِ، وَشَرِبُوْا، فَلَمَّا اَنْ شَبِعُوْا وَرَوُوْا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ: «وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَتُسْاَلُنَّ عَنْ هٰذَا النَّعِيْمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، اَخْرَجَكُمْ مِنْ بُيُوْتِكُمُ الْجُوْعُ، ثُمَّ لَمْ تَرْجِعُوْا حَتّٰى اَصَابَكُمْ هٰذَا النَّعِيْمُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ: كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فِيْ «بَابِ الْوَلِيْمَةِ».

۴۲۴۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک دن یا ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (گھر سے) باہر تشریف لائے تو آپ کی ملاقات ابوبکرؓ اور عمرؓ سے ہوئی آپ نے (ان سے) دریافت کیا، اس وقت تم کیوں گھروں سے نکلے ہو؟ ان دونوں نے جواب دیا، بھوک کی وجہ سے! آپ نے فرمایا، اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے مجھے بھی اسی چیز نے نکالا ہے جس نے تمہیں نکالا ہے۔ (آپ نے فرمایا) چلیں! چنانچہ وہ آپ کے ساتھ روانہ ہوئے آپ ایک انصاری کے ہاں گئے وہ گھر پر نہ تھا۔ جب اس کی بیوی نے آپ کو دیکھا تو اس نے کہا، آپ کا تشریف لانا مبارک ہے۔ آئیں، خوش آمدید! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا، فلاں شخص کہاں ہے؟ اس نے جواب دیا، وہ ہمارے لئے میٹھا پانی لینے گیا ہے اسی وقت انصاری بھی آ گیا۔ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے دونوں ساتھیوں کی جانب (مسرت بھری نگاہ سے) دیکھا۔ بعد ازاں اس نے کہا، اللہ کا شکر ہے کہ آج مہمانوں کے لحاظ سے کوئی شخص مجھ سے زیادہ عزت والا نہیں ہے۔ راوی نے بیان کیا، وہ گیا اور ان کے پاس کھجور کے درخت کی ایک شاخ لایا جس میں کچی، پکی اور عمدہ قسم کی کھجوریں تھیں۔ اس نے عرض کیا، آپ انہیں تناول فرمائیں اور اس

(انصاری) نے چھری (ہاتھ میں) لی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مشورہ دیا کہ دودھ والا جانور نہ ذبح کرنا۔ اس نے ان کیلئے بکری ذبح کی۔ آپ نے اور آپؐ کے دونوں ساتھیوں نے بکری کا گوشت اور کھجوریں تناول کیں اور پانی پیا۔ جب وہ (اچھی طرح) کھا پی کر سیر ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکرؓ اور عمرؓ کو (مخاطب کرتے ہوئے) فرمایا' اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم سے قیامت کے دن ان نعمتوں کے بارے میں سوال ہو گا تم بھوکے گھروں سے نکلے تھے۔ واپس لوٹنے سے پہلے تمہیں یہ نعمتیں نصیب ہوئیں۔ (مسلم) اور ابومسعودؓ سے مروی حدیث جس میں ایک انصاری کا تذکرہ ہے۔ ولیمہ کے باب میں بیان ہو چکی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٤٢٤٧ - (٥) عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْ كَرِبَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: «أَيُّمَا مُسْلِمٍ ضَافَ قَوْمًا، فَأَصْبَحَ الضَّيْفُ مَحْرُوْمًا؛ كَانَ حَقًّا عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ نَصْرُهُ حَتّٰى يَأْخُذَ لَهُ بِقِرَاهُ مِنْ مَالِهِ وَزَرْعِهِ». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ: «أَيُّمَا رَجُلٍ ضَافَ قَوْمًا فَلَمْ يَقْرُوْهُ، كَانَ لَهُ أَنْ يُعْقِبَهُمْ - بِمِثْلِ قِرَاهُ».

دوسری فصل : ۴۲۴۷ : مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' جو مسلمان کسی قوم کا مہمان بنا اور وہ مہمان' مہمان نوازی سے محروم رہا تو ہر مسلمان پر فرض ہے کہ اس کی مدد کرے یہاں تک کہ مہمان کو اس کی ضیافت کے بقدر' میزبان کے مال اور اس کی کھیتی سے وصول کر کے دے۔
(دارمی' ابوداؤد)

اور اسی کی ایک روایت میں ہے جو شخص کسی قوم کا مہمان بنا انہوں نے اس کی مہمان نوازی نہیں کی تو اس کو حق پہنچتا ہے کہ وہ مہمان نوازی کے بقدر ان سے وصول کرے۔

٤٢٤٨ - (٦) وَعَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ الْجُشَمِيِّ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! أَرَأَيْتَ إِنْ مَرَرْتُ بِرَجُلٍ فَلَمْ يَقْرِنِيْ وَلَمْ يُضِفْنِيْ ثُمَّ مَرَّ بِيْ بَعْدَ ذٰلِكَ، أَأَقْرِيْهِ أَمْ أَجْزِيْهِ؟ - قَالَ: «بَلْ اَقْرِهِ». . . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۲۴۸ : ابوالاحوص جشمی اپنے والد سے بیان کرتے ہیں اس نے بیان کیا کہ میں نے (آپؐ کی خدمت میں) عرض کیا اے اللہ کے رسول! آپؐ مجھے بتائیں' اگر میں کسی شخص کے پاس سے گزروں اور وہ میری مہمان نوازی نہ کرے۔ پھر اس کے بعد اس کا گزر میرے پاس سے ہو جائے تو کیا میں اس کی مہمان نوازی کروں یا اسی جیسا سلوک کروں؟ آپؐ نے جواب دیا' نہیں! تم اس کی مہمان نوازی کرو (ترمذی)

۴۲۴۹ - (۷) وَعَنْ أَنَسٍ - أَوْ غَيْرِهِ - أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ إِسْتَأْذَنَ عَلٰى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ، فَقَالَ: «اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ» فَقَالَ سَعْدٌ: وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، وَلَمْ يُسْمِعِ النَّبِيَّ ﷺ حَتّٰى سَلَّمَ ثَلَاثًا، وَرَدَّ عَلَيْهِ سَعْدٌ ثَلَاثًا، وَلَمْ يُسْمِعْهُ، فَرَجَعَ النَّبِيُّ ﷺ، فَاتَّبَعَهُ سَعْدٌ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ، مَا سَلَّمْتَ تَسْلِيْمَةً إِلَّا هِيَ بِأُذُنِيْ: وَلَقَدْ رَدَدْتُ عَلَيْكَ وَلَمْ أُسْمِعْكَ، أَحْبَبْتُ أَنْ أَسْتَكْثِرَ مِنْ سَلَامِكَ وَمِنَ الْبَرَكَةِ، ثُمَّ دَخَلُوا الْبَيْتَ، فَقَرَّبَ لَهُ زَبِيْبًا، فَأَكَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ، فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: «أَكَلَ طَعَامَكُمُ الْأَبْرَارُ، وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ، وَأَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُوْنَ». رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۴۲۴۹: انس رضی اللہ عنہ سے یا کسی دوسرے شخص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعدؓ بن عبادہ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی اور کہا "السلام علیکم ورحمۃ اللہ" سعدؓ نے (جواب دیتے ہوئے) کہا، "وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (یہ الفاظ) نہ سنائے یعنی بلند آواز سے جواب نہ دیا یہاں تک کہ آپؐ نے تین بار سلام کہا اور سعدؓ نے تین بار آپؐ کو جواب دیا، لیکن آپؐ کو نہ سنایا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واپس لوٹ گئے تو سعدؓ آپؐ کے پیچھے گئے اور عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ آپؐ نے جتنی بار سلام کہا، میرے کانوں نے سنا اور میں آپؐ کے سلام کا جواب دیتا رہا۔ البتہ میں نے آپؐ کو نہیں سنایا۔ میں پسند کرتا تھا کہ میں آپؐ کے سلام و برکت کو زیادہ سے زیادہ حاصل کروں بعد ازاں آپؐ (بمعہ صحابہؓ کے) سعدؓ کے گھر میں داخل ہوئے اور سعدؓ نے آپؐ کی خدمت میں "منقہ" پیش کیا، جسے نبیؐ نے تناول فرمایا۔ جب آپؐ کھانے سے فارغ ہوئے تو آپؐ نے فرمایا، خدا کرے کہ تمہارا کھانا نیک لوگ کھائیں اور فرشتے تمہارے حق میں استغفار کریں اور روزے دار تمہارے پاس روزہ افطار کریں (شرح السنہ)

۴۲۵۰ - (۸) وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَثَلُ الْمُؤْمِنِ وَمَثَلُ الْإِيْمَانِ كَمَثَلِ الْفَرَسِ فِيْ آخِيَّتِهِ يَجُوْلُ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلٰى آخِيَّتِهِ، وَإِنَّ الْمُؤْمِنَ يَسْهُوْ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى الْإِيْمَانِ؛ فَأَطْعِمُوْا طَعَامَكُمُ الْأَتْقِيَاءَ، وَأَوْلُوْا مَعْرُوْفَكُمُ الْمُؤْمِنِيْنَ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ» وَأَبُوْ نُعَيْمٍ فِيْ «الْحِلْيَةِ».

۴۲۵۰: ابوسعید رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں، آپؐ نے فرمایا، ایماندار شخص اور ایمان کی مثال اس گھوڑے جیسی ہے جو کھونٹے کے ساتھ بندھا ہوا ہے، وہ اچھلا کودتا ہے لیکن اپنے کھونٹے کی طرف ہی واپس آتا ہے۔ اسی طرح ایمان دار شخص بھول جاتا ہے پھر ایمان کی جانب واپس آتا ہے۔ پس تم اپنا کھانا پرہیزگار لوگوں کو کھلاؤ اور ایماندار لوگوں سے بھلائی کرو۔ (بیہقی شعب الایمان، ابونعیم فی الحلیہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابوسلیمان لیثی راوی مجہول ہے۔ (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۱۵)

۴۲۵۱ - (۹) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُسْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ قَصْعَةٌ، يَحْمِلُهَا أَرْبَعَةُ رِجَالٍ، يُقَالُ لَهَا: اَلْغَرَّاءُ، فَلَمَّا أَضْحَوْا وَسَجَدُوا الضُّحٰى، أُتِيَ بِتِلْكَ الْقَصْعَةِ وَقَدْ ثُرِدَ فِيْهَا، فَالْتَفُّوْا عَلَيْهَا، فَلَمَّا كَثُرُوْا، جَثَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ. فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ: مَا هٰذِهِ الْجِلْسَةُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ اللهَ جَعَلَنِيْ عَبْدًا كَرِيْمًا، وَلَمْ يَجْعَلْنِيْ جَبَّارًا عَنِيْدًا»، ثُمَّ قَالَ: «كُلُوْا مِنْ جَوَانِبِهَا، وَدَعُوْا ذِرْوَتَهَا ـــ يُبَارَكْ فِيْهَا». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۴۲۵۱: عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک پیالہ تھا جسے چار شخص اٹھاتے تھے۔ اس کا نام "غراء" تھا۔ جب صحابہؓ چاشت کے نفل ادا کرتے تو اسے لایا جاتا اس میں "ثرید" بنا ہوا ہوتا تھا۔ تمام صحابہؓ اس کے گرد جمع ہو جاتے۔ جب (افراد) زیادہ ہوتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھٹنوں کے بل بیٹھتے۔ ایک (بدوی) نے آپؐ سے دریافت کیا' یہ کیسی بیٹھک ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا' بلاشبہ اللہ نے مجھے تواضع کرنے والا بندہ بنایا ہے اور مجھے متکبر' سرکش نہیں بنایا۔ اس کے بعد آپؐ نے حکم دیا کہ اس (پیالے) کے کناروں سے کھائیں اور اس کے درمیان کو نہ چھیڑیں' اس میں برکت ہو گی (ابوداؤد)

۴۲۵۲ - (۱۰) وَعَنْ وَحْشِيِّ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ: أَنَّ أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! إِنَّا نَأْكُلُ وَلَا نَشْبَعُ. قَالَ: «فَلَعَلَّكُمْ تَفْتَرِقُوْنَ؟» ـــ قَالُوْا: نَعَمْ. قَالَ: «فَاجْتَمِعُوْا عَلٰى طَعَامِكُمْ، وَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ يُبَارَكْ لَكُمْ فِيْهِ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۴۲۵۲: وحشی بن حرب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ہم کھانا کھاتے ہیں لیکن سیر نہیں ہوتے۔ آپؐ نے فرمایا' شاید تم الگ الگ کھاتے ہو؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا' تم اجتماعی شکل میں کھانا کھایا کرو اور (کھانا شروع کرتے وقت) "بسم اللہ" پڑھا کرو۔ اس سے تمہارے لئے برکت ہو گی۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں وحشی تابعی "لین الحدیث" ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۲۱)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۴۲۵۳ - (۱۱) عَنْ أَبِيْ عَسِيْبٍ، قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَيْلًا، فَمَرَّ بِيْ فَدَعَانِيْ، فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ، ثُمَّ مَرَّ بِأَبِيْ بَكْرٍ فَدَعَاهُ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ، ثُمَّ مَرَّ بِعُمَرَ فَدَعَاهُ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ، فَانْطَلَقَ حَتّٰى دَخَلَ حَائِطًا ـــ لِبَعْضِ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ لِصَاحِبِ الْحَائِطِ: «أَطْعِمْنَا بُسْرًا» فَجَاءَ بِعِذْقٍ، فَوَضَعَهُ، فَأَكَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ بَارِدٍ، فَشَرِبَ فَقَالَ: «لَتُسْأَلُنَّ عَنْ هٰذَا

النَّعِيْمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» قَالَ: فَأَخَذَ عُمَرُ الْعِذْقَ فَضَرَبَ بِهِ الْأَرْضَ حَتّٰى تَنَاثَرَ الْبُسْرُ قِبَلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّا لَمَسْؤُوْلُوْنَ عَنْ هٰذَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: «نَعَمْ، إِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ: خِرْقَةٍ لَفَّ بِهَا الرَّجُلُ عَوْرَتَهُ، أَوْ كِسْرَةٍ سَدَّ بِهَا جَوْعَتَهُ، أَوْ جُحْرٍ يَتَدَخَّلُ فِيْهِ مِنَ الْحَرِّ وَالْقَرِّ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ» مُرْسَلًا.

تیسری فصل: ۴۲۵۳: ابو عسیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت گھر سے باہر تشریف لائے۔ آپؐ میرے ہاں سے گذرے' آپؐ نے مجھے بلایا۔ میں آپؐ کی خدمت میں پہنچ گیا۔ اس کے بعد آپؐ ابوبکرؓ کے ہاں سے گذرے' ان کو بلایا وہ آپؐ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ آپؐ چلتے رہے یہاں تک کہ آپؐ ایک انصاری کے باغ میں داخل ہوئے۔ آپؐ نے باغ کے مالک سے کہا کہ ہمیں پکی پکی کھجوریں کھلاؤ۔ اس نے کھجوروں کا خوشہ لا کر آپؐ کی خدمت میں پیش کر دیا چنانچہ آپؐ نے اور آپؐ کے صحابہ کرامؓ نے کھجوریں تناول کیں۔ اس کے بعد آپؐ نے ٹھنڈا پانی طلب کیا اور اسے نوش فرمایا اور واضح کیا کہ قیامت کے روز ہم سے نعمتوں کے بارے میں سوال ہو گا راوی نے کہا کہ عمرؓ نے (یہ سن کر) خوشہ اٹھایا اور زمین پر دے مارا یہاں تک کہ کھجوریں ٹوٹ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بکھر گئیں۔ پھر عمرؓ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ہم سے قیامت کے روز اس کے بارے میں سوال ہو گا؟ آپؐ نے فرمایا' ضرور ہو گا۔ البتہ تین چیزوں کے بارے میں سوال نہیں ہو گا۔ وہ کپڑا جس کے ساتھ انسان نے اپنی شرمگاہ کو چھپایا یا روٹی کا وہ ٹکڑا جس کو کھا کر اپنی بھوک کو دور کیا یا وہ بل (چھوٹا سا مکان) جس میں گرمی اور سردی سے بچاؤ کیلئے داخل ہوا (احمد' بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: اس حدیث میں زاہدانہ زندگی بسر کرنے کی ترغیب دی گئی ہے اور اگر "حجر" پڑھا جائے یعنی حرف "حاء" پہلے ہو تو اس کا معنی جھونپڑی ہے اور اگر حرف "جیم" پہلے ہے تو علامہ طیبی کی وضاحت کے مطابق جنگلی جانوروں کا بل یعنی نہایت تنگ و تاریک مسکن مراد ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۲)

٤٢٥٤ - (١٢) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِذَا وُضِعَتِ الْمَائِدَةُ فَلَا يَقُوْمُ رَجُلٌ حَتّٰى تُرْفَعَ الْمَائِدَةُ، وَلَا يَرْفَعُ يَدَهُ وَإِنْ شَبِعَ حَتّٰى يَفْرُغَ الْقَوْمُ، وَلْيُعْذِرْ فَإِنَّ ذٰلِكَ يُخْجِلُ جَلِيْسَهُ، فَيَقْبِضُ يَدَهُ، وَعَسٰى أَنْ يَكُوْنَ لَهُ فِي الطَّعَامِ حَاجَةٌ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ».

۴۲۵۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب دستر خوان بچھا دیا جائے تو جب تک دستر خوان اٹھا نہ لیا جائے کوئی شخص کھڑا نہ ہو اور اگر کوئی شخص سیر ہو گیا ہے تو کھانے سے ہاتھ نہ روکے جب تک کہ تمام شرکاء فارغ نہ ہو جائیں اور اگر اٹھ کھڑا ہو یا ہاتھ روک لے تو معذرت کا اظہار کرے کیونکہ اس کا یہ انداز اس کے ساتھی کو شرمندگی دلائے گا اور وہ بھی اپنا ہاتھ کھانے سے روک لے گا جب کہ ممکن ہے کہ اسے کھانے

کی ابھی ضرورت ہو (ابن ماجہ' بیہقی شعب الایمان)

وضاحت : یہ حدیث نہایت درجہ ضعیف ہے اس کی سند میں عبدالاعلیٰ بن اعین راوی ضعیف اور منکرالحدیث ہے (میزان الاعتدال جلد۲ صفحہ۵۳۰' ضعیف ابن ماجہ صفحہ۲۶۲)

۴۲۵۵ - (۱۳) **وَعَنْ** جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا أَكَلَ مَعَ قَوْمٍ كَانَ آخِرَهُمْ أَكْلًا. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ» مُرْسَلًا.

۴۲۵۵: جعفر بن محمد اپنے والد سے بیان کرتے ہیں اس نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے ساتھ کھانا کھاتے تو آپ سب سے آخر تک کھاتے رہتے۔ (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت : یہ حدیث مرسل ہے نیز سند کا حال معلوم نہیں نیز جعفر سے مراد جعفر صادق بن محمد باقر بن علی زین العابدین ہے۔ (میزان الاعتدال جلد۱ صفحہ۴۱۴)

۴۲۵۶ - (۱٤) **وَعَنْ** أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِطَعَامٍ فَعُرِضَ عَلَيْنَا، فَقُلْنَا: لَا نَشْتَهِيهِ. قَالَ: «لَا تَجْمَعْنَ جُوعًا وَكَذِبًا» . . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۴۲۵۶: اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ آپ نے ہمارے سامنے کھانا رکھ دیا۔ ہم نے عرض کیا کہ ہمیں (کھانے کی) چاہت نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا' جھوٹ اور بھوک کو جمع نہ کرو (ابن ماجہ)

وضاحت : یہ حدیث حسن درجہ کی ہے (صحیح ابن ماجہ صفحہ۲۳۰)

۴۲۵۷ - (۱۵) **وَعَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «كُلُوا جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا، فَإِنَّ الْبَرَكَةَ مَعَ الْجَمَاعَةِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۴۲۵۷: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' آپ اجتماعی شکل میں کھائیں' الگ الگ نہ کھائیں اس لئے کہ برکت جماعت کے ساتھ ہے (ابن ماجہ)

وضاحت : اس حدیث کی سند نہایت درجہ ضعیف ہے' سند میں عمرو بن دینار راوی ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد۶ صفحہ۲۳۰' ضعیف ابن ماجہ صفحہ۲۶۲' التعلیق الرغیب جلد۳ صفحہ۱۲۱) البتہ پہلا جملہ ثابت ہے (احادیث ضعیفہ۲۳۹۹)

۴۲۵۸ - (۱٦) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مِنَ السُّنَّةِ أَنْ يَخْرُجَ الرَّجُلُ مَعَ ضَيْفِهِ إِلَى بَابِ الدَّارِ» . . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۴۲۵۸ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' یہ بھی سنت ہے کہ میزبان' مہمان کے ساتھ گھر کے دروازے تک جائے (ابن ماجہ)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں علی بن عروہ قرشی راوی متروک الحدیث ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۴۴)

٤٢٥٩ - (١٧) وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ» عَنْهُ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَقَالَ: فِيْ إِسْنَادِهِ ضُعْفٌ.

۴۲۵۹ : امام بیہقی نے اس حدیث کو شعب الایمان میں ابوہریرہؓ اور عباسؓ سے روایت کیا اور بیان کیا ہے کہ اس کی سند میں ضعف ہے۔

٤٢٦٠ - (١٨) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَلْخَيْرُ أَسْرَعُ إِلَى الْبَيْتِ الَّذِيْ يُؤْكَلُ فِيْهِ مِنَ الشَّفْرَةِ إِلَى سَنَامِ الْبَعِيْرِ» . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۴۲۶۰ : ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' چھری جتنی تیزی سے اونٹ کی کوہان کی طرف جاتی ہے اس سے زیادہ تیزی سے خیروبرکت اس گھر میں داخل ہوتی ہے جہاں کھانا کھلایا جاتا ہے (ابن ماجہ)

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں جبارہ بن مغلس اور عبدالرحمان بن نہشل راوی ضعیف ہیں۔ (میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۳۸۷' ضعیف ابن ماجہ ۲۷۱' تنقیح الرغیب جلد ۳ صفحہ ۲۴۳)

بَابُ فِي مَتَى يَكُونُ الْمَرْءُ مُضْطَرًّا لِتَحِلَّ لَهُ الْمَيْتَةُ

(اضطراری حالت میں حرام چیز کے کھانے کی اجازت کا بیان)

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

۴۲۶۱ - (۱) عَنِ الْفُجَيْعِ الْعَامِرِيِّ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ مَا يَحِلُّ لَنَا مِنَ الْمَيْتَةِ؟ قَالَ: «مَا طَعَامُكُمْ؟» قُلْنَا: نَغْتَبِقُ وَنَصْطَبِحُ. قَالَ أَبُو نُعَيْمٍ: فَسَّرَهُ لِي عُقْبَةُ: قَدَحٌ غُدْوَةً، وَقَدَحٌ عَشِيَّةً. . . قَالَ: «ذَاكَ وَأَبِي الْجُوعُ» فَأَحَلَّ لَهُمُ الْمَيْتَةَ عَلَى هَذِهِ الْحَالِ۔ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

دوسری فصل: ۴۲۶۱: فجیع عامری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے دریافت کیا' ہمارے لئے مردار (کا گوشت) کس قدر حلال ہے؟ آپؐ نے دریافت کیا' تمہاری خوراک کیا ہے؟ ہم نے بیان کیا کہ صبح و شام (ایک ایک پیالہ) دودھ پیتے ہیں ابونعیم (راوی) نے بیان کیا کہ عقبہ نے مجھ سے اس کی وضاحت کرتے ہوئے کہا' ایک پیالہ صبح ایک پیالہ شام۔ آپؐ نے فرمایا' میرے والد کی قسم! یہ تو بھوک ہے۔ چنانچہ آپؐ نے ایسی حالت میں ان کیلئے مردار کو حلال قرار دیا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عقبہ بن وھب راوی مجہول ہے جبکہ وھب بن عقبہ راوی مستور ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا والد کی قسم اٹھانا نہی سے پہلے ہے یا حسب عادت قسم اٹھائی یا جلدی میں زبان سے نکل گئی (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۸۷' تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۱۷' ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۷۸)

۴۲۶۲ - (۲) وَعَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّا نَكُونُ بِأَرْضٍ تُصِيبُنَا بِهَا الْمَخْمَصَةُ، فَمَتَى يَحِلُّ لَنَا الْمَيْتَةُ؟ قَالَ: «مَا لَمْ تَصْطَبِحُوا أَوْ تَغْتَبِقُوا أَوْ تَحْتَفِئُوا بِهَا بَقْلًا، فَشَأْنَكُمْ بِهَا» مَعْنَاهُ: إِذَا لَمْ تَجِدُوا صَبُوحًا أَوْ غَبُوقًا وَلَمْ تَجِدُوا بَقْلَةً تَأْكُلُونَهَا حَلَّتْ لَكُمُ الْمَيْتَةُ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۴۲۶۲: ابو واقد اللیثی بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! ہم ایسی سرزمین میں ہوتے ہیں جہاں ہمیں بھوک ستاتی ہے' تو ہمارے لئے مردار گوشت کب حلال ہوگا؟ آپؐ نے فرمایا' جب تک تم صبح و شام دودھ کا پیالہ نہیں پیتے یا تمہیں ساگ پات کھانے کو نہیں ملتا تو (اس وقت) تم مردار گوشت کھا سکتے ہو۔ اس سے مقصود یہ ہے کہ جب تمہیں صبح و شام دودھ کا پیالہ میسر نہ آئے اور ساگ پات بھی کھانے کیلئے نہ ملے تو تمہارے لئے مردار حلال ہے (دارمی)

وضاحت: مردار کا گوشت اسی قدر جائز ہے جس کے کھانے سے جسم و روح کا رشتہ قائم رہے۔ پیٹ بھر کر کھانا جائز نہیں (واللہ اعلم)

بَابُ الْاَشْرِبَةِ
(مشروبات کے پینے کے آداب)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٤٢٦٣ - (١) عَنْ اَنَسٍ ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَنَفَّسُ فِي الشَّرَابِ ثَلَاثًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَزَادَ مُسْلِمٌ فِيْ رِوَايَةٍ وَيَقُوْلُ: «اِنَّهُ اَرْوٰى وَاَبْرَأُ وَاَمْرَأُ».

پہلی فصل: ۴۲۶۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کوئی مشروب) پیتے ہوئے تین بار سانس لیتے تھے (بخاری' مسلم)

اور مسلم کی ایک روایت میں اضافہ ہے' آپ' فرماتے تھے کہ اس طرح زیادہ سیرابی حاصل ہوتی ہے' صحت میں اضافہ ہوتا ہے اور ہضم کا عمل قوی ہوتا ہے۔

٤٢٦٤ - (٢) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فِي السِّقَاءِ . . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۲۶۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزوں کے منہ سے پانی پینے سے منع فرمایا (بخاری' مسلم)

وضاحت: مشکیزے کے منہ سے پانی پینے سے روکنے میں یہ حکمت ہے کہ کہیں ناگہانی طور کوئی موذی یا مضر چیز منہ میں داخل ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے جبکہ کھلے برتن یا ہاتھ سے پینے میں یہ بات نہیں ہوتی' ہر چیز صاف و شفاف نظر آتی ہے (واللہ اعلم)

٤٢٦٥ - (٣) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ اخْتِنَاثِ الْاَسْقِيَةِ زَادَ فِيْ رِوَايَةٍ: وَاخْتِنَاثُهَا: اَنْ يُقْلَبَ رَاْسُهَا ثُمَّ يُشْرَبَ مِنْهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۲۶۵: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزے کے منہ کو موڑ کر پانی پینے سے منع فرمایا۔ ایک روایت میں اضافہ ہے کہ اختناث یہ ہے کہ اس کے منہ کو الٹ کر اس سے پیا جائے (بخاری' مسلم)

٤٢٦٦ - (٤) وَعَنْ اَنَسٍ ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، اَنَّهُ نَهٰى اَنْ يَشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۲۶۶: انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں' آپ نے منع کیا کہ کوئی شخص کھڑے ہو کر پانی پئے (مسلم)

وضاحت: یہ نہی تنزیہی ہے۔ کھڑے ہو کر پانی نہیں پینا چاہیے لیکن کھڑے ہو کر پینے کا جواز ہے (واللہ اعلم)

٤٢٦٧ - (٥) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا يَشْرَبَنَّ اَحَدٌ مِنْكُمْ قَائِمًا، فَمَنْ نَسِيَ مِنْكُمْ فَلْيَسْتَقِئْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۲۶۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں سے کوئی شخص کھڑے ہو کر پانی نہ پیئے' تم میں سے جو شخص بھول کر کھڑے ہو کر پانی پی لے تو وہ قے کرے (مسلم)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عمر بن حمزہ راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۲۵۵)

٤٢٦٨ - (٦) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِدَلْوٍ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ، فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۲۶۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آب زم زم کا ڈول پیش کیا۔ آپ نے کھڑے ہو کر پانی پیا (بخاری' مسلم)

وضاحت: ضروری نہیں کہ آب زم زم کھڑے ہو کر پیا جائے بیٹھ کر بھی پیا جا سکتا ہے (واللہ اعلم)

٤٢٦٩ - (٧) وَعَنْ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: اَنَّهُ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ قَعَدَ فِيْ حَوَائِجِ النَّاسِ فِيْ رَحْبَةِ الْكُوْفَةِ، حَتّٰى حَضَرَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ، ثُمَّ اُتِيَ بِمَاءٍ، فَشَرِبَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ، وَذَكَرَ رَأْسَهُ وَرِجْلَيْهِ، ثُمَّ قَامَ فَشَرِبَ فَضْلَهُ وَهُوَ قَائِمٌ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ اُنَاسًا يَكْرَهُوْنَ الشُّرْبَ قَائِمًا، وَاِنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۲۶۹: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے ظہر کی نماز ادا کی بعدازاں لوگوں کی ضرورتوں (کو حل کرنے) کے لئے کوفہ کے کھلے میدان میں تشریف فرما ہو گئے۔ یہاں تک کہ عصر کی نماز کا وقت ہو گیا بعد ازاں (علیؓ) کے پاس پانی لایا گیا' انہوں نے اسے پیا اور اپنے چہرے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو دھویا۔ راوی نے ذکر کیا کہ (اسی طرح) سر اور دونوں پاؤں کو بھی دھویا۔ بعدازاں آپ نے کھڑے ہو کر باقی ماندہ پانی پیا۔ بعدازاں فرمایا' کچھ لوگ کھڑے ہو کر پانی پینے کو مکروہ جانتے ہیں جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (بالکل) اسی طرح کیا جیسا کہ میں نے کیا (بخاری)

۴۲۷۰ ـ (۸) وَعَنْ جَابِرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، وَمَعَهُ صَاحِبٌ لَهُ، فَسَلَّمَ فَرَدَّ الرَّجُلُ وَهُوَ يُحَوِّلُ الْمَاءَ فِي حَائِطٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ فِي شَنَّةٍ ـ وَإِلَّا كَرَعْنَا؟» ـ فَقَالَ: عِنْدِي مَاءٌ بَاتَ فِي شَنٍّ، فَانْطَلَقَ إِلَى الْعَرِيشِ ـ فَسَكَبَ فِي قَدَحٍ مَاءً، ثُمَّ حَلَبَ عَلَيْهِ مِنْ دَاجِنٍ ـ، فَشَرِبَ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ أَعَادَ فَشَرِبَ الرَّجُلُ الَّذِي جَاءَ مَعَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۲۷۰: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے ہاں گئے۔ آپ کے ساتھ آپ کا ایک صحابی بھی تھا۔ آپ نے "السلام علیکم" کہا، اس شخص نے (آپ کے سلام کا) جواب دیا جبکہ وہ باغ میں پانی لگا رہا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس سے) دریافت کیا" اگر تیرے پاس رات کا پانی پرانے مشکیزے میں ہے (تو ہم پی لیتے ہیں) ورنہ ہم منہ لگا کر پانی پی لیں گے۔ اس نے جواب دیا" میرے ہاں پرانے مشکیزے میں رات کا (رکھا ہوا) پانی ہے وہ چھپر کی جانب چل دیا اور اس نے پیالے میں پانی ڈالا پھر اس میں گھریلو بکری کا دودھ دوہا (چنانچہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا پھر اس نے اور پانی اور دودھ ڈالا تو اس شخص نے پیا جو آپ کے ساتھ تھا (بخاری)

وضاحت: آپ کو رات کا باسی پانی بہت محبوب تھا (واللہ اعلم)

۴۲۷۱ ـ (۹) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «الَّذِي يَشْرَبُ فِي آنِيَةِ الْفِضَّةِ إِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِي بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: «إِنَّ الَّذِي يَأْكُلُ وَيَشْرَبُ فِي آنِيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ».

۴۲۷۱: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" جو شخص چاندی کے برتن میں پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ داخل کرتا ہے (بخاری' مسلم) اور مسلم کی روایت میں ہے کہ جو شخص چاندی اور سونے کے برتنوں میں کھاتا پیتا ہے (وہ اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ داخل کرتا ہے)

۴۲۷۲ ـ (۱۰) وَعَنْ حُذَيْفَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ وَلَا الدِّيبَاجَ، وَلَا تَشْرَبُوا فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَلَا تَأْكُلُوا فِي صِحَافِهَا؛ فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَهِيَ لَكُمْ فِي الْآخِرَةِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۲۷۲: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا" باریک' موٹا (کسی قسم کا بھی) ریشم نہ پہنو اور سونے چاندی کے برتنوں میں نہ پیو اور نہ ان کی پلیٹوں میں کھاؤ۔ بے شک یہ چیزیں دنیا میں ان کیلئے ہیں اور آخرت میں تمہارے لئے ہیں (بخاری' مسلم)

وضاحت: ریشم پہننا عورتوں کے لئے جائز ہے ایک دوسری حدیث میں اس کی وضاحت ہے۔

٤٢٧٣ - (١١) وَعَنْ أَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: حُلِبَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ شَاةٌ دَاجِنٌ، وَشِيْبَ - لَبَنُهَا بِمَاءٍ مِنَ الْبِئْرِ الَّتِيْ فِيْ دَارِ أَنَسٍ، فَأَعْطَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْقَدَحَ، فَشَرِبَ وَعَلَى يَسَارِهِ أَبُوْ بَكْرٍ، وَعَنْ يَمِيْنِهِ أَعْرَابِيٌّ، فَقَالَ عُمَرُ: أَعْطِ أَبَا بَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَأَعْطَى الْأَعْرَابِيَّ الَّذِيْ عَنْ يَمِيْنِهِ، ثُمَّ قَالَ: «اَلْأَيْمَنُ فَالْأَيْمَنُ» وَفِيْ رِوَايَةٍ: «اَلْأَيْمَنُوْنَ اَلْأَيْمَنُوْنَ، أَلَا فَيَمِّنُوْا» . . . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۲۷۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک گھریلو بکری کا دودھ دوہا گیا اور دودھ میں اس کنوئیں سے پانی ملایا گیا جو انسؓ کے گھر میں تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیالہ دیا گیا آپؐ نے پیا۔ آپؐ کی بائیں جانب ابوبکرؓ تھے اور دائیں جانب ایک بدوی تھا۔ عمرؓ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! آپ ابوبکرؓ کو پکڑائیں لیکن آپؐ نے بدوی کو پکڑایا جو آپؐ کی دائیں جانب تھا۔ بعدازاں آپؐ نے فرمایا' دائیں جانب والا پس دائیں جانب والا (مقدم ہے) اور ایک روایت میں ہے دائیں جانب والے پس دائیں جانب والے (مقدم ہیں) خبردار! تم دائیں جانب والوں کو مقدم کرو (بخاری' مسلم)

٤٢٧٤ - (١٢) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِقَدَحٍ، فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِيْنِهِ غُلَامٌ أَصْغَرُ الْقَوْمِ، وَالْأَشْيَاخُ عَنْ يَسَارِهِ. فَقَالَ: «يَا غُلَامُ! أَتَأْذَنُ أَنْ أُعْطِيَهُ الْأَشْيَاخَ؟» فَقَالَ: مَا كُنْتُ لِأُوْثِرَ بِفَضْلٍ مِنْكَ أَحَدًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَحَدِيْثُ أَبِيْ قَتَادَةَ سَنَذْكُرُهُ فِيْ «بَابِ الْمُعْجِزَاتِ» إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى.

۴۲۷۴: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں پانی کا ایک پیالہ لایا گیا آپؐ نے اس سے پیا آپؐ کے دائیں جانب ایک نوعمر لڑکا تھا اور عمر رسیدہ لوگ آپؐ کی بائیں جانب تھے۔ آپؐ نے دریافت کیا' برخوردار! کیا تو مجھے اجازت دیتا ہے کہ میں یہ پیالہ عمر رسیدہ لوگوں کو دے دوں اس نے جواب دیا' اے اللہ کے رسول! میں آپؐ کے بچے ہوئے پانی کے بارے میں (خود پر) کسی کو ترجیح نہیں دوں گا چنانچہ آپؐ نے پیالہ لڑکے کو پکڑا دیا (بخاری' مسلم) اور ابوقتادہؓ سے مروی حدیث کا ذکر ہم انشاء اللہ "باب المعجزات" میں کریں گے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٤٢٧٥ - (١٣) عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا نَأْكُلُ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ نَمْشِيْ وَنَشْرَبُ وَنَحْنُ قِيَامٌ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

دوسری فصل: ۴۲۷۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہم چلتے پھرتے اور کھڑے ہو کر کھاتے پیتے تھے (ترمذی' ابن ماجہ' دارمی) اور امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح غریب قرار دیا ہے۔

٤٢٧٦ ـ (١٤) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَشْرَبُ قَائِمًا وَقَاعِدًا . . . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۲۷۶: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں' میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر اور بیٹھے ہوئے پیتے تھے (ترمذی)

٤٢٧٧ ـ (١٥) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُتَنَفَّسَ فِي الْإِنَاءِ، أَوْ يُنْفَخَ فِيهِ . . . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۴۲۷۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن میں سانس لینے یا برتن میں پھونک مارنے سے منع فرمایا (ابوداؤد' ابن ماجہ)

٤٢٧٨ ـ (١٦) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَشْرَبُوا وَاحِدًا ـــ كَشُرْبِ الْبَعِيرِ، وَلٰكِنِ اشْرَبُوا مَثْنَى وَثُلَاثَ، وَسَمُّوا ـــ إِذَا أَنْتُمْ شَرِبْتُمْ، وَاحْمَدُوا إِذَا أَنْتُمْ رَفَعْتُمْ» . . . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۲۷۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اونٹ کی طرح ایک ہی سانس میں نہ پیو۔ البتہ دو یا تین سانس میں پیو۔ اور پیتے وقت "بسم اللہ" پڑھو اور جب برتن اٹھاؤ تو "الحمد للہ" کہو (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں یزید بن سنان جزری راوی ضعیف ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۳)

٤٢٧٩ ـ (١٧) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ. فَقَالَ رَجُلٌ: الْقَذَاةُ أَرَاهَا فِي الْإِنَاءِ. قَالَ: «أَهْرِقْهَا». قَالَ: فَإِنِّي لَا أَرْوَى مِنْ نَفَسٍ وَاحِدٍ. قَالَ: «فَأَبِنِ الْقَدَحَ ـــ عَنْ فِيكَ، ثُمَّ تَنَفَّسْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.

۴۲۷۹: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (پانی وغیرہ) پیتے وقت پھونک مارنے

سے منع فرمایا۔ ایک شخص نے دریافت کیا کہ اگر مجھے برتن میں تنکا نظر آئے؟ آپؐ نے فرمایا' اسے نکال دے اس نے دریافت کیا' میں ایک سانس سے سیراب نہیں ہوتا؟ آپؐ نے فرمایا' منہ سے پیالہ ہٹا کر سانس لے (ترمذی' دارمی)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں ابوالمثنی جھنی راوی کی عدالت ثابت نہیں ہے (مشکوۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۱۲۲۳)

۴۲۸۰ - (۱۸) **وَعَنْهُ** قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ ثُلْمَةِ الْقَدَحِ، وَاَنْ يُنْفَخَ فِي الشَّرَابِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

۴۲۸۰: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیالے کی ٹوٹی ہوئی جگہ سے (پانی وغیرہ) پینے اور پانی میں پھونک مارنے سے منع فرمایا (ابوداؤد)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں قرہ بن عبدالرحمان راوی منکرالحدیث ہے (الجرح والتعدیل جلد ۷ صفحہ ۱۳۱' میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۸۸' تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۱۲۵)

۴۲۸۱ - (۱۹) **وَعَنْ** كَبْشَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَشَرِبَ مِنْ فِيْ قِرْبَةٍ مُعَلَّقَةٍ قَائِمًا، فَقُمْتُ اِلٰى فِيْهَا فَقَطَعْتُهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ.

۴۲۸۱: کبشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے۔ آپؐ نے لٹکتے ہوئے مشکیزے کے منہ سے کھڑے ہو کر پانی پیا۔ میں کھڑی ہوئی (اور) میں نے مشکیزے کے منہ کو کاٹ کر (اپنے پاس) رکھ لیا (ترمذی' ابن ماجہ) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن غریب صحیح قرار دیا ہے۔

وضاحت : ایک دوسری حدیث میں مشکیزے کے منہ سے پانی پینے کی ممانعت ہے' اس کو نہی تنزیہی پر محمول کیا جائے گا اس حدیث میں کبشہؓ نے مشکیزے کے اس حصے کو کاٹ کر اپنے پاس رکھ لیا جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منہ مبارک لگا تھا تاکہ اس سے ہر شخص نہ پینے لگ جائے۔ اس کو محفوظ کر لیا اور تبرکاً اپنے پاس رکھ لیا۔ آپؐ کے تبرکات شرعاً ثابت ہیں لیکن آپؐ کے علاوہ امت کے کسی دوسرے فرد کے تبرکات یوں رکھنا جائز نہیں ہیں۔ (واللہ اعلم)

۴۲۸۲ - (۲۰) **وَعَنِ** الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ اَحَبُّ الشَّرَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ الْحُلْوُ الْبَارِدُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: وَالصَّحِيْحُ مَا رُوِيَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلًا.

۴۲۸۲: زہری رحمہ اللہ' عروہ سے وہ عائشہؓ سے بیان کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کا محبوب مشروب ٹھنڈا میٹھا تھا (ترمذی) امام ترمذیؒ نے واضح کیا ہے کہ یہ روایت زہری سے مرسلاً صحیح ہے۔

۴۲۸۳ - (۲۱) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَأَطْعِمْنَا خَيْرًا مِنْهُ. وَإِذَا سُقِيَ لَبَنًا فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ، وَزِدْنَا مِنْهُ؛ فَإِنَّهُ لَيْسَ شَيْءٌ يُجْزِئُ مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ إِلَّا اللَّبَنُ» — رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ.

۴۲۸۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں سے کوئی شخص جب کھانے سے فارغ ہو جائے تو وہ یہ دعا کرے' اے اللہ! ہمارے لئے اس میں برکت عطا فرما اور ہمیں اس سے بہتر کھلا اور جب کسی کو دودھ پلایا جائے (تو دودھ پینے کے بعد) یہ دعا کرے' اے اللہ! ہمارے لئے اس میں برکت عطا کر اور ہمیں یہ مزید عطا فرما کیونکہ دودھ کے علاوہ کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو کھانے اور پینے کا نعم البدل ہو۔ (ترمذی' ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں علی بن زید بن جدعان راوی ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد ۶ صفحہ ۱۸۶' المجروحین جلد ۲ صفحہ ۱۰۳' میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۲۷' تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۳۷)

۴۲۸۴ - (۲۲) وَعَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُسْتَعْذَبُ لَهُ الْمَاءُ مِنَ السُّقْيَا. قِيْلَ: هِيَ عَيْنٌ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْمَدِيْنَةِ يَوْمَانِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۴۲۸۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے "سقیا" (نامی چشمہ) سے میٹھا پانی لایا جاتا تھا کہا جاتا ہے کہ یہ ایک چشمہ ہے' اس چشمے اور مدینہ منورہ کے درمیان دو دن کی مسافت ہے (ابوداؤد)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۴۲۸۵ - (۲۳) عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ شَرِبَ فِيْ إِنَاءِ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ، أَوْ إِنَاءٍ فِيْهِ شَيْءٌ مِنْ ذٰلِكَ فَإِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِيْ بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ» ... رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ.

تیسری فصل: ۴۲۸۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص سونے چاندی کے برتن میں یا ایسے برتن میں' جس میں سونا چاندی لگا ہوا ہے (پانی وغیرہ) پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ داخل کر رہا ہے (دارقطنی)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۱۲۴۴) نیز انسؓ سے مروی حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پیالہ ٹوٹ گیا۔ آپؐ نے چاندی کی سلاخ لگا کر اس کو درست کیا (بخاری)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایسے برتن جس میں سونے' چاندی کا جوڑ لگا ہو' کھانا پینا درست ہے۔ اسی طرح چاندی

بَابُ النَّقِيْعِ وَالْاَنْبِذَةِ

(منقّٰی اور کھجور سے تیار کردہ نبیذ کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۴۲۸۶ - (۱) عَنْ اَنَسٍ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَقَدْ سَقَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِقَدَحِيْ هٰذَا الشَّرَابَ كُلَّهُ: اَلْعَسَلَ، وَالنَّبِيْذَ، وَالْمَاءَ، وَاللَّبَنَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل: ۴۲۸۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے اس پیالے کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر قسم کا مشروب یعنی شہد' نبیذ' پانی اور دودھ پلایا (مسلم)

۴۲۸۷ - (۲) وَعَنْ عَائِشَةَ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كُنَّا نَنْبِذُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سِقَاءٍ يُوْكَأُ اَعْلَاهُ، وَلَهُ عَزْلَاءُ — نَنْبِذُهُ غُدْوَةً، فَيَشْرَبُهُ عِشَاءً، وَنَنْبِذُهُ عِشَاءً فَيَشْرَبُهُ غُدْوَةً. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۲۸۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم مشکیزے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نبیذ تیار کر رہے تھے۔ مشکیزے کے اوپر کے منہ کو رسی کے ساتھ بند کر دیا جاتا اور اس کے نچلے حصے میں بھی ایک سوراخ ہوتا۔ ہم صبح کے وقت نبیذ بناتے تو آپ اسے شام کے وقت نوش فرماتے اور جب ہم شام کے وقت نبیذ بناتے تو آپ صبح کے وقت اسے نوش فرماتے (مسلم)

۴۲۸۸ - (۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُنْبَذُ لَهُ اَوَّلَ اللَّيْلِ، فَيَشْرَبُهُ، اِذَا اَصْبَحَ يَوْمَهُ ذٰلِكَ، وَاللَّيْلَةَ الَّتِيْ تَجِيْءُ، وَالْغَدَ، وَاللَّيْلَةَ الْاُخْرٰى، وَالْغَدَ اِلَى الْعَصْرِ، فَاِنْ بَقِيَ شَيْءٌ سَقَاهُ الْخَادِمَ، اَوْ اَمَرَ بِهٖ فَصُبَّ... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۲۸۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے شروع رات میں نبیذ تیار کی جاتی۔ جب صبح ہوتی تو آپ اسے تمام دن' اگلی رات' دوسرے دن' اس سے اگلی رات اور تیسرے روز عصر کے وقت تک پیتے رہتے اور اگر کچھ باقی رہ جاتی تو اسے خادم کو پلا دیتے یا بہا دینے کا حکم دیتے (مسلم)

۴۲۸۹ - (۴) وَعَنْ جَابِرٍ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ يُنْبَذُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سِقَاءٍ، فَاِذَا لَمْ يَجِدُوْا سِقَاءً يُنْبَذُ لَهُ فِيْ تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۲۸۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے آپ کے مشکیزے میں نبیذ بنائی جاتی اور جب مشکیزہ نہ ملتا تو آپ کے لئے پتھر کے برتن میں نبیذ بنائی جاتی۔ (مسلم)

٤٢٩٠ - (٥) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ، وَالْمُزَفَّتِ، وَالنَّقِيْرِ، وَاَمَرَ اَنْ يُّنْبَذَ فِيْ اَسْقِيَةِ الْاَدَمِ... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۲۹۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو، سبز مٹکے، چکنی کے برتن اور کھجور کے تنے کو کھود کر بنائے گئے برتن میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا اور حکم دیا کہ چمڑے کے مشکیزوں میں نبیذ بنائی جائے (مسلم)

٤٢٩١ - (٦) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «نَهَيْتُكُمْ عَنِ الظُّرُوْفِ، فَاِنَّ ظَرْفًا لَا يُحِلُّ شَيْئًا وَّلَا يُحَرِّمُهُ، وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ». وَفِيْ رِوَايَةٍ: قَالَ: «نَهَيْتُكُمْ عَنِ الْاَشْرِبَةِ اِلَّا فِيْ ظُرُوْفِ الْاَدَمِ، فَاشْرَبُوْا فِيْ كُلِّ وِعَاءٍ غَيْرَ اَنْ لَّا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا». رواه مسلم.

۴۲۹۱: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں نے تمہیں چند برتنوں کے استعمال سے منع کیا تھا لیکن کوئی برتن کسی چیز کو حلال یا حرام نہیں کرتا اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا، میں نے تمہیں چمڑے کے برتنوں کے سوا دوسرے برتنوں میں پینے سے منع کیا تھا۔ اب تمہیں ہر برتن کے استعمال کی اجازت ہے۔ البتہ تم نشہ آور مشروب نہ پیو (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٤٢٩٢ - (٧) عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «لَيَشْرَبَنَّ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِي الْخَمْرَ، يُسَمُّوْنَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا»... رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

دوسری فصل: ۴۲۹۲: ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، میری امت میں سے کچھ لوگ شراب نوشی کریں گے اور وہ اس کا نام کچھ اور رکھ دیں گے (ابوداؤد، ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں حاتم بن حریث طائی، راوی غیر معروف ہے (میزان الاعتدال جلد ا صفحہ ۴۲۸)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٤٢٩٣ - (٨) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ

عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ الْأَخْضَرِ ــ. قُلْتُ: أَنَشْرَبُ فِي الْأَبْيَضِ؟ قَالَ: «لَا». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

تیسری فصل: ۴۲۴۳: عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سبز مٹکے میں تیار شدہ نبیذ کے استعمال سے منع فرمایا۔ (عبداللہ بن ابی اوفیٰ کہتے ہیں کہ) میں نے پوچھا' کیا ہم سفید مٹکے میں نبیذ بنا کر پی سکتے ہیں؟ تو آپ نے نفی میں جواب دیا (بخاری)

وضاحت: نشہ آور مشروب خواہ سفید مٹکے میں ہو یا سبز میں' اس کا پینا حرام ہے اور اگر نبیذ نشہ آور نہ ہو تو خواہ وہ کسی بھی برتن میں ہو' اس کا پینا جائز ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۲۲)

بَابُ تَغْطِيَةِ الْاَوَانِیْ وَغَيْرِهَا

(برتنوں کو ڈھانپنے، دروازے بند کرنے اور چراغ بجھانے وغیرہ کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٤٢٩٤ - (١) عَنْ جَابِرٍ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ اَوْ اَمْسَيْتُمْ فَكُفُّوْا صِبْيَانَكُمْ؛ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْتَشِرُ حِيْنَئِذٍ، فَاِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِّنَ اللَّيْلِ فَخَلُّوْهُمْ وَاَغْلِقُوا الْاَبْوَابَ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ؛ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُّغْلَقًا، وَاَوْكُوْا قِرَبَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ، وَخَمِّرُوْا آنِيَتَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ، وَلَوْ اَنْ تَعْرُضُوْا عَلَيْهِ شَيْئًا، وَاَطْفِئُوْا مَصَابِيْحَكُمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ۴۲۹۴: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب رات چھا جائے یا شام ہو جائے تو اپنے بچوں کو گھروں سے باہر نکلنے سے روکو کیونکہ اس وقت شیطان گھومنے پھرنے لگ جاتے ہیں اور جب رات کا کچھ حصہ گزر جائے تو اپنے بچوں کو پابند نہ کرو اور دروازے بند رکھو اور انہیں بند کرتے وقت بسم اللہ پڑھو۔ کیونکہ شیطان بند دروازے کو نہیں کھولتا اور بسم اللہ پڑھ کر مشکیزے کے منہ پر رسی باندھا کرو اور اپنے برتن کو بسم اللہ پڑھ کر ڈھانپا کرو اگرچہ ان پر کوئی معمولی چیز ہی کیوں نہ رکھو، نیز سوتے وقت چراغوں کو بجھا دیا کرو (بخاری، مسلم)

٤٢٩٥ - (٢) وَفِیْ رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِیِّ، قَالَ: «خَمِّرُوا الْآنِيَةَ، وَاَوْكُوا الْاَسْقِيَةَ، وَاَجِيْفُوا الْاَبْوَابَ، وَاكْفِتُوْا صِبْيَانَكُمْ عِنْدَ الْمَسَاءِ؛ فَاِنَّ لِلْجِنِّ انْتِشَارًا وَّخَطْفَةً، وَاَطْفِئُوا الْمَصَابِيْحَ عِنْدَ الرُّقَادِ؛ فَاِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ رُبَّمَا اجْتَرَّتِ الْفَتِيْلَةَ فَاَحْرَقَتْ اَهْلَ الْبَيْتِ».

۴۲۹۵: اور بخاری کی روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا، برتن کو ڈھانپو، مشکیزے کے منہ بند کرو، دروازوں کو بند رکھو اور شام کے وقت بچوں کو (گھر سے) باہر جانے سے روکے رکھو۔ اس لئے کہ (اس دوران شیطان) جن پھیل جاتے ہیں اور وہ بچوں کو اچک لیتے ہیں یعنی بچوں کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ اور سوتے وقت چراغوں کو بجھا دیا کرو" اس لئے کہ بعض اوقات چوہیا چراغ کی بتی کھینچ لے جاتی ہے اور اہل خانہ کو جلانے کا ذریعہ بنتی ہے۔

٤٢٩٦ - (٣) وَفِیْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ، قَالَ: «غَطُّوا الْاِنَاءَ، وَاَوْكُوا السِّقَاءَ، وَاَغْلِقُوا الْاَبْوَابَ، وَاَطْفِئُوا السِّرَاجَ؛ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَحُلُّ سِقَاءً، وَلَا يَفْتَحُ بَابًا، وَلَا يَكْشِفُ اِنَاءً. فَاِنْ

لَمْ يَجِدْ أَحَدُكُمْ إِلَّا أَنْ يَعْرِضَ عَلَى إِنَائِهِ عُودًا وَيَذْكُرَ اسْمَ اللهِ فَلْيَفْعَلْ، فَإِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ بَيْتَهُمْ».

۴۲۹۶: اور مسلم کی روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا' برتنوں کو ڈھانپ کر رکھو' مشکیزوں کے منہ کو رسی سے باندھو' دروازوں کو بند رکھو اور چراغ بجھاؤ۔ اس لئے کہ شیطان بند مشکیزوں اور بند دروازے کو نہیں کھولتا نیز ڈھانپے ہوئے برتن کو بھی نہیں کھولتا۔ اگر تمہیں ڈھانپنے کے لئے لکڑی ملے تو اسے برتن پر بسم اللہ پڑھ کر رکھو۔ بے شک چوہیا گھر والوں سمیت ان کے گھر پر آگ بھڑکا دیتی ہے۔

۴۲۹۷ - (۴) وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ، قَالَ: «لَا تُرْسِلُوا مَوَاشِيَكُمْ وَصِبْيَانَكُمْ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتَّى تَذْهَبَ فَحْمَةُ الْعِشَاءِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يُبْعَثُ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتَّى تَذْهَبَ فَحْمَةُ الْعِشَاءِ».

۴۲۹۷: اور اس کی ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا' سورج غروب ہونے کے وقت اپنے چارپایوں یا اپنے بچوں کو آزاد نہ چھوڑو جب تک کہ شام کا اندھیرا نہ چھٹ جائے۔ اس لئے کہ شیطان سورج غروب ہونے کے وقت سے عشاء کے اندھیرے کے ختم ہونے تک گھومتے پھرتے رہتے ہیں۔

۴۲۹۸ - (۵) وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ، قَالَ: «غَطُّوا الْإِنَاءَ، وَأَوْكُوا السِّقَاءَ، فَإِنَّ فِي السَّنَةِ لَيْلَةً يَنْزِلُ فِيهَا وَبَاءٌ لَا يَمُرُّ بِإِنَاءٍ لَيْسَ عَلَيْهِ غِطَاءٌ أَوْ سِقَاءٍ لَيْسَ عَلَيْهِ وِكَاءٌ إِلَّا نَزَلَ فِيهِ مِنْ ذَلِكَ الْوَبَاءِ».

۴۲۹۸: اور اس کی ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا' برتنوں کو ڈھانپ کر رکھو' مشکیزوں کا منہ بند کر کے رکھو۔ اس لئے کہ سال میں ایک رات ایسی آتی ہے' جس میں وباء نازل ہوتی ہے۔ جس برتن پر ڈھکنا نہ ہو یا جس مشکیزے کا منہ بند نہ ہو' اس میں اس وباء میں سے کچھ اتر پڑتی ہے۔

۴۲۹۹ - (۶) وَعَنْهُ، قَالَ: جَاءَ أَبُو حُمَيْدٍ - رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ - مِنَ النَّقِيعِ بِإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَلَا خَمَّرْتَهُ وَلَوْ أَنْ تَعْرِضَ عَلَيْهِ عُودًا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۲۹۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابوحمید انصاری "نقیع" مقام سے دودھ کا بھرا ہوا ایک برتن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا۔ چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تجھے اس کو ڈھانپنا چاہیے اگرچہ اس پر عرضاً لکڑی رکھ لے۔ (بخاری' مسلم)

۴۳۰۰ - (۷) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «لَا تَتْرُكُوا النَّارَ

فِیْ بُیُوْتِکُمْ حِیْنَ تَنَامُوْنَ»۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۴۳۰۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' سوتے وقت اپنے گھروں میں آگ جلتی نہ چھوڑا کرو۔ (بخاری' مسلم)

۴۳۰۱ - (۸) وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی، قَالَ: احْتَرَقَ بَیْتٌ بِالْمَدِیْنَۃِ عَلٰی اَھْلِہٖ مِنَ اللَّیْلِ، فَحُدِّثَ بِشَاْنِہِ النَّبِیُّ ﷺ، قَالَ: «اِنَّ ھٰذِہِ النَّارَ اِنَّمَا ھِیَ عَدُوٌّ لَکُمْ، فَاِذَا نِمْتُمْ فَاَطْفِئُوْھَا عَنْکُمْ»۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۴۳۰۱: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رات کے وقت مدینہ منورہ میں ایک گھر اہل خانہ سمیت آگ کی لپیٹ میں آ گیا۔ اس واقع کا تذکرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا۔ آپؐ نے فرمایا' آگ تمہاری دشمن ہے اس لئے سونے سے پہلے آگ بجھا دیا کرو (بخاری' مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۴۳۰۲ - (۹) عَنْ جَابِرٍ، رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ: «اِذَا سَمِعْتُمْ نُبَاحَ الْکِلَابِ وَنَھِیْقَ الْحَمِیْرِ مِنَ اللَّیْلِ فَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ؛ فَاِنَّھُنَّ یَرَیْنَ مَا لَا تَرَوْنَ. وَاَقِلُّوا الْخُرُوْجَ اِذَا ھَدَاَتِ الْاَرْجُلُ؛ فَاِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ یَبُثُّ مِنْ خَلْقِہٖ فِیْ لَیْلَتِہٖ مَا یَشَاءُ. وَاَجِیْفُوا الْاَبْوَابَ، وَاذْکُرُوا اسْمَ اللّٰہِ عَلَیْہِ؛ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَفْتَحُ بَابًا اِذَا اُجِیْفَ وَذُکِرَ اسْمُ اللّٰہِ عَلَیْہِ. وَغَطُّوا الْجِرَارَ، وَاَکْفِئُوا الْاٰنِیَۃَ، وَاَوْکُوا الْقِرَبَ»۔ رَوَاہُ فِیْ «شَرْحِ السُّنَّۃِ»۔

دوسری فصل: ۴۳۰۲: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپؐ نے فرمایا' جب تم رات کے وقت کتوں اور گدھوں کی آواز سنو تو اللہ کی شیطان مردود سے پناہ طلب کرو۔ کیونکہ وہ جن چیزوں کو دیکھتے ہیں' تم انہیں نہیں دیکھتے اور جب پاؤں کے چلنے کی آہٹ ختم ہو جائے تو باہر کم نکلو۔ کیونکہ رات کے وقت اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے جسے چاہتا ہے پھیلا رہا ہے اور بسم اللہ پڑھ کر دروازوں کو بند کرو۔ شیطان اس دروازے کو نہیں کھولتا جو بند ہو اور اس پر "بسم اللہ" پڑھی گئی ہو۔ نیز (آپؐ نے فرمایا) مٹکوں کو ڈھانپ کر رکھو' برتن کو الٹا کر کے رکھو اور مشکیزے کے منہ کو رسی سے باندھ لیا کرو (شرح السنۃ)

۴۳۰۳ - (۱۰) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا، قَالَ: جَاءَتْ فَارَۃٌ تَجُرُّ الْفَتِیْلَۃَ، فَاَلْقَتْھَا بَیْنَ یَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ عَلَی الْخُمْرَۃِ الَّتِیْ کَانَ قَاعِدًا عَلَیْھَا، فَاَحْرَقَتْ مِنْھَا مِثْلَ مَوْضِعِ الدِّرْھَمِ. فَقَالَ: «اِذَا نِمْتُمْ فَاَطْفِئُوْا سُرُجَکُمْ؛ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَدُلُّ مِثْلَ ھٰذِہٖ عَلٰی ھٰذَا، فَیُحْرِقُکُمْ»۔ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوُدَ۔

۴۳۴۳: ابن عباس رضی اللہ عنھما بیان کرتے ہیں کہ ایک چوہیا چراغ کی بتی کھینچ کر لے گئی اور اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے جائے نماز پر رکھ دیا' جس پر آپ تشریف فرما تھے۔ جائے نماز درہم کے بقدر جل گیا۔ اس پر آپ نے فرمایا' سوتے وقت چراغ گل کر دیا کرو کیونکہ شیطان اس جیسے (خبیث جانوروں) کو ایسا کام سمجھاتا ہے' جو تمہیں آگ کی لپیٹ میں لے آتا ہے (ابوداؤد)

كِتَابُ اللِّبَاسِ

(لباس اور اس کے آداب کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٤٣٠٤ - (١) عَنْ اَنَسٍ ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ اَحَبُّ الثِّيَابِ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ اَنْ يَلْبَسَهَا الْحِبَرَةَ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ۴۳۰۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس لباس کو پہننا زیادہ محبوب جانتے تھے وہ دھاری دار کپڑے کا تھا (بخاری مسلم)

٤٣٠٥ - (٢) وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَبِسَ جُبَّةً رُوْمِيَّةً ضَيِّقَةَ الْكُمَّيْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۳۰۵: مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے "رومی جبہ" زیب تن فرمایا۔ جس کی آستین تنگ تھیں (بخاری مسلم)

٤٣٠٦ - (٣) وَعَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ، قَالَ: اَخْرَجَتْ اِلَيْنَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كِسَاءً مُلَبَّدًا وَاِزَارًا غَلِيْظًا، فَقَالَتْ: قُبِضَ رُوْحُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ هٰذَيْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۳۰۶: ابو بردہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عائشہؓ نے ہمیں ایک چادر نکال کر دکھائی' جس میں پیوند لگے ہوئے تھے اور ایسا تہہ بند دکھایا جو موٹے سوت سے بنا ہوا تھا اور بتایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک قبض کی گئی تو آپؐ نے یہ دو چادریں زیب تن کر رکھی تھیں (بخاری مسلم)

٤٣٠٧ - (٤) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ فِرَاشُ النَّبِيِّ ﷺ الَّذِيْ يَنَامُ عَلَيْهِ اَدَمًا، حَشْوُهُ لِيْفٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۳۰۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر مبارک' جس پر آپؐ سویا کرتے تھے' چمڑے کا تھا اور اس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی (بخاری مسلم)

۴۳۰۸ - (۵) **وَعَنْهَا** قَالَتْ: كَانَ وِسَادُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ الَّذِيْ يَتَّكِيءُ عَلَيْهِ مِنْ أَدَمٍ، حَشْوُهُ لِيفٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۳۰۸: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس تکیہ پر ٹیک لگاتے تھے' وہ چمڑے کا تھا اور اس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی (مسلم)

۴۳۰۹ - (۶) **وَعَنْهَا** قَالَتْ: بَيْنَا نَحْنُ جُلُوْسٌ فِيْ بَيْتِنَا فِيْ حَرِّ الظَّهِيْرَةِ، قَالَ قَائِلٌ لِأَبِيْ بَكْرٍ: هٰذَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مُقْبِلًا مُتَقَنِّعًا... رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۳۰۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ہم اپنے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے' دوپہر کی شدید گرمی تھی۔ کسی کہنے والے نے ابوبکرؓ کو خبر دی' یہ اللہ کے رسولؐ تشریف لے آئے ہیں۔ آپؐ نے اپنا سرمبارک ڈھانپا ہوا تھا (بخاری)

۴۳۱۰ - (۷) **وَعَنْ** جَابِرٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ لَهُ: «فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ وَفِرَاشٌ لِامْرَأَتِهِ، وَالثَّالِثُ لِلضَّيْفِ، وَالرَّابِعُ لِلشَّيْطَانِ»... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۳۱۰: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے خبردار کیا کہ ایک بستر خاوند کا' دوسرا بیوی کا' تیسرا مہمان کا اور چوتھا شیطان کا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کو ظاہر پر محمول کیا جائے گا' بلاضرورت بستر جتنے بھی ہوں گے وہ شیطان کے کام آئیں گے۔

۴۳۱۱ - (۸) **وَعَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَنْظُرُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلٰى مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ بَطَرًا»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۳۱۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس شخص کی جانب نہیں دیکھے گا جو تکبر کے ساتھ چادر لٹکا کر چلتا ہے (بخاری' مسلم)

۴۳۱۲ - (۹) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۳۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص تکبر کے ساتھ چادر کھینچ کر چلا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی جانب نہیں دیکھے گا (بخاری' مسلم)

۴۳۱۳ - (۱۰) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «بَيْنَمَا رَجُلٌ يَجُرُّ إِزَارَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ خُسِفَ بِهٖ، فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِي الْأَرْضِ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۳۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک شخص تکبر کے ساتھ چادر لٹکا کر چل رہا تھا تو اسے زمین میں دھنسا دیا گیا۔ پس قیامت کے دن تک وہ زمین میں دھنستا رہے گا (بخاری)

۴۳۱۴ - (۱۱) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ فِي النَّارِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۳۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ٹخنوں سے نیچے چادر دوزخ میں ہے (بخاری)

۴۳۱۵ - (۱۲) وَعَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَأْكُلَ الرَّجُلُ بِشِمَالِهٖ، أَوْ يَمْشِيَ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ، وَأَنْ يَشْتَمِلَ الصَّمَّاءَ، أَوْ يَحْتَبِيَ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ كَاشِفًا عَنْ فَرْجِهٖ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۳۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کوئی شخص اپنے بائیں ہاتھ کے ساتھ نہ کھائے یا ایک جوتے میں نہ چلے اور اس طرح چادر نہ لپیٹے کہ ہاتھ باہر نہ نکل سکیں یا ایک کپڑے کو اس طرح استعمال کرے کہ اس کی شرمگاہ نظر آنے لگے (مسلم)

۴۳۱۶ - (۱۳)، ۴۳۱۷ - (۱۴)، ۴۳۱۸ - (۱۵)، ۴۳۱۹ - (۱۶) وَعَنْ عُمَرَ وَأَنَسٍ وَابْنِ الزُّبَيْرِ، وَأَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِيْنَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ لَبِسَ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا، لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۳۶ - ۴۳۷ - ۴۳۸ - ۴۳۹: عمر' انس' ابن زبیر اور ابوامامہ رضی اللہ عنہم' نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' جو شخص دنیا میں ریشمی لباس پہنے گا اسے آخرت میں ایسا لباس نہیں پہنایا جائے گا (بخاری' مسلم)

وضاحت: یہ حکم مردوں کے لئے خاص ہے' عورتیں اس سے مستثنیٰ ہیں۔

٤٣٢٠ - (١٧) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۳۲۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' دنیا میں وہی لوگ ریشم پہنتے ہیں جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا (بخاری' مسلم)

٤٣٢١ - (١٨) وَعَنْ حُذَيْفَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَانَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَنْ نَشْرَبَ فِي آنِيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ وَأَنْ نَأْكُلَ فِيْهَا، وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ، وَأَنْ نَجْلِسَ عَلَيْهِ. متفق عليه.

۴۳۲۱: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے' ریشم پہننے اور اس پر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے (بخاری' مسلم)

٤٣٢٢ - (١٩) وَعَنْ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: أُهْدِيَتْ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ حُلَّةٌ سِيَرَاءُ، فَبَعَثَ بِهَا إِلَيَّ فَلَبِسْتُهَا، فَعَرَفْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ، فَقَالَ: «إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ بِهَا إِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا، إِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتُشَقِّقَهَا خُمُرًا بَيْنَ النِّسَاءِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۳۲۲: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ریشم کا "جبہ" ہدیہ دیا گیا۔ آپؐ نے اسے میری جانب بھیجا تو میں نے اسے پہن لیا۔ میں نے آپؐ کے چہرے پر ناراضگی کے آثار پائے۔ آپؐ نے فرمایا' میں نے اسے تیری جانب اس لئے نہیں بھیجا تھا کہ تو اسے پہن لے' میں نے تو اسے تیری طرف اس لئے بھیجا تھا کہ تو اسے پھاڑ کر عورتوں کے لئے دوپٹے بنا لے۔ (بخاری' مسلم)

وضاحت: یہ کپڑا خالص ریشمی نہ تھا' معلوم ہوتا ہے کہ جہاں مردوں کے لیے خالص ریشم پہننا ممنوع ہے وہاں مخلوط ریشم پہننا بھی ناجائز ہے۔ علیؓ کے گھر میں اس وقت چار خواتین تھیں۔ حُسنِ اتفاق سے ان تمام خواتین کے نام فاطمہ تھے۔ ان کے اسماءِ گرامی یہ ہیں۔ ۱۔ فاطمہؓ بنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۲۔ فاطمہؓ بنتِ اسد ۳۔ فاطمہؓ بنتِ حمزہؓ ۴۔ فاطمہؓ بنتِ شیبہ (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۲۵)

٤٣٢٣ - (٢٠) وَعَنْ عُمَرَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ إِلَّا هٰكَذَا، وَرَفَعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِصْبَعَيْهِ: الْوُسْطَى وَالسَّبَّابَةَ وَضَمَّهُمَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۳۲۳: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف دو انگلیوں کے بقدر ریشم پہننے کی اجازت دی۔ آپؐ نے درمیانی اور انگشت شہادت کو ملا کر اور انہیں بلند کرتے ہوئے (اشارے کے ساتھ) اس کی وضاحت فرمائی (بخاری' مسلم)

٤٣٢٤ - (٢١) وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: أَنَّهُ خَطَبَ بِالْجَابِيَةِ. فَقَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ إِلَّا مَوْضِعَ إِصْبَعَيْنِ أَوْ ثَلَاثٍ أَوْ أَرْبَعٍ.

۴۳۲۴ : اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے شام کے علاقے "جابیہ" میں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف دو تین یا چار انگلیوں کے بقدر ریشم پہننے کی اجازت دی ہے۔

٤٣٢٥ - (٢٢) **وَعَنْ** أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّهَا أَخْرَجَتْ جُبَّةَ طَيَالِسَةٍ كِسْرَوَانِيَّةً لَهَا لِبْنَةُ دِيبَاجٍ، وَفَرْجَيْهَا مَكْفُوفَيْنِ بِالدِّيبَاجِ. وَقَالَتْ: هٰذِهِ جُبَّةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ فَلَمَّا قُبِضَتْ قَبَضْتُهَا، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَلْبَسُهَا، فَنَحْنُ نَغْسِلُهَا لِلْمَرْضَى نَسْتَشْفِي بِهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۳۲۵ : اسماء بنت ابوبکرؓ رضی اللہ عنہا نے کوٹ کسروانی جبہ نکالا۔ جس کے گریبان اور دونوں چاکوں کی پٹی ریشمی تھی۔ نیز اسماءؓ نے وضاحت کی کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جبہ ہے اور یہ عائشہؓ کے پاس تھا۔ جب وہ وفات پا گئیں تو میں نے اسے اپنے قبضہ میں لے لیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسے پہنا کرتے تھے اور ہم اسے دھو کر (اس کا پانی) بیماروں کو شفایابی کے لئے پلاتے (مسلم)

وضاحت : خوبصورت لباس پہننا مستحب ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آثار سے تبرک حاصل کرنا اور شفا طلب کرنا جائز ہے۔ جب آپؐ کی خدمت میں کوئی وفد آتا تو اس وقت یا جمعۃ المبارک کے روز آپؐ اس جبہ کو پہنا کرتے تھے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۲۹)

٤٣٢٦ - (٢٣) **وَعَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: رَخَّصَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِلزُّبَيْرِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فِي لُبْسِ الْحَرِيرِ لِحِكَّةٍ بِهِمَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ: أَنَّهُمَا شَكَوَا الْقَمْلَ، فَرَخَّصَ لَهُمَا فِي قُمُصِ الْحَرِيرِ.

۴۳۲۶ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیرؓ اور عبدالرحمانؓ کو خارش کی وجہ سے ریشم پہننے کی اجازت دی (بخاری، مسلم) اور مسلم کی روایت میں انسؓ بیان کرتے ہیں کہ ان دونوں نے جوؤں کی شکایت کی تو آپؐ نے انہیں ریشمی قمیص پہننے کی اجازت دی۔

٤٣٢٧ - (٢٤) **وَعَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: رَأَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَيَّ ثَوْبَيْنِ مُعَصْفَرَيْنِ. فَقَالَ: «إِنَّ هٰذِهِ مِنْ ثِيَابِ الْكُفَّارِ فَلَا تَلْبَسْهُمَا».

وَفِي رِوَايَةٍ: قُلْتُ: أَغْسِلُهُمَا؟ قَالَ: «بَلْ أَحْرِقْهُمَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَسَنَذْكُرُ حَدِيثَ عَائِشَةَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ ذَاتَ غَدَاةٍ فِي «بَابِ مَنَاقِبِ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ ﷺ».

۴۳۲۷ : عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ پر زرد رنگ کی دو چادریں دیکھیں تو آپؐ نے فرمایا' یہ تو کافروں کا لباس ہے' تم انہیں نہ پہنا کرو اور ایک دوسری روایت میں عبداللہؓ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ میں نے آپؐ سے پوچھا' کیا میں انہیں دھو ڈالوں؟ تو آپؐ نے فرمایا' بلکہ انہیں جلا دے۔ (مسلم) اور عائشہؓ سے مروی حدیث کہ "نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک صبح نکلے" کو ہم اہل بیت کے مناقب کے باب میں ذکر کریں گے۔

وضاحت : صحیح بات یہ ہے کہ کسنبہ اور زرد رنگ کے کپڑے پہننا حرام ہیں بلکہ سرخ رنگ کے کپڑے پہننا بھی جائز نہیں ہیں جیسا کہ علامہ ابن قیمؒ نے وضاحت کی ہے لیکن صحیح روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سرخ رنگ کا لباس پہنتے تھے۔ معلوم ہوا کہ خاص قسم کا سرخ رنگ جو زرد رنگ کی آمیزش سے تیار کیا گیا ہے اس سے منع کیا گیا ہے۔ اگر آپؐ نے اسے پہنا بھی ہے' تو یہ آپؐ کے ساتھ خاص ہے۔ امت مسلمہ کو نہیں پہننا چاہیے کیونکہ آپؐ نے اسے پہننے سے منع فرمایا ہے نیز سلف صالحین بھی زرد رنگ کے کپڑے پہننے کو ناپسند کرتے تھے (فتح الباری جلد ۱۰ صفحہ ۳۰۴' ۳۰۵' تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۲۹)

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

۴۳۲۸ - (۲۵) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ أَحَبُّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ الْقَمِيصَ.. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

دوسری فصل : ۴۳۲۸ : ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں تمام کپڑوں میں سے زیادہ محبوب قمیض تھا (ترمذی' ابوداؤد)

۴۳۲۹ - (۲۶) وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَتْ: كَانَ كُمُّ قَمِيصِ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِلَى الرُّسْغِ.. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ ـــ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۴۳۲۹ : اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیض کی آستین پہنچے تک تھی (ترمذی) نیز امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں شہر بن حوشب راوی میں کلام ہے (التاریخ الکبیر جلد ۴ صفحہ ۲۷۰، المجروحین جلد ا صفحہ ۳۶۱، تقریب التہذیب جلد ا صفحہ ۳۵۵، الضعفاء والمتروکین صفحہ ۲۹۳)

٤٣٣٠ - (٢٧) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا لَبِسَ قَمِيْصًا بَدَأَ بِمَيَامِنِهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ.

۴۳۳۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب قمیض زیب تن کرتے، تو آغاز دائیں جانب سے کرتے (ترمذی)

٤٣٣١ - (٢٨) وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیِّ [رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ]، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «اِزْرَةُ الْمُؤْمِنِ اِلٰى اَنْصَافِ سَاقَيْهِ، لَا جُنَاحَ عَلَيْهِ فِيْمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَعْبَيْنِ، مَا اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَفِی النَّارِ» - قَالَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ «وَلَا يَنْظُرُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلٰى مَنْ جَرَّ اِزَارَهُ بَطَرًا». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ.

۴۳۳۱: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، (آپ نے فرمایا) مومن کا تہہ بند نصف پنڈلی تک ہونا چاہیے اگر ٹخنوں تک ہو جائے تب بھی کچھ گناہ نہیں لیکن اس سے نیچے دوزخ میں جانے کا باعث ہے۔ آپ نے یہ بات تین مرتبہ فرمائی کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس شخص کی جانب نہیں دیکھے گا جو تکبر کے ساتھ تہہ بند لٹکا کر چلتا ہے (ابوداؤد، ابن ماجہ)

٤٣٣٢ - (٢٩) وَعَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: «اَلْاِسْبَالُ فِی الْاِزَارِ وَالْقَمِيْصِ وَالْعِمَامَةِ، مَنْ جَرَّ مِنْهَا شَيْئًا خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِیُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۴۳۳۲: سالم رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تہہ بند، قمیض اور پگڑی کو تکبر کے ساتھ لٹکانا گناہ ہے۔ جو شخص ان میں سے کسی ایک کو تکبر کے ساتھ لٹکاتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

٤٣٣٣ - (٣٠) وَعَنْ اَبِیْ كَبْشَةَ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ كِمَامُ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بُطْحًا... رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ.

۴۳۳۳: ابو کبشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کی ٹوپیاں سر سے ملی ہوئی تھیں (ترمذی) نیز امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو منکر قرار دیا ہے۔
وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن بسر بصری اور محمد بن حمران راوی ضعیف ہیں (میزان الاعتدال جلد۲ صفحہ۳۹۹' جلد۳ صفحہ۵۲۸' ضعیف ترمذی صفحہ۲۰۲)

۴۳۳۴ - (۳۱) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حِينَ ذَكَرَ الْإِزَارَ: فَالْمَرْأَةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: «تُرْخِي شِبْرًا» فَقَالَتْ: إِذًا تَنْكَشِفُ عَنْهَا. قَالَ: «فَذِرَاعًا لَا تَزِيدُ عَلَيْهِ». رَوَاهُ مَالِكٌ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۴۳۳۴: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب آپؐ نے تہہ بند کا ذکر کیا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا' اے اللہ کے رسول! عورت کے لئے تہہ بند میں کیا حکم ہے؟ آپؐ نے فرمایا' وہ ایک بالشت لٹکائے۔ ام سلمہؓ نے عرض کیا' اس طرح تو اس کے پاؤں ننگے ہو جائیں گے۔ آپؐ نے فرمایا' پھر ایک ہاتھ سے زیادہ نہ لٹکائے (مالک' ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ)

۴۳۳۵ - (۳۲) وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ، وَالنَّسَائِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَقَالَتْ: إِذًا تَنْكَشِفُ أَقْدَامُهُنَّ، قَالَ: «فَيُرْخِينَ ذِرَاعًا لَا يَزِدْنَ عَلَيْهِ».

۴۳۳۵: ترمذی اور نسائی میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ام سلمہؓ نے عرض کیا کہ "اس وقت ان کے پاؤں ننگے ہو جائیں گے" آپؐ نے فرمایا' ایک ہاتھ سے زیادہ نہ لٹکائیں۔

۴۳۳۶ - (۳۳) وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ أَبِيهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي رَهْطٍ مِنْ مُزَيْنَةَ، فَبَايَعُوهُ وَإِنَّهُ لَمُطْلَقُ الْأَزْرَارِ، فَأَدْخَلْتُ يَدِي فِي جَيْبِ قَمِيصِهِ، فَمَسِسْتُ الْخَاتَمَ.. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۳۳۶: معاویہ بن قرہؓ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں' انہوں نے ذکر کیا کہ میں "مزینہ" قبیلے کی ایک جماعت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ انہوں نے آپؐ کے ہاتھ پر بیعت کی' جب کہ آپؐ کی قمیص کے بٹن کھلے ہوئے تھے۔ تو میں نے اپنا ہاتھ آپؐ کی قمیص کے گریبان میں ڈالا اور مہر نبوت کو ہاتھ لگایا (ابوداؤد)
وضاحت: اس حدیث کو عروہ بن قشیر ابو مہل سے زہیر بن معاویہ کے سوا کسی نے روایت نہیں کیا۔ اس لئے وہ مجہول العین ہے (تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۲۲۷)

۴۳۳۷ - (۳۴) وَعَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: «الْبَسُوا الثِّيَابَ

الْبِيضَ، فَإِنَّهَا أَطْهَرُ وَأَطْيَبُ، وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۴۳۳۷: سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سفید لباس پہنو اس لئے کہ سفید لباس پاکیزہ اور عمدہ ہوتا ہے اور اسی میں اپنے مردوں کو کفنایا کرو (احمد' ترمذی' نسائی' ابن ماجہ)

٤٣٣٨ - (٣٥) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا اعْتَمَّ سَدَلَ عِمَامَتَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۴۳۳۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پگڑی باندھتے تو اس کے شملے کو دونوں کندھوں کے درمیان لٹکاتے تھے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں یحییٰ بن محمد مدنی راوی صدوق' خطا والا ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۲۷)

٤٣٣٩ - (٣٦) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: عَمَّمَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ فَسَدَلَهَا بَيْنَ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۳۳۹: عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میرے سر پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پگڑی باندھی۔ اس کے ایک کنارے کو میرے آگے اور دوسرے کو پیچھے لٹکایا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ایک مجہول راوی ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۲۸' ضعیف ابوداؤد صفحہ ۴۰۵)

٤٣٤٠ - (٣٧) وَعَنْ رُكَانَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «فَرْقُ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ الْعَمَائِمُ عَلَى الْقَلَانِسِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، وَإِسْنَادُهُ لَيْسَ بِالْقَائِمِ

۴۳۴۰: رکانہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں' آپؐ نے فرمایا' ہمارے اور مشرکین کے درمیان فرق ٹوپیوں پر پگڑیاں باندھنا ہے۔ (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے اور اس حدیث کی سند صحیح نہیں ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابوالحسن عسقلانی راوی مجہول ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۲۸' ضعیف ترمذی صفحہ ۲۰۳)

۴۳۴۱ - (۳۸) وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «أُحِلَّ الذَّهَبُ وَالْحَرِيرُ لِلْإِنَاثِ مِنْ أُمَّتِي، وَحُرِّمَ عَلَى ذُكُورِهَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۴۳۴۱: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونا اور ریشم میری امت کی عورتوں کے لئے حلال اور مردوں کے لئے حرام ہے (ترمذی' نسائی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے۔

۴۳۴۲ - (۳۹) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاهُ بِاسْمِهِ، عِمَامَةً أَوْ قَمِيصًا، أَوْ رِدَاءً، ثُمَّ يَقُولُ: «اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، كَمَا كَسَوْتَنِيهِ، أَسْأَلُكَ خَيْرَهُ وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهُ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۴۳۴۲: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی نیا لباس زیب تن فرماتے تو اس کا نام لیتے (یعنی کہتے) پگڑی' قمیص یا چادر... پھر یہ دعا کرتے "اے اللہ! میں تیری تعریف بیان کرتا ہوں کہ تو نے مجھے یہ لباس عطا کیا' میں تجھ سے اس کی بھلائی اور جس مقصد کے لئے اسے تیار کیا گیا' اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے اس کے شر اور جس مقصد کے لئے اسے بنایا گیا ہے اس کے شر سے پناہ طلب کرتا ہوں" (ترمذی' ابوداؤد)

۴۳۴۳ - (۴۰) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَكَلَ طَعَامًا، ثُمَّ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي هٰذَا الطَّعَامَ، وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَزَادَ أَبُو دَاوُدَ: «وَمَنْ لَبِسَ ثَوْبًا فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَسَانِي هٰذَا، وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ».

۴۳۴۳: معاذ بن انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص کھانا کھائے پھر (یہ) دعا کرے "تمام تعریف اللہ کے لئے ہے' جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور مجھے میری کوشش اور میری طاقت کے بغیر رزق عطا کیا" تو اس کے پہلے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں (ترمذی) اور ابوداؤد میں اضافہ ہے کہ جس شخص نے لباس زیب تن کیا اور (یہ) دعا کی "تمام تعریف اللہ کے لئے ہے' جس نے مجھے یہ لباس عطا کیا اور میری کوشش اور طاقت کے بغیر مجھے اس سے نوازا" تو اس کے پہلے اور پچھلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔"

وضاحت: اس حدیث کی سند میں سہل بن معاذ راوی ضعیف ہے۔ ابو مرحوم عبدالرحمان بن میمون بھی قابل حجت نہیں۔ پس یہ حدیث ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۴۱' تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۲۸)

٤٣٤٤ - (٤١) وَعَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «يَا عَائِشَةُ! إِذَا أَرَدْتِ اللُّحُوْقَ بِيْ — فَلْيَكْفِكِ مِنَ الدُّنْيَا كَزَادِ الرَّاكِبِ، وَإِيَّاكِ وَمُجَالَسَةَ الْأَغْنِيَاءِ، وَلَا تَسْتَخْلِقِي — ثَوْبًا حَتّٰى تُرَقِّعِيْهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ صَالِحِ بْنِ حَسَّانَ. قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ —: صَالِحُ بْنُ حَسَّانَ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ.

۴۳۴۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے عائشہ! اگر تو میرے ساتھ ملنے کا ارادہ رکھتی ہے تو تجھے دنیا سے صرف سوار کا زاد راہ کافی ہے اور خود کو مال داروں کی مجلس سے بچا اور کسی لباس کو پرانا نہ سمجھ' جب تک اسے پیوند نہ لگا لے۔ (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ اس حدیث کو ہم صرف صالح بن حسان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ امام بخاریؒ نے صالح بن حسان کو منکر الحدیث قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۲۰۱)

٤٣٤٥ - (٤٢) عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ إِيَاسِ بْنِ ثَعْلَبَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «أَلَا تَسْمَعُوْنَ؟ أَلَا تَسْمَعُوْنَ أَنَّ الْبَذَاذَةَ — مِنَ الْإِيْمَانِ، أَنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْإِيْمَانِ؟». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۴۳۴۵: ابوامامہ ایاس بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کیا تم سنتے نہیں ہو؟ کیا تم سنتے نہیں ہو؟ سادگی ایمان کا حصہ ہے' سادگی ایمان کا حصہ ہے۔ (ابوداؤد)

وضاحت: یہ حدیث سند کے لحاظ سے صحیح نہیں ہے' اس میں محمد بن اسحاق راوی مدلس ہے۔ (الجرح والتعدیل جلد ۷ صفحہ ۱۹۸' تہذیب التہذیب جلد ۹ صفحہ ۳۸' الضعفاء والمتروکین صفحہ ۵۱۳' میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۱۷۳' تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۲۹)

٤٣٤٦ - (٤٣) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ — فِي — الدُّنْيَا أَلْبَسَهُ اللهُ ثَوْبَ مَذَلَّةٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۴۳۴۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے دنیا میں شہرت کا لباس زیب تن کیا' قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو ذلت کا لباس پہنائے گا (احمد' ابوداؤد' ابن ماجہ)

٤٣٤٧ - (٤٤) وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُوْ دَاوُدَ.

۴۳۴۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص کسی قوم کے ساتھ مشابہت اختیار کرتا ہے وہ انہی میں سے ہے (احمد' ابوداؤد)

۴۳۴۸ - (۴۵) وَعَنْ سُوَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَبْنَاءِ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ تَرَكَ لُبْسَ ثَوْبِ جَمَالٍ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ - وَفِي رِوَايَةٍ: تَوَاضُعًا - كَسَاهُ اللّٰهُ حُلَّةَ الْكَرَامَةِ، وَمَنْ تَزَوَّجَ لِلّٰهِ - تَوَّجَهُ اللّٰهُ تَاجَ الْمُلْكِ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۴۳۴۸: سوید بن وہب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ کے بیٹوں میں سے کسی شخص سے بیان کرتے ہیں اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے خوبصورت لباس پہننا چھوڑ دیا جبکہ وہ اسے پہننے پر قادر ہو اور ایک روایت میں ہے کہ اس نے (خوبصورت لباس کو) تواضع اختیار کرتے ہوئے چھوڑ دیا تو اللہ تعالیٰ اس کو کرامت کا "جبہ" پہنائے گا اور جس شخص نے اللہ کی رضا کے لئے نکاح کیا تو اللہ تعالیٰ اس کو بادشاہت کا تاج پہنائے گا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں سہل بن معاذ راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۴۱)

۴۳۴۹ - (۴۶) وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ مِنْهُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ حَدِيْثَ اللِّبَاسِ.

۴۳۴۹: اور ترمذی نے اس سے' اس نے معاذ بن انسؓ سے لباس کی حدیث بیان کی ہے۔

۴۳۵۰ - (۴۷) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ أَنْ يُرَى أَثَرُ نِعْمَتِهِ عَلَى عَبْدِهِ» . . . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۳۵۰: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے کہ اس کی نعمتوں کے آثار اس کے بندہ پر نظر آئیں (ترمذی)

۴۳۵۱ - (۴۸) وَعَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ زَائِرًا، فَرَأَى رَجُلًا شَعِثًا قَدْ تَفَرَّقَ شَعْرُهُ، فَقَالَ: «مَا كَانَ يَجِدُ هٰذَا مَا يُسَكِّنُ بِهِ رَأْسَهُ؟» - وَرَأَى رَجُلًا عَلَيْهِ ثِيَابٌ وَسِخَةٌ فَقَالَ: «مَا كَانَ يَجِدُ هٰذَا مَا يَغْسِلُ بِهِ ثَوْبَهُ؟!» . . . رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالنَّسَائِيُّ.

۴۳۵۱: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس ملاقات کے لئے تشریف لائے آپؐ نے ایک شخص کو دیکھا جو پراگندہ حال تھا' اس کے بال بکھرے ہوئے تھے آپؐ نے فرمایا' کیا یہ شخص ایسا انتظام نہیں کر سکتا کہ اپنے سر کے بال درست کر سکے؟ اور ایک دوسرا شخص دیکھا' جس کے کپڑے میلے کچیلے تھے تو آپؐ نے فرمایا' کیا یہ شخص اپنے لباس کو صاف کرنے کا انتظام نہیں کر سکتا؟ (احمد' نسائی)

٤٣٥٢ - (٤٩) وَعَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ أَبِيهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَعَلَيَّ ثَوْبٌ دُونٌ، فَقَالَ لِي: «أَلَكَ مَالٌ؟» قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: مِنْ أَيِّ الْمَالِ؟» قُلْتُ: مِنْ كُلِّ الْمَالِ، قَدْ أَعْطَانِيَ اللّٰهُ مِنَ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَالْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ. قَالَ: «فَإِذَا آتَاكَ اللّٰهُ مَالاً فَلْيُرَ أَثَرُ نِعْمَةِ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَكَرَامَتِهِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالنَّسَائِيُّ، وَفِي «شَرْحِ السُّنَّةِ» بِلَفْظِ «الْمَصَابِيحِ».

۴۳۵۲: ابوالاحوص اپنے والد سے بیان کرتے ہیں اس نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' میرا لباس (میرے حال کے لحاظ سے) گھٹیا تھا۔ آپؐ نے مجھ سے پوچھا' کیا تم مالدار ہو؟ میں نے اثبات میں جواب دیا (پھر) آپؐ نے دریافت کیا' کس قسم کا مال ہے؟ میں نے جواب دیا' اللہ تعالیٰ نے مجھے اونٹ' گائے' بکری' گھوڑے اور غلام ہر طرح کے مال سے نوازا ہے۔ آپؐ نے فرمایا' جب اللہ تعالیٰ نے تجھ کو ہر قسم کے مال سے نوازا ہے تو اللہ کے انعام و اکرام کے اثرات تجھ پر دکھائی دینا چاہئیں (احمد' نسائی) اور شرح السنہ میں مصابیح کے الفاظ ہیں۔

٤٣٥٣ - (٥٠) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَحْمَرَانِ، فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۴۳۵۳: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' ایک شخص گزرا اس نے سرخ جوڑا پہن رکھا تھا۔ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں السلام علیکم کہا۔ آپؐ نے اس کے سلام کا جواب نہ دیا (ترمذی' ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابویحییٰ قتات راوی ضعیف ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۳۰)

٤٣٥٤ - (٥١) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «لَا أَرْكَبُ الْأُرْجُوَانَ، وَلَا أَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ، وَلَا أَلْبَسُ الْقَمِيصَ الْمُكَفَّفَ بِالْحَرِيرِ» وَقَالَ: «أَلَا وَطِيبُ الرِّجَالِ رِيحٌ لَا لَوْنَ لَهُ، وَطِيبُ النِّسَاءِ لَوْنٌ لَا رِيحَ لَهُ»... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۳۵۴: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں سرخ رنگ کی زین پر سوار نہیں ہوتا نہ میں کسنبہ رنگ کا کپڑا پہنتا ہوں اور نہ میں وہ قمیض پہنتا ہوں جس کے کف ریشم کے ہوں۔ نیز آپؐ نے فرمایا' خبردار! مردوں کی خوشبو وہ ہے جس میں رنگ نہ ہو بلکہ مہک ہو اور عورتوں کی خوشبو وہ ہے جس میں رنگ ہو لیکن اس میں مہک نہ ہو (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں انقطاع ہے' حسنؒ نے عمران بن حصین سے نہیں سنا (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۳۰)

۴۳۵۵ - (۵۲) وَعَنْ أَبِي رَيْحَانَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ عَشْرٍ: عَنِ الْوَشْرِ، وَالْوَشْمِ، وَالنَّتْفِ، وَعَنْ مُكَامَعَةِ الرَّجُلِ الرَّجُلَ بِغَيْرِ شِعَارٍ، وَمُكَامَعَةِ الْمَرْأَةِ الْمَرْأَةَ بِغَيْرِ شِعَارٍ، وَأَنْ يَجْعَلَ الرَّجُلُ فِيْ أَسْفَلِ ثِيَابِهِ حَرِيْرًا مِثْلَ الْأَعَاجِمِ، أَوْ يَجْعَلَ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ حَرِيْرًا مِثْلَ الْأَعَاجِمِ، وَعَنِ النُّهْبٰى، وَعَنْ رُكُوْبِ النُّمُوْرِ، وَلُبُوْسِ الْخَاتَمِ إِلَّا لِذِيْ سُلْطَانٍ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۴۳۵۵: ابوریحانہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس کاموں سے منع فرمایا' دانت باریک کرنے' جسم میں سرمہ بھرنے' چہرے سے بال اکھاڑنے' مرد کو مرد کے ساتھ بے لباس لیٹنے' عورت کو عورت کے ساتھ لباس اتار کر لیٹنے' اپنے لباس کے نچلے حصے میں عجمیوں کی طرح ریشم لگانے یا عجمیوں کی طرح دونوں کندھوں پر ریشم لگانے اور مسلمانوں کا مال لوٹنے' چیتے کے چمڑے پر سوار ہونے اور بادشاہ کے علاوہ کسی دوسرے انسان کو انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا (ابوداؤد' نسائی)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۴۰۲' مشکوۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۲۴۷)

۴۳۵۶ - (۵۳) وَعَنْ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ، وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمَيَاثِرِ... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ. وَفِيْ رِوَايَةٍ لِأَبِيْ دَاوُدَ قَالَ: نَهٰى عَنْ مَيَاثِرِ الْأُرْجُوَانِ.

۴۳۵۶: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سونے کی انگوٹھی' ریشمی دھاری دار "قسی" نامی کپڑے اور سرخ گدوں کے استعمال سے منع فرمایا (ترمذی' ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ) اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ آپ نے سرخ تکیوں اور گدوں سے منع فرمایا۔

۴۳۵۷ - (۵۴) وَعَنْ مُعَاوِيَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تَرْكَبُوا الْخَزَّ وَلَا النِّمَارَ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۴۳۵۷: معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ریشم اور چیتوں کی کھال پر نہ بیٹھو (ابوداؤد' نسائی)

وضاحت: کیونکہ ان پر بیٹھنے سے تکبر پیدا ہوتا ہے۔

۴۳۵۸ - (۵۵) وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنِ الْمِيْثَرَةِ الْحَمْرَاءِ. رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۴۳۵۸: براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سرخ رنگ کے ریشمی گدے کے استعمال سے منع فرمایا (شرح السنۃ)

۴۳۵۹ - (۵۶) وَعَنْ أَبِي رِمْثَةَ التَّيْمِيِّ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَخْضَرَانِ، وَلَهُ شَعَرٌ قَدْ عَلَاهُ الشَّيْبُ وَشَيْبُهُ أَحْمَرُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ: وَهُوَ ذُوْ وَفْرَةٍ ــــ وَبِهَا رَدْعٌ مِنْ حِنَّاءٍ.

۴۳۵۹: ابو رمثہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ کا لباس دو سبز کپڑوں کا تھا اور آپ کے تھوڑے سے بال بڑھاپے کی وجہ سے سفید تھے لیکن مہندی لگانے سے سرخ تھے (ترمذی) اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ (آپ کے سر کے بال) کانوں کے نچلے کنارے تک تھے اور ان بالوں پر مہندی کا رنگ تھا۔

۴۳۶۰ - (۵۷) وَعَنْ أَنَسٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ شَاكِيًا، فَخَرَجَ يَتَوَكَّأُ عَلَى أُسَامَةَ وَعَلَيْهِ ثَوْبُ قِطْرٍ ــ قَدْ تَوَشَّحَ بِهِ ــ فَصَلَّى بِهِمْ. رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۴۳۶۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیمار تھے۔ آپ اسامہؓ کے سہارے باہر نکلے' آپ پر چادر تھی جس کو آپ نے جسم پر لپیٹا ہوا تھا۔ پھر آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی (شرح السنۃ)

۴۳۶۱ - (۵۸) وَعَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثَوْبَانِ قِطْرِيَّانِ غَلِيظَانِ، وَكَانَ إِذَا قَعَدَ فَعَرِقَ ثَقُلَا عَلَيْهِ، فَقَدِمَ بَزٌّ مِنَ الشَّامِ لِفُلَانٍ الْيَهُودِيِّ. فَقُلْتُ: لَوْ بَعَثْتَ إِلَيْهِ فَاشْتَرَيْتَ مِنْهُ ثَوْبَيْنِ إِلَى الْمَيْسَرَةِ. فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ، فَقَالَ: قَدْ عَلِمْتُ مَا تُرِيدُ، إِنَّمَا تُرِيدُ أَنْ تَذْهَبَ بِمَالِي. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كَذَبَ، قَدْ عَلِمَ أَنِّي مِنْ أَتْقَاهُمْ وَآدَاهُمْ ــ لِلْأَمَانَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ.

۴۳۶۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو موٹی چادریں پہن رکھی تھیں۔ جب آپ تشریف فرما ہوتے اور آپ کو پسینہ آتا تو اس وقت دونوں چادریں آپ پر بھاری ہو جاتیں۔ چنانچہ فلاں یہودی کا کپڑا شام سے آیا تو میں نے عرض کیا' اگر آپ اس کی طرف پیغام بھیجیں اور اس سے دو چادریں اس وعدہ پر خرید لیں کہ جب ہو سکے گا تو رقم دے دیں گے۔ چنانچہ آپ نے اس کی طرف پیغام بھیجا۔ یہودی نے کہا' میں جانتا ہوں' آپ کا مقصد کیا ہے؟ آپ تو میرا مال ہضم کرنا چاہتے ہیں۔ یہ بات سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' یہ شخص جھوٹ کہتا ہے' اسے یقین ہے کہ میں تمام لوگوں سے زیادہ پرہیزگار ہوں اور سب سے زیادہ امانت کا حق ادا کرنے والا ہوں (ترمذی' نسائی)

۴۳۶۲ - (۵۹) **وَعَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: رَآنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ وَعَلَيَّ ثَوْبٌ مَصْبُوغٌ بِعُصْفُرٍ مُوَرَّدٍ ـــ، فَقَالَ: «مَا هٰذَا؟» فَعَرَفْتُ مَا كَرِهَ، فَانْطَلَقْتُ، فَأَحْرَقْتُهُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَا صَنَعْتَ بِثَوْبِكَ؟»، قُلْتُ: أَحْرَقْتُهُ. قَالَ: «أَفَلَا كَسَوْتَهُ بَعْضَ أَهْلِكَ؟ فَإِنَّهُ لَا بَأْسَ بِهِ لِلنِّسَاءِ». رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

۴۳۶۳: عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ میں نے گلابی رنگ کا لباس پہن رکھا ہے۔ آپ نے دریافت کیا' یہ کیا ہے؟ میں جان گیا کہ آپ اس کو مکروہ جان رہے ہیں۔ چنانچہ میں وہاں سے گیا اور اسے جلا دیا۔ بعدازاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا' تیرا لباس کہاں ہے؟ میں نے عرض کیا' اسے میں نے جلا دیا ہے۔ آپ نے فرمایا' تو اپنے گھر میں کسی عورت کو پہنا دیتا کیونکہ اس کے پہننے میں عورتوں کے لئے کچھ حرج نہیں (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں اسماعیل بن عیاش اور شرحبیل بن مسلم ضعیف راوی ہیں (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۲۴' الجرح والتعدیل جلد ۲ صفحہ ۱۵۰' تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۷۳' میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۶۸)

۴۳۶۳ - (۶۰) **وَعَنْ** هِلَالِ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ أَبِيهِ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِمِنًى يَخْطُبُ عَلَى بَغْلَةٍ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ أَحْمَرُ، وَعَلِيٌّ أَمَامَهُ يُعَبِّرُ ـــ عَنْهُ... رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۴۳۶۳: ہلال بن عامر اپنے والد سے بیان کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ میں نے منیٰ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' آپ خچر پر سوار تھے۔ آپ کے اوپر سرخ چادر تھی اور آپ خطبہ دے رہے تھے۔ جب کہ علی آپ کے آگے آپ کی باتیں لوگوں تک پہنچا رہے تھے (ابوداؤد)

۴۳۶۴ - (۶۱) **وَعَنْ** عَائِشَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: صُنِعَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ بُرْدَةٌ سَوْدَاءُ، فَلَبِسَهَا، فَلَمَّا عَرِقَ فِيهَا وَجَدَ رِيحَ الصُّوفِ، فَقَذَفَهَا. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

۴۳۶۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سیاہ رنگ کی چادر تیار کی گئی۔ آپ نے اسے پہنا۔ جب آپ کو اس میں پسینہ آیا اور آپ نے اون کی بو کو محسوس کیا تو آپ نے اسے اتار دیا (ابوداؤد)

وضاحت: سیاہ کپڑا پہننا جائز ہے۔ آپ نے اسے رنگ کی وجہ سے نہیں اتارا بلکہ بو کی وجہ سے اتارا تھا (واللہ اعلم) نیز اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۴۰۴)

۴۳۶۵ - (۶۲) **وَعَنْ** جَابِرٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ مُحْتَبٍ بِشَمْلَةٍ قَدْ وَقَعَ هُدْبُهَا عَلَى قَدَمَيْهِ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

۴۳۶۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ گوٹھ مار کر بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے بہت بڑی چادر اپنے جسم مبارک پر لپیٹ رکھی تھی۔ اس کے کنارے آپ کے قدموں پر گر رہے تھے (ابوداؤد)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں عبیدہ ابوخداش راوی مجہول ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۳۲' ضعیف ابوداؤد صفحہ ۴۰۳' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۲۴۴)

۴۳۶۶ - (۶۳) وَعَنْ دِحْيَةَ بْنِ خَلِيْفَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِقَبَاطِيَّ، فَأَعْطَانِيْ مِنْهَا قُبْطِيَّةً، فَقَالَ: «اِصْدَعْهَا صَدْعَيْنِ، فَاقْطَعْ أَحَدَهُمَا قَمِيْصًا، وَأَعْطِ الْآخَرَ اِمْرَأَتَكَ تَخْتَمِرُ بِهِ». فَلَمَّا أَدْبَرَ، قَالَ: «وَأْمُرِ امْرَأَتَكَ أَنْ تَجْعَلَ تَحْتَهُ ثَوْبًا لَا يَصِفُهَا». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۴۳۶۶: دحیہ بن خلیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں "مصر" سے سفید ململ کا کپڑا لایا گیا۔ آپ نے مجھے اس سے ایک چادر عطا کی اور فرمایا' اس کے دو ٹکڑے کرلے' ایک ٹکڑے کی اپنے لئے قمیض بنا اور دوسرا ٹکڑا اپنی بیوی کو دے کہ وہ اس کا دوپٹہ بنا لے۔ جب میں جانے لگا تو آپ نے فرمایا' اپنی بیوی سے کہنا کہ اس کے نیچے دوسرا کپڑا لگائے تاکہ اس کا جسم نظر نہ آئے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے اس میں ابن لہیعہ راوی متکلم فیہ ہے (الجرح والتعدیل جلد ۵ صفحہ ۱۴۷' المجروحین جلد ۲ صفحہ ۱۱' التاریخ الکبیر جلد ۵ صفحہ ۱۸۲' میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۴۷۵' تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۴۴۴)

۴۳۶۷ - (۶۴) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا وَهِيَ تَخْتَمِرُ فَقَالَ: «لَيَّةً لَا لَيَّتَيْنِ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۴۳۶۷: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ہاں تشریف لائے اور وہ دوپٹہ اوڑھ رہی تھیں۔ آپ نے فرمایا' ایک پیچ کافی ہے دو کی ضرورت نہیں ہے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں وھب مولیٰ ابواحمد بن جحش راوی مجہول ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۳۳' ضعیف ابوداؤد صفحہ ۴۰۸)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۴۳۶۸ - (۶۵) عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مَرَرْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَفِيْ إِزَارِيْ اسْتِرْخَاءٌ. فَقَالَ: «يَا عَبْدَ اللّٰهِ! اِرْفَعْ إِزَارَكَ» فَرَفَعْتُهُ، ثُمَّ قَالَ: «زِدْ» فَزِدْتُ. فَمَا زِلْتُ أَتَحَرَّاهَا بَعْدُ. فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: إِلٰى أَيْنَ؟ قَالَ: «إِلٰى أَنْصَافِ السَّاقَيْنِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

تیسری فصل: ۴۳۶۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا جب کہ میرا تہہ بند نیچے کو ہو رہا تھا۔ آپؐ نے فرمایا' اے عبداللہ! تہہ بند اونچا کر۔ چنانچہ میں نے اپنا تہہ بند اونچا کیا۔ آپؐ نے فرمایا' مزید اونچا کر' میں نے مزید اونچا کر لیا۔ اس کے بعد میں ہمیشہ محتاط رہا۔ کچھ لوگوں نے دریافت کیا کہ آپؐ نے کہاں تک اونچا کیا۔ انہوں نے جواب دیا' نصف پنڈلی تک (مسلم)

۴۳٦۹ - (٦٦) وَعَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِزَارِيْ يَسْتَرْخِيْ، إِلَّا أَنْ أَتَعَاهَدَهُ ــــ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّكَ لَسْتَ مِمَّنْ يَفْعَلُهُ خُيَلَاءَ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۳٦۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص تکبر کے ساتھ اپنی چادر نیچے لٹکاتا ہے' قیامت کے دن اللہ تعالی اس کی طرف نہیں دیکھے گا۔ ابوبکرؓ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسولؐ! احتیاط کرنے کے باوجود میرا تہہ بند لٹک جاتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے خبردار کیا کہ تیرا شمار ان لوگوں میں نہیں ہے جو تکبر کے ساتھ چادر لٹکاتے ہیں (بخاری)

۴۳۷۰ - (٦٧) وَعَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَأْتَزِرُ فَيَضَعُ حَاشِيَةَ إِزَارِهِ مِنْ مُقَدَّمِهِ عَلَى ظَهْرِ قَدَمِهِ، وَيَرْفَعُ مِنْ مُؤَخَّرِهِ، قُلْتُ: لِمَ تَأْتَزِرُ هٰذِهِ الْإِزْرَةَ؟ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَأْتَزِرُهَا. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۴۳۷۰: عکرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن عباسؓ کو دیکھا کہ وہ تہہ بند باندھتے اور اس کے نچلے کنارے کو اگلی جانب سے پاؤں کے اوپر رکھتے تھے اور پچھلی جانب سے اٹھا کر رکھتے تھے۔ میں نے دریافت کیا' کہ آپ اس طرح تہہ بند کیوں باندھتے ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اسی طرح تہہ بند باندھا کرتے تھے (ابوداؤد)

۴۳۷۱ - (٦٨) وَعَنْ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «عَلَيْكُمْ بِالْعَمَائِمِ؛ فَإِنَّهَا سِيْمَاءُ الْمَلَائِكَةِ، وَأَرْخُوْهَا خَلْفَ ظُهُوْرِكُمْ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ.

۴۳۷۱: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سر پر پگڑی باندھیں' یہ فرشتوں کی علامت ہے اور اس کے کنارے کو کمر کی جانب لٹکائیں (بیہقی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں الاحوص بن حکیم راوی ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد ۲ صفحہ ۳۲۸' الضعفاء والمتروکین صفحہ ۴۳' التاریخ الکبیر جلد ۲ صفحہ ۱۸۸۰' تہذیب الکمال جلد ۲ صفحہ ۲۸۹' میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۱۶۸)

۴۳۷۲ - (۶۹) وَعَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنهَا، اَنَّ اَسْمَاءَ بِنْتَ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنهُمَا دَخَلَتْ عَلَىٰ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَعَلَيْهَا ثِيَابٌ رِقَاقٌ، فَاَعْرَضَ عَنهَا - وَقَالَ: «يَا اَسْمَاءُ! اِنَّ الْمَرْاَةَ اِذَا بَلَغَتِ الْمَحِيضَ لَنْ يَصْلُحَ اَنْ يُرٰى مِنهَا اِلاَّ هٰذَا وَهٰذَا» وَاَشَارَ اِلَىٰ وَجْهِهٖ وَكَفَّيْهِ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۴۳۷۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اسماءؓ بنت ابوبکرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ انہوں نے باریک لباس پہن رکھا تھا۔ آپؐ نے ان سے روگردانی کی اور خبردار کیا' اے اسماءؓ جب عورت بالغ ہو جائے تو اس کے جسم کے کسی عضو کو دیکھنا درست نہیں۔ یہ اور یہ..... اور آپؐ نے اپنے چہرے اور ہتھیلیوں کی طرف اشارہ کیا (ابوداؤد)

وضاحت: خالد بن دریک نے عائشہؓ کا زمانہ نہیں پایا' اس لئے اس حدیث کی سند منقطع اور ضعیف ہے۔ (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۳۳)

۴۳۷۳ - (۷۰) وَعَنْ اَبِي مَطَرٍ، قَالَ: اِنَّ عَلِيًّا اشْتَرٰى ثَوْبًا بِثَلَاثَةِ دَرَاهِمَ، فَلَمَّا لَبِسَهُ قَالَ: «اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ رَزَقَنِيْ مِنَ الرِّيَاشِ مَا اَتَجَمَّلُ بِهٖ فِي النَّاسِ وَاُوَارِيْ بِهٖ عَوْرَتِيْ» ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ. رَوَاهُ اَحْمَدُ.

۴۳۷۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ علیؓ نے ایک کپڑا تین درہم میں خریدا۔ جب اسے زیب تن کیا تو انہوں نے یہ دعا کی "تمام تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے مجھے لباس عطا کیا کہ میں اس زینت کی وجہ سے لوگوں میں خوبصورت دکھائی دیتا ہوں اور اس کے ساتھ اپنی شرمگاہ کو چھپاتا ہوں" بعدازاں علیؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپؐ نے اسی طرح فرمایا (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں مختار بن نافع راوی ضعیف اور ابومطر مجہول ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۳۳)

۴۳۷۴ - (۷۱) وَعَنْ اَبِي اُمَامَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنهُ، قَالَ: لَبِسَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنهُ، ثَوْبًا جَدِيْدًا، فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ مَا اُوَارِيْ بِهٖ عَوْرَتِيْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِيْ حَيَاتِيْ، ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَنْ لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيْدًا فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ مَا اُوَارِيْ بِهٖ عَوْرَتِيْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِيْ حَيَاتِيْ، ثُمَّ عَمَدَ اِلَى الثَّوْبِ الَّذِيْ اَخْلَقَ فَتَصَدَّقَ بِهٖ، كَانَ فِيْ كَنَفِ اللهِ وَفِيْ حِفْظِ اللهِ وَفِيْ سِتْرِ اللهِ حَيًّا وَمَيِّتًا». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۴۳۷۴: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عمرؓ بن خطاب نے نیا لباس زیب تن کیا اور دعا کی "تمام تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے مجھے لباس عطا کیا۔ جس کے ساتھ میں اپنی شرمگاہ کو چھپاتا ہوں اور جس کے ساتھ میں اپنی زندگی میں خوبصورت بنتا ہوں" بعدازاں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ جو شخص نیا کپڑا پہنے اور یہ مذکورہ دعا پڑھے پھر پرانے کپڑے کو صدقہ کرے تو وہ زندگی میں اور فوت ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ کی نگرانی' حفاظت اور پردے میں رہتا ہے (احمد' ترمذی' ابن ماجہ) امام ترمذی نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابوالعلاء راوی مجہول ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۳۳)

۴۳۷۵ - (۷۲) وَعَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ أَبِي عَلْقَمَةَ، عَنْ أُمِّهِ، قَالَتْ: دَخَلَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَلَى عَائِشَةَ وَعَلَيْهَا خِمَارٌ رَقِيقٌ، فَشَقَّتْهُ عَائِشَةُ وَكَسَتْهَا خِمَارًا كَثِيفًا. رَوَاهُ مَالِكٌ.

۴۳۷۵: علقمہ بن ابو علقمہ اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ حفصہ بنت عبدالرحمان عائشہؓ کے ہاں گئیں جبکہ انہوں نے باریک دوپٹہ اوڑھ رکھا تھا۔ عائشہؓ نے اسے پھاڑ ڈالا اور اسے موٹا دوپٹہ پہنایا (مالک)

وضاحت: حفصہ بنت عبدالرحمان عائشہؓ کی بھتیجی تھیں نیز علقمہ کی والدہ کا نام مرجانہ تھا (مشکوۃ سعید اللحام جلد ۳ صفحہ ۲۷۹)

۴۳۷۶ - (۷۳) وَعَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ أَيْمَنَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ وَعَلَيْهَا دِرْعُ قِطْرِيٍّ ثَمَنُ خَمْسَةِ دَرَاهِمَ فَقَالَتْ: ارْفَعْ بَصَرَكَ إِلَى جَارِيَتِي، انْظُرْ إِلَيْهَا، فَإِنَّهَا تُزْهَى أَنْ تَلْبَسَهُ فِي الْبَيْتِ، وَكَانَ لِي مِنْهَا دِرْعٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَمَا كَانَتْ امْرَأَةٌ تُقَيَّنُ بِالْمَدِينَةِ إِلَّا أَرْسَلَتْ إِلَيَّ تَسْتَعِيرُهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۳۷۶: عبدالواحد بن ایمن اپنے والد سے بیان کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ میں عائشہؓ کے ہاں گیا' انہوں نے موٹے سوت کا قمیض پہن رکھا تھا۔ جس کی قیمت پانچ درہم تھی۔ عائشہؓ نے کہا کہ آپ میری اس لونڈی کی طرف دیکھیں وہ گھر میں بھی ایسا لباس پہننے سے نفرت کرتی ہے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں میرا اس طرح کا ایک قمیض تھا' مدینہ منورہ میں جس کسی عورت کو رخصتی کے وقت خوبصورت بنانا مقصود ہوتا تو وہ میری طرف پیغام بھیجتی اور اس قمیض کو عاریۃً طلب کرتی تھی (بخاری)

۴۳۷۷ - (۷۴) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: لَبِسَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمًا قَبَاءَ دِيبَاجٍ أُهْدِيَ لَهُ، ثُمَّ أَوْشَكَ أَنْ نَزَعَهُ، فَأَرْسَلَ بِهِ إِلَى عُمَرَ، فَقِيلَ: قَدْ أَوْشَكَ مَا انْتَزَعْتَهُ يَا رَسُولَ اللهِ! فَقَالَ: «نَهَانِي عَنْهُ جِبْرِيلُ» فَجَاءَهُ عُمَرُ يَبْكِي، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! كَرِهْتَ

أَمْرًا وَأَعْطَيْتَنِيهِ، فَمَا لِي؟ — فَقَالَ: «إِنِّي لَمْ أُعْطِكَهُ تَلْبَسُهُ، إِنَّمَا أَعْطَيْتُكَهُ تَبِيعُهُ». فَبَاعَهُ بِأَلْفَيْ دِرْهَمٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۳۷۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم کا کوٹ زیب تن فرمایا' جو آپ کو ہدیہ ملا تھا۔ آپ نے جلد ہی اسے اتار دیا اور اسے عمرؓ کی جانب بھیج دیا۔ آپ سے دریافت کیا گیا' اے اللہ کے رسول! آپ نے جلد ہی اسے اتار دیا۔ آپ نے فرمایا' جبرائیل علیہ السلام نے مجھے اس کے پہننے سے منع کیا ہے۔ آپ کی یہ بات سن کر عمرؓ روتے ہوئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا' اے اللہ کے رسول! آپ نے ایک چیز کو ناپسند فرمایا اور مجھے وہ چیز دے دی' ایسا کیوں ہے؟ آپ نے فرمایا' میں نے تجھے یہ کوٹ اس لئے نہیں دیا کہ تو اسے پہنے' میں نے محض اس لئے دیا ہے تاکہ تو اسے فروخت کرے۔ چنانچہ عمرؓ نے اسے دو ہزار درہم میں فروخت کر دیا (مسلم)

۴۳۷۸ - (۷۵) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: إِنَّمَا نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ثَوْبِ الْمُصْمَتِ مِنَ الْحَرِيرِ —، فَأَمَّا الْعَلَمُ — وَسَدَى الثَّوْبِ فَلَا بَأْسَ بِهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۳۷۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خالص ریشمی کپڑا زیب تن کرنے سے منع فرمایا۔ البتہ ریشم کے کنارے وغیرہ اور ریشم کے تانے والے کپڑے کا کچھ حرج نہیں۔ (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے البتہ یہ حدیث مسند احمد میں صحیح سند کے ساتھ مذکور ہے' (ارواء الغلیل صفحہ ۳۷۲) نیز اس حدیث کی سند میں خصیف بن عبدالرحمان راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ا صفحہ ۶۵۳' تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۳۳' ضعیف ابوداؤد صفحہ ۴۰۳)

۴۳۷۹ - (۷۶) وَعَنْ أَبِي رَجَاءٍ، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، وَعَلَيْهِ مِطْرَفٌ — مِنْ خَزٍّ، وَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ نِعْمَةً فَإِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ أَنْ يَرَى أَثَرَ نِعْمَتِهِ عَلَى عَبْدِهِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۴۳۷۹: ابو رجاء بیان کرتے ہیں کہ عمران بن حصین میرے ہاں تشریف لائے۔ ان پر ریشمی شال تھی۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص پر اللہ پاک احسان فرمائے تو اللہ پاک پسند کرتا ہے کہ اس کے احسان کا اس پر نشان نظر آئے (احمد)

وضاحت: اون اور ریشم کے سوت سے تیار شدہ کپڑے کو "خز" کہتے ہیں (المنجد صفحہ ۲۷۰)

۴۳۸۰ - (۷۷) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُلْ مَا شِئْتَ، وَالْبَسْ مَا شِئْتَ مَا أَخْطَأَتْكَ اثْنَتَانِ: سَرَفٌ وَمَخِيلَةٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي تَرْجَمَةِ بَابٍ.

۴۳۸۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، کھاؤ اور پیو جو تم چاہتے ہو بشرطیکہ دو چیزوں، فضول خرچی اور غرور سے بچے رہو (بخاری)

وضاحت: یہ اجازت ان اشیاء کے بارے میں ہے جو شرعاً مباح ہیں (واللہ اعلم)

٤٣٨١ - (٧٨) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كُلُوْا، وَاشْرَبُوْا، وَتَصَدَّقُوْا، وَالْبَسُوْا، مَا لَمْ يُخَالِطْ إِسْرَافٌ وَلَا مَخِيلَةٌ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۴۳۸۱: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کھاؤ، پیو، صدقہ دو اور لباس پہنو لیکن اسراف اور فخر سے دور رہو (احمد، نسائی، ابن ماجہ)

٤٣٨٢ - (٧٩) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ أَحْسَنَ مَا زُرْتُمُ اللهَ فِي قُبُوْرِكُمْ وَمَسَاجِدِكُمُ الْبَيَاضُ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۴۳۸۲: ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ بہت عمدہ لباس، جس میں تمہیں قبروں اور مسجدوں میں اللہ سے ملاقات کرنا چاہیے، وہ سفید لباس ہے (ابن ماجہ)

وضاحت: یہ حدیث سند کے لحاظ سے غایت درجہ ضعیف ہے البتہ درایت کے لحاظ سے اس کا مفہوم صراحتاً سے مروی حدیث (۴۳۳۷) کے مطابق ہے جو سند کے لحاظ سے صحیح ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۳۵)

نیز یہ حدیث موضوع ہے (ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۲۹۱، التعلیق الرغیب جلد ۳ صفحہ ۹۷)

بَابُ الخَاتَمِ

(انگوٹھی پہننے کے احکام)

اَلفَصلُ الاَوَّلُ

۴۳۸۳ - (۱) عَن ابنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا، قَالَ: اِتَّخَذَ النَّبِيُّ ﷺ خَاتَمًا مِن ذَهَبٍ، وَفِي رِوَايَةٍ: وَجَعَلَهُ فِي يَدِهِ اليُمنٰى، ثُمَّ اَلقَاهُ، ثُمَّ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِن وَرِقٍ نُقِشَ فِيهِ: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ وَقَالَ: «لَا يَنقُشَنَّ اَحَدٌ عَلٰى نَقشِ خَاتَمِي هٰذَا» — وَكَانَ اِذَا لَبِسَهُ جَعَلَ فَصَّهُ — مِمَّا يَلِي بَطنَ كَفِّهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيهِ.

پہلی فصل: ۴۳۸۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی تیار کروائی اور ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے اسے دائیں ہاتھ میں پہنا بعد ازاں اسے پھینک دیا۔ اس کے بعد آپؐ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی جس پر "محمد رسول اللہ" نقش تھا۔ آپؐ نے حکم دیا کہ کوئی شخص میری اس انگوٹھی جیسا نقش نہ بنوائے اور آپؐ جب اسے پہنتے تو اس کا نگینہ ہتھیلی کے اندر کی جانب رکھتے تھے (بخاری، مسلم)

وضاحت: چونکہ آپؐ جب بادشاہوں کی جانب خطوط تحریر فرماتے تو اس انگوٹھی سے اس پر مہر لگاتے تھے اس لئے آپؐ نے منع فرمایا کہ اس جیسا نقش کسی دوسرے شخص کی انگوٹھی پر ہو تاکہ کسی قسم کی گڑبڑ کا اندیشہ نہ ہو۔ مذکورہ انگوٹھی جس کا نگینہ عقیق کا تھا، استنبول (ترکی) کے توپ کاپی عجائب گھر میں مع آپؐ کی تلوار مبارک اور دیگر اشیاء کے محفوظ ہے۔ (واللہ اعلم)

۴۳۸۴ - (۲) وَعَن عَلِيٍّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ، قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَن لُبسِ القَسِيِّ، وَالمُعَصفَرِ، وَعَن تَخَتُّمِ الذَّهَبِ، وَعَن قِرَاءَةِ القُرآنِ فِي الرُّكُوعِ، رَوَاهُ مُسلِمٌ.

۴۳۸۴: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "قسی" اور "زرد" رنگ کے لباس، سونے کی انگوٹھی اور رکوع کی حالت میں قرآن پاک کی تلاوت کرنے سے منع فرمایا۔ (مسلم)

وضاحت: رکوع و سجود میں قرآن پاک کی تلاوت سے اس لئے منع فرمایا تاکہ ان میں صرف اللہ کی عظمت اور تسبیح بیان کی جائے۔

۴۳۸۵ - (۳) وَعَن عَبدِ اللّٰهِ بنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ رَاٰى خَاتَمًا مِن ذَهَبٍ فِي يَدِ رَجُلٍ، فَنَزَعَهُ، فَطَرَحَهُ، فَقَالَ: «يَعمِدُ اَحَدُكُم اِلٰى جَمرَةٍ مِن نَارٍ

فَيَجْعَلُهَا فِي يَدِهِ؟! فَقِيْلَ لِلرَّجُلِ بَعْدَمَا ذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: خُذْ خَاتَمَكَ اِنْتَفِعْ بِهٖ — قَالَ: لَا وَاللّٰهِ، لَا آخُذُهٗ اَبَدًا وَقَدْ طَرَحَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۳۸۵: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو آپ نے اسے اتار کر پھینک دیا اور اسے سرزنش کی کہ تم آگ کے شعلے کو ہاتھ میں لیتے ہو؟ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لے جانے کے بعد اس شخص سے کہا گیا کہ تم اپنی انگوٹھی اٹھا لو اور اس سے فائدہ حاصل کرو۔ اس شخص نے برملا کہا' میں ہرگز ایسی چیز کو نہیں اٹھاؤں گا جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھینکا ہے۔ (مسلم)

٤٣٨٦ - (٤) وَعَنْ اَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَرَادَ اَنْ يَكْتُبَ اِلٰى كِسْرٰى وَقَيْصَرَ وَالنَّجَاشِيِّ، فَقِيْلَ: اِنَّهُمْ لَا يَقْبَلُوْنَ كِتَابًا اِلَّا بِخَاتَمٍ، فَصَاغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَاتَمًا حَلْقَةً فِضَّةٍ نُقِشَ فِيْهِ: مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَ فِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ: كَانَ نَقْشُ الْخَاتَمِ ثَلَاثَةَ اَسْطُرٍ: مُحَمَّدٌ سَطْرٌ، وَرَسُوْلُ سَطْرٌ، وَاللّٰهُ سَطْرٌ.

۴۳۸۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسریٰ' قیصر اور نجاشی کی جانب خطوط لکھنے کا ارادہ کیا۔ آپ کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ وہ لوگ مہر کے بغیر خطوط وصول نہیں کرتے۔ اس وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی جس میں "محمد رسول اللہ" نقش تھا۔ (مسلم) اور بخاری کی روایت میں ہے کہ انگوٹھی کا نقش تین سطروں پر مشتمل تھا۔ محمد' پہلی سطر میں۔ رسول' دوسری سطر میں اور (لفظ) اللہ 'تیسری سطر میں تھا۔

٤٣٨٧ - (٥) وَعَنْهُ، اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ كَانَ خَاتَمُهٗ مِنْ فِضَّةٍ، وَكَانَ فَصُّهٗ مِنْهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۳۸۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کا نگینہ بھی چاندی کا تھا (بخاری)

٤٣٨٨ - (٦) وَعَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَبِسَ خَاتَمَ فِضَّةٍ فِيْ يَمِيْنِهٖ، فِيْهِ فَصٌّ حَبَشِيٌّ، كَانَ يَجْعَلُ فَصَّهٗ مِمَّا يَلِيْ كَفَّهٗ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۳۸۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دائیں ہاتھ میں چاندی کی انگوٹھی پہنی' جس کا نگینہ حبشی طرز کا تھا۔ آپ اس کے نگینے کو ہتھیلی کی جانب رکھتے تھے (بخاری' مسلم)

٤٣٨٩ - (٧) وَعَنْهُ، قَالَ: كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ ﷺ فِي هٰذِهٖ، وَأَشَارَ إِلَى الْخِنْصَرِ مِنْ يَدِهِ الْيُسْرٰى. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۳۸۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی "اس" انگلی میں ہوتی تھی اور انہوں نے اپنے بائیں ہاتھ کے چھنگلی کی طرف اشارہ کیا (مسلم)

٤٣٩٠ - (٨) وَعَنْ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَنْ أَتَخَتَّمَ فِيْ إِصْبَعِيْ هٰذِهٖ أَوْ هٰذِهٖ، قَالَ: فَأَوْمَأَ إِلَى الْوُسْطٰى وَالَّتِيْ تَلِيْهَا... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۳۹۰: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کہ میں اس یا اس انگلی میں انگوٹھی پہنوں اور آپؐ نے درمیانی انگلی اور اس کے ساتھ والی انگلی کی جانب اشارہ کیا (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٤٣٩١ - (٩) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَخَتَّمُ فِيْ يَمِيْنِهٖ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

دوسری فصل: ۴۳۹۱: عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے (ابن ماجہ)

وضاحت: بعض دیگر صحیح احادیث سے آپؐ کا بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننا بھی ثابت ہے البتہ ترجیح اس بات کو ہے کہ دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنی جائے کیونکہ بائیں ہاتھ کے ساتھ استنجا وغیرہ کیا جاتا ہے' اس طرح دائیں ہاتھ میں پہننے سے انگوٹھی نجاست سے محفوظ رہے گی (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۳۶)

٤٣٩٢ - (١٠) وَرَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ عَنْ عَلِيٍّ.

۴۳۹۲: نیز ابوداؤد اور نسائی نے اس حدیث کو علی رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔

٤٣٩٣ - (١١) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَخَتَّمُ فِيْ يَسَارِهٖ، رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ

۴۳۹۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے (ابوداؤد)

٤٣٩٤ ـ (١٢) وَعَنْ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَخَذَ حَرِيْرًا فَجَعَلَهُ فِيْ يَمِيْنِهِ، وَأَخَذَ ذَهَبًا فَجَعَلَهُ فِيْ شِمَالِهِ، ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ هٰذَيْنِ حَرَامٌ عَلٰى ذُكُوْرِ أُمَّتِيْ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُوْدَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۴۳۹۴: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم کو اپنے دائیں ہاتھ میں اور سونے کو اپنے بائیں ہاتھ میں لیا اور پھر فرمایا' بلاشبہ یہ دونوں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں (احمد' ابوداؤد' نسائی)

٤٣٩٥ ـ (١٣) وَعَنْ مُعَاوِيَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ رُكُوْبِ النُّمُوْرِ، وَعَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ إِلَّا مُقَطَّعًا . . . رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۴۳۹۵: معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چیتے کے چمڑے پر سوار ہونے اور سونا پہننے سے منع فرمایا ہے البتہ چھوٹی چھوٹی ٹکڑیوں میں (زیورات کی صورت میں پہننا) جائز ہے (ابوداؤد' نسائی)

٤٣٩٦ ـ (١٤) وَعَنْ بُرَيْدَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ عَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ شَبَهٍ ـــ: «مَالِيْ أَجِدُ مِنْكَ رِيْحَ الْأَصْنَامِ؟» فَطَرَحَهُ. ثُمَّ جَاءَ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ حَدِيْدٍ، فَقَالَ: «مَالِيْ أَرٰى عَلَيْكَ حِلْيَةَ أَهْلِ النَّارِ؟!» فَطَرَحَهُ. فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مِنْ أَيِّ شَيْءٍ أَتَّخِذُهُ؟ قَالَ: «مِنْ وَرِقٍ وَلَا تُتِمَّهُ مِثْقَالًا» . . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْدَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

وَقَالَ مُحْيِي السُّنَّةِ، رَحِمَهُ اللّٰهُ: وَقَدْ صَحَّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ فِي الصِّدَاقِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ: «اِلْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيْدٍ»

۴۳۹۶: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے کہا' جس نے پیتل کی انگوٹھی پہن رکھی تھی' کیا وجہ ہے کہ میں تجھ سے بتوں کی بو پاتا ہوں؟ اس شخص نے انگوٹھی پھینک دی پھر وہ آیا اور اس نے لوہے کی انگوٹھی پہن رکھی تھی۔ آپ نے فرمایا' کیا وجہ ہے' میں دیکھ رہا ہوں کہ تو نے دوزخیوں کا زیور پہن رکھا ہے؟ اس شخص نے انگوٹھی کو پھینک دیا اور عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں کس دھات سے انگوٹھی بنواؤں؟ آپ نے فرمایا' چاندی سے۔ لیکن اس کا وزن ایک مثقال سے کم ہو۔ (ترمذی' ابوداؤد' نسائی) امام محی السنہ رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ سہل بن سعد سے حق مہر کے بارے میں صحیح حدیث مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے کہا' تلاش کرو اگرچہ لوہے کی انگوٹھی مل جائے۔

وضاحت ا: لوہے کی انگوٹھی پہننے سے ممانعت کی حدیث ہے بلکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سونے کی انگوٹھی سے بھی زیادہ برا سمجھا ہے اور آپ کا ایک شخص سے یہ کہنا کہ تلاش کرو اگرچہ لوہے کی انگوٹھی دستیاب ہو جائے' اس کا یہ مطلب نہیں کہ لوہے کی انگوٹھی پہننا جائز ہے (آداب الزفاف صفحہ ۲۰۴٬ ۲۰۳)

۴۳۹۷ - (۱۵) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَكْرَهُ عَشْرَ خِلَالٍ: اَلصُّفْرَةَ - يَعْنِي: اَلْخَلُوْقَ - وَتَغْيِيْرَ الشَّيْبِ، وَجَرَّ الْإِزَارِ، وَالتَّخَتُّمَ بِالذَّهَبِ، وَالتَّبَرُّجَ بِالزِّيْنَةِ لِغَيْرِ مَحِلِّهَا، وَالضَّرْبَ بِالْكِعَابِ، وَالرُّقٰى إِلَّا بِالْمُعَوِّذَاتِ، وَعَقْدَ التَّمَائِمِ، وَعَزْلَ الْمَاءِ لِغَيْرِ مَحِلِّهِ، وَفَسَادَ الصَّبِيِّ غَيْرَ مُحَرِّمِهِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ.

۴۳۹۷: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دس باتوں کو معیوب گردانتے تھے۔ زعفران لگانا' بڑھاپے کو سیاہ رنگ کے ساتھ تبدیل کرنا' تہ بند لٹکانا' سونے کی انگوٹھی پہننا' عورت کا بے محل زیب و زینت کا اظہار کرنا' شطرنج کھیلنا' معوذات کے علاوہ دیگر دعاؤں کے ساتھ دم کرنا' تعویذات لٹکانا' منی کے پانی کو شرم گاہ سے باہر گرانا اور بچے (کے دودھ) کو خراب کرنا لیکن آپؐ اسے حرام قرار نہیں دیتے تھے (ابوداؤد' نسائی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں قاسم بن حسان راوی منکر الحدیث ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۷۹)

۴۳۹۸ - (۱۶) وَعَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ مَوْلَاةً لَهُمْ ذَهَبَتْ بِابْنَةِ الزُّبَيْرِ إِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَفِيْ رِجْلِهَا أَجْرَاسٌ، فَقَطَعَهَا عُمَرُ [رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ]، وَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَعَ كُلِّ جَرَسٍ شَيْطَانٌ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۴۳۹۸: ابن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کی ایک لونڈی زبیرؓ کی بچی کو عمرؓ بن خطاب کے پاس لے گئی اس کے پاؤں میں پائل بندھی ہوئی تھی۔ عمرؓ نے ان کو کاٹ دیا اور بیان کیا' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ ہر پائل کے ساتھ ایک شیطان ہوتا ہے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے' روایت بیان کرنے والی لونڈی مجہول ہے ابن زبیر سے مراد عامر بن عبداللہ بن زبیر ہے' عامرؓ کی عمرؓ سے ملاقات ثابت نہیں (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۳' ضعیف ابوداؤد صفحہ ۴۱۶' مشکوٰۃ سعید اللحام جلد ۲ صفحہ ۳۸۳)

۴۳۹۹ - (۱۷) وَعَنْ بُنَانَةَ مَوْلَاةِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَيَّانَ الْأَنْصَارِيِّ، كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، إِذْ دُخِلَتْ عَلَيْهَا بِجَارِيَةٍ، وَعَلَيْهَا جَلَاجِلُ يُصَوِّتْنَ، فَقَالَتْ: لَا تُدْخِلْنَهَا عَلَيَّ إِلَّا أَنْ تُقَطِّعْنَ جَلَاجِلَهَا، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ جَرَسٌ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۴۳۹۹: عبدالرحمان کی لونڈی "بنانہ" عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھی کہ عائشہؓ کے پاس ایک لڑکی لائی گئی جس نے آواز کرنے والے گھنگرو پہن رکھے تھے۔ عائشہؓ نے حکم دیا کہ ایسی لڑکیوں کو میرے پاس نہ لایا کرو البتہ ان کے گھنگروؤں کو کاٹنے کے بعد انہیں آنے کی اجازت ہے۔ (عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا' اس گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے جس میں آواز کرنے والی کوئی چیز ہو (ابوداؤد)

وضاحت: "بنانہ" لونڈی مجہول راویہ ہے (میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۳۵۳)

۴۴۰۰ - (۱۸) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ طَرَفَةَ، اَنَّ جَدَّهُ عَرْفَجَةَ بْنَ اَسْعَدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قُطِعَ اَنْفُهُ يَوْمَ الْكُلَابِ، فَاتَّخَذَ اَنْفًا مِنْ وَرِقٍ، فَاَنْتَنَ عَلَيْهِ، فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ اَنْ يَتَّخِذَ اَنْفًا مِن ذهب... رواه الترمذي، وابو داود، والنسائي.

۴۴۰۰: عبدالرحمان بن طرفہ بیان کرتے ہیں کہ اس کے دادا عرفجہ بن اسعد رضی اللہ عنہ کی ناک جنگ کلاب کے دن کٹ گئی تھی چنانچہ اس نے چاندی کی ناک بنوائی لیکن وہ بدبو دار ہو گئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اجازت دی کہ وہ سونے کی ناک بنوا لے (ترمذی' ابوداؤد' نسائی)

۴۴۰۱ - (۱۹) وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُحَلِّقَ حَبِيْبَهُ حَلْقَةً مِنْ نَارٍ فَلْيُحَلِّقْهُ حَلْقَةً مِنْ ذَهَبٍ، وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُطَوِّقَ حَبِيْبَهُ طَوْقًا مِنْ نَارٍ فَلْيُطَوِّقْهُ طَوْقًا مِنْ ذَهَبٍ، وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُسَوِّرَ حَبِيْبَهُ سِوَارًا مِنْ نَارٍ فَلْيُسَوِّرْهُ سِوَارًا مِنْ ذَهَبٍ؛ وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِالْفِضَّةِ فَالْعَبُوْا بِهَا». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۴۴۰۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص اپنے کسی پیارے کو آگ کا چھلا پہنانا چاہتا ہے تو وہ اسے سونے کا چھلا پہنا دے اور جو شخص اپنے کسی پیارے کو آگ کا ہار پہنانا چاہتا ہے تو وہ اسے سونے کا ہار پہنا دے اور جو شخص اپنے کسی پیارے کو آگ کا کنگن پہنانا چاہتا ہے تو وہ اسے سونے کا کنگن پہنا دے' البتہ چاندی کا کھلے بندوں استعمال کرو (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۴۱۲)

۴۴۰۲ - (۲۰) وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «اَيُّمَا امْرَاَةٍ تَقَلَّدَتْ قِلَادَةً مِنْ ذَهَبٍ قُلِّدَتْ فِيْ عُنُقِهَا مِثْلَهَا مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَاَيُّمَا امْرَاَةٍ جَعَلَتْ فِيْ اُذُنِهَا خُرْصًا مِنْ ذَهَبٍ جَعَلَ اللّٰهُ فِيْ اُذُنِهَا مِثْلَهُ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۴۴۰۲: اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو عورت گلے میں سونے کا ہار لٹکاتی ہے تو قیامت کے دن اس کی گردن میں آگ کا ہار لٹکایا جائے گا اور جو عورت اپنے کانوں میں سونے کی بالیاں پہنتی ہے تو قیامت کے دن اللہ اس کے کان میں آگ کی بالیاں پہنائے گا (ابوداؤد' نسائی)

وضاحت: علماء نے اس مضمون کی احادیث کو منسوخ قرار دیا ہے' عورتوں کے لئے سونے کے زیورات پہننا جائز ہیں لیکن کسی حدیث کو منسوخ قرار دینا اس وقت درست ہے جب ناسخ حدیث کا علم ہو کہ وہ بعد کی ہے لیکن اس کا کوئی

علم نہیں۔ بعض علماء نے کہا ہے کہ یہ حدیث ان عورتوں کے بارے میں ہے جو زیورات کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتیں۔ تاہم صورت یہ معلوم ہوتی ہے کہ بالعموم مردوں اور عورتوں کو سونے کے زیورات سے دور رہنا چاہیے نیز آپؐ کا فرمان ہے کہ شکوک و شبہات کو چھوڑ دینا چاہیے (التعلیقات السلفیہ علی سنن النسائی جلد ۲ صفحہ ۲۷۷، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۴۱۹)

۴۴۰۳ - (۲۱) وَعَنْ أُخْتٍ لِحُذَيْفَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ! أَمَا لَكُنَّ فِي الْفِضَّةِ مَا تُحَلِّينَ بِهِ؟ أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ مِنْكُنَّ امْرَأَةٌ تُحَلَّى ذَهَبًا تُظْهِرُهُ إِلَّا عُذِّبَتْ بِهِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ. وَالنَّسَائِيُّ.

۴۴۰۳ : حذیفہؓ کی بہن بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے عورتوں کی جماعت! خبردار! تمہارے لئے چاندی کا زیور پہننا درست ہے لیکن اگر تم میں سے کوئی سونے کا زیور پہن کر اس کا اظہار کرے گی تو اسے عذاب میں مبتلا کیا جائے گا (ابوداؤد' نسائی)

وضاحت : اس حدیث کی سند ضعیف ہے' حذیفہؓ کی بہن مجہول راویہ ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۲۹' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۴۵۷)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۴۴۰۴ - (۲۲) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَمْنَعُ أَهْلَ الْحِلْيَةِ وَالْحَرِيرِ، وَيَقُولُ: «إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ حِلْيَةَ الْجَنَّةِ وَحَرِيرَهَا فَلَا تَلْبَسُوهَا فِي الدُّنْيَا». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

تیسری فصل : ۴۴۰۴ : عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زیور اور ریشم پہننے والوں کو روکتے اور فرماتے' اگر تم جنت کا زیور اور اس کا ریشم پہننا پسند کرتے ہو تو دنیا میں انہیں نہ پہنو (نسائی)

۴۴۰۵ - (۲۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اتَّخَذَ خَاتَمًا، فَلَبِسَهُ، قَالَ: «شَغَلَنِي هٰذَا عَنْكُمْ مُنْذُ الْيَوْمِ، إِلَيْهِ نَظْرَةٌ، وَإِلَيْكُمْ نَظْرَةٌ» ثُمَّ أَلْقَاهُ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

۴۴۰۵ : ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی بنوائی اور اسے پہنا۔ آپؐ نے فرمایا' اس انگوٹھی نے مجھے تم سے مشغول کر دیا' میں سارا دن ایک نظر اس کی جانب اور ایک نظر تمہاری جانب ڈالتا رہا' بعدازاں آپؐ نے اسے پھینک دیا (نسائی)

وضاحت : اس حدیث میں جس انگوٹھی کے پھینکنے کا ذکر ہے یہ سونے کی بنی ہوئی ہو گی یا زہد فی الدنیا کے پیش نظر آپؐ نے اسے پھینک دیا (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۲۹)

٤٤٠٦ - (٢٤) وَعَنْ مَالِكٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: أَنَا أَكْرَهُ أَنْ يَلْبَسَ الْغِلْمَانُ شَيْئًا مِنَ الذَّهَبِ، لِأَنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ، فَأَنَا أَكْرَهُهُ لِلرِّجَالِ، الْكَبِيرِ مِنْهُمْ وَالصَّغِيرِ. رَوَاهُ فِي «الْمُوَطَّأ»

۴۴۰۶: مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ لڑکوں کو سونا پہنایا جائے کیونکہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا ہے' پس میں بڑی عمر اور چھوٹی عمر والوں کے لئے اس کے پہننے کو مکروہ جانتا ہوں (موطا)

بَابُ النِّعَالِ

(جوتوں کی کیفیت اور ان کے احکام کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۴۴۰۷ - (۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا شَعَرٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل: ۴۴۰۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' آپ وہ جوتا پہنتے تھے جس میں بال نہیں ہوتے تھے (بخاری)

۴۴۰۸ - (۲) وَعَنْ اَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اِنَّ نَعْلَ النَّبِيِّ ﷺ كَانَ لَهَا قِبَالَانِ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

۴۴۰۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتے کے دو تسمے تھے (بخاری)

۴۴۰۹ - (۳) وَعَنْ جَابِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا يَقُوْلُ: «اِسْتَكْثِرُوْا مِنَ النِّعَالِ، فَاِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ رَاكِبًا مَا انْتَعَلَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۴۰۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک جنگ کے دوران سنا جس میں آپ نے شرکت فرمائی تھی۔ آپ نے فرمایا' اکثر جوتے پہنے رہو' اس لئے کہ جب تک انسان جوتے پہنے رکھتا ہے وہ سوار ہوتا ہے (مسلم)

۴۴۱۰ (۴) وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا انْتَعَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَاْ بِالْيُمْنٰى، وَاِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَاْ بِالشِّمَالِ، لِتَكُنِ الْيُمْنٰى اَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ وَاٰخِرَهُمَا تُنْزَعُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۴۱۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب کوئی شخص جوتا پہنے تو پہلے دائیں پاؤں میں پہنے اور جب جوتا اتارے تو پہلے بائیں پاؤں کا اتارے۔ دائیں پاؤں میں پہلے جوتا پہنا جانے اور دائیں پاؤں سے سب سے آخر میں اتارا جائے (بخاری' مسلم)

۴۴۱۱ - (۵) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يَمْشِ اَحَدُكُمْ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ، لِيُحْفِهِمَا جَمِيْعًا اَوْ لِيُنْعِلْهُمَا جَمِيْعًا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۴۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کوئی شخص ایک جوتا پہن کر نہ چلے' دونوں کو اتار دے یا دونوں کو پہنے رکھے (بخاری' مسلم)

۴۴۱۲ - (٦) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِهِ فَلَا يَمْشِ فِيْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ حَتّٰى يُصْلِحَ شِسْعَهُ، وَلَا يَمْشِ فِيْ خُفٍّ وَاحِدٍ، وَلَا يَأْكُلْ بِشِمَالِهِ، وَلَا يَحْتَبِيْ بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ، وَلَا يَلْتَحِفُ الصَّمَّاءَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۴۲: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کسی شخص کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ ایک پاؤں میں جوتا پہن کر نہ چلے اسے چاہیے کہ وہ تسمہ درست کرے۔ نیز کوئی شخص ایک موزہ پہن کر نہ چلے اور بائیں ہاتھ کے ساتھ کھانا بھی نہ کھائے اور ایک کپڑے میں گوٹھ نہ مارے اور چادر کو اس طرح نہ لپیٹے کہ ہاتھ باہر نہ نکل سکیں (مسلم)

وضاحت: ایک کپڑے میں گوٹھ مارنے کی ممانعت اس وقت ہے جب شرمگاہ کے عریاں ہونے کا خطرہ ہو۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۴۴۱۳ - (٧) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ لِنَعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قِبَالَانِ، مُثَنًّى شِرَاكُهُمَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل: ۴۴۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتے کے دو تسمے تھے (ترمذی)

۴۴۱۴ - (٨) وَعَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَّنْتَعِلَ الرَّجُلُ قَائِمًا. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۴۴۴: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی شخص کھڑے ہو کر جوتا پہنے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابوالزبیر راوی مدلس ہے اور "عن" کے ساتھ روایت کر رہا ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۲۰)

۴۴۱۵ - (٩) وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ.

۴۴۵: نیز ترمذی اور ابن ماجہ نے اس حدیث کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۴۴۱٦ - (۱۰) وَعَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، قَالَتْ: رُبَّمَا مَشَى النَّبِيُّ ﷺ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ. وَفِي رِوَايَةٍ: أَنَّهَا مَشَتْ بِنَعْلٍ وَاحِدَةٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا أَصَحُّ.

۴۴۱٦: قاسم بن محمد رحمہ اللہ، عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ کبھی کبھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک پاؤں میں جوتا پہن کر چلتے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا ایک پاؤں میں جوتا پہن کر چلیں (ترمذی)
امام ترمذیؒ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔
وضاحت: اس مرفوع روایت میں لیث بن ابو سلیم راوی مضطرب الحدیث ہے جبکہ موقوف روایت صحیح ہے (العلل و معرفۃ الرجال جلد۱ صفحہ۳۸۹، التاریخ الکبیر جلد۷ صفحہ۲۵۱، الجرح والتعدیل جلد۷ صفحہ۱۷۷، الضعفاء والمتروکین صفحہ۵۵، میزان الاعتدال جلد۳ صفحہ۴۲۰، تقریب التہذیب جلد۲ صفحہ۱۳۸، ضعیف ترمذی صفحہ۲۰۰)۔

۴۴۱۷ - (۱۱) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مِنَ السُّنَّةِ إِذَا جَلَسَ الرَّجُلُ أَنْ يَخْلَعَ نَعْلَيْهِ فَيَضَعَهُمَا بِجَنْبِهِ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۴۱۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، سنت طریقہ یہ ہے کہ جب کوئی شخص بیٹھے تو جوتے اتار کر اپنے پہلو میں رکھے (ابوداؤد)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن ہارون فاری مجہول راوی ہے (میزان الاعتدال جلد۲ صفحہ۵۱۶)

۴۴۱۸ - (۱۲) وَعَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّجَاشِيَّ أَهْدَى إِلَى النَّبِيِّ ﷺ خُفَّيْنِ أَسْوَدَيْنِ سَاذَجَيْنِ، فَلَبِسَهُمَا. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ. وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ: ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا.

۴۴۱۸: ابن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نجاشی بادشاہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب دو سادہ سیاہ موزے بھیجے تو آپؐ نے انہیں پہنا۔ (ابن ماجہ) اور ترمذی نے ابن بریدہ کی روایت میں یہ اضافہ کیا ہے کہ ابن بریدہ، اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ بعدازاں آپؐ نے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔
وضاحت: اس حدیث کی سند میں دلہم بن صالح راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد۲ صفحہ۲۸۰)
اور یہ باب تیسری فصل سے خالی ہے۔

بَابُ التَّرَجُّلِ

(بالوں پر کنگھی کرنے' انہیں خوبصورت بنانے اور سنوارنے کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۴۴۱۹ - (۱) عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كُنْتُ أُرَجِّلُ رَأْسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا حَائِضٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ۴۴۱۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں حائضہ ہونے کی حالت میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک میں کنگھی کیا کرتی تھی (بخاری' مسلم)

۴۴۲۰ - (۲) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْفِطْرَةُ خَمْسٌ: اَلْخِتَانُ، وَالْاِسْتِحْدَادُ، وَقَصُّ الشَّارِبِ، وَتَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ، وَنَتْفُ الْاِبِطِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۴۲۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' پانچ کام فطرت سے ہیں۔ ختنہ کرانا' زیر ناف بال مونڈنا' مونچھیں تراشنا' ناخن کاٹنا اور بغل کے بال اکھیڑنا (بخاری' مسلم)

۴۴۲۱ - (۳) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «خَالِفُوا الْمُشْرِكِيْنَ: اَوْفِرُوا اللِّحٰى، وَاَحْفُوا الشَّوَارِبَ». وَفِيْ رِوَايَةٍ: «اَنْهِكُوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللِّحٰى». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۴۲۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مشرکوں کی مخالفت کرو' داڑھیوں کو بڑھاؤ اور مونچھوں کو تراشو اور ایک روایت میں ہے کہ مونچھوں کو خوب اچھی طرح تراشو اور داڑھیوں کو بڑھاؤ (بخاری' مسلم)

۴۴۲۲ - (۴) وَعَنْ اَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: وُقِّتَ لَنَا فِيْ قَصِّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيْمِ الْاَظْفَارِ وَنَتْفِ الْاِبِطِ وَحَلْقِ الْعَانَةِ اَنْ لَا نَتْرُكَ اَكْثَرَ مِنْ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۴۲۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے لئے مونچھوں کے تراشنے' ناخنوں کے کاٹنے' بغل کے بال اکھیڑنے اور زیر ناف بالوں کے مونڈنے کے لئے یہ حکم مقرر کیا گیا ہے کہ چالیس راتوں سے زیادہ نہ گزرنے پائیں (مسلم)

٤٤٢٣ - (٥) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَا يَصْبِغُونَ فَخَالِفُوهُمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۴۲۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' یہودی اور عیسائی بال نہیں رنگتے تم ان کی مخالفت کرو (بخاری' مسلم)

وضاحت: اس حدیث میں امر وجوب کے لئے نہیں بلکہ استحباب کے لئے ہے (واللہ اعلم)

٤٤٢٤ - (٦) وَعَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: أُتِيَ بِأَبِي قُحَافَةَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ، وَرَأْسُهُ وَلِحْيَتُهُ كَالثَّغَامَةِ بَيَاضًا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «غَيِّرُوا هٰذَا بِشَيْءٍ، وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۴۲۴: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن ابو قحافہ کو لایا گیا ان کے سر اور داڑھی کے بال ثغامہ بوٹی کے پھولوں کی مانند سفید تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ نے فرمایا' اس سفیدی کو کسی دوسرے رنگ میں تبدیل کر دو البتہ سیاہ رنگ سے اجتناب کرو (مسلم)

٤٤٢٥ - (٧) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيهِ، وَكَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدِلُونَ أَشْعَارَهُمْ، وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرُقُونَ رُؤُوسَهُمْ، فَسَدَلَ النَّبِيُّ ﷺ نَاصِيَتَهُ، ثُمَّ فَرَقَ بَعْدُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۴۲۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جن امور میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی حکم نہیں دیا گیا تھا' ان میں آپؐ اہل کتاب کی موافقت کو پسند فرماتے تھے اور اہل کتاب اپنے سر کے بال مانگ نکالے بغیر لٹکاتے تھے اور مشرک لوگ سر کے بالوں میں مانگ نکالتے تھے۔ آپ نے اپنی پیشانی کے بالوں کو لٹکتے چھوڑا بعد ازاں آپؐ نے مانگ نکالنا شروع کی (بخاری' مسلم)

وضاحت: بالوں کو لٹکتے چھوڑنا جائز ہے لیکن مانگ نکالنا افضل ہے۔ آپؐ نے مشرکین کی مخالفت کرتے ہوئے بالوں کو لٹکتے چھوڑا' فتح مکہ کے بعد آپؐ نے اپنی قوم کی عادت کے مطابق مانگ نکالنی شروع کر دی (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۳' مشکوٰۃ سعید اللحام جلد ۲ صفحہ ۳۸۸)

٤٤٢٦ - (٨) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَنْهَى عَنِ الْقَزَعِ. قِيلَ لِنَافِعٍ: مَا الْقَزَعُ؟ قَالَ: يُحْلَقُ بَعْضُ رَأْسِ الصَّبِيِّ، وَيُتْرَكُ الْبَعْضُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَأَلْحَقَ بَعْضُهُمُ التَّفْسِيرَ بِالْحَدِيثِ.

۴۴۲۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے "قزع" سے منع کیا۔ نافع سے دریافت کیا گیا کہ "قزع" کیا ہے؟ اس نے بتایا' بچے کے سر کے کچھ حصے کو مونڈنا اور کچھ حصے کو چھوڑ دینا۔ (بخاری' مسلم) بعض محدثین نے اس تفسیر کو حدیث میں شامل کر دیا ہے۔

وضاحت: اس انداز کے مطابق بال رکھنے حرام ہیں (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۴۲)

۴۴۲۷ - (۹) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ: رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى صَبِيًّا قَدْ حُلِقَ بَعْضُ رَأْسِهِ وَتُرِكَ بَعْضُهُ، فَنَهَاهُمْ عَنْ ذٰلِكَ، وَقَالَ: «احْلِقُوا كُلَّهُ أَوِ اتْرُكُوا كُلَّهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۴۲۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بچے کو دیکھا جس کے سر کا کچھ حصہ منڈا ہوا تھا اور کچھ حصہ اسی طرح تھا۔ آپ نے اسے ایسا کرنے سے منع کیا اور فرمایا' سر کے تمام کے تمام بالوں کو منڈوا دو یا سب کو رہنے دو (مسلم)

۴۴۲۸ - (۱۰) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَعَنَ النَّبِيُّ ﷺ الْمُخَنَّثِينَ مِنَ الرِّجَالِ، وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ، وَقَالَ: «أَخْرِجُوهُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۴۲۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مردوں کو ملعون قرار دیا جو مخنث لوگوں کا روپ دھارتے ہیں اور ان عورتوں کو بھی ملعون قرار دیا جو مردوں کا روپ دھارتی ہیں نیز آپ نے حکم دیا کہ مخنث لوگوں کو گھروں سے نکال دو (بخاری)

۴۴۲۹ - (۱۱) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَعَنَ اللهُ الْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ، وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ» . . . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۴۲۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ان مردوں پر اللہ کی لعنت ہے جو عورتوں کے ساتھ مشابہت کرتے ہیں اور ان عورتوں پر اللہ کی لعنت ہے جو مردوں کے ساتھ مشابہت کرتی ہیں (بخاری)

۴۴۳۰ - (۱۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَعَنَ اللهُ الْوَاصِلَةَ، وَالْمُسْتَوْصِلَةَ، وَالْوَاشِمَةَ، وَالْمُسْتَوْشِمَةَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۴۳۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس عورت پر اللہ کی لعنت ہو جو اپنے سر میں مصنوعی بال لگاتی ہے اور لگواتی ہے' سرمہ بھرتی ہے اور بھرواتی ہے (بخاری' مسلم)

وضاحت: البتہ بالوں کو بکھرنے سے محفوظ رکھنے کے لئے دھاگہ یا پراندہ وغیرہ باندھنا جائز ہے۔

۴۴۳۱ - (۱۳) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ، وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ، وَالْمُتَنَمِّصَاتِ —، وَالْمُتَفَلِّجَاتِ — لِلْحُسْنِ، اَلْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ، فَجَاءَتْهُ اِمْرَاَةٌ، فَقَالَتْ: اِنَّهُ بَلَغَنِيْ اَنَّكَ لَعَنْتَ كَيْتَ وَكَيْتَ. فَقَالَ: مَالِيْ لَا اَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، وَمَنْ هُوَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ. فَقَالَتْ: لَقَدْ قَرَاْتُ مَا بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ، فَمَا وَجَدْتُ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ. قَالَ: لَئِنْ كُنْتِ قَرَاْتِيْهِ لَقَدْ وَجَدْتِيْهِ، اَمَا قَرَاْتِ: ﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا﴾ —؟ قَالَتْ: بَلٰى. قَالَ: فَاِنَّهُ قَدْ نَهٰى عَنْهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۴۳۱: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سرمہ بھرنے والیوں اور بھروانے والیوں، بھنووں اور رخسار سے بال اکھیڑنے والیوں اور خوب صورتی کے لئے دانتوں کو باریک بنانے والیوں (اور) اللہ کی تخلیق کردہ ہیئت اور شکل کو تبدیل کرنے والیوں پر اللہ کی لعنت ہو۔ چنانچہ ایک عورت ابن مسعودؓ کے پاس حاضر ہوئی اور کہا کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ نے فلاں فلاں عورت کو ملعون قرار دیا ہے ابن مسعودؓ نے جواب دیا، میں کیوں اس شخص پر لعنت نہ کروں جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے اور جس پر اللہ کی کتاب میں لعنت کی گئی ہے۔ اس عورت نے کہا کہ میں نے دونوں تختیوں کے درمیان قرآن پاک کی تلاوت کی ہے مجھے اس میں وہ بات نہیں ملی جو آپ کہہ رہے ہیں۔ ابن مسعودؓ نے واضح کیا کہ اگر تو نے قرآن پاک کی تلاوت کی ہوتی تو تو اس میں اس حکم کو پا لیتی، کیا تو نے قرآن پاک میں نہیں پڑھا کہ "تمہیں جس بات کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجازت دیں اس پر عمل کرو اور جس بات سے منع کریں اس سے رک جاؤ"؟ اس عورت نے جواب دیا بالکل۔ ابن مسعودؓ نے کہا تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان باتوں سے منع فرمایا ہے (بخاری، مسلم)

۴۴۳۲ - (۱۴) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْعَيْنُ حَقٌّ» وَنَهٰى عَنِ الْوَشْمِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۴۳۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، نظر کا لگ جانا سچ ہے نیز آپؐ نے جسم میں سرمہ بھرنے سے منع فرمایا (بخاری)

۴۴۳۳ - (۱۵) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مُلَبِّدًا... رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۴۳۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ نے گوند وغیرہ سے سر کے بالوں کو چپکایا ہوا تھا (بخاری)

وضاحت: تاکہ حالت احرام میں آپؐ کے بال بکھرنے نہ پائیں نیز سر کو دھوپ نہ پہنچے (واللہ اعلم)

٤٤٣٤ ۔(١٦) وَعَنْ أَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۴۳۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو زعفران لگانے سے منع فرمایا ہے (بخاری)

٤٤٣٥ ۔(١٧) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كُنْتُ أُطَيِّبُ النَّبِيَّ ﷺ بِأَطْيَبِ مَا نَجِدُ، حَتّٰى أَجِدَ وَبِيْصَ الطِّيْبِ — فِيْ رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۴۳۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دستیاب خوشبوؤں میں سے سب سے عمدہ خوشبو لگاتی یہاں تک کہ میں خوشبو کو آپ کے سر اور داڑھی میں محسوس کرتی تھی (بخاری مسلم)

٤٤٣٦ ۔(١٨) وَعَنْ نَافِعٍ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا اسْتَجْمَرَ — ، إِسْتَجْمَرَ بِالْأُلُوَّةِ — غَيْرِ مُطَرَّاةٍ، وَبِكَافُوْرٍ يَطْرَحُهُ مَعَ الْأُلُوَّةِ، ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا كَانَ يَسْتَجْمِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۴۳۶: نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما جب دھونی لیتے تو کبھی کافور کی آمیزش کے بغیر اور کبھی کافور ملا کر دھونی لیتے۔ پھر بیان کرتے کہ اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دھونی لیا کرتے تھے (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٤٤٣٧ ۔ (١٩) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُصُّ، أَوْ يَأْخُذُ مِنْ شَارِبِهِ، وَكَانَ إِبْرَاهِيْمُ خَلِيْلُ الرَّحْمٰنِ صَلَوَاتُ الرَّحْمٰنِ عَلَيْهِ يَفْعَلُهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل: ۴۴۳۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مونچھیں کاٹا کرتے تھے یا تراشا کرتے تھے یا بالکل کیا کرتے تھے' اور ابراہیم خلیل الرحمان علیہ الصلوات والسلام بھی اسی طرح کیا کرتے تھے (ترمذی)

٤٤٣٨ ۔ (٢٠) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ لَّمْ يَأْخُذْ مِنْ شَارِبِهِ فَلَيْسَ مِنَّا» . . . رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ.

۴۴۳۸ : زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص اپنی مونچھیں نہیں کاٹتا' وہ ہم میں سے نہیں ہے (احمد' ترمذی' نسائی)

٤٤٣٩ - (٢١) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَأْخُذُ مِنْ لِحْيَتِهِ مِنْ عَرْضِهَا وَطُولِهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۴۴۳۹ : عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ریش مبارک کی چوڑائی اور لمبائی سے کچھ بال تراشتے تھے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت : یہ حدیث نہایت درجہ ضعیف ہے اس کی سند میں عمر بن ہارون راوی ضعیف اور متروک ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۲۳' الجرح والتعدیل جلد ۶ صفحہ ۱۴۵' الضعفاء والمتروکین صفحہ ۲۷۵' میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۲۲۸' تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۶۴' تاریخ بغداد جلد ۱ صفحہ ۱۸۰)

٤٤٤٠ - (٢٢) وَعَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى عَلَيْهِ خَلُوقًا، فَقَالَ: «أَلَكَ امْرَأَةٌ؟» قَالَ: لَا، قَالَ: «فَاغْسِلْهُ، ثُمَّ اغْسِلْهُ، ثُمَّ اغْسِلْهُ، ثُمَّ لَا تَعُدْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

۴۴۴۰ : یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر زعفران کا رنگ دیکھا آپ نے دریافت کیا' تیری عورت ہے؟ اس نے نفی میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا' اسے صاف کر' پھر صاف کر' پھر صاف کر' پھر دوبارہ نہ لگانا (ترمذی' نسائی)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں ابو حفص بن عمرو راوی مجہول ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۲۳' الجرح والتعدیل جلد ۹ صفحہ ۳۶۲' الضعفاء والمتروکین صفحہ ۳۱۰' المجروحین جلد ۲ صفحہ ۲۸' میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۸۹)

٤٤٤١ - (٢٣) وَعَنْ أَبِي مُوسَى، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلَاةَ رَجُلٍ فِي جَسَدِهِ شَيْءٌ مِنْ خَلُوقٍ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۴۴۱ : ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ اس شخص کی نماز قبول نہیں فرماتا جس کے جسم پر تھوڑا سا بھی زعفران لگا ہو (ابوداؤد)

وضاحت : اس حدیث کی سند ضعیف ہے' اس میں ابو جعفر رازی ثقہ راوی نہیں (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۱۲۶۴)

٤٤٤٢ - (٢٤) وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمْتُ عَلٰى أَهْلِيْ مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ تَشَقَّقَتْ يَدَايَ، فَخَلَّقُوْنِيْ بِزَعْفَرَانٍ، فَغَدَوْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ وَقَالَ: «اِذْهَبْ فَاغْسِلْ هٰذَا عَنْكَ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۴۴۴۲: عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں سفر سے واپس اپنے گھر آیا جبکہ میرے دونوں ہاتھ پھٹے ہوئے تھے' گھر والوں نے مجھے زعفران لگا دیا۔ صبح جب میں نے نبی صلی اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا تو آپؐ نے میرے سلام کا جواب نہ دیا اور حکم دیا کہ جا اور زعفران اتار دے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عطاء خراسانی ضعیف راوی ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۷۳)

٤٤٤٣ - (٢٥) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «طِيْبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيْحُهُ وَخَفِيَ لَوْنُهُ، وَطِيْبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَخَفِيَ رِيْحُهُ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

۴۴۴۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مردوں کی خوشبو وہ ہے جس کی مہک ہو اور رنگ نہ ہو اور عورتوں کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ ہو اور مہک نہ ہو (ترمذی' نسائی)

٤٤٤٤ - (٢٦) وَعَنْ أَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سُكَّةٌ يَتَطَيَّبُ مِنْهَا. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۴۴۴۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عمدہ قسم کی خوشبو تھی جس سے آپؐ خوشبو لگاتے تھے (ابوداؤد)

٤٤٤٥ - (٢٧) وَعَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُكْثِرُ دُهْنَ رَأْسِهِ، وَتَسْرِيْحَ لِحْيَتِهِ، وَيُكْثِرُ الْقِنَاعَ ـــ، كَأَنَّ ثَوْبَهُ ثَوْبُ زَيَّاتٍ. رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ.

۴۴۴۵: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کثرت کے ساتھ سر کو تیل لگاتے' داڑھی میں کنگھی کرتے اور پگڑی کے نیچے اکثر کپڑا رکھتے یوں معلوم ہوتا جیسے آپؐ کے کپڑے تیل بیچنے والے آدمی کے کپڑے ہیں (شرح السنہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ربیع بن صبیح اور یزید بن ابان دونوں راوی ضعیف ہیں (العلل و معرفۃ الرجال جلد ۱ صفحہ ۳۰۵' الداری صفحہ ۲۳۳' الجرح والتعدیل جلد ۳ صفحہ ۲۰۳۴' الضعفاء الصغیر صفحہ ۱۲۱' میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۴۱' تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۲۴۵)

٤٤٤٦ - (٢٨) وَعَنْ أُمِّ هَانِىءٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَدِمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلَيْنَا بِمَكَّةَ، قَدْمَةً، وَلَهُ أَرْبَعُ غَدَائِرَ... رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۴۴۴۶: ام ھانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس مکہ میں تشریف لائے تو (اس وقت) آپؐ کے سر کے بالوں کی چار میڈھیاں تھیں (احمد' ابوداؤد' ترمذی' ابن ماجہ)

٤٤٤٧ - (٢٩) وَعَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: إِذَا فَرَقْتُ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ رَأْسَهُ صَدَعْتُ فَرْقَهُ عَنْ يَافُوْخِهِ، وَأَرْسَلْتُ نَاصِيَتَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

۴۴۴۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے بالوں کی مانگ نکالی تو میں نے سر کے درمیان سے بالوں کو دو حصوں میں تقسیم کیا اور سر کے اگلے حصے کے بال آپؐ کی آنکھوں کے سامنے لٹکتے چھوڑ دیے (ابوداؤد)

٤٤٤٨ - (٣٠) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنِ التَّرَجُّلِ إِلَّا غِبًّا... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْدَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۴۴۴۸: عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن کنگھی کرنے اور ایک دن نہ کرنے کا حکم دیا ہے (ترمذی' ابوداؤد' نسائی)

وضاحت: اس حدیث میں نہی تنزیہی ہے' یعنی اس کے مطابق عمل کرنا بہتر ہے ورنہ روزانہ کنگھی کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ (واللہ اعلم)

٤٤٤٩ - (٣١) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِفَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ: مَالِيْ أَرَاكَ شَعِثًا، قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَنْهَانَا عَنْ كَثِيْرٍ مِنَ الْإِرْفَاهِ. قَالَ: مَالِيْ لَا أَرَى عَلَيْكَ حِذَاءً؟ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَأْمُرُنَا أَنْ نَحْتَفِيَ أَحْيَانًا. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

۴۴۴۹: عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے فضالہ بن عبید سے دریافت کیا' کیا وجہ ہے کہ میں تجھے پراگندہ حال دیکھ رہا ہوں؟ اس نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں پر آسائش زندگی بسر کرنے سے روکا کرتے تھے۔ اس شخص نے پھر دریافت کیا کہ تو نے جوتا کیوں نہیں پہن رکھا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم دیا کرتے تھے کہ ہم کبھی ننگے پاؤں بھی چلا کریں (ابوداؤد)

٤٤٥٠ - (٣٢) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ كَانَ لَهُ شَعْرٌ فَلْيُكْرِمْهُ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

۴۴۵۰ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے بال رکھے ہوئے ہیں وہ ان کو سنوار کر رکھے (ابوداؤد)

٤٤٥١ - (٣٣) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ أَحْسَنَ مَا غُيِّرَ بِهِ الشَّيْبُ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۴۴۵۱ : ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سب سے اچھا رنگ' جس سے بڑھاپے کو تبدیل کیا جائے مہندی اور وسمہ ملا کر لگانا ہے (ترمذی' ابوداؤد' نسائی)

٤٤٥٢ - (٣٤) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «يَكُونُ قَوْمٌ فِي آخِرِ الزَّمَانِ يَخْضِبُونَ بِهٰذَا السَّوَادِ، كَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ، لَا يَجِدُونَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ» . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۴۴۵۲ : ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا' آخر زمانہ میں کچھ لوگ ہوں گے جو کبوتروں کے سینے کے رنگ کی مانند سیاہ رنگ کے ساتھ خضاب لگائیں گے' وہ جنت کی خوشبو کو نہیں پائیں گے (ابوداؤد' نسائی)

٤٤٥٣ - (٣٥) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ، وَيُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ بِالْوَرْسِ وَالزَّعْفَرَانِ، وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

۴۴۵۳ : ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بالوں سے پاک چمڑے کے جوتے پہنا کرتے تھے اور اپنی داڑھی کو "ورس" اور "زعفران" کے ساتھ رنگتے تھے (راوی کہتا ہے) اور عبداللہ بن عمرؓ بھی ایسا ہی کرتے تھے (نسائی)

وضاحت : آپ "ورس" اور "زعفران" کو بطور خضاب ہمیشہ استعمال نہیں کرتے تھے البتہ کبھی کبھار رنگتے تھے جس راوی نے جیسے دیکھا ویسے ہی بیان کر دیا (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۳)

٤٤٥٤ - (٣٦) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ رَجُلٌ قَدْ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ. فَقَالَ: «مَا أَحْسَنَ هٰذَا» . قَالَ: فَمَرَّ آخَرُ قَدْ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ. فَقَالَ: «هٰذَا أَحْسَنُ مِنْ هٰذَا» . ثُمَّ مَرَّ آخَرُ قَدْ خَضَبَ بِالصُّفْرَةِ. فَقَالَ: «هٰذَا أَحْسَنُ مِنْ هٰذَا كُلِّهِ» . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

٤٤٥٤ : ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک شخص گزرا جس نے بالوں کو مہندی کے ساتھ رنگا ہوا تھا۔ آپؐ نے فرمایا' یہ بہت اچھا ہے۔ راوی نے بیان کیا کہ پھر ایک اور شخص گزرا جس نے مہندی اور وسمہ کے ساتھ بالوں کو رنگا ہوا تھا۔ آپؐ نے فرمایا' یہ پہلے سے بھی اچھا ہے۔ اس کے بعد ایک اور شخص گزرا جس نے زرد رنگ کے ساتھ بالوں کو رنگا ہوا تھا۔ آپؐ نے فرمایا' یہ ان سب سے اچھا ہے (ابوداؤد)

وضاحت : اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداود صفحہ ۴۱۴)

٤٤٥٥ - (٣٧) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «غَيِّرُوا الشَّيْبَ، وَلَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ» ... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

٤٤٥٥ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سفید بالوں کو رنگ کر تبدیل کرو' یہودیوں کے ساتھ مشابہت نہ کرو۔ (ترمذی)

٤٤٥٦ - (٣٨)، ٤٤٥٧ - (٣٩) وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَالزُّبَيْرِ.

٤٤٥٦ : ٤٤٥٧ : نیز نسائی نے اس حدیث کو ابن عمر رضی اللہ عنہما اور زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

٤٤٥٨ - (٤٠) **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَنْتِفُوا الشَّيْبَ، فَإِنَّهُ نُورُ الْمُسْلِمِ. مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْإِسْلَامِ؛ كَتَبَ اللهُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً، وَكَفَّرَ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً، وَرَفَعَهُ بِهَا دَرَجَةً» ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

٤٤٥٨ : عمرو بن شعیب اپنے والد سے' وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سفید بال نہ اکھاڑو' یہ تو مسلمان کے لئے نور ہیں جو شخص اسلام میں بوڑھا ہو گیا تو اللہ اس کے نامہ اعمال میں ایک نیکی ثبت فرماتے ہیں۔ اس کی ایک خطا دور فرماتے ہیں اور اس کی وجہ سے اس کا ایک درجہ بلند فرماتے ہیں (ابوداؤد)

٤٤٥٩ - (٤١) **وَعَنْ** كَعْبِ بْنِ مُرَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْإِسْلَامِ؛ كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ.

٤٤٥٩ : کعب بن مرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' جو شخص اسلام میں بڑھاپے کو پہنچا تو قیامت کے دن بڑھاپا اس کے لئے روشنی کا باعث ہو گا (ترمذی' نسائی)

٤٤٦٠ - (٤٢) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ، وَكَانَ لَهُ شَعْرٌ فَوْقَ الْجُمَّةِ، وَدُونَ الْوَفْرَةِ ... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۴۶۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل کیا کرتے تھے' آپؐ کے سر کے بال کندھوں سے اونچے اور کانوں کی لو کے برابر تھے (ترمذی' نسائی)

۴۴۶۱ - (۴۳) وَعَنِ ابْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «نِعْمَ الرَّجُلُ خُرَيْمٌ الْأَسَدِيُّ، لَوْلَا طُوْلُ جُمَّتِهِ، وَإِسْبَالُ إِزَارِهِ». فَبَلَغَ ذٰلِكَ خُرَيْمًا، فَأَخَذَ شَفْرَةً، فَقَطَعَ بِهَا جُمَّتَهُ إِلَى أُذُنَيْهِ، وَرَفَعَ إِزَارَهُ إِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۴۴۶۱: ابن الحنظلیہ رضی اللہ عنہ' نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ایک آدمی ہیں' کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خریم اسدی اچھا آدمی ہے' اگر اس کے سر کے بال لمبے نہ ہوتے' اس کا تہ بند نیچا نہ ہوتا۔ آپؐ کی یہ بات خریم کو پہنچی تو اس نے استرا لیا اور اس کے ساتھ اپنے بال کانوں تک کاٹ دیے اور تہ بند کو نصف پنڈلی تک کر لیا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ہشام بن سعد راوی ضعیف ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۴۷)

۴۴۶۲ - (۴۴) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَتْ لِي ذُؤَابَةٌ، فَقَالَتْ لِي أُمِّي: لَا أَجُزُّهَا، كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَمُدُّهَا، وَيَأْخُذُهَا. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۴۴۶۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری پیشانی کے بال لٹکے ہوئے تھے تو میری والدہ نے مجھ سے کہا کہ میں انھیں کاٹوں گی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انھیں کھینچتے اور پکڑا کرتے تھے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں میمون بن عبداللہ راوی مجہول ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۴۸' ضعیف ابوداؤد صفحہ ۴۱۳)

۴۴۶۳ - (۴۵) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمْهَلَ آلَ جَعْفَرٍ ثَلَاثًا، ثُمَّ أَتَاهُمْ، فَقَالَ: «لَا تَبْكُوْا عَلَى أَخِي بَعْدَ الْيَوْمِ». ثُمَّ قَالَ: «ادْعُوْا لِي بَنِي أَخِي». فَجِيْءَ بِنَا كَأَنَّا أَفْرُخٌ. فَقَالَ: «ادْعُوْا لِيَ الْحَلَّاقَ». فَأَمَرَهُ فَحَلَقَ رُؤُوْسَنَا. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۴۴۶۳: عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آل جعفر کو تین دن تک سوگ منانے کی اجازت دی۔ پھر آپؐ ان کے پاس آئے اور حکم دیا کہ آج کے بعد تمہیں میرے بھائی پر رونا نہیں ہوگا۔ بعدازاں آپؐ نے فرمایا' میرے بھتیجوں کو میرے پاس بلاؤ' چنانچہ ہمیں لایا گیا گویا ہم پرندے کے بچوں کی طرح ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' حجام کو بلاؤ۔ آپؐ نے اسے ہمارے سر کے بال مونڈنے کا حکم دیا (ابوداؤد' نسائی)

٤٤٦٤ - (٤٦) وَعَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ، الْأَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تَخْتِنُ بِالْمَدِينَةِ. فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تُنْهِكِي فَإِنَّ ذَلِكَ أَحْظَى لِلْمَرْأَةِ، وَأَحَبُّ إِلَى الْبَعْلِ» . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَقَالَ: هَذَا الْحَدِيثُ ضَعِيفٌ، وَرَاوِيهِ مَجْهُولٌ.

۴۴۶۴: ام عطیہ انصاریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں کہ مدینہ منورہ میں ایک عورت ختنے کیا کرتی تھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مشورہ دیا کہ ختنہ مبالغہ سے نہ کیا کر' اس لئے کہ اس سے عورت کو لذت حاصل ہوتی ہے اور خاوند کو زیادہ پسند ہے (ابوداؤد) امام ابوداؤد نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے اور اس میں ایک راوی مجہول ہے۔

وضاحت : اس حدیث کی سند میں محمد بن حسان راوی مجہول ہے۔ اس مسئلہ میں ایک بھی حدیث صحیح نہیں ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۲۸' میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۵۱۱)

٤٤٦٥ - (٤٧) وَعَنْ كَرِيمَةَ بِنْتِ هَمَّامٍ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: عَنْ خِضَابِ الْحِنَّاءِ. فَقَالَتْ: لَا بَأْسَ، وَلَكِنِّي أَكْرَهُهُ، كَانَ حَبِيبِي يَكْرَهُ رِيحَهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۴۴۶۵: کریمہ بن ہمام بیان کرتی ہیں کہ ایک عورت نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے مہندی کے خضاب کے بارے میں دریافت کیا؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا' کچھ حرج نہیں البتہ میں اسے پسند نہیں کرتی کیونکہ میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم اس کی بو کو ناپسند سمجھتے تھے (ابوداؤد' نسائی)

٤٤٦٦ - (٤٨) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، أَنَّ هِنْدًا بِنْتَ عُتْبَةَ قَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللهِ! بَايِعْنِي. فَقَالَ: «لَا أُبَايِعُكِ حَتَّى تُغَيِّرِي كَفَّيْكِ، فَكَأَنَّهُمَا كَفَّا سَبُعٍ» . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۴۶۶: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہند بن عتبہ نے عرض کیا' اے اللہ کے نبی! میری بیعت لیں۔ آپ نے فرمایا' جب تک تو اپنی ہتھیلیوں کو نہ رنگے گی' میں بیعت نہیں لوں گا' تیری ہتھیلیاں تو ایسی ہیں جیسے درندے کی ہتھیلیاں (ابوداؤد)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں ام الحسن اور اس کی راوی دونوں مجہول ہیں (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۲۸' ضعیف ابوداؤد صفحہ ۴۰۹)

٤٤٦٧ - (٤٩) وَعَنْهَا قَالَتْ: أَوْمَتْ امْرَأَةٌ مِنْ وَرَاءِ سِتْرٍ، بِيَدِهَا كِتَابٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَبَضَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ. فَقَالَ: «مَا أَدْرِي أَيَدُ رَجُلٍ أَمْ يَدُ امْرَأَةٍ؟» قَالَتْ: بَلْ يَدُ امْرَأَةٍ. قَالَ: «لَوْ كُنْتِ امْرَأَةً لَغَيَّرْتِ أَظْفَارَكِ» يَعْنِي بِالْحِنَّاءِ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۴۴۶۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک عورت نے پردے کے پیچھے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب اشارہ کیا' اس کے ہاتھ میں کتاب تھی۔ آپؐ نے اپنا ہاتھ روک لیا اور کہا مجھے معلوم نہیں' یہ ہاتھ مرد کا ہے یا عورت کا؟ عورت نے کہا' عورت کا ہے۔ آپ نے فرمایا' اگر تو عورت ہے تو تجھے مہندی کے ساتھ اپنے ناخنوں کو رنگنا چاہیے تھا (ابوداؤد' نسائی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں صفیہ بنت عصمہ راویہ مجہول ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۳۸)

٤٤٦٨ - (٥٠) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لُعِنَتِ الْوَاصِلَةُ وَالْمُسْتَوْصِلَةُ، وَالنَّامِصَةُ، وَالْمُتَنَمِّصَةُ، وَالْوَاشِمَةُ، وَالْمُسْتَوْشِمَةُ مِنْ غَيْرِ دَاءٍ ... رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۴۴۶۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ بغیر بیماری کے بالوں کے ساتھ بال ملانے والی اور ملوانے والی' رخسار کے بال اکھاڑنے والی اور اکھڑوانے والی' سرمہ بھرنے والی اور بھروانے والی ملعون عورتیں ہیں (ابوداؤد)

٤٤٦٩ - (٥١) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الرَّجُلَ يَلْبَسُ لِبْسَةَ الْمَرْأَةِ، وَالْمَرْأَةَ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۴۴۶۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص پر لعنت کی ہے جو عورتوں کا لباس پہنتا ہے اور اس عورت پر لعنت کی ہے جو مردوں کا لباس پہنتی ہے (ابوداؤد)

٤٤٧٠ - (٥٢) وَعَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: قِيْلَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: إِنَّ امْرَأَةً تَلْبَسُ النَّعْلَ ـ. قَالَتْ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الرَّجُلَةَ مِنَ النِّسَاءِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۴۴۷۰: ابن ابی ملیکہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں' عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا گیا' ایک عورت مردوں والا جوتا پہنتی ہے؟ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان عورتوں کو ملعون قرار دیا ہے جو مردوں جیسا جوتا پہنتی ہیں (ابوداؤد)

٤٤٧١ - (٥٣) وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا سَافَرَ، كَانَ آخِرُ عَهْدِهِ بِإِنْسَانٍ مِنْ أَهْلِهِ فَاطِمَةَ، وَأَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ عَلَيْهَا فَاطِمَةَ، فَقَدِمَ مِنْ غَزَاةٍ وَقَدْ عَلَّقَتْ مِسْحًا ـ أَوْ سِتْرًا عَلَى بَابِهَا، وَحَلَّتِ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ قُلْبَيْنِ ـ مِنْ فِضَّةٍ، فَقَدِمَ فَلَمْ يَدْخُلْ، فَظَنَّتْ أَنَّ مَا مَنَعَهُ أَنْ يَدْخُلَ مَا رَأَى، فَهَتَكَتِ السِّتْرَ، وَفَكَّتِ الْقُلْبَيْنِ عَنِ الصَّبِيَّيْنِ، وَقَطَعَتْهُ مِنْهُمَا، فَانْطَلَقَا إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَبْكِيَانِ، فَأَخَذَهُ مِنْهُمَا فَقَالَ: «يَا ثَوْبَانُ! اِذْهَبْ

بِهٰذَا اِلٰی فُلَانٍ، اِنَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلِیْ اَکْرَهُ اَنْ یَاْکُلُوْا طَیِّبَاتِهِمْ فِیْ حَیَاتِهِمُ الدُّنْیَا. یَا ثَوْبَانُ! اِشْتَرِ لِفَاطِمَةَ قِلَادَةً مِنْ عَصَبٍ ــ، وَسِوَارَیْنِ مِنْ عَاجٍ ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَاَبُوْدَاوُدَ.

۴۴۷۱: ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر کے لئے روانہ ہوتے تو آپؐ کے گھر والوں میں سے سب سے آخر میں آپؐ کی ملاقات جس ہستی ہوتی تھی وہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ہوتیں اور واپس پر سب سے پہلے آپؐ جس سے ملاقات کرتے وہ بھی فاطمہؓ ہوتیں۔ ایک مرتبہ آپؐ ایک غزوہ سے واپس تشریف لائے تو فاطمہؓ نے اپنے دروازے پر ٹاٹ یا پردہ لٹکا رکھا تھا اور حسنؓ و حسینؓ کو چاندی کے دو کنگن پہنا رکھے تھے۔ آپؐ فاطمہؓ کے ہاں نہ گئے' فاطمہؓ نے محسوس کیا کہ آپؐ کو میرے پاس آنے سے پردے اور ان کنگنوں نے روکا ہے چنانچہ انہوں نے پردے کو پھاڑ ڈالا اور دونوں بچوں کے کنگن اتار دیے اور ان دونوں کو توڑ دیا۔ وہ دونوں روتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے۔ آپؐ نے ان دونوں سے کنگن لئے اور فرمایا' اے ثوبان! اسے فلاں شخص کے پاس لے جاؤ' یہ میرے اہل بیت ہیں' میں پسند نہیں کرتا کہ میرے اہل بیت دنیاوی زندگی میں عمدہ چیزیں استعمال کریں (پھر آپؐ نے فرمایا) اے ثوبان! فاطمہؓ کے لئے منکوں کا ایک ہار اور ہاتھی دانت کے دو کنگن خرید لینا (احمد' ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں حمید شامی اور سلیمان منبہی دونوں راوی مجہول ہیں (میزان الاعتدال جلد۱ صفحہ۶۱۱ و جلد۲ صفحہ۲۲۹' ضعیف ابوداؤد صفحہ۴۱۵)

۴۴۷۲ ـ (۵٤) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: «اِکْتَحِلُوْا بِالْاِثْمِدِ ــ، فَاِنَّهٗ یَجْلُو الْبَصَرَ، وَیُنْبِتُ الشَّعْرَ». وَزَعَمَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَتْ لَهٗ مُکْحُلَةٌ یَکْتَحِلُ بِهَا کُلَّ لَیْلَةٍ، ثَلَاثَةً فِیْ هٰذِهٖ وَثَلَاثَةً فِیْ هٰذِهٖ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ.

۴۴۷۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اصفہانی سرمہ لگاؤ بلاشبہ وہ بینائی کو روشن کرتا ہے اور پلکوں کے بالوں کو اگاتا ہے نیز ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک سرمہ دانی تھی' آپؐ ہر رات اس سے تین بار سرمہ اس آنکھ میں اور تین بار اس آنکھ میں لگاتے تھے (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کے دونوں جملوں کی سند میں عباد بن منصور راوی مختلف فیہ ہے (التاریخ الکبیر جلد۴ صفحہ۱۷۸' الجرح والتعدیل جلد۲ صفحہ۳۸۰' الضعفاء والمتروکین صفحہ۸۵' المجروحین جلد۱ صفحہ۱۹۶' میزان الاعتدال جلد۱ صفحہ۳۳۲' ضعیف ترمذی صفحہ۱۹)

۴۴۷۳ ـ (۵۵) **وَعَنْهُ، قَالَ:** کَانَ النَّبِیُّ ﷺ یَکْتَحِلُ قَبْلَ اَنْ یَنَامَ بِالْاِثْمِدِ ثَلَاثًا فِیْ کُلِّ عَیْنٍ. قَالَ: وَقَالَ: «اِنَّ خَیْرَ مَا تَدَاوَیْتُمْ بِهِ: اللَّدُوْدُ ــ، وَالسَّعُوْطُ ــ، وَالْحِجَامَةُ، وَالْمَشِیُّ ــ. وَخَیْرَ مَا اکْتَحَلْتُمْ بِهِ الْاِثْمِدُ، فَاِنَّهٗ یَجْلُو الْبَصَرَ، وَیُنْبِتُ الشَّعْرَ، وَاِنَّ خَیْرَ مَا

تَحْتَجِمُوْنَ فِيْهِ يَوْمَ سَبْعَ عَشْرَةَ، وَيَوْمَ تِسْعَ عَشْرَةَ، وَيَوْمَ إِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ؛ وَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَيْثُ عُرِجَ بِهٖ، مَا مَرَّ عَلٰى مَلَإٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَّا قَالُوْا: عَلَيْكَ بِالْحِجَامَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۴۴۷۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سونے سے پہلے ہر آنکھ میں تین بار سرمہ لگاتے۔ راوی نے بیان کیا کہ آپؐ نے فرمایا' بلاشبہ بہترین علاج منہ کے کنارے سے دوا داخل کرنا' ناک میں دوا چڑھانا' سینگی لگوانا اور جلاب لینا ہے نیز بہترین سرمہ اصفہانی ہے' وہ بینائی کو روشن کرتا ہے اور بال اگاتا ہے اور تمہارے سینگی لگوانے کے بہترین دن چاند کی سترہ' انیس اور اکیس تاریخیں ہیں اور آپؐ کو جب معراج کرایا گیا تو آپؐ فرشتوں کی جس جماعت کے پاس سے گزرتے تو وہ آپؐ کی خدمت میں عرض کرتے کہ آپؐ سینگی لگوائیں (ترمذی)

امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۲۲۹)

۴۴۷۴ - (۵۶) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى الرِّجَالَ وَالنِّسَاءَ عَنْ دُخُوْلِ الْحَمَّامَاتِ، ثُمَّ رَخَّصَ لِلرِّجَالِ أَنْ يَدْخُلُوْا بِالْمَيَازِرِ . . . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ.

۴۴۷۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں اور عورتوں کو حماموں میں داخل ہونے سے منع فرمایا ہے۔ بعدازاں مردوں کو اس شرط کے ساتھ اجازت مرحمت فرمائی کہ وہ تہ بند باندھ کر جائیں (ترمذی' ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے' ابوعذرہ راوی مجہول ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۲۹' ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۹۷)

۴۴۷۵ - (۵۷) **وَعَنْ** أَبِي الْمَلِيْحِ، قَالَ: قَدِمَ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، نِسْوَةٌ مِنْ أَهْلِ حِمْصَ. فَقَالَتْ: مِنْ أَيْنَ أَنْتُنَّ؟ قُلْنَ: مِنَ الشَّامِ قَالَتْ —: فَلَعَلَّكُنَّ مِنَ الْكُوْرَةِ — الَّتِيْ تَدْخُلُ نِسَاؤُهَا الْحَمَّامَاتِ؟ قُلْنَ: بَلٰى. قَالَتْ: فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «لَا تَخْلَعُ امْرَأَةٌ ثِيَابَهَا فِيْ غَيْرِ بَيْتِ زَوْجِهَا؛ إِلَّا هَتَكَتِ السِّتْرَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ رَبِّهَا». وَفِيْ رِوَايَةٍ: «فِيْ غَيْرِ بَيْتِهَا؛ إِلَّا هَتَكَتْ سِتْرَهَا فِيْمَا — بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ.

۴۴۷۵: **ابوالملیح** بیان کرتے ہیں کہ "حمص" کی رہنے والی چند عورتیں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئیں۔ عائشہؓ نے دریافت کیا' آپ کہاں سے آئی ہیں؟ انہوں نے جواب دیا' شام سے۔ عائشہؓ نے کہا' شاید تم اس علاقے سے ہو جہاں کی عورتیں حماموں میں جاتی ہیں؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔ عائشہؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا' جس عورت نے اپنے خاوند کے گھر کے سوا کسی دوسری جگہ اپنے کپڑے اتارے تو اس نے اپنے اور اپنے رب کے درمیان حائل پردے کو پھاڑ ڈالا اور ایک روایت میں ہے کہ "اپنے گھر کے سوا ......" تو اس نے اپنے اور اللہ عزوجل کے درمیان حائل پردہ کو پھاڑ دیا (ترمذی' ابوداؤد)

٤٤٧٦ - (٥٨) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «سَتُفْتَحُ لَكُمْ أَرْضُ الْعَجَمِ، وَسَتَجِدُوْنَ فِيْهَا بُيُوْتًا، يُقَالُ لَهَا: الْحَمَّامَاتُ، فَلَا يَدْخُلَنَّهَا الرِّجَالُ إِلَّا بِالْأُزُرِ، وَامْنَعُوْهَا النِّسَاءَ، إِلَّا مَرِيْضَةً، أَوْ نُفَسَاءَ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۴۴۷۶: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' عجم کی زمین کو تم عنقریب فتح کرو گے اور وہاں ایسے محل دیکھو گے' جن کو حماموں کا نام دیا گیا ہو گا ان میں صرف مرد تہ بند باندھ کر جائیں۔ بیمار اور نفاس والی عورتوں کے سوا دوسری عورتوں کو وہاں جانے سے منع کرو (ابوداؤد)

وضاحت : اس حدیث کی سند ضعیف ہے اس میں عبدالرحمان بن رافع تنوخی راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵۶۰' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۱۲۶۴)

٤٤٧٧ - (٥٩) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ؛ فَلَا يَدْخُلِ الْحَمَّامَ بِغَيْرِ إِزَارٍ. وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ؛ فَلَا يُدْخِلْ حَلِيْلَتَهُ الْحَمَّامَ. وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ؛ فَلَا يَجْلِسْ عَلٰى مَائِدَةٍ تُدَارُ عَلَيْهَا الْخَمْرُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ.

۴۴۷۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنی بیوی کو حمام میں داخل نہ ہونے دے اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ ایسے دسترخوان پر نہ بیٹھے جس میں شراب کا دور چلتا ہو۔ (ترمذی' نسائی)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٤٤٧٨ - (٦٠) عَنْ ثَابِتٍ، قَالَ: سُئِلَ أَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ خِضَابِ النَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ: لَوْ شِئْتُ أَنْ أَعُدَّ شَمَطَاتٍ كُنَّ فِيْ رَأْسِهِ؛ فَعَلْتُ. قَالَ: وَلَمْ يَخْتَضِبْ زَادَ فِيْ رِوَايَةٍ: وَقَدِ اخْتَضَبَ أَبُوْ بَكْرٍ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ، وَاخْتَضَبَ عُمَرُ بِالْحِنَّاءِ بَحْتًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل : ۴۴۷۸: ثابت رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ انس رضی اللہ عنہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

مہندی لگانے کے بارے میں دریافت کیا گیا؟ انہوں نے کہا' اگر میں چاہتا کہ آپؐ کے سر کے سفید بالوں کو شمار کروں تو کر سکتا تھا۔ انہوں نے کہا' آپؐ نے بالوں کو مہندی نہیں لگائی۔ ایک روایت میں اضافہ ہے کہ ابوبکرؓ نے مہندی اور وسمہ کے ساتھ بالوں کو خضاب کیا اور عمرؓ نے خالص مہندی کے ساتھ بالوں کو خضاب کیا (بخاری)

وضاحت : انس رضی اللہ عنہ اپنے علم کی بناء پر کہہ رہے ہیں جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے بالوں کو مہندی لگانا ثابت ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۵۰)

۴۴۷۹ - (۶۱) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ كَانَ يُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ بِالصُّفْرَةِ حَتّٰى تَمْتَلِئَ ثِيَابُهُ مِنَ الصُّفْرَةِ فَقِيْلَ لَهُ: لِمَ تَصْبُغُ بِالصُّفْرَةِ؟ قَالَ: إِنِّيْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَصْبُغُ بِهَا، وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْهَا، وَقَدْ كَانَ يَصْبُغُ بِهَا ثِيَابَهُ كُلَّهَا، حَتّٰى عِمَامَتَهُ، رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ. وَالنَّسَائِيُّ.

۴۴۷۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اپنی داڑھی کو زرد رنگ لگاتے یہاں تک کہ زرد رنگ سے ان کے کپڑے رنگین ہو جاتے۔ ان سے دریافت کیا گیا کہ آپ زرد رنگ کیوں لگاتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' آپؐ زرد رنگ لگاتے تھے اور آپؐ کو اس رنگ سے زیادہ کوئی دوسرا رنگ محبوب نہ تھا۔ آپؐ اپنے تمام کپڑوں کو اسی رنگ کے ساتھ رنگ لیا کرتے تھے' یہاں تک کہ اپنی پگڑی کو بھی (ابوداؤد' نسائی)

۴۴۸۰ - (۶۲) وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، فَأَخْرَجَتْ إِلَيْنَا شَعَرًا مِنْ شَعَرِ النَّبِيِّ ﷺ مَخْضُوْبًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۴۸۰: عثمان بن عبداللہ بن موہب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے رنگین بال نکال کر دکھائے (بخاری)

وضاحت : معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بال' کپڑے اور دیگر استعمال میں آنے والی دوسری چیزیں بطور تبرک رکھی جا سکتی ہیں۔ آپؐ کے علاوہ امت کی کسی بڑی سے بڑی متدین اور صالح شخصیت کو برگزیدہ مقام حاصل نہیں کہ اس کے استعمال میں آنے والی اشیاء' کپڑے اور برتن وغیرہ بطور تبرک رکھے جائیں (واللہ اعلم)

۴۴۸۱ - (۶۳) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمُخَنَّثٍ، قَدْ خَضَبَ يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ بِالْحِنَّاءِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا بَالُ هٰذَا؟» قَالُوْا: يَتَشَبَّهُ بِالنِّسَاءِ فَأَمَرَ بِهِ فَنُفِيَ إِلَى النَّقِيْعِ. فَقِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَلَا تَقْتُلُهُ؟ فَقَالَ: «إِنِّيْ نُهِيْتُ عَنْ قَتْلِ الْمُصَلِّيْنَ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۴۴۸۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ہیجڑا لایا گیا جس نے اپنے دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں مہندی کے ساتھ رنگے ہوئے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا' اس شخص کو کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ عورتوں کے ساتھ مشابہت کرتا ہے۔ آپؐ نے اس کے بارے میں حکم دیا۔ چنانچہ اسے "نقیع" کی جانب جلاوطن کر دیا گیا۔ آپؐ سے دریافت کیا گیا' اے اللہ کے رسول! ہم اسے قتل نہ کر دیں؟ آپؐ نے فرمایا' میں نمازیوں کو قتل کرنے سے روکا گیا ہوں (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابویسار قرشی اور اس کا استاد ابوہاشم دوسی دونوں راوی مجہول ہیں۔ اس لئے یہ حدیث نہایت درجہ ضعیف ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۵۵)

٤٤٨٢ ـ (٦٤) وَعَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عُقْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا فَتَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَكَّةَ، جَعَلَ اَهْلُ مَكَّةَ يَاْتُوْنَهُ بِصِبْيَانِهِمْ، فَيَدْعُوْ لَهُمْ بِالْبَرَكَةِ، وَيَمْسَحُ رُؤُوْسَهُمْ، فَجِيْءَ بِيْ اِلَيْهِ وَاَنَا مُخَلَّقٌ، فَلَمْ يَمَسَّنِيْ مِنْ اَجْلِ الْخَلُوْقِ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۴۴۸۲: ولید بن عقبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ فتح کر لیا تو مکہ مکرمہ کے باشندے آپؐ کے پاس اپنے بچوں کو حصول برکت کے لئے لا رہے تھے۔ آپؐ ان کے لئے برکت کی دعا فرماتے اور ان کے سروں پر ہاتھ پھیرتے تھے۔ چنانچہ مجھے بھی آپؐ کی خدمت میں لایا گیا تو مجھے زعفران لگا ہوا تھا۔ آپؐ نے زعفران کی وجہ سے مجھے ہاتھ نہ لگایا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبداللہ ہمدانی مجہول راوی ہے اور اس کی بیان کردہ حدیث منکر ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵۲۹' ضعیف ابوداؤد صفحہ ۴۱۲)

٤٤٨٣ ـ (٦٥) وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ لِيْ جُمَّةً، اَفَاُرَجِّلُهَا؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «نَعَمْ، وَاَكْرِمْهَا». قَالَ: فَكَانَ اَبُوْ قَتَادَةَ رُبَّمَا دَهَنَهَا فِي الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ مِنْ اَجْلِ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: «نَعَمْ، وَاَكْرِمْهَا». رَوَاهُ مَالِكٌ.

۴۴۸۳: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ میں نے کانوں کے لو کے برابر بال رکھے ہوئے ہیں' کیا میں ان میں کنگھی کر سکتا ہوں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اثبات میں جواب دیا اور فرمایا' بالوں کو سنوار کر رکھو۔ راوی نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کی وجہ سے کہ "بالوں کو سنوار کر رکھو" ابوقتادہؓ دن میں دو مرتبہ سر پر تیل لگایا کرتے تھے (مالک)

٤٤٨٤ ـ (٦٦) وَعَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ حَسَّانَ، قَالَ: دَخَلْنَا عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ

عَنْهُ، فَحَدَّثَتْنِي أُخْتِي الْمُغِيرَةُ، قَالَتْ: وَأَنْتَ يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ، وَلَكَ قَرْنَانِ، أَوْ قُصَّتَانِ، فَمَسَحَ رَأْسَكَ، وَبَرَّكَ عَلَيْكَ، وَقَالَ: «اِحْلِقُوْا هٰذَيْنِ أَوْ قُصُّوْهُمَا؛ فَإِنَّ هٰذَا زِيُّ الْيَهُوْدِ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۴۴۸۴: حجاج بن حسان رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ہاں گئے تو مجھے میری بہن "مغیرہ" نے بتایا کہ جن دنوں تو نابالغ لڑکا تھا اور تیرے بالوں کی دو مینڈھیاں تھیں تو تب انسؓ نے تیرے سر پر ہاتھ پھیرا تھا اور تیرے لئے برکت کی دعا کی تھی اور کہا تھا' ان مینڈھیوں کو مونڈ دو یا کاٹ ڈالو' یہ تو یہودیوں کا نشان ہیں (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۴۱۳)

۴۴۸۵ - (۶۷) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ تَحْلِقَ الْمَرْأَةُ رَأْسَهَا. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

۴۴۸۵: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو سر کے بال مونڈوانے سے منع فرمایا (نسائی)

وضاحت: اس حدیث کی سند منقطع ہے' خلاس بن عمرو نے علی رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا لہٰذا یہ حدیث ضعیف ہے اگرچہ اس مفہوم کی روایت صحیح سند کے ساتھ موجود ہے کہ مناسک حج میں بھی عورتیں سر کے بال نہ منڈوائیں' مناسک حج میں حلال ہونے کے لئے عورتوں کو چاہیے کہ وہ اپنے بالوں کی ایک لٹ کاٹ دیں (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۵۱)

۴۴۸۶ - (۶۸) وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ، فَدَخَلَ رَجُلٌ ثَائِرُ الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ، فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهِ، كَأَنَّهُ يَأْمُرُهُ بِإِصْلَاحِ شَعْرِهِ وَلِحْيَتِهِ، فَفَعَلَ، ثُمَّ رَجَعَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «أَلَيْسَ هٰذَا خَيْرًا مِنْ أَنْ يَأْتِيَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ ثَائِرُ الرَّأْسِ كَأَنَّهُ شَيْطَانٌ؟». رَوَاهُ مَالِكٌ.

۴۴۸۶: عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے ایک شخص مسجد میں داخل ہوا' جس کے سر اور داڑھی کے بال پراگندہ تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ کے ساتھ اس کی طرف اشارہ کیا گویا آپؐ اسے بالوں اور داڑھی کی اصلاح کا حکم دے رہے ہیں چنانچہ اس نے بال اور داڑھی ٹھیک کی اور پھر آپؐ کی خدمت میں واپس آیا' اس کو دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کیا یہ حالت اس حالت سے بہتر نہیں کہ تم میں سے کوئی شخص اس طرح آئے کہ اس کے سر کے بال پراگندہ ہوں' گویا وہ شیطان ہے (مالک)

٤٤٨٧ - (٦٩) وَعَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، سَمِعَ يَقُوْلُ: «إِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ يُحِبُّ الطِّيْبَ، نَظِيْفٌ يُحِبُّ النَّظَافَةَ، كَرِيْمٌ يُحِبُّ الْكَرَمَ، جَوَادٌ يُحِبُّ الْجُوْدَ؛ فَنَظِّفُوْا - أُرَاهُ قَالَ: أَفْنِيَتَكُمْ ــ، وَلَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ».

قَالَ ــ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِمُهَاجِرِ بْنِ مِسْمَارٍ، فَقَالَ: حَدَّثَنِيْهِ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: «نَظِّفُوْا أَفْنِيَتَكُمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۴۸۷: ابن مسیب رحمہ اللہ سے سنا گیا انہوں نے بیان کیا' بلاشبہ اللہ پاک ہے' پاکیزگی کو پسند کرتا ہے۔ نظافت والا ہے صفائی کو پسند کرتا ہے۔ اچھے اخلاق والا ہے' اچھے اخلاق کو پسند کرتا ہے۔ سخی ہے' سخاوت کو محبوب جانتا ہے پس تم اپنے گھروں (کے صحنوں) کو صاف ستھرا رکھو۔ راوی کو "اپنے صحنوں کو" کے لفظ میں تردد ہے اور کہا کہ یہودیوں سے مشابہت نہ کرو۔ سننے والے نے بتایا کہ میں نے اس حدیث کا ذکر مہاجر بن مسمار سے کیا۔ اس نے بیان کیا کہ مجھے یہ حدیث عامر بن سعد نے اپنے والد سے اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل بیان کی۔ البتہ اس نے کہا کہ اپنے صحنوں کو صاف ستھرا رکھو (ترمذی)

وضاحت: یہ حدیث مرسل اور مسند دونوں طریقوں سے ضعیف ہے۔ مسند میں خالد بن الیاس روای متروک الحدیث ہے (میزان الاعتدال جلد ا صفحہ ۶۲۷)

٤٤٨٨ - (٧٠) وَعَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: كَانَ إِبْرَاهِيْمُ خَلِيْلُ الرَّحْمٰنِ أَوَّلَ النَّاسِ ضَيَّفَ، وَأَوَّلَ النَّاسِ اخْتَتَنَ، وَأَوَّلَ النَّاسِ قَصَّ شَارِبَهُ، وَأَوَّلَ النَّاسِ رَأَى الشَّيْبَ. فَقَالَ: يَا رَبِّ: مَا هٰذَا؟ قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: وَقَارٌ يَا إِبْرَاهِيْمُ. قَالَ: رَبِّ زِدْنِيْ وَقَارًا. رَوَاهُ مَالِكٌ.

۴۴۸۸: یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے سعید بن مسیب سے سنا' اس نے بتایا کہ ابراہیم خلیل الرحمان وہ پہلے شخص ہیں' جنہوں نے مہمان نوازی کا آغاز کیا اور وہ پہلے شخص ہیں' جنہوں نے ختنہ کیا' وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے اپنی مونچھیں کٹوائیں' وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے اپنے بالوں میں سفیدی دیکھی اور عرض کیا' اے میرے پروردگار! یہ کیا ہے؟ اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا' اے ابراہیم! یہ وقار ہے۔ ابراہیم علیہ السلام نے دعا فرمائی' اے میرے پروردگار! میرے اس وقار میں اضافہ فرما (مالک)

بَابُ التَّصَاوِيْرِ

(تصویر بنانے اور اس کے استعمال وغیرہ کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۴۴۸۹ - (۱) عَنْ اَبِیْ طَلْحَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: «لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِکَةُ بَیْتًا فِیْہِ کَلْبٌ، وَلَا تَصَاوِیْرُ» . مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ.

پہلی فصل: ۴۴۸۹: ابو طلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتے اور تصویریں ہوں (بخاری' مسلم)

۴۴۹۰ - (۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا، عَنْ مَیْمُوْنَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ اَصْبَحَ یَوْمًا وَاجِمًا، وَقَالَ: «اِنَّ جِبْرِیْلَ کَانَ وَعَدَنِیْ اَنْ یَلْقَانِیَ اللَّیْلَةَ، فَلَمْ یَلْقَنِیْ، اَمَ وَاللّٰہِ، مَا اَخْلَفَنِیْ» . ثُمَّ وَقَعَ فِیْ نَفْسِہٖ جِرْوُ کَلْبٍ تَحْتَ فُسْطَاطٍ لَہٗ، فَاَمَرَ بِہٖ، فَاُخْرِجَ، ثُمَّ اَخَذَ بِیَدِہٖ مَاءً، فَنَضَحَ مَکَانَہٗ، فَلَمَّا اَمْسٰی لَقِیَہٗ جِبْرِیْلُ. فَقَالَ: «لَقَدْ کُنْتَ وَعَدْتَنِیْ اَنْ تَلْقَانِیَ الْبَارِحَةَ» . قَالَ: اَجَلْ، وَلٰکِنَّا لَا نَدْخُلُ بَیْتًا فِیْہِ کَلْبٌ، وَلَا صُوْرَةٌ، فَاَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَوْمَئِذٍ، فَاَمَرَ بِقَتْلِ الْکِلَابِ، حَتّٰی اَنَّہٗ یَاْمُرُ بِقَتْلِ کَلْبِ الْحَائِطِ الصَّغِیْرِ، وَیَتْرُکُ کَلْبَ الْحَائِطِ الْکَبِیْرِ. . . رَوَاہُ مُسْلِمٌ.

۴۴۹۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن غمگین دکھائی دیے۔ آپؐ نے بتایا کہ جبرائیل علیہ السلام نے مجھ سے اس رات ملاقات کرنے کا وعدہ کیا تھا لیکن انہوں نے مجھ سے ملاقات نہیں کی۔ آپؐ نے فرمایا' خبردار! اللہ کی قسم! اس نے مجھ سے کبھی وعدہ خلافی نہیں کی۔ بعدازاں آپؐ کے ذہن میں خیال ابھرا کہ آپؐ کی چارپائی کے نیچے کتیا کا چھوٹا سا بچہ ہے۔ آپؐ نے اس کے بارے میں حکم دیا کہ اسے نکال دیا جائے' چنانچہ اسے نکال دیا گیا بعدازاں آپؐ نے خود اپنے ہاتھ سے اس جگہ پر پانی کا چھڑکاؤ کیا جب شام کا وقت ہوا تو جبرائیل علیہ السلام نے آپؐ سے ملاقات کی۔ آپؐ نے دریافت کیا کہ تو نے گذشتہ رات مجھ سے ملاقات کا وعدہ کیا تھا؟ اس نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے وضاحت کی کہ ہم ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا اور تصویر ہو۔ صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کے مارنے کا حکم دیا یہاں تک کہ آپؐ نے حکم نافذ

کر دیا کہ چھوٹے باغ کے کتے کو بھی مار دیا جائے البتہ بڑے باغ کے (رکھوالے) کتے کو چھوڑ دیا جائے (مسلم)
وضاحت: بالعموم کتوں کے مارنے کا حکم منسوخ ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۵۲)

۴۴۹۱ - (۳) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَتْرُكُ فِيْ بَيْتِهِ شَيْئًا فِيْهِ تَصَالِيْبُ — اِلَّا نَقَضَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۴۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں موجود ہر ایک چیز کو توڑ دیتے تھے جس پر صلیب اور تصویریں بنی ہوتی تھیں۔ (بخاری)
وضاحت: کسی جاندار شے کی تصویر بنانا اور اس کو گھر میں رکھنا حرام ہے خواہ اس تصویر کا سایہ ہو یا نہ ہو' وہ تصویر پاؤں کے نیچے روندی جاتی ہو یا نہ روندی جاتی ہو۔ تصویر خواہ کپڑے میں بنی ہوئی ہو یا دیوار' فرش یا کاغذوں پر بنی ہو۔ ان سب کا ایک ہی حکم ہے نیز ان سے بچیوں کے کھیلنے کی گڑیاں مستثنیٰ ہیں (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۵۲)

۴۴۹۲ - (۴) وَعَنْهَا، اَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً — فِيْهَا تَصَاوِيْرُ، فَلَمَّا رَآهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَامَ عَلَى الْبَابِ، فَلَمْ يَدْخُلْ، فَعَرَفْتُ فِيْ وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ. قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ! اَتُوْبُ اِلَى اللهِ وَاِلَى رَسُوْلِهِ، فَمَاذَا — اَذْنَبْتُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَا بَالُ هٰذِهِ النُّمْرُقَةِ؟» قُلْتُ: اِشْتَرَيْتُهَا لَكَ لِتَقْعُدَ عَلَيْهَا، وَتَوَسَّدَهَا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِنَّ اَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَيُقَالُ لَهُمْ: اَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ». وَقَالَ: «اِنَّ الْبَيْتَ الَّذِيْ فِيْهِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۴۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اس نے ایک تکیہ خریدا' جس پر تصویریں بنی ہوئی تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا اور دروازے پر کھڑے رہے' اندر داخل نہ ہوئے عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے آپؐ کے چہرے پر ناراضگی کے آثار محسوس کیے تو میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں اللہ اور آپؐ کے حضور میں توبہ کرتی ہوں' میں نے کیا گناہ کیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' یہ تکیہ کیسا ہے؟ میں نے عرض کیا' میں نے اسے آپؐ کے لئے خریدا ہے کہ آپؐ اس پر تشریف فرما ہوں اور اس کے ساتھ ٹیک لگائیں۔ یہ بات سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تصویریں بنانے والے قیامت کے دن عذاب میں گرفتار ہوں گے اور ان سے مطالبہ کیا جائے گا کہ جن تصویروں کو تم نے بنایا ہے ان میں زندگی پیدا کرو نیز آپؐ نے فرمایا' جس گھر میں تصویر ہے اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے (بخاری' مسلم)

٤٤٩٣ - (٥) **وَعَنْهَا**، أَنَّهَا كَانَتْ اتَّخَذَتْ عَلَى سَهْوَةٍ — لَهَا سِتْرًا فِيهِ تَمَاثِيلُ — فَهَتَكَهُ النَّبِيُّ ﷺ، فَاتَّخَذَتْ مِنْهُ نُمْرُقَتَيْنِ، فَكَانَتَا فِي الْبَيْتِ، يَجْلِسُ عَلَيْهِمَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۴۹۳: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اس نے اپنی کوٹھڑی کے سامنے تصویروں والا پردہ لٹکا دیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پھاڑ ڈالا تو عائشہؓ نے اس کے دو تکیے بنا لئے چنانچہ وہ تکیے گھر میں تھے' آپؐ ان پر بیٹھا کرتے تھے (بخاری' مسلم)

وضاحت: تصویر والے کاغذ یا کپڑے کو احترام کے ساتھ لٹکانا ہرگز جائز نہیں البتہ وہ تصویریں پاؤں تلے روندی جا رہی ہوں تو کسی حد تک درست ہے (واللہ اعلم)

٤٤٩٤ - (٦) **وَعَنْهَا**، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ فِي غَزَاةٍ، فَأَخَذْتُ نَمَطًا — فَسَتَرْتُهُ عَلَى الْبَابِ، فَلَمَّا قَدِمَ، فَرَأَى النَّمَطَ، فَجَذَبَهُ حَتَّى هَتَكَهُ، ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ اللهَ لَمْ يَأْمُرْنَا أَنْ نَكْسُوَ الْحِجَارَةَ وَالطِّينَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۴۹۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنگ میں تشریف لے گئے' میں نے ایک چادر دروازے پر بطور پردہ لٹکا دی۔ جب آپؐ تشریف لائے' آپؐ نے چادر دیکھی تو اسے کھینچ کر پھاڑ ڈالا اور واضح کیا کہ اللہ نے ہمیں یہ حکم نہیں دیا ہے کہ ہم پتھروں اور مٹی کو لباس پہنائیں (بخاری' مسلم)

٤٤٩٥ - (٧) **وَعَنْهَا**، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُضَاهُونَ بِخَلْقِ اللهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۴۹۵: عائشہ رضی اللہ عنہا' نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں آپؐ نے فرمایا' قیامت کے دن تمام لوگوں سے زیادہ عذاب میں وہ لوگ مبتلا ہوں گے جو اللہ کی تخلیق میں اللہ کی مشابہت کرتے ہیں (بخاری' مسلم)

٤٤٩٦ - (٨) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «قَالَ اللهُ تَعَالَى: وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ كَخَلْقِي، فَلْيَخْلُقُوا ذَرَّةً، أَوْ لِيَخْلُقُوا حَبَّةً، أَوْ شَعِيرَةً». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۴۹۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' ارشاد باری تعالیٰ ہے یعنی حدیث قدسی ہے کہ اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہے جو میرے پیدا کرنے کی طرح پیدا کرتا ہے؟ انہیں چاہیے کہ وہ ایک ذرہ یا ایک دانہ یا ایک جو ہی پیدا کر کے دکھائیں (بخاری' مسلم)

۴۴۹۷ - (۹) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللهِ الْمُصَوِّرُوْنَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۴۹۷: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' اللہ کے نزدیک تمام لوگوں میں سے زیادہ عذاب میں مبتلا مصوّر لوگ ہوں گے (بخاری' مسلم)

۴۴۹۸ - (۱۰) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «كُلُّ مُصَوِّرٍ فِي النَّارِ، يُجْعَلُ لَهُ بِكُلِّ صُوْرَةٍ صَوَّرَهَا نَفْسًا، فَيُعَذِّبُهُ فِي جَهَنَّمَ». قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَاِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَاصْنَعِ الشَّجَرَ وَمَا لَا رُوْحَ فِيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۴۹۸: ابن عباس رضی اللہ عنھما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' ہر مصوّر دوزخ میں ہو گا اس کی ہر تصویر کے بدلے ایک وجود بنایا جائے گا جو جہنم میں اس کو عذاب دیتا رہے گا۔ ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ اگر آپ ضرور تصویریں بنانا چاہتے ہیں تو درختوں اور غیرذی روح چیزوں کی (تصویریں) بنائیں (بخاری' مسلم)

۴۴۹۹ - (۱۱) وَعَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَنْ تَحَلَّمَ بِحُلْمٍ لَمْ يَرَهُ ـــ؛ كُلِّفَ اَنْ يَعْقِدَ بَيْنَ شَعِيْرَتَيْنِ، وَلَنْ يَفْعَلَ، وَمَنِ اسْتَمَعَ اِلٰى حَدِيْثِ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُوْنَ، اَوْ يَفِرُّوْنَ مِنْهُ، صُبَّ فِيْ اُذُنَيْهِ الْآنُكُ ـــ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. وَمَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً عُذِّبَ وَكُلِّفَ اَنْ يَنْفُخَ فِيْهَا، وَلَيْسَ بِنَافِخٍ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۴۹۹: ابن عباس رضی اللہ عنھما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپؐ نے فرمایا' جس شخص نے ایسا خواب بیان کیا جو اسے دکھائی نہیں دیا تو اسے تکلیف دی جائے گی کہ وہ جو کے دو دانوں کے درمیان گرہ لگائے لیکن وہ گرہ نہیں لگا سکے گا اور جو شخص کسی قوم کی باتیں (چوری) سنتا ہے جبکہ وہ لوگ اس کے سننے کو ناپسند کرتے ہیں یا اس سے کنارہ کش رہتے ہیں تو سننے والے انسان کے دونوں کانوں میں قیامت کے دن رانگ پگھلا کر ڈالا جائے گا اور جو شخص کسی ذی روح کی تصویر بناتا ہے تو اسے عذاب میں مبتلا کیا جائے گا اور اس پر بوجھ ڈالا جائے گا کہ وہ اس میں روح ڈالے جبکہ وہ اس میں کبھی روح نہیں ڈال سکے گا (بخاری)

۴۵۰۰ - (۱۲) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدَشِيْرِ فَكَاَنَّمَا صَبَغَ يَدَهُ فِيْ لَحْمِ خِنْزِيْرٍ وَدَمِهٖ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۵۰۰: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص "نردشیر" کھیلتا ہے گویا وہ اپنا ہاتھ خنزیر کے گوشت اور اس کے خون میں ڈبو رہا ہے (مسلم)

وضاحت: "نردشیر" شطرنج کی قسم کا ایک کھیل ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۴۵۰۱ - (۱۳) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَتَانِيْ جِبْرَئِيْلُ — عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: اَتَيْتُكَ الْبَارِحَةَ، فَلَمْ يَمْنَعْنِيْ اَنْ اَكُوْنَ دَخَلْتُ اِلَّا اَنَّهُ كَانَ عَلَى الْبَابِ تَمَاثِيْلُ، وَكَانَ فِي الْبَيْتِ قِرَامٌ — سِتْرٌ — فِيْهِ تَمَاثِيْلُ، وَكَانَ فِي الْبَيْتِ كَلْبٌ، فَمُرْ بِرَأْسِ التِّمْثَالِ الَّذِيْ عَلَى بَابِ الْبَيْتِ فَيُقْطَعُ، فَيَصِيْرُ كَهَيْئَةِ الشَّجَرَةِ، وَمُرْ بِالسِّتْرِ فَلْيُقْطَعْ، فَلْيُجْعَلْ وِسَادَتَيْنِ مَنْبُوْذَتَيْنِ تُوْطَآنِ، وَمُرْ بِالْكَلْبِ فَلْيُخْرَجْ. فَفَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ.

دوسری فصل: ۴۵۰۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے انہوں نے بتایا کہ گزشتہ رات میں آیا تھا لیکن آپ کے پاس اس لئے نہ آیا کہ دروازے پر کچھ ذی روح کی تصاویر تھیں اور آپ کے گھر میں باریک پردہ تھا جس پر ذی روح کی تصاویر تھیں نیز گھر میں کتا بھی موجود تھا۔ آپ گھر کے دروازے پر موجود تصویروں کے سروں کے بارے میں حکم دیں' انہیں کاٹ دیا جائے تاکہ وہ درخت کی مانند ہو جائیں اور پردے کی چادر کے بارے میں حکم دیں کہ اسے اتار دیا جائے' اس کے دو تکیے بنا لئے جائیں جنہیں روندا جائے اور پھینکا جائے اور کتے کے بارے میں حکم دیں کہ اسے نکال دیا جائے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا (ترمذی' ابوداؤد)

۴۵۰۲ - (۱۴) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يَخْرُجُ عُنُقٌ — مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَهَا عَيْنَانِ تُبْصِرَانِ، وَاُذُنَانِ تَسْمَعَانِ، وَلِسَانٌ يَنْطِقُ يَقُوْلُ: اِنِّيْ وُكِّلْتُ بِثَلَاثَةٍ: بِكُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ، وَكُلِّ مَنْ دَعَا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا آخَرَ، وَبِالْمُصَوِّرِيْنَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۵۰۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت کے دن دوزخ سے ایک گردن نکلے گی اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن کے ساتھ وہ دیکھ رہی ہوگی اور دو کان ہوں گے جن کے ساتھ وہ سن رہی ہوگی اور اس کی زبان ہوگی جس کے ساتھ وہ بات کرے گی۔ وہ کہے گی مجھے تین انسانوں کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ ہر وہ شخص جو سرکش اور ہٹ دھرم تھا اور ہر وہ شخص جو اللہ کے ساتھ کسی کو معبود گردانتا تھا اور وہ لوگ جو ذی روح کی تصویریں بنانے والے تھے (ترمذی)

٤٥٠٣ - (١٥) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللهَ تَعَالَى حَرَّمَ الْخَمْرَ، وَالْمَيْسِرَ، وَالْكُوبَةَ، وَقَالَ: كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ». قِيلَ: الْكُوبَةُ الطَّبْلُ — رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۴۵۰۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' بلاشبہ اللہ نے شراب' قمار اور طبلے کو حرام قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ بیان کیا گیا ہے کہ "کوبہ" سے مراد طبلہ ہے (بیہقی شعب الایمان)

٤٥٠٤ - (١٦) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْخَمْرِ، وَالْمَيْسِرِ، وَالْكُوبَةِ، وَالْغُبَيْرَاءِ، وَالْغُبَيْرَاءُ: شَرَابٌ يَعْمَلُهُ الْحَبَشَةُ مِنَ الذُّرَةِ، يُقَالُ لَهُ: السُّكُرْكَةُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۵۰۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب' قمار' طبلے اور حبشیوں کی مکئی سے تیار شدہ شراب جس کو "سُکرکہ" کہا جاتا ہے' سے منع فرمایا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ولید بن عبدہ راوی مجہول ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۵۴)

٤٥٠٥ - (١٧) **وَعَنْ** أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ فَقَدْ عَصَى اللهَ وَرَسُولَهُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۴۵۰۵: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص "نردشیر" کھیلتا ہے وہ اللہ اور اس کے رسول کا نافرمان ہے (احمد' ابوداؤد)

وضاحت: یہ حدیث منقطع ہے' سعید بن ابی ہند کی ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے ملاقات ثابت نہیں ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۵۴)

٤٥٠٦ - (١٨) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَأَى رَجُلًا يَتْبَعُ حَمَامَةً فَقَالَ: «شَيْطَانٌ يَتْبَعُ شَيْطَانَةً». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۴۵۰۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ کبوتر کے تعاقب میں ہے۔ آپؐ نے فرمایا' شیطان شیطان کے پیچھے لگا ہوا ہے (احمد' ابوداؤد' ابن ماجہ' بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: کبوتر بازی شرعاً حرام ہے۔ (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٤٥٠٧ ـ (١٩) عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ! إِنِّي رَجُلٌ، إِنَّمَا مَعِيشَتِي مِنْ صَنْعَةِ يَدِي، وَإِنِّي أَصْنَعُ هٰذِهِ التَّصَاوِيرَ. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَا أُحَدِّثُكَ إِلَّا مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، سَمِعْتُهُ يَقُولُ: «مَنْ صَوَّرَ صُورَةً، فَإِنَّ اللّٰهَ مُعَذِّبُهُ حَتّٰى يَنْفُخَ فِيهِ الرُّوحَ، وَلَيْسَ بِنَافِخٍ فِيهَا أَبَدًا». فَرَبَا الرَّجُلُ رَبْوَةً شَدِيدَةً، وَاصْفَرَّ وَجْهُهُ، فَقَالَ: وَيْحَكَ إِنْ أَبَيْتَ إِلَّا أَنْ تَصْنَعَ، فَعَلَيْكَ بِهٰذَا الشَّجَرِ وَكُلِّ شَيْءٍ لَيْسَ فِيهِ رُوحٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

تیسری فصل : ۴۵۰۷: سعید بن ابوالحسن رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس تھا۔ ان کے پاس ایک شخص آیا اس نے کہا' اے ابن عباس! میں ایسا شخص ہوں کہ میرا گزارہ میرے ہاتھ کے فن سے ہے اور میں تصویریں بناتا ہوں۔ ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ میں تجھے صرف وہ حدیث سناتا ہوں جس کو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آپؐ نے فرمایا' جو شخص تصویریں بناتا ہے اللہ اس کو عذاب دے گا کہ وہ اس تصویر میں روح ڈالے جبکہ وہ کبھی اس میں روح نہیں ڈال سکے گا۔ یہ سن کر اس شخص نے زور دار آہ بھری اور اس کا چہرہ زرد ہو گیا۔ ابن عباسؓ نے کہا' تیرا بھلا ہو اگر تجھے ضرور تصویریں بنانا ہیں تو درختوں اور غیر ذی روح اشیاء کی تصویریں بنایا کر۔ (بخاری)

٤٥٠٨ ـ (٢٠) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمَّا اشْتَكَى النَّبِيُّ ﷺ، ذَكَرَ بَعْضُ نِسَائِهِ كَنِيسَةً يُقَالُ لَهَا: مَارِيَةُ، وَكَانَتْ أُمُّ سَلَمَةَ وَأُمُّ حَبِيبَةَ أَتَتَا أَرْضَ الْحَبَشَةِ، فَذَكَرَتَا مِنْ حُسْنِهَا وَتَصَاوِيرَ فِيهَا، فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: «أُولٰئِكَ إِذَا مَاتَ فِيهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلٰى قَبْرِهِ مَسْجِدًا، ثُمَّ صَوَّرُوا فِيهِ تِلْكَ الصُّوَرَ، أُولٰئِكَ شِرَارُ خَلْقِ اللّٰهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۵۰۸: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیمار تھے تو آپؐ کی ایک بیوی نے "ماریہ" نامی ایک "گرجے" کا ذکر کیا۔ ام سلمہؓ اور ام حبیبہؓ چونکہ حبشہ کے ملک گئی تھیں اس لئے انہوں نے اس گرجے کے حسن اور اس میں موجود تصاویر کا تذکرہ کیا۔ آپؐ نے سر اونچا فرمایا' اور واضح کیا کہ ان لوگوں میں سے جب کوئی نیک آدمی فوت ہو جاتا تو وہ اس کی قبر پر عبادت خانہ تعمیر کر دیتے تھے بعدازاں اس میں تصویریں بنا دیتے' وہ لوگ اللہ کی بدترین مخلوق ہیں (بخاری' مسلم)

وضاحت : اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ قبر پر نماز پڑھنا' قبروں پر مسجدیں بنانا یا نیک لوگوں کی قبروں کو عبادت گاہ بنانا سب ناجائز ہیں۔ (واللہ اعلم)

۴۵۰۹ - (۲۱) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، مَنْ قَتَلَ نَبِيًّا، اَوْ قَتَلَهُ نَبِيٌّ، اَوْ قَتَلَ اَحَدَ وَالِدَيْهِ، وَالْمُصَوِّرُوْنَ، وَعَالِمٌ لَمْ يَنْتَفِعْ بِعِلْمِهِ».

۴۵۰۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت کے دن سب سے سخت عذاب اس شخص کو ہوگا جس نے کسی پیغمبر کو قتل کیا یا اسے کسی پیغمبر نے قتل کیا یا جس نے اپنے والدین میں سے کسی ایک کو قتل کیا نیز مصور اور وہ عالم' جس نے اپنے علم سے فائدہ حاصل نہیں کیا (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند معلوم نہیں ہو سکی البتہ مسند احمد میں اس سے ملتی جلتی حدیث موجود ہے جس کی سند صحیح ہے (مسند احمد جلد ۵ صفحہ ۳۳۲)

۴۵۱۰ - (۲۲) **وَعَنْ** عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: اَلشِّطْرَنْجُ هُوَ مَيْسِرُ الْاَعَاجِمِ.

۴۵۱۰: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ شطرنج عجمیوں کا قمار ہے (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: یہ حدیث مرسل ہے' امام بیہقی کی السنن الکبری جلد ۱۰ صفحہ ۲۱۲ میں اس حدیث کی سند موجود ہے۔

۴۵۱۱ - (۲۳) **وَعَنِ** ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّ اَبَا مُوْسَى الْاَشْعَرِيَّ قَالَ: لَا يَلْعَبُ بِالشِّطْرَنْجِ اِلَّا خَاطِئٌ.

۴۵۱۱: ابن شہاب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں' ابوموسیٰ اشعری نے بیان کیا کہ شطرنج صرف وہ لوگ کھیلتے ہیں جو خطاکار ہیں (بیہقی شعب الایمان)

۴۵۱۲ - (۲۴) **وَعَنْهُ**، اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ لَعِبِ الشِّطْرَنْجِ، فَقَالَ: هِيَ مِنَ الْبَاطِلِ، وَلَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْبَاطِلَ... رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الْاَرْبَعَةَ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

۴۵۱۲: ابن شہاب رحمہ اللہ سے شطرنج کے بارے میں دریافت کیا گیا؟ انہوں نے بتایا کہ یہ کھیل باطل ہے اور اللہ باطل کو محبوب نہیں جانتا (بیہقی شعب الایمان)

۴۵۱۳ - (۲۵) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَاْتِيْ دَارَ قَوْمٍ مِنَ الْاَنْصَارِ، وَدُوْنَهُمْ دَارٌ، فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ، فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! تَاْتِيْ دَارَ فُلَانٍ، وَلَا تَاْتِيْ دَارَنَا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لِاَنَّ فِيْ دَارِكُمْ كَلْبًا». قَالُوْا: اِنَّ فِيْ دَارِهِمْ سِنَّوْرًا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اَلسِّنَّوْرُ سَبُعٌ»... رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ.

۴۵۱۳ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے گھر تشریف لے جاتے' ان کے گھر سے پہلے ایک گھر تھا۔ انہیں آپؐ کا ان کے ہاں آنا ناگوار گزرتا۔ انہوں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! آپ فلاں شخص کے گھر تشریف لے جاتے ہیں مگر ہمارے گھر تشریف نہیں لاتے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس لئے کہ تمہارے گھر میں کتا ہے انہوں نے ذکر کیا کہ ہمارے گھر میں بلی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلی درندہ ہے (دارقطنی)

وضاحت : اس حدیث کی سند ضعیف ہے' اس میں عیسیٰ بن مسیب راوی ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۱۷۷)

كِتَابُ الطِّبِّ وَالرُّقٰى

(بیماریوں کا ادویات اور دم وغیرہ کے ساتھ علاج کرنے کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٤٥١٤ - (١) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ دَاءً اِلَّا اَنْزَلَ لَهٗ شِفَاءً». رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

پہلی فصل: ۴۵۱۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسی بیماری نازل نہیں کی' جس کا علاج نازل نہ کیا ہو (بخاری)

٤٥١٥ - (٢) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ، فَاِذَا اُصِیْبَ دَوَاءُ الدَّاءِ؛ بَرَاَ بِاِذْنِ اللّٰهِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۵۱۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہر بیماری کا علاج ہے جب علاج بیماری کے مطابق ہو جاتا ہے تو اللہ کے حکم کے ساتھ تندرستی حاصل ہو جاتی ہے (مسلم)

وضاحت: جب علاج تشخیص کے مطابق تجویز ہو جاتا ہے تو صحت دوا سے نہیں بلکہ اللہ کی مشیت سے ہوتی ہے البتہ موت ایسی بیماری ہے' جس کا علاج ممکن نہیں (واللہ اعلم)

٤٥١٦ - (٣) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلشِّفَاءُ فِیْ ثَلَاثٍ: فِیْ شَرْطَةِ مِحْجَمٍ، اَوْ شَرْبَةِ عَسَلٍ، اَوْ كَیَّةٍ بِنَارٍ، وَاَنَا اَنْهٰی اُمَّتِیْ عَنِ الْكَیِّ». رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

۴۵۱۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تین چیزوں میں شفاء ہے۔ سینگی لگوانے کے لئے پچھنے لگوانے میں' شہد پینے میں یا گرم لوہے کے ساتھ داغنے میں۔ (نیز فرمایا) میں اپنی امت کو داغنے سے منع کرتا ہوں (بخاری)

٤٥١٧ - (٤) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رُمِیَ اُبَیٌّ یَوْمَ الْاَحْزَابِ عَلٰی اَكْحَلِهٖ، فَكَوَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۵۱۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جنگ احزاب کے دن ابی بن کعب کی "رگِ زندگی" پر تیر آ لگا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو داغنے کا حکم دیا (مسلم)

وضاحت: گرم لوہے کے داغنے سے وہ رگ جل جائے گی اور خون بہنا بند ہو جائے گا' ایسا کرنے سے مریض اللہ کے فضل سے موت سے ہمکنار نہیں ہوگا (واللہ اعلم)

٤٥١٨ ـ (٥) **وَعَنْهُ**، قَالَ: رُمِيَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فِي أَكْحَلِهِ، فَحَسَمَهُ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ بِمِشْقَصٍ، ثُمَّ وَرِمَتْ، فَحَسَمَهُ الثَّانِيَةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۵۱۸: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی "رگِ اکحل" میں تیر لگا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو تیر کے پھل کے ساتھ داغا' پھر اس پر ورم آ گیا تو آپؐ نے دوبارہ اسے داغا (مسلم)

٤٥١٩ ـ (٦) **وَعَنْهُ**، قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ طَبِيبًا، فَقَطَعَ مِنْهُ عِرْقًا، ثُمَّ كَوَاهُ عَلَيْهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۵۱۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعب کی جانب طبیب بھیجا' اس نے اس کی رگ کو کاٹا بعد ازاں اس کو داغا (مسلم)

٤٥٢٠ ـ (٧) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ، إِلَّا السَّامَ». قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: اَلسَّامُ: الْمَوْتُ. وَالْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ: اَلشُّونِيزُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۵۲۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' کلونجی کا استعمال موت کے سوا ہر بیماری سے شفا دیتا ہے۔ ابن شہابؒ بیان کرتے ہیں کہ "السام" سے مراد موت اور "الحبۃ السوداء" سے مراد کلونجی ہے (بخاری' مسلم)

٤٥٢١ ـ (٨) **وَعَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: أَخِي اسْتَطْلَقَ بَطْنُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اسْقِهِ عَسَلًا». فَسَقَاهُ، ثُمَّ جَاءَ، فَقَالَ: سَقَيْتُهُ فَلَمْ يَزِدْهُ إِلَّا اسْتِطْلَاقًا ــ فَقَالَ لَهُ: «ثَلَاثَ مَرَّاتٍ». ثُمَّ جَاءَ الرَّابِعَةَ، فَقَالَ: «اسْقِهِ عَسَلًا». فَقَالَ: لَقَدْ سَقَيْتُهُ، فَلَمْ يَزِدْهُ إِلَّا اسْتِطْلَاقًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «صَدَقَ اللهُ، وَكَذَبَ بَطْنُ أَخِيكَ». فَسَقَاهُ، فَبَرَأَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۵۲۱: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے شکوہ کیا کہ میرے بھائی کا پیٹ کھل گیا ہے یعنی اس کو جلاب آ رہے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اسے شہد پلاؤ۔ اس شخص نے اس کو شہد پلایا پھر وہ آپ کے پاس حاضر ہوا اور بتایا کہ میں نے اس کو شہد پلایا ہے لیکن شہد پلانے سے مزید جلاب آ رہے ہیں۔ آپ نے اسے تین بار شہد پلانے کے لئے کہا۔ پھر وہ چوتھی بار آیا۔ آپ نے فرمایا' اسے شہد پلاؤ۔ اس نے بتایا کہ میں نے شہد پلایا تھا لیکن پھر بھی جلاب میں کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ سچا ہے اور تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے۔ پھر اس شخص نے اس کو مزید شہد پلایا تو وہ تندرست ہو گیا (بخاری' مسلم)

٤٥٢٢ - (٩) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ أَمْثَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ، وَالْقُسْطُ الْبَحْرِيُّ» . . . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۵۲۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سب سے بہتر علاج "سینگی" لگانا اور "قسط بحری" کا استعمال کرنا ہے (بخاری' مسلم)

وضاحت: قسط بحری ایک مشہور دوا ہے جس کو کُٹ کے نام کے ساتھ پکارا جاتا ہے۔

٤٥٢٣ - (١٠) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تُعَذِّبُوا صِبْيَانَكُمْ بِالْغَمْزِ مِنَ الْعُذْرَةِ، عَلَيْكُمْ بِالْقُسْطِ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۵۲۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم بچوں کو حلق کی گھنڈی کے دبانے کے ساتھ تکلیف میں نہ ڈالو بلکہ قسط بحری کا استعمال کرو (بخاری' مسلم)

٤٥٢٤ - (١١) وَعَنْ أُمِّ قَيْسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «عَلَى مَا تَدْغَرْنَ أَوْلَادَكُنَّ بِهٰذَا الْعِلَاقِ؟ عَلَيْكُنَّ بِهٰذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ؛ فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ، مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ، يُسْعَطُ مِنَ الْعُذْرَةِ، وَيُلَدُّ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ» . . . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۵۲۴: ام قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم کس لئے اپنی اولاد کو حلق کی گھنڈی دبانے کے ساتھ تکلیف میں ڈالتی ہو؟ تم عود ہندی استعمال کرو' اس میں سات بیماریوں سے شفاء ہے' ان میں نمونیا بھی ہے۔ گھنڈی کی وجہ سے ناک میں عود ہندی کا عرق ٹپکایا جائے اور نمونیا کی وجہ سے اسے منہ کے کنارے سے ڈالا جائے (بخاری' مسلم)

٤٥٢٥ - (١٢) وَعَنْ عائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، وَرَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «اَلْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ، فَابْرُدُوْهَا بِالْمَاءِ» . . . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۵۲۵: عائشہ اور رافع بن خدیج رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بخار جہنم کے جوش مارنے کی مانند ہے' تم اسے پانی کے ساتھ ٹھنڈا کرو (بخاری' مسلم)

٤٥٢٦ - (١٣) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِى الرُّقْيَةِ مِنَ الْعَيْنِ، وَالْحُمَةِ —، وَالنَّمْلَةِ . . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۵۲۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر لگنے' بچھو کے ڈنے اور پھوڑوں کے سبب دم کرنے کی اجازت دی ہے (مسلم)

٤٥٢٧ - (١٤) وَعَنْ عائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ اَنْ نَسْتَرْقِيَ مِنَ الْعَيْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۵۲۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ہم نظر لگنے سے دم کروائیں (بخاری' مسلم)

٤٥٢٨ - (١٥) وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَاٰى فِيْ بَيْتِهَا جَارِيَةً فِيْ وَجْهِهَا سُفْعَةٌ - تَعْنِيْ صُفْرَةً -، فَقَالَ: «اسْتَرْقُوْا لَهَا؛ فَاِنَّ بِهَا النَّظْرَةَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۵۲۸: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے گھر میں ایک لونڈی دیکھی' جس کا چہرہ زرد تھا۔ آپ نے فرمایا' اس کو دم کراؤ اسے نظر لگی ہوئی ہے (بخاری' مسلم)

٤٥٢٩ - (١٦) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الرُّقٰى، فَجَاءَ اٰلُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّهٗ كَانَتْ عِنْدَنَا رُقْيَةٌ نَرْقِيْ بِهَا مِنَ الْعَقْرَبِ، وَاَنْتَ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقٰى، فَعَرَضُوْهَا عَلَيْهِ، فَقَالَ: «مَا اَرٰى بِهَا بَاْسًا، مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَنْفَعَ اَخَاهُ فَلْيَنْفَعْهُ» . . . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۵۲۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دم کرنے سے منع فرمایا۔ چنانچہ عمرو بن حزم کے گھر والے آئے انہوں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ہمارے پاس ایک دم ہے جس کے ساتھ ہم بچھو

کے ذریعے کو دم کرتے ہیں حالانکہ آپ نے دم کرنے سے منع کیا ہے۔ انہوں نے آپ پر وہ دم پیش کیا۔ آپ نے فرمایا' میں اس دم میں کچھ حرج نہیں پاتا' تم میں سے جو شخص اپنے بھائی کو فائدہ پہنچا سکتا ہے' وہ اسے ضرور پہنچائے (مسلم)

۴۵۳۰ - (۱۷) وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا نَرْقِيْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ تَرٰى فِيْ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ: «اعْرِضُوْا عَلَيَّ رُقَاكُمْ، لَا بَأْسَ بِالرُّقٰى مَا لَمْ يَكُنْ فِيْهِ شِرْكٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۵۳۰: عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم جاہلیت میں دم کیا کرتے تھے۔ ہم نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے؟ آپ نے فرمایا' تم مجھ پر اپنے دم پیش کرو۔ ایسا دم کرنے میں کچھ حرج نہیں' جس میں شرک نہ ہو (مسلم)

۴۵۳۱ - (۱۸) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «الْعَيْنُ حَقٌّ، فَلَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابَقَ الْقَدَرَ سَبَقَتْهُ الْعَيْنُ، وَإِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاغْسِلُوْا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۵۳۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما' نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا' نظر کا لگ جانا حق ہے اگر کوئی چیز تقدیر پر غالب آ سکتی تو نظر غالب آ جاتی ہے۔ (نظر بد کے دفع کرنے کے بارے میں) اگر کوئی تم سے غسل کے پانی (دھوون) کا مطالبہ کرے تو تم اس کیلئے غسل کرو (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۴۵۳۲ - (۱۹) عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ، قَالَ: قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَفَنَتَدَاوٰى؟ قَالَ: «نَعَمْ، يَا عِبَادَ اللّٰهِ! تَدَاوَوْا، فَإِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَضَعْ دَاءً إِلَّا وَضَعَ لَهُ شِفَاءً، غَيْرَ دَاءٍ وَاحِدٍ، اَلْهَرَمُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ.

دوسری فصل: ۴۵۳۲: اسامہ بن شریک بیان کرتے ہیں' صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! کیا ہم علاج معالجہ کریں۔ آپ نے فرمایا' ضرور کرو۔ اے اللہ کے بندو علاج معالجہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے بڑھاپے کی بیماری کے علاوہ ہر بیماری کا علاج بنایا ہے (احمد' ترمذی' ابوداؤد)

۴۵۳۳ - (۲۰) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تُكْرِهُوْا مَرْضَاكُمْ عَلَى الطَّعَامِ؛ فَإِنَّ اللّٰهَ يُطْعِمُهُمْ وَيَسْقِيْهِمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۴۵۳۳ : عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اپنے بیماروں کو کھانے پر مجبور نہ کرو کیونکہ اللہ انہیں کھلاتا اور پلاتا ہے (ترمذی' ابن ماجہ)
اور امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت : اس حدیث کی سند میں بکر بن یونس بکیر راوی ضعیف اور منکرالحدیث ہے (میزان الاعتدال جلد۱ صفحہ۳۴۸)

۴۵۳۴ - (۲۱) **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَوَى اَسْعَدَ بْنَ زُرَارَةَ مِنَ الشَّوْكَةِ . . . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۴۵۳۴ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسعدؓ بن زرارہ کو "سرخ بادہ" بیماری کا علاج کرتے ہوئے داغا۔ (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

۴۵۳۵ - (۲۲) **وَعَنْ** زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نَتَدَاوَى مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ — بِالْقُسْطِ الْبَحْرِيِّ، وَالزَّيْتِ، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۵۳۵ : زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم نمونیا بخار کا علاج "قسط بحری" اور "زیتون" کے ساتھ کریں (ترمذی)

۴۵۳۶ - (۲۳) **وَعَنْهُ**، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَنْعَتُ الزَّيْتَ وَالْوَرْسَ — مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۵۳۶ : زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نمونیا بخار کے لئے "زیتون" اور "ورس" بوٹی تجویز کرتے تھے (ترمذی)

۴۵۳۷ - (۲۴) **وَعَنْ** اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَاَلَهَا: «بِمَ تَسْتَمْشِيْنَ؟» — قَالَتْ: بِالشُّبْرُمِ — قَالَ: «حَارٌّ جَارٌّ» قَالَتْ: ثُمَّ اسْتَمْشَيْتُ بِالسَّنَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَوْ اَنَّ شَيْئًا كَانَ فِيْهِ الشِّفَاءُ مِنَ الْمَوْتِ؛ لَكَانَ فِي السَّنَا» . . . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۴۵۳۷ : اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا کہ تو

جلاب کے لئے کون سی دوا استعمال کرتی ہے؟ اس نے بتایا کہ کالا دانہ۔ آپؐ نے فرمایا' تیز گرم ہے۔ اس نے بیان کیا کہ اس کے بعد میں "سنامکی" کے ساتھ جلاب لیتی۔ آپؐ نے فرمایا' اگر موت سے کوئی چیز بچا سکتی تو وہ "سنامکی" ہوتی ہے (ترمذی' ابن ماجہ) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عتبہ بن عبداللہ راوی مجہول ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۲۸' ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۲۸۲)

۴۵۳۸ - (۲۵) **وَعَنْ** أَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ اللهَ أَنْزَلَ الدَّاءَ وَالدَّوَاءَ، وَجَعَلَ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءً، فَتَدَاوَوْا، وَلَا تَدَاوَوْا بِحَرَامٍ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۵۳۸: ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ نے بیماری اور اس کا علاج اتارا ہے اور ہر بیماری کا علاج موجود ہے پس تم علاج کراؤ البتہ حرام چیز کے ساتھ علاج نہ کراؤ (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے' اس میں اسماعیل بن عیاش راوی متکلم فیہ ہے (الجرح والتعدیل جلد ۲ صفحہ ۱۹۱' تہذیب الکمال جلد ۳ صفحہ ۱۶۳' میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۲۴۰' تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۷۳' ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۸۳)

۴۵۳۹ - (۲۶) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الدَّوَاءِ الْخَبِيثِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۴۵۳۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام دوا کے استعمال سے منع فرمایا ہے (احمد' ابوداؤد' ترمذی' ابن ماجہ)

۴۵۴۰ - (۲۷) **وَعَنْ** سَلْمَى خَادِمَةِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَتْ: مَا كَانَ أَحَدٌ يَشْتَكِي إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَجَعاً فِي رَأْسِهِ إِلَّا قَالَ: «احْتَجِمْ» وَلَا وَجَعاً فِي رِجْلَيْهِ إِلَّا قَالَ: «اخْتَضِبْهُمَا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۵۴۰: سلمی رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خادمہ بیان کرتی ہے کہ اگر کوئی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سر درد کی شکایت کرتا تو آپؐ اسے فرماتے' سینگی لگواؤ اور جو شخص پاؤں میں درد کی شکایت کرتا تو آپؐ اسے فرماتے' پاؤں پر مہندی لگاؤ (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبیداللہ بن علی بن ابو رافع راوی قابل حجت نہیں ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۳)

٤٥٤١ - (٢٨) **وَعَنْهَا**، قَالَتْ: مَا كَانَ يَكُوْنُ بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَرْحَةٌ — وَلَا نَكْبَةٌ — إِلَّا أَمَرَنِيْ أَنْ أَضَعَ عَلَيْهَا الْحِنَّاءَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۵۴۱: سلمٰی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب بھی زخم یا چوٹ وغیرہ لگتی تو آپ مجھے وہاں مہندی لگانے کا حکم دیتے (ترمذی)

٤٥٤٢ - (٢٩) **وَعَنْ** أَبِيْ كَبْشَةَ الْأَنْمَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَحْتَجِمُ عَلَى هَامَتِهِ، وَبَيْنَ كَتِفَيْهِ، وَهُوَ يَقُوْلُ: «مَنْ أَهْرَاقَ مِنْ هٰذِهِ الدِّمَاءِ، فَلَا يَضُرُّهُ أَنْ لَا يَتَدَاوٰى بِشَيْءٍ لِشَيْءٍ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۴۵۴۲: ابوکبشہ انماری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر پر اور اپنے کندھوں کے درمیان سینگی لگواتے۔ آپؐ فرماتے" جو شخص سینگی لگوا کر خون نکلواتا ہے" اسے کسی بیماری کا کسی دوا سے علاج کرنے کی ضرورت نہیں (ابوداؤد' ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبدالرحمان بن ثابت راوی متکلم فیہ ہے (میزان الاعتدال جلد۲ صفحہ۵۵۱)

٤٥٤٣ - (٣٠) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اِحْتَجَمَ عَلٰى وَرِكِهِ مِنْ وَثْءٍ — كَانَ بِهِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۴۵۴۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے موچ آ جانے کی وجہ سے اپنے کولہے پر سینگی لگوائی (ابوداؤد)

٤٥٤٤ - (٣١) **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: حَدَّثَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنْ لَيْلَةٍ أُسْرِيَ بِهِ: إِنَّهُ لَمْ يَمُرَّ عَلٰى مَلَإٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَّا أَمَرُوْهُ: «مُرْ أُمَّتَكَ بِالْحِجَامَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۴۵۴۴: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "معراج" کی رات کے بارے میں بتایا کہ وہ فرشتوں کی جس جماعت پر سے گزرتے وہ آپؐ کو مشورہ دیتے کہ اپنی امت کو سینگی لگوانے کا حکم دیں (ترمذی' ابن ماجہ) اور امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں احمد بن بدیل راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد۱ صفحہ۸۴)

٤٥٤٥ - (٣٢) **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ: أَنَّ طَبِيْبًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ ضِفْدَعٍ يَجْعَلُهَا فِيْ دَوَاءٍ، فَنَهَاهُ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ قَتْلِهَا. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۳۵۴۵ : عبدالرحمان بن عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک طبیب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مینڈک کے بارے میں دریافت کیا کہ کیا اس کو دوا میں ڈالا جا سکتا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مارنے سے منع فرمایا (ابوداؤد)

۴۵۴۶ - (۳۳) **وعن** أنس رضي الله عنه، قال: كان رسول الله ﷺ يحتجم في الأخدعين والكاهل . . . رواه أبو داود. وزاد الترمذي، وابن ماجة: وكان يحتجم لسبع

۳۵۴۶ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی گردن کی دونوں رگوں اور کندھوں کے درمیان سینگی لگواتے (ابوداؤد) ترمذی اور ابن ماجہ میں اضافہ ہے کہ آپ چاند کی سترہ' انیس اور اکیس تاریخ کو سینگی لگواتے۔

وضاحت : امام ابن القیم "زاد المعاد" میں فرماتے ہیں کہ گردن کی رگوں پر سینگی لگوانے سے سر' چہرے' دانت' کان اور ناک کی بیماریوں کا ازالہ ہوتا ہے' اگر یہ بیماریاں خون کے غلبہ یا خون کے فاسد ہونے کی وجہ سے ہوں اور ان تاریخوں میں چونکہ خون کا دوران تیز نہیں ہوتا اس لئے سینگی لگانا مضر نہیں ہوتا (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۷۱)

۴۵۴۷ - (۳۴) **وعن** ابن عباس رضي الله عنهما: أن النبي ﷺ كان يستحب الحجامة لسبع عشرة، وتسع عشرة، وإحدى وعشرين. رواه في «شرح السنة».

عشرة، وتسع عشرة، وإحدى وعشرين.

۳۵۴۷ : ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم چاند کی سترہ' انیس اور اکیس تاریخ کو سینگی لگانا مستحب جانتے تھے (شرح السنہ)

۴۵۴۸ - (۳۵) **وعن** أبي هريرة رضي الله عنه، عن رسول الله ﷺ، قال: «من احتجم لسبع عشرة، وتسع عشرة، وإحدى وعشرين؛ كان شفاء له من كل داء». رواه أبو داود.

۳۵۴۸ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا' جس نے چاند کی سترہ' انیس اور اکیس تاریخ کو سینگی لگوائی' وہ ہر بیماری سے بچا رہے گا (ابوداؤد)

۴۵۴۹ - (۳۶) **وعن** كبشة بنت أبي بكرة رضي الله عنها: أن أباها كان ينهى أهله عن الحجامة يوم الثلاثاء، ويزعم عن رسول الله ﷺ: «أن يوم الثلاثاء يوم الدم، وفيه ساعة لا يرقأ» . . . رواه أبو داود.

۴۵۴۹: کبشہ بنت ابوبکرہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اس کے والد اپنے اہل خانہ کو منگل کے روز سینگی لگوانے سے روکتے نیز وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کرتے تھے کہ منگل کا روز خون کی تیزی کا دن ہے اور اس دن میں ایک ایسی گھڑی ہے' جس میں خون بند نہیں ہوتا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابوبکرہ بکار بن عبدالعزیز راوی مجہول ہے۔ ابن الجوزی نے اس حدیث کو موضوعات میں ذکر کیا ہے (میزان الاعتدال جلد۲ صفحہ۳۴۱)

۴۵۵۰ ـ (۳۷) **وَعَنِ** الزُّهْرِيِّ، مُرْسَلًا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «مَنِ احْتَجَمَ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ، أَوْ يَوْمَ السَّبْتِ، فَأَصَابَهُ وَضَحٌ ـــ، فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَقَالَ: وَقَدْ أُسْنِدَ وَلَا يَصِحُّ

۴۵۵۰: امام زہری سے مرسل روایت ہے' وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ جو شخص بدھ وار یا ہفتہ کے روز سینگی لگواتا ہے اور اسے برص کی بیماری لاحق ہو جاتی ہے تو وہ اپنے آپ کو ہی ملامت کرے (احمد' ابوداؤد)
اور امام ابوداؤد نے کہا ہے کہ یہ حدیث مسنداً بھی روایت کی گئی ہے لیکن وہ صحیح نہیں ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں سلیمان بن ارقم روای متروک الحدیث ہے نیز روایت میں انقطاع بھی ہے (والعلل و معرفۃ الرجال جلد۱ صفحہ۲۳۶' الجرح والتعدیل جلد۴ صفحہ۱۰۰' المجروحین جلد۱ صفحہ۳۲۸' میزان الاعتدال جلد۲ صفحہ۱۹۶' تقریب التہذیب جلد۱ صفحہ۳۲۱)

۴۵۵۱ ـ (۳۸) **وَعَنْهُ**، مُرْسَلًا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنِ احْتَجَمَ أَوِ اطَّلَى ـــ يَوْمَ السَّبْتِ أَوِ الْأَرْبِعَاءِ، فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ، فِي الْوَضَحِ». رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۴۵۵۱: زہری سے مرسل روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص ہفتہ یا بدھ کے روز سینگی لگواتا ہے یا لیپ کرتا ہے تو وہ برص کی بیماری میں مبتلا ہونے کی صورت میں صرف اپنے آپ کو ملامت کرے۔
(شرح السنہ)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے (تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۲۴۳)

۴۵۵۲ ـ (۳۹) **وَعَنْ** زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ رَأَى فِي عُنُقِي خَيْطًا، فَقَالَ: مَا هٰذَا؟ فَقُلْتُ: خَيْطٌ رُقِيَ لِي فِيهِ قَالَتْ: فَأَخَذَهُ فَقَطَعَهُ، ثُمَّ قَالَ: أَنْتُمْ آلَ عَبْدِ اللّٰهِ لَأَغْنِيَاءُ عَنِ الشِّرْكِ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «إِنَّ الرُّقَى وَالتَّمَائِمَ وَالتِّوَلَةَ ـ شِرْكٌ» فَقُلْتُ: لِمَ تَقُوْلُ هٰكَذَا؟ لَقَدْ كَانَتْ عَيْنِي تَقْذِفُ ـ، وَكُنْتُ أَخْتَلِفُ إِلَى فُلَانٍ الْيَهُوْدِيِّ فَإِذَا رَقَاهَا سَكَنَتْ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: إِنَّمَا ذٰلِكَ عَمَلُ الشَّيْطَانِ، كَانَ يَنْخَسُهَا

بِيَدِهٖ، فَإِذَا رُقِيَ كَفَّ عَنْهَا، إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكِ أَنْ تَقُولِيْ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «أَذْهِبِ الْبَاسَ، رَبَّ النَّاسِ! وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِيْ، لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ، شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۴۵۵۲: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی زینب بیان کرتی ہیں کہ عبداللہؓ نے میری گردن میں ایک دھاگہ دیکھا' انہوں نے دریافت کیا' یہ کیا ہے؟ میں نے جواب دیا' دھاگہ ہے' جس پر دم کر کے مجھے دیا گیا تھا۔ زینب کہتی ہیں کہ عبداللہؓ نے دھاگے کو کاٹ دیا اور ڈانٹ پلائی کہ تم آل عبداللہ شرک سے بے پرواہ ہو۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آپؐ نے فرمایا' بے شک دم کرنا' منکے' ہڈیاں وغیرہ لٹکانا اور جادو کرنا شرک ہیں (زینب کہتی ہیں) میں نے اعتراض کیا کہ آپ یہ بات کیسے کہتے ہیں جبکہ میری آنکھ میں شدید درد ہوتا تو میں فلاں یہودی کی طرف جاتی جب وہ دم کرتا تو درد رک جاتا؟ عبداللہؓ نے واضح کیا کہ یہ تو شیطان کا کارنامہ ہے وہ اپنا ہاتھ آنکھ پر مارتا ہے اور جب دم کیا جاتا ہے تو وہ آنکھ پر ہاتھ مارنے سے رک جاتا ہے۔ تجھے بس یہی بات کافی تھی کہ تو دعا کرتی جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کیا کرتے تھے "اے لوگوں کے رب! بیماری دور فرما اور شفاء عطا کر' تو شفاء دینے والا ہے تیری شفاء کے علاوہ کوئی شفاء نہیں' ایسی شفاء عطا کر' جو بیماری کو باقی نہ چھوڑے" (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں مجہول راوی ہے (تنقیح الرواۃ جلد۳ صفحہ۳۱۲)

۴۵۵۳ - (۴۰) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ النُّشْرَةِ — ، فَقَالَ: «هُوَ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۴۵۵۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جادو اتارنے کے عمل کے بارے میں دریافت کیا گیا؟ آپؐ نے فرمایا' یہ شیطان کا کام ہے (ابوداؤد)

وضاحت: چونکہ اس دم میں شرک کے الفاظ تھے اس لئے روک دیا گیا' اگر دم اللہ کے اسماء یا اللہ کی صفات کے ساتھ کیا جائے یا قرآن پاک کی آیات کے ساتھ کیا جائے تو کچھ حرج نہیں (احکام آخرالایام صفحہ۲)

۴۵۵۴ - (۴۱) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا أُبَالِيْ مَا أَتَيْتُ إِنْ أَنَا شَرِبْتُ تِرْيَاقًا — أَوْ تَعَلَّقْتُ تَمِيمَةً — أَوْ قُلْتُ الشِّعْرَ مِنْ قِبَلِ نَفْسِيْ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۴۵۵۴: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپؐ نے فرمایا' پھر کچھ فرق نہیں میں جو چاہے کروں' اگر میں تریاق استعمال کروں یا جاہلیت کا تعویذ لٹکاؤں یا اپنی جانب سے اشعار کہوں (ابوداؤد)

وضاحت ا: اس حدیث کے صحیح راوی عبداللہ بن عمرو ہیں جیسا کہ ابوداؤد میں ہے۔ مشکوۃ میں عبداللہ بن عمر

غلط درج ہے نیز اس حدیث کی سند میں عبدالرحمان تنوخی منکر الحدیث ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵۶۰' ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۸۲)

وضاحت ۲ : تریاق چونکہ شراب اور سانپ کے گوشت سے تیار ہوتا تھا اس لئے آپؐ نے اس کو ناپسند فرمایا اور بحیثیت پیغمبر کے شرکیہ دم اور تعویذات سے آپؐ کو نفرت تھی اور اشعار بھی آپؐ کے مزاج نبوت کے خلاف تھے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۶۳)

۴۵۵۵ - (۴۲) **وَعَنِ** الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنِ اكْتَوٰى اَوِ اسْتَرْقٰى، فَقَدْ بَرِئَ مِنَ التَّوَكُّلِ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۴۵۵۵: مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے داغ لگوایا یا (جاہلیت کا) دم کروایا وہ توکل سے دور ہے (احمد' ترمذی' ابن ماجہ)

۴۵۵۶ - (۴۳) **وَعَنْ** عِيسٰى بْنِ حَمْزَةَ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى عَبْدِ اللهِ بْنِ عُكَيْمٍ وَبِهِ حُمْرَةٌ، فَقُلْتُ: اَلَا تُعَلِّقُ تَمِيمَةً؟ فَقَالَ: نَعُوذُ بِاللهِ مِنْ ذٰلِكَ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ تَعَلَّقَ شَيْئًا وُكِلَ اِلَيْهِ». رَوَاهُ اَبُو دَاوُدَ.

۴۵۵۶: عیسیٰ بن حمزہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں عبداللہ بن عکیم کے ہاں گیا تو اس کے بدن پر "سرخ بادہ" تھا۔ میں نے مشورہ دیا کہ آپ تعویذ باندھیں۔ انہوں نے جواب دیا' ہم اس سے اللہ کی پناہ طلب کرتے ہیں چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص تعویذ لٹکاتا ہے وہ اسی کے حوالہ کر دیا جاتا ہے (ابوداؤد)

وضاحت ۱ : (تمیمہ) صرف لکھے ہوئے تعویذ کو نہیں کہتے بلکہ ہڈی' منکے اور چھڑ وغیرہ کو بھی کہتے ہیں۔

وضاحت ۲ : اس حدیث کی سند میں محمد بن عبدالرحمان بن ابو لیلیٰ راوی سیئ الحفظ ہے (العلل ومعرفۃ الرجال جلد ا صفحہ ۱۳۳' الضعفاء والمتروکین صفحہ ۵۲۹' میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۶۱۳' تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۱۸۴)

۴۵۵۷ - (۴۴) **وَعَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا رُقْيَةَ اِلَّا مِنْ عَيْنٍ اَوْ حُمَةٍ». . . رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَاَبُو دَاوُدَ.

۴۵۵۷: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' صرف نظر بد یا زہریلی شے کے ڈسنے پر دم کیا جائے (احمد' ترمذی' ابوداؤد)

۴۵۵۸ - (۴۵) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ، عَنْ بُرَيْدَةَ.

۴۵۵۸: نیز ابن ماجہ نے اس حدیث کو بریدہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔

٤٥٥٩ - (٤٦) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا رُقْيَةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ أَوْ حُمَةٍ أَوْ دَمٍ» . . . رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۴۵۵۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' نظر لگنے' کسی زہریلی شے کے ڈسنے یا نکسیر پھوٹنے سے دم کیا جائے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۸۵' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۱۲۸۵)

٤٥٦٠ - (٤٧) وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ وُلْدَ جَعْفَرٍ تُسْرِعُ إِلَيْهِمُ الْعَيْنُ، أَفَأَسْتَرْقِي لَهُمْ؟ قَالَ: «نَعَمْ، فَإِنَّهُ لَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابَقَ الْقَدَرَ لَسَبَقَتْهُ الْعَيْنُ» . رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۴۵۶۰: اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! جعفرؓ کے بچوں کو جلدی نظر لگ جاتی ہے' کیا میں انہیں دم کراؤں؟ آپؐ نے فرمایا' ہاں! کیونکہ اگر کوئی چیز تقدیر پر غالب آنے والی ہوتی تو نظر غالب آ جاتی (احمد' ترمذی' ابن ماجہ)

٤٥٦١ - (٤٨) وَعَنِ الشِّفَاءِ بِنْتِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا عِنْدَ حَفْصَةَ، فَقَالَ: «أَلَا تُعَلِّمِيْنَ هٰذِهِ رُقْيَةَ النَّمْلَةِ كَمَا عَلَّمْتِيْهَا الْكِتَابَةَ؟» رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۴۵۶۱: شفاء بنت عبداللہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس بیٹھی ہوئی تھی۔ آپؐ نے فرمایا' تو اسے پھوڑے پھنسی کا دم کیوں نہیں سکھاتی جیسا کہ تو نے اسے لکھنا سکھایا؟ (ابوداؤد)

وضاحت: وہ دم' جس کے الفاظ کتاب و سنت کی تعلیمات کے منافی نہ ہوں درست ہیں اور لڑکیوں کو پڑھانا' لکھانا بھی جائز ہے۔ وہ حدیث جس میں ہے کہ "انہیں لکھنا نہ سکھاؤ اور انہیں بالا خانوں میں نہ رہنے دو" نہایت درجہ ضعیف ہے اور اس کی سند میں عبدالوہاب بن ضحاک راوی کذاب ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۴۳)

٤٥٦٢ - (٤٩) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَى عَامِرُ بْنُ رَبِيْعَةَ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ يَغْتَسِلُ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ، وَلَا جِلْدَ مُخْبَأَةٍ ..... قَالَ: فَلُبِطَ — سَهْلٌ، فَأَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، فَقِيْلَ لَهُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هَلْ لَكَ فِي سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ؟ وَاللّٰهِ مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ. فَقَالَ: «هَلْ تَتَّهِمُوْنَ لَهُ أَحَدًا» . فَقَالُوْا: نَتَّهِمُ عَامِرَ بْنَ رَبِيْعَةَ.

قَالَ: فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَامِرًا، فَتَغَلَّظَ عَلَيْهِ، وَقَالَ: «عَلَامَ يَقْتُلُ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ؟ أَلَا بَرَّكْتَ؟ — اِغْتَسِلْ لَهُ». فَغَسَلَ لَهُ عَامِرٌ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَمِرْفَقَيْهِ وَرُكْبَتَيْهِ وَأَطْرَافَ رِجْلَيْهِ وَدَاخِلَةَ إِزَارِهِ فِي قَدَحٍ، ثُمَّ صُبَّ عَلَيْهِ، فَرَاحَ مَعَ النَّاسِ لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ. رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۴۵۶۲: ابو امامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے کہ عامر بن ربیعہ نے سہلؓ بن حنیف کو غسل کرتے ہوئے دیکھا اور کہا' اللہ کی قسم! آج کے دن کی مانند میں نے کوئی دن نہیں دیکھا اور نہ کوئی خوبصورت بدن۔ ابو امامہؓ کہتے ہیں چنانچہ سہلؓ نظر لگنے سے زمین پر گر پڑے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے گئے۔ کہا گیا کہ اے اللہ کے رسول! آپؐ کو خبر ہے کہ اللہ کی قسم! سہلؓ بن حنیف اپنا سر نہیں اٹھاتے؟ آپؐ نے دریافت کیا' تم اس کے بارے میں کس شخص کو متہم کرتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہم عامر بن ربیعہ کو متہم کرتے ہیں۔ چنانچہ آپؐ نے عامر بن ربیعہ کو بلایا اور اسے ڈانٹ پلائی اور فرمایا' تم لوگ کیوں اپنے بھائی کو قتل کرتے ہو' تم نے اس کو دیکھ کر اس کے حق میں برکت کی دعا کیوں نہ کی؟ اس کے لئے غسل کر کے (دھوون) دو۔ چنانچہ عامرؓ نے اپنا چہرہ' اپنے دونوں ہاتھ' اپنی دونوں کہنیاں' اپنے گھٹنے اور دونوں پاؤں کے کناروں اور چادر کے اندر کو دھویا اور پانی پیالے میں ڈالا' وہ پانی سہلؓ پر ڈالا گیا تو وہ لوگوں کے ساتھ اٹھ کر چلنے لگا' اسے کچھ تکلیف نہ رہی (شرح سنہ' مالک)

٤٥٦٣ - (٥٠) وَرَوَاهُ مَالِكٌ. وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ: «إِنَّ الْعَيْنَ حَقٌّ. تَوَضَّأْ لَهُ» فَتَوَضَّأَ لَهُ.

۴۵۶۳: اور مالک کی روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا' نظر کا لگ جانا حق ہے' اس کے لئے اعضاء دھو کر پانی دے چنانچہ اس نے اس کے لئے وضو کر کے پانی دیا۔

٤٥٦٤ - (٥١) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجَانِّ وَعَيْنِ الْإِنْسَانِ، حَتَّى نَزَلَتِ الْمُعَوِّذَتَانِ، فَلَمَّا نَزَلَتْ أَخَذَ بِهِمَا وَتَرَكَ مَا سِوَاهُمَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۴۵۶۴: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنات سے اور انسانوں کی نظر سے پناہ طلب کیا کرتے تھے یہاں تک کہ "معوذتین" سورتیں نازل ہوئیں جب وہ نازل ہوئیں تو آپؐ نے ان کے ساتھ دم کرنا شروع کیا اور ان کے علاوہ تمام دموں کو چھوڑ دیا (ترمذی' ابن ماجہ)

اور امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

٤٥٦٥ - (٥٢) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «هَلْ رُئِيَ فِيكُمُ الْمُغَرِّبُونَ؟» قُلْتُ: وَمَا الْمُغَرِّبُونَ؟ قَالَ: «الَّذِينَ يَشْتَرِكُ فِيهِمُ الْجِنُّ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

وَذُكِرَ حديثُ ابنِ عبّاسٍ : «خيرُ ما تَداوَيتُم» فِي «باب التَّرَجُّل».

۴۵۶۵ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت کیا کہ کیا تم میں بیگانے لوگ ہیں؟ میں نے دریافت کیا' بیگانے کون؟ آپ نے فرمایا' وہ لوگ جن میں "جن" شریک ہوتے ہیں۔ یعنی وہ "شیطان" جو جماع کے وقت مردوں کے ساتھ شریک ہوتے ہیں (ابوداؤد)

اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث جس میں ذکر ہے "تمہارا بہترین علاج ....." کنگھی پھیرنے کے باب میں ذکر ہو چکی ہے۔

وضاحت ۱ : اس لئے انسان کو چاہیے کہ وہ ہر کام کے شروع میں بسم اللہ ضرور پڑھے تاکہ اس کام میں شیطان اس کا ساتھی نہ ہو۔

وضاحت ۲ : اس حدیث کی سند ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۱۲۸۶)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۴۵٦٦ - (۵۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : «اَلْمَعِدَةُ حَوْضُ الْبَدَنِ، وَالْعُرُوقُ إِلَيْهَا وَارِدَةٌ، فَإِذَا صَحَّتِ الْمَعِدَةُ صَدَرَتِ الْعُرُوقُ بِالصِّحَّةِ، وَإِذَا فَسَدَتِ الْمَعِدَةُ صَدَرَتِ الْعُرُوقُ بِالسُّقْمِ».

تیسری فصل : ۴۵٦٦ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' معدہ جسم کا حوض ہے۔ تمام رگیں اس میں اترتی ہیں۔ اگر معدہ صحیح ہو گا تو رگیں تندرستی لے کر لوٹیں گی اور اگر معدہ فاسد ہو گا تو رگیں بیماری لے کر لوٹیں گی۔ (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے' درحقیقت یہ حارث بن کلدہ طبیب کا قول ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۶۵)

۴۵٦٧ - (۵۴) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ : بَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ يُصَلِّي، فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى الْأَرْضِ، فَلَدَغَتْهُ عَقْرَبٌ، فَنَاوَلَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِنَعْلِهِ فَقَتَلَهَا. فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ : «لَعَنَ اللّٰهُ الْعَقْرَبَ، مَا تَدَعُ مُصَلِّيًا وَلَا غَيْرَهُ - أَوْ نَبِيًّا وَغَيْرَهُ -». ثُمَّ دَعَا بِمِلْحٍ وَمَاءٍ فَجَعَلَهُ فِي إِنَاءٍ، ثُمَّ جَعَلَ يَصُبُّهُ عَلَى إِصْبَعِهِ حَيْثُ لَدَغَتْهُ وَيَمْسَحُهَا وَيُعَوِّذُهَا بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ. رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۴۵٦۷ : علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز ادا کر رہے تھے۔ آپ نے اپنا ہاتھ زمین پر رکھا' چنانچہ بچھو نے آپ کو ڈس لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جوتے کے ساتھ اسے مار ڈالا اور جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا' بچھو پر اللہ کی لعنت ہو۔ نمازی غیر نمازی' پیغمبر

غیر پیغمبر یہ کسی کو معاف نہیں کرتا۔ بعدازاں آپؐ نے پانی اور نمک منگوایا' اسے برتن میں ڈالا' آپؐ وہ پانی اپنی انگلی پر گرا رہے تھے جہاں بچھو نے ڈس لیا تھا' نیز اس جگہ پر ہاتھ پھیر رہے تھے اور "معوذتین" سورتوں کے ساتھ دم کر رہے تھے (بیہقی شعب الایمان)

٤٥٦٨ - (٥٥) وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ، قَالَ: أَرْسَلَنِيْ أَهْلِيْ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ، وَكَانَ إِذَا أَصَابَ الْإِنْسَانَ عَيْنٌ أَوْ شَيْءٌ بَعَثَ إِلَيْهَا مِخْضَبَهُ -، فَأَخْرَجَتْ مِنْ شَعْرِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَكَانَتْ تُمْسِكُهُ فِيْ جُلْجُلٍ مِنْ فِضَّةٍ، فَخَضْخَضَتْهُ لَهُ -، فَشَرِبَ مِنْهُ، قَالَ: فَاطَّلَعْتُ فِي الْجُلْجُلِ فَرَأَيْتُ شَعَرَاتٍ حَمْرَاءَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۵۶۸: عثمان بن عبداللہ بن موھب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میرے گھروالوں نے مجھے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی جانب پانی کا پیالہ دے کر بھیجا اور جب بھی کسی انسان کو نظر لگ جاتی یا کوئی تکلیف لاحق ہوتی تو وہ ان کی جانب پانی کا برتن بھیج دیتے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک نکالتیں' جن کو انہوں نے چاندی کی ڈبیا میں رکھا ہوا تھا اور وہ ان کو پانی میں ہلاتیں اور بیمار شخص انہیں پی لیتا۔ راوی نے بیان کیا کہ میں نے ڈبیا کو غور سے دیکھا تو اس میں کچھ سرخ بال تھے (بخاری)

٤٥٦٩ - (٥٦) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالُوْا لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ: اَلْكَمْأَةُ جُدَرِيُّ الْأَرْضِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَلْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ، وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ، وَالْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَهِيَ شِفَاءٌ مِنَ السُّمِّ». قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ: فَأَخَذْتُ ثَلَاثَةَ أَكْمُؤٍ أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا فَعَصَرْتُهُنَّ، وَجَعَلْتُ مَاءَهُنَّ فِيْ قَارُوْرَةٍ، وَكَحَلْتُ بِهِ جَارِيَةً لِيْ عَمْشَاءَ -، فَبَرَأَتْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۴۵۶۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ کرامؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ کھمبی تو زمین کی چیچک ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' نہیں! کھمبی تو من (وسلویٰ) ہے اور اس کا پانی آنکھوں کے لئے شفاء ہے اور عجوہ کھجور جنت سے ہے اور اس سے زہر کا ازالہ ہوتا ہے۔ ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ میں نے تین' پانچ یا سات کھمبیاں حاصل کیں' میں نے انہیں نچوڑا اور ان کا پانی میں نے ایک شیشی میں محفوظ کر لیا اور میں نے اپنی لونڈی کی آنکھوں میں پانی کے قطرات ڈالے' جس کی آنکھوں سے پانی بہتا رہتا تھا اور اس کی نظر کمزور تھی تو وہ تندرست ہو گئی (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن کہا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں شہر بن حوشب راوی میں کلام ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۴۵' التاریخ الکبیر جلد ۴ صفحہ ۲۵۸' الجرح والتعدیل جلد ۴ صفحہ ۳۸۲' الضعفاء والمتروکین صفحہ ۱۴۳' المجروحین جلد ۱ صفحہ ۳۶۱' میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۸۳' تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۳۵۵)

٤٥٧٠ - (٥٧) **وَعَنْهُ** قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ لَعِقَ الْعَسَلَ ثَلَاثَ غَدَوَاتٍ فِي كُلِّ شَهْرٍ لَمْ يُصِبْهُ عَظِيْمٌ مِنَ الْبَلَاءِ».

۴۵۷۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے ہر ماہ تین روز نہار منہ شہد چاٹ لیا تو اسے کوئی بڑی بیماری لاحق نہیں ہو گی (ابن ماجہ' بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں عبدالحمید بن سالم راوی مجہول ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵۴۰' ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۲۸۰' احادیث ضعیفہ ۶۶۳' ضعیف الجامع الصغیر ۵۸۳۵)

٤٥٧١ - (٥٨) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «عَلَيْكُمْ بِالشِّفَاءَيْنِ: اَلْعَسَلِ وَالْقُرْآنِ». رَوَاهُمَا ابْنُ مَاجَهْ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيْمَانِ» وَقَالَ: وَالصَّحِيْحُ إِنَّ الْأَخِيْرَ مَوْقُوْفٌ عَلَى ابْنِ مَسْعُوْدٍ.

۴۵۷۱: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' دو شفاء دینے والی چیزوں کو اختیار کرو۔ وہ شہد اور قرآن پاک ہیں (ابن ماجہ' بیہقی شعب الایمان)
امام بیہقی نے کہا ہے کہ یہ حدیث موقوف ہے۔

٤٥٧٢ - (٥٩) **وَعَنْ** أَبِي كَبْشَةَ الْأَنْمَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِحْتَجَمَ عَلَى هَامَتِهِ مِنَ الشَّاةِ الْمَسْمُوْمَةِ. قَالَ مَعْمَرٌ: فَاحْتَجَمْتُ أَنَا مِنْ غَيْرِ سُمٍّ كَذٰلِكَ فِي يَافُوْخِي، فَذَهَبَ حُسْنُ الْحِفْظِ عَنِّيْ، حَتّٰى كُنْتُ أُلَقَّنُ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ فِي الصَّلَاةِ. رَوَاهُ رَزِيْنٌ.

۴۵۷۲: ابو کبشہ انماری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ زہر آلود بکری کے سبب آپؐ نے اپنے دماغ پر سینگی لگوائی۔ معمر راوی نے بیان کیا کہ میں نے زہر سے متاثر نہ ہونے کے باوجود اسی طرح اپنے دماغ میں سینگی لگوائی تو میرا حافظہ جاتا رہا یہاں تک کہ مجھے نماز میں سورت فاتحہ کا بھی لقمہ دیا جاتا تھا (رزین)

٤٥٧٣ - (٦٠) **وَعَنْ** نَافِعٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: يَا نَافِعُ! يَنْبَغِ بِيَ الدَّمُ، فَأْتِنِيْ بِحَجَّامٍ وَاجْعَلْهُ شَابًّا، وَلَا تَجْعَلْهُ شَيْخًا وَلَا صَبِيًّا. قَالَ: وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «اَلْحِجَامَةُ عَلَى الرِّيْقِ أَمْثَلُ، وَهِيَ تَزِيْدُ فِي الْعَقْلِ، وَتَزِيْدُ فِي الْحِفْظِ، وَتَزِيْدُ الْحَافِظَ حِفْظًا، فَمَنْ كَانَ مُحْتَجِمًا فَيَوْمَ الْخَمِيْسِ عَلَى اسْمِ اللّٰهِ تَعَالٰى، وَاجْتَنِبُوا الْحِجَامَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَوْمَ السَّبْتِ وَيَوْمَ الْأَحَدِ، فَاحْتَجِمُوْا يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ

الثُّلَاثَاءِ، وَاجْتَنِبُوا الْحِجَامَةَ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ؛ فَإِنَّهُ الْيَوْمُ الَّذِي أُصِيبَ بِهِ أَيُّوبُ فِي الْبَلَاءِ. وَمَا يَبْدُو جُذَامٌ وَلَا بَرَصٌ إِلَّا فِي يَوْمِ الْأَرْبِعَاءِ أَوْ لَيْلَةِ الْأَرْبِعَاءِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ.

۴۵۷۳: نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے (مجھے) کہا' اے نافع! مجھ میں خون کی تیزی ہے' میرے پاس سینگی لگانے والے کو لاؤ لیکن وہ جوان ہو' بوڑھا یا بچہ نہ ہو۔ ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپؐ نے فرمایا' صبح نہار سینگی لگوانا بہت بہتر ہے' اس سے عقل اور حافظہ بڑھتا ہے اور اگر کوئی حافظ ہو تو اس کی قوت حافظہ میں اضافہ ہوتا ہے۔ جو سینگی لگواتا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ اللہ کا نام لے کر جمعرات کے روز لگوائے۔ جمعہ' ہفتہ اور اتوار کے روز سینگی لگوانے سے بچو۔ البتہ پیر اور منگل کے روز سینگی لگواؤ اور بدھ کے روز پرہیز کرو کیونکہ اسی دن ایوب علیہ السلام کو بیماری لاحق ہوئی اور کوڑھ اور برص جیسی بیماریاں تو صرف بدھ کے روز یا صرف بدھ کی رات ظاہر ہوتی ہیں (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (مشکوۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۴۸۸)

۴۵۷۴ - (۶۱) وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْحِجَامَةُ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ لِسَبْعَ عَشْرَةَ مِنَ الشَّهْرِ دَوَاءٌ لِدَاءِ السَّنَةِ». رَوَاهُ حَرْبُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْكِرْمَانِيُّ صَاحِبُ أَحْمَدَ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِذَاكَ، هٰكَذَا فِي «الْمُنْتَقٰى».

۴۵۷۴: معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' چاند کی سترہ تاریخ منگل کے روز سے سینگی لگوانا تمام سال کی بیماریوں کا علاج ہے۔ اس حدیث کو امام احمد رحمہ اللہ کے شاگرد حرب بن اسماعیل کرمانی نے بیان کیا ہے' اس کی سند صحیح نہیں ہے اور "منتقیٰ" میں بھی اسی طرح ہے۔

وضاحت ۱: یہ حدیث نہایت درجہ ضعیف ہے' اس کی سند میں زید بن ابی الحواری راوی ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد ۳ صفحہ ۲۵۳۵' میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۱۰۲' تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۲۷۴)

وضاحت ۲: کبشہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منگل کے روز سینگی لگانے سے منع فرمایا ہے۔ اس سے مراد وہ منگل کا دن ہے جو چاند کی سترھویں تاریخ کے علاوہ ہو (واللہ اعلم)

۴۵۷۵ - (۶۲) وَرَوٰى رَزِيْنٌ نَحْوَهُ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ.

۴۵۷۵: رزین نے اس کی مثل حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

بَابُ الفَأْلِ وَالطِّيَرَةِ

(نیک فال اور بد شگونی کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٤٥٧٦ - (١) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «لَا طِيَرَةَ، وَخَيْرُهَا الْفَالُ» قَالُوْا: وَمَا الْفَالُ؟ قَالَ: «اَلْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا اَحَدُكُمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ۴۵۷۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ نے فرمایا' بدشگونی جائز نہیں' ایسی سب چیزوں میں سے فال بہتر ہے۔ صحابہ کرام نے دریافت کیا' نیک فال کیا ہے۔ آپ نے فرمایا' اچھا کلمہ جو تمہیں سنائی دے (بخاری' مسلم)

وضاحت: بدفالی کا آغاز اس طرح ہوا کہ دور جاہلیت میں لوگ پرندے اڑاتے تھے اگر پرندے دائیں جانب اڑ جاتے تو سمجھا جاتا کہ کام ہو جائے گا اور اس کو مبارک سمجھا جاتا۔ اگر بائیں جانب اڑ جاتے تو اس کام کو منحوس سمجھا جاتا اور اسے چھوڑ دیا جاتا۔ اسلام نے اس سے منع کر دیا اور اس فعل کو بے اصل قرار دیا (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۲)

٤٥٧٧ - (٢) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ، وَفِرَّ مِنَ الْمَجْذُوْمِ كَمَا تَفِرُّ مِنَ الْاَسَدِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۵۷۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کوئی بیماری متعدی نہیں ہے بدشگونی بھی نہیں ہے۔ الو بھی نہیں ہے اور صفر بھی نہیں ہے اور کوڑھی شخص سے اس طرح بھاگو' جس طرح شیر سے بھاگتے ہو (بخاری)

وضاحت: "ھامہ" ایک پرندہ ہے جسے منحوس سمجھا جاتا ہے اس کی نظروں میں کمزور رہتی ہے' وہ رات کو اڑتا ہے اور بولتا ہے' غیر آباد جگہ میں رہائش رکھتا ہے۔ دور جاہلیت میں اس پرندے کے بارے میں مشہور تھا کہ یہ پرندہ جس شخص کے گھر پر بیٹھ جائے تو اس کے مالک کی موت واقع ہو جاتی ہے۔ یہ تفسیر مالک بن انس سے مروی ہے جبکہ اکثر علماء کہتے ہیں' اہل عرب کا خیال تھا کہ قتل ہونے والے انسان کی روح الو کی شکل اختیار کر لیتی ہے اور الو اس وقت تک چیختا رہتا ہے جب تک اس کا بدلہ نہ لے لیا جائے۔ حدیث میں اس نظریہ کی نفی کی گئی ہے۔ "صفر" سے مراد سانپ ہے جو پیٹ کو کاٹتا رہتا ہے' جب وہ بھوکا ہوتا ہے۔ بسااوقات انسان اس سے فوت ہو جاتا ہے۔ حدیث میں اس کی نفی کی گئی ہے یا اس سے مقصود یہ ہے کہ صفر کے مہینے کو منحوس نہ سمجھا جائے یا دور جاہلیت میں لوگ صفر کے مہینے کو حرام اور محرم کو حلال قرار دیتے تھے (فتح المجید شرح کتاب التوحید صفحہ ۳۰۸)

۴۵۷۸ - (۳) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا عَدْوٰى وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ» فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! فَمَا بَالُ الإِبِلِ تَكُوْنُ فِي الرَّمْلِ لَكَأَنَّهَا الظِّبَاءُ فَيُخَالِطُهَا الْبَعِيْرُ الأَجْرَبُ فَيُجْرِبُهَا؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «فَمَنْ أَعْدَى الأَوَّلَ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۵۷۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بیاری متعدی نہیں ہے' نہ الو بدروح ہے اور نہ صفر (کا مہینہ) منحوس ہے۔ ایک اعرابی نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! اونٹوں کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں' جو ریتلے علاقے میں رہتے ہیں' ہرنوں کی مانند نظر آتے ہیں اور جب خارشی اونٹ ان کے ساتھ ملتا ہے تو ان سب کو خارشی کر دیتا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اگر معاملہ یوں ہے تو بتاؤ کہ پہلے اونٹ کو کس نے خارشی بنایا؟ (بخاری)

۴۵۷۹ - (۴) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا عَدْوٰى وَلَا هَامَةَ وَلَا نَوْءَ وَلَا صَفَرَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۵۷۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کوئی مرض متعدی نہیں ہے' الو بدروح ہے' نہ کوئی ستارہ موثر ہے اور نہ صفر (کا مہینہ) منحوس ہے (مسلم)

وضاحت: "ستارہ" سے مقصود یہ ہے کہ یہ سمجھنا درست نہیں کہ فلاں ستارہ طلوع ہوتا ہے تو بارش ہوتی ہے' اس نظریے کی نفی کی گئی ہے (فتح المجید شرح کتاب التوحید صفحہ ۳۲۰)

۴۵۸۰ - (۵) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: «لَا عَدْوٰى وَلَا صَفَرَ وَلَا غُوْلَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۵۸۰: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپؐ نے فرمایا' کوئی مرض متعدی نہیں ہے' نہ صفر (کا مہینہ) منحوس ہے اور نہ کوئی بھوت ہے (مسلم)

وضاحت: "غول" سے مقصود یہ ہے اہل عرب کا خیال تھا کہ جنگل میں شیاطین جن رہتے ہیں' وہ مختلف شکلوں میں نظر آتے ہیں اور سفر کرنے والوں کو صحیح راہ سے بھٹکا دیتے ہیں اور کبھی انہیں ہلاک کر دیتے ہیں۔ اس خیال کو بھی غلط قرار دیا گیا ہے (فتح المجید شرح کتاب التوحید صفحہ ۳۱۰)

۴۵۸۱ - (۶) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: كَانَ فِيْ وَفْدِ ثَقِيْفٍ رَجُلٌ مَجْذُوْمٌ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّا قَدْ بَايَعْنَاكَ فَارْجِعْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۵۸۱: عمرو بن شرید اپنے والد سے بیان کرتے ہیں اس نے بیان کیا کہ "ثقیف" قبیلہ کے وفد میں ایک شخص جذام

کے مرض میں مبتلا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی جانب پیغام ارسال کیا کہ ہم نے تمہاری بیعت قبول کر لی ہے تو واپس چلا جا (مسلم)

وضاحت : اگرچہ کوئی بیماری ازخود متعدی نہیں ہوتی بلکہ اسباب کی وساطت سے ایک شخص کے جراثیم دوسرے انسان پر اثرانداز ہوتے ہیں۔ اگرچہ یہ جراثیم ازخود منتقل نہیں ہوتے بلکہ اللہ پاک کے نظام کے مطابق جراثیم پہنچتے ہیں۔ اس لئے آپؐ نے اسے کہلوا بھیجا کہ تو واپس جا تاکہ کمزور ایمان والے مسلمان یہ نظریہ نہ قائم کر لیں کہ بیماری ازخود متعدی ہوتی ہے (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۴۵۸۲ - (۷) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَفَاءَلُ وَلَا يَتَطَيَّرُ، وَكَانَ يُحِبُّ الْاِسْمَ الْحَسَنَ رَوَاهُ فِىْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

دوسری فصل : ۴۵۸۲ : ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نیک فال لیتے' بدشگونی نہیں لیتے تھے اور اچھے نام کو پسند کرتے تھے (شرح السنہ)

۴۵۸۳ - (۸) وَعَنْ قَطَنِ بْنِ قَبِيْصَةَ، عَنْ اَبِيْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: «اَلْعِيَافَةُ ــ وَالطَّرْقُ ــ وَالطِّيَرَةُ مِنَ الْجِبْتِ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۴۵۸۳ : قطن بن قبیصہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' پرندوں کو اڑا کر فال لینا' کنکریوں سے یا زمین پر خط کھینچ کر فال لینا اور بدشگونی لینا' یہ سب جادو میں سے ہیں (ابوداؤد)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں حیان بن علاء راوی مجہول ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۱۸' ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۸۷)

۴۵۸٤ - (۹) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «اَلطِّيَرَةُ شِرْكٌ» قَالَهُ ثَلَاثًا، «وَمَا مِنَّا اِلَّا ــ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُذْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِیُّ، وَقَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمَاعِيْلَ يَقُوْلُ: كَانَ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ يَقُوْلُ فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ: «وَمَا مِنَّا اِلَّا، وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُذْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ». هٰذَا عِنْدِیْ قَوْلُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ.

۴۵۸۴ : عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' بدشگونی شرک ہے۔ آپؐ نے یہ بات تین بار دہرائی۔ پھر فرمایا' ہم میں سے ہر شخص کو وہم لاحق ہوتا ہے لیکن توکل کے سبب اللہ اس کو دور کر دیتا ہے (ابوداؤد' ترمذی)

امام ترمذیؒ نے بیان کیا کہ میں نے امام بخاریؒ سے سنا انہوں نے فرمایا' سلیمان بن حرب راوی' اس حدیث کے اس جملہ کہ "ہم میں سے ہر شخص کو وہم لاحق ہوتا ہے لیکن توکل کے سبب اللہ اس کو دور کر دیتا ہے" کے بارے میں کہتے تھے کہ میرے نزدیک یہ جملہ عبداللہؓ بن مسعود کا قول ہے

٤٥٨٥ - (١٠) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَخَذَ بِيَدِ مَجْذُوْمٍ فَوَضَعَهَا مَعَهُ فِي الْقَصْعَةِ، وَقَالَ: «كُلْ ثِقَةً بِاللّٰهِ، وَتَوَكُّلًا عَلَيْهِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۴۵۸۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جذام والے کے ہاتھ کو پکڑا اور اسے اپنے ساتھ پیالے میں رکھا اور حکم دیا کہ تو اللہ پر اعتماد اور توکل کر کے کھانے میں شریک ہو (ابن ماجہ)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں مفضل بن فضالہ راوی ضعیف ہے (ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۲۸۷' احادیث ضعیفہ ۱۴۴)

٤٥٨٦ - (١١) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «لَا هَامَةَ وَلَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ. وَإِنْ تَكُنِ الطِّيَرَةُ فِيْ شَيْءٍ فَفِي الدَّارِ وَالْفَرَسِ وَالْمَرْأَةِ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۴۵۸۶: سعد بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' نہ الو بدروح ہوتی ہے' نہ کوئی بیماری متعدی ہوتی ہے اور نہ بدشگونی جائز ہے۔ اگر کسی چیز میں بدشگونی ہوتی تو گھر' گھوڑے اور عورت میں ہوتی (ابوداؤد)

٤٥٨٧ - (١٢) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُعْجِبُهُ إِذَا خَرَجَ لِحَاجَةٍ أَنْ يَسْمَعَ: يَا رَاشِدُ، يَا نَجِيْحُ... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۵۸۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کام کیلئے باہر نکلتے تو آپؐ کو یہ بات اچھی لگتی کہ آپؐ (یا راشد) "اے رشد والے" اور (یا نجیح) "اے مراد پانے والے" کے کلمات سنیں (ترمذی)

٤٥٨٨ - (١٣) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَتَطَيَّرُ مِنْ شَيْءٍ، فَإِذَا بَعَثَ عَامِلًا سَأَلَ عَنِ اسْمِهِ فَإِذَا أَعْجَبَهُ اسْمُهُ فَرِحَ بِهِ، وَرُئِيَ بِشْرُ ذٰلِكَ فِيْ وَجْهِهِ. وَإِنْ كَرِهَ اسْمَهُ رُئِيَ كَرَاهِيَةُ ذٰلِكَ فِيْ وَجْهِهِ. وَإِذَا دَخَلَ قَرْيَةً سَأَلَ عَنِ اسْمِهَا، فَإِنْ أَعْجَبَهُ اسْمُهَا فَرِحَ بِهِ وَرُئِيَ بِشْرُ ذٰلِكَ فِيْ وَجْهِهِ، وَإِنْ كَرِهَ اسْمَهَا رُئِيَ كَرَاهِيَةُ ذٰلِكَ فِيْ وَجْهِهِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۴۵۸۸: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی چیز سے بدشگونی نہیں لیتے تھے۔ آپؐ جب کسی عامل کو بھیجتے تو اس کا نام پوچھتے' اگر آپؐ کو اس کا نام اچھا لگتا تو آپؐ خوش ہوتے اور خوشی کے آثار آپؐ کے چہرے پر دکھائی دیتے اور اگر اس کے نام کو ناپسند جانتے تو آپؐ کے چہرے پر ناگواری کے آثار دکھائی دیتے۔ اور جب آپؐ کسی بستی میں داخل ہوتے تو بستی کا نام دریافت فرماتے اور اگر آپؐ کو اس کا نام اچھا لگتا تو آپؐ خوش ہوتے اور خوشی کے آثار چہرے پر دکھائی دیتے۔ اور اگر اس نام کو ناپسند فرماتے تو ناگواری کے اثرات آپؐ کے چہرے پر نمایاں ہوتے (ابوداؤد)

۴۵۸۹ - (۱۴) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّا كُنَّا فِي دَارٍ كَثُرَ فِيهَا عَدَدُنَا وَأَمْوَالُنَا فَتَحَوَّلْنَا إِلَى دَارٍ قَلَّ فِيهَا عَدَدُنَا وَأَمْوَالُنَا. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «ذَرُوهَا ذَمِيمَةً» . . . رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ.

۴۵۸۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ہم ایک گھر میں رہا کرتے تھے اس میں ہمارے افراد بھی زیادہ تھے اور ہمارے پاس مال بھی وافر تھا۔ پھر ہم ایسے گھر میں منتقل ہوئے جس میں ہمارے افراد کم ہو گئے اور ہمارے مال میں بھی کمی ہو گئی۔ آپؐ نے یہ سن کر حکم دیا کہ اس گھر کو چھوڑ دو' یہ گھر اچھا نہیں ہے (ابوداؤد)

۴۵۹۰ - (۱۵) وَعَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَحِيرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ فَرْوَةَ بْنَ مُسَيْكٍ يَقُولُ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! عِنْدَنَا أَرْضٌ يُقَالُ لَهَا أَبْيَنُ، وَهِيَ أَرْضُ رِيفِنَا وَمِيرَتِنَا، وَإِنَّ وَبَاءَهَا شَدِيدٌ. فَقَالَ: «دَعْهَا عَنْكَ؛ فَإِنَّ مِنَ الْقَرَفِ التَّلَفَ» . . . رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ.

۴۵۹۰: یحییٰ بن عبداللہ بن بحیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے اس شخص نے خبر دی' جس نے فروہ بن مسیک سے سنا' وہ کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ہماری زمین کا نام "ابین" ہے ہماری یہ زمین زرخیز ہے اور اسی سے ہمارا غلہ پیدا ہوتا ہے مگر شدید وبا والی ہے۔ آپؐ نے زمین کو چھوڑ دینے کا حکم دیا کیونکہ بیماری کے اثرات کے قریب رہنا ہلاکت کا باعث ہے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۸۸' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۴۲)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۴۵۹۱ - (۱۶) عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: ذُكِرَتِ الطِّيَرَةُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: «أَحْسَنُهَا الْفَأْلُ، وَلَا تَرُدُّ مُسْلِمًا، فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُلْ:

اَللّٰهُمَّ لَا يَأْتِيْ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ، وَلَا يَدْفَعُ السَّيِّئَاتِ اِلَّا اَنْتَ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ.
رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

تیسری فصل: ۴۵۹۱: عروہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بدشگونی کا تذکرہ ہوا۔ آپؐ نے فرمایا' نیک فال اچھی چیز ہے اور بدشگونی کسی مسلمان کو کام کرنے سے نہ روکے' جب تم میں سے کوئی شخص ناپسندیدہ بات دیکھے تو یہ دعا کرے۔ اے اللہ! عمدہ چیزیں دینے والا صرف تو ہے اور خرابیوں کو دور کرنے والا بھی تو ہی ہے۔ برائی سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت صرف اللہ کی توفیق سے ہی ملتی ہے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۸۷)

بَابُ الْكَهَانَةِ
(کہانت کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۴۵۹۲ ـ (۱) عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اُمُوْرًا كُنَّا نَصْنَعُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، كُنَّا نَأْتِي الْكُهَّانَ. قَالَ: «فَلَا تَأْتُوا الْكُهَّانَ». قَالَ: قُلْتُ: كُنَّا نَتَطَيَّرُ. قَالَ: «ذٰلِكَ شَيْءٌ يَجِدُهُ اَحَدُكُمْ فِيْ نَفْسِهِ، فَلَا يَصُدَّنَّكُمْ». قَالَ: قُلْتُ: وَمِنَّا رِجَالٌ يَخُطُّوْنَ ــــ قَالَ: «كَانَ نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ يَخُطُّ ــــ، فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَاكَ». . . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل: ۴۵۹۲: معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے دریافت کیا اے اللہ کے رسول! کچھ کام ایسے ہیں، جنہیں جاہلیت میں ہم کیا کرتے تھے، ہم کاہنوں کے پاس جایا کرتے تھے؟ آپ نے فرمایا، تم کاہنوں کے پاس نہ جایا کرو۔ اس نے کہا کہ میں نے دریافت کیا، ہم بدشگونی پکڑا کرتے تھے؟ آپ نے فرمایا، یہ ایسی چیز ہے جو دل میں بے اختیار پیدا ہو جاتی ہے لیکن تمہیں کام کرنے سے ہرگز نہ روکے۔ اس نے کہا کہ میں نے دریافت کیا، ہم میں سے کچھ لوگ لکیریں کھینچا کرتے تھے؟ آپ نے فرمایا، ایک پیغمبر لکیریں کھینچا کرتے تھے پس جس شخص کی لکیریں، ان کی لکیروں کے موافق ہو گئیں پھر تو ٹھیک ہے ورنہ نہیں (مسلم)

وضاحت: "کاہن" وہ ہے جو کائنات کے بارے مستقبل کی باتیں بتاتا ہے اور وہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ بہت سی پوشیدہ چیزوں کو جانتا ہے (تیسیر العزیز الحمید صفحہ ۴۰۶)

۴۵۹۳ ـ (۲) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَاَلَ اُنَاسٌ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ عَنِ الْكُهَّانِ. فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِنَّهُمْ لَيْسُوْا بِشَيْءٍ». قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! فَاِنَّهُمْ يُحَدِّثُوْنَ اَحْيَانًا بِالشَّيْءِ يَكُوْنُ حَقًّا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ، يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ، فَيَقُرُّهَا فِيْ اُذُنِ وَلِيِّهِ قَرَّ الدَّجَاجَةِ، فَيَخْلِطُوْنَ فِيْهَا اَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ كَذْبَةٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۵۹۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ کچھ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کاہنوں کے بارے میں دریافت کیا؟ آپ نے انہیں بتایا کہ کاہن کوئی چیز نہیں ہے۔ انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! کاہن کبھی کبھی ایسی بات بتاتے ہیں جو درست ہوتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سچی بات کو کوئی جن اچک لیتا

ہے اور اپنے دوست کے کان میں مرغی کی آواز کی طرح القاء کرتا ہے' پس کاہن لوگ اس میں سو (۱۰۰) سے زیادہ جھوٹ ملاتے ہیں (بخاری' مسلم)

٤٥٩٤ - (٣) وَعَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَنْزِلُ فِي الْعَنَانِ - وَهُوَ السَّحَابُ - فَتَذْكُرُ الْأَمْرَ قُضِيَ فِي السَّمَاءِ، فَتَسْتَرِقُ الشَّيَاطِينُ السَّمْعَ فَتَسْمَعُهُ - فَتُوحِيهِ إِلَى الْكُهَّانِ، فَيَكْذِبُونَ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۵۹۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا' بے شک فرشتے بادلوں میں اترتے ہیں اور جس کام کا فیصلہ آسمان میں ہو چکا ہوتا ہے اس کا تذکرہ کرتے ہیں' تو "شیطان جن" اسے چوری سنتے ہیں اور کاہنوں کو اس کی خبر دیتے ہیں۔ پس کاہن لوگ اپنی طرف سے اس میں سو جھوٹ کہتے ہیں (بخاری)

٤٥٩٥ - (٤) وَعَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ أَتَى عَرَّافًا فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۵۹۵: حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص گمشدہ یا چوری کا پتہ بتانے والے کے پاس گیا اور اس سے کسی چیز کے بارے میں دریافت کیا تو اس کی چالیس روز کی نماز قبول نہیں ہو گی (مسلم)

٤٥٩٦ - (٥) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ صَلَاةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ عَلَى أَثَرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ - فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، فَقَالَ: «هَلْ تَدْرُونَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟» قَالُوا: اَللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: «قَالَ: أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ، فَأَمَّا مَنْ قَالَ: مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللهِ وَرَحْمَتِهِ، فَذَلِكَ مُؤْمِنٌ بِي كَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ، وَأَمَّا مَنْ قَالَ: مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذَلِكَ كَافِرٌ بِي مُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۵۹۶: زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حدیبیہ مقام میں رات کی بارش کے بعد صبح کی نماز پڑھائی۔ جب آپ فارغ ہو کر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور دریافت کیا' کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے پروردگار نے کیا کہا ہے؟ انہوں نے جواب دیا' اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ راوی نے بیان کیا آپ نے فرمایا' میرے اللہ نے کہا ہے کہ بندوں میں سے صبح کے وقت کچھ مومن ہو گئے اور کچھ کافر ہو گئے۔ جن لوگوں نے کہا کہ ہم پر اللہ کے فضل اور رحمت سے بارش برسی ہے تو وہ مجھ پر ایمان رکھتے ہیں اور ستاروں کے منکر

ہیں اور جن لوگوں نے کہا کہ ہم پر فلاں فلاں ستارے کے سبب بارش ہوئی ہے تو وہ انکار کرنے والے ہیں، ستاروں پر ایمان رکھنے والے ہیں (بخاری، مسلم)

٤٥٩٧ ـ (٦) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ بَرَكَةٍ إِلَّا أَصْبَحَ فَرِيقٌ مِّنَ النَّاسِ بِهَا كَافِرِيْنَ، يُنْزِلُ اللّٰهُ الْغَيْثَ، فَيَقُولُونَ: بِكَوْكَبِ كَذَا وَكَذَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۵۹۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا، اللہ نے آسمان سے جب بھی برکت نازل کی ہے تو لوگوں میں سے ایک گروہ کافر ہو جاتا ہے۔ بارش اللہ برساتا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ فلاں فلاں ستارے کی برکات ہیں (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٤٥٩٨ ـ (٧) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنِ اقْتَبَسَ عِلْمًا مِّنَ النُّجُومِ، اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِّنَ السِّحْرِ زَادَ مَا زَادَ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

دوسری فصل: ۴۵۹۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے علم نجوم حاصل کیا، اس نے جادو کا ایک حصہ سیکھا۔ وہ جتنا زیادہ علم نجوم سیکھے گا اتنا ہی زیادہ جادو میں مبتلا ہو گا (احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ)

٤٥٩٩ ـ (٨) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ أَتَى كَاهِنًا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ، أَوْ أَتَى امْرَأَتَهُ حَائِضًا، أَوْ أَتَى امْرَأَتَهُ فِي دُبُرِهَا؛ فَقَدْ بَرِئَ مِمَّا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۴۵۹۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص کاہن کے پاس گیا اور اس کی باتوں کی تصدیق کی یا اپنی بیوی سے حیض کی حالت میں جماع کیا یا اپنی بیوی کی مقعد میں جماع کیا تو وہ شخص اس وحی سے دور ہے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی (احمد، ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں حکیم اثرم راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ا صفحہ ۵۸۹)

الفصل الثالث

۴۶۰۰ - (۹) عن ابي هريرة رضي الله عنه، ان نبي الله ﷺ قال: «اذا قضى الله الامر في السماء ضربت الملائكة باجنحتها خضعانا لقوله، كانه سلسلة على صفوان فاذا فزع عن قلوبهم قالوا: ماذا قال ربكم؟ قالوا: للذي قال الحق وهو العلي الكبير. فسمعها مسترقوا السمع، ومسترقوا السمع هكذا، بعضه فوق بعض، ووصف سفيان بكفه فحرفها، وبدد بين اصابعه فيسمع الكلمة فيلقيها الى من تحته، ثم يلقيها الآخر الى من تحته، حتى يلقيها على لسان الساحر او الكاهن. فربما ادرك الشهاب قبل ان يلقيها، وربما القاها قبل ان يدركه، فيكذب معها مائة كذبة. فيقال: اليس قد قال لنا يوم كذا وكذا: كذا وكذا؟ فيصدق بتلك الكلمة التي سمعت من السماء». رواه البخاري.

تیسری فصل: ۴۶۰۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ تعالیٰ جب آسمان پر کوئی فیصلہ صادر فرماتے ہیں' تو اللہ کے فرمان کے باعث خوف کی وجہ سے فرشتوں کے پروں کی لرزش کی آواز یوں ہوتی ہے جیسے صاف پتھر پر لوہے کی زنجیر گرنے سے پیدا ہوتی ہے۔ جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ دور ہوتی ہے تو وہ دریافت کرتے ہیں کہ تمہارے پروردگار نے کیا فرمایا؟ وہ اللہ کے اس ارشاد کا ذکر کرتے ہیں' جو اللہ نے فرمایا ہوتا ہے اور اس کی تصدیق کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ اس اللہ کا ارشاد ہے جو بلند ہے اور بڑا ہے چنانچہ چوری سننے والے اس فیصلے کو سن لیتے ہیں اور چوری سننے والے اس طرح ایک دوسرے کے اوپر ہوتے ہیں۔ (حدیث کے راوی) سفیان نے اپنی ہتھیلی کے ساتھ اس کو بیان کیا' ہتھیلی کو ٹیڑھا کیا اور ہتھیلی کی انگلیوں کے درمیان فاصلہ رکھا۔ گویا اوپر والا شیطان اس فیصلے کو سنتا ہے اور اپنے سے نیچے والے شیطان کی جانب اس کا القاء کرتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ شیطان جادوگر یا کاہن کی زبان پر اس کا القاء کرتا ہے۔ بسا اوقات شیطان کے القاء سے پہلے اس کو شہاب ثاقب لگتا ہے اور کبھی شہاب ثاقب کے پہنچنے سے پہلے وہ اس کا القاء کر دیتا ہے اور وہ کاہن اس کے ساتھ سو جھوٹ کا اضافہ کرکے بتاتا ہے چنانچہ کہا جاتا ہے کہ کیا اس شخص نے فلاں فلاں دن فلاں فلاں بات نہیں کی تھی؟ پس اس کلمہ کے سبب جو آسمان سے سنا گیا تھا' اس کی بات سچی ہو جاتی ہے (بخاری)

۴۶۰۱ - (۱۰) وعن ابن عباس رضي الله عنهما، قال: اخبرني رجل من اصحاب النبي ﷺ من الانصار: انهم بينا هم جلوس ليلة مع رسول الله ﷺ رمي بنجم واستنار، فقال لهم رسول الله ﷺ: «ما كنتم تقولون في الجاهلية اذا رمي بمثل هذا؟» قالوا: الله ورسوله اعلم: كنا نقول: ولد الليلة رجل عظيم، ومات رجل عظيم. فقال رسول الله ﷺ: «فانها لا يرمى بها لموت احد ولا لحياته، ولكن ربنا تبارك اسمه اذا قضى امرا سبح حملة

الْعَرْشِ ، ثُمَّ سَبَّحَ أَهْلُ السَّمَاءِ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ، حَتّٰى يَبْلُغَ التَّسْبِيْحُ أَهْلَ هٰذِهِ السَّمَاءِ الدُّنْيَا ، ثُمَّ قَالَ الَّذِيْنَ يَلُوْنَ حَمَلَةَ الْعَرْشِ لِحَمَلَةِ الْعَرْشِ : مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ فَيُخْبِرُوْنَهُمْ مَا قَالَ فَيَسْتَخْبِرُ بَعْضُ أَهْلِ السَّمَاوَاتِ بَعْضًا حَتّٰى يَبْلُغَ هٰذِهِ السَّمَاءَ الدُّنْيَا ، فَيَخْطَفُ الْجِنُّ السَّمْعَ ، فَيَقْذِفُوْنَ إِلٰى أَوْلِيَائِهِمْ ، وَيُرْمَوْنَ ، فَمَا جَاءُوْا بِهِ عَلٰى وَجْهِهِ فَهُوَ حَقٌّ ، وَلٰكِنَّهُمْ يَقْرِفُوْنَ فِيْهِ — وَيَزِيْدُوْنَ ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۶۰۱ : ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک انصاری شخص نے مجھے بتایا کہ ایک مرتبہ وہ رات کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے ایک ستارہ ٹوٹا اور اس کی روشنی ہوئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ جب جاہلیت میں اس طرح ستارہ ٹوٹا کرتا تھا تو تم کیا کہا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب میں عرض کیا' اللہ اور اس کا رسولؐ خوب جانتے ہیں' ہم کہا کرتے تھے کہ آج کی رات کوئی بڑا انسان پیدا ہوا ہے یا بڑا انسان فوت ہوا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ستارہ کسی شخص کی موت اور زندگی پر نہیں ٹوٹتا البتہ ہمارا پروردگار' جس کا نام برکت والا ہے' جب وہ کسی کام کا فیصلہ صادر فرماتا ہے تو حاملین عرش "سبحان اللہ" کہتے ہیں بعدازاں ان سے قریب والے آسمان کے فرشتے "سبحان اللہ" کہتے ہیں۔ یہاں تک کہ "سبحان اللہ" کہنے کی آواز پہلے آسمان کے فرشتوں تک پہنچتی ہے بعد ازاں عرش کو اٹھانے والے فرشتوں کے قریب والے فرشتے' عرش کو اٹھانے والے فرشتوں سے دریافت کرتے ہیں کہ تمہارے پروردگار نے کیا فرمایا ہے؟ چنانچہ وہ انہیں اللہ کے فرمان کے بارے میں اطلاع دیتے ہیں اور پھر آسمانوں والے فرشتے دوسرے فرشتوں سے دریافت کرتے ہیں یہاں تک کہ وہ خبر جب پہلے آسمان کے فرشتوں تک پہنچتی ہے تو جن شیاطین اس خبر کو اچک لیتے ہیں اور اپنے دوستوں یعنی انسانوں تک پہنچاتے ہیں اس وقت ان پر ستارے گرائے جاتے ہیں تو خبر کے جس حصہ کو اس کی اصل شکل میں پیش کرتے ہیں اس حصہ تک تو وہ خبر سچی ہوتی ہے لیکن اس میں جھوٹ کی آمیزش کرکے اضافہ کر لیتے ہیں (مسلم)

۴۶۰۲ - (۱۱) وَعَنْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ : خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالٰى هٰذِهِ النُّجُوْمَ لِثَلَاثٍ : جَعَلَهَا زِيْنَةً لِلسَّمَاءِ ، وَرُجُوْمًا لِلشَّيَاطِيْنِ ، وَعَلَامَاتٍ يُهْتَدٰى بِهَا ؛ فَمَنْ تَأَوَّلَ فِيْهَا بِغَيْرِ ذٰلِكَ أَخْطَأَ وَأَضَاعَ نَصِيْبَهُ ، وَتَكَلَّفَ مَا لَا يَعْلَمُ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا - وَفِيْ رِوَايَةِ رَزِيْنٍ - : «وَتَكَلَّفَ مَا لَا يَعْنِيْهِ وَمَا لَا عِلْمَ لَهُ بِهِ ، وَمَا عَجَزَ عَنْ عِلْمِهِ الْأَنْبِيَاءُ وَالْمَلَائِكَةُ».

۴۶۰۲ : قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ستاروں کو تین مقاصد کے لئے بنایا ہے۔ آسمانوں کی زینت کے لئے' شیطانوں کو مارنے کے لئے' اور یہ ستارے ایسے نشانات ہیں جن کے ذریعے راستے معلوم کیے جاتے ہیں جس شخص نے ان کے بارے میں ان کے علاوہ وضاحت کی' اس نے غلطی کی اور اپنے ان اعمال کو ضائع کیا اور وہ خواہ مخواہ ایسی باتیں کرتا ہے جن کا اس کے پاس کوئی ثبوت نہیں۔ امام بخاریؒ نے اس حدیث کو معلق بیان کیا ہے اور رزین کی روایت میں ہے "اور وہ بلاوجہ ایسی باتیں کرتا ہے' جس کا اسے کوئی علم نہیں اور جن کا علم پیغمبروں اور فرشتوں کو بھی نہیں ہے"

۴۶۰۳ - (۱۲) وَعَنِ الرَّبِيعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَهُ، وَزَادَ: وَاللّٰهِ مَا جَعَلَ اللّٰهُ فِي نَجْمٍ حَيَاةَ اَحَدٍ، وَلَا رِزْقَهُ، وَلَا مَوْتَهُ، وَاِنَّمَا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَيَتَعَلَّلُوْنَ بِالنُّجُوْمِ.

۴۶۰۳: اور ربیع رضی اللہ عنہ سے بھی اس طرح کی روایت ہے اور اس میں اضافہ ہے "اللہ کی قسم! اللہ نے ستاروں میں کسی کی زندگی، کسی کا رزق اور کسی کی موت نہیں رکھی بلکہ حقیقت یہ ہے یہ لوگ اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں اور ستاروں کا محض بہانہ بناتے ہیں۔"

۴۶۰۴ - (۱۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنِ اقْتَبَسَ بَابًا مِنْ عِلْمِ النُّجُوْمِ لِغَيْرِ مَا ذَكَرَ اللّٰهُ؛ فَقَدِ اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِنَ السِّحْرِ، اَلْمُنَجِّمُ كَاهِنٌ، وَالْكَاهِنُ سَاحِرٌ، وَالسَّاحِرُ كَافِرٌ». رَوَاهُ رَزِيْنٌ.

۴۶۰۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے علم نجوم کا کوئی باب ان مقاصد کے علاوہ جن کا اللہ نے ذکر کیا ہے، کسی اور غرض سے سیکھا تو اس شخص نے جادو کا علم حاصل کیا۔ نجومی کاہن ہوتا ہے اور کاہن جادوگر ہوتا ہے اور جادوگر کافر ہوتا ہے (رزین)

وضاحت: اس حدیث کی سند معلوم نہیں ہو سکی۔

۴۶۰۵ - (۱۴) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَوْ اَمْسَكَ اللّٰهُ الْقَطْرَ عَنْ عِبَادِهِ خَمْسَ سِنِيْنَ، ثُمَّ اَرْسَلَهُ، لَاَصْبَحَتْ طَائِفَةٌ مِنَ النَّاسِ كَافِرِيْنَ، يَقُوْلُوْنَ: سُقِيْنَا بِنَوْءِ الْمِجْدَحِ» . رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

۴۶۰۵: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر اللہ اپنے بندوں سے پانچ سال تک بارش روک لے بعد ازاں بارش برسائے تو لوگوں کا ایک گروہ اللہ کے ساتھ کفر کرنے لگ جائے گا۔ وہ گروہ کہے گا کہ ہم پر فلاں ستارے کی طفیل بارش برسی ہے (نسائی)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۱۳۹۲)

كِتَابُ الرُّؤْيَا
(خواب کی شرعی حیثیت اور اس کی تعبیر کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٤٦٠٦ - (١) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَمْ يَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ اِلَّا الْمُبَشِّرَاتِ» قَالُوْا: وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ؟ قَالَ: «الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل: ۴۶۰۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' نبوت میں سے خوشخبری دینے والی باتوں کے سوا کچھ باقی نہیں رہا۔ صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا کہ خوشخبریوں سے کیا مقصود ہے؟ آپ نے فرمایا' اچھے خواب (بخاری)

وضاحت: اس حدیث سے یہ کہنا درست نہیں کہ سچے خواب نبوت ہیں کیونکہ اگر سچے خوابوں کو نبوت کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے تو اس سے یہ کب لازم آتا ہے کہ مشبہ' مشبہ بہ بن گیا ہے جیسے کوئی شخص کھڑا ہو کر بلند آواز کے ساتھ "اشہدان لاالہ الااللہ" کہتا ہے تو اس کو مؤذن نہیں کہا جا سکتا حالانکہ یہ کلمہ اذان کا جزو ہے اور جیسا کہ کوئی شخص کھڑا ہو کر قرآن پاک میں سے کچھ پڑھتا ہے' اس کو نہیں کہہ سکتے کہ وہ نماز پڑھ رہا ہے۔ اسی طرح اچھے خوابوں کو نبوت قرار نہیں دیا جا سکتا۔ مزید برآں ام کرزؓ سے مروی حدیث کہ "نبوت ختم ہو گئی ہے اور نیک خواب باقی ہیں" بھی اس معنی کی تائید کر رہی ہے کہ اچھے خواب نبوت ہیں البتہ رؤیا صالحہ اور الہام سے انکار نہیں کیا جا سکتا (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۷۴)

٤٦٠٧ - (٢) وَزَادَ مَالِكٌ بِرِوَايَةِ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ: «يَرَاهَا الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ اَوْ تُرٰى لَهُ».

۴۶۰۷: عطاء بن یسار سے مروی روایت میں امام مالکؒ نے اضافہ بتایا ہے کہ اچھے خواب (وہ ہیں) جن کو مسلمان دیکھتے ہیں یا انہیں دکھائے جاتے ہیں۔

٤٦٠٨ - (٣) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۶۰۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اچھے خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہیں (بخاری' مسلم)

وضاحت: اس سے مراد مومن کا ہر خواب نہیں بلکہ اچھے خواب مراد ہیں بشرطیکہ مومن بھی صالح ہو اس لئے کہ بعض دفعہ مومن کو ایسا خواب نظر آتا ہے' جو اچھا نہیں ہوتا۔ اس لحاظ سے لوگوں کے تین درجات ہیں۔ انبیاء علیہم

الصلوٰۃ والسلام کے تمام خواب سچے ہوتے ہیں البتہ ان میں سے کچھ خواب ایسے ہو سکتے ہیں جن کی تعبیر کی ضرورت ہے اور صالحین کے اکثر خواب سچے ہوتے ہیں۔ ان کے بعض خواب ایسے بھی ہوتے ہیں' جن کی تعبیر کی ضرورت نہیں۔ ان کے علاوہ جو لوگ ہیں ان کے خواب سچے بھی ہو سکتے ہیں اور نفسانی توہمات بھی ہو سکتے ہیں جبکہ برے لوگوں کے خواب کم ہی سچے ہوتے ہیں۔ اور کفار کے خوابوں میں شاید ہی کوئی خواب سچا ہو۔ ایک حدیث میں ذکر ہے کہ جو لوگ سچی باتیں کرتے ہیں ان کے خواب بھی سچے ہوتے ہیں۔ کبھی کبھی بعض کفار کے خواب بھی سچے ہوتے ہیں لیکن ایسا شاذ ہے جیسا کہ یوسف علیہ السلام کے دونوں ساتھیوں کے خواب ہیں (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۷۳)

٤٦٠٩ - (٤) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ فِي صُوْرَتِي». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۶۰۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے مجھے خواب میں دیکھا' اس نے فی الحقیقت مجھے دیکھا' اس لئے کہ شیطان میری شکل اختیار نہیں کر سکتا (بخاری' مسلم)

٤٦١٠ - (٥) وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ رَآنِي فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۶۱۰: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس نے خواب میں مجھے دیکھا' اس نے حقیقت میں مجھے دیکھا (بخاری' مسلم)

٤٦١١ - (٦) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَسَيَرَانِي فِي الْيَقَظَةِ، وَلَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِي». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۶۱۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے مجھے خواب میں دیکھا وہ عنقریب مجھے بیداری میں بھی دیکھے گا' اس لئے کہ شیطان میری شکل اختیار نہیں کر سکتا (بخاری' مسلم)

٤٦١٢ - (٧) وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللّٰهِ، وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يُحِبُّ فَلَا يُحَدِّثْ بِهِ إِلَّا مَنْ يُحِبُّ، وَإِذَا رَأَى مَا يَكْرَهُ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ، وَلْيَتْفُلْ ثَلَاثًا، وَلَا يُحَدِّثْ بِهَا أَحَدًا، فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۶۱۲: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اچھے خواب اللہ تعالیٰ کی جانب

سے ہیں اور برے خیالات شیطان کی جانب سے ہیں۔ جب تم میں سے کوئی شخص خواب میں پسندیدہ چیز دیکھے تو اس کو صرف اس شخص کے سامنے بیان کرے' جس کو وہ اچھا جانتا ہے۔ اور اگر کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو اللہ تعالیٰ سے اس ناپسندیدہ خواب کے شر اور شیطان کے شر سے پناہ طلب کرے اور تین بار بائیں جانب تھوکے' کسی کے سامنے اس کو بیان نہ کرے' بلاشبہ برا خواب اسے نقصان نہیں پہنچائے گا (بخاری' مسلم)

٤٦١٣ - (٨) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِذَا رَأَى أَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا، فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا، وَلْيَسْتَعِذْ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلَاثًا، وَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِيْ كَانَ عَلَيْهِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۶۱۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص برا خواب دیکھے تو وہ بائیں جانب تین بار تھوکے اور تین بار اللہ تعالیٰ کی شیطان سے پناہ طلب کرے اور جس پہلو پر وہ سویا ہوا تھا' اس کو بدل دے (مسلم)

٤٦١٤ - (٩) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ يَكَدْ يَكْذِبُ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ، وَرُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّأَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ، وَمَا كَانَ مِنَ النُّبُوَّةِ فَإِنَّهُ لَا يَكْذِبُ». قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سِيْرِيْنَ: وَأَنَا أَقُوْلُ: الرُّؤْيَا ثَلَاثٌ: حَدِيْثُ النَّفْسِ، وَتَخْوِيْفُ الشَّيْطَانِ، وَبُشْرَى مِنَ اللهِ، فَمَنْ رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلَا يَقُصُّهُ عَلَى أَحَدٍ، وَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ. قَالَ: وَكَانَ يَكْرَهُ الْغُلَّ فِي النَّوْمِ، وَيُعْجِبُهُمُ الْقَيْدُ. وَيُقَالُ: الْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّيْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۶۱۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت کا زمانہ قریب ہو گا تو مومن کا خواب جھوٹا نہیں ہو گا۔ مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے اور جو خواب نبوت کا حصہ ہے وہ جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ محمد بن سیرین رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں' میں کہتا ہوں کہ خواب تین قسم کے ہیں۔ کچھ خواب نفس کے وساوس ہیں' کچھ شیطان کے ڈراوے ہوتے ہیں جبکہ کچھ خواب اللہ تعالیٰ کی جانب سے خوشخبری ہوتے ہیں۔ پس جو شخص کسی ناپسندیدہ خواب کو دیکھے تو وہ اسے کسی کے پاس بیان نہ کرے بلکہ وہ نیند سے بیدار ہو جائے اور نماز پڑھنے لگے۔ نیز محمد بن سیرین حالت نیند میں گردن میں طوق دیکھنے کو ناپسندیدہ جانتے تھے البتہ پاؤں میں بیڑیاں پسند تھا۔ اور بیان کیا جاتا ہے کہ (اگر کوئی شخص) خواب میں بیڑیاں دیکھے تو اس کی تعبیر اسلام میں ثابت قدمی ہے (بخاری' مسلم)

٤٦١٥ - (١٠) قَالَ الْبُخَارِيُّ: رَوَاهُ قَتَادَةُ وَيُوْنُسُ وَهِشَامٌ وَأَبُوْ هِلَالٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ. وَقَالَ يُوْنُسُ: لَا أَحْسِبُهُ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْقَيْدِ.

وَقَالَ مُسْلِمٌ: لَا أَدْرِيْ هُوَ الْحَدِيْثُ أَمْ قَالَهُ ابْنُ سِيْرِيْنَ؟.

وَفِيْ رِوَايَةٍ نَحْوُهُ، وَأَدْرَجَ فِي الْحَدِيْثِ قَوْلَهُ: «وَأَكْرَهُ الْغُلَّ...» إِلَى تَمَامِ الْكَلَامِ.

۴۳۶۵: امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو قتادہؒ، یونسؒ، ہشام اور ابوھلالؒ نے ابن سیرینؒ سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ اور یونسؒ نے بیان کیا، میرا خیال ہے کہ یہ حدیث جس میں پاؤں میں بیڑی دیکھنے کا ذکر ہے یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اور مسلم نے بیان کیا، میں نہیں جانتا کہ یہ جملہ حدیث میں ہے یا ابن سیرینؒ کا قول ہے۔ اور ایک دوسری روایت اس کی مثل ہے۔ اور اس دوسری روایت میں اس قول کو کہ "میں گردن میں طوق پہننے کو مکروہ جانتا ہوں..." آخر کلام تک حدیث میں داخل کر دیا گیا ہے۔

۴۶۱۶ - (۱۱) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ رَأْسِيْ قُطِعَ. قَالَ: فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ: «إِذَا لَعِبَ الشَّيْطَانُ بِأَحَدِكُمْ فِيْ مَنَامِهِ فَلَا يُحَدِّثْ بِهِ النَّاسَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۳۶۶: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا، اس نے بیان کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا، گویا میرا سر کاٹا گیا ہے۔ جابرؓ نے بیان کیا، اس کا یہ خواب سن کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے اور فرمایا، جب شیطان تم میں سے کسی کے ساتھ خواب میں مذاق کرے تو وہ ایسی باتیں لوگوں کے سامنے بیان نہ کرے (مسلم)

۴۶۱۷ - (۱۲) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «رَأَيْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيْمَا يَرَى النَّائِمُ كَأَنَّا فِيْ دَارِ عُقْبَةَ بْنِ رَافِعٍ، فَأُتِيْنَا بِرُطَبٍ مِنْ رُطَبِ ابْنِ طَابٍ. فَأَوَّلْتُ أَنَّ الرِّفْعَةَ لَنَا فِي الدُّنْيَا، وَالْعَاقِبَةَ فِي الْآخِرَةِ، وَأَنَّ دِيْنَنَا قَدْ طَابَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۳۶۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں نے ایک رات دیکھا، جیسا کہ سونے والا خواب دیکھتا ہے گویا ہم عقبہ بن رافع کے گھر میں ہیں اور ہمارے پاس "ابن طاب" قسم کی تازہ کھجوروں میں سے کچھ لائی گئیں تو میں نے اس کی تعبیر یوں کی کہ ہمارے لئے دنیا میں بلندی ہے اور آخرت میں اچھا انجام ہے اور ہمارا دین بہت عمدہ ہے (مسلم)

وضاحت: "رطب ابن طاب" کھجور کی ایک قسم ہے جو ابن طاب نامی آدمی کی طرف منسوب ہے۔

(مشکوۃ سعید اللحام جلد ۲ صفحہ ۵۲۰)

٤٦١٨ - (١٣) وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أُهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ، فَذَهَبَ وَهْلِي إِلَى أَنَّهَا الْيَمَامَةُ أَوْ هَجَرُ، فَإِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ يَثْرِبُ. وَرَأَيْتُ فِي رُؤْيَايَ هَذِهِ: أَنِّي هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهُ، فَإِذَا هُوَ مَا أُصِيبَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ. ثُمَّ هَزَزْتُهُ أُخْرَى فَعَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَ، فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللهُ بِهِ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۶۱۸: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' میں نے خواب میں دیکھا۔ کہ میں مکہ مکرمہ سے ایسی زمین کی جانب ہجرت کر رہا ہوں جہاں کھجوریں ہیں تو میرا خیال "یمامہ" یا "ہجر" شہر کی طرف گیا لیکن وہ شہر یثرب (مدینہ منورہ) نکلا اور میں نے خواب میں دیکھا کہ میں نے تلوار کو حرکت دی اس کی دھار ٹوٹ گئی' اس سے مراد وہ صحابہ کرامؓ تھے جو میدان احد میں شہید ہوئے۔ پھر میں نے اسے دوبارہ ہلایا تو وہ پہلے سے بھی اچھی تھی اس سے مراد مومنوں کا اجتماع اور وہ فتح تھی جو اللہ نے عطا کی (بخاری' مسلم)

٤٦١٩ - (١٤) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِخَزَائِنِ الْأَرْضِ، فَوُضِعَ فِي كَفَّيَّ سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ، فَكَبُرَا عَلَيَّ، فَأُوحِيَ إِلَيَّ أَنِ انْفُخْهُمَا، فَنَفَخْتُهُمَا، فَذَهَبَا، فَأَوَّلْتُهُمَا الْكَذَّابَيْنِ اللَّذَيْنِ أَنَا بَيْنَهُمَا: صَاحِبُ صَنْعَاءَ وَصَاحِبُ الْيَمَامَةِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ: «يُقَالُ لِأَحَدِهِمَا مُسَيْلِمَةُ صَاحِبُ الْيَمَامَةِ، وَالْعَنْسِيُّ صَاحِبُ صَنْعَاءَ». لَمْ أَجِدْ هَذِهِ الرِّوَايَةَ فِي «الصَّحِيحَيْنِ»، وَذَكَرَهَا صَاحِبُ «الْجَامِعِ» عَنِ التِّرْمِذِيِّ.

۴۶۱۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ایک بار میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس زمین کے خزانے لائے گئے' میری ہتھیلیوں میں سونے کے دو کنگن ڈالے گئے وہ مجھ پر گراں گزرتے تھے تو میری جانب وحی کی گئی کہ ان کو پھونک ماریں' میں نے پھونک ماری تو وہ دونوں غائب ہو گئے۔ میں نے ان دونوں سے مراد وہ کذاب سمجھے جن کے درمیان میں ہوں۔ ایک صنعاء والا اور دوسرا یمامہ والا۔ (بخاری' مسلم)

اور ترمذی کی ایک روایت میں ہے کہ ان میں ایک "مسیلمہ" جو یمامہ والا ہے اور دوسرا "عنسی" ہے جو صنعاء والا ہے۔ (صاحب مشکوٰۃ کہتے ہیں کہ) میں نے اس روایت کو بخاری' مسلم میں نہیں پایا۔ البتہ جامع الاصول کے مؤلف نے ترمذی سے اس کو نقل کیا ہے۔

وضاحت: اسود عنسی کاہن اور شعبدہ باز تھا اس نے یمن میں نبوت کا دعویٰ کیا' جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "باذان" کو یمن کا گورنر بنایا تھا' اس کے فوت ہونے کے بعد اس کا بیٹا "شہر" گورنر بنا تو اسود عنسی نے "شہر بن باذان" کو قتل کر دیا اور اس کی بیوی سے نکاح کر لیا اور یمن کے تمام اطراف پر قابض ہو گیا چنانچہ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے یمن کے پانچ سرداروں کو اسودعنسی کے ساتھ لڑائی کرنے کا حکم دیا۔ ان میں فیروز بھی تھا' اس نے اسودعنسی کو اس کے بستر پر قتل کیا۔ آسمانوں سے اس کے قتل کی خبررات کو ہی آپ کے پاس پہنچ گئی تھی۔ آپ نے صحابہ کرامؓ کو خوشخبری سنائی اور فرمایا' فیروز کامیاب ہو گیا۔ اس سے دوسرے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے اور مسیلمہ کذاب جس نے یمامہ میں نبوت کا دعویٰ کیا تھا اسے حمزہ رضی اللہ عنہ کے قاتل نے خلافت صدیق میں قتل کیا (تنقیح الرواۃ جلد صفحہ ٢٧٥)

٤٦٢٠ - (١٥) **وَعَنْ** أُمِّ الْعَلَاءِ الْأَنْصَارِيَّةِ، قَالَتْ: رَأَيْتُ لِعُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ فِي النَّوْمِ عَيْنًا تَجْرِيْ، فَقَصَصْتُهَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: «ذٰلِكَ عَمَلُهُ يَجْرِيْ لَهُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

٤٦٢٠: ام العلاء انصاریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے خواب میں عثمانؓ بن مظعون کا جاری چشمہ دیکھا۔ میں نے یہ خواب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا۔ آپ نے فرمایا' یہ اس کا عمل ہے جو اس کے بعد جاری رہے گا (بخاری)

٤٦٢١ - (١٦) **وَعَنْ** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا صَلّٰى أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ، فَقَالَ: «مَنْ رَأٰى مِنْكُمُ اللَّيْلَةَ رُؤْيَا؟» قَالَ: فَإِنْ رَأٰى أَحَدٌ قَصَّهَا، فَيَقُوْلُ مَا شَاءَ اللّٰهُ. فَسَأَلَنَا يَوْمًا فَقَالَ: «هَلْ رَأٰى مِنْكُمْ أَحَدٌ رُؤْيَا؟» قُلْنَا: لَا. قَالَ: «لٰكِنِّيْ رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِيْ، فَأَخَذَا بِيَدِيْ، فَأَخْرَجَانِيْ إِلٰى أَرْضٍ مُقَدَّسَةٍ، فَإِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ وَرَجُلٌ قَائِمٌ بِيَدِهِ كَلُّوْبٌ مِنْ حَدِيْدٍ — يُدْخِلُهُ فِيْ شِدْقِهِ — فَيَشُقُّهُ حَتّٰى يَبْلُغَ قَفَاهُ، ثُمَّ يَفْعَلُ بِشِدْقِهِ الْآخَرِ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَيَلْتَئِمُ شِدْقُهُ هٰذَا، فَيَعُوْدُ فَيَصْنَعُ مِثْلَهُ. قُلْتُ: مَا هٰذَا؟ قَالَا: انْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا، حَتّٰى أَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ عَلٰى قَفَاهُ، وَرَجُلٌ قَائِمٌ عَلٰى رَأْسِهِ بِفِهْرٍ — أَوْ صَخْرَةٍ يَشْدَخُ بِهَا — رَأْسَهُ، فَإِذَا ضَرَبَهُ تَدَهْدَهَ الْحَجَرُ، فَانْطَلَقَ إِلَيْهِ لِيَأْخُذَهُ، فَلَا يَرْجِعُ إِلٰى هٰذَا حَتّٰى يَلْتَئِمَ رَأْسُهُ، وَعَادَ رَأْسُهُ كَمَا كَانَ، فَعَادَ إِلَيْهِ فَضَرَبَهُ، فَقُلْتُ: مَا هٰذَا؟ قَالَا: انْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا، حَتّٰى أَتَيْنَا إِلٰى ثَقْبٍ مِثْلِ التَّنُّوْرِ أَعْلَاهُ ضَيِّقٌ وَأَسْفَلُهُ وَاسِعٌ، تَتَوَقَّدُ تَحْتَهُ نَارٌ، فَإِذَا ارْتَفَعَتِ ارْتَفَعُوْا حَتّٰى كَادَ أَنْ يَخْرُجُوْا مِنْهَا، وَإِذَا خَمَدَتْ رَجَعُوْا فِيْهَا، وَفِيْهَا رِجَالٌ وَنِسَاءٌ عُرَاةٌ. فَقُلْتُ: مَا هٰذَا؟ قَالَا: انْطَلِقْ. فَانْطَلَقْنَا، حَتّٰى أَتَيْنَا عَلٰى نَهَرٍ مِنْ دَمٍ، فِيْهِ رَجُلٌ قَائِمٌ عَلٰى وَسْطِ النَّهَرِ. وَعَلٰى شَطِّ النَّهَرِ رَجُلٌ بَيْنَ يَدَيْهِ حِجَارَةٌ، فَأَقْبَلَ الرَّجُلُ الَّذِيْ فِي النَّهَرِ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ رَمَى الرَّجُلُ بِحَجَرٍ فِيْ فِيْهِ فَرَدَّهُ حَيْثُ كَانَ، فَجَعَلَ كُلَّمَا جَاءَ لِيَخْرُجَ رَمٰى فِيْ فِيْهِ — بِحَجَرٍ فَيَرْجِعُ كَمَا كَانَ، فَقُلْتُ: مَا هٰذَا؟ قَالَا: انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا، حَتّٰى

إِنْتَهَيْنَا إِلَى رَوْضَةٍ خَضْرَآءَ، فِيهَا شَجَرَةٌ عَظِيمَةٌ، وَفِي أَصْلِهَا شَيْخٌ وَصِبْيَانٌ، وَإِذَا رَجُلٌ قَرِيبٌ مِنَ الشَّجَرَةِ، بَيْنَ يَدَيْهِ نَارٌ يُوقِدُهَا، فَصَعِدَا بِيَ الشَّجَرَةَ، فَأَدْخَلَانِي دَارًا أَوْسَطَ الشَّجَرَةِ، لَمْ أَرَ قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهَا، فِيهَا رِجَالٌ شُيُوخٌ وَشَبَابٌ وَنِسَآءٌ وَصِبْيَانٌ، ثُمَّ أَخْرَجَانِي مِنْهَا، فَصَعِدَا بِيَ الشَّجَرَةَ، فَأَدْخَلَانِي دَارًا هِيَ أَحْسَنُ وَأَفْضَلُ مِنْهَا، فِيهَا شُيُوخٌ وَشَبَابٌ، فَقُلْتُ لَهُمَا: إِنَّكُمَا قَدْ طَوَّفْتُمَانِي — اللَّيْلَةَ فَأَخْبِرَانِي عَمَّا رَأَيْتُ. قَالَا: نَعَمْ، أَمَّا الرَّجُلُ الَّذِي رَأَيْتَهُ يُشَقُّ شِدْقُهُ فَكَذَّابٌ، يُحَدِّثُ بِالْكِذْبَةِ فَتُحْمَلُ عَنْهُ، حَتَّى تَبْلُغَ الْآفَاقَ فَيُصْنَعُ بِهِ مَا تَرَى إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَالَّذِي رَأَيْتَهُ يُشْدَخُ رَأْسُهُ فَرَجُلٌ عَلَّمَهُ اللهُ الْقُرْآنَ فَنَامَ عَنْهُ بِاللَّيْلِ وَلَمْ يَعْمَلْ بِمَا فِيهِ بِالنَّهَارِ، يُفْعَلُ بِهِ مَا رَأَيْتَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. وَالَّذِي رَأَيْتَهُ فِي الثَّقْبِ فَهُمُ الزُّنَاةُ، وَالَّذِي رَأَيْتَهُ فِي النَّهَرِ آكِلُ الرِّبَا. وَالشَّيْخُ الَّذِي رَأَيْتَهُ فِي أَصْلِ الشَّجَرَةِ إِبْرَاهِيمُ. وَالصِّبْيَانُ حَوْلَهُ فَأَوْلَادُ النَّاسِ. وَالَّذِي يُوقِدُ النَّارَ مَالِكٌ خَازِنُ النَّارِ. وَالدَّارُ الْأُولَى الَّتِي دَخَلْتَ دَارُ عَامَّةِ الْمُؤْمِنِينَ. وَأَمَّا هٰذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَآءِ. وَأَنَا جِبْرَئِيلُ — وَهٰذَا مِيكَائِيلُ، فَارْفَعْ رَأْسَكَ، فَرَفَعْتُ رَأْسِي، فَإِذَا فَوْقِي مِثْلُ السَّحَابِ — وَفِي رِوَايَةٍ —: مِثْلُ الرَّبَابَةِ الْبَيْضَآءِ — . قَالَا: ذٰلِكَ مَنْزِلُكَ. قُلْتُ: دَعَانِي أَدْخُلْ مَنْزِلِي. قَالَا: إِنَّهُ بَقِيَ لَكَ عُمُرٌ لَمْ تَسْتَكْمِلْهُ فَلَوِ اسْتَكْمَلْتَهُ أَتَيْتَ مَنْزِلَكَ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

وَذُكِرَ حَدِيثُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ فِي رُؤْيَا النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمَدِينَةِ فِي «بَابِ حَرَمِ الْمَدِينَةِ».

۴۶۲۱: سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے تو آپؐ ہماری جانب اپنا چہرہ پھیر کر متوجہ ہوتے۔ آپؐ دریافت فرماتے "آج رات تم میں سے کس شخص نے خواب دیکھا ہے؟" راوی بیان کرتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے خواب دیکھا ہوتا تو وہ اس کو بیان کرتا۔ آپؐ جواب میں "جو اللہ چاہتا ہے" فرماتے۔ چنانچہ ایک روز آپؐ نے ہم سے دریافت کیا کہ تم میں سے کس نے خواب دیکھا ہے؟ ہم نے نفی میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا "البتہ میں نے آج رات خواب میں دیکھا ہے کہ میرے پاس دو شخص آئے انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے ارض مقدس کی جانب لے گئے وہاں ایک شخص بیٹھا ہوا تھا اور ایک کھڑا تھا۔ اس کے ہاتھ میں لوہے کی کنڈی تھی وہ اس کو اس شخص کی ایک باچھ میں داخل کرتا اور اس کی گدی تک اس کو چیرتا تھا پھر اس کی دوسری باچھ کے ساتھ بھی اسی طرح کرتا۔ اس دوران اس کی پہلی باچھ درست ہو جاتی تو وہ دوبارہ اسے کنڈی کے ساتھ چیرتا۔ میں نے دریافت کیا" یہ کیا ہے؟ ان دونوں نے کہا" آپؐ چلیں۔ ہم چلے" یہاں تک کہ ایک شخص کے پاس پہنچے جو اپنی گدی کے بل لیٹا ہوا تھا اور ایک دوسرا آدمی اس کے سر پر پتھر لے کر کھڑا تھا اور اس کے ساتھ اس کے سر کو کچل رہا تھا جب وہ اسے پتھر مارتا تو پتھر لڑھک جاتا" وہ پتھر اٹھانے کے لئے اس کی جانب چلتا" اس تک پہنچتا نہیں تھا کہ اس کا سر درست ہوجاتا اور وہ پہلے جیسا ہوجاتا۔ وہ پھر اس کی جانب جاتا اور اس کو پتھر مارتا۔ میں نے دریافت کیا" یہ کیا ہے؟ ان دونوں

نے مجھ سے کہا' آپ چلیں۔ ہم چلے ہم ایک گڑھے کے پاس پہنچے جو تنور کے مشابہ تھا اس کے اوپر کا حصہ اور نچلا حصہ کھلا تھا اس کے نیچے آگ بھڑک رہی تھی جب آگ بلند ہوتی تو اس میں موجود لوگ بھی بلندی کی جانب آتے' قریب تھا کہ اس سے باہر نکل جائیں اور جب آگ نیچے جاتی تو لوگ بھی نیچے چلے جاتے۔ اس میں ننگے مرد اور ننگی عورتیں تھیں۔ میں نے دریافت کیا' یہ کیا ہے؟ ان دونوں نے کہا' آپ چلیں۔ چنانچہ ہم چلے یہاں تک کہ ہم ایک خون کی نہر پر پہنچے اس میں ایک شخص نہر کے درمیان کھڑا تھا اور ایک شخص نہر کے کنارے پر تھا اس کے آگے پتھر تھے' نہر میں موجود شخص جب نہر سے نکلنے کا ارادہ کرتا تو کنارے والا شخص اس کے منہ پر پتھر مارتا اور اسے واپس لوٹا دیتا وہ جب بھی باہر نکلنا چاہتا تو وہ اس کے منہ پر پتھر مارتا تو وہ وہیں لوٹ جاتا' جہاں پہلے تھا۔ میں نے دریافت کیا' یہ کیا معاملہ ہے؟ ان دونوں نے کہا' آپ چلیں۔ چنانچہ ہم چلے یہاں تک کہ ہم ایک سرسبز و شاداب باغ کے قریب گئے' جس میں ایک بہت بڑا درخت تھا اور درخت کی جڑ کے قریب ایک بوڑھا انسان اور کچھ بچے تھے اور وہاں ایک شخص درخت کے قریب تھا اس کے سامنے آگ تھی جس کو وہ جلا رہا تھا۔ آپ نے فرمایا' انہوں نے مجھے درخت پر چڑھایا اور درخت کے درمیان ایک مکان میں لے گئے' میں نے اس سے بہتر مکان کبھی نہیں دیکھا تھا۔ اس میں بوڑھے' جوان' عورتیں اور بچے تھے پھر انہوں نے مجھے وہاں سے نکالا اور ایک دوسرے درخت پر لے گئے' وہ مجھے ایک مکان میں لے گئے جو پہلے مکان سے بھی زیادہ خوب صورت اور بہتر تھا اس میں بوڑھے اور جوان لوگ تھے آپ نے فرمایا' میں نے ان سے دریافت کیا' آج رات تم نے مجھے سیر کرائی ہے' مجھے بتاؤ کہ میں نے کیا دیکھا ہے؟ انہوں نے جواب دیا ضرور! وہ شخص جس کو آپ نے دیکھا کہ اس کی باچھیں چیری جا رہی ہیں' وہ جھوٹا انسان تھا جھوٹی باتیں کرتا تھا اور اس سے جھوٹی باتیں لے کر اطراف و اکناف میں پہنچائی جاتی تھیں' قیامت تک اس کے ساتھ یہی معاملہ ہوتا رہے گا۔ اور جس شخص کو آپ نے دیکھا کہ اس کا سر کچلا جا رہا ہے تو یہ وہ شخص تھا جس کو اللہ نے قرآن پاک کا علم عطا کیا لیکن وہ رات بھر سویا رہا اور دن بھر اس کے مطابق عمل نہ کیا' اس کے ساتھ قیامت تک یہی کچھ ہوتا رہے گا۔ اور جن لوگوں کو آپ نے تنور میں دیکھا ہے وہ زانی ہیں۔ اور جس شخص کو آپ نے نہر میں دیکھا وہ سود خور ہے اور وہ بوڑھا شخص' جس کو آپ نے درخت کے تنے کے پاس دیکھا وہ ابراہیم علیہ السلام ہیں اور ان کے گرد جو بچے تھے وہ لوگوں کے بچے ہیں اور جو شخص آگ جلا رہا تھا وہ دوزخ کا دربان فرشتہ ہے۔ اور پہلا مکان جس میں آپ داخل ہوئے تھے' وہ عام مومنوں کی رہائش گاہ ہے اور یہ مکان شہداء کی رہائش گاہ ہے۔ میں جبرائیل ہوں اور یہ میکائیل ہیں۔ آپ سر اٹھائیں' میں نے سر اٹھایا تو میرے سر پر بادل جیسی کوئی چیز تھی۔ اور ایک روایت میں ہے کہ سفید بادل کی طرح تھی' انہوں نے بتایا کہ وہ آپ کی رہائش گاہ ہے۔ میں نے کہا' مجھے چھوڑ دیں تاکہ میں اپنی رہائش گاہ میں داخل ہو جاؤں؟ انہوں نے کہا' ابھی آپ کی عمر باقی ہے' ختم نہیں ہوئی' جب آپ کی عمر ختم ہو جائے گی تو آپ اپنی رہائش گاہ میں داخل ہو سکیں گے (بخاری)

اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث "نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب میں مدینہ منورہ کو دیکھنا" حرم مدینہ کے باب میں ذکر ہو چکی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

٤٦٢٢ ـ (١٧) عَنْ أَبِیْ رَزِیْنٍ الْعُقَیْلِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «رُؤْیَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِیْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ، وَهِیَ عَلٰی رِجْلِ طَائِرٍ ـــ مَا لَمْ یُحَدِّثْ بِهَا، فَإِذَا حَدَّثَ بِهَا وَقَعَتْ». وَأَحْسِبُهُ قَالَ: «لَا تُحَدِّثْ إِلَّا حَبِیْبًا أَوْ لَبِیْبًا». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ. وَفِیْ رِوَایَةِ أَبِیْ دَاوُدَ، قَالَ: «الرُّؤْیَا عَلٰی رِجْلِ طَائِرٍ مَا لَمْ تُعَبَّرْ، فَإِذَا عُبِّرَتْ وَقَعَتْ». وَأَحْسِبُهُ قَالَ: «وَلَا تَقُصَّهَا إِلَّا عَلٰی وَادٍّ أَوْ ذِیْ رَأْیٍ».

دوسری فصل: ۴۶۲۲: ابورزین عقیلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے اور خواب پرندے کے پاؤں پر ہوتا ہے یعنی اسے استقرار حاصل نہیں ہوتا۔ جب تک کہ خواب کو بیان نہ کرے۔ جب خواب بیان کر دیا جائے تو خواب واقع ہو جاتا ہے اور میں خیال کرتا ہوں کہ آپؐ نے فرمایا' خواب صرف دوست یا سمجھدار شخص سے بیان کرو (ترمذی)

اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا' خواب پرندے کے پاؤں پر ہوتا ہے جب تک اس کی تعبیر نہ ہو۔ اور جب تعبیر ہو جائے تو وہ وقوع پذیر ہو جاتا ہے اور میں خیال کرتا ہوں کہ آپؐ نے فرمایا' خواب کا ذکر کسی دوست یا سمجھدار شخص کے پاس کرو۔

٤٦٢٣ ـ (١٨) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ وَرَقَةَ ـــ فَقَالَتْ لَهُ خَدِیْجَةُ: إِنَّهُ کَانَ قَدْ صَدَّقَكَ، وَلٰکِنْ مَاتَ قَبْلَ أَنْ تَظْهَرَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «أُرِیْتُهُ فِی الْمَنَامِ وَعَلَیْهِ ثِیَابٌ بِیْضٌ، وَلَوْ کَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَکَانَ عَلَیْهِ لِبَاسٌ غَیْرُ ذٰلِكَ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِیُّ.

۴۶۲۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے "ورقہ" کے بارے میں دریافت کیا گیا؟ تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو بتایا کہ "ورقہ" آپؐ کی تصدیق کرتا تھا لیکن وہ آپؐ کی نبوت کے ظہور سے پہلے ہی فوت ہو گیا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' وہ مجھے خواب میں نظر آیا' اس کے بدن پر سفید لباس تھا اگر وہ دوزخی ہوتا تو اس کا لباس یہ نہ ہوتا (احمد' ترمذی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں عثمان بن عبدالرحمان راوی قوی نہیں ہے (الضعفاء الصغیر صفحہ ۲۵۰' الجرح والتعدیل جلد ۶ صفحہ ۸۹۰' الضعفاء والمتروکین صفحہ ۳۱۸' میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۴۳' تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۱' تاریخ بغداد جلد ۱ صفحہ ۲۸۰)

۴۶۲۴ - (۱۹) وَعَنِ ابْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ عَمِّهِ أَبِي خُزَيْمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ رَأَى فِيمَا يَرَى النَّائِمُ، أَنَّهُ سَجَدَ عَلَى جَبْهَةِ النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ، فَاضْطَجَعَ لَهُ وَقَالَ: «صَدِّقْ رُؤْيَاكَ» فَسَجَدَ عَلَى جَبْهَتِهِ. رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ».

وَسَنَذْكُرُ حَدِيثَ أَبِي بَكْرَةَ: كَأَنَّ مِيزَانًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ. فِي بَابِ: «مَنَاقِبِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا»

۴۶۲۴: ابن خزیمہ بن ثابت اپنے چچا ابو خزیمہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں انہوں نے خواب میں دیکھا جیساکہ خواب دیکھنے والا دیکھتا ہے کہ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی پر سجدہ کیا ہے۔ اس نے آپ کو مطلع کیا تو آپ اس کے لئے لیٹ گئے اور فرمایا "اپنا خواب سچا کر لے۔ چنانچہ اس نے آپ کی پیشانی پر سجدہ کیا۔(شرح السنہ) اور ہم ابوبکرہؓ کی حدیث "گویا آسمان سے ترازو اترا" کو ابوبکرؓ اور عمرؓ کے فضائل میں بیان کریں گے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۴۶۲۵ - (۲۰) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِمَّا يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ لِأَصْحَابِهِ: «هَلْ رَأَى أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْ رُؤْيَا؟» فَيَقُصُّ عَلَيْهِ مَنْ شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَقُصَّ، وَإِنَّهُ قَالَ لَنَا ذَاتَ غَدَاةٍ: «إِنَّهُ أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتِيَانِ، وَإِنَّهُمَا ابْتَعَثَانِي، وَإِنَّهُمَا قَالَا لِي: انْطَلِقْ، وَإِنِّي انْطَلَقْتُ مَعَهُمَا». وَذَكَرَ مِثْلَ الْحَدِيثِ الْمَذْكُورِ فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ بِطُولِهِ، وَفِيهِ زِيَادَةٌ لَيْسَتْ فِي الْحَدِيثِ الْمَذْكُورِ، وَهِيَ قَوْلُهُ: «فَأَتَيْنَا عَلَى رَوْضَةٍ مُعْتَمَّةٍ - فِيهَا مِنْ كُلِّ نَوْرِ الرَّبِيعِ -، وَإِذَا بَيْنَ ظَهْرَيِ الرَّوْضَةِ رَجُلٌ طَوِيلٌ، لَا أَكَادُ أَرَى رَأْسَهُ طُولًا فِي السَّمَاءِ، وَإِذَا حَوْلَ الرَّجُلِ مِنْ أَكْثَرِ وِلْدَانٍ رَأَيْتُهُمْ قَطُّ. قُلْتُ لَهُمَا: مَا هٰذَا، مَا هٰؤُلَاءِ؟» قَالَ: «قَالَا لِي: انْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا، فَانْتَهَيْنَا إِلَى رَوْضَةٍ عَظِيمَةٍ، لَمْ أَرَ رَوْضَةً قَطُّ أَعْظَمَ مِنْهَا، وَلَا أَحْسَنَ». قَالَ: «قَالَا لِي: ارْقَ فِيهَا». قَالَ: «فَارْتَقَيْنَا فِيهَا، فَانْتَهَيْنَا إِلَى مَدِينَةٍ مَبْنِيَّةٍ بِلَبِنِ ذَهَبٍ، وَلَبِنِ فِضَّةٍ، فَأَتَيْنَا بَابَ الْمَدِينَةِ، فَاسْتَفْتَحْنَا، فَفُتِحَ لَنَا، فَدَخَلْنَاهَا، فَتَلَقَّانَا فِيهَا رِجَالٌ شَطْرٌ مِنْ خَلْقِهِمْ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ، وَشَطْرٌ مِنْهُمْ كَأَقْبَحِ مَا أَنْتَ رَاءٍ». قَالَ: «قَالَا لَهُمْ: اذْهَبُوا، فَقَعُوا فِي ذٰلِكَ النَّهْرِ». قَالَ: «وَإِذَا نَهْرٌ مُعْتَرِضٌ يَجْرِي كَأَنَّ مَاءَهُ الْمَحْضُ - فِي الْبَيَاضِ -، فَذَهَبُوا، فَوَقَعُوا فِيهِ، ثُمَّ رَجَعُوا إِلَيْنَا قَدْ ذَهَبَ ذٰلِكَ السُّوءُ عَنْهُمْ، فَصَارُوا فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ». وَذَكَرَ فِي تَفْسِيرِ هٰذِهِ الزِّيَادَةِ: «وَأَمَّا الرَّجُلُ الطَّوِيلُ الَّذِي فِي الرَّوْضَةِ فَإِنَّهُ إِبْرَاهِيمُ، وَأَمَّا الْوِلْدَانُ الَّذِينَ حَوْلَهُ فَكُلُّ مَوْلُودٍ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ». قَالَ: فَقَالَ بَعْضُ الْمُسْلِمِينَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! وَأَوْلَادُ الْمُشْرِكِينَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «وَأَوْلَادُ الْمُشْرِكِينَ وَأَمَّا الْقَوْمُ الَّذِينَ

كَانُوا شَطْرٌ مِنْهُمْ حَسَنٌ، وَشَطْرٌ مِنْهُمْ قَبِيحٌ؛ فَإِنَّهُمْ قَوْمٌ قَدْ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا. تَجَاوَزَ اللّٰهُ عَنْهُمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۶۲۵ : سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر و بیشتر صحابہ کرامؓ سے دریافت فرماتے' کیا تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہے؟ پس آپؐ کے سامنے وہ شخص خواب بیان کرتا جس کے بارے میں اللہ چاہتا کہ وہ خواب بیان کرے۔ ایک صبح آپؐ نے ہمیں بتایا کہ آج رات میرے پاس دو آنے والے آئے' انہوں نے مجھے اٹھایا اور کہا' آپؐ چلیں۔ میں ان کے ساتھ چل پڑا۔ اور پہلی فصل میں جو طویل حدیث گزر چکی ہے اس کی مثل حدیث بیان کی البتہ اس میں کچھ الفاظ زیادہ ہیں جو مذکورہ حدیث میں نہیں ہیں' وہ یہ ہیں کہ ہم نہایت سرسبز باغیچہ میں آئے' جس میں موسم بہار کے ہر طرح کے پھول تھے اور باغیچے کے درمیان ایک طویل القامت شخص تھا' اس کے طویل ہونے کی وجہ سے اس کا سر نظر نہیں آرہا تھا اور اس شخص کے گرد بڑی تعداد میں بچے تھے۔ میں نے کبھی کسی کے گرد اتنی کثرت سے بچے نہیں دیکھے تھے (آپؐ نے فرمایا) میں نے ان دونوں سے دریافت کیا' یہ کون ہے؟ اور یہ بچے کون ہیں؟ انہوں نے مجھ سے کہا' آپؐ چلیں۔ ہم چلے تو ہم ایک بڑے باغ کے پاس پہنچے' میں نے اس سے بڑا اور خوب صورت باغ نہیں دیکھا تھا۔ انہوں نے مجھ سے کہا' آپؐ اس پر چڑھیں چنانچہ ہم اس پر چڑھ گئے اور ایک ایسے شہر کے قریب پہنچے جو سونے اور چاندی کی اینٹوں سے تعمیر کیا گیا تھا ہم شہر کے دروازے پر آئے اور دروازہ کھولنے کا مطالبہ کیا۔ ہمارے لئے دروازہ کھول دیا گیا' ہم اس میں داخل ہو گئے۔ ہمیں اس میں چند اشخاص ملے جن کا آدھا جسم بہت خوب صورت تھا اور آدھا جسم بہت بدصورت تھا۔ آپؐ نے فرمایا' ان دونوں فرشتوں نے ان سے کہا کہ اس نہر میں غوطہ لگاؤ۔ آپؐ نے فرمایا' اچانک ایک چوڑی بہتی ہوئی نہر پر ہماری نظر پڑی اس کا پانی دودھ کی مانند سفید تھا وہ لوگ اس میں داخل ہو گئے بعد ازاں ہماری جانب واپس لوٹے تو ان کی بدصورتی ختم ہو چکی تھی' وہ بہت زیادہ خوب صورت شکل میں تھے اور اس روایت میں جو اضافہ ہے اس کی تعبیر آپؐ نے یہ بیان فرمائی کہ وہ طویل القامت شخص جو باغیچے میں تھا وہ ابراہیم علیہ السلام تھے اور جو بچے ان کے گرد تھے' یہ وہ بچے تھے جو بچپن میں فطرت پر فوت ہو گئے تھے۔ بعض مسلمانوں نے سوال اٹھایا' اے اللہ کے رسول! مشرکوں کے بچے بھی؟ آپؐ نے فرمایا' مشرکوں کے بچے بھی' اور وہ لوگ جن کا آدھا جسم خوب صورت اور آدھا بدصورت تھا' ان کے بارے میں آپؐ نے فرمایا' یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے اچھے اعمال کے ساتھ برے اعمال بھی کئے تھے لیکن اللہ نے ان کو معاف کر دیا (بخاری)

٤٦٢٦ - (٢١) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مِنْ أَفْرَى الْفِرَى أَنْ يُرِيَ الرَّجُلُ عَيْنَيْهِ مَا لَمْ تَرَيَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۶۲۶ : ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بہت بڑا جھوٹ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی آنکھوں کو وہ چیز دکھائے جو اس کی آنکھوں نے نہیں دیکھی (بخاری)

٤٦٢٧ - (٣٢) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «أَصْدَقُ الرُّؤْيَا بِالْأَسْحَارِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.

۴۶۲۷: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: سب سے زیادہ سچے خواب سحری کے وقت کے ہیں (ترمذی، دارمی)

مشکوٰۃ المصابیح
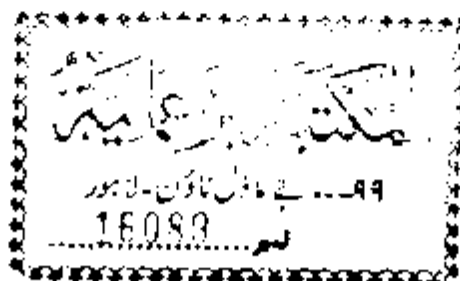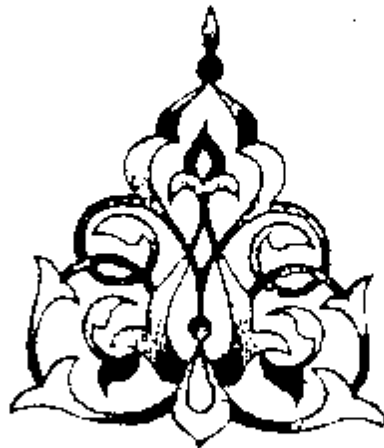
جو تمام مکاتب فکر کے مدارس میں پڑھائی جاتی ہے۔

اس کا جدید ادبی انداز میں اردو ترجمہ اور اس کے تمام مسائل کی تحقیق مرعاۃ المفاتیح، مرقاۃ، التعلیق الصبیح فتح الباری شرح صحیح بخاری و دیگر متداول شروح حدیث سے اخذ کر کے پیش کی جا رہی ہے اور سنن کتابوں سے ماخوذ روایات کی اسنادی تحقیق کے لیے رجال کی کتابوں بالخصوص علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کی کتب اور تنقیح الرواۃ کی تحقیق سے مزین فرما کر ضعیف حدیثوں سے قارئین کو باخبر رکھنے کا خصوصی خیال رکھا گیا ہے، تاکہ صحیح اور ضعیف احادیث میں امتیاز ہو سکے۔

مکتبہ محمدیہ

چک ۳۳۳، چیچہ وطنی، ضلع ساہیوال